رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۸۹

عورتوں اور بچیوں کا متین تعلیمی و اصلاحی

ماہنامہ

مسلمہ

جالندھر شہر

مدیرہ : حمیرا

سرپرست : فخر نسواں بیگم کبریٰ نواب سر لیاقت حیات خان وزیر اعظم پٹیالہ

نگران : انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

چندہ سالانہ : ایک روپیہ (ممالک غیر سے) تین شلنگ

(کتابت : سردار محمد خوشنویس "مرکز کتابت" دروازہ سیداں جالندھر)

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں:-

۱۔ "مسلمہ" ہر انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت ۳۰ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔ اس کے بعد شکایت رفع نہ ہوسکے گی۔

۳۔ منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر اپنا پتہ ضرور لکھئے گا۔

۴۔ کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو پانچ پیسے کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہئے۔

۵۔ خط و کتابت میں خریداری نمبر ضرور دیا جائے ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہوسکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں:-

۱۔ یہ رسالہ چونکہ عورتوں اور بچیوں سے متعلق ہے۔ اس لئے اسلامی شرافت و تہذیب کو مدنظر رکھا جائے۔

۲۔ زبان صاف اور سلیس ہونی چاہئے۔

۳۔ روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔

۴۔ مضمون مختصر ہو۔

۵۔ مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجئے گا۔

۶۔ پورا پتہ لکھئے گا ورنہ مضمون درج نہ ہوسکے گا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں:-

۱۔ کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائے گا۔

۲۔ کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔

۳۔ اجرت بہرحال پیشگی۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر و پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مسلمہ جالندھر شہر

جلد ۶ دسمبر ۱۹۳۷ء - شوال المکرم ۱۳۵۶ھ نمبر ۶

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدرسۃ البنات

سعی مشکور: گرمائی تعطیلات سے قبل مدرسہ کی طالبات و معلمات محترمات کا ایک مشترکہ اجلاس منعقد ہوا تھا۔ جس میں تمام معلمات و طالبات نے متفقہ طور پر مدرسہ کی ہر ممکن امداد کی تجاویز منظور کر کے ان پر عمل پیرا ہونے کا فیصلہ کیا تھا۔ چنانچہ اکثر عزیزات اور معلمات نے تعطیلات شروع ہوتے ہی اس کام کا بیڑا اٹھایا اور اس راہ کی دشواریوں اور منزل کی سختیوں کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے عزیز مدرسہ کے لئے زرچندہ فراہم کیا حتےٰ کہ بعض معلمات مکرمات نے تو تمام زمانہ تعطیلات میں گھر بیٹھنا یا آرام کرنا گویا اپنے لئے حرام کر لیا اور شہر بہ شہر پھر کر اور سفر کی صعوبتیں اور اہل جہاں کی بے رخی برداشت کرتے ہوئے مدرسہ کے ساتھ دلی ہمدردی اور والہانہ محبت کا عملی ثبوت پیش کر دیا اور اللہ تعالےٰ ان کو دونوں جہان کی نعمتوں سے مالا مال کر دے اور ان محترم بہنوں کو بھی اجر کثیر عطا فرمائے جنھوں نے ان خدائی گداؤں کو اپنے در پر جگہ دی اور نہایت خندہ پیشانی سے نہ صرف ان کا استقبال کیا بلکہ ان کی مجاہدانہ کوششوں میں برابر کا حصہ لیا۔ محترمہ مکرمہ اہلیہ سید سلطان احمد دلی شکریہ کی مستحق ہیں جنھوں نے اس مہم کو بسر کرنے میں صحت جیسی عزیز چیز کی پروا نہ کی اور بیماری و نقاہت کی حالت میں لدھیانہ اور شملہ وغیرہ کا سفر کر کے مدرسہ کے لئے چندہ فراہم کیا۔ اللہ تعالےٰ محترمہ کے نیک ارادوں کو پورا کرے اور تمام جسمانی و روحانی تکالیف کو دور کر کے صحت و توانائی عطا فرمائے۔ آمین +

رمضان المبارک مدرسۃ البنات میں:۔

اس ماہ سعید کے احترام کے لئے مدرسہ میں کھیل کا گھنٹہ پروگرام سے خارج کر دیا گیا اور پورا مہینہ ڈرل اور کھیل بالکل بند رہیں اور اوقات تعلیم میں بھی تخفیف کر دی گئی۔ نیز نماز تراویح کے لئے دار الاقامہ میں رات کا مطالعہ بھی موقوف تھا۔ مدرسہ کی ننھی بے سمجھ طالبات نے بھی رمضان شریف کا پورا پورا احترام مدنظر رکھا اور اوقات مدرسہ میں پورا مہینہ کسی چار سال کی بچی کو بھی منہ میں کوئی چیز ڈالتے نہیں دیکھا گیا۔

دار الاقامہ کی ہر چھوٹی سے چھوٹی بچی بھی روزہ رکھنے کے لئے مصر نظر آئی۔ سوائے بالکل ہی چھوٹے بچوں کے سب لیلیات نے تمام وکمال روزے رکھے اور کمسن مگر جواں ہمت بچیاں پورا مہینہ بیس رکعت نماز تراویح باجماعت ادا کرتی رہیں۔

نزولِ برکات :-

رمضان میں اول روز ہی محترمہ معلمہ امتیاز سلطانہ صاحبہ نے لیلیات کی افطاری کے لئے گنڈیریاں اور کھجوریں ارسال فرمائیں۔

سات رمضان المبارک کو محترمہ حافظہ سرور سلطانہ صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات نے تمام بورڈر طالبات کو پرتکلف دعوت دی۔ اس دعوت میں علاوہ اسکول کے تمام سٹاف کے شہر کی تیس چالیس معزز بیگمات بھی مدعو تھیں۔ دعوت کا کل انتظام طالبات نے خود کیا اور تمام کھانے اپنے ہاتھ سے تیار کئے۔ سارا دن خاص چہل پہل میں گزرا اور شام کو کھانے کے وقت طالبات اور مہمان بیبیوں کی نشست کا منظر نہایت خوش کن تھا۔ ۱۹۔ رمضان المبارک کو حضرت والدہ محترمہ مدظلہا نے سب طالبات کی افطاری کے لئے چائے پھل اور کھجوروں کا انتظام کیا۔

۲۰۔ رمضان کو محترمہ بیگم صاحبہ میاں حمید علی صاحب نے گذشتہ سال کی طرح افطاری کے لئے پھل اور دوسری مختلف چیزیں بھجوائیں۔ خداوند جل وعلیٰ ان تمام بیبیوں کو خوش وخرم رکھے۔

نادار و مسکین طالبات کی امداد :-

اسی سلسلۂ خیرات میں محترمہ صغریٰ سلطانہ بنت میاں عبداللطیف صاحب سوداگر چرم نے ایک جوڑا پارچات کا، دو روپے اور ایک قلمی قرآن مجید بھجوایا۔

محترمہ والدہ صاحبہ نصیر بیگم نے ایک حمائل شریف کسی غریب طالبہ کے لئے ارسال فرمائی۔

محترمہ والدہ صاحبہ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب بستی شیخ نے پاجامہ اور قمیص کے لئے کھدر کریپ ارسال فرمایا۔

محترمہ بیگم صاحبہ محمد یوسف خاں اسسٹنٹ ریونیو کمشنر نے کوئٹہ سے ایک پارسل ارسال فرمایا جس میں علاوہ ایک عمدہ ریشمی جوڑا کے کھلونے، کچھ پیسے اور دیگر چھوٹی چھوٹی بہت سی چیزیں تھیں۔

عزیزی سلیم اختر صابر کے والد محترم نے مبلغ دو روپے یتیم طالبات کی عیدی کے لئے ارسال فرمائے۔

خداوند تعالےٰ ان تمام محسنات ومحسنین کو اجر جزیل عطا کرے۔

جمعۃ الوداع مدرسۃ البنات میں :-

سالہائے گذشتہ کی طرح مدرسہ کے وسیع صحن میں چار پانچ سو کے قریب خواتین نے نماز جمعہ ادا کی۔ ایک بجے کے قریب جمعہ کا خطبہ پڑھا گیا۔ زاں بعد محترمہ حافظہ اسلام اختر صاحبہ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ پھر ایک گھنٹہ تک طالبات مدرسہ نے

مفید تقریریں کیں اور مؤثر نظمیں پڑھیں۔ خواتین شہر پانچ بجے تک میل ملاقات اور تبادلۂ خیالات کرتی رہیں۔

تعطیلاتِ عید: عیدِ مسعود کے موقعہ پر مدرسۃ البنات مورخہ ۲ر دسمبر سے ۶ر دسمبر تک پانچ روز کے لئے بند ہوا۔ دار الاقامہ کی کچھ طالبات عید منانے کے لئے اپنے گھروں کو چلی گئیں مگر اکثر و بیشتر تعلیمی نقصان کے خیال سے دار الاقامہ میں رہیں۔ ان سب نے ملکر بہت اہتمام اور نہایت مسرت کے ساتھ عید منائی۔ یہ بات کچھ کم خوشی کا موجب نہیں کہ نہایت ہی چھوٹی چھوٹی طالبات نے اپنی بہنوں کی عید کو کامیاب و مسرور بنانے میں ہر طرح کا ایثار اور بڑی سے بڑی قربانی کی اور جس نے جس کے پاس جس چیز کی کمی دیکھی، نہایت فراخ حوصلگی کے ساتھ اس کمی کو پورا کیا۔ اس سلسلہ میں وہ حقیقی بہنوں سے بھی سبقت لے گئیں۔

امتحان: مدرسہ کا نوماہی امتحان مورخہ دس دسمبر کو شروع ہو جائیگا۔ انشاء اللہ

حمیرا

تشکّر و امتنان

تحریک عمارت فنڈ نے اس دفعہ (یعنی ستمبر ۱۹۳۷ء کو) ریاست بہاول پور میں پہنچا دیا۔

خواتین بہاول پور (جن کے نام نامی و اسم گرامی ناظرات مسلمہ فہرست چندہ میں پچھلے مہینے پڑھ چکی ہیں) عموماً خلیق، ملنسار، فیاض، علم دوست اور علم پرور واقع ہوئی ہیں۔ خصوصاً جناب عبد الغنی افسر خزانہ و مولوی محمد دین صاحب و ڈپٹی امین الدین صاحب کے گھرانے کی مستورات تو نیکی و حسن خلق کا مجسمہ ہیں۔ سب سے زیادہ شکریہ کی مستحق بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد دین صاحب و بیگم صاحبہ شیخ دبیر حسین صاحب ہیں۔ جنھوں نے باوجود گھر بار کی اہم ذمہ داریوں کے اپنے عزیز وقت کو اس کار خیر میں صرف کیا اور حقیرہ کے ساتھ اہل سخا و کرم کے گھروں میں جا کر طلب امداد میں مدد دی۔ نیز بیگم صاحبہ شیخ دبیر حسین صاحب نے اس وفد کا کھانا اور ناشتہ از رہ مہمان نوازی اپنے ذمہ لیا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ بیگمات محترمات کو جزائے جزیل عطا فرمائے اور ہمیشہ نیک کاموں کی توفیق رفیق کرے۔ آمین +

یہ حقیرہ اپنی بہنوں محترمہ وزیر بیگم صاحبہ ہیڈ معلمہ ڈی جی گرلز سکول نور محل و عزیزہ اصغری خانم صاحبہ معلمہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول گورداسپور کا مزید شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ جنھوں نے اس سفر میں میرا ساتھ دیا اور اپنی صحت و تکلیف کی پروا نہیں کی۔ نیز موخر الذکر موصوفہ نے سفر خرچ وغیرہ بھی اپنی جیب خاص سے ادا کیا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ان محسنات کو صحت و تندرستی اور بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین۔

محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ ہیڈ معلمہ گرلز سکول دہلی نے از رو عنایت مدرسۃ البنات کی لائبریری میں رسالہ طبیب نسواں جاری کروایا ہے۔ مدرسۃ البنات کارکنان مدرسہ کی طرف سے بصمیمِ قلب سے آں محترمہ کا شکریہ! نیز دعا ہے کہ خداوند کریم موصوفہ کی دلی مرادیں بارآور کرے اور ہمیشہ نیک توفیق بخشے۔ آمین۔

حمیرہ آمنہ معلمہ مدرسۃ البنات

مدرسۃ البنات جالندھر کو خراجِ تحسین

مولانا ابوالحسن علی حسنی کی رائے گرامی

جالندھر ۲۵ر نومبر۔ مولانا ابوالحسن علی حسنی استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء نے مدرسۃ البنات جالندھر کا معائنہ کرکے مندرجہ ذیل رائے کا اظہار فرمایا:-

۱۸ر رمضان المبارک کو جالندھر حاضر ہوا۔ اور تقریباً تمام دن مدرسۃ البنات کے دیکھنے میں مشغول رہا۔ میں نے مدرسہ کا تفصیلی معائنہ کیا۔ مختلف جماعتوں کا مختلف فنون اور کتابوں میں امتحان لیا اور جو کچھ دیکھا اور سنا۔ اس سے بہت مسرور بھی ہوا اور متعجب بھی۔ مسرور ہوا مسلمان بچیوں اور شریف زادیوں کی اعلیٰ تعلیم اور اسلامی تربیت، نظام اور باقاعدگی اور ان کے ہاتھوں اور ان کی گودوں میں اسلامی نسل کے پُر امید مستقبل کے خیال سے۔ اور متعجب ہوا ادارہ اور اہلِ ادارہ کی اس کامیابی پر، ان کے خلوص اور محنت، ان کے سلامتِ فہم۔ حسنِ انتخاب، اور ذوقِ عربیت پر۔ اسلامی مدارس اور تعلیمی اداروں سے واقفیت اور تعلق کی بنا بصیرت سے کہتا ہوں کہ میں نے اپنی عمر میں عجیب چیز دیکھی۔ سب سے زیادہ عجیب چیز مدرسہ کی عربیت تھی جو ہندوستان میں عربی مدارس میں بھی عنقا ہے۔ بچیاں معصوم اور دلکش آواز میں نظام کیساتھ عربی کے مناسب اور مفید گیت گاتی ہیں نظمیں پڑھتی ہیں، عربی کھیل عربی زبان کیساتھ کھیلتی ہیں۔ بڑی لڑکیاں عربی میں مفید اور سبق آموز مکالمے کرتی ہیں۔

میں تیسری جماعت کا جس میں آٹھ آٹھ دس دس برس کی بچیاں تھیں۔ ترجمہ قرآن۔ دینیات۔ تاریخ اسلام اور عربی میں امتحان لیا۔ اور یہ دیکھنا چاہا کہ یہ کیا سمجھتی ہیں، چنانچہ عام سوالات کئے اور جواب سنکر بہت خوش ہوا۔ قرآن مجید کے پارہ اول کا ترجمہ کر لینا ہی کسی قدر تعجب انگیز اور قابل مسرت ہے ایک بڑی جماعت کا حدیث اور قرآن میں امتحان لیا۔ اور معلمات کی تعلیم اور طالبات کے فہم سے مطمئن ہوا۔

دارالاقامہ دیکھا اور کمروں کی صفائی۔ ترتیب و آراستگی۔ رکھ رکھاؤ ہر چیز کو مکمل پایا۔ منقول از روزنامہ انقلاب و احسان لاہور

مندرجہ ذیل مضامین شائع نہ ہونگے

نثر:۔

گلاب سے ۔ محض ابتدائی ادبی کوشش ہے

دوستی کی کہانی میری زبانی ۔ مقاصد مسلمہ سے خارج ہے۔

نزاع ۔ لکھنے والے کی مراد نزع ہے۔ الفاظ نے جذبات کی خوبی کا ساتھ نہیں دیا۔

تاریخ اسلام پر ایک نظر۔ نامکمل ہے۔

مسلمان کی عید۔ بعد از وقت ہے۔

رمضان المبارک ۔ رمضان شریف گذر چکا ہے۔

سود خوری۔ موضوع اچھا ہے لیکن مربوط و مبسوط نہیں۔

نظم :۔

نعت از لد صیانہ ۔ کئی اسقام سخن ہیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔ بہت اشعار ساقط الوزن ہیں۔

دعا بدرگاہ قاضی الحاجات ۔ قافیہ اور ردیف ہی کا امتیاز نہیں کیا گیا۔

یہ مضامین شائع ہونگے

بے نیازیوں کے کرشمے ۔ بابا فضلو۔ لوایجاد برقع۔ سادگی اور کفایت شعاری

باقی مضامین کے متعلق آئندہ اشاعت میں اطلاع دیجائیگی۔

بقیہ بزم مسلمہ :۔

نمبر ۲۱۵ "مسلمہ" نومبر کے پرچے میں خریداری نے اپنی بہن کے لئے شاکرہ خاتون سے ملتا جلتا نام دریافت کیا تھا۔ مندرجہ ذیل ناموں میں سے محترمہ موصوفہ اپنی بہن کا جونام بھی رکھیں موزوں ہیگا

فاخرہ خاتون۔ صابرہ خاتون ۔ ناصرہ خاتون ۔ نافذہ خاتون

ناظرہ خاتون۔

میں یہ خبر نہایت خوشی کے ساتھ بھیج رہی ہوں کہ اللہ تعالٰے نے بتاریخ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۳۶ء بروز سہ شنبہ دو بجے بوقت اذان صبح بھتیجا عنایت کیا ہے۔ نام اپنے دادا مرحوم کی طرح محمد علی اکبر خاں رکھا گیا ہے۔ بچہ اپنے دادا مرحوم کا پہلا پوتا ہے۔ جو مسلمہ بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالٰے اس کی عمر دراز کرے ۔ وہ نیک بخت اور نیک عمل ہو کر فخر اسلام بنے۔ آمین یا ربنا کریم۔

شمس النساء بیگم اہلیہ احمد یار سدوزئی پشاور

نوٹ: نیچے کا سرخ نشان مسلمہ کا سالانہ چندہ ختم ہونیکی علامت ہے۔ آپکے نام آئندہ پرچہ وی ارسال ہوگا۔

"ادارہ"

ترانۂ حمد

(از جناب پروفیسر شیخ عبداللطیف صاحب تپش گورنمنٹ کالج ملتان)

اللہ تیرے صدقے تونے ہمیں بنایا + ان گنت نعمتیں دیں سُکھ بھوگنا سکھایا

تعریف کس زباں سے تیری کریں خدایا + کیا کم ہے یہ عنایت انساں ہمیں بنایا

ابرِ کرم سے تیرے نکھرا ہے پتا پتا ! + تو نے کلی کلی کا شبنم سے منہ دھلایا

تاروں سے آسماں پر لاکھوں دیئے جلائے + سورج کی روشنی سے دھرتی کو جگمگایا

دریا کا قطرہ قطرہ ڈھلکا رہا ہے موتی + سبزے کو لہلہا کر صحرا میں گل کھلایا

برکھا کی رُت بنا کر مردے میں جان ڈالی + جب گھر کے ابر آیا آبِ حیات لایا

ان داتا کوئی تجھ سے بڑھکر نہیں جہاں میں + بھوکا نہیں سلایا بھوکا اگر اٹھایا

بندوں کا اپنے والی گلشن کا اپنے مالی + سنسار کا تو راجا پرجا ہے تیری مایا

ہر جاتری پرستش ہر جا ترے پجاری + مندر میں تجھ کو دیکھا مسجد میں تجھ کو پایا

اپنے کرم سے یارب کھیڑے بسا ہمارے + تو ہے ہمارا راعی ہم ہیں تری رعایا

تعلیم دے وفا کی احساں کی خو عطا کر + چاہت ہو سب کی دل میں اپنا ہو یا پرایا

نیکی میں عمر گزرے سچائی میں بسر ہو + امداد باہمی کی توفیق دے خدایا

کیوں کر نہ پاؤں پلٹیں اظہار بندگی میں + اونچی ہوئیں نہ آنکھیں جب تک نہ سر جھکایا

ہیں پا بگل تپش ہم لیکن یہی دعا ہے

سر پہ رہے ہمیشہ لطف و کرم کا سایا

چھ عیدیں

(از جناب والدہ محبوب احمد از رہتک)

بڑی بیگم کی عید

رمضان شریف کی انتیسویں شام ہے۔ چاند کا انتظار ہے۔ عید کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اے لو چاند نظر آگیا۔ سب کے چہرے بشاش ہیں۔ چاند ہوتے ہی محل سرا کے سامنے قلعہ میں دنادن توپیں چلنے لگیں۔ سب نے چاند دیکھتے ہی بیگم کو سلام کیا۔ دلہن بیگم رمضان شریف میکے میں گزار کر آج چاند دیکھنے ساس کے یہاں آگئیں تھیں۔ چاند دیکھ کر ساس کو سلام کیا۔ بیگم نے بہو کو دعائیں دیں۔ بیگم صاحبہ نے باہر ملازموں کو حکم بھیجا کہ صبح عید کے لئے دو من دودھ منگاؤ۔ سوئیاں پہلے ہی سے منگوالی گئی تھیں۔ سوسن کو حکم ملا کہ شیر خرما کے لئے چھوہارے بھگو دے۔ تمام محل شام سے پہلے ہی عید کے لئے آراستہ کر دیا گیا۔ عیدی دینے کے لئے نوٹ روپے تڑوائے گئے۔ گل بہار کو بیگم نے آواز دی کہ جلدی دلہن کے لئے مہندی تیار کر رکھے۔ مغلانی بی کو صبح سے حکم ہوا تھا کہ مہندی بندسی رکھے۔ چنانچہ وہ بھی قند کے مہندی بند جن پر گوٹا بھی لگایا گیا تیار کر کے لائیں اور باادب پیش کئے۔ لگن میں مہندی گھولی گئی اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد گل بہار نے دلہن کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگائی۔ سوسن کو حکم ہوا سردی کا موسم ہے۔ دلہن کے لئے زرق برق لباس پہلے سے ہی تیار کرا کر رکھ لیا گیا تھا۔ انگیٹھی جلا کر جلدی لاکہ ٹھنڈک نہ ستائے۔ رات بھر عید کی تیاریاں ہوتی رہیں اور کسی کو نیند نہ آئی۔ بیچاری لونڈی باندیاں پچھلی پہر تھک کر چور ہوگئیں۔ اور ذرا دیر کے لئے پلنگ پر پڑیں اور غافل ہوگئیں صبح سویرے بیدار ہوئیں اور پھر عید کی تیاری میں مصروف ہوگئیں۔ ادھر بیگم کے نور نظر لخت جگر اکلوتے فرزند ولی عہد بہادر نے غسل کیا کپڑے پہنے۔ ماں کو سلام کرنے زنانہ میں تشریف لائے۔ ماں نے گلے سے لگایا ہزاروں دعائیں دیں۔ (ولی عہد بہادر کے والد جنھیں دو سال ہوئے اس جہانِ فانی سے سدھارے ان کا خیال اور بیٹے کی تنہائی کے خیال سے آنکھوں میں آنسو آگئے۔ لیکن فوراً ہی دل کو سنبھال کر بولیں) جاؤ بیٹا نماز کو سدھارو۔ اللہ حافظ۔ خدا عمر و اقبال بلند کرے۔ میرے لئے یہی عید ہے۔ ادھر ولی عہد بہادر باہر سدھارے۔ ادھر دلہن بیگم سلام کو آئیں۔ بیگم دلہن کو دیکھ کر باغ باغ ہوگئیں۔ اشرفیاں عیدی کی دیں۔ دعائیں دیں۔ اب سب محلسرا کی لونڈیاں آئیں اور بیگم کو باادب جھک کر عید کا سلام کیا۔ مہربان بیگم نے سب کو عیدی دی۔ عزیزوں کے بچے سلام کو آئے۔ سب کو عیدی دی۔ رشتے داروں کے یہاں شیر خرما بھیجا گیا۔ پھر تمام عزیزوں کے بچوں کو عیدی بھیجی اور محلسرا کے تمام ملازموں کو شیر خرما تقسیم کیا گیا۔ غربا فقرا کو خیرات کی گئی۔ بیٹے کی درازیِ عمر کے لئے دعائیں مانگیں کہ یہی بیگم کے

عید کی خوشی سے بھی بڑھ کر ہے۔

دلھن بیگم کی عید

عید کی صبح ہوگئی ہے۔ دلہن بیگم خواب ناز سے بیدار ہوئیں۔ پیش خدمتیں دوڑیں۔ کسی نے مہندی بند کھولے۔ کسی نے ہاتھ پاؤں سے مہندی چھڑائی۔ کوئی پانی لائی۔ کوئی آفتابہ۔ تو کوئی سلفچی کسی نے ہاتھ دھوئے اور کسی لونڈی نے پاؤں دھوئے۔ کسی نے جلدی سے تولیہ سے ہاتھ پاؤں خشک کئے۔ کسی نے جلدی سے بال کھولے۔ اور کوئی غسل خانہ میں غسل کا سامان تیار کرنے لگی۔ اب دلہن بیگم نے غسل کیا۔ زرق برق لباس پہنا۔ ایک ملاذمہ نے انگیٹھی جلا کر جلدی جلدی بال خشک کئے۔ تیل لگایا۔ چوٹی باندھی ایک نے زیور کا صندوقچہ پیش کیا۔ ایک نے سنگاردان سامنے لا رکھا۔ چوٹی بندھوا کر دلہن بیگم نے سرمہ لگایا۔ مسی ملی۔ پٹیاں جمائیں۔ سر سے پاؤں تک زیور پہنا۔ آراستہ پیراستہ ہوکر شیر خرمہ کا ناشتہ کیا اور پان کھا کر ساس کے سلام کو گئیں۔ ساس نے خوش ہوکر دعائیں دیں بسا اورن عیدی کے دئے۔ وہاں سے آکر اپنی پیش خدمتوں کنیزوں کے بچوں کو بلایا انھیں عیدی دی باہر سے ولی عہد بہادر تشریف لائے۔ دلہن بیگم نے فوراً کھڑے ہوکر شوہر کا استقبال کیا اور بجندہ پیشانی شوہر کو سلام کیا۔ ادھر دلہن کے میکہ سے شیر خرما اور سوکھی سوئیاں۔ چینی۔ گھی کا سیدھا آیا۔ نقد روپے عیدی کے آئے۔ اور عزیزوں کے یہاں سے عیدی آئی کہ آج دلہن بیگم کی عید ہے۔

ولی عہد بہادر کی عید

صبح عید ہے۔ خادموں نے جلدی جلدی غسل کا سامان کیا۔ ولی عہد صاحب نے غسل کیا کپڑے پہنے۔ گھر میں آئے ماں کو سلام کرکے باہر تشریف فرما ہوئے۔ مصاحبین اور دوستوں نے سلام ومصافحہ کیا۔ عید کی مبارکباد پیش کی۔ چوبدار۔ نقیب۔ پہرے والے سوار، خادم سب حاضر ہوئے۔ سب نے باری باری سلام کیا۔ مبارکباد پیش کی۔ فوج نے باقاعدہ سلامی اتاری۔ اب عیدگاہ جانے کی تیاری ہوئی۔ فوج نے پھر سلامی دی۔ اور آگے آگے فوج بینڈ بجاتی چلی۔ دائیں بائیں سوار بیچ میں ولی عہد بہادر کی سواری مع مصاحبین چلی۔ پیچھے چوبدار چاندی کا عصا لئے ہوئے چلے۔ عیدگاہ کے دروازے پر سواری پہنچتے ہی دنادن توپیں سر ہوئیں۔ عیدگاہ میں دوگانہ ادا کرکے اسی طمطراق سے محل تشریف لائے۔ اب کوٹھی کے عالیشان کمرے میں دربار منعقد کیا گیا۔ مصاحبین۔ پیشکار۔ اہلکار و رعایا سب نے عید کی مبارکباد دی۔ اور نذریں گزاریں۔ مبارک سلامت میں معلوم ہوا کہ آج عید ہے۔

لونڈی کی عید

عید کی شام سے بیچاری لونڈی باندیاں اس قدر کام میں مصروف ہیں کہ پچھلی رات کام سے فراغت ملی تو نیند نے آدبایا۔ صبح ہی بیدار ہونا تھا۔ صبح اندھیرے اٹھ بیٹھیں۔ دن کے گیارہ بج گئے ہیں مگر انھیں سر اٹھانے کی بھی مہلت نہیں ہے۔ سب نے کپڑے پہنے مگر انھیں لباس تبدیل کرنے کی کہاں مہلت۔ اور ان کے پاس نئے لباس کہاں سے آئے۔ گیارہ بجے کے بعد کچھ وقت ملا تو بیچاریوں نے جلدی جلدی دھلے ہوئے کپڑے پہنے۔ عید کے روز کی نعمتیں جلدی

جلدی پڑھیں۔ اور پھر کام میں مشغول ہوگئیں کہ آج عید ہے۔

بیوہ کی عید

عید کا چاند نظر آگیا ہے۔ سب جگہ چہل پہل ہے۔ مبارک سلامت ہو رہی ہے۔ کوئی عورت مشین لئے بیٹھی ہے۔ بچوں کے لباس تیار ہو رہے ہیں۔ کسی میں کاج باقی ہیں کسی میں بٹن لگانے ہیں۔ ہر شخص عید کی تیاری میں مصروف ہے۔ مگر آہ ایک غریب بیوہ اس رات کو بیٹھی آنسو بہا رہی ہے۔ ہلال عید اس کے لئے خنجر بن کر آسمان پر ظاہر ہوگیا ہے۔ دل سے آہ سرد نکلی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ کلیجہ پکڑ کر رہ گئی۔ ننھا بچہ دوڑ کر آیا اور ماں سے لپٹ گیا۔ ماں کو روتا دیکھ کر سہم گیا۔ کہنے لگا اچھی اماں کیوں رو رہی ہو۔ دیکھو اس وقت تو سب ہنس رہے ہیں۔ خوشی کا وقت ہے۔ صبح عید ہے۔ اماں ہمیں کپڑے پہناؤ گی۔ عیدی دو گی اماں روؤ نہیں۔ ہمیں پیار کرلو۔ تم صبح کو ہمیں عیدی دینا جب میں بڑا ہو کر نوکر ہونگا تو آپ کو بہت سے روپے لا کر دونگا۔ اماں آپ نے بتایا تھا کہ ابا شفاخانہ گئے ہیں۔ اچھے ہو کر آئیں گے۔ تو کیا وہ ابھی اچھے نہیں ہوئے اور وہ آج بھی نہیں آئیں گے۔ آپ انھیں خط لکھ دیتیں کہ عید کو تو گھر آجاتے۔ ننھے بچے کی یہ باتیں سنکر حرماں نصیب ماں کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ کون تھا جو چپ کراتا۔ آخر بچہ کے خیال سے خود ہی دل سنبھالا بچہ کو سینے سے لگایا۔ پیار کیا اور کہنے لگی کہ آہ میرے پیارے بچے تمھارے ابا ایسی جگہ نہیں گئے جو بلا سکوں۔ آہ اگر وہ آسکتے تو آج مجھے غم ہی کیا تھا۔ ہمارے گھر میں بھی وہی خوشی ہوتی جو آج سب گھروں میں ہے۔ تمھارے ابا ہوتے تو اور لڑکوں کی طرح تمھیں بھی آج عمدہ لباس پہناتی۔ میرے پیارے بچے اب تو جو تمھارے دھلے ہوئے کپڑے رکھے ہیں وہی پہن لینا۔ آہ عزیز و اقربا ہمسایہ سب ہی کو خدا نے دے رکھا ہے۔ مگر یہ کیسے خیال ہے کہ ایک غریب یتیم بھی حقدار ہے۔ بروز حشر خدا ایسے لوگوں سے حساب لے گا کہ کسی یتیم مسکین کی خبر کیوں نہ لی خداوند کریم تمھیں عمر عطا کرے۔ جس طرح بھی ہو سکے گا۔ تمھیں تعلیم دلواؤں گی۔ بس تمھاری سعادتمندی تمھاری نیک بختی ہی میرے لئے عید ہے۔

یتیم کی عید

صبح عید ہے بیچارے اسلم کا ننھا سا دل نہایت پژمردہ ہے۔ بار بار آنکھوں میں آنسو بھر بھر آتے ہیں۔ اور لڑکوں کو دیکھتا ہے کہ کیسے خوش ہیں۔ اور ہر ایک نئے اور عمدہ کپڑے پہنے ہوئے ہے۔ وہ سامنے ہی ایک رئیس کی کوٹھی ہے۔ ادھر ہمسایہ میں ایک متمول شخص رہتے ہیں۔ ان کے لڑکے اپنے باپ کے ساتھ عمدہ لباس پہن کر عیدگاہ جا رہے ہیں۔ اسلم کی والدہ نے پرانے دھلے ہوئے کپڑے پیوند لگا کر پہلے سے تیار کرکے رکھ لئے تھے۔ وہ بچہ کو صبر کی تلقین کرتے ہی پہنا دئے۔ اب عیدگاہ کس کے ساتھ جائے۔ آہ سرد بھرتا اکیلا ہی عیدگاہ کو چلا گیا۔ سب بچوں نے کھلونے خریدے۔ اور خوش خوش گھر واپس آئے۔ یہ بھی اپنی قسمت پر اشک بہاتا گھر آیا۔ ماں نے پیار کرکے سمجھایا اور کہا کہ میرے پیارے بچے لُطف کہ آج عید ہے۔

سادگی اور کفایت شعاری

(ملک غلام دستگیر صاحب اسلم ڈیپارٹمنٹ آف کواپریٹو سوسائٹیز گجرات)

جاپانی مال کی کثرت اور دوسرے غیر ملکوں سے طرح طرح کی درآمد نے ہندوستانیوں کو بے حد تنعم پرست بنا دیا ہے۔ ایک چیز کا ڈیزائن اچھی طرح مقبول بھی نہیں ہوتا کہ اگلے سال دوسرا اور آجاتا ہے۔ مگر نعرۂ ھَلْ مِنْ مَزِیْد کسی طرح تھمنے میں نہیں آتا۔ خواہش مشین کی طرح خود بخود حرکت میں رہتی ہے۔ اس لئے ضرورت کی اشیاء بے شمار تعداد میں جمع ہو ہو کر بے چینی اور بربادی کو اور زیادہ قریب لاتی جاتی ہیں۔ ان چیزوں کی دیکھ بھال کے لئے مکمل انتظام چاہئے جو ہمارے ہندوستانی گھروں میں نہ ہوتا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ عدم توجہی کے باعث یہ بہت جلد گرد و غبار سے اٹ کر زنگ آلودہ اور خراب و خستہ ہو جاتی ہیں۔ اور یہی نادر چیزیں جن پر روپیہ پانی کی طرح بہایا گیا تھا ایک روز کوڑے کرکٹ کا ڈھیر بنکر اپنے مالک کو اور زیادہ پریشان کرتی ہیں۔

کوئی گھر ایسا نہ ہوگا جہاں روزانہ ضروریات کی اشیاء حیثیت کے موافق کچھ نہ کچھ موجود نہ ہوں۔ لیکن بیاہ شادی کے موقعہ پر پھر نئے سرے سے فراہمی کا انتظام ہوتا ہے۔ اور وہی چیزیں جو اس گھر میں موجود ہیں پھر خرید کر دولہا میاں کے کندھوں پر لاد دی جائیں کہ یا تو تمام عمر چوکیداری کرے یا اونے پونے میں بیچ کر کھپرے اڑائے۔ جس گھر میں چار یا پانچ بیٹے بیاہے جائیں وہاں اسباب کا اندازہ فرمائیے۔ شروع شروع میں مال گودام دکھائی دیگا۔ اور رفتہ رفتہ کباڑی کی دکان کا نقشہ بنتا جائے گا۔ یہ نہیں کہ آمدنی اور خرچ کے توازن کو درست رکھنے کے لئے لڑکیوں کو جہیز میں بانٹ دیا جائے ہرگز نہیں۔ وہ نیک بخت جو ہمراہ لائی ہیں اگر ترس پائیں تو گلے کا ہار ہو جائیں۔

ہمارے ملک کے بہت سے بچے اس وجہ سے شادی سے محروم رہتے ہیں کہ والدین کے پاس بیاہ کے تکلفات کے لئے زرِ نقد نہیں۔ بہت سے عزیز اپنے اقرباء سے نہیں مل سکتے۔ کیونکہ خالی ہاتھ جانا معیوب ہے۔ اور سوغات لے جانے کا مقدور نہیں۔

امراء کا تو کیا ذکر، جو چاہیں کرگذریں۔ لیکن طبقۂ متوسط عجیب گومگو حالت میں ہے۔ آدھا تیتر، آدھا بٹیر۔ شاہیں سے بھی ملنے کی خواہش۔ اور حشرات میں بھی اکڑ کر رہنے کی تمنا۔ اگر ایسا کرے تو مجبور۔ اور نہ کرے تو ذلت اور خواری کا ڈر۔ چونکہ ادنےٰ لوگوں سے کچھ لابھ نہیں۔ اور بڑوں کی گرد و فر دیکھ کر جی للچا آتا ہے اور قیام رعب کے لئے ان میں گھسنا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی بھی طبع نارسا خواہ مخواہ بلند پروازی پر مائل ہوتی ہے۔ جس سے اس کے پر ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور بہت جلد خستہ و ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اس کے گھر کا سامان عجیب نمونوں سے مرکب ہوگا۔ ہوگا سبھی کچھ۔ بھان متی کا پٹارا سمجھ

کی طرح۔ لیکن ایک سے ایک جدا۔ اور ناکارہ۔

طبقۂ ادنےٰ تنخواہ گھر میں آنے سے پہلے دکاندار کی نذر کر بیٹھتا ہے۔ ہمیشہ مقروض۔ مفلس اور قلاش بن کر گذر کرنی پڑتی ہے۔

آج سے دس پندرہ سال پہلے بڑے بڑے زمینداروں کے ہاں بھی شیشے کا ایک گلاس نہیں مل سکتا تھا۔ پہننے کو سردی گرمی میں گاڑھے کے تہ بند" اور اوڑھنے کو ایک کھدر کی چادر کافی سمجھی جاتی تھی۔ لیکن آج وہ زمیندار جو مہذب دنیا سے اب بھی کوسوں دور سمجھے جاتے ہیں۔ اُن اُن اشیا کے مالک ہیں۔ کہ اگر ان کے اجداد عدم آباد سے اٹھ آئیں۔ تو انھیں کافر قرار دیں۔

چند روز ہوئے مجھے ایک کرم فرما سے ملنے کا اتفاق ہوا آپ گھر سے اچھے خاصے زمیندار اور سرکاری ملازمت کے لحاظ سے تحصیلدار ہیں۔ فرمانے لگے کہ وہ جب آٹھویں جماعت میں تعلیم پاتے تھے تو معلوم نہ تھا کہ بوٹ کس طرح پہنتے ہیں۔ اور جب دسویں کا امتحان دیا تو گلے میں کوٹ نہیں تھا۔ لیکن آج ان کے سہ سالہ بچے کے کم وبیش گیارہ سوٹ موجود ہیں۔

چائے کا استعمال بیماری کا پیش خیمہ سمجھا جاتا تھا۔ سوڈا واٹر کہیں خاص بیماری کی حالت میں پیا جاتا تھا۔ اور برف تو گاڑی آنے پر مل سکتی تھی۔ لیکن آج ان اشیا کی اتنی فراوانی ہے کہ چاہیں تو جنگل میں بھی میسر آسکتی ہیں۔ اور ہر چھوٹا بڑا انھیں زندگی کے لوازمات میں سے تصور کرتا ہے۔

لباس میں اسقدر تکلف آگیا ہے کہ پہن کر تیار ہوتے ہوتے خواہ مخواہ دس بج جاتے ہیں۔ ہر روز ڈاڑھی مونڈھنا۔ بوٹوں پر روغن کرنا۔ کالر نکٹائی لگانا۔ پتلون کی کریز کھڑی رکھنا وغیرہم نہایت ضروری کام ہیں۔ اگر خدانخواستہ کہیں سفر پیش آجائے ۸ بجے کی گاڑی پر سوار ہونا ہو تو بابو صاحب جب تک چار بجے کا الارم نہ لگا رکھیں تو تیار نہیں ہو سکتے۔ فاخرہ لباس پہن کر وہ کسی کے پاس نہیں بیٹھ سکتے۔ ہتھیلی کے پھپھولے کی طرح سنبھالے پھرینگے۔ گاڑی کے ارزاں درجہ میں سفر نہیں کرینگے۔ کیونکہ ایک تو عوام میں مل بیٹھنے سے رعب نہ رہنے کا فکر اور دوسرے لباس خراب ہو جانیکا ڈر۔ اس طرح ایک عیب کو چھپانے کے لئے دوسرے کا مرتکب ہو کر زیادہ خرچ کے زیربار ہوتے ہیں۔

مکان کا تکلف ایک اور جزو ہے۔ بہت سے لوگ تمام عمر کرایہ داری میں بسر کر دیتے ہیں۔ کیونکہ عالیشان اور سربفلک کوٹھی کی تیاری کے لئے رقم پاس نہیں۔

ہمارا ہر فعل سرتاپا مجسم تکلف ہے۔ جس سے زندگی بے کیف ہوتی جارہی ہے۔ دولت کی فراوانی ہو تو یہ تکلفات اور آرائش زیب دیتی ہیں۔

مصلحِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

(از جناب مولانا ضیاء الحسن صاحب لدھیانوی دار التصنیف دیوبند)

اس مقدس موضوع پر لکھنے کے لئے دفتر کے دفتر بھی تھوڑے ہیں۔ یہ چند اشارات ہیں جو نہایت اختصار کے ساتھ قلبند کئے گئے ہیں۔

ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی ہمارے لئے بہترین اسوۂ عمل ہے۔ آپ کی حیات طیبہ میں کوئی ساعت ایسی نہیں گذری جو اپنے پہلو میں حیات افروز پیام نہ رکھتی ہو۔ ہر طبقہ کے متعلق ایسے سنجیدہ اشارات موجود ہیں جو زندگی کی تمام ضروریات میں صحیح رہنمائی کرتے ہیں اور ان پر کاروانِ حیات چلانے سے انسان کامیابی کی درخشاں صراط پر فائز ہو سکتا ہے۔ آپ قوم کے لئے ایک بہادر سپاہی تھے۔ لشکر کیلئے جانباز و دانشمند سالار۔ ملک کے لئے مدبر سلطان۔ بیوی کے حق میں بہترین خاوند اور بچوں کے معاملہ میں شفیق مربی۔

اس قوم و ملک کی اس سے بڑھکر اور کیا بدبختی ہو سکتی ہے کہ وہ ایسے کامل ترین رہبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے ہوتے ہوئے کسی جدید قانون یا جدید نظام کی احتیاج محسوس کرے۔

معیشت: سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام زندگی زہد و اتقا اور دیانت و قناعت سے بسر فرمائی۔ ہر لمحہ حیات زہاد کے لئے اسوہ حسنہ اور قانعین کے لئے بہترین شاہراہ عمل ہے۔ رہائش کے لئے قدیم وضع کا بوسیدہ مکان اور زیب تن کیلئے گاڑھے کا معمولی لباس تھا جس کا کوئی حصہ بھی پیوند سے خالی نہ ہوتا تھا۔ عمر بھر سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔ اگر کھانا مل جاتا تو بمقدار قلیل تناول فرما کر مابقیہ خیرات کر دیتے۔ وگرنہ روزہ کی نیت فرما لیتے۔

عادات و خصائل میں بھلائی ہی بھلائی کار فرما تھی مفید بہتر مقاصد کی تکمیل کے لئے کوشاں رہتے۔ شجاعت و ہمت اور جود و کرم میں بھی سب لوگوں سے ممتاز تھے۔

حسنِ سلوک: آپ اصحاب کے ساتھ نہایت ادب احترام سے پیش آتے۔ اکابر کی عزت و توقیر کرتے۔ چھوٹوں کے ساتھ انتہائی شفقت و محبت کا سلوک روا رکھتے۔ غربا و فقرا پر احسان فرماتے۔ لوگوں کو ظلم و ستم سے باز رکھتے۔ ناپسندیدہ و درشت کلمات سے احتراز فرماتے۔ مریضوں کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے اور امید افزا کلمات سے انھیں تسکین دلاتے۔ کسی کا انتقال ہو جانے پر جنازہ میں شریک ہوتے۔

آپ ایک یہودی کے مقروض تھے۔ اس نے وعدہ سے تین روز قبل تقاضا کیا۔ اور چادر وغیرہ کھینچی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ طیش میں آگئے۔ آپ نے فرمایا: "اے عمر! یہ طرز عمل پسندیدہ

نہیں۔ تمھیں دیا تھا کہ مجھے ادائگی قرض کی تلقین کرتے۔"

صداقت و امانت: آپ مدت العمر صداقت و امانت کے لئے مشہور رہے آپ کے قلب میں کبھی کذب کا خیال تک بھی پیدا نہیں ہوا۔ یہانتک کہ آپ خوش طبعی میں بھی جھوٹ سے اجتناب فرماتے خویش و اقارب۔ احباء و اغیار آپ کے پاس امانتیں رکھتے۔ جب وہ واپس لینے آتے آپ انھیں بجنسہٖ واپس فرما دیتے۔

عدل و انصاف: آپ عدل و انصاف کے پیکر تھے۔ غنی و فقیر اور قوی و ضعیف میں کوئی امتیاز نہ فرماتے بلکہ مساوی سلوک روا رکھتے۔ مکہ کی کسی عورت نے چوری کا ارتکاب کیا۔ آپ نے شرعی احکام جاری فرما دئے۔ لوگوں نے سفارشات شروع کیں آپ نے فرمایا۔ اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی اس نازیبا حرکت کا ارتکاب کرتی تو میں اجرائے احکام کے بغیر باز نہ رہ سکتا۔

مساوات: آپ جلالت مرتبت کے باوجود لوگوں میں مل جل کر بیٹھتے۔ کوئی امتیازی شان نہوتی تھی۔ نہ مسند بچھائی جاتی اور نہ کوئی خاص کپڑا۔ یہانتک کہ نو وارد کو پہچاننے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اپنی ضروریات اپنے ہاتھ سے پوری فرماتے۔ ایک مرتبہ بازار تشریف لے جا رہے تھے۔ ایک شخص ہاتھ پر بوسہ دینے کی غرض سے آگے بڑھا۔ آپ نے فرمایا: "ایرانی لوگ اپنے بادشاہوں کے ہاتھ چوما کرتے تھے میں بادشاہ نہیں۔"

شفقت: یتیموں اور فقیروں کے ساتھ انتہائی محبت سے پیش آتے۔ ان کے دلوں کو خوش کرتے۔ ان کے ساتھ طعام تناول فرماتے۔ ان میں مال تقسیم کرتے۔ اور حسنِ سلوک کا وہ رشتہ قائم کرتے جو شفیق باپ اور بچوں کے درمیان ہوتا ہے۔

دریدہ دہن کو نرمی و خندہ پیشانی سے جواب دیتے۔ تعلقات کرنے والوں میں تعلق پیدا کرتے۔ اس سے بڑھکر کمال عاطفت کی اور کیا مثال ہو سکتی ہے کہ آپ نے اہل مکہ کے حق میں جو ہر ساعت و ہر لحظہ ایذا رسانی اور تکلیف دہی کے لئے وقف تھے یہی دعا فرمائی: "اے اللہ ان پر اپنی شفقت و عنایت سے ہدایت کے دروازے کھول دے۔ اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون (اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے کہ یہ لوگ بے خبر ہیں)۔

جنگ احد میں آپ کو شدید ضربات آئیں۔ دندان مبارک شہید ہو گئے۔ جسم مبارک زخمی ہو گیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ کفار کے حق میں بددعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: "میں بددعا دینے کے لئے نہیں بلکہ رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

* وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ +

سوتیلی ماں اور عید

(از جناب کنور محمد عمر صاحب بسمل مانڈہ کھیڑوی تلمیذ علامہ عیش فیروزپوری)

سوئے گورستاں جو کل یہ بسملِ غافل گیا + دیکھ کر جورِ فلک میں کانپ اُٹھا دل ہل گیا
دیکھتا ہوں اک لحد جس کا نشاں مٹنے کو ہے + بے نشاں کا یہ نشاں بھی خاک میں ملنے کو ہے
اُف! سرہانے وہ اک بچی کوئی دس سال کی + کس طرح تصویر کھینچوں اس کے ابترحال کی
نالۂ معصوم اٹھتا تھا دلِ معصوم سے + اشک کا دریا رواں تھا نرگسِ مغموم سے
اس کی آہوں سے تو ساتوں آسماں رو دیا کئے + سونے والے زیرِ مدفن سب پریشاں ہو گئے
تنگ آئی تھی کسی ظالم کے ظلم و جور سے + شکوۂ قسمت لگی کرنے رہینِ گور سے
ہائے! اماں چین سے سوتی ہو مجھ کو چھوڑ کر + آبسی ویراں میں تم کیوں رسمِ الفت توڑ کر
کون ہیں جو ایسی حالت میں بھی گھبراتیں نہیں + تم تو کہتی تھیں ابھی آئی مگر آتیں نہیں
تم اِدھر آئیں اُدھر گھر میں کوئی اور آ گئیں + ابا کہتے ہیں وہ اماں ہے پہ تم جیسی نہیں
آہ! وہ تو پیار سے کھانا کھلاتی ہی نہیں + روٹھ جاؤں گر کبھی مجھ کو مناتی بھی نہیں
گود میں اب تک کبھی مجھ کو بٹھایا ہی نہیں + دستِ شفقت اس نے میرے سر پہ رکھا ہی نہیں
وہ مٹھائی بھول کر لے کے کبھی دیتی نہیں + جس طرح دیتی تھی تم بوسے کبھی دیتی نہیں
تم نے گڑیاں جو بنائی تھیں بڑے ہی پیار سے + اُف! جلا ڈالی مگر اس نے بڑے آزار سے
اب تمہاری طرز سے وہ تو پڑھاتی ہی نہیں + چھوٹے چھوٹے بیل بوٹے اب کڑھاتی ہی نہیں
تنگ آ کر آپ ہی سر اپنا دھو لیتی ہوں میں + چھوٹے چھوٹے ہاتھ تھک جاتے ہیں رو لیتی ہوں میں
سارا سارا دن کوئی بچہ کھِلا سکتا نہیں + ننھے ننھے ہاتھ سے چکی چلا سکتا نہیں
مجھ کو پٹتی دیکھ کر ابا بھی کچھ کہتے نہیں + بے زبانی کی میری اُف داد تک دیتے نہیں
ریشمی جوڑے جسے دیتی تھی اسکو دیکھ لو + عید کے دن بھی پھٹے کپڑوں میں ہے وہ دیکھ لو
عید کے دن گالیاں دے کر نکالا ہے مجھے + مادرِ نامہرباں کے ہاتھ ڈالا ہے مجھے
گالیاں تم کو ملیں جس گھر میں واں کیسے رہوں + سب گوارا ہیں مگر یہ ظلم اُف! کیسے سہوں

موت دے لیکن کسی کو مائیں مو تیلی نہ دے + دشمنوں کو بھی سزا ایسی قیامت تک نہ دے

ہاں ہلالِ عید کی اب دید ہو سکتی نہیں + تم نہیں ہو تو ہماری عید ہو سکتی نہیں

اس کے دل میں اٹھ رہی تھی ٹیس نامعلوم سی + روتے روتے ہو گئی بیہوش وہ معصوم سی

ظالموں پر قہر یارب کس لئے آتا نہیں + اپنی قدرت کے کرشمے تو بھی دکھلاتا نہیں

بیکسوں پر ظلم ایسے اُف! تری قدرت کے بھید + ہو گیا ہے کس قدر انسان کا اب خوں سفید

ہو نمک پاشی تو ہو پھر زخم بسمل کیوں بحال
تف ہے دنیا پہ چلو آگے ہے یاں رہنا محال

(سچی کہانی)

قسمت کا کھیل

(از جناب محمد ایوب صاحب جاوید راولپنڈی)

بیوی مر چکی تھی۔ ہنوز امجد کی آنکھوں سے آنسو خشک نہ ہونے پائے تھے اور رفیقۂ حیات کے اچانک کھو جانے کا صدمہ ابھی تازہ ہی تھا کہ اس کی تبدیلی کا حکم آگیا۔ اور وہ بچوں کو گوجرخاں سے پشاور لے آیا اور چھاؤنی میں قیام پذیر ہوا۔

امجد کے متعلق یہی کہہ دینا کافی ہوگا کہ پرہیزگار تھا اور صوم وصلوٰۃ کا پابند۔ ریلوے میں انسپکٹری کے عہدہ پر مامور تھا تبدیلی ترقی پر ہوئی تھی۔ مگر خوشی کہاں۔ اسے یہی غم کھائے جا رہا تھا کہ کاش! زیادہ روپوں کیلئے تقاضا کرنے والی آج زندہ ہوتی تو مجھ سے زیادہ خوش نصیب دنیا بھر میں اور کوئی نہ ہوتا اور بات بھی درست تھی۔ خداوند کریم نے تین پھول سے بچے دے رکھے تھے۔ سب سے بڑا اختر سات برس کا لہلہاتا ہوا نونہال تھا اور اس سے چھوٹا اصغر پانچ برس کا معصوم بچہ اور پھر ننھی۔ جو اپنی عمر کی تین بہاریں ماں کی آغوش میں گذار چکی تھی اور چوتھی بہار کی آمد سے پہلے ہی ماں کی شفقت سے محروم ہو چکی تھی۔

بچوں کی فکر ایک ایسا دکھ تھا جس نے امجد کو قبل از وقت بڑھاپے کی زرد اداسیوں میں دھکیل دیا تھا۔ انتہائی غم کی وجہ سے تھوڑے ہی عرصے میں سیاہ بال سفیدی میں تبدیل ہو گئے۔ اور مضبوط جسم ہڈیوں کا ڈھانچ ہو کر رہ گیا اگرچہ بچے ایک بوڑھی آیا کے سپرد کر دئے گئے تھے تاہم شفقت پدری میں کوئی کمی نہ آسکتی تھی اور وہ اپنی مصروفیتوں کو ترک کر کے گھنٹوں بچوں کا دل بہلاتا رہتا۔

امجد کو پشاور آئے ہوئے چند ماہ سے زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ انھیں کچھ دنوں کے لئے خیبر جانے کا حکم ملا۔ اور ایسے میں ایسی جگہ پر بچوں کا ہمراہ لے جانا خطرے سے خالی نہ تھا

سخت مجبوری تھی۔ کلیجہ پر پتھر رکھ کر بچے آپا کو سونپتے ہوئے اور احتیاط کی تاکید کے بعد امجد خیبر چلا گیا۔

وہ حقیقی ماں نہ تھی محض ایک آیا تھی جو چاندی کے چند گول گول ٹکڑوں کے عوض بچوں کی دیکھ بھال تو کر سکتی تھی۔ لیکن ماں کی طرح گھر کے اندر باہر کسی حصہ میں ان پر کڑی نگرانی نہ رکھ سکتی تھی۔ اور بچے اس کی روکھی ہنسی اور بے معنی لفاظی سے تنگ آ چکے تھے۔ وہ "ماں" کی نازبرداریاں اور ماتا کی بے غرض نگہداریاں اب خواب و خیال کی دنیا میں ہی ممکن تھیں۔ اور اسی محترم ہستی کی آغوش میں پناہ لینے کی خواہش اب پوری نہ ہو سکتی تھی۔ جسے ہم تم "ماں" کے لفظ سے پکارتے ہیں اور جس کی قدر و منزلت کچھ وہی خوب جانتا ہے جو مہر مادری سے محروم ہو چکا ہو جس کے آنسو محض اس لئے خشک ہو جاتے ہیں کہ ان کو پونچھنے والا کوئی نہیں۔ اس کی بے پایاں تمنائیں اس لئے محدود ہو کر رہ جاتی ہیں کہ ان کو حتی الوسع پورا کرنے والا اسے کوئی نظر نہیں پڑتا۔ اس کے سرخ سرخ رخسار اس لئے زرد ہو جاتے ہیں کہ اب انھیں فرط محبت سے چوم لینے والا موجود نہیں۔

غرضیکہ بچے اس روکھی محبت سے تنگ آ چکے تھے اسی لئے وہ اکثر آپا کے پاس سے بھاگ کر پائیں باغ میں اکٹھے کھیلا کرتے تھے۔ اسی سبب سے اب وہ رہی سہی التفات بھی نہ برتتی تھی۔ جو کم از کم امجد میاں کی موجودگی میں دکھانے کے لئے ہر وقت اس سے صادر ہوتا رہتا تھا۔

امجد میاں کے خیبر جانے کے چند دن بعد بچے کیاریوں کے پاس کھیل رہے تھے کہ اختر نہایت ہی پرشوق لہجے میں بولا۔ ننھی!۔۔۔ ننھی!!۔۔۔ اصغر!!! چلو ہم ڈاکٹر۔۔۔ ڈاکٹر۔۔۔ کھیلیں۔ اسی طرح جیسے کہ اماں بیمار تھیں اور ڈاکٹر آیا کرتا تھا۔ کڑوی دوائیاں دیتا تھا اور اماں پیا کرتی تھیں۔۔۔ ٹھیک ہے نا؟ چلو ہم ڈاکٹر۔۔۔ ڈاکٹر کھیلیں۔

ننھی اور اصغر گویا پہلے ہی سے تیار تھے۔ دراصل بچے ہر ایک کھیل سے جلد تنگ آ جاتے ہیں۔ اور جب بھی ایک کھیل کے دوران میں دوسرے کھیل کا ذکر آ جائے تو پہلا کھیل بگاڑ کر دوسرے میں منہمک ہو جانا اسی ننھی مخلوق کا معمول ہے۔

اختر بیچارہ کمسن تھا۔ اس نے یہی سوچا کہ اس کھیل کو بہتر طریقے سے پرلطف بنایا جائے۔ وہ بھاگتا ہوا بڑے کمرے کی میز سے دو شیشیاں اٹھا کر لے آیا۔ ننھی لپک کر ایک پیالی اور پانی سے بھرا ہوا گلاس لے آئی۔ اور اصغر دو پھول بھی توڑ لایا۔ جنھیں کہا گیا کہ یہ سیب ہیں اور دوائی پینے والے کو ملیں گے۔

اب ان کے خیال کے مطابق سب سامان مکمل ہو چکا تھا۔ اور اب کھیل شروع ہوا۔ اختر میاں ڈاکٹر بنے۔ مریضہ کی اداکاری ننھی کے سپرد کی گئی اور اصغر بھی ایک دوسرے مریض کی مانند پاس ہی کھڑا ہو گیا۔

اختر نے فخریہ انداز سے دونوں شیشیوں کی طرف دیکھا اور سرخ لیبل والی شیشی ہاتھ میں لی اور ننھی سے پوچھا۔

"کیوں جی! آپ کب سے بیمار ہیں"۔

ننھی دھیمی آواز میں بولی "چھ روز سے"

اختر نے ننھی کی کلائی اپنی انگلیوں میں تھامتے ہو کہا۔

"بخار تو نام کو نہیں۔ جسم ٹھنڈا ہے کوئی اندیشہ نہ کیجئے۔ میں دوا دیتا ہوں فوراً ہی آرام ہو جائیگا۔ مگر خیال رہے کہ ہر ترش چیز سے پرہیز کریں۔

ننھی مسکرائی اور اصغر اپنے پنجوں پر اچھلنے لگا۔ اختر نے شیشی میں سے دوائی انڈیلی اور پیالی ننھی کی طرف بڑھا دی۔ جسے تھوڑی سی رسمی ہچکچاہٹ کے بعد لے لی اور آنکھیں بند کر کے پی گئی۔ پھر ڈاکٹر صاحب نے خالی پیالی میں وہی دوائی اصغر کو معمولی پوچھ گچھ کے بعد پلا دی۔ اور اب اختر اسی انتظار میں تھا کہ اس پر لطف کھیل کو متعدد تالیوں کی گونج کے ساتھ بند کر دیا جائے کہ ننھی زمین پر ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپنے لگی۔ اختر پہلے تو بہت خوش ہوا کہ ننھی کی اس ادا نے کھیل میں خوب لطف پیدا کر دیا۔ لیکن فوراً ہی گھبرا گیا اور وہ ننھی کو گود میں لینے کی آرزو میں اپنی جگہ سے اٹھا۔ اور وہ اٹھا ہی تھا کہ ادھر اصغر بھی دھڑام سے گرا اور خاک پر لوٹنے لگا۔ چھوٹے چھوٹے سینوں سے اٹھی ہوئی ہلکی ہلکی چیخیں فضا میں انتشار پیدا کرنے لگیں۔ اختر اپنے کھیل کے اس انوکھے اختتام پر بہت پریشان ہو گیا۔ ننھی اور اصغر کی چیخوں کے ساتھ ساتھ وہ بھی چیخیں مارنے لگا۔ بلکہ سب سے زیادہ دردناک اسی کی معصوم چیخیں تھیں۔ بہت شور پکار سنی تو آیا بھی دوڑی آئی۔ ڈاکٹر لایا گیا مگر آہ یہ دونو معصوم روحیں جنت کو پرواز کر چکی تھیں۔ نرم سفیدی مائل جسم کی جگہ نیلگوں بدن، پپوٹوں سے باہر نکلی ہوئی آنکھوں اور ہاتھ پاؤں کی مڑی ہوئی انگلیوں نے ان نازک جسموں کی صورت یہاں تک تبدیل کر دی گئی تھی کہ اختر کے لئے یہ شناخت کرنا بھی دشوار ہو گیا کہ یہ پڑی ہوئی سرد لاشیں وہی ننھی اور اصغر ہیں۔ جو اب سے چند منٹ پہلے میرے ساتھ کھیل رہے تھے۔ اور آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی اس کے لئے یہ سمجھنا محال ہو گیا کہ یہ عالم خواب ہے یا بیداری اس کے کانوں میں ڈاکٹر کا یہ فقرہ گونج رہا تھا کہ بچوں نے غلطی سے پوری طاقت کی ٹنکچر پی لی ہے۔ اس کی آنکھوں سے آنسو ڈھلکنے لگے۔ اور رخساروں پر سے پھسلتے ہوئے زمین پر ٹپ ٹپ گر کر مٹی میں جذب ہونے لگے۔

ایک شیشی پر ٹنکچر آیوڈین اور دوسری پر بادام روغن لکھا ہوا تھا۔ اور ٹنکچر آیوڈین کی خالی شیشی اس حزنیہ کی تفصیل خموشی سے بیان کر رہی تھی۔

امجد خیبر سے آگیا۔ مگر اس کے بعد کوئی نہیں جانتا۔ کہ وہ بدنصیب شخص کہاں چلا گیا۔

جہیز کا جھگڑا

(از محترمہ بلقیس خانم صاحبہ دختر میاں تاج الدین صاحب ڈرافٹسمین ریلوے فیروز پور شہر)

کچھ بھی ہو زمانہ نے لاکھ باتیں بنائیں۔ بیچارے نعیم پر ہزاروں بہتان لگائے۔ مگر نعیم نے صنف نازک پر ایسا زبردست احسان کیا ہے کہ وہ اس بوجھ سے کبھی گردن نہیں اٹھا سکتی۔

شمیم اختر نعیم کی اکلوتی بیٹی تھی۔ ماں نے پنگوڑے میں کھیلتی

کو ہمیشہ کے لئے چھوڑا۔ دودھ پیتی کو داغِ مفارقت دیا۔ دیکھنے والوں نے کہا اور سننے والوں نے یقین کیا کہ یا تو شمیم اختر کی اب زندگی ہی نہیں اور اگر ہے بھی تو رو رو کر ہی گذاریگی۔ دنیا کا خیال عام حالات پر مبنی تھا۔ اور یہ خیال یقینی امر سمجھا جاتا ہے۔ کہ نعیم اب دوسری شادی ضرور کرلیگا۔ کیونکہ ابھی ماشاء اللہ جوان ہی تھا۔ ایک پہلونٹی کی بیٹی کا باپ ہوا تو کیا ہوا۔ وہ اگر چاہتا تو چھ شادیاں کرسکتا تھا۔ بھلا نعیم جیسے شریف النفس ملنسار اور باروزگار کے لئے لڑکیوں کی کمی کے کیا معنی ؟

بیوی کو مرے ہوئے جمعہ جمعہ آٹھ دن بھی نہ ہوئے تھے کہ پیغامات کی بارش شروع ہوگئی۔ نعیم نے گھر میں بیٹھ کر سوچنا شروع کیا۔ دوسری شادی کرنا گویا شمیم کی تباہی مول لینا ہے۔ اور نہ کرنا اپنی زندگی اور جوانی کو تلخ کرنا ہے۔ فیصلہ کسے بھی کیا اور جائے بھی تو کہاں ؟ آگے کنواں پیچھے گڑھا۔ دماغ میں خیالات کا طوفان چھا ہوا تھا۔ نعیم کے سامنے پنگوڑا لٹکا ہوا تھا۔ پنگوڑے میں شمیم اختر "ہوں ہاں" کا راگ الاپ رہی تھی نعیم کی نظریں بیتابانہ معصوم چہرے پر پڑیں۔ بیوی کی تصویر سامنے آگئی۔ بچی کی معصومیت سے دل بھر آیا۔ محبت پدری اُمنگ موجزن ہوئی۔ آنکھیں ساون بھادوں کی طرح برسنے لگیں۔ روتا ہوا اٹھا شمیم اختر کو پنگوڑے سے اٹھایا اور سینے سے لگا کر کہنے لگا۔ "شمیم میری بچی۔ ہاں میں جانتا ہوں کہ میں تجھ کو ماں جیسے کھیل نہیں کھلا سکتا۔ ماں کی یاد تیرے معصوم دل سے نہیں نکال سکتا۔ تاہم وہ بھی سامان پیدا نہیں کرونگا کہ تو دنیا سے تنگ آجائے۔ چلتے۔ پھرتے۔ اٹھتے۔ بیٹھتے اور سوتے جاگتے ماں کو یاد کرکے رو دیا کرے۔ میں اپنی خواہشات پر تجھے ہرگز قربان کرنے کے لئے تیار نہیں۔ میں ہرگز دوسری شادی نہیں کرونگا۔ تیری پرورش کو مقدم سمجھوں گا۔"

نعیم خوش گذران انسان تھا۔ معقول اجرت پر ایک انّا رکھ لی۔ وہ دل کا بھی سخی تھا۔ آدھی تنخواہ یتیموں اور بیواؤں میں تقسیم ہوجاتی تھی۔ اور باقی شمیم اختر کے لئے پیچھے ڈال رہا تھا نعیم نے بچی کی تربیت کا پورا خیال رکھا۔ چھ برس کی ہوئی تو سکول میں داخل کرادی اور گھر پر خود پڑھاتا۔ نعیم سا ملا استاد اور شمیم سی ہوئی شاگرد۔ بس کیا تھا۔ جس وقت دیکھو باپ پڑھا رہا ہے اور بیٹی پڑھ رہی ہے۔ باپ سکھا رہا ہے اور بیٹی سیکھ رہی ہے۔ باپ استاد بیٹی شاگرد۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ چھوٹی سی عمر اور ایسی چٹ پٹ باتیں کرے کہ بڑوں کے کان کترے۔ ایسی ایسی گتھیاں سلجھائے کہ دیکھنے والے دانتوں میں انگلیاں دیں۔ اور باپ پھولے نہ سمائے۔ بیٹی کو لالوں کا لال اور ہتھیلی کا پھوڑا بنا کر رکھتا تھا۔ دن گذرے مہینے گذرے سال گذرے۔ زمانے نے کئی رنگ بدلے اور معلوم بھی نہ ہوئے۔ شمیم اختر کا بچپن بھی دل کی دھڑکن کی طرح گذر گیا۔ اور دیکھتے دیکھتے جوان ہوگئی۔ خدا کے فضل سے شکل و صورت بھی اچھی ملی تھی۔ والد کی تربیت سونے پر سہاگہ ہوکر لگی۔ شمیم نے انٹرنس پاس کرلیا۔ اب نعیم کو اس کی شادی کی فکر ہوئی۔ اچھی اچھی جگہوں سے پیغام آئے۔ مگر تقدیر کا لکھا مٹایا نہیں جاتا۔ شمیم جس کا پلہ پکڑے کھڑی تھی۔ اسی گھر جانا تھا۔ قسمت کے کھیل تھے۔ یا یوں کہو کہ رسوماتِ بد نے دنیا ہی بگاڑ رکھی تھی۔ جو پوچھتا تھا یہی کہ جہیز کتنا دوگے۔ چونکہ میاں نعیم اس دیکھ دکھاوے کے قائل نہ تھے اور اس رسم کو جڑ سے اکھاڑ دینا چاہتے تھے

اس لئے سب کو صاف جواب دیا۔ پیغامات آئے گئے اور قرعۂ انتخاب ظفر نامی ایک لڑکے پر پڑا۔ والد اس کا سر پر نہ تھا ایک بوڑھی سی ماں ابھی زندہ تھی۔ ظفر نے ایف۔ اے پاس کر لیا اور بیروزگار کے سمندر میں تھپیڑے کھا رہا تھا۔ نعیم نے اسی کو ترجیح دی۔ کیونکہ امیروں سے امیر رشتہ کرنے آئے ہیں۔ مگر نعیم ایک غریب کو اپنے سایہ میں لے رہا تھا۔ تاریخ مقرر ہو گئی۔ ظفر کی ماں خوشی سے پھولے نہ سماتی تھی۔ بڈھی ساٹھ ستر کی عمر۔ دہی دقیانوسی خیالات و رسومات دماغ میں بھرے ہوئے تھے۔ خیال تھا کہ نعیم بہت کچھ دیگا۔ لگی ہوائی گھوڑے اڑانے۔ "میری کٹ پتلی سی بہو آئیگی۔ امیر باپ کی بیٹی ہے۔ زیور سے گوندی کیطرح لدی ہوئی آئیگی۔ اتنے برتن لائیگی کہ گھر بھر جائیگا۔ پلنگ پیڑھے میز کرسی۔ قالین۔ دریاں۔ بستر۔ قاب۔ سینیاں طشتریاں گلدان۔ پاندان۔ اگالدان۔ دیگچے۔ دیگچیاں۔ غرضیکہ سب کچھ لائیگی۔ مقررہ تاریخ آگئی۔ ظفر کی والدہ اچھی بھاری بارات کا سامان کر رہی تھی۔ مگر نعیم نے کہلا بھیجا کہ میں رسومات قبیحہ کا قائل نہیں۔ مسلمانوں نے جو شادی کا طریقہ اختیار کیا ہے یہ قوم کی جڑیں کھوکھلا کر کے چھوڑیگا۔ اگرچہ میں جان رہا ہوں کہ دنیا مجھے نکو بنائیگی۔ برادری میری طرف انگلیاں اٹھائیگی۔ ہنسی اڑائیگی۔ یہ سب برداشت کر لونگا۔ شاید میرے دیکھا دیکھی کوئی اور بھی ایسا کرے اور رسومات بد اور فضول خرچیاں ہمیشہ کے لئے روپوش ہو جائیں لہٰذا تم ایک دو رشتہ دار لیکر آ جاؤ۔ ظفر سمجھدار تھا اور وہ بھی اس رواج کی دنیا سے تنگ آیا ہوا تھا۔ مان گیا اور ماں کو سمجھا بجھا کر دو تین عزیز ساتھ لے نعیم کے گھر پہنچا۔ والدہ ظفر بھی گئیں دیکھ کر حیران رہ گئیں۔ گھر میں شادی کا کوئی سامان نہ تھا۔ آگ بگولا ہو گئیں۔ لڑکی کو دیکھا تو وہاں نہ نتھلی نہ بالا۔ نہ جھومر نہ ٹیکا۔ نہ توڑا نہ ہار۔ غرضیکہ زیور کا سوائے ایک دو چیزوں کے نام بھی نہ تھا۔ یہاں تو جلے پر تیل پڑ گیا۔ لگی دل ہی دل میں میاں نعیم کو گالیاں دینے اور اپنی قسمت کو کوسنے۔ خیر رسم نکاح ختم ہوئی اور نعیم نے وداع کا اعلان کر دیا۔ جہیز میں کوئی خاص چیز نہ تھی۔ ایک کتابوں کی الماری دو چار ضروری چیزیں۔ کچھ کپڑے اور بس۔

لڑکی کو ڈولی میں سوار کرا کے نعیم نے ظفر اور والدہ ظفر کو الگ بلایا اور یوں گویا ہوئے۔

"دیکھو بہن! بن ماں کی بچی تمہارے سپرد ہے۔ اب ماں ہو تم باپ ہو تو تم۔ میں جانتا ہوں کہ میں جہیز بالکل نہیں دے رہا۔ مگر شمیم اختر ایک ایسا لالوں کا لال تمہاری گود میں ڈال رہا ہوں جس کا مقابلہ دنیا کا کوئی جہیز نہیں کر سکتا۔ ایک ایسا پھول تمہارے گلستاں میں بھیج رہا ہوں کہ جس کی خوشبو سے تمہارا گھر ہی نہیں بلکہ اڑوس پڑوس بھی مہک جائیگا۔ شمیم اختر! مجھے یقین ہے کہ کبھی تمہارا دل نہیں دکھائیگی جو کہو گی کریگی۔ جو بتاؤ گی مانیگی۔ قصور پر نادم ہو گی۔ بے زبان ہے۔ بڑی سے بڑی مصیبت پر بھی اف نہ کریگی۔ اس کے بعد ظفر سے مخاطب ہو کر کہا۔ بیٹا ظفر! اس پھول کی قدر کرنا۔ کبھی ایسا وقت مت آنے دینا کہ میری شمیم کو ماں یاد آئے تم سمجھدار ہو۔ زیادہ نہیں کہنا چاہتا۔ لو یہ پانچ ہزار روپیہ ہے۔ تم اس سے کوئی اچھا کام شروع کر دو۔ آج کل تجارت میں فائدہ ہے۔ اور بعض ملازمتیں تو عنقا ہیں۔ یہ خیال دل سے نکال دو۔ اگر ایمانداری سے کام کرو گے تو پانچ ہزار سے

پانچ لاکھ بنا لوگے۔ اچھا جاؤ رخصت۔ خدا تمھاری عمر دراز کرے۔ اور تم کو ساری خوشیاں دکھائے۔"

شمیم اختر کو کئی مہینے سسرال میں گذر گئے مگر ساس کے ماتھے کا بل نہ اترا۔ چونکہ بہو جہیز میں کچھ نہیں لائی۔ اس لئے پھوٹے دیدوں بھی نہ بھاتی تھی۔ شمیم بھی بیوقوف نہ تھی۔ سمجھتی تھی۔ اور ایک بار نہیں کئی بار سنا کہ اس کے باپ کو برا بھلا کہہ رہی ہے۔ اس کی ماں کو گالیاں دے رہی ہے۔ مگر واہ ری شمیم ساس کی اطاعت میں فرق نہ آنے دیا۔ الگ بیٹھ کر آنسو بہائے اور خوب بہائے روئی اور دل بھر کر روئی۔ مگر ساس اور خاوند کے سامنے جب گئی ہنستی ہوئی گئی۔ لیکن ساس نے کبھی خوش ہو کر سر پر ہاتھ تک نہ پھیرا۔ شمیم کو مطالعہ کا ازحد شوق تھا۔ کام کاج ختم کیا اور کتاب لے کر بیٹھ گئی۔ مگر ساس کو یہ حرکت پسند نہ آئی۔ نند الگ منہ سجائے رہتی تھی۔ بے گناہ شمیم محض جہیز نہ لانے پر ساس نند کے دل کی پھانس بن گئی۔ ساس نے بیٹے کے کان بھرنے شروع کئے۔ ادھر نند نے توتے توڑے۔ بات کا بتنگڑ اور سوئی کا بھالا کر کے دکھایا۔ ظفر بھی کچے کانوں کا نکلا اور ماں کا رنگ اختیار کر لیا سارا گھر ایک طرف اور شمیم ایک طرف۔ بیچاری اسی غم میں گھلنے لگی۔ گھر اچھا خاصا دوزخ کا نمونہ بن گیا۔ ماں بہت خوش تھی۔ کہ بہو بیٹیوں میں تنی ہوئی ہے۔ میاں روز روز نئے جھگڑے پیدا کرتے۔ مگر شمیم منہ میں تنکا لیکر پڑ رہتی۔ ماں گالیاں دیتی اور بہو ۔ ایک روز شمیم لیٹی ہوئی کچھ پڑھ رہی تھی کہ آنکھ لگ گئی۔ بلی آئی اور کھانا خراب کر گئی اور کچھ برتن توڑ گئی۔ ساس دیکھ رہی تھی مگر یہ نہ ہو سکا کہ بلی کو دھتکار دے اور نگوڑی کو بیٹھے بٹھائے کا بہانہ مل گیا۔ بس بپھر گئیں۔ تلووں میں آگ لگ گئی برس ہی تو پڑیں۔

لے ہے بی بی اچھی لمبی تان کر سوتی ہو۔ نہ گھر کی خبر نہ باہر کا ہوش۔ باوا نے اچھا جہیز دیا ہے۔ موئے کاغذوں کا ڈھیر بھلا ہمارے کس کام کے؟ امیر باپ کی امیر بیٹی تھی۔ برتن لاتیں زیور لاتیں۔ باوا نے بیاہ کیا کیا' پھیرے ڈال دئے۔ نہ ساس کو جوڑا نہ نند کو کپڑے نہ خاوند کو لنگوٹی۔ بیٹی کس برتے پر تتا پانی؟ اگر پڑھنے کا زیادہ شوق تھا تو دو چار لونڈیاں لے آتیں۔ ہم سے تو روز روز یہ نقصان برداشت نہیں ہو سکتے۔ آگ تمھارے پڑھنے کو اور بھاڑ میں جائیں تمھاری کتابیں۔ میں کرموں کی ماری تمھیں کہاں سے بیاہ لائی۔ کوئی زیور والی آتی۔ صحن میں چھن چھن کرتی پھرتی۔ چلتی پھرتی اچھی لگتی۔

"بی بی تم سے تو میرا بچہ بغیر بیوی ہی اچھا۔" ابھی یہیں تک پہنچی تھیں کہ ظفر بھی گھر میں آ گیا۔ اس کو دیکھ کر اور سیخ پا ہو گئی۔ لال پیلی ہو کر کہنے لگی۔" اچھے بیوی والے ہو۔ کیا الو کا مانس کھایا ہے کہ بولتے بھی نہیں۔ یہ ملکہ سارا دن سوتی ہے اور میں کام کرتی ہوں یہ پڑھتی ہے اور میں کھانا پکاتی ہوں۔ اسے خوب سر پر چڑھاؤ۔ اگر میرے بچہ ہو تو اس کو باپ کے گھر چھوڑ آؤ اور جب تک میں زندہ ہوں نام مت لو۔ ہزاروں شادیاں کر دونگی۔ ظفر پہلے ہی بھرا ہوا تھا۔ یہ حال دیکھ کر غصہ سے سرخ ہو گیا۔ بھوکے شیر کیطرح جھپٹا۔ برسا اور خوب برسا۔ برا بھلا کہا اور پیٹ بھر کر کہا۔ شمیم کھڑی کھڑی کانپ رہی تھی۔ خاوند کے الفاظ سن سنکر دل مسوس لیتی تھی۔ آہ! بیوی خاوند کے بل بوتے پر ناچا کرتی ہے مگر شمیم کا یہ آخری سہارا بھی گیا۔ مرغی تھی بلی کے منہ میں۔ چڑیا تھی باز کے پنجہ میں۔ بلبل تھی صیاد کے ہاتھ میں۔ ابھی شادی

کو گنتی کے دن ہوئے تھے کہ سسرال کا ذرّہ ذرہ دشمنِ جان نظر آنے لگا۔ مگر شاباش ہے اس شمیم کو کہ ان حالات میں بھی خاوند اور ساس کی تابعداری میں فرق نہ آنے دیا۔ مگر ساس کے دل کی گرہ نہ کھلنی تھی نہ کھلی۔ ظفر مجبور ہو کر شمیم کو میکے چھوڑ آیا۔ مگر وہاں بھی کون تھا۔ باپ کا دم سو وہ بھی شادی کے کچھ دن بعد ہی ختم ہو گیا تھا۔ شمیم تن تنہا رو دھو کر زندگی بسر کرنے لگی۔

اس بات کو زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ شہر میں انفلوئنزا کی وبا پھیل گئی۔ شمیم کے سسرال میں ایک دم سب کو آدبایا۔ لوگ پریشان تھے۔ کوئی تندرست کسی مریض کے قریب بھی نہ جاتا تھا۔ ادھر یہ حال ہوا کہ گھر میں کوئی بھی کھڑے پاؤں نہیں۔ کوئی پانی دینے والا نہ تھا۔ کہاں کی دوائی اور کس کا علاج ہے۔ ظفر جاں بلب ہو گیا۔ اور ظفر کی والدہ بھی لبِ گور جا پہنچی شمیم اختر کو حالات کا پتہ چلا سنکر تڑپ گئی۔ دل بیقرار ہو گیا۔ برقعہ لیا اور سسرال کو چلدی۔ ساس کو دیکھا۔ خاوند کے پاس گئی مگر سب کو بے ہوش پایا۔ ڈاکٹر بلالائی۔ اور باقاعدہ علاج شروع کرا دیا۔ شمیم سارا سارا دن ساس اور خاوند کی خدمت کرتی۔ رات آنکھوں میں گزارتی۔ ظفر کی صحت کیلئے رو رو کر دعائیں مانگتی۔ ظفر سنتا اور اپنی غلطی کا اندازہ کرتا۔ جب اسکی آنکھ کھلتی شمیم کو سرہانے بیٹھا پاتا۔ ساس جب ہوش میں آتی تو بغیر جہیز کی بہو کو سرہانے کھڑا پاتی۔ یہ حال دیکھا اور نادم ہوئے۔ غور کیا اور اپنے آپ پر ماں بیٹوں نے لعنت بھیجی۔ شمیم کی ان تھک کوششیں بارآور ہو کر رہیں اور ظفر بیس دن کے اندر بالکل تندرست ہو گیا۔ چارپائی سے اٹھتے ہی شمیم سے معافی مانگ لی اور رو رو کر اس کی نیک دلی کی داد دی۔

روپیہ کا جو جہیز میں ملا تھا اس سے ایک عالیشان کارخانہ جاری کر دیا۔ اور خوشی سے زندگی بسر کرنے لگا تھا۔ اب تک ساس بھی تندرست ہو چکی تھی۔ چارپائی سے اٹھتے ہی بہو کو گلے سے لگایا اور رو رو کر کہنے لگی۔

"بیٹی شمیم واقعی تم گدڑی کا لال اور انمول ہیرا ہو مجھ کمبخت نے تمہاری قدر نہ کی۔ دو ٹکے کے ٹھیکروں کو پانچ ہزار روپیہ پر ترجیح دی۔ شمیم یقین جانو کہ گھر میں تمہارا قدم پڑتے ہی ہماری حالت بدل گئی۔ ورنہ ہمیں کوئی پوچھتا بھی نہ تھا۔ بیٹی میں نے تم کو آزمایا اور خوب آزمایا۔ میں نے تم پہ بہتان لگائے۔ تمہارے خاوند سے تمہاری شکایات کیں اور تمہارے معصوم دل کو چوٹ پہنچائی۔ تمہارے تباہ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ مگر شمیم مبارک ہیں وہ مائیں جو تم جیسی بچیاں جنیں۔ تم نے تکلیف اٹھائی اور اف نہ کی۔ طعنے سہے اور جواب تک نہ دیا۔ مار بھی کھائی مگر آہ نہ کی۔ میری نورِ نظر۔ میری لختِ جگر یہ سب میری غلط فہمی، بلکہ پرانی رسومات کی محبت تھی جس نے تم کو اس حال تک پہنچایا تمہارے جہیز نہ لانے پر میں نے تم کو برا بھلا کہا۔ مگر اب میں سمجھی ہوں کہ تم انسان نہیں فرشتہ ہو۔ تم نے اپنے والد کے الفاظ کو کہ "دنیا کا کوئی جہیز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا" صحیح ثابت کر دیا۔ شمیم اگر میں چراغ لیکر بھی ڈھونڈوں تو تمہاری جیسی لڑکی نہیں پاؤں گی۔ اب میری آئندہ زندگی اس کوشش میں گذریگی کہ پرانی رسومات کا قلع قمع کروں۔ عورتیں جو بدعات کی زیادہ دلدادہ ہیں انکو بتاؤنگی کہ وہ جہیز کی خاطر اپنا گھر تباہ نہ کریں میں اپنی کہانی گھر گھر میں اپنی زبانی سناؤنگی اور مسلمان عورتوں کو منتیں کر کے سناؤنگی کہ وہ جہیز اور دوسری رسومات کے بدلے

اپنے لخت ہائے جگر کی زندگیاں تباہ نہ کریں۔ جنت نما گھروں کو دوزخ کا نمونہ نہ بنائیں۔ بیٹی دیکھو میں قیامت کے ڈر سے کانپ رہی ہوں۔ اگر تم مجھے وہاں کی سزا سے بچانا چاہتی ہو تو اپنی اس بوڑھی اماں کو معاف کردو۔

شمیم جو سسکیاں لے کر رو رہی تھی کہنے لگی۔

" اماں مجھے کیوں گنہگار بنا رہی ہو۔ میں آپ کی خادم ہوں۔ لونڈی ہوں۔ جس طرح چاہو رکھو۔ بہرحال خوش ہوں۔ ہاں اماں ہمیں ان رسومات کے خلاف ضرور جہاد کرنا چاہئے۔ بہتر یہ ہے کہ رسالہ مسلمہ کی ایڈیٹرس کو لکھیں کہ وہ اس قسم کی تحریک کریں تاکہ ہماری بہت سی بہنیں جو آئے دن ان کا شکار ہو کر زندہ درگور ہو جاتی ہیں بچ جائیں۔

" گر قبول افتد زہے عز و شرف "

تپ دق کا بیمار نمبر ۱

(از جناب ڈاکٹر رام رکھا مل صاحب انچارج ٹیوبرکلوسس ڈسپنسری جالندھر)

مرتضےٰ۔ آپ نے مجھے پہلے دن بتایا تھا۔ کہ چند دنوں بعد آپ میری بیوی کے پھیپھڑوں میں ہوا بھرینگے۔ اب آپ کی کیا مرضی ہے؟

ڈاکٹر۔ آپ کی بیوی کا کیا حال ہے۔

مرتضےٰ۔ خدا کے فضل سے اب اسکو بہت صحت ہے۔ بخار ایک سو درجے سے اوپر نہیں جاتا۔ اور وہ بھی شام کے وقت۔ کھانسی کو بھی بہت فائدہ ہے۔ بھوک لگتی ہے۔ دو سیر پختہ دودھ چوبیس گھنٹے میں پی جاتی ہے۔ آپکی ہدایت کے مطابق میں نے اسکو چارپائی سے اٹھنے کی اجازت نہیں دی۔ اسکو روک دیا ہے بچے کو بھی اسکے پاس جانے نہیں دیا جاتا۔

ڈاکٹر۔ شاباش مرتضےٰ۔ آپ کی کوشش کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ آپ کی بیوی تندرست ہو جائیگی۔ بس کل اسکے پھیپھڑوں میں ہوا بھرونگا۔ اس کو کل دس بجے صبح ہسپتال میں لے آنا۔

مرتضےٰ۔ کیا اسکو کوئی تکلیف تو نہیں ہوگی۔ کیا میں اس کو گھر لے جا سکونگا۔

ڈاکٹر۔ تکلیف ذرا نہیں ہوگی۔ صبح ہوا بھر دونگا۔ شام کو آپ اس کو گھر لے جا سکتے ہیں۔

مرتضےٰ۔ کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ ہوا بھرنیکا فائدہ کس طریق سے پھیپھڑے میں پہنچیگا۔

ڈاکٹر۔ قصہ تو لمبا ہے لیکن مختصراً آپ کو بتا دیتا ہوں۔ جب کسی کے بازو میں زخم ہو جاتا ہے تو اس کے اوپر مرہم لگا کر روئی وغیرہ رکھ کر پٹی باندھ دی جاتی ہے۔ اور گلے میں کپڑا باندھ کر بازو کو اس کپڑے میں سہارا دے دیتے ہیں تاکہ بازو حرکت نہ کر سکے۔ جتنا بازو کو آرام ملیگا۔ اتنی جلدی زخم درست ہوگا۔ اگر زخم ننگا رہیگا

اور اوپر ہاتھ وغیرہ کی یا دوسری رگڑ لگتی رہیگی۔ زخم ٹھیک نہیں ہوگا۔ اسی طرح سے جب ہڈی ٹوٹ جاتی ہے تو لکڑی کی تختیاں اس کے ساتھ باندھ دیتے ہیں۔ تاکہ ہڈی اپنی جگہ پر لگی رہے۔ اور اس کو جڑنے کا موقعہ مل جائے۔ زخم کے اوپر پٹی باندھنے کا اور ٹوٹی ہڈی کے ساتھ تختیاں کا مطلب صرف یہ ہے کہ زخم کو آرام دیا جائے تاکہ زخم ٹھیک، ہو جائے۔ یہی مطلب ہوا بھرنے کا ہے۔ مرض تپ دق کی وجہ سے پھیپھڑوں کے اندر ورم یا زخم ہو جاتے ہیں۔ جب ہم سانس کھینچتے ہیں تو پھیپھڑے پھیلتے ہیں اور جب سانس باہر نکالتے ہیں تو سکڑ جاتے ہیں ایک منٹ میں ہم ۱۸ دفعہ اور تپ دق کا بیمار ۳۰ یا ۳۵ دفعہ سانس لیتا ہے۔ بیمار کے پھیپھڑے ایک منٹ میں ۳۵ دفعہ حرکت کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ زخم کو جڑنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ اگر پھیپھڑوں کو بھی بازو کی طرح آرام مل سکے تو وہاں کے زخم بھی بازو کے زخم کیطرح تندرست ہو سکتے ہیں۔

حال ہی میں پھیپھڑوں کو آرام دینے کا طریقہ نکل آیا ہے پھیپھڑے کے باہر ایک دو تہ والی جھلی ہوتی ہے۔ جو پھیپھڑے کے چاروں طرف لپٹی ہوتی ہے۔ جب جھلی کی دو تہوں کے اندر ہوا بھر دی جاتی ہے۔ ہوا کے دباؤ سے پھیپھڑا اسکڑ جاتا ہے اس طرح سے زخموں کو آرام ملنے کا موقع مل جاتا ہے۔

مرتضٰے۔ جب پھیپھڑا اسکڑ گیا۔ تو بیمار سانس کیسے لیگا۔

ڈاکٹر۔ پھیپھڑے دو ہوتے ہیں۔ ہم ہوا صرف اسی مریض کے بھرتے ہیں جس کا ایک پھیپھڑا خراب ہو اور دوسرا درست ہو۔ ایک پھیپھڑا اسکڑ جانے سے دوسرا پھیپھڑا کام کرتا رہتا ہے۔ جس طرح ایک آنکھ یا کان خراب ہو جانے سے دوسری آنکھ یا کان کام دیتا رہتا ہے اسی طرح دوسرا پھیپھڑا کام کرتا رہتا ہے۔ آپ کی بیوی کا چونکہ ایک پھیپھڑا خراب ہے۔ اس لئے ہوا بھرنے کے قابل ہے۔ ورنہ ہم کچھ نہ کر سکتے۔ اور مریض کو ناقابلِ علاج بتا دیتے۔

مرتضٰے۔ اچھا ڈاکٹر صاحب میں کل مریض کو لاؤنگا۔ بڑا اچھا ہوا میں اپنی بیوی کو آپکے پاس لے آیا۔

ڈاکٹر۔ ہاں۔ اگر ایک ماہ اور ٹھہر جاتے تو دوسرے پھیپھڑے کو بھی بیماری اثر کر جاتی۔ پھر ہوا کا بھرنا کچھ فائدہ مند نہ ہوتا۔

نوٹ:۔ آئندہ ماہ خوراک کے بارے میں مفصل بتانیکی کوشش کی جائیگی

بقیہ بزم مسلمہ:۔ میری چھوٹی بہن جسکی عمر نو سال کی ہے ہر وقت دائیں ہاتھ کی انگلیاں چوستی رہتی ہے۔ بارہا روکا گیا مگر باز نہیں آتی۔ تلخ دوائیں لگائی گئیں۔ دستانے پہنائے گئے۔ مگر سب بے سود لڑکی بڑی سمجھدار ہے۔ چوتھی جماعت میں تعلیم پا رہی ہے۔ اگر کوئی بہن بذریعہ مسلمہ اسکا علاج تحریر فرمائیں تو مشکور ہونگی۔ فقط۔ بلقیس خانم خریداری نمبر ۲۰۷

میں نہایت مسرت سے اطلاع دیتی ہوں کہ ہمارے چھوٹے ماموں جان جناب مولوی سید عبدالعلی صاحب فاضلِ اصلاحی و منشی فاضل کے ہاں بہ شب یکشنبہ مورخہ ۲ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ مطابق ۷ نومبر ۱۹۳۷ء اللہ تعالےٰ نے ننھی منی سی بچی مرحمت فرمائی ہے۔ جس کا نام سیدہ بشریٰ خاتون رکھا گیا ہے۔ دعا ہے کہ قادرِ مطلق اسے عمر و ایمان اور سعادتِ دارین کی دولتِ جاوید سے نوازے اور ماموں جان نیز ہماری ممانی جان محترمہ عندالخاتون جنہیں ہمّا کو اسکی خوشیاں دیکھنی نصیب ہوں۔ آمین۔ راقمہ طاہرہ خاتون جعفریہ

شکرپارے

(نوشتۂ خانصاحب مولوی محمد ظفر ایم۔اے، ایل ایل بی۔)

جوڑنے کی عادت:-

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہت سے جاندار اپنا رزق اگلے دن کے لیئے اٹھا کر نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ ہی ان کو اور آدمی کو رزق دیتا ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک جاندار میں جوڑنے کی عادت پیدا ہی نہیں کی۔ اگر جانور جوڑتے ہیں تو ان کا یہ ذخیرہ ایسے زمانہ میں کام آنے کے لیئے ہوتا ہے جب موسم خراب ہوتا ہے اور ان کو غذا میسر نہیں آسکتی۔ وہ صرف اسی قدر جوڑتے ہیں جتنا ان کے کام آئے۔ آدمی بھی جوڑتا ہے کہ بڑھاپے میں کام آئے۔ لیکن جوڑ جوڑ کے رکھنا اور اسے گن گن کے خوش ہونا کنجوسی ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نہایت ناپسند کرتا ہے۔ جانور بھی خود بخود جوڑتے ہیں۔ جن ملکوں میں سخت سردی پڑتی ہے یا برف جم جایا کرتی ہے وہاں بعض جانور زمین میں یا درختوں کے کھوکھ میں اناج، گھاس پات، درختوں کے نیچے پھل جمع کر دیتے ہیں۔ ان کو بڑے سلیقہ سے اوپر تلے رکھ کے چھپا دیتے ہیں۔ ایک گودام بھر جاتا ہے تو دوسری جگہ گاڑ دیتے ہیں۔ سردیوں میں اسے نکال نکال کے کھاتے رہتے ہیں۔ کھیتوں کے چوہے ایسا ہی کرتے ہیں۔ جو کیڑے زمین میں سوتے رہتے ہیں وہ کم ذخیرہ کرتے ہیں اور اپنے بل سے الگ غذا گاڑتے ہیں تاکہ اگر کسی کو اس کی غذا کا پتہ چل جائے تو وہ اپنے سوراخ میں خود محفوظ رہے۔

ٹوٹے ہوئے تارے:-

زمین کی تحقیقات کا ایک محکمہ ہمارے ملک میں قائم ہے جو اور باتوں کے علاوہ ٹوٹے ہوئے تاروں کے متعلق بھی چھان بین کیا کرتا ہے۔ جیسے ہی کسی اخبار میں ہندوستان کے کسی حصہ میں کسی تارے کے گرنے کی خبر چھپتی ہے۔ ان کا آدمی اس کی تحقیقات میں لگ جاتا ہے۔ وہ تارہ حاصل کر کے عجائب خانہ میں رکھ دیا جاتا ہے اس کی تصویر اور سانچہ لے لیا جاتا ہے اور اس کی خوب جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ اس محکمہ کے پاس ایسے تاروں کا جو ذخیرہ ہے وہ اتنا زیادہ ہے کہ ایشیا بھر میں اور کہیں نہیں۔ دنیا بھر میں چوتھے یا پانچویں درجہ پر ہے۔ وہ کلکتہ میں تین عمدہ بکسوں میں بند ہیں۔ ان کی تعداد ۴۷۵ ہے۔ ان میں سے ۲۹۹ پتھر کے اور ۱۷۶ لوہے کے ہیں۔ تارہ زمین پر روشنی اور شور کے ساتھ آتا ہے۔ اگر اسی وقت اٹھا لیا جائے تو گرم ہوتا ہے لیکن اگر تارہ کسی گھاس پھوس کے ڈھیر میں گرے تو اسکی گرمی سے آگ نہیں لگتی۔ بڑے تارے زمین میں گڑھے کر دیتے ہیں۔ لوہے کے تارے پتھر والوں سے قدرے زیادہ گرم ہوتے ہیں۔ دنیا میں سب سے بڑا تارا جنوب مغربی افریقہ میں ہوبا میں گرا تھا۔ یہ لوہے کا تھا۔ زیادہ تر دنیا میں لوہے کے تارے گرتے ہیں۔ سب سے بڑا پتھر کا تارا ارکانسس میں گرا تھا۔ اس کا وزن تقریباً گیارہ من تھا۔ ہندوستان میں گو جنوری اور اپریل

میں تارے زیادہ ٹوٹ کے گرتے ہیں لیکن سب سے زیادہ مئی جون میں گرتے ہیں جولائی میں سب سے کم گرتے ہیں۔ دوپہر اور آدھی رات کے درمیان گرنے والے تارے زمین پر خود آ جاتے ہیں اور آدھی رات اور دوپہر کے درمیان گرنے والے تاروں کو زمین بعد میں جالیتی ہے (کیونکہ زمین گھومتی ہوئی اپنے راستہ میں چلتی رہتی ہے۔) زمین کی تیزی ۲۷ میل فی سیکنڈ ہے اور تارے کی رفتار کی تیزی ۲۶۸ میل فی سیکنڈ ہے۔ اس زبردست فرق کی وجہ سے ٹکر زور کی ہوتی ہے۔
۱۹۲۹ء میں راجپوتانہ میں سمیلیہ کے مقام پر لوہے کے چھوٹے چھوٹے تاروں کی بوچھاڑ آئی تھی۔ اس قسم کے لوہے کے تاروں کی بوچھاڑ بہت ہی کم ہوا کرتی ہے۔ پتھر کے تاروں کی بوچھاڑ عموماً آجایا کرتی ہے۔ ۱۸۶۸ء میں خیرپور پنجاب میں ۱۶ میل لمبے تین میل چوڑے علاقہ پر ایسے تاروں کی بوچھاڑ ہوئی تھی اور یہ سب سے بڑا رقبہ تھا۔

بڑے بڑے انڈے:

شترمرغ کا ایک انڈا اتنا بڑا ہوتا ہے کہ اسے بیچ میں سے دو کر کے ان سے پیالوں کا کام لیا جا سکتا ہے۔ ایک انڈا ڈھائی روپیہ میں آتا ہے۔ منچوریا میں ایسی مرغی پائی جاتی ہے جو دو چھٹانک وزن کا انڈا دیتی ہے۔ مگر چینیوں کو اس نسل سے شوق نہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ یہ مرغی زیادہ انڈے نہیں دیتی۔ اسی لئے یہ نسل دن بدن کم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ معمولی منچوریائی مرغی چھٹانک بھر کا انڈا دیتی ہے۔ ایک اور مرغی یہاں پائی جاتی ہے جس کا وزن ۴½ سیر ہے اور اس کا انڈا پونے دو چھٹانک کا ہوتا ہے۔ ۱۹۲۶ء میں اس مرغی کی نسل میں ترقی کیلئے سلسلہ اٹھایا گیا۔ انڈے حاصل کر کے نکلوائے گئے۔ اب اچھی نسل ہو کے ۱۳ مرغ اور ۲۲ مرغیاں ہو گئی ہیں۔ شروع میں ۱½ چھٹانک کا انڈا رہا۔ اب دو دو چھٹانک کا دینے لگی ہیں۔ ایک مرغی نے ایک مرتبہ دو زردیوں کا ۲½ چھٹانک کا انڈا دیا۔ سال بھر میں ایک مرغی ۸۰ انڈے دیتی ہے۔ البتہ ایک نے ۱۴۶ انڈے دئے۔

سابق شاہ ایران کی دولت:— رضا شاہ مرحوم

شاہ ایران نے اصلی شاہ سلطان احمد قاچار کو معزول کیا تھا وہ فرانس میں ہی عیش کر رہا تھا۔ اسے ملک کی خبر بھی نہ تھی۔ اسنے انگلستان میں ۱۶ لاکھ ۱۰½ ہزار روپیہ کی جائداد چھوڑی۔ اسنے وصیت کی کہ اسکی لاش شبلی رسم کے مطابق غسل دی جائے اور کربلا میں اسکے باپ محمد علی سابق شاہ ایران کے پہلو میں دفن کی جائے۔ اسنے اپنی ایرانی جائداد کل کی کل اور آدھے قیمتی جواہرات اور جمع شدہ روپوں کا چھٹا حصہ ماں ملکۂ جہاں کو سولہ ہزار روپیہ اپنے بھائی محمد حسین قاچار کو۔ ڈھائی ہزار روپیہ آٹھوں بیویوں میں سے ہر ایک کو اور سولہ روپیہ مزید ان میں سے تین کو جن سے اسکے اولاد ہوئی۔ ۵۴½ ہزار اپنے سکوڑی کو ۳½ ہزار اپنے چوبدار کو وصیت کی اور باقی جائداد کو اس طرح وقف کیا کہ ایک ایک حصہ تینوں بیٹیوں اور دو حصے اسکے بیٹے کو ملتے رہیں۔

سکھ سہیلی

(نوشتہ خانصاحب مولوی محمد ظفر ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔ وکیل گوڑگانوہ)

سنہری باتیں: یورپ میں راتھس چائلڈ بہت مالدار گذرا ہے۔ وہ شروع میں غریب آدمی تھا۔ بعد میں اپنی محنت سے اسقدر مالدار ہوا کہ اسکی دولت ایک کہاوت ہوگئی ہے۔ جیسے ایشیا میں قارون کا خزانہ ایک کہاوت کے طور پر مشہور ہے۔ اس شخص نے اپنے مکان کی دیواروں پر نصیحتیں اور مقولے لکھوا رکھے تھے جن پر اسکا عمل تھا۔ وہ نصیحتیں یہ ہیں۔ امید ہے سب ان پر عمل کرکے ترقی حاصل کرنے کی کوشش کرینگے۔

۱۔ اپنے کاروبار کی ذرا ذرا بات کی طرف پورا پورا دھیان دو۔
۲۔ ہر بات اور کام فوراً کرو۔
۳۔ پہلے خوب سوچ لو۔ پھر قطعی فیصلہ کرڈالو۔
۴۔ درست بات کرنے کی ہمت کرو۔ بُری بات کرنے سے خوف کھاؤ۔
۵۔ تکلیفیں اور آزمائشیں صبر سے برداشت کرو۔
۶۔ زندگی کی لڑائی دلیری اور مردانگی سے لڑو۔
۷۔ بروں کی صحبت میں نہ جاؤ۔
۸۔ دیانتداروں کو پاکیزہ سمجھو۔
۹۔ دوسرے کی شہرت اور کاروبار کو ہرگز نقصان نہ پہنچاؤ۔
۱۰۔ صرف نیکوں کے ساتھ یکدل رہو۔
۱۱۔ کسی غرض اور فائدہ کے لئے بھی جھوٹ نہ بولو۔
۱۲۔ میل جول بہت کم بڑھاؤ۔
۱۳۔ اپنے آپ کو وہ ظاہر کرنے کی کوشش نہ کرو جو تم ہو نہیں۔
۱۴۔ اچھے آداب واخلاق اختیار کرو۔
۱۵۔ اپنے قرض فوراً ادا کردو۔
۱۶۔ دوست کی سچائی پر سوال وجواب نہ کرو۔
۱۷۔ اپنے والدین کی نصیحتوں کی عزت کرو۔
۱۸۔ اصول کے مقابلہ میں روپیہ پیسہ قربان ہوجانے دو۔
۱۹۔ نشہ والی چیزوں کو چکھنا درکنار ہاتھ بھی نہ لگاؤ۔
۲۰۔ اپنا فرصت کا وقت اپنی اصلاح میں خرچ کرو۔
۲۱۔ برائی کی چوکھٹ پر بھی قدم نہ دھرو۔
۲۲۔ اپنے جوشش و ولولہ کی خوب غور سے دیکھ بھال کرتے رہو۔
۲۳۔ ہر ایک کو محبت سے سلام کرو۔
۲۴۔ ناامیدی و حوصلہ شکنی کے آگے سر نہ جھکاؤ۔
۲۵۔ راستی کیلئے جان توڑ کوشش کرو۔ پھر کامیابی یقینی ہے۔

نیند کی مقدار: نیند انسان کے لئے نہایت ضروری چیز ہے۔ اللہ تعالے

نے رات آرام کے لئے بنائی ہے۔ دن بھر کی تھکن رات کو سونے سے دور ہوجاتی ہے۔ صبح کو آدمی ایسا اٹھتا ہے گویا وہ بالکل تھکا ہی نہ تھا۔ اسکے دن بھر کے تھکے ہوئے اعضا اپنی اصلی حالت پر آجاتے ہیں۔ مردوں کے لئے سات گھنٹے عورتوں کے لئے آٹھ نو گھنٹے۔ بچوں کے لئے جسقدر وہ سوئیں سونے کی ضرورت ہے۔ عورتوں بچوں اور کمزوروں کو بستر سے اسوقت اٹھنا چاہئے جب ان کا بدن تر و تازہ معلوم ہو۔ اور دل کہے کہ اب آلکس نہیں آرہی ہے۔ نیند سے آدمی تندرست رہتا ہے۔ جوان رہتا ہے۔ اسی کی کمی بیسیوں بیماریوں کی جڑ ہے۔ عورتیں اسی کی کمی سے چڑچڑی ہوجاتی ہیں۔ آدمی رات سے پہلے دو گھنٹے کی نیند آدھی رات کے بعد کی چار گھنٹے کی نیند سے زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ شروع کی نیند تھکن کی وجہ سے گہری اور مزیدار ہوتی ہے۔ مختلف آدمیوں کو نیند کی مختلف مقدار چاہئے۔ جس طرح ہر آدمی کی خوراک مختلف ہے۔ لیکن کسی کو ۲۴ گھنٹے میں پانچ گھنٹے سے کم نہ سونا چاہئے۔

آنکھوں کی نگہداشت: آنکھیں تھک جاتی ہیں تو رخساروں اور پیشانی تک پر اثر پڑتا ہے۔ جلد میں کچھ عرصہ کے بعد لکیریں قائم ہوجایا کرتی ہیں جو چہرہ پر بری معلوم ہوتی ہیں بلکہ آدمی ان سے بڈھا معلوم ہونے لگتا ہے۔ جب آنکھیں تھک جائیں تو شیر گرم پانی میں پر بوریٹ آف سوڈا per borate of soda کی چٹکی ملا کے اس سے آنکھیں دھوئیں اس سے آنکھوں میں تازگی آجائیگی اور بورک ایسڈ Boraic acid یا کافور کی آمیزش کے پانی سے بہتر چیز ہے۔ ذرا سا کپڑا اس میں بھگو کے پپوٹوں پر رکھنے سے آنکھوں کی جلن فوراً جاتی رہتی ہے لیکن اسے تین منٹ سے زیادہ نہ رکھا جائے۔ نہایت باریک کپڑے کا تین تہیں کر کے ہر ایسے پانی کو جس میں آنکھیں ڈبڈبائی ہوں چھان لینا چاہئے۔

اچھے دانت: دانتوں میں اگر خلا ہو جائے تو فوراً دندان ساز کے پاس جاکے اسے بھروا لینا چاہئے۔ اگر دانت تکلیف دینے لگیں تو ان کے لئے ڈاکٹر سے دوا لیں۔ اگر دانت اچھے ہوں تو انہیں روزانہ کسی اچھے منجن سے مانجھ لینا چاہئے۔ یہ زندگی کا ایک باقاعدہ دستور بنا لینا چاہئے کہ سونے سے پہلے دانت منجن سے مانجھ لئے جائیں۔ غرغرہ بھی کرنا چاہئے۔ میوے دانتوں کے لئے مفید ہیں۔ خاصکر سیب دانتوں کو بالکل صاف کر دیتا ہے۔ مٹھائیاں اس وقت نقصان دیتی ہیں اگر زیادتی سے کھائی جائیں اور بعد میں منہ صاف نہ کیا جائے۔ اچھی غذا جہاں بدن کے لئے دانتوں کے لئے بھی اچھی ثابت ہوگی۔ منجن سے دانت اور مسوڑے مضبوط ہو جائیں گے۔ ان میں چمک بھی آجائیگی۔ اچھے دانتوں سے چہرہ بھی خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ ہنستے ہوئے دانت نظر آجانے سے آدمی شرمندہ نہیں ہوتا۔ خراب دانتوں کا آدمی ہنستا ہوا بھی شرماتا ہے۔

بزمِ مسلمہ

محترمہ عزیزہ بہن آنسہ سعیدہ بشیر صاحبہ کی خدمت میں عرض ہے کہ بال لانبے اور سیاہ کرنے کیلئے بھنگرہ ہیر آئل بھی مفید ہے۔ ملنے کا پتہ مندرجہ ذیل ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ار۔ انڈین سٹور یعقوب منزل بریلی یوپی۔

میں نے ایک بہن کو دیکھا ہے جنھوں نے یہی تیل استعمال کیا۔ اب بفضلہ تعالیٰ ان کی چوٹی کلپ لگا کر دوہری کر لینے پر بھی کمر سے نیچے ہے۔

مجھے ایک بہت قابل حکیم صاحب نے بال بڑھانے کیلئے مرغی کے انڈے سے سر دھونے کو بتایا تھا۔ یعنی پہلے صابن وغیرہ سے دھولیں اور پھر دو انڈے توڑ کر زردی سفیدی بالوں میں مل لیں۔ پندرہ منٹ کے بعد خوب دھولیں۔ انشاء اللہ ضرور فائدہ ہوگا۔ "پنڈول (سفید چکنی مٹی) سے بال دھونے سے بھی دراز ہوتے ہیں۔ میں نے اکثر بہنوں کو اسی سے بال دھوتے دیکھا ہے اور انکے بال خوب بڑے ہیں۔

محترمہ طاہرہ سلطانہ دختر قاضی صدیق حسین صاحب کے انتقال پر ملال کی خبر غم اثر سے بہت رنج ہوا۔ میری دلی دعا ہے خداوند کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ مجھے طاہرہ سلطانہ مرحومہ مغفورہ کی خواہر عابدہ سلطانہ صاحبہ و دیگر عزیزوں سے اس سانحہ عظیم میں جوانا مرگ پر خلوص دل سے ہمدردی ہے۔ اور محترمہ خواہر عزیزہ فاطمہ صغرا صاحبہ بنت ڈاکٹر احمد دین صاحب مرحوم سے بھی قلبی ہمدردی ہے۔ ان کے والد محترم اس طرح یکایک انتقال سے لبریز رنج و غم سے سخت صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور سب عزیزوں کو صبر عنایت فرمائے۔ افسوس انسان بہت لاچار ہے۔ خدا پاک انکو فردوس بریں عطا کرے۔ اور سب عزیزوں کو صبر و سکون دے۔ آمین۔

جنابہ ر۔ ح۔ ب صاحبہ ہوشیار پور کو واضح ہو کہ انکی پھوپھی جان جنسپرین (Gen…) اور شلس اورینٹل بام (… Oriental Balm) استعمال کریں۔ یہ دونوں دوائیں ہر جگہ انگریزی دوا فروشوں کے یہاں نہایت آسانی سے ملجائینگی۔ گولی جنسپرین دن میں ایک دو مرتبہ کھانے کے بعد پانی سے کھالیں اور بام کو درد کے مقام پر ملیں۔ اور اگر جنسپرین خشکی کرے تو دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ اور اگر اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں تو ان دونوں مرضوں کے متعلق مفصل حالات و ہدایات اور دوا تحریر کر دونگی۔

میں دلی رنج و ملال کے ساتھ یہ منحوس خبر تحریر کرتی ہوں کہ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۳۶ء کی شام کو آہ میرے پیارے دلوا ابا کا سایہ ہمارے بدنصیب سروں سے ہمیشہ کیلئے اٹھ گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خاکسار رنجیدہ دل آنسہ فہمیدہ سعادت فرحت بنت ڈاکٹر خلیل الرحمان قریشی بریلوی۔

گذشتہ ماہ میں بہن قمر عشرت نے ایک جغرافیہ کا سوال دریافت کیا تھا۔ جواباً عرض ہے کہ جانور کا نام جس سے ہاتھی دانت برآمد ہوتا ہے۔ میمتھ تھا۔ مگر یہ تحقیقی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ یہ ہاتھی ہی تھا۔ بلکہ ہاتھی کے مشابہ اور اس سے جسامت میں بہت بڑا تھا۔ ممکن ہے کہ سرد ملک کا ہی رہنے والا ہو۔ خیال ہے کہ اب سے لاکھوں برس پہلے جو جگہیں اب قطبین کے نام سے موسوم ہیں شاید وہ خط استوا کی جگہ ہو اور یہ حصہ زمین سورج سے قریب تر ہو اور قدرت کے اشارے سے ایسی حرکت ہوئی ہو کہ زمین کا رخ ایکدم بدل گیا ہو۔ اگرچہ عام طور سے یہ بات آسانی سے تسلیم نہیں کی جائیگی۔ لیکن اس بات کو مدنظر رکھئے کہ عقل انسانی محدود ہے اور موجودہ زمانے کی تحقیقات کا انتہائے کمال عقلی دلائل پر ہی

منی ہوتا ہے اور یہ قیاسات عقلی بدلتے رہتے ہیں۔ چنانچہ یہ بات تسلیم کی جا چکی ہے کہ کسی زمانہ میں جس جگہ پر اب ہمالیہ ہے۔ وہاں سمندر تھا۔ کیونکہ اکثر چیزیں ایسی ملتی ہیں جو سمندر میں ملتی ہیں۔ آپکو سن کر تعجب ہوگا کہ ہمالیہ سے کوہ مکرو تہ کو جاتے ہوئے چند میل کے فاصلے پر سڑک کے دونو طرف سر بفلک کچی مٹی کی پہاڑیاں ہیں جن پر گول گول ایسی بٹیاں سی جڑی ہوئی ہیں۔ جنکو دریا بہا کر لاتا ہے اور دریا کے کنارے ملتی ہیں یہاں عقل حیران ہوتی ہے کہ یہ گول گول چھوٹے چھوٹے پتھروں کا ڈھیر کہاں سے آیا۔

محسن جہاں بیگم آگرہ

میرے ماموں صاحب اگر کوئی سخت سے سخت چیز کھائیں تو کچھ تکلیف نہیں ہوتی مگر جس وقت گوشت کھائیں تو فوراً پیٹ میں درد شروع ہوجاتا ہے اگر کسی بہن کو نسخہ یاد ہو تو تحریر فرماکر متشکر فرمائیں۔

اقبال جہاں بیگم صدر شاہ پور

مجھے عرصہ تین چار ماہ سے نزلہ زکام کی سخت شکایت ہوگئی ہے نزلہ سینے پر گرتا ہے جسکی وجہ سے حلق پر زیادہ اثر ہے۔ نزلہ ہی کی وجہ سے آنکھوں کو ڈہیں کھجلی ہے اور ڈھیلوں میں درد ہوتا ہے اور نگاہ کرنیسے اور بھی زیادہ ہوتا ہے۔ بلغم کبھی زیادہ نکلتی ہے اور کبھی کم۔ کھانسی بھی ہوجاتی ہے چار ماہ سے یونانی علاج برابر کر رہی ہوں۔ لیکن اسے فائدہ ہوتا ہے تو پھر نزلہ کا زور ہو جاتا ہے۔ سخت پریشان ہوں۔ اگر کوئی ہمدرد بہن یا بھائی مفید علاج بتائیں از حد ممنون ہونگی۔ نیز میری ایک عزیز بہن کے دانتوں میں تکلیف ہے۔ مسوڑے نیلے پڑ گئے ہیں اور دانتوں کی رگیں سیاہ ہوگئی ہیں کسی وقت مسوڑوں میں کھجلی ہو کر خون نکلتا ہے۔ مسلمہ بہنیں اسطرف توجہ فرمائیں تو شکر گزار ہونگی۔

ایک مسلمہ بہن

مجھے مندرجہ ذیل نعت شریف مطلوب ہے۔ براہ مہربانی کوئی بہن یا بھائی بذریعہ مسلمہ مطلع فرمائیں۔ اسکا پہلا مصرع یہ ہے ۔

نام عمر بے بخش دے روح کو سوز عاشقی ۔ اہل وفا کو سایۂ دامن یار غار دے

ایک خریدار مسلمہ از امرتسر

قصبہ پنام ضلع ہوشیار پور کے پہلے زنانہ سالانہ جلسہ کی مختصر کارروائی مورخہ ۱۱ شعبان ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو بروز اتوار بعد از نماز عشا عمل میں آئی۔ استانی صاحبہ ام کلثوم اور بچیوں نے تقریریں کیں۔ رات کے بارہ بجے جلسہ ختم ہوا صبح پیر کو بعد کھانے کے پھر اجلاس شروع ہوکر ۵ بجے شام ختم ہوا۔ پہلے تو خواتین آنی شروع ہوئیں۔ مدرسہ کی طالبات نے حمد پڑھنی شروع کی جو روزانہ صبح کو مدرسہ میں پڑھا کرتی تھیں۔ مدرسہ کی چھوٹی چھوٹی لڑکیوں نے سورتیں پڑھیں۔ استانی ام کلثوم نے تھوڑی سی تقریر ادب آداب کے بارے میں کی۔ اور محترمہ صدر جلسہ نے پنجابی کی نعت پڑھی۔ اسکول کی جماعت دوم کی دو لڑکیوں نے جو سات آٹھ سال کی عمر میں تھیں (ارشاد و اللہ رکھی) یہ نظم پڑھی "اک اک دن پیش ہوگا تو خدا کے سامنے"۔ جماعت چہارم کی صفیہ بی بی نے تقریر خاوند کی فرمانبردار عورت کی۔ خدا اسکو توفیق دے اسکے کہنے پر عمل کرے۔ پھر ام کلثوم بیگم نے پر تاثیر تقریر کی پہلا اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا۔ دوسرا اجلاس پیر کے دن کھانے کے بعد شروع ہوا۔ قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا۔ مجیداں اور حفیظہ بیگم نے رسالہ کی نظم بہت خوش آواز میں پڑھی۔ سب حاضرات سنکر خوش ہوئیں۔ پھر دو یتیم لڑکیوں ارشاد و اللہ رکھی نے یتیموں کی نظم پڑھی۔ سب سنکر رونے لگیں اور حفیظہ بیگم جماعت چہارم نے بہت اچھی تقریر کی۔ اور مجیداں بیگم نے بھی تقریر کی۔ اور بہتوں نے پنجابی نعتیں بہت خوش آواز سے پڑھیں اور ام کلثوم بیگم نے تقریر کرتے ہوئے ختم کر دیا۔ آپنے ختم کی دعا پڑھی۔ سب حاضرات نے بارگاہ ایزدی میں دعا کی۔ خدا انکو پھر ایسی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ ہر طرح سے کامیاب رہا۔

میں انتہائی مسرت سے اطلاع دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو مجھے چاند سا بھائی عطا کیا ہے۔ دعا ہے کہ خداوند کریم نومولود کی عمر دراز کرے اور خاندان کیلئے باعث فخر و مباہات ہو آمین ثم آمین۔ ۱/۸ اس خوشی میں ایک روپیہ مسلمہ فنڈ کیلئے ارسال ہے۔ قبول فرمائیں۔ راقمہ نسیم اختر دختر میر محمد حسین کوہاٹ۔

ایک دردمند کی صدا

یہ وہ پُر خلوص خطبہ ہے جو محترمہ مشتری خانم صاحبہ دختر عالیجناب شیخ سراج الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر جالندھر نے مدرسۃ البنات کے بارھویں زنانہ جلسہ کی تقریب پر دیا۔ افسوس ہے کہ ہم اسے اس سے پہلے شمارے میں قلت گنجائش کے سبب ہدیۂ قارئات و قارئین نہ کر سکے۔ (ادارہ)

میری عزیز مسلمہ بہنو اور محترم صدر صاحبہ!

میں بے حد مسرور ہوں اور خدا کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے اس محفل میں قدم رکھا جو رحمانی محفل ہے۔ بیشک آپ ایسی ذیشان اور معزز بہنوں کے حسب حال نہ تو یہاں سامان آرائش ہے نہ آپکے شایان شان سرمایہ آرائش۔ یہ اسلامی ادارہ جس نے آپکو یہاں تشریف لانے کی دعوت اور قدم رنجہ فرمانے کی زحمت دی ہے ایک غریب و نادار ادارہ ہے۔ اور اس نے اپنی توفیق کے اعتبار سے جو کچھ بھی اس مجلس کا سامان مہیا کیا ہے وہ امید ہے کہ آپ قبول فرمائینگی۔ اور اگر کوئی نقص یا تکلیف محسوس ہو تو چشم پوشی سے کام لیکر معاف فرمائینگی۔

میری جو معزز بہنیں مجھ سے شناسا نہیں ہیں ضرور خیال کرتی ہونگی کہ یہ کون ہے؟ کیا ہے؟ اور ادارہ کی کونسی ذمہ داری اس کے سپرد ہے؟ میری محترم بہنو! میں اسلام کی ایک ناچیز لونڈی ہوں۔ قوم کی ایک خادمہ ہوں۔ علم و فن سے عاری فضل و ہنر سے تہی دست۔ میں نہ ادیبہ ہوں نہ شاعرہ، نہ لیکچرار ہوں نہ صاحب قلم۔ ہاں اسلام کی ایک ادنے دردمند بھکارن ہوں اور تڑپتے ہوئے دل کے ساتھ آپ کے سامنے اس آرزو کے ساتھ حاضر ہوتی ہوں کہ آپ بھی اس مقدس مشن میں اور اہل اسلام کی اس کشتی کو پار لگانے میں ہاتھ بٹائیں تاکہ ہندوستان کی مسلمان عورت جو جہل و نادانی کا شکار ہے جو ظلم و ستم کی آماجگاہ ہے جس کو آج متمدن اقوام کی تربیت یافتہ عورت دیکھکر ہنستی اور نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اسلامی تعلیم، اور موجودہ ترقی یافتہ علوم کے فیضِ تربیت سے بہرہ ور ہو کر نہ صرف دوسری اقوام کے پہلو بہ پہلو جلد تر کھڑی ہو جائے بلکہ بہ عجلت صحابیاتؓ کا نمونہ بن کر دنیا کی تمام اقوام کی عورتوں میں سربلند نظر آئے اور ساری دنیا اس پر رشک کرے اور اس کو ایک مثال اور قابل تقلید سمجھکر اسکی پیروی کو فخر تصور کرے

اور یہ چیز، یاد رہے، صرف اس صورت میں خواب سے وجود میں آسکتی ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی پیروی اختیار کریں۔ قرآن و حدیث کی تعلیم سے بہرہ ور ہوں۔ صحابیات کے مسلک کا اتباع کریں۔ اور صالحات کا نمونہ بننے کی سعی کریں۔ بحمد اللہ یہ امر کس قدر خوش نصیبی کا موجب ہے

کہ مدرستہ البنات کا نصاب اس کی تعلیم اس کی تربیت؛ اس سلسلے میں ایک کامیاب کوشش ہے جو عرصہ گیارہ سال سے خدا کی عنایت اور اس کے کرم سے جاری ہے جس کی دینی مساعی کی ملک کے اس کونے سے اس کونے تک دھوم ہے جس کی اسلامی تربیت کا پُر مسرت غلغلہ مسلسل طور پر بلند ہے۔ یہ وہ مدرسہ ہے جہاں مسلمان بچیاں عربی پڑھکر مطالب قرآنی کو سمجھتی ہیں، جہاں توحید کا درس ملتا ہے، جہاں کلام الٰہی کی تلاوت کی خوش الحانی دلوں پر وجد کا عالم طاری کر دیتی ہے جہاں اللہ کے پیارے رسول کی زندگی بخش حدیثوں کی تعلیم ہو رہی ہے۔ جہاں اسلامی فضا ہے۔ سادگی اور معصومیت ہے اور اسلام کے خوش آیند مستقبل کا پاکیزہ خاکہ نظر آرہا ہے۔ اللہ نے چاہا تو انہی بچیوں کے دم جو اس تعلیمگاہ کے سایہ دامن میں اسلامی تعلیم و تربیت سے بہرہ یاب ہو رہی ہیں۔ ایک دن اسلام کی آنے والی زندگی کو تقویت ہو گی۔ یہ ننھی منھی کلیاں ایک دن چٹک کر ایسے جان بخش پھول بنیں گی جن کی لطیف نکہت تمام دنیا کے دماغ کی اصلاح اور تمام عالم کے قلب کی قلب ماہیت کریگی۔ ہندوستان میں توحید کا دَور دَورہ ہو گا۔ اسلام کا پرچم لہرائے گا اس لئے کہ انھیں کے آغوش تربیت میں وہ غازی سپاہی اور اسلام کی بہادر بیٹیاں پروان چڑھیں گی۔ جن کے جذبات فدائیت اسلام سے آئندہ ترقی کا رخ پھر جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

محترم حضرات! اسلام کی یہ حالت کیوں ہے؟ ہمارا ستارہ کیوں گردش میں ہے، شمع اسلام کیوں ٹمٹما رہی ہے؟ غیر اقوام ہم پر کیوں خندہ زن ہیں؟ زندگی کی تگ و دَو میں ہم کیوں پیچھے ہیں؟ کارزار حیات میں ہم کیوں شکست خوردہ ہیں؟ عزت ہم سے کیوں چھن گئی ہے؟ نحوست ہمارے چاروں طرف منڈلا رہی ہے؟ ذمائم اخلاق کیوں ہم پر قبضہ کئے ہوئے ہیں؛ اسلئے اور صرف اسلئے کہ ہم نے خدا اور رسول کے احکام کو پس پشت ڈالدیا۔ قرآنی احکام کی قدر و منزلت نہ کی؟ ارشادات نبوی کو معمولی باتیں سمجھا اور تاریخ اسلامی کی ابتدائی ترقیوں کے اسباب کو فراموش کرتے ہوئے مادی زندگی کی دلبستگیوں میں ایسے محو ہو گئے کہ دنیا و آخرت دونوں کو بھول بیٹھے اور یہ حالت کر بیٹھے کہ آج تمام خوبیاں ہم سے بھاگ گئیں اور برائیوں نے ہمارے دلوں پر چھاؤنی ڈال دی۔ نعوذ باللہ من خطوات الشیطن!

سامعات عالی صفات! میرے دل میں اضطراب کا ایک طوفان ہے خیالات کا ایک سیلاب ہے جی چاہتا ہے کہ اپنے دردمندی کا اظہار پہروں کرتی چلی جاؤں؛ خود روؤں اور رلاؤں۔ اور خدا کے حضور میں مسلم عورت کے دن پھیر دینے کی التجا کروں اور اس طور سے کروں کہ رحمت خداوندی جوش میں آجائے اسی کے کرم کا دروازہ کھل جائے اور ہماری عاجزانہ گذارشات کو اجابت نصیب ہو گر وقت بہت کم ہے اسلئے میں اپنی چند گذارشات پر جو صرف ایک درد بھری چیخ کی حیثیت رکھتی ہیں اکتفا کرتی ہوئی ملتجی ہوں کہ آپ ترقی مسلمات کی اس امیدگاہ مدرستہ البنات کی طرف پوری توجہ فرمائیں اسی کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ فرمائیں اسکی گود میں اپنی بچیوں کی پرورش کریں۔ اس کی مالی مدد کریں اور اس کی عمارت کیلئے جی کھول کر چندہ دیں جو عنقریب شائع ہونیوالی ہے خدا آپ سے خوش ہو گا اور رسول پاک کی روح آپ سے مطمئن ہو گی انشاء اللہ

آخر میں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بانی مدرسہ حضرت عبدالحق صاحب انکی اہلیہ محترمہ انکی صاحبزادیوں اور دوسری محترم معلمات کو جزائے خیر دے۔

۵ عزت بخشے اور انہیں خوشنودی عطا فرمائے جن کی [illegible] جانفشانی اور مسلسل ایثار مدنی و مالی سے آج یہ پودا لہلہانے لگا ہے

اللہ کی مدد کرنے والے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں "مسلمہ" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہو گئے:۔

محترمہ بیگم صاحبہ جناب آباد احمد خانصاحب ڈیرہ دون	۱	محترمہ سعیدہ سعادت صاحبہ جالندھر شہر	۱
جناب محفوظ علی صاحب الیکٹریکل برانچ دھرمسالہ	۱	" بیگم صاحبہ جناب ڈاکٹر بدرالدین صاحب جالندھر	۵
محترمہ آنسہ زبیدہ خاتون صاحبہ بھیونڈی ضلع تھانہ	۱	" خاتون فاطمہ صاحبہ نورپور کانگڑہ	۱
حضرت مولٰنا عبدالقیوم صاحب ندوی پونہ	۱	" اقبال بیگم " راولپنڈی	۲
محترمہ زمرد بیگم صاحبہ راولپنڈی	۱	جناب محمود میاں صاحب مگاڈی افریقہ	۱
جناب منظور احمد صاحب ہیڈ کنسٹیبل موگہ	۱	" صوفی غلام محمد " لدھیانہ	۱
" مولوی غلام محمد صاحب لدھیانہ	۱		

اللہ کو قرض حسنہ

عطیات ماہ نومبر ۱۹۳۷ء

محترم پسران جناب شیخ محمد یونس صاحب مرحوم تحصیلدار لدھیانہ (برائے ایصال ثواب بروح والد مرحوم و مغفور خود)	۹/-/-
محترمہ رئیسۃ المدرسہ واپس تنخواہ ماہ اگست و ستمبر ۳۷ء بابت رابعہ بلاوی بوجہ علیحدگی از ملازمت بماہ آخیر جولائی ۳۷ء	۱۶/-/-
جناب عظمت مآب محترمہ مہرالنساء صاحبہ بیگم خانبہادر خورشید محمد صاحب ڈپٹی کمشنر گجرات (صدر منتخبہ جلسہ)	۱۰۰/-/-
بذریعہ محترمہ رشیدہ خانم معلمہ برانچ مدرسۃ البنات محلہ قرارخان	
محترمہ نزاکت شمیم صاحبہ بنت محمد ظفر خانصاحب بستی خواجو	۱/-/-
محترمہ ہمراز بیگم صاحبہ بنت علی محمد خانصاحب بستی جوڑہ	-/۲/-
" صدیق بیگم " " فضل محمد " " "	-/۲/-
محترم مسٹر عبدالغنی خانصاحب " "	وعدہ ۱/-/-
محترمہ بیگم ارشد خانصاحب " "	-/۲/-
" " فضل محمد " نظامت منزل حیدرآباد دکن	۵/-/-
" " رحمت علی " بستی جوڑہ	۲/-/-
" " محمد یحییٰ " فیروزپور	۲/-/-
" " محمد اکبر علی صاحب دھوگڑی	۱/-/-
محترم علی احمد خاں " موٗنہ ڈپو گجرات (پنجاب)	۱/-/-

محترمہ بیگم اشرف خاں صاحب بسی جوڑہ	-/۲/-	محترمہ بیگم صاحبہ حبیب خاں صاحب کپورتھلہ	-/۴/-
" فرحت زماں بیگم صاحبہ " "	-/۲/-	" والدہ " سلامت " " "	-/۴/-
" بیگم فضل علی " محافظ دفتر کپورتھلہ	-/۲/-	محترم ماسٹر کریم بخش صاحب "	-/۲/-
" " صابر خاں " ایڈیٹر اخبار "	-/۲/-	محترمہ ایشور کور صاحبہ بیوہ سرنام سنگھ صاحب قادو پور کپورتھلہ	-/۴/-
" " ارشد علی " " "	-/۲/-	محترم اللہ بخش صاحب "	-/۲/-
" فضل نشہ " کوٹ عیسےٰ	-/۲/-	محترمہ اہلیہ بابو عبدالغفور صاحب "	-/۴/-
" بی بی " ریاست کپورتھلہ	-/۲/-	محترم رحمت خاں " "	-/۸/-
" بیگم میاں عبداللہ صاحب محلہ شیر گڑھ "	-/۵/-	محترمہ اہلیہ غلام رسول " " "	-/۸/-
" حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بدرالدین صاحب "	۱/-/-	محترم غازی شاہ محمد " "	-/۴/-
" سکینہ اکبر " " مرزا احمد اکبر صاحب آنریری مجسٹریٹ کپورتھلہ	۱/-/-	" حکیم برکت علی صاحب آصف محلہ قرار خاں جالندھر شہر	-/۲/-
محترم میاں محبوب علی صاحب "	-/۸/-	محترمہ اہلیہ خاں نتھے خاں " موضع نصراں	-/۲/-
محترمہ بیگم صاحبہ امانت خاں " "	۱/-/-	**معرفت عظمت الآرا بیگم صاحبہ موضع مدار ضلع جالندھر**	
" زینب بی بی " دختر اہلیہ غلام محمد خاں " "	-/۱۲/-	محترم چوہدری وزیر محمد صاحب سکنہ مدار	-/۴/-
" بیگم صاحبہ نعیم احمد صاحب ٹیچر ہائی سکول "	۱/-/-	" خانصاحب چوہدری نعمت اللہ صاحب رئیس مدار	-/۴/-
" " " عبدالباقی " "	۱/-/-	" منشی عمرالدین صاحب موضع "	-/۲/-
" ہمشیرہ " عبدالباقی " "	-/۴/-	" چوہدری شیر محمد " "	-/۲/-
" بیگم " محمد عظیم " "	۱/-/-	محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری سلطان علی صاحب "	۱/-/-
محترم سید عباس علی " "	۲/-/-	محترم چوہدری محمد بشیر صاحب "	۱/-/-
" بابو عنایت اللہ " پنشنر پوسٹ ماسٹر "	۱/-/-	" منشی محمد علی " "	-/۲/-
محترمہ استانی رشیدہ بیگم صاحبہ محلہ قرار خاں جالندھر شہر	۱/-/-	" محمد حفیظ " "	-/۴/-
محترم عبدالغنی خاں صاحب بسی جوڑہ	-/۲/-	" محمد انور " "	-/۲/-
محترمہ مختار بیگم صاحبہ " "	-/۲/-	محترمہ عظمت الآرا بیگم صاحبہ نیلے محل	-/۲/-
" والدہ صاحبہ عطا محمد صاحب ٹھیکیدار کپورتھلہ	-/۴/-	محترم عبدالحبیب صاحب " "	-/۴/-
" بیگم " کریم بخش " مرحوم "	-/۱۰/-	محترمہ زینب بی بی صاحبہ " "	-/۲/-

بتوسط خورشید بیگم متعلمہ پرائمری مدرستہ البنات جالندھر شہر

	رقم
محترمہ خورشید بیگم صاحبہ جالندھر شہر	-/۴/-
محترم نواب الدین صاحب محلہ پکا باغ " "	-/۲/-

بتوسط نور جہاں بیگم متعلمہ پرائمری مدرستہ البنات جالندھر شہر

	رقم
محترمہ زمرد سلطانہ بنت میاں عبدالمجید صاحب رئیس جالندھر شہر	-/۲/-
" جنت بی بی صاحبہ بارہ دری " "	-/۲/-
" نور جہاں بیگم " محلہ قرار خاں "	-/۲/-

بتوسط نیر بانو متعلمہ پرائمری مدرستہ البنات جالندھر شہر

	رقم
محترم چوہدری محمد بخش صاحب فاطمہ منزل قرول باغ دہلی	۱/-/-
محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد بخش صاحب " "	-/۸/-
محترم ظہور احمد صاحب سلطان منزل " " "	-/۲/-
محترمہ رابعہ خاتون صاحبہ فیض منزل "	-/۲/-
محترم جناب محمد سلطان خانصاحب سکنہ سکندرہ راؤ ضلع علی گڑھ	-/۲/-
محترمہ اہلیہ محمد سلطان " " " "	-/۲/-
" سعیدہ خاتون بنت محمد سلطان " " "	-/۲/-
محترم محمد حامد صاحب پسر " " " " "	-/۲/-
" محمد ظفر صاحب " " " " "	-/۲/-
محترمہ صفیہ سلطان دختر " " " "	-/۲/-
محترم محمد وسیم صاحب پسر " " " " "	-/۲/-
" محمد نسیم " " " " " "	-/۲/-
محترمہ رضیہ سلطان دختر " " " "	-/۲/-
" اہلیہ امانت خانصاحب " "	-/۲/-
" نذیر فاطمہ صاحبہ محلہ قرار خاں جالندھر شہر	-/۴/-

بتوسط ممتاز بیگم متعلمہ پرائمری مدرستہ البنات جالندھر شہر

	رقم
محترمہ نذیر بیگم صاحبہ بارہ دری جالندھر شہر	-/۲/-
" سعیدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری ظہور احمد خانصاحب سلطان منزل قرول باغ دہلی	-/۲/-
" سکینہ بیگم " " " محمد بخش صاحب فاطمہ منزل " " "	-/۸/-
" خاتون صاحبہ اہلیہ " محمد حنیف " چک نمبر ۱۲۲ سکندر پور ضلع لائلپور	-/۲/-
" کنیز فاطمہ " بنت " " " " " " "	-/۲/-
" ممتاز بیگم " " " " " " " "	-/۲/-
" سعیدہ بیگم " " " " " " " "	-/۲/-
" حمیدہ بیگم صاحبہ قرول باغ دہلی	-/۸/-
" عائشہ بیگم " " " " " " "	-/۸/-

بتوسط امیر بیگم متعلمہ پرائمری مدرستہ البنات جالندھر شہر

	رقم
محترمہ استانی رشیدہ خانم صاحبہ پرائمری مدرستہ البنات جالندھر شہر	-/۲/-
" غلام فاطمہ صاحبہ کپورتھلہ	-/۲/-
" عالم بی بی "	-/۲/-
" سردار بی بی "	-/۲/-
" چراغ بی بی " کپورتھلہ	-/۲/-
" سلامت بی بی "	-/۲/-
" امینہ بی بی "	-/۲/-
" وزیراں بی بی "	-/۲/-
" سکینہ بی بی " "	-/۲/-
" امینہ بی بی " "	-/۲/-
" سردار بی بی " "	-/۲/-
محترم نور محمد صاحب	-/۲/-
محترمہ رشید بیگم صاحبہ	-/۴/-
" رحمت بی بی " محلہ قرار خاں جالندھر شہر	-/۲/-

محترم غلام مصطفیٰ صاحب صراف محلہ قرار خاں جالندھر شہر	-/۴/-
محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ 〃 〃 〃 〃 〃	-/۴/-
〃 سردار بیگم 〃 〃 〃 〃 〃 〃	-/۴/-
〃 زینب بی بی 〃 〃 〃 〃 〃 〃	-/۲/-
〃 سردار بیگم 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	-/۴/-
محترم غلام محمد صاحب صراف 〃 〃 〃 〃 〃	-/۲/-
محترمہ عنایت بی بی صاحبہ 〃 〃 〃 〃 〃	-/۲/-
〃 رحیم بی بی 〃 〃 〃 〃 〃 〃	-/۲/-
محترم محمد رفیق صاحب 〃 〃 〃 〃 〃	-/۲/-
محترمہ رمضان بی بی صاحبہ 〃 〃 〃 〃	-/۲/-
بتوسط سلامت بی بی۔ زینب بی بی عظمت بی بی متعلمات پرائمری مدرسۃ البنات جالندھر شہر	
محترم بابو تفضل حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ ٹرمینل ٹیکس جالندھر	-/۲/-
نام بحروف لنڈے	-/۲/-
محترم انور علی صاحب محلہ قرار خاں جالندھر	-/۲/-
محترمہ زینب بی بی صاحبہ 〃 〃 〃	-/۲/-
〃 وزیر بیگم 〃 〃 〃 〃	-/۲/-
محترم خادم حسین خاں صاحب 〃 〃 〃	-/۲/-
محترمہ عنایت بیگم صاحبہ 〃 〃 〃	-/۲/-
〃 سردار بیگم 〃 جھنڈا پیر صاحب 〃	-/۲/-
〃 سلامت بی بی 〃 محلہ قرار خاں 〃	-/۲/-
محترم مولوی نذیر حسین صاحب 〃 〃 〃	-/۲/-
محترمہ غلام خاتون صاحبہ 〃 〃 〃	-/۲/-
〃 والدہ رشیدہ 〃 〃 〃	-/۲/-

محترمہ والدہ زینب بی بی صاحبہ محلہ قرار خاں جالندھر	-/۲/-
〃 زینب بی بی 〃 〃 〃 〃	-/۲/-
〃 زینب دھوبن 〃 〃 〃	-/۲/-
〃 بابو فتح محمد صاحب 〃 〃 〃	-/۲/-
〃 خورشید بیگم صاحبہ 〃 〃 〃	-/۲/-
〃 والدہ عظمت بی بی 〃 〃 〃 〃	-/۲/-
〃 〃 صفیہ بیگم 〃 〃 〃	-/۲/-
〃 سردار بیگم 〃 محلہ احمد غوث صاحب 〃	-/۴/-
〃 زینت بی بی 〃 〃	-/۲/-
〃 رشیدہ بیگم 〃 محلہ قرار خاں 〃	-/۲/-
〃 رحمت بی بی 〃 〃 پکا باغ 〃	-/۲/-
〃 حسین بی بی 〃 〃 شیخ پیارا 〃	-/۲/-
〃 حسن بی بی 〃 〃 پکا باغ 〃	-/۲/-
〃 سکینہ بی بی 〃 〃 〃 〃	-/۲/-
〃 فضل بی بی 〃 〃 〃 〃	-/۲/-
〃 عظمت بی بی 〃 〃 قرار خاں 〃	-/۲/-
〃 خورشید بیگم 〃 〃 چہار باغ 〃	-/۲/-
〃 زینب بی بی 〃 〃 قرار خاں 〃	-/۲/-
〃 حسین بی بی 〃 〃 〃 〃	-/۲/-
〃 ممتاز بیگم 〃 〃 ملکاں 〃	-/۲/-
بتوسط فضل بی بی متعلمہ پرائمری مدرسۃ البنات محلہ قرار خاں	
محترم مولوی نذیر حسین صاحب محلہ قرار خاں جالندھر شہر	-/۲/-
محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ 〃 〃 〃 〃	-/۲/-
〃 نیاز بی بی صاحبہ 〃 〃 〃 〃 〃	-/۲/-

محترم مستری غلام محمد صاحب محلہ قرار خاں جالندھر شہر	-/۲/-
محترمہ والدہ فضل بی بی صاحبہ " " "	-/۲/-
" " رضیہ بیگم " " " "	-/۲/-
محترم حکیم برکت علی صاحب آصف " " "	-/۲/-
محترمہ اہلیہ برکت صاحبہ	-/۲/-
محترمہ فضل بی بی صاحبہ " "	-/۲/-
" رضیہ بی بی " " "	-/۲/-
بتوسط زبیدہ خاتون ہیڈ مسٹرس برانچ مدرسۃ البنات جالندھر شہر	
محترمہ اہلیہ مہرالدین صاحب محلہ قرار خاں جالندھر شہر	-/۲/-
" " محمد عبداللہ " " " " "	-/۲/-
محترم مولوی نذیر حسین صاحب " " "	-/۲/-
" غلام حسن " " " "	-/۲/-
محترمہ اہلیہ بابو غلام محمد " " " "	-/۳/-
" " جان محمد " " " "	-/۲/-
" " ولی محمد " " " "	-/۲/-
" " اقبال محمد " " " "	-/۲/-
" " حسین محمد " " " "	-/۲/-
" " مبارک علی " " " "	-/۴/-
" " محمد عبداللہ " " " "	-/۲/-
" " غلام حسن " " " "	-/۲/-
" " غلام مصطفیٰ " " " "	-/۶/-
" " ولی محمد " " " "	-/۴/-
محترم غلام محی الدین " " " "	-/۴/-
محترمہ اہلیہ نظام الدین " " " "	-/۲/-
" " برکت علی	-/۲/-

بتوسط بشیراں بیگم متعلمہ برانچ مدرسۃ البنات	
محترم رحمت اللہ صاحب و دیگراں	-/۱۲/-
بتوسط رحمت بی بی صاحبہ معلمہ برانچ مدرسۃ البنات	
محترم محمد عظیم صاحب محلہ پریم نگر جالندھر شہر	-/۲/-
محترمہ سردار بیگم صاحبہ محلہ کلو آنی	-/۲/-
" امام بی بی " " " "	-/۲/-
" حسین بی بی " " " "	-/۲/-
محترم فتح محمد صاحب " "	-/۲/-
بتوسط انور خاتون صاحبہ حویلی امیر خان جالندھر شہر	
محترمہ حسین بی بی صاحبہ حویلی ملک رکن الدین	-/۲/-
" بی بی مختار بیگم " " "	-/۲/-
" عمر بی بی " محلہ قرار خاں	-/۲/-
محترم مولوی محمد یٰسین صاحب لدھیانہ	-/۲/-
محترمہ فضل بی بی صاحبہ	-/۲/-
" بیگم محمد عالم " محلہ قرار خاں	-/۲/-
" اختر بیگم " "	-/۲/-
" والدہ انور خاتون " حویلی امیر خاں جالندھر شہر	-/۴/-
محترم ملک احمد نور صاحب " " "	-/۲/-
بتوسط انور خانم متعلمہ برانچ مدرسۃ البنات	
محترم محمد یٰسین خانصاحب اندرون دہلی دروازہ لاہور	-/۲/-
محترمہ رحمت بی بی صاحبہ محلہ سید کبیر جالندھر شہر	-/۲/-
محترم عبدالحق خاں صاحب " جٹ پورہ " "	-/۴/-
" ارشاد احمد خاں " " قرار خاں " "	-/۴/-
" خادم حسین خاں " " " "	-/۴/-

محترم سکندر خاں صاحب کپورتھلہ۔	-/-/۱
محترمہ سکینہ بانو صاحبہ محلہ عالی جالندھر شہر	-/۴/-
محترم عبدالحکیم خاں صاحب نشتر جالندھری لاہور	-/-/۱
محترمہ اہلیہ " " " "	-/۴/-
محترم عبدالسلام و عبدالحکیم " " " "	-/۴/-
" محمد خاں صاحب لودھی کوٹ سعادتخاں جالندھر شہر	-/۴/-
" " " " "	-/۴/-
" اکرام اللہ صاحب " " "	-/۴/-
" محمد اظہر خاں " " " "	-/۲/-
محترمہ انوری خانم صاحبہ محلہ سید کبیر " "	-/۲/-
" محمد بی بی صاحبہ اہلیہ محمد اشرف صاحب کوٹ سعادتخاں " "	-/۴/-
محترم محمد افضل خاں ولد " " " " "	-/۲/-
محترمہ نسیم اختر بنت " " " " "	-/۴/-
" حرمت بی بی صاحبہ اہلیہ شیر محمد صاحب محلہ رستہ " "	-/۲/-
" وزیر بیگم " چوک قادے شاہ " "	-/۲/-
محترم سرفراز احمد خاں ولد کمال الدین خاں محلہ سید کبیر " "	-/۲/-

---

" ماسٹر جلال الدین صاحب لمبا پنڈ	-/-/۲
محترمہ شائستہ زمانی صاحبہ بنت خان عبداللطیف خانصاحب دھوگڑی (موعودہ جلسہ زنانہ)	-/-/۲

محترمہ صاحب جان صاحبہ متعلمہ درجہ ششم مدرستہ البنات بسلسلہ جلسہ سالانہ	-/-/۱
" ممتاز خانم " " " " " "	-/-/۱
" رئیسۃ المدرسہ منجملہ ۸/-/- تنخواہ برکت بلاوی ماہ اکتوبر واپس	-/-/۲
معلوم الاسم بوساطت محترمہ رئیسۃ المدرسہ	-/-/۲
محترم مولانا عبدالحق صاحب عباس صدر انجمن و بانی مدرستہ البنات (موعودہ جلسہ سالانہ مردانہ)	-/-/۱۵۵
" جناب خان بشیر احمد خاں صاحب ٹکٹ کلکٹر ریلوے سٹیشن جالندھر شہر	-/-/۱
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری عبدالرشید صاحب کپورتھلہ برائے مٹھائی طالبات	-/-/۲
محترم منشی حسین بخش صاحب کلرک میونسپل کمیٹی جالندھر	-/-/۲
" جناب پیر محمد صاحب قریشی ضلعدار نہر کوٹ کپورہ	-/-/۱۵
" " ماسٹر سردار محمد " باغ اہلووالیہ	-/-/۲
محترمہ بیگم صاحبہ خان امیر الدین احمد خانصاحب وکیل جالندھر شہر (بسلسلہ جلسہ سالانہ زنانہ)	-/-/۲۰
" نسیم اختر صاحبہ بنت میر محمد حسین صاحب اکونٹس کلرک کوہاٹ (بخوشی تولد برادر خود)	-/-/۱
از وقت مرحوم سیٹھ حاجی سلیمان جمعہ نور کھتری (بتوسط جناب احمد حاجی صدیق کھتری بمبئی)	-/-/۱۵
محترم جناب خانصاحب لیف شہاب الدین صاحب آرمی کنٹریکٹر مہو	-/-/۱۰
محترمہ بیگم صاحبہ جناب محمد عظیم صاحب گرانڈ روڈ متصل ہسپتال جالندھر شہر (موعودہ جلسہ زنانہ)	-/-/۲

معرفت مولوی علم الدین صاحب سفیر انجمن

محترم میر خورشید زماں صاحب بیرسٹرایٹ لار لاہور	-/-/۲
محترمہ کشور سلطانہ صاحبہ گورنر گورنمنٹ ملتان روڈ "	-/۴/-
محترم ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین صاحب بیرسٹرایٹ لار "	-/-/۵

محترم سید محسن شاہ صاحب بیرسٹرایٹ لاء ممبر الیکشن ٹریبونل لاہور	۵/-/-	محترم میاں محمد اقبال صاحب دفتر لاٹ صاحب لاہور	۱/-/-
،، شیخ محمد منیر ،، ایم۔اے۔ایڈووکیٹ ،،	۵/-/-	،، ملک امانت علی ،، ،، ،، ،، ،،	۱/-/-
،، مولوی غلام محی الدین ،، ایم۔او۔ایل ،، ،،	۵/-/-	،، مولوی ظفر حسین ،، ،، ،، ،،	۱/-/-
،، حاجی محمد شریف ،، محکمہ سررشتہ تعلیم ،،	۱/-/-	،، شیخ عمر بخش ،، ،، ،، ،،	۱/-/-
،، مسٹر مومن علی ،، حیدری ،، ،،	۲/-/-	،، چوہدری اللہ دتا ،، ،، ،، ،،	۱/-/-
،، قاضی محمد انور ،، ،، ،، ،،	-/۸/-	،، خان احمد خاں ،، ،، ،، ،،	۱/-/-
،، چوہدری محمد لطیف ،، باجوہ کوارٹرز 17/بے ،،	۱/-/-	،، ڈاکٹر محمد عالم ،، بیرسٹرایٹ لاء۔ایم۔اے۔ایم۔ایل۔اے	۵/-/-
،، شیخ غلام رسول ،، گورنمنٹ چوبرجی کوارٹرز ملتان روڈ ،،	۱/-/-	،، خانصاحب حاجی مولوی محمد فیروزالدین صاحب اینڈ سنز ،،	۱/-/-
،، میر محمود الحسن ،، چوبرجی گارڈن ایسٹ ،،	۳/-/-	،، جناب احمد شاہ صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	
،، چوہدری محمد نذیر ،، قانونگو سینٹ ،،	۱/-/-	عطیہ ۱/-/- ۔ عطیہ برائے افطاری یتیم طالبات منجملہ ۳/-/-	۲/-/-
،، خواجہ غلام محمد ،، سب جج ،،	۵/-/-	،، حافظ برکت علی صاحب کھرکنگڑہ ضلع جالندھر (۱/-/-)	۲/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ پروفیسر شیخ عبدالحمید صاحب ،،	۵/-/-	محترمہ بنت خان شاہ محمد خانصاحب مرحوم میانی افغاناں	۲/-/-
،، فیروزہ سلطان ڈھولنوال ،،	۱/-/-	معرفت نذیر فاطمہ صاحبہ	
محترم جناب عبدالقادر مظفر صاحب ڈھولنوال ،،	۱/-/-	محترم جناب حاجی ابراہیم صاحب دہلی	۱/-/-
محترمہ رفعت جہاں منازل الشرف باغبانپورہ ،،	-/۸/-	،، ،، غلام جیلانی ،، ،،	۱/-/-
،، مسز میاں محمد شریف صاحب ،، ،، ،،	۲/-/-	محترمہ مسز اکبر علی خانصاحب بستی باباخیل (معرفت رئیسۃ المدرسہ)	۱/-/-
،، ممتاز جہاں بیگم صاحبہ ،، ،، ،،	۱/-/-	معرفت اطہری خانم متعلمہ جماعت چہارم مدرسۃ البنات	
،، مسز عبدالکبیر ،، ،، ،،	۱/-/-	محترم جناب سالار علی رضا صاحب وائسرائے باڈی گارڈ نئی دہلی	۳/-/-
،، ،، میاں محمد الدین ،، / ،، والدہ عبدالرشید ،، ،، ،،	۱/-/- / -/۴/-	،، ،، گلزار محمد ،، ،، ،، ،،	۲/-/-
،، مسز ،، علاؤالدین ،، ،، ،،		،، ،، شیر احمد خاں ،، ،، ،، ،،	۲/-/-
محترم خانصاحب عمر حیات خاں صاحب دفتر لاٹ صاحب ،،	۲/-/-	،، ،، دفعدار عبدالرشید ،، ،، ،،	۱/-/-
،، ملک محمد اکرم ،، ،، ،، ،،	۱/-/-	،، ،، منشی عبدالحفیظ خاں ،، ،، ،،	۱/-/-
،، شیخ عبدالشکور صاحب ،، ،،	۱/-/-	،، ،، عبدالجلیل خاں ،، ،، ،،	۱/-/-
،، خان محمد نواز خاں ،، ،، ،،	۱/-/-	،، ،، مولوی دوست محمد ،، مہتمم مدرسہ اسلامیہ کھیوڑہ نمک ضلع جہلم برائے مٹھائی طالبات	۱/-/-

* [illegible] ۱/-/-

عالیجناب خانبہادر نواب میاں محمد حیات صاحب قریشی سی-آئی-ای
ممبر پبلک سروس کمیشن لاہور (عطیہ موعودہ جلسہ سالانہ) ۴۰/-/-

بمدِ تعمیر فنڈ

محترمہ نسیم جنت صاحبہ ہمشیرہ میاں نور محمد صاحب دفتر
اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف گراس فارمز نمبرا سرکل پشاور ۵/-/-

بوساطت سعیدہ شیخ سردار علی صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات ۱۵/۴/-

معرفت خان محمد احمد خانصاحب ذاکر

محترم جناب مسٹر ایچ-آر-سہگل ۱/-/-
" " چوہدری رحمت اللہ صاحب چھاؤنی جالندھر ۲/-/-
" " سب انسپکٹر صاحب پولیس " " ۲/-/-
" حاجی احمد الدین " کانگنہ تحصیل نکودر ۵/-/-
" چوہدری محمد عبداللہ " ذیلدار میانی ۲/-/-
" ڈاکٹر محمد علی " ویٹرنری اسسٹنٹ نکودر ۲/-/-
" چوہدری جان محمد " ذیلدار تلونڈی تحصیل " ۲/-/-
" خواجہ دل محمد " اسلامیہ کالج لاہور ۵/-/-
" مولانا یوسف سلیم " چشتی پرنسپل اشاعت اسلام کالج لاہور ۱/-/-
" حاجی شیخ رحیم بخش " ریٹائرڈ سشن جج " ۱۰/-/-
" اقبال احمد خاں " آرٹسٹ " -/۴/-
محترم جناب خانصاحب ڈاکٹر سلطان خانصاحب صدر تحصیل اٹاوہ ۵/-/-
" " اکبر علی صاحب اے-ایس-ایم-دھیرپور ۵/-/-
" ایچ-پی چالوکیہ بیت الصحت جالندھر شہر -/۴/-
" جناب احمد شاہ صاحب گورنمنٹ پریس شملہ (منجملہ ۳/-/-) ۱/-/-

میزان ۶۳/۱۲/-

بمدِ زکوٰۃ بماہ نومبر ۱۹۳۷ء

محترم خواجہ غلام رسول محمد یعقوب صاحبان سوداگران چرم بستی نو [illegible]/-/-
" جناب عبد القادر خاں صاحب میڈیکل آفیسر پٹیالہ ۴/-/-
" " الحاج مولوی برکت علی صاحب ریٹائرڈ
سینئر جج محلہ قرار خاں ۴۰/-/-

معرفت مولوی علم الدین صاحب سفیر انجمن

محترم جناب چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ایم-اے (علیگ)
دفتر صاحب گورنر بہادر پنجاب لاہور ۵/-/-

میزان ۵۴/-/-

وظائف فنڈ ماہ نومبر ۱۹۳۷ء

محترمہ مس مریم یوسف علی صاحبہ میسور سٹی
زینب بی بی و حمیدہ بی بی سکالرشپ ۱۰/-/-

محترم چوہدری حق نواز خانصاحب پروفیسر
ویٹرنری کالج لاہور۔ فاطمہ جان سکالرشپ
بابت ماہ ستمبر-اکتوبر-نومبر ۱۵/-/-

عالیجناب محترم المقام نواب صدر یار جنگ بہادر
الحاج حضرت مولانا حبیب الرحمٰن خاں شروانی
حبیب گنج علیگڈھ (دو وظیفہ فصل خریف ازوقت) ۶۰/-/-

میزان ۸۵/-/-

سالنامہ

"ادبِ لطیف"

لاہور پنجاب

پتہ:- مکتبہ اردو میکلوڈ روڈ لاہور

سنہ ۱۹۳۸ کا شاہکار

آسمان ادب کے اُفق پر ستارہ صبح کی تابانیاں لئے ہوئے پُوری شان کے ساتھ پیدا ہوگا ہندوستان بھر کے آتش نوا شعرا کی بلند پایہ نظمیں آپ کی روح پر انبساط طاری کر دیگی۔

ایک ہی پرچے میں، بیک وقت

مسکراہٹیں اور آنسو...... قہقہے اور آہیں...... مسرت اور غم

معرکہ آرا علمی و ادبی مقالات

دلنواز اور دل گداز افسانے رومان آفریں اور کیف افزا مسرت خیز اور بہار آفریں دہشت انگیز اور وحشت زا

آپ دیکھیں گے

سالنامے کا ہر مضمون، ہر افسانہ، ہر نظم ایک شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے

مشرق و مغرب کے مشہور مصوروں کی شاہکار تصویریں

جو آپ کے دل و دماغ پر وجدانی کیفیت طاری کر دیں گی

سالانہ جہازی ضخامت ... صفحات ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت صرف ایک روپیہ

مگر آپ سالنامہ اور ضخیم افسانہ نمبر مفت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی تین روپے چار آنے (۴/۳) بھیجکر خریدار بن جائیے

آپکے پڑھنے کی کتابیں

تمام کتابوں کا محصولڈاک بذمہ خریدار

تصانیف حضرت مولانا عبدالحق صاحب عباس

الف بائے اردو:۔ نہایت دلچسپ اور آسان بچہ اس کو ختم کر کے اردو عبارت بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ مدرسہ کے نصاب میں داخل ہے۔ قیمت ۱ر

مقتول بے حجابی:۔ ایک دل ہلا دینے والا واقعہ۔ کوئی جنٹلمین اسے پڑھنے کے بعد پردہ کیخلاف زبان نہیں ہلا سکتا۔ قیمت ۱ر

سر دلبراں:۔ مندرجہ ذیل مضامین کا مجموعہ ہے (۱) ایک فرانسیسی وکیل البرٹ اور اسکی خاتون کا مشرف باسلام ہونا اور ان کا اشاعت کرنا۔ (۲) شیخ الاسلام عبداللہ کوئیلم انگلستان کے پہلے نومسلم کے حالات اپنی زبانی (۳) ابومحجن ثقفی کا ایک بےنظیر کارنامہ (۴) تیغ زبان اور زبانِ تیغ کے جوہر۔ قیمت ۳ر۔

حسنِ وفا:۔ کس طرح آنحضرت نے اپنے خلیفوں سے عہدنامے کئے اور کس خوبی سے نباہے۔ انداز بیاں دلکش۔ کاغذ وچھپائی عمدہ۔ قیمت ۶ر

تصانیف حضرت مولانا ابوتراب محمد نور الحق صاحب علوی پروفیسر السنہ مشرقیہ لاہور

نور الحق فی تفسیر سورۃ العلق معہ ضمیمہ قیمت ۳ر

الناموس المفصل فی تفسیر سورۃ المزمل قیمت ۳ر

فتح المقتدر فی تفسیر سورۃ المدثر قیمت ۱۱ر

تصانیف حضرت مولانا سید محمود علی صاحب سابق پروفیسر رندھیر کالج کپورتھلہ

دین و آئین:۔ موجودہ سائنس اور نئی تعلیم کی موشگافیوں نے جو شبہات اسلام کی فطری تعلیم پر ظاہر کئے ہیں۔ "دین و آئین" نے ان سب کو قرآن و حدیث کی روشنی میں مسلمات سائنس ہی سے صاف کر دیا ہے۔ مولانا صاحب کا تبحر علمی محتاج تعارف نہیں۔ اس پر آپکے اٹھارہ برس کے کامل غور و فکر نے نفس مضمون اور ادائے مطالب میں وہ رعنائی پیدا کر دی ہے۔ جو صرف دیکھنے سے متعلق ہے۔ طباعت میں خاص اہتمام کیا گیا ہے قیمت قسم خاص للعہ ر۔ اول ۱۲ ر۔ دوم ۱۰ ر۔

اصلِ اصول:۔ منکران حدیث کے شبہات کا شافی جواب۔ قیمت ۴ر۔

نظام تجارت:۔ تجارت میں بنکوں کے ساتھ معاملہ اور بنک کے سلسلہ میں سود کا سوال ناگزیر ہے۔ نظام تجارت اس کا بہترین حل ہے۔

منیجر کتب خانہ انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر پنجاب

کیا آپ کا گھر ان کتابوں سے خالی ہے

روحوں کے کرشمے: مرنے کے بعد روحیں کیا کام کرتی ہیں۔ اس کتاب سے معلوم ہوگا مرنیوالے ہم سے جدا نہیں ہوتے۔ وہ ہمارے پاس ہی ہیں لیکن ہم میں ان سے بات چیت کرنے کی لیاقت نہیں غمزدوں کو یہ معلوم کرنے سے ضرور تسکین ہوگی۔ روحیں بوقت ضرورت ہم سے ضرور ملنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس کتاب میں روحوں کے سچے حالات بیان کئے گئے ہیں جو اسقدر دلچسپ اور سنسنی خیز ہیں کہ جب تک کتاب ختم نہ ہو جائے ہاتھ سے رکھی نہیں جاتی لیکن رات کے وقت تنہائی میں نہ پڑھیں۔ قیمت عہ/

روح القرآن: سچ مچ قرآن مجید کی کلید ہے۔ دنیا کی کسی زبان میں ایسی جامع کلید موجود نہیں۔ بیرون ہند کے ممالک سے بھی منگا منگا کر حرز جان بنا رہے ہیں۔ کلام مجید کے سمجھنے اور یاد رکھنے کے لئے یہ بہترین ذریعہ ہے۔ پہلے حصہ میں قرآن پاک کے مضامین کی فہرست موجودہ زمانے کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر دی گئی ہے۔ دوسرے حصہ میں مشکل الفاظ کے مخرج اور معنے۔ تیسرے میں سورتوں کے عملیات اور ان کے مضامین کے خلاصے اور شان نزول دئے گئے ہیں اور بھی خوبیاں ہیں۔ ہر چیز پارہ سورۃ اور آیت کی ترتیب سے دی گئی ہے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئے۔ قیمت عا/

ماں بچہ کی نگہداشت: گھر گھر بچوں کی بے وقت موت اور ماؤں کی خرابی صحت کا کہرام مچا ہوا ہے۔ ان کی تکالیف نے ہماری زندگی واقعی اجیرن کر دی ہے۔ یہ کتاب زخمی دلوں کے لئے مرہم اور غمزدوں کیلئے سچ مچ کا تعویز ہے۔ ان کی خانگی تکالیف و مصائب سے بچنے کیلئے اس کتاب کو پڑھیں۔ اور ملکی و قومی خدمت کرنی ہو تو منگا منگا کر غریبوں میں مفت بانٹیں۔ تیسرا ایڈیشن پہلوں سے کہیں ضخیم اور مفید ہے۔ قیمت صرف ۶ ر۔ ٹکٹ بھیجنے میں کفایت رہتی ہے۔

رفیق زمیندار: بلکہ یہ سب کا بہترین رہبر ہے۔ تعلیمی و اصلاحی کتاب ہے تیسرا ایڈیشن ہے۔ سب پہلوں سے جداگانہ چیز ہے۔ بیشمار کتب خانوں کیلئے منگائی جا چکی ہے۔ دیہاتی زندگی کو بہتر بنانے کی تدابیر پہلے حصے میں ہیں۔ باقی حصوں میں تعلیم، حفظان صحت، سرمایہ اندوزی، مویشیوں کی پرورش اور ان کی دیکھ بھال، زراعت پر نہایت مفید مضامین دئے گئے ہیں۔ شہری اور دیہاتی باشندوں کو یکساں مفید ہے۔ قیمت عہ/

سنگھار خانہ: خوبصورت اور تندرست رہنے کی بہترین ہدایات۔ ہندوستانی معاشرت اور ایشیائی شرم و حیا کو ملحوظ رکھتے ہوئے درج کی گئی ہیں۔ تصویریں بھی ہیں اور سرورق عمدہ ہے۔ بیویوں کے لئے بہترین تحفہ ہے۔ اور گھر میں اس کا رکھنا مسرت بخش خانہ داری کا ضامن ہے۔ قیمت عا/

یہ سب کتابیں سلسلہ کے خاص نامہ نگار مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی کی تصنیف و تالیف ہیں۔ ہر کتاب کی لکھائی چھپائی عمدہ اور سب کا محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ بوقت فرمائش رسالہ یا اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

مولوی محمد قمر سلسلہ سرمایۂ اطفال گڑگانوہ پنجاب

ترجمان القرآن

قرآن مجید کی عربی عبارت کو سمجھنے کے لئے اور اس کے ایک ایک لفظ کا مطلب یاد کرنے کے لئے یہ ترجمہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے بچوں میں اس کے ذریعے قرآن فہمی کی استعداد پیدا ہو گئی ہے۔ ترتیب اس ترجمہ کی حسب ذیل ہے: سطر اول میں کلام الہی کی آیت دوسری میں آیت کے الفاظ کو الگ الگ کر کے لکھا گیا ہے۔ تیسری سطر میں ہر لفظ کے جدا جدا معنے، چوتھی سطر میں بامحاورہ ترجمہ ہے۔ ہمارے بیان کرنے کی ضرورت نہیں اس کی خوبیاں مزید نظر کرنے سے خود عیاں ہو جائیں گی۔

فی الحال اس کے پہلے چار پارے شائع ہو چکے ہیں۔ آپ اپنا نام درج رجسٹر کرا دیجئے۔ تاکہ باقی پارے طبع ہوتے ہی پہلے آپ کی خدمت میں بھیجے جائیں۔ ہدیہ فی پارہ ۸ر محصولڈاک بذمہ خریدار۔ پانچواں اور تیسواں زیر طبع ہے۔ جلد چھپ جائیگا انشاءاللہ

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

وَ اِذْ	قُلْنَا	لِ اَلْ مَلٰئِكَةِ	اُسْجُدُوْا	لِ اٰدَمَ
اور جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے	سجدہ کرو	آدم کو

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا: آدم کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَ

فَ سَجَدُوْا	اِلَّا	اِبْلِيْسَ	اَبٰى	وَ
تو ان سب نے سجدہ کر دیا	چھوڑ کر	ابلیس کو	اس نے نہ مانا	اور

تو ان سب نے سجدہ کر دیا بجز ابلیس کے اس نے سر پھیر دیا اور

اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (۳۴)

اِسْتَكْبَرَ	وَ	كَانَ	مِنْ	اَلْكٰفِرِيْنَ	۳۴
اپنی بڑائی چاہی	اور	ہو گیا	میں سے	کافروں	۳۴

اپنی بڑائی چاہی اور کافروں میں سے ہو گیا - (۳۴) -

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ

وَ	قُلْنَا	يَا اٰدَمُ	اُسْكُنْ	اَنْتَ	وَ
اور	ہم نے کہا	اے آدم	بس	تو	اور

اور ہم نے کہا: اے آدم تو اور تیری جورو

زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا

زَوْجُ	كَ	اَلْجَنَّةَ	وَ	كُلَا	مِنْهَا
جورو	تیری	اس باغ میں	اور	کھاؤ	اس میں سے

(دونوں) اس باغ میں رہا کرو اور اس میں سے کھاؤ

ملنے کا پتہ

منیجر کتب خانہ انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر پنجاب

[illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ: [illegible] اسلام جالندھر شہر پنجاب

[illegible] عورتوں کا دینی علمی ماہواری

ماہنامہ

مسلمہ

جالندھر شہر

مدیرہ : حمیرا

سرپرست : فرزند دلبند بیگم کبریٰ نواب سر لیاقت حیات خان وزیر اعظم پٹیالہ

دفتر : انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

چندہ سالانہ : ایک روپیہ ممالک غیر سے تین شلنگ

[illegible]

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں :-

۱ - رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

۲ - رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت ... تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔ اس کے بعد شکایت درج نہ ہو سکے گی

۳ - منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر اپنا پتہ ضرور لکھئے گا۔

۴ - کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو پانچ پیسے کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہئے۔

۵ - خط و کتابت میں خریداری نمبر ضرور دیا جائے ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہو سکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں :-

۱ - یہ رسالہ چونکہ عورتوں اور بچیوں سے متعلق ہے۔ اس لئے اسلامی شرافت و تہذیب کو مدنظر رکھا جائے۔

۲ - زبان صاف اور سلیس ہونی چاہئے۔

۳ - روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔

۴ - مضمون مختصر ہو۔

۵ - مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجئے گا۔

۶ - پورا پتہ لکھئے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکے گا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں :-

۱ - کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائے گا۔

۲ - کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔

۳ - اجرت بہر حال پیشگی۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خاں ڈاکٹر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے ... دفتر ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مسلمہ جالندھر شہر

جلد ۶ | نومبر ۱۹۳۷ء - رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ | نمبر ۵

فہرست مضامین

مدرسۃ البنات (ماہ اکتوبر میں)

جمعیت المسلمات کا اجلاس مورخہ ۱۴ر اکتوبر کو مدرسۃ البنات میں جمعیت المسلمات کا عام اجلاس منعقد ہوا جس میں علاوہ جمعیت کی ممبر خواتین کے شہر دہلی کی دیگر بہت سی معزز خواتین نے بھی شرکت فرمائی۔ اجلاس پورے دس بجے زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ شیخ عبدالحمید اقبال (صدر جمعیت المسلمات) شروع ہوا جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن سے شروع کی گئی۔ مدرسہ کی مختلف طالبات نے مفید تقریریں کیں اور موثر نظمیں پڑھیں اور محترمہ آمنہ خاتون صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات نے ایک پرجوش تقریر کی جس میں بتایا کہ مسلمانوں کو کونسی زبان سیکھنی چاہیے اور کلثوم خانم صاحبہ سیکریٹری جمعیت نے رپورٹ پڑھکر سنائی اسکے بعد تقریباً ۲ بجے جلسہ بخیر و خوبی برخاست ہوا۔

بارھواں سالانہ جلسہ جیسا کہ پچھلے پرچے میں اعلان کیا گیا تھا مدرسۃ البنات کا سالانہ زنانہ جلسہ زیر صدارت عالیجناب نواب زادی بلقیس خانم صاحبہ و عالیجناب مہرالنسا صاحبہ بتاریخ ۳۱ر اکتوبر قیصر باغ میں منعقد ہوا۔ اس عظیم الشان جشن کی تیاری میں کامل دو ہفتے تک معلمات محترمات اور عزیز طالبات نے جس جانفشانی کے مظاہرے کئے وہ قابل صد تحسین اور باعث صد ہزار شکر ہیں۔ اللہ تعالے ان کی سعی کو منظور فرمائے اور دارین کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین

میں اپنی قابل فخر معلمات کا مکرر شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتی جنھوں نے اس بے نظیر جشن سعید کو ہر طرح سے کامیاب بنانے میں اپنے آرام و آسائش کو خیرباد کہکر شب و روز اسی انہماک میں بسر کئے۔ (جلسہ کی مفصل کیفیت اور کارروائی رپورٹ میں ملاحظہ فرمایئے) اور ان تمام عزیز بہنوں کے تشکر و امتنان سے میرا دل لبریز ہے جنھوں نے اس تقریب سعید پر اپنے مفید مشوروں کے علاوہ دامے۔ درمے۔ قدمے سخنے امداد فرمائی اور عنداللہ اجر و ثواب کی مستحق بن گئیں۔

معائنہ: جلسہ کے دوسرے روز یعنی یکم نومبر کو ساڑھے دس بجے صدر صاحبات (محترمہ بلقیس خانم و محترمہ مہرالنسا صاحبہ) نے دیگر معزز بیگمات کی معیت میں مدرسہ کا معائنہ فرمایا۔ طالبات مدرسہ نے مدرسہ کے پھاٹک پر نعرہ ہائے تکبیر اور بلقیس خانم زندہ و مہرالنسا زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے استقبال کیا اور معلمات نے اپنی معزز صدر صاحبات و دیگر خواتین کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ موصوفات ایک ایک کرکے تمام جماعتوں میں خود تشریف لے گئیں اور بورڈنگ ہوس کے بیسیوں کمروں میں چکر لگانے کی زحمت کو بخندہ پیشانی قبول فرمایا اور ہر مقام پر انتہائی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ پھر آپ اس شامیانہ میں تشریف لے گئیں جو صحن مدرسہ میں قناتوں پر تنا ہوا تھا اور طالبات نے جھنڈیوں اور گلدستوں اور بیلبیوں، کتبوں کیساتھ اسے دلہن بنا رکھا تھا۔ وہاں پر مہمان بیبیاں صدر صاحبات کے انتظار میں پہلے ہی سے تشریف فرما تھیں انھوں نے آپکا پرتپاک استقبال کیا۔ وہاں بیٹھکر آپ نے کتب نصاب ملاحظہ فرمائیں جو پہلے سے وہاں میزوں پر رکھ دی گئی تھیں۔ ازاں بعد مدرسہ کی چھوٹی بچیوں کے کھیل دیکھے اور چند نظمیں سنیں اور ہر ہر چیز پر بیحد مسرت کا اظہار فرمایا خصوصاً محترمہ نواب زادی بلقیس خانم صاحبہ یکرنگی لباس سے بہت متاثر ہوئیں۔

اسی روز ہندوستان کی مایہ ناز درسگاہ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے پروفیسر جناب محمد العربی مراقشی نے بھی اسکول اور بورڈنگ کا معائنہ کیا اور طالبات کی عربی استعداد کے مطابق ان سے چند سوال کئے پھر عربی میں ایک مؤثر اور دلپذیر لیکچر دیا۔ انکی رائے گرامی کسی آئندہ اشاعت میں ملاحظہ سے گزریگی۔

قبول اسلام۔ مورخہ ۳ر نومبر کو تمام طالبات کو جمع کیا گیا اور اس مجمع کے سامنے ایک نومسلمہ نے اپنی نابالغ بچی سمیت اپنے اسلام کا اعلان

کیا۔ زاں بعد والد محترم یعنی بانی مدرسہ نے اسلام کے اصول کی آسانی پر ایک مختصر تقریر کی اور بتایا کہ مسلمان بننے کے لئے صرف چند سیدھی سادی باتیں ہیں جن کو جاننے اور دل سے ماننے کے بعد انسان مسلمان بن جاتا ہے پھر ان باتوں کی وضاحت بیان فرمائی اور دعائے استقامت کے بعد تمام طالبات اپنے اپنے کمروں میں چلی گئیں۔

رمضان المبارک: آج دارالاقامہ کی اقامت گزینوں نے سچے مومنوں کی طرح جس خوشی اور مسرت سے اس ماہ مبارک کا استقبال کیا۔ اس کی کیفیت سے دیکھنے والوں کے دل ہی لطف پذیر ہو سکتے ہیں۔ ہلال رمضان کو دیکھ جوش اور عقیدت کے ساتھ ایسے نعرہ ہائے مسرت بلند ہوئے جن سے فضائے آسمانی گونج اٹھی اور سلام علیک کے اعادوں سے دیر تک ایک غلغلہ بپا رہا۔ خداوند تعالیٰ ان معصوم ہستیوں کے سینوں کو اپنے نور سے بھرپور کر دے اور انکو اسلام کی سچی فدائی بنائے اور احکام اسلام کی بجا آوری کی مزید توفیق عطا فرمائے آمین

نماز تراویح: محترمہ حافظہ سرور سلطانہ صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات نے نماز تراویح شروع کرائی اور نماز پنجگانہ کی طرح اس بابرکت عبادت میں بھی تمام طالبات حتیٰ کہ پانچ برس کے معصوم بچوں نے بھی شرکت کی۔ حمیرا

ضروری نوٹ: مدرسۃ البنات یا دارالاقامہ کے متعلق جو بہنیں یا بھائی کسی قسم کی معلومات حاصل کرنا چاہیں۔ ایک آنہ کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ ارسال فرمائیں ورنہ عدم تعمیل کی معافی۔

مدرسۃ البنات کے بارھویں سالانہ نسوانی جلسے کی روئداد

خدا کے فضل وکرم اور اسکی خاص مہربانی و عنایت سے مدرسۃ البنات جالندھر کا بارھواں سالانہ جلسہ بروز اتوار بتاریخ ۱۸ اکتوبر بنہایت کامیابی و کامرانی سے انجام پذیر ہوا۔ لیڈیز کلب قیصر باغ میں ایک روز پیشتر ہی قناتیں اور شامیانے لگا کر پنڈال نہایت وسیع پیمانے پر تیار کر کے مہمان خواتین کے لئے نشستوں کا بندوبست کیا جا چکا تھا۔

۹ بجے سے قبل ہی محترم خواتین پنڈال میں جمع ہونی شروع ہو گئی تھیں۔ ٹھیک ۹ بجے صدر صاحبہ محترمہ جناب نواب زادی بلقیس خانم صاحبہ تشریف فرما ہوئیں۔ مدرسہ کی بچیوں نے اپنی محسنہ کا استقبال پُرجوش نعروں اور کلمۂ دعائیہ سے کر کے اپنے دلی خلوص کا اظہار کیا۔ موصوفہ کے گلے ایک قیمتی ہار ڈالا گیا۔ محترمہ بیگم صاحبہ جناب شیخ عبدالحمید صاحب مجسٹریٹ امرتسر کی طرف سے صدر صاحبہ کا استقبالیہ خطبہ پڑھا گیا اور کرسی صدارت پر متمکن ہونے کی تحریک پیش کی گئی چنانچہ آں محترمہ حاضرات کے پُرخلوص فلک شگاف نعروں کیساتھ کرسی صدارت پر متمکن ہوئیں اور جلسہ کا افتتاح محترمہ حافظہ و قاریہ سرور سلطانہ معلمہ مدرسۃ البنات نے کلام اللہ کے ساتھ کیا اور عزیزہ وحیدہ اختر جماعت ہفتم نے حمدیہ نظم (کیسی تجلیاں ہیں تیرے حریم اقدس میں) اپنی مخصوص لے کیساتھ نہایت خوش الحانی سے ادا کی۔ زاں بعد عزیزات خورشید نزہت نسیم افسر مجیدہ جماعت چہارم و پنجم کی طالبات نے نعت رسول اکرم نہایت شیریں آواز میں ادا کی۔ زاں بعد استقبالیہ نظم محترمہ امتیاز سلطانہ معلمہ مدرسۃ البنات کی معیت میں مدرسہ کی طالبات نے نہایت احسن طریق پر پڑھی کہ حاضرات عش عش کرنے لگیں بلکہ بعض لوگوں کے دلوں میں یہ حسرت باقی رہ گئی کہ وہ اس کو دوبارہ سنیں۔ نظم کے اختتام پر عالیجناب صدر محترمہ نے اپنا خطبہ صدارت دیا جس کا ایک ایک لفظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے (جسے ناظرات مسلم کسی دوسرے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں گی) اور ان گرانقدر جواہرات و بیش قیمت موتیوں سے اپنے دامن بھر لیں گی۔ موصوفہ کا انداز بیان ایسا پاکیزہ تھا گویا منہ سے پھول جھڑ رہے تھے۔ آپ نے اپنے خطبہ میں مدرسۃ البنات کے واسطے جن عقیدت مندانہ اور پُرخلوص خیالات کا اظہار کیا ہے وہ ایک خداپرست، سچے دیندار اور پکی مومن ہستی کے جذبات کا آئینہ ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی خاص عنایات آپ پر فرمائے اور ہمیشہ نیک توفیق رفیق خیر کرے۔ آمین

آپ کے بعد وحیدہ سلطان متعلمہ درجہ خصوصیہ ثانیہ نے ایک تقریر بعنوان دین نہایت اچھے پیرایہ میں کی جس میں حضرت ابراہیم کا نمونہ پیش کیا۔ کہ اصلی دیندار کیسے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد طوبیٰ خانم طالبہ درجہ خصوصیہ ثانیہ نے تقریر کی اور بتایا کہ فی زمانہ لوگ دینِ حق سے برگشتہ اور متنفر ہو رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ خداوندِ کریم کی عنایات اور الطاف و کرم نے ہم سے منہ موڑ لیا۔ اس کے بعد عزیزہ محمودہ رحمت علی جماعت ششم نے ایک فارسی نظم بہت خوش الحانی سے پڑھی۔ زاں بعد عزیزات خورشید و نزہت جماعت پنجم نے ایک ہندی نظم دلکش انداز میں گائی کہ سننے والیاں وجد میں آگئیں۔ پھر عزیزہ خورشید بانو جماعت پنجم نے تقریر کی جس میں مسلمانوں کو خدا اور اس کے رسولِ اکرم کے احکام پر چلنے کی تاکید کی۔ اسکے بعد محترمہ معلمہ امتیاز سلطانہ و زبیدہ حافظہ نے نظم ایسی خوش الحانی سے پڑھی کہ حاضرات پر سکتہ سا عالم طاری ہوگیا۔ ایک تو نظم کے مؤثر الفاظ اس پر ان محترمات کا خاص اندازِ خواندگی سونے پر سہاگہ تھا۔ زاں بعد جماعت ششم کی طالبات نے حضرت اقبال کی ایک نظم نہایت اچھی آواز میں پڑھی۔ ان کے بعد عزیزہ حسینہ جبین متعلمہ ادیب فاضل نے تقریر کی جس میں تمام مسلمان بہنوں کو غفلت چھوڑنے پر آمادہ اور خدا کی خوشنودی حاصل کرنے پر کمربستہ ہونے کی تاکید تھی۔ اس کے بعد عزیزات سلمےٰ خورشید نزہت جماعت پنجم نے انگریزی نظم سنائی جو نہایت دلکش تھی۔ پھر عزیزہ بشیرہ بیگم نے تعلیمِ نسواں پر ایک مؤثر تقریر کی اور قرآنِ پاک اور احادیث شریف سے ثابت کیا کہ تعلیم عورت پر ویسے ہی فرض ہے جیسے کہ مرد پر۔ علم فقط علمِ دین ہے باقی لکھنا پڑھنا فن ہے۔ اسے علم کہنا بے وقعتی ہے۔ اور ناقدرشناسی۔ اسکے بعد عزیزات سعیدہ سلمےٰ زاہدہ جماعت دوم نے ایک دلکش ترانہ گایا۔ بعد ازاں محترمہ مشتری خانم صاحبہ نے تقریر کی جس میں حاضراتِ جلسہ سے خصوصاً مسلمان خواتین سے عموماً یہ درخواست کی کہ وہ مدرسۃ البنات ایسی مفید درسگاہ کی ہر طرح سے امداد کریں۔ جو ہمیں سیدھی راہ پر چلنا سکھاتا ہے۔ اور جہالت کے اندھیروں سے نکالتا ہے۔ زاں بعد مجلس استقبالیہ کی طرف سے حاضراتِ جلسہ کا شکریہ ادا کیا گیا اور معذرت پیش کی کہ اگر کسی قسم کی تکلیف پہنچے تو محض مدویشانہ مجلس سمجھ کر نظر انداز کر دیں۔ آپ کے بعد جماعت پنجم کی طالبات نسیم افزا نسیم اختر مجیدہ خورشید نزہت نے ایک ہندی نظم پڑھی جو نہایت دلپسند تھی۔ انکے بعد عزیزہ خورشید محمد بخش نے روزہ کی فضیلت پر نہایت مؤثر پیرائے میں تقریر کی۔ زاں بعد کنیزہ فاطمہ صاحبہ نے اپنے مخصوص انداز اور شیریں آواز میں بہت اچھی نظم پڑھی۔ آپ کے بعد عزیزات نسیم اختر نسیم افزا سروری خانم اکبری خانم نے نظم پڑھی جو بہت پسند کی گئی۔ انکے بعد عزیزہ کنیز زہرہ نے عربی میں تقریر کی جس میں انسانی حقوق و واجبات بیان کئے سب سے آخر میں محترمہ حمیرا خانم صاحبہ رکنیہ مدرسۃ البنات نے قریباً ایک بجے صدر صاحبہ کا ان کی تشریف آوری کے لئے شکریہ ادا کیا۔ اور نماز ظہر کے لئے اجلاس برخاست ہونے کا اعلان کیا۔

اللہ تعالےٰ کی مخصوص و برگزیدہ بندیوں نے جلسہ گاہ میں اپنے معبود کے سامنے سرِ نیاز عجز کے ساتھ جھکایا۔ اور پھر اسی طرح جم جاکر بیٹھ گئیں۔ اور دوسرے اجلاس کی تیاری شروع ہوئی۔ ٹھیک دو بجے محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر شیخ خورشید محمد صاحب ڈپٹی کمشنر گجرات تشریف فرما ہوئیں۔ طالبات مدرسہ اور حاضرات نے نعرہائے تکبیر کے ساتھ آنجناب کا خیر مقدم کیا اور ان کو ایک قیمتی ہار پہنایا گیا۔ اور عاجزہ نے اس معزز خاتون کا تعارف اہلِ جلسہ سے کرانے کے بعد کرسی صدارت کو زینت بخشنے کی استدعا کی جس کو آپ نے اظہارِ مسرت کے ساتھ قبول فرمایا۔ اور طالبات مدرسہ نے ترنم کے ساتھ استقبالیہ ترانہ گایا۔ عزیزہ محمودہ جماعت ششم نے تلاوت قرآن مجید نہایت خوش الحانی سے کی۔ زاں بعد طالبات جماعت سوم نے عربی زبان میں خدا کی حمد کا ترانہ پڑھا۔ اسکے بعد عزیزہ خورشید و نزہت نسیم و مجیدہ طالبات جماعت چہارم و پنجم نے نعتِ نبی کریم نہایت ہی دلکش پیرائے میں پڑھی۔ اور حمیدہ بیگم جماعت ہفتم نے فلسفۂ رمضان پر ایک بسیط تقریر کی جو ہر لحاظ سے بہتر تھی۔ اسکے بعد طالبات عزیزات جماعت پنجم نے فارسی کی نظم پڑھکر حاضرات کو محظوظ کیا۔

انکے بعد عزیزہ سرور سلطانہ درجہ خصوصیہ ثانیہ نے ایک تقریر کی۔ اس کے بعد محترمہ کنیز فاطمہ مولویہ نے تقریر کی جس میں فلسفۂ نماز بیان کرتے ہوئے ثابت کیا۔ کہ ہماری حالت محض خداوند کریم کے اسی حکم پر نہ چلنے اور نماز کی پابندی ترک کرنے پر بگڑ رہی ہے اگر مسلم آج پھر پابندِ نماز ہو جائے تو گذشتہ عظمت کا عود کرآنا یقینی ہے۔ آپ کے بعد عزیز طالبات اطہری سروری خانم خیر النساء حلیمہ طالبات جماعت چہارم نے عربی کا ایک دلکش ترانہ پڑھا۔ اور عزیزہ عزت آرا اور اشرف بی بی نے عربی کا مکالمہ کیا۔ اسکے بعد عزیزہ زاہدہ خاتون بنت شیخ محمد شریف وکیل جالندھر نے ایک نظم نہایت خوش الحانی اور دلکش انداز میں پڑھی۔ جس کو سنکر حاضرات بہت محظوظ ہوئیں ان کے بعد جماعت ششم کی طالبات نے ایک مکالمہ عربی زبان میں کیا جس میں ایک سست لڑکی کا سین دکھایا گیا۔ روزانہ دیر میں آنے سے اسکے اسباق کا کس قدر نقصان ہوتا ہے جس کو حاضرات نے نہایت سکون کے ساتھ سنا۔ بعد ازاں عزیزہ اکمل خاتون جماعت سوئم نے ہمدردی پر ایک مضمون پڑھا جو ہر لحاظ سے بہتر تھا۔ اپنی بساط سے بڑھکر اس بچی نے اس وقت ہمت دکھائی۔ اس کے بعد طالبات جماعت ششم اور چہارم نے حضرت آذر کی نظم مکتب کی بھکارن پڑھی۔ بعد ازاں عزیزات اطہری سروری اکبری صفورہ ارشد جماعت چہارم نے دو نظمیں نہایت دلکش پیرایہ میں پڑھیں۔ پھر امتیاز صاحبہ نے ایک نظم پڑھکر حاضرات کو محظوظ کیا۔ ازاں بعد محترمہ اقبال بیگم صاحبہ بنت علی احمد ٹکنیکل انجنیر بہاولپور نے ایک تقریر کی جس میں فرقہ بندیوں کے نقصان بیان فرمائے۔ اور فرمایا کہ مسلمانوں کا اپنا بیت المال ہونا چاہئے نیز ایک مدرسہ مکہ معظمہ میں کھولنا چاہیے۔ جہاں ہر طرح کی دینی تعلیم مکمل ہو۔ پھر وہاں سے مبلغ آکر دنیا میں اسلامی تعلیم پھیلائیں۔ اسکے بعد عزیزہ وحیدہ اختر جماعت ہفتم نے انگریزی میں تقریر کی۔ جو بے حد پسند کی گئی۔ اسکے بعد اس عاجزہ نے مدرسۃ البنات کی مختصر رپورٹ (جس کو ناظرات مسلم اگلی اشاعت میں ملاحظ فرمائیں گی) پیش کی اور مسلمان خواتین سے استدعا کی کہ وہ اپنی واحد اسلامی درسگاہ کی دامے درمے قدمے سخنے مدد کر کے عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔ کیونکہ مدرسۃ البنات کی مدد کرنا اپنی آپ مدد کرنا ہے۔ خدا کی مدد کرنا اور اس کے رسول کی مدد کرنا۔ اسکے بعد حاضرات جلسہ اور محترمہ مکرمہ عظمت مآب صدر جلسہ کا شکریہ ادا کرنیکے بعد پانچ بجے اجلاس کے ختم ہونے کا اعلان کیا گیا۔ مگر پنڈال اسی طرح خواتین سے بھرپور تھا۔ ان تشنہ لب بیبیوں کی پیاس ابھی نہیں بجھی تھی۔ چونکہ اس دفعہ آلۂ جہیر الصوت نے عین وقت پر بگڑ کر دغا دی۔ لہذا جن بیبیوں کے کان تک بعض آوازیں نہ پہنچ سکیں وہ سمٹ سمٹا کر سٹیج کے قریب پہنچ گئیں۔ اور پھر سے بعض بچیوں کی تقاریر و نظمیں سننے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ انکی اس نیک خواہش کو پورا کر دیا گیا جلسہ بمشکل تمام نماز مغرب تک ختم ہوا۔ عاجزہ مدرسۃ البنات و کارکنان مدرسۃ البنات کی طرف سے اپنی ان محسن خواتین کا حاضرات جلسہ کا اور ان بہنوں کا جو چندہ لینے، پانی پلانے، اور مہمان بیبیوں کے استقبال میں نمایاں حصہ لے رہی تھیں دلی شکریہ ادا کرتی ہے خداوند کریم انھیں جزائے جزیل اور اجرِ عظیم عطا کرے۔ جلسہ گاہ کے متصل مدرسہ کی بچیوں کی نمائش گاہ تھی جس میں ان معصوم ہاتھوں کی بنائی ہوئی نہایت ہی عمدہ اور صاف سلائی دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ بعض اشیار قابل فروخت تھیں۔ لہذا اہل دل خواتین نے ان بچیوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے بہت سی اشیاء خریدیں اور کلمہائے تحسین سے ان کے دل بڑھائے۔ سالہائے گذشتہ کی طرح بیرون جالندھر سے اہل دل خواتین بھی اس برس جلسہ پر تشریف فرما تھیں۔ جن کے لئے قیام و طعام کا بندوبست مدرسہ کے اندر گو موجود تھا۔ لیکن گھر کے آرام کا مقابلہ کب ہو سکتا ہے۔ لہذا میں باادب مہمان خواتین سے معذرت خواہ ہوں کہ اگر اس دوران میں بھی تکالیف پیش آئی ہوں۔ تو براہِ مہربانی اپنی دریا دلی کو کام میں لا کر معاف فرمائیں اور خاص شکریہ کی مستحق مدرسہ کی ممد و مددگار مسز صدیقی صاحبہ ہیں جنھوں نے اپنے آرام اور وقت عزیز کی پرواہ نہ کر کے اپنی دختر نیک اختر اور ایک دوسری عزیزہ کے ساتھ لاہور سے جلسہ میں شرکت فرمائی۔ خدا ان کو اجر نیک عطا فرمائے۔ بیش از بیش شکریہ کی مستحق ہیں۔ جناب* ڈپٹی رحیم بخش صاحب اور جناب شیخ سراج الدین صاحب** کے گھرانوں کی خواتین جلکے بچے بچے

* خانبہادر

** خانبہادر شیخ

کے دل میں مدرستہ البنات کے لئے کامل ہمدردی ہے وہ ہر ممکن کوشش سے اس اسلامی درسگاہ کی امداد فرماتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان محسنان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔ (آمنہ خانم۔ معلمہ مدرستہ البنات جالندھر)

گلزارِ مسلمہ

آصف انصاری جالندھری

بہتر ہے سب جریدوں سے اخبارِ مسلمہ • پھیلے ہوئے ہیں دہر میں انوارِ مسلمہ
نکہت فشاں ہیں اس میں جو علم و ادب کے پھول • سرسبز ان گلوں سے ہے گلزارِ مسلمہ
پھر کس لئے نہ پہنچے گا منزل پہ کارواں • جب ہے حمیرا قافلہ سالارِ مسلمہ
جس راہ پر چلایا تھا اسلام نے ہمیں • اس راہ پہ ہے گامزن رہوارِ مسلمہ
جب خدمتِ اناث کا بیڑا اٹھا لیا • کیوں ہو نہ پھر خدا بھی مددگارِ مسلمہ
بزمِ جہاں میں پھیلی ہے تنویر علم کی • برق ادب کے جلوے ہیں افکارِ مسلمہ

آصف لبوں سے میرے نکلتی ہے یہ دعا
دائم رہیں جہان میں آثارِ مسلمہ

نوٹ:۔ نیچے کا سُرخ نشان مسلمہ کا سالانہ چندہ ختم ہونیکی علامت ہے۔ اگلے نام آئندہ پرچہ وی پی ارسال ہوگا۔ "ادارہ"

خواتینِ عالم پر اسلام کے احسانات

(از قلم حضرت مولنا عبدالقیوم صاحب ندوی آف سترکھ ضلع بارہ بنکی)

تاریخ عالم کی ورق گردانی کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ صنفِ ہستی کی تمام قوموں اور دنیا کے کل ادیان و مذاہب نے عورت کی کما حقہٗ قدر و منزلت نہیں کی بلکہ عالم کا ذرہ ذرہ اور انسانی آبادی کا چپہ چپہ ہمیشہ اسکے خون کا پیاسا، اس کی عزت کا خواہاں اور اس کی ذلت کے درپے رہا۔ عورت کو ہمیشہ بچہ پیدا کرنے کی مشین اور انسانی آبادی میں اضافہ کرنے کا ذریعہ سمجھا گیا۔ ذلت و رسوائی کا سبب اور بدنامی کا دھبہ خیال کیا گیا۔ قدیم زمانے میں یہ دستور تھا کہ جب کسی شریف خاندان میں لڑکی پیدا ہوتی تو اس معصوم کو زندہ درگور کر دیا جاتا کہ مبادا یہ خاندان کی ذلت اور رسوائی کا سبب اور آبائی عزت و عظمت کی ہلاکت کا ذریعہ نہ ثابت ہو۔

قبل اسکے کہ ہم اس جنس لطیف پر اسلام کے احسانات واضح کریں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب اور اقوام نے اس کے ساتھ جو جو سلوک روا رکھے ہیں انھیں بیان کر دیا جائے کہ "الاشیاء تعرف باضدادھا" چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں عربوں میں عورت کو جو حیثیت دی جاتی تھی۔ اس کے ذکر سے قلم آلودہ ہونا گوارہ نہیں کرتا ورنہ تاریخیں ان کی بے حیائیوں کے تذکروں سے بھر پور ہیں۔

ہندو دھرم: ہندوستان میں بھی عورت کے حقوق کی پامالی کا بازار گرم تھا۔ یہاں ہندو دھرم کے مقدس ترین قانون "منو شاستر" کا عملاً نفاذ تھا۔ اس کی رو سے اسے شودر اور ملیچھ اقوام سے بھی گرا کر بالکل چوپایوں کا درجہ دے دیا گیا تھا۔ وہ عقل و شعور کی تمام خوبیوں سے عاری اور خالی سمجھی جاتی تھی۔ عبادت کے حقوق صرف مرد کو حاصل تھے۔ وراثت سے وہ قطعاً محروم تھی۔ نکاح اور طلاق وغیرہ تمدنی اور معاشرتی امور میں اسے کسی قسم کا حق حاصل نہ تھا۔ شادی کے بعد وہ شوہر سے کسی حال اور کسی صورت سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتی تھی خواہ اس کا شوہر کتنا ہی ظالم اور ناکارہ کیوں نہ ہو؟ شوہر کے مرنے کے بعد بھی اسے یہ حق نہیں تھا کہ وہ کسی اور سے شادی کر سکے۔ وہ ابھی کتنی ہی کمسن اور نوعمر ہی کیوں نہ ہو؟ اسی وجہ سے قدیم زمانہ میں عورتیں اسی قسم کے مظالم سے تنگ آکر اپنی عزیز ترین جان تک دے دیا کرتی تھیں اور اس طرح پر اپنے دھرم کی چیرہ دستیوں سے نجات حاصل کر لیا کرتی تھیں۔

آریہ دھرم: آریہ دھرم میں ان تمام مظالم اور ناانصافیوں کے علاوہ ایک اور ظلم اور ناانصافی کا اضافہ ہے کہ اس میں یہ جائز ہے کہ عورت سے بیک وقت متعدد حقیقی بھائی بھی شادی کر سکتے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ ہے

ان کے ہاں عورت کی عزت اور یہ ہے اسکی قدر و منزلت ۔

بدھ دھرم: بدھ دھرم عورتوں کو گندہ اور غلیظ جانور کہکر اپنے پیروؤں کو ان سے علیحدگی کا حکم دیتا ہے اور طرح طرح کے الزام لگا کر اس بے گناہ مخلوق سے نفرت دلاتا ہے ۔

عیسائی مذہب: عیسائیوں کے مذہب کی کتاب انجیل مقدس کا یہ صحیح حکم ہے کہ ایک بار عقد ہو جانے کے بعد پھر عورت کو حق نہیں کہ وہ اس عقد سے سوائے بیوفائی کے اخلاقی جرم کے کبھی عمر بھر چھٹکارا حاصل کر سکے ۔ اگر جرم بیوفائی ثابت ہو گیا تو میاں بیوی کے درمیان تفریق کر دی جائیگی ۔ مگر اس میں بھی وہ دونو مرد و عورت کبھی کسی سے شادی نہیں کر سکتے ہیں ۔ چونکہ یہ نہایت نامعقول اصول تھا اسلئے مہذب عیسائیوں نے اسے بالائے طاق رکھ دیا ۔ اگرچہ اس عدول حکمی سے انھوں نے نہ صرف عورتوں کے ساتھ احسان کیا بلکہ مردوں پر بھی ان کی زبردست نوازش ہوئی ۔ مگر اس کے ساتھ ہی انھوں نے اپنے اوپر اس سے زائد سخت قانون کو واجب کر لیا ۔ یعنی جب عورت اپنے ظالم اور ناکارہ شوہر سے آزاد ہونا چاہے تو پہلے بھرے مجمع کے سامنے علانیہ طور پر زنا کرے ۔ اس کے سوا آزادی کے در کوئی راہ نہیں ۔ اسی انجیل میں یہ بھی لکھا ہے کہ عورت موت سے زیادہ تلخ ہے ۔ خدا کا محبوب اسے ہاتھ نہیں لگائیگا (انجیل متی) ۔

یہودی مذہب: یہودیوں کو ان کی مذہبی تعلیمات کے ذریعہ سے یہ حقوق حاصل ہیں کہ وہ [illegible] میں بھی یہ ہدایت کہ گھر سے باہر

کر سکتے ہیں ۔ ذلت کی حد ہو گئی کہ وہ عورتوں کے خاص ایام میں ان سے ملنا جلنا ان کے ہاتھ کا کھانا پینا حتیٰ کہ ان سے بات چیت کرنا بھی اپنے لئے سخت بے عزتی اور انتہائی ذلت اور خواری کا باعث سمجھتے ہیں (کتب سماوی)

یہ تو مذاہب عالم کا ایک معمولی سا خاکہ تھا ۔ اب دیکھنا ہے کہ متمدن اقوام نے اسکے ساتھ کس قسم کا سلوک روا رکھا؟ اور اسکے متعلق اپنے کن خیالات کا اظہار کیا ہے ؟

یونانی: یونانی جو کہ عقل و حکمت کا سرچشمہ رہے ہیں ۔ انھوں نے بھی عورتوں کو ہمیشہ ذلیل اور رسوا سمجھا ۔ انکے نزدیک اس کا مصرف صرف یہ تھا کہ وہ نسل انسانی میں اضافہ کریں ۔ اور بس وہ عورتوں کو ناقص الاعضا اور کم عقل بچہ پیدا کرنے پر تہ تیغ کر دیا کرتے تھے ۔ وہاں کی سرزمین سے تاقیامت ان بیگناہ اور معصوم عورتوں کے خون کے نشانات نہیں مٹ سکتے جنکو صرف قوی الجثہ اور عقلمند بچے نہ پیدا کرنے کی وجہ سے تلوار کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا (تاریخ الامم)

روسی: روسیوں کا یہ عام خیال ہے کہ عورت کے اندر ایک قسم کی گندہ اور خبیث روح ہوتی ہے جسکے ذریعہ سے بچے شریر اور بدمعاش ہو جایا کرتے ہیں ۔

چینی: ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ عورت خواہ کتنی ہی زیادہ شریف کیوں نہو ۔ وہ کسی حال میں قابل اعتماد نہیں کہ اس پر کسی قسم کا کام چھوڑا جائے دراس کے کسی مشورہ پر عمل کیا جائے ۔

چینی: چینیوں کی یہ عام ضرب المثل ہے کہ عورتوں کی بات تو سن لینا چاہیئے۔ مگر ان کے کسی نیک و بد مشورہ پر ہرگز ہرگز عمل نہ کرنا چاہیئے۔ خواہ وہ کیسا ہی نیک اور مدبرانہ مشورہ کیوں نہو؟ اسلیئے کہ ان کی نیکیوں میں بھی برائی موجود ہوتی ہے۔

اقوال شیکسپیئر: شیکسپیئر جو اپنے عہد کا بہت بڑا انسان مانا گیا ہے، کہتا ہے "عورت ایک نازک ترین شیطان ہے جسے آجتک کوئی نہ سمجھ سکا اور نہ کوئی سمجھ سکتا ہے"۔ پس لوگو! اس سے ہمیشہ دور رہو

رومیوں کے تخیلات: رومی عورت کو شوہر کی ملکیت قرار دیتے ہیں۔ اور منجملہ جائداد منقولہ کے اسے بھی اسی میں شمار کرتے ہیں۔

غرضکہ عالم کے مذاہب اور دنیا کی قوموں نے عورت کو ہر حال اور ہر صورت میں ذلت کی نگاہوں سے دیکھا اور ویسا ہی برتاؤ کیا۔ مگر آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر اسلام آیا اور اس شان سے آیا کہ اس نے ببانگ دہل ڈنکے کی چوٹ پر پکار کر کہدیا۔ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ یعنی مردوں کی طرح عورتوں کے لئے بھی برابر کے پسندیدہ حقوق ہیں۔

اسلام میں عورت کی عزت و حرمت

اسلام نے عورت کی عزت و عظمت اور قدر و منزلت کے نہ دعوے ہی دعوے نہیں کئے۔ بلکہ علم میں، عمل میں، تدبیر میں، سیاست میں، بہادری میں، شجاعت میں، تہذیب میں، تمدن میں، غرض عورتوں کے چند فطرتی خصائص کے علاوہ زندگی کے تمام شعبہ جات میں اسے عملی حیثیت سے مردوں کے دوش بدوش لاکر کھڑا کر دیا۔ اگر مردوں کی صف سے صدیق رضؓ اور فاروق رضؓ عثمان اور حیدر رضؓ جیسے مجموعہ حسنات و فضائل کو اس نے اپنی حقیقی اور پاکیزہ تعلیمات کے ذریعہ رشد اور ہدایت کے لئے دنیا کے سامنے پیش کیا تو عورتوں کی جماعت سے بھی اس نے اپنی بےمثال خصوصیات اور لاجواب حقانیت اور صداقت کے ذریعہ عائشہ صدیقہ رضؓ اور خدیجۃ الکبریٰ رضؓ، حضرت حفصہ رضؓ، حضرت ام سلمہ رضؓ اور حضرت زینب رضؓ اور حضرت فاطمۃ الزہرا جیسی خواتین کو زہد اور تقوےٰ۔ نیکی اور پارسائی، علم اور عمل کے قابل تقلید نمونے بناکر اقوام عالم کے روبرو عبرت اور بصیرت کے درس دینے کی غرض سے پیش کر دیا۔

میدان جہاد اور قتال: وہ خوفناک مقامات ہیں جہاں موت اور حیات کی زبردست باہمی کشمکش ہوتی ہے۔ پردہ میں بیٹھنے والی اور نرم و نازک جسم و جثہ رکھنے والی خواتین تو درکنار بڑے بڑے قوی ہیکل جوانمرد بھی شرکت سے لرزتے اور خوف کھاتے ہیں۔ مگر اسلامی تاریخ سے پوچھئے تو اب تک وہ گواہی دے رہی ہے کہ بہت سی قومی اور مذہبی جنگیں ایسی ہوئی ہیں کہ جو صرف مسلمان عورتوں ہی کی ہمت اور شجاعت کی رہین منت ہیں کہ جب وقتی اتفاقات کسی وجہ سے کچھ دیر کے لئے شجاع اور جوانمرد مردوں کی ہمتیں پست ہوگئیں تو ان کنار عاطفت کی بیٹھنے والی خواتین نے خیمہ کی میخیں اکھاڑ اکھاڑ کر جنگی آلات اور سامان سے ڈوبے ہوئے

باہمت اور جنگجو مردوں سے نہایت جرأت اور شجاعت سے مقابلہ کیا۔ جس سے انکو انتہائی شرمناک شکست اٹھا کر راہ فرار اختیار کرنا پڑی۔ کیا یہ اسلام کی بے مثال اور عظیم الشان تعلیم و تربیت کا اثر نہ تھا؟ اور کیا اس سے پہلے بھی کسی مذہب، تمدن، اصول اور ملت نے اپنی خواتین کی ایسی تعلیم اور تربیت کی تھی۔ اور ایسی ایسی جنگوں میں مردوں کے دوش بدوش کھڑی ہو کر اپنے مقابل کے تیر اور نیزوں کے وار اپنے سینوں پر روکے ہوں؟ اور ان کی ہمت اور شجاعت کی وجہ سے لڑائیوں کا نقشہ مٹ گیا ہو؟ یہ ہیں اسلام کی خوبیاں کہ جن پر ہم کو حقیقی فخر حاصل ہے اور یہ ہیں اسلام کی تعلیمات کہ جن کی تعریف میں شمس و قمر رطب اللسان اور ارض و سما مدح خوان ہیں!!

شادی بیاہ میں عورتوں کے حقوق:

عورت کی زندگی کا سب سے بڑا اور سب سے اہم جو زمانہ ہوتا ہے وہ اسکی ازدواجی زندگی کا زمانہ ہے۔ درحقیقت اسی مدت میں اس کے ساتھ سلوک اور احسانات اس کی ساری زندگی اور پوری عمر کے ساتھ احسانات ہیں اور اس میں اسکے اوپر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنا اور اسکے ساتھ بدسلوکی اور ناانصافی روا رکھنا اسکی ساری عمر کو خراب اور تلخ کرنے کے مترادف ہے۔ گذشتہ تفصیلات اور تصریحات سے آپنے بخوبی اندازہ لگا لیا ہوگا کہ اس معاملہ میں اقوام عالم نے اسکے ساتھ کس قسم کا سلوک روا رکھا؟ اور کن کن حقوق سے اسے نوازا؟ مگر آئیے ذرا اسلام کی رواداری بھی ملاحظہ فرمائیے کہ اس نے صنف نازک کو اس وقت اسکے پورے حقوق کو کس فیاضی اور دریادلی سے مکمل طور پر ادا کیا جبکہ عورتوں کی طرف سے کسی قسم کا سوال تک نہیں اٹھایا گیا تھا؟ قدیم زمانہ سے لیکر اس "ترقی یافتہ" اور "مہذب" دور تک دنیا کی اکثر و بیشتر قوموں میں یہ دستور رائج ہے کہ وہ شادی اور بیاہ کے معاملہ میں عورت کی رائے اور مشورہ کی مطلق پرواہ نہیں کرتے۔ مگر اسلام نے آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر ہی سے صاف صاف اعلان کر دیا کہ بالغہ عورت اپنے نکاح میں بالکل آزاد اور کامل خودمختار ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ۔ (یعنی عورتوں کو اپنے شوہروں سے نکاح کے معاملات سے نہ روکو۔ (سورۃ بقر)۔

اسی طرح ایک اور جگہ باری تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۔ (سورہ بقر)۔ (یعنی جب وہ اپنی عدت کو ختم کریں تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنی ذات کے بارے میں بھلائی کے ساتھ جو کچھ بھی کریں اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے بخوبی واقف ہے)۔

یہ قرآنی منصوصات ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی عملی تفسیر اپنے قول اور عمل سے کر کے دکھلا دی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو کہ ایک بار آپ کی خدمت میں ایک کنواری لڑکی حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ "یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! میرے ولی نے میرا نکاح میری مرضی کے خلاف ایک

شخص سے کر دیا ہے جس کی وجہ سے مجھے سخت کوفت ہے۔ آپ نے فوراً اسکے منشاء کے مطابق اس کا نکاح توڑ دیا۔ (دارقطنی کتاب النکاح)۔ اسی طرح حضرت ابوسلمہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن دربار رسالت میں ایک عورت پراگندہ صورت حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ میرے ورثاء نے زبردستی میرا نکاح ایک ایسے شخص سے کر دیا ہے جو مجھے بالکل پسند نہیں۔ آپ نے فوراً اس نکاح کو فاسد ہو جانے کا حکم صادر فرمایا (دارقطنی اور ابن ماجہ)۔ اسی قسم کے احکام اور اوامر کتب حدیث میں مکتوب اور مسطور ہیں۔ جن سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اسلام نے شادی بیاہ کے معاملات میں "جنس لطیف" کو کیا کیا حقوق عطا فرمائے ہیں؟

حق وراثت:

اگرچہ دنیا اس وقت ترقی اور عروج کی سدرۃ المنتہیٰ کے مدارج طے کر رہی ہے مگر اب تک بعض اقوام ایسی ہیں کہ جو عورتوں کو جائداد اور میراث کے اندر کسی قسم کا حق اور حصہ دینے کو تیار نہیں لیکن شریعت محمدیؐ ہے کہ جس نے آج سے سینکڑوں برس قبل وراثت اور جائداد میں اس کا نمایاں طور پر حصہ محفوظ کر رکھا ہے جس کو دیکھ کر آج اس کے شدید ترین دشمن اور مخالف قومیں بھی حکومت کے زور سے اپنے یہاں اسے نافذ کرا رہی ہیں۔ والفضل ما اعترفت بہ الاعداء۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

عورت کی عزت وعصمت

عزت وعصمت عورت کے اصلی جوہر ہیں۔ اگر یہ نہیں تو پھر قابل سے قابل اور لائق سے لائق عورت کچھ بھی قیمت نہیں رکھتی۔ اسلام نے نہ صرف اسے اہم اور ضروری قرار دیا۔ بلکہ عورت کی عزت اور عصمت کے لئے ایسے ایسے قوانین نافذ کئے کہ مخالفین بھی اس کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ چنانچہ ایک مشہور فلسفی فیثا غورث کا قول ہے کہ صنف نازک کی عزت اور عصمت کا حقیقی محافظ اور سچا پاسبان اگر کوئی مذہب ہے تو اسلام اور صرف اسلام ہے۔ ہمارے پاک اور سچے مذہب نے اگر ایک طرف عورتوں کو پردہ میں بیٹھنے کی شدت کے ساتھ ہدایت کی تو دوسری طرف مردوں کو بھی انکی انتہائی عزت اور عصمت وعفت کو ملحوظ رکھتے ہوئے حکم دیا کہ وہ اجنبی عورتوں کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص کسی اجنبی عورت کی طرف بنظر شہوت دیکھیگا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسکی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالے گا" اسلام نے جس طرح اجنبی عورت کی صورت کو بدنیتی سے دیکھنے کو حرام قرار دیا۔ اس کی آواز کو بھی عورت قرار دیا۔ اور طرفین کو سننے سنانے کی ممانعت کر دی۔ اس ممانعت کے بعد صحابیاتؓ اس معاملہ میں اس قدر احتیاط برتا کرتی تھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (روحی فداہ) بھی اگر آواز دیتے تو حتی الامکان بذات خود جواب میں احتیاط برتا کرتیں۔

کاش بڑے بڑے دعوے کرنے والی قومیں اس سے عبرت اور نصیحت حاصل کرتیں۔ اور تمام مسلمان مرد وعورت ان پاکیزہ تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر دارین میں سرخرو ہوتے!

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم +

سلام

(از جناب انور لودھیانوی)

سلام اس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی + سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اس پر کہ جو نازک امیدوں کا سہارا تھا + سلام اس پر کہ جس نے گیسوئے فطرت سنوارا تھا
سلام اس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سمجھائے + سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں + سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں
سلام اس پر کہ جس کا ذکر ہے سارے صحائف میں + سلام اس پر کہ جو زخمی ہوا بازارِ طائف میں
سلام اس پر کہ جس کو فکر بخشائش تھی امت کی + سلام اس پر جسے منظور آسائش تھی امت کی
سلام اس پر کہ جو فاقہ میں بھوکوں کو کھلاتا تھا + سلام اس پر جو مسجد کے لئے پتھر اٹھاتا تھا
سلام اس پر کہ جس نے جھولیاں بھر دیں فقیروں کی + سلام اس پر کہ جس نے کھول دیں مشکیں اسیروں کی

ارتدادِ مسلمات

(از جناب "داعی الی الحق" سالارِ تبلیغ انجمن اسلامیہ خانیوال)

یکم جولائی سنہ ۳۳ء کے "سول اینڈ ملٹری گزٹ" لاہور میں ایک مضمون شائع ہوا جس کا عنوان ہے

What the law says

"کیا عورت قانوناً طلاق حاصل کر سکتی ہے" "قانونی نظریہ کیا ہے؟

یہ سلسلہ مضامین دراصل ایک ایسے بل کے متعلق شائع ہو رہا ہے جو "طلاق" کے غلط رواج کی اصلاح کے لئے پیش کیا جا رہا ہے!

بعض آزاد خیال لیکن "صنف نازک کی ہمدرد" خواتین نے یکے بعد دیگرے کئی مضامین اخبار مذکور کے مکتوبات کے کالموں میں شائع کرائے اور "نامہ نگار" کی بجائے پُر لطف عنوان قائم کیا گیا

A woman who seeks fair play.

اس مسودہ قانون کے محرک میاں عبدالعزیز صاحب ایم۔ایل اے کا ایک مضمون اسی پرچے میں شائع ہوا جس کا عنوان ہے:

Muslim women & divorce

"مسلم خواتین اور طلاق"

سارے مضامین کا بالاستیعاب مطالعہ کرنے سے حقیقت آشکار ہوجاتی ہے کہ خواتین کے دلوں میں قطعی طور پر یہ خیال جاگزیں ہو چکا ہے کہ ایک مسلمان عورت سوائے اسکے کہ وہ مرتد ہوکر نکاح فسخ کرائے، بعض ظالم خاوندوں سے قطعاً رہائی حاصل نہیں کرسکتی۔ "خلع" کا لفظ اس بیسویں صدی میں غلام آباد ہند کے مولویوں کے لئے صرف ایک تماشائی کھلونا ہے جو وہ کبھی کبھی مسجد میں اپنے حواریوں کو خوش کرنے کے لئے وعظ میں استعمال کرلیا کرتے ہیں ورنہ عملاً اس پر کہیں عملدرآمد نہیں ہوتا۔ ازبسکہ میں خود "مولوی نما" انسانوں سے اتنا ہی خائف ہوں جتنا کہ پلیگ کے ایام میں ڈاکٹر لوگ چوہوں سے ڈرا کرتے ہیں لیکن بدقسمتی سے خود بھی لوگوں کی نظروں میں "مولوی" کے لفظ کا دم چھلہ میرے نام کے ساتھ موجود ہے۔ اس لئے اس مبحث کے متعلق بعض خیالات پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں:-

(۲)

بحیثیت مسلمان ہونے کے ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے۔ اس لئے سب سے پہلے قرآن کے ان اصولوں کو سمجھ لینا ضروری ہے جو طلاق کے سلسلے میں جزئیات اور قانون سازی کے لئے راہ نمائی کا کام دیتے ہیں:-

۱:- اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ -

یہاں طلاق کا نصاب بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ دو مرتبہ کی طلاق رجعی ہے اور تیسری مرتبہ کی بائن۔

۲:- وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنْ طَلَّقَهَا اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ -

(ب) اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ -

قرآن مجید میں جہاں کہیں طلاق کا ذکر آیا ہے مذکر کے صیغوں میں آیا ہے۔ اور اس فعل کو مرد کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ یہ ایک طرح کی دلیل ہے کہ شوہر بحیثیت شوہر ہونے کے طلاق دینے یا نہ دینے کا کلی اختیار رکھتا ہے اور کوئی قانون ایسا نہیں بنایا جاسکتا جو اس کا یہ حق سلب کرتا ہو۔

۳:- وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ -

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ شوہر اور بیوی کے معاملات میں سب سے زیادہ اہم امر یہ ہے کہ وہ "اللہ کی حدود" قائم رکھیں اگر قاضی کو یقین ہوجائے کہ وہ ازدواجی زندگی میں "حدود اللہ" برقائم نہیں رہ سکتے تو پھر کوئی چیز ایسی نہیں جس کی خاطر جمع زوجین کا فیصلہ ضروری ہو بلکہ ہر چیز قربان کی جاسکتی ہے۔

۴:- وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا -

یہاں یہ اصول بیان ہوا ہے کہ اگر خاوند اور بیوی میں جھگڑا ہوجائے اور صلح کی کوئی صورت نہ پیدا ہوسکے تو ایک ایک شخص مرد اور عورت کے رشتہ داروں میں سے بطور حکم مل کر ان کے جھگڑے کا تصفیہ کریں۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اور فَابْعَثُوْا کے مخاطب مسلمانوں کے

"اہل الرائے اولی الامر ہیں" ہیں۔ اسلئے حکم مقرر کرنا ان ہی کا کام ہے اور اگر "حکمین" کوئی تصفیہ نہ کرسکیں تو آخر میں تصفیہ کا حق بھی ان کو ہوگا۔

۵:۔ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا ۔

یہاں اسلامی قانون کے اس اہم اصول کی طرف اشارہ ہے کہ عورت مرد کے بندِ نکاح میں اس طرح نہ روکی جائے کہ اسکے لئے موجب ضرر ہو اور وجہ حق تلفی ہو۔

۶:۔ عَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ

اگر روکا جائے تو "معروف" کے ساتھ روکا جائے۔ جہاں ضرر اور حق تلفی کا ڈر ہو وہاں "تسریح باحسان" پر عمل کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ ارشاد نبوی یہ ہے کہ اسلام کے قانون میں نہ کوئی چیز ضرر پہنچانے والی ہے اور نہ اجازت ہے کہ کسی کو ضرر پہنچایا جائے۔

۷:۔ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ

کسی عورت کو ایسی حالت میں نہ چھوڑا جائے کہ وہ ایک شخص کے رشتۂ نکاح میں بندھ کر معلق ہوجائے۔ یعنی نہ تو شوہر کی معیت اور معاشرت ہی نصیب ہو اور نہ کسی دوسرے سے نکاح کرنے کی آزادی ہو۔

(۳)

اصولی بات

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ ۔ (اگر تم کسی امر کے بارے میں جھگڑو تو اللہ اور اسکے پاک رسول کی طرف رجوع کرو")۔

اب بحکم آیت بالا جب عورت کو اپنے شوہر کے ظالمانہ رویے کے خلاف شکایت ہوگی تو وہ بھی اللہ اور اسکے رسول کے قانون کی عدالت میں لائی جائے گی۔ اور اسلام میں تمام حقوق اس شرط کے ساتھ مشروط ہیں کہ ان کے استعمال میں ظلم نہو اور اور حدود اللہ سے تجاوز نہو۔ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ جو شخص اللہ کی حدود سے تجاوز کرتا ہے وہ خود اپنے ذاتی حقوق کے سلب کرانے کا مستحق ہوجاتا ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے نفس پر خود ظلم کیا۔ اب اگر قانون کی نگاہ میں عورت کی شکایت جائز ہے تو قانون کے نافذ کرنے والے اولی الامر مجاز ہیں کہ شوہر کو اسکے اختیار سے محروم کردیں۔

مسلمان (فقہا)۔ فقہا کی ایک جماعت کہتی ہے کہ بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ کی بنا پر مرد کو جو اختیار دیا گیا ہے وہ کسی شرط کے ساتھ مشروط نہیں۔ لیکن قانون پر گہری نظر ڈالنے والے یہ ماننے پر مجبور ہونگے کہ یہاں بھی استثنار موجود ہے اگر مرد طلاق دینے پر راضی نہو تو قاضی یہ اختیار خود اپنے ہاتھ میں لے کر استعمال کرسکتا ہے۔ قرآن اسی کا موید ہے۔

(۴)

ہدایہ وغیرہ میں امام ابوحنیفہؒ سے منقول ہے۔ اذا ارتد احد الزوجین وقعت الفرقۃ بغیر طلاق۔ اگر زوجین میں سے کوئی مرتد ہوجائے تو فرقت بغیر طلاق ہوتی ہے۔ شرع حنفی کے اس صریح حکم کو سامنے رکھ کر بالخصوص ہندوستان کی غلام ذہنیت قرآنی اصول کی دشواری کا خیال کرکے اپنی خلاصی کے لئے دوسری فقہی روایت کا بہانہ بناتی ہے۔

اور اسکے ساتھ ہی بعض مکرگدا ملاں بھی موجود ہوتے ہیں جو فوراً اپنے نکاح خوانی کے ہدیئے کا خیال کرکے یہ مشورہ دے دیتے

ہیں کہ عیسائی مشن ہی اصل مصیبت کا حل ہے !

(۵)

جو زیادہ عقلمند مولوی صاحبان ہیں اور کچھ خوفِ خدا بھی رکھتے ہیں۔ وہ یا تو جواب فتوے میں لکھ دینگے : "حاکم مجاز نکاح فسخ کرادے" اور پہلی صورت کو غلط بتا کر یہ الفاظ تحریر کر دینگے :

"ہدایہ وغیرہ کی اس عبارت سے وہ عورت صرف اپنے مسلمان شوہر پر حرام ہو جاتی ہے۔ مگر اس فرقت سے اسکو یہ حق حاصل نہیں ہوتا کہ وہ دوسرا نکاح کر سکے۔"

مزید برآں ان کا ارشاد یہ بھی ہوگا کہ مشائخ بلخ و سمرقند اور بعض مشائخ بخارا کا فتوے یہ ہے کہ ارتداد سے عورت کا نکاح فسخ نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے مسلمان شوہر کے نکاح میں بدستور رہتی ہے۔ اس فتوے کی بنا یہ ہے کہ "ارتداد" صرف بند نکاح سے رہائی حاصل کرنے کے لئے ہوا ہے اور اس حیلے کو روکنے کی یہی صورت ہے کہ نکاح پر اس کے ارتداد کا کوئی اثر تسلیم نہ کیا جائے

(۶)

مولوی فقہا نہیں بلکہ انگریزی حکومت کے کرسی نشین فقہا بھی بعض دفعہ یہی رنگ انتیار کر لیتے ہیں۔ چنانچہ ایک بزرگ لکھتے ہیں :-

All Jurists, including Sir Roland Wilson, are unanimously of the opinion that apart from judicial divorce the Khula passage of the Holy Quran, part 2 ch 1, Sec: 9 gives power to a judge to grant Khula to a wife at her insistance on the mere proof of incurable disagreement or aversion

C M.G July 1. 1937.

محمڈن لاء مرتبہ امیر علی جلد ۲ طبع چہارم صفحہ ۵۸۲ پر مصنف نے گیارہ سے زیادہ وجوہ لکھی ہیں۔ جن کی بنا پر عورت طلاق حاصل کر سکتی ہے۔ ان میں ظلم اور استیصال نفقہ بھی موجود ہے۔

اس کی تائید بھی ایک سے زیادہ مرتبہ ہو چکی ہے۔ ملاحظہ ہو

۱۔ رابنسن بجے۔ ان۔ اے۔ آئی۔ آر ۱۹۲۰ء لوئر برما ۵۹۔

۲۔ ڈویژن بنچ ان

آئی۔ایل۔آر ۶۲ کلکتہ ۱۰۸۸

اس خیال کے انگریزی حکومت کے فقیہ۔ ڈی ایف ملا کے "قواعد قانون محمدی" Principles of Mohammadan law. کو قابل سند نہیں قرار دیتے اور اس کتاب کو صرف ایک قدیم دستاویز تصور کرتے ہیں !

(۷)

اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم جب تک قانونِ خدا کو مِن حَیثِ الکتاب تعزیرات ہند کی جگہ نافذ نہیں کرا لیتے۔ ہمارے ان خیالی قلعوں کا اثر نسوانی دنیا کو کہاں تک متاثر کر سکتا ہے۔

۱:۔ ہم ایک غیر مسلم حکومت کے ماتحت ہیں اور وہ بھی اس طرح کہ وہ حکومت اپنے قیام کے لئے مسلمان۔ ہندو اور سکھ

سب کو اصولاً ایسے مذہبی معاملوں میں ایک جیسا سمجھنا ضروری خیال کرتی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو جو آریہ بن جائے یا عیسائی ہو جائے۔ اسکی مرضی کے خلاف سابقہ نکاح پر مجبور کرینگی۔ جو بحالت "اسلامی قانون" کیا جا سکتا ہے!

ب:۔ ہمارے وکیلوں، مولویوں اور عام مسلمانوں کے دلوں میں اللہ کا ڈر باقی نہیں رہا۔ بالخصوص طبقۂ اول تو عین سنت پر فقیہوں اور فریسیوں کی طرح حیلہ تراشیوں کو اپنا ذریعۂ معاش سمجھتا ہے۔ ہارون الرشید اور مامون الرشید کے مفتی اگر "سخن درین است" کی جنس گراں مایہ سے خریدے جا سکتے ہیں۔ (تاریخ الخلفاء سیوطی) تو یہ حکومت کفر کے پروردہ کہاں اتنے پاکباز ہونگے کہ وہ ملکی قانون اور اسلامی شریعت کے لسانی اقرار کا بہانہ کر عورت کو مرتد بنانے میں مدد نہ دیں!

ج:۔ ہندوستان کے اکثر مولوی ہندوؤں اور آریوں کو اہل کتاب نہیں سمجھتے۔ کتابی مذاہب کے لئے بدرجۂ آخر وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ سے فائدہ اٹھا کر اگر کہا جائے کہ وہ مسلمان مرد کے نکاح میں رہ سکتی ہے تو بات رہ جائیگی لیکن غیر کتابی آریہ اور سکھ وغیرہ ہو جانے کی صورت میں اس کو مسلمان مرد کے نکاح میں رکھنا قرآن حکیم کے صریح حکم کے خلاف ہے!

(۸)
خاتمہ کلام

وجوہ بالا اس امر کے لئے کافی ہیں کہ ہمارے مفتی صاحبان اپنی لسانی سے اس غریب صنف کو مرعوب کرنے کی بجائے کوئی مفید عمل قدم نہیں اٹھاتے اور نہیں جانتے کہ درحقیقت عورتوں کے ارتداد کے اسباب کیا ہیں!

نہایت وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ ہزار میں سے دو چار عورتیں ہی ایسی ہوں گی جن کے عقیدے میں فی الواقعہ تغیر ہوتا ہے۔ اور اصل میں وہ دین حق سے زبانی طور پر صرف اس لئے انکار کرتی ہیں کہ ظلم اور ضرر کی بہت سی حالتوں میں رائج الوقت قانون کے تحت عورتوں کے لئے دادرسی کی کوئی صورت نہیں،

بدبخت شوہر سخت سے سخت ظلم کرتا ہے۔ خطرناک یا قابل نفرت امراض یا سخت بیہودہ عادات میں مبتلا ہے۔ بیوی اس کے نام تک سے نفرت کرتی ہے۔ باہمی تعلقات منقطع ہیں مگر بند نکاح سے کوئی صورتِ خلاصی نظر نہیں آتی۔

شوہر مفقود الخبر ہے۔ سالہا سال سے اس کا پتہ نہیں۔ عورت پر زندگی اجیرن ہوگئی ہے۔ مگر اس مصیبت سے نجات حاصل کرنے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔

یہ ایک دوسرا ظلم ہے کہ ادھر ادھر کی فقہی جزئیات نکال کر ان قسمت کی ماری ہوئی عورتوں کے لئے دامن کفر میں جائے پناہ کو ناممکن قرار دے کر ارتداد کی بجائے سنکھیا کی پڑیا کے حوالے کیا جائے۔ انگریزی حکومت کے مفتی خواہ عبدالعزیز بیرسٹر ہوں یا کوئی دوسرے صاحب اور غلام آباد ہند کے مسجد نشین مولوی کان کھول کر سن لیں کہ اب یا تو انھیں صاف اعلان کرنا پڑے گا کہ جہاں تک اللہ اور اسکے رسول کے منصوص احکام کا تعلق ہے اس میں قطعاً ایسی تنگی نہیں جو کسی کے لئے موجب ضرر ہو چہ جائیکہ موجب ارتداد بن سکے۔ اس لئے اب دو ہی براہین ہیں:۔

اولاً۔ یا تو سارے مسلمان تخت یا تختہ کو مطمع نظر بنا کر

قانون خدا اگر قانون بنانے کے لئے میدان میں آجائیں اور قرن اول کے اسلاف کی طرح چند سالوں میں شریعت اسلامی کے وہ قاضی مقرر کرانے میں کامیاب ہوجائیں جو "حاکم مجاز" نہوں بلکہ حقیقی حاکم مجاز ہوں۔

ثانیاً۔ اقرار کریں کہ ہم غلامی پہ رضامند ہیں اور اس صورت میں سارے علما ملکر کم از کم فقہا کے ایسے اجتہادی احکام کو جو ارتداد کا موجب بنتے ہیں دوسرے اجتہادی احکام سے بدل دیں تاکہ (نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری) کے مصداق نہ وہ جزئیات ہونگی اور نہ ارتداد مسلمات کا دروازہ کھلا رہے گا۔ وما علینا الا البلاغ۔

ماہِ صیام

(از جناب مظہر الحق مظہر بہاری)

نویدِ خیر ہے کہ آج پھر ماہِ صیام آیا + فلک پر نورِ حق چمکا زباں پر حق کا نام آیا
دلِ مسلم میں اک طوفانِ لطفِ آرزو اٹھا + مہِ رمضان ہے کہ جب خدا کا فیضِ عام آیا
ترستی تھیں نگاہیں سال بھر سے دید کو جسکی + نگاہوں میں اتر کر جلوۂ ماہِ تمام آیا
دلِ مردہ میں پھر روحِ تمنا دوڑ کر آئی + تنِ بیمار کو پھر زندگانی کا پیام آیا
خدا کا عہد یوں اسلام نے پورا کیا آکر + پلانے کو مئے توحید کا لبریز جام آیا
درِ رحمت کھلا مومن کے لب پر پھر دعا آئی + اجابت کے لئے بڑھکر خدا کا لطفِ عام آیا

جہنم بند، درِ جنت کے سب کھولے فرشتوں نے
خدا کا عرش سے پھر اپنے بندوں کو سلام آیا

خطبۂ صدارت

(از جناب نواب زادی بلقیس خانم صاحبہ بنت عالیجناب نواب مظفر خان بالقابہم)

(جو مدرسۃ البنات کے زنانہ جلسہ کی تقریب پر نشست اول میں ۱۳ راکتوبر کو پڑھا گیا)

آپ نے آج کے جلسے کی صدارت عنایت فرماکر جو میری عزت افزائی کی ہے۔ اس کے لئے میں تہ دل سے شکر گزار ہوں

مدرسۃ البنات کی ابتدا سے لیکر اب تک میں اس کی تدریجی ترقی کو بڑی دلچسپی کے ساتھ دیکھتی رہی ہوں۔ کیونکہ اس کی ترقی مسلمان لڑکیوں کی ترقی ہے۔ ان مسلمان لڑکیوں کی جو مسلمان مائیں بنینگی اور جنکے نونہال ملک و قوم کا نام روشن کرینگے۔ اس مدرسہ سے ہماری بڑی بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ ان ننھی ننھی بچیوں کی ذہنی اور جسمانی ترقی پر ہمارے مستقبل کا انحصار ہے۔ اور میں آپ کو یقین دلاتی ہوں۔ کہ وہ دن میری زندگی کا ایک یادگار دن ہوگا۔ جب اس مدرسہ کی نئی عمارت مکمل ہو جائیگی۔ اور ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔ جس میں یہ مدرسہ اپنے بلند اور نیک مقاصد کو زیادہ اچھی طرح پورا کر سکیگا۔

مسلمانوں میں لڑکیوں کو تعلیم دینے کا خیال کچھ بہت پرانا نہیں۔ مولانا حالی مرحوم اور قبلہ سید ممتاز علی اسکی موافقت کرتے رہے۔ اب یہ تحریک بفضل تعالے پھل نکلی ہے۔ اور حالی کی "ستو نتیاں" اب صحیح معنوں میں ستونتیاں کہلانے کی مستحق ہو رہی ہیں۔ بچے مدرسوں میں صرف پانچ یا چھ گھنٹے رہتے ہیں۔ باقی وقت انھیں ماؤں اور بہنوں کے ساتھ صرف کرنا ہوتا ہے۔ اور بچہ کے ذہن کی اصلی ارتقا اسی فضا اور اسی ماحول کے مطابق ہوتی ہے۔ جو اسے گھر میں میسر آتا ہے۔ لیکن اگر وہاں اسکے چاروں طرف جاہل اور ان پڑھ عورتیں ہی ہوں۔ تو ظاہر ہے کہ ان کی دماغی پرورش غلط طریقے پر ہوگی۔ اور وہ بھی ان کی طرح تعصبات۔ توہمات اور فرسودہ رسومات کا حلقہ بگوش ہو کر رہ جائیگا۔ اسلام نے عورت کو جو درجہ دیا ہے وہ تمام مذاہب کے لئے قابل تقلید ہے اور مسلمان عورت ہر لحاظ سے دوسرے مذاہب کی عورتوں کے مقابلہ میں بلند حیثیت رکھتی ہے۔ مگر اب تک جہالت کی وجہ سے ہم ان حقوق سے کوئی جائز فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ لیکن آج ہندوستان بھر میں تمام ترقی پسند مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ لڑکیوں کی ذہنی پستی ہماری قوم کی ترقی میں سب سے بڑی سدراہ ہے اور اسے ہٹانا گویا بہتری کی طرف پہلا قدم ہوگا۔ اس نیک کام کو متعدد درسگاہیں پورا کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ انھیں میں ایک مدرسۃ البنات ہے۔ مگر میری رائے میں اسے عام مدارس پر بعض وجوہات کی بنا پر امتیاز حاصل ہے۔ مغربیت کی اندھادھند تقلید میں ہماری قوم نے مذہب کی اہمیت کو بالکل فراموش کر دیا وہ نہیں سمجھتے کہ مغرب کی موجودہ بے چینی اور موجودہ اضطراب سب بے یقینی اور بے دینی کے باعث ہے۔ اسلئے باوجود ہر طرح کی آسائشوں کے آج ان کی زندگی میں سکون و اطمینان اور حقیقی مسرت ناپید ہے۔ ان حالات میں ایسے مدارس کی اشد ضرورت ہے۔ جو دنیاداری کی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینداری بھی سکھائیں جس زندگی کی بنیاد مذہب پر نہیں وہ نازک شاخ پر بنے ہوئے آشیانے کی طرح ہے۔ اور کبھی بھی حوادث کے جھونکوں کی تاب نہ لا سکے گی۔ مدرسۃ البنات میں اس حقیقت کو پوری طرح سمجھا گیا ہے۔ اور جو لڑکیاں یہاں سے تعلیم پا کر نکلیں گی۔ وہ خواہ کسی سوسائٹی میں ہوں۔ اور کسی رنگ میں رنگی جائیں۔ ان کے اندر ایک ایسی روشنی موجود رہے گی۔ جو انھیں بری ترغیبات اور خطرناک راستوں سے بچائیگی۔ اور یہ پاک روشنی ان کے بچوں کے سینے میں چمکے گی اور قوم کا مستقبل منور کریگی۔

ایک سگھڑ بیوی کے لئے علاوہ امور خانہ داری جاننے کے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ بچوں کی صحت اور اپنی صحت کی نگہداشت کرے اور اسکے متعلق سب کچھ جانتی ہو۔ اسلئے مجھے یہ دیکھکر

نہایت مسرت ہوتی ہے کہ مدرسۃ البنات میں لڑکیوں کی صحت جسمانی کو خاص توجہ دی جاتی ہے۔ اور انھیں ہر طرح ورزش کا شوق دلایا جاتا ہے۔ مدرسہ کے باقی شعبوں کے متعلق مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور جہاں تک دستکاری کا تعلق ہے آپ اُن بچیوں کے بنائے ہوئے نمونے خود دیکھکر انکی قابلیت اور سلیقے کا اندازہ کر سکتی ہیں۔ اسی مدرسہ میں ایک بات ایسی ہے جس کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ وہ لباس کی سادگی ہے۔ آجکل لڑکیوں کے مدارس اور خصوصاً پنجاب کے فیشن پرستی کے گہوارے بنے ہوئے ہیں۔ جتنی توجہ لڑکیاں اپنے کپڑوں کی تزئین میں صرف کرتی ہیں۔ اگر اتنی ہی باقی چیزوں پر کریں۔ تو ہمارے بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جائیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چند ایک لڑکیاں جو امیر گھرانوں کی ہوتی ہیں۔ کپڑوں کے انتخاب میں خاص تکلف سے کام لیتی ہیں ان کی تقلید میں باقی لڑکیاں بھی کپڑوں کی طرف زیادہ توجہ دیتی ہیں۔ اور بعض اپنی حیثیت سے زیادہ اچھے اور قیمتی کپڑے پہنتی ہیں۔ اسکے دو نتائج ہیں۔ ایک تو یہ کہ ایسی لڑکیاں اور ان کی تعلیم ماں باپ پر بار ہو جاتی ہیں۔ اور شادی کے بعد خاوندوں پر بھی۔ ان کی زندگی کا واحد مقصد آرائش ۔ زیبائش اور نمائش بن جاتا ہے۔ دوسرے جن لڑکیوں میں ان کی تقلید کرنے کی استطاعت نہیں ہوتی۔ وہ دل ہی دل میں کڑھتی ہیں۔ کیونکہ بجائے قابلیت اور لیاقت کے ہمارا معیارِ برتری اچھے اور قیمتی کپڑے ہیں۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ اب پنجاب والوں کو اس مسئلہ پر غور کرنے کا خیال ہو چلا ہے۔ یکساں اور سستے کپڑوں کے باعث لڑکیوں کے دلوں پر لباس کی سادگی اور تکلف اور کمتری اور برتری کا احساس نہیں رہتا۔ اب تک میں نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ مدرسۃ البنات لڑکیوں کی زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہے۔ اور انھیں ہر طرح مکمل اور مفید عورتیں بنا سکتا ہے یعنی ادبی۔ روحانی۔ جسمانی ہر قسم کی تعلیم کے اسباب مہیا کرتا ہے۔ مگر میری رائے میں اس میں ایک چیز کی کمی ہے۔ اور اس کمی پر میں کچھ بحث کرنا چاہتی ہوں میں نے آپ سے ابھی کہا تھا کہ تعلیم کا مقصد ایسی لڑکیاں پیدا کرنا ہے۔ جو آئندہ زندگی میں اپنے خاوندوں اور بیٹوں کے لئے بار نہ بن جائیں۔ ان کی ترقی میں حائل نہ ہوں۔ ادبی۔ مذہبی۔ جسمانی اور دستکاری کی تعلیم اپنی اپنی جگہ اہم ہیں۔ مگر آجکل کے مسائل پچھلے زمانہ کے مسائل سے قدرے مختلف ہوتے جاتے ہیں۔ لڑکیوں کو ان مسائل سے بھی آگاہ کر دینا چاہیئے۔ تاکہ عورت صحیح معنوں میں خاوند کی رفیقِ زندگی ہو سکے۔ اسے اگر عملی طور پر نہیں تو کم از کم علمی اور اصولی طور پر ان مسائل سے آگاہی ضرور ہونی چاہیئے۔ جس میں اسکے خاوند کا دماغ رات دن لگا رہتا ہے ہندوستان میں آج تعلیمیافتہ نوجوانوں کو عام شکایت ہے کہ انھیں گھر کی فضا موافق نہیں۔ ان کے احساسات۔ جذبات خیالات انکی بیویاں نہیں سمجھ سکتیں۔ اس لئے جب وہ گھر میں آتے ہیں تو گویا ایک ذہنی قید خانے میں آتے ہیں۔ اور اس طرح گھر بجائے دار الامان ہونے کے انکے لئے دار البلا ہو جاتا ہے۔ اور میاں بیوی دونوں کا زاویۂ نگاہ اور اندازِ نظر جدا جدا ہونے کے باعث دونوں ایک دوسرے کے لئے بار بن جاتے ہیں۔ اسلئے میری رائے میں اگر خانگی اقتصادیات اور دستکاری وغیرہ سے بڑھکر لڑکیوں کو موجودہ اقتصادی اور سیاسی رجحانات کا

مفہوم ہی سمجھا دیا جائے۔ تو اس سے نہ صرف ان کی آئندہ زندگی خوشگوار ہو جائیگی۔ بلکہ ان بیشمار خرابیوں کا انسداد بھی ہو جائیگا۔ جن کا باعث عورتوں کی ان مسائل سے لاعلمی ہے۔ اس قسم کی تعلیم کی راہ کی دقتوں کو میں خود سمجھتی ہوں۔ مگر مجھے امید ہے کہ آہستہ آہستہ یہ کمی بھی پوری ہو جائیگی۔ اور اس وقت جو لڑکیاں اس مدرسہ سے پڑھکر نکلیں گی۔ وہ واقعی قابلِ تقلید ہوں گی۔ آخر میں ایک بار پھر آپکا تشکر یہ ادا کرتی ہوں اس زحمت کے لئے جو آپ نے اس تقریر کو سننے میں گوارا کی ہے۔ اور تمام بہنوں سے التجا کرتی ہوں کہ اس مدرسہ میں ہر طرح سے دلچسپی لیں۔ اور پورے خلوص سے کوشش کریں کہ یہ ہمیشہ ترقی ہی کرتا جائے۔ اس مدرسہ کو ابھی بہت سی دشواریاں پیش آئینگی۔ لیکن اگر ہم سب متفقہ اور متحدہ طور پر خلوص کے ساتھ ان کا مقابلہ کرتے رہے۔ تو وہ دن دور نہیں جب ہمارا مدرسہ تمام ملک کے لئے ایک نمونہ ہوگا اور وہ دن گویا ہمارے خوابوں کی تعبیر ہوگا۔

انشاء اللہ مجھ سے جو کچھ ہو سکا اسکی امداد کرونگی۔

خطابِ پریشاں

(از جناب محمد فرحت اللہ خاں فرحت شاہجہانپوری)

شوق سے تم جان و دل اسلام پر شیدا کرو + رابعہ اور فاطمہ کے نام کو زندا کرو
حرمتِ اسلام ہو تم غیرتِ قومی ہو تم + شوکتِ اسلام و ملت کو نہ یوں رسوا کرو
کس قدر بیباک پھرتی ہو الٹ کر تم نقاب + اے حیا کی پتلیو! پردہ کرو پردا کرو
مایۂ شرم و حیا ہے زیورِ جنسِ لطیف + اپنی آنکھوں میں تم اس کی روشنی پیدا کرو
جس سے ہو مقصود اپنی قوم کی کچھ بہتری + پیاری بہنو! کام دنیا میں کوئی ایسا کرو
ملک پر چھائے فلاکت اور تم مصروفِ عیش + قوم پر آئے تباہی اور تم دیکھا کرو
کاش آجائے تمھیں پھر یاد اپنی قوم کی + خولہ و طلحہ کو پھر اے کاش تم زندا کرو
راستہ پُر خار ہے اغیار ہیں نیزہ بکف + خالد و حیدر سا کوئی رہنما پیدا کرو
چھوڑ دو یہ سستی و غفلت خدارا چھوڑ دو + خالدہ سا جوش و ہمت بہنو! تم پیدا کرو
مدتوں سے گوش بر آواز ہیں اہلِ جہاں + زمزمہ توحید کا تا آسماں پیدا کرو

ہاں ذرا ہشیار ہو جاؤ خدا کے واسطے
ہادیِ برحق محمد مصطفےٰ کے واسطے

دینی موازنے سے

دلھن کے لئے دس دنیوی نصیحتیں

(از جناب خان محمد حسین خان بی۔اے (علیگ) سابق رئیس تمدنیات افغانستان)

دینی احکام تو بعیت کی آیت میں مندرج ہیں: اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ ۔ اوران کا تعلق تمام عالم نسا کے ساتھ ہے ۔مگر دنیوی مواعظ ایک جداگانہ حیثیت رکھتے ہیں جو بیشتر تجربے پر مبنی ہیں ۔ فلاحت کی بابت حدیث نبوی ہے :۔ اَنْتُمْ اعلم بامور دنیاکم ۔ زراعت ۔صناعت ۔ تجارت وغیرہ کی طرح معاشرت کے کاروبار کا بھی ایک پہلو دنیوی ہے ۔ اگرچہ دینی و دنیوی امور کے درمیان ایک محکم و معین خط و حد فاصل مقرر نہیں کی جا سکتی ۔مگر پھر بھی یہ دونو علیحدہ ہیں اور ان کی مثال دو دریاؤں کی سی ہے جو باہم ملے جلے ہوں اور ان کے مابین بیّن فاصلہ بھی ہو :۔ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۔

جیسے اسلام سے قبل باغبانی کے بارے میں جو فنی باریکیاں تھیں ان کو شارع نے اپنا منصبی فرض نہ سمجھکر الگ رہنے دیا اور اس کے ماہروں کو اس ہنر میں بلکہ اپنے سے بہتر قرار دیا اسی طرح شعر و سخن کے متعلق تو اوپر سے فیصلہ صادر ہوا کہ ہم نے اسے موزوں کلام نہیں سکھائی اور نہ ہی وہ اسکے شایانِ شان تھی ۔جاہلیت کے زمانے میں بعض دینی باتیں بھی عرب کے شرفاء میں بدرجۂ اعلیٰ مروج تھیں ۔ چنانچہ ہندہ ابوسفیان کی زوجہ اور امیر معاویہ کی والدہ جب مسلمان ہونے لگیں تو بعیت کے وقت چوری اور زنا کا نام سنکر بول اٹھی کہ کیا ایک شریف بی بی پر ان دو بیہودہ اور پست باتوں کا گمان ہو سکتا ہے ؟

بعض علما و شعرا نے تاریخی واقفیت کی قلت کے سبب یہ مشہور کر رکھا ہے کہ عرب دنیوی اور اجتماعی اوصاف سے بالکل عاری تھے اور اس اظہار کو وہ خدمتِ اسلام سمجھتے ہیں ۔ حالانکہ دین کی فضیلت اسمیں ہے کہ ایک دنیوی تہذیب و تمدن سے آراستہ قوم کو صراطِ مستقیم پر رہنمائی کی جائے ۔ افریقہ کے وحشیوں کو مسلمان بنانا مشکل ہے یا امریکہ کے تعلیم یافتہ لوگوں کو ؟ عرب میں یہودی ، نصرانی ، صابی اور دہری باشندے موجود تھے ۔پھر کیونکر یہ الزام درست آسکتا ہے کہ وہ سراپا بربریت میں ڈوبے ہوئے تھے ؟ البتہ ان کی جاہلیت سے مراد وہی ہو سکتی ہے جو فی زماننا یورپ پر بھی عائد ہوتی ہے یعنی وہ صحیح دین سے بھٹکے ہوئے ہیں اگرچہ ان میں دنیوی علوم و فنون کی کثرت ہے ۔

عرب میں ایسے گھرانے بستے تھے جن میں تہذیب و تمدن

اوران کے لوازم پائے جاتے تھے۔ باوجود اس کے انھوں نے اسلام کو قبول کرلیا جو دلیل ہے اس امر کی کہ انکے متنور دماغوں نے بھی تکمیل کی ضرورت محسوس کی۔ مقالۂ حاضرہ کے عنوان کو ایک اہم تاریخی تصحیح اور اجتماعی اصلاح کے لئے اب تجزیہ کیا جاتا ہے:۔

قبیلۂ ربعیہ کی ایک عورت اپنی لڑکی کو نصیحت کرتی ہے جو حارث نامی ایک بادشاہِ قبیلۂ کندہ سے بیاہی جارہی ہے: اے بیٹی اگر وصیت پند صرف بے ادبوں کیلئے ہوتی اور حسب ونسب والے اس سے معاف ہوتے تو مجھے تمھاری ہدایت کی حاجت نہ پڑتی۔ لیکن نصیحت وہ چیز ہے جو داناؤں کیلئے تذکار و یاد دہانی کا موجب ہوتی ہے اور غافلوں کو اخطار و تنبیہ کا کام دیتی ہے۔ اسلئے ہر شخص کیلئے منفعت سے خالی نہیں۔ میری بیٹی! اگر والدین کی دولتمندی اور آسودگی کے سبب کوئی لڑکی ازدواج سے مستغنی ہوسکتی تو سب سے زیادہ اسکی تو اہل تھی۔ لیکن جیسا کہ مرد عورتوں کیلئے پیدا ہوئے ہیں۔ ہم بھی انھی کے واسطے خلق ہوئی ہیں۔ لہٰذا وہ وقت آپہنچا ہے کہ اپنے ماں باپ کے گھر سے اور اس گھونسلے سے جسمیں تونے پرورش پائی ہے ایسے خانہ و آشیانہ میں جارہے جہاں ایسا مرد بستا ہے۔ جسکے ساتھ عمر بھر تونے نشست و برخاست اور محبت و الفت نہیں کی۔ پس اسکی رضا کے حصول کیلئے دل و جان سے کوشش لازم ہے۔ تاکہ جس طرح تو اسکی لونڈی بنکر اطاعت کرے وہ بھی غلام کی مانند تیرا تابعدار ہوجائے۔ اس مقصد کیلئے دس نصیحتیں کرتی ہوں:۔

(۱) قناعت کو اپنا شعار بنانا۔ شوہر جیسی خوراک و پوشاک مہیا کرے اسکو دل سے قبول کرکے خوشنودی ظاہر کرنا۔ قناعت سے دل کو ہمیشہ راحت ملیگی۔

(۲) اطاعت و فرمانبرداری سے اسکے ساتھ معاملہ کرنا۔ اسکی مراعات خاطر پیش نظر رکھکر جو وہ کہے کرنا جس سے منع کرے باز رہنا۔ ایسا سلوک وانس مرضئ خداوندی کے موافق ہوگا۔

(۳-۴) جہاں تک ہوسکے نظافت اور صفائی کی رعایت کرنا گھر اور اٹھنے بیٹھنے کی جگہ اور فرش و بستر اور جسم و لباس کو ہمیشہ پاک صاف اور تر و تازہ رکھنا۔ جس طرح تیرے خاوند کی نظر پڑے۔ وہاں ہرگز میلی کچیلی چیزیں پڑی رہنے نہ دینا۔ بہت احتیاط رکھنا کہ بدبو اسکے دماغ میں پہنچکر کراہت کا موجب نہو۔

(۵-۶) اپنے شوہر کے وقت طعام و خواب کو کبھی فروگذاشت نکرنا۔ جس وقت کھانے اور سونے کی عادت کر رکھی ہو اسمیں پس و پیش نہونے دینا اور معین اوقات پر دسترخوان و فراش کو تیار و آمادہ رکھنا۔ کیونکہ بھوک انسان کو غضبناک اور نیند غمناک بنا دیتی ہے۔

(۷-۸) اپنے شوہر کے مال و اسباب و اشیا کو پوری حفاظت اور نگہبانی سے سمیٹنا اور اسکے اقربا اور لواحقین کا لحاظ اور پاس رکھنا۔ کیونکہ یہ چیزیں حسن تدبیر اور کاردانی سمجھی جاتی ہیں۔

(۹) جب اپنے شوہر کے اسرار پر مطلع ہو تو ہرگز ان کا اظہار نہ کرنا کیونکہ بھید فاش کرنے سے اسکی رنجیدگی مرتب ہوکر بیوفائی نتیجہ دے گی۔

(۱۰) اپنے شوہر کی ہمدرد رہنا۔ اگر اسکو غمگین دیکھے تو اسکے غم و حزن میں شریک ہوکر حتی الوسع اسکی تسلی و دلجوئی کرنا اور فرحت و خوشی کی کوئی علامت ظاہر نہ کرنا۔ جب اسکو خوش و خرم دیکھے تو غم و غصے سے کنارہ کشی کرنا اگرچہ اس وقت کوئی رنج و کدورت بھی ہو تو اسکے کوئی آثار نہ دکھانا۔

اسلام نے ایسی باتوں کو معروف سے تعبیر کیا اور انکے علاوہ

منکرو عیوب ہیں جو اس عصر میں بھی جاہلیت اولیٰ کی مانند مغرب میں مروج ہیں۔ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ + يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔ گھروں میں وقار و متانت سے رہنا اور بے شرمی و بیحیائی سے آنکھیں چرانے باہر اتراتی مٹکراتی نہ پھرنا اور اپنی آرائش کو نہ دکھلانا مگر وہ جو جس کے ظاہر کرنے سے چارہ نہو۔ دین نے جہاں عفت و عصمت کی تاکید کی وہاں علم و فضل کو بھی عورتوں کے لئے فرض گردانا۔ ورنہ وہ اپنے حقوق کیسے حاصل کر سکتی ہیں۔ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ۔ لِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ۔ لِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ۔ مردوں سے اپنے حقوق لینا۔ ورثہ پانا۔ اور کمائی کا پورا حصہ لینا بھی ممکن ہے کہ عورتیں علم و فضل سے مطالبے کی اہل بنیں۔

ہمشیرہ کے نامۂ محبت کا جواب

(از بیگم صاحبہ افضل علی صاحب سب انسپکٹر پولیس گوہلہ۔ مقیم حال رہتک)

جناب الدہ محبوب احمد صاحب نے اپنی محترم بہن کے نام ایک منظوم خط مسلمہ کی وساطت سے بھیجا تھا۔ اسکا جواب بھی بذریعہ مسلمہ دیا گیا ہے (ادارہ)

مری پیاری ہمشیرۂ و جانِ جاں + محبت شعار اور بہت مہرباں
رہو جس جگہ خیریت سے رہو + ہمیشہ خوشی اور خورم رہو
ہمیشہ رہو تم بعیش و طرب + نہ آئے کبھی دل پہ رنج و تعب
تمہارا محبت بھرا خط ملا + کروں شکریہ اس کا کیونکر ادا
خوشی کا کروں اس کے اظہار کیا + ہے قاصر زباں اور خامہ مرا
تمہاری محبت میں مجبور ہوں + مگر آہ مہجور و رنجور ہوں
ارادہ بہت خط کا کرتی رہی + علالت سے لیکن میں قاصر رہی
علالت سے میں اپنی مغدور ہوں + پریشان ہوں اور مجبور ہوں
ہوئیں آہ تم ہم سے جس دم جدا + لکھوں اپنی حالت کا میں حال کیا
تمہیں کر کے رخصت جو گھر میں گئی + نظر خالہ صاحب کے اوپر پڑی
وہ رنجیدہ صورت نہ دیکھی گئی + کلیجہ کو بس تھام کر رہ گئی
ہوئیں کار میں تم دو جانے رواں + میں گھر آ گئی اپنے گریہ کناں

ہراساں بہت رہتی ہیں خالہ جاں + تمھارا ہے ذکر ان کے وردِ زباں
اگرچہ نہ میں نے تمھیں خط لکھا + مگر دل رہا یاد میں مبتلا
بہت یاد آتی ہو ہر دم بہن + کہ خاموش ہے یاں پہ بزمِ سخن
ہو کانٹوں میں جس طرح خنداں گلاب + تمھاری ہے ہم میں یونہی آب وتاب
جو بیگم کرم کرتی ہیں اس قدر + یہ اخلاق کا ہے تمھارے اثر
ہیں بیگم بہت نیک اور بے نظیر + رہے ان پہ فضلِ خدائے قدیر
وہ ہیں محتشم اور شیریں رواں + بہت اور بھی ان میں ہیں خوبیاں
خدا ان کو ہر طرح سے خوش رکھے + مراتب میں ان کے ترقی کرے
رہے پھولتا پھلتا یہ خانداں + نہ آئے کبھی اس پہ دورِ خزاں
رکھے ان کو خالق سدا شاد کام + مرا اُن کی خدمت میں کہنا سلام
توسل سے ان کے میسر ہوئی + یہ تم نے جو کہسار کی سیر کی
خدا تم کو رکھے یونہی شاد کام + نہ آئے زباں پہ کبھی غم کا نام
بہت حوصلہ ہے تمھارا بہن + نہ دل میں رکھو اپنے رنج و محن
صلہ صبر کا تم کو اللہ دے + عطا تم کو اعلےٰ مراتب کرے
بہت ہے تمنّا ملاقات کی + کلامِ محبت کی ہر بات کی
وہ میلاد کا دن وہ روزِ سعید + تمھاری بدولت بنا روزِ عید
ہوا عید میلاد کا جو قیام + تمھارا ہی سارا ہے یہ انتظام
وہ حالات سب عید میلاد کے + ہیں تہذیب نسواں میں سارے چھپے
دعا ہے کہ محبوب و مطلوب سے + ہمیشہ خوشی تم کو ہوتی رہے
وہ ہوں اس قدر لائق اور ہونہار + کہ تم دیکھو ہر وقت ان کی بہار
سنا ہے کہ تم عنقریب آؤگی + جو ہے حکمِ خالق تو مل جاؤگی
ہو اہلِ وطن کی طرف سے سلام + یہ سب یاد کرتے ہیں تم کو تمام
ہیں اشرف و رفعت بھی کرتے سلام + دعا پہنچے محبوب کو۔ نیک نام
مسلمان بہنیں جو ہوں واں تمام + مرا ان کی خدمت میں پہنچے سلام

۱۔ بیگم صاحبہ (والدہ صاحبہ محترمہ مکرمہ عالیجناب نواب صاحب دوجانہ) ۲۔ عید میلاد جو بہن صاحبہ کے زیر نگرانی انجمن تہذیب النسواں کی طرف سے بہت دھوم سے ہر سال منائی جاتی ہے۔ ۳۔ ہردو فرزندانِ ہمشیرہ

تپ دق کا بیمار نمبر ۱

(سلسلہ ۲)

(از جناب ڈاکٹر رام رکھا صاحب انچارج ٹیوبرکلوسس ڈسپنسری جالندھر)

دائی ۔ دروازہ کھولیئے!

مرتضٰے ۔ کہیئے کیسے آنا ہوا ؟

دائی ۔ جیسا کہ آپ کو صبح کہا تھا۔ ڈاکٹر صاحب باہر کھڑے ہیں وہ آپکے بچوں اور کنبہ کے دوسرے آدمیوں کو دیکھنے آئے ہیں۔

مرتضٰے ۔ آئیے ڈاکٹر صاحب تشریف لے آئیے!

ڈاکٹر ۔ میں اس لئے آیا ہوں۔ کہ دیکھوں کہ آپ کی بیوی سے بیماری دوسرے گھر کے کسی ممبر کو تو نہیں لگ گئی ہے۔

مرتضٰے ۔ خدا کا فضل ہے۔ میرے بھائی اور بہنیں سب تندرست ہیں ۔

ڈاکٹر ۔ بیماری کے جراثیم کا انسانی جسم میں داخل ہونا ایک بات ہے اور بیماری کا پیدا ہونا دوسری بات ہے ۔ جب بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ بیمار اس کو محسوس کرتا ہے اور اس کے لئے ڈاکٹروں سے مشورہ لیتا ہے ۔ لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ جراثیم جسم میں داخل ہو چکے ہوں۔ لیکن اس شخص کو بالکل علم نہ ہو۔ جیسا کہ میں نے آپ کو صبح بتایا تھا کہ آپ کی بیوی کے اندر تو جراثیم بچپن میں داخل ہو چکے تھے ۔ لیکن بیماری زچگی کے بعد پیدا ہوئی۔ اتنی مدت تک جراثیم کی اور جسم کی طاقتوں کی جدو جہد رہی۔ اور جسمانی طاقتوں نے جراثیم پر قابو پائے رکھا۔ لیکن ان کو مار نہیں سکے۔ یونہی جسمانی طاقتیں کسی وجہ سے کمزور ہو گئیں۔ جراثیم بڑھنے شروع ہوئے اور اتنے بڑھے کہ جسم کو نقصان پہنچنے لگا۔ اور جسم اس بات کو محسوس کرنے لگا۔ کہ میرے اندر کوئی دوسری طاقت مجھے کمزور کر رہی ہے۔ اسی کا نام ہے بیماری۔

مرتضٰے ۔ آپ کیسے معلوم کریں گے کہ ان کے اندر جراثیم داخل ہو چکے ہیں ؟

ڈاکٹر ۔ میں ٹیکا کر کے جانچ لوں گا۔

مرتضٰے ۔ ٹیکے سے تو تکلیف ہو گی بچے سکول پڑھنے جاتے ہیں لڑکیاں گھر میں کام کرتی ہیں۔ گھر کا کام رک جائے گا۔

ڈاکٹر ۔ بالکل نہیں۔ کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔ بچے کل بھی سکول جا سکتے ہیں۔ لڑکیاں کام کر سکتی ہیں ۔

مرتضٰے ۔ اچھا۔ تو پھر آپ ٹیکا کر دیجئے۔ یہ اچھا آپ کریں گے بیماری پہلے لے لی تو ہے۔ شاید یہ انتظام ابھی ہوا ہے۔ پہلے ایسا کوئی بندوبست نہ تھا۔ معلوم ہوتا ہے ہمارے پنجاب میں صرف جالندھر میں ہی ایسا انتظام ہے ۔ کیونکہ میں امرتسر اور دوسرے بڑے بڑے شہروں میں رہا ہوں۔ وہاں تو اتنی احتیاط کوئی نہیں کرتا۔

ڈاکٹر ۔ اب ٹیکے تو ہو گئے۔ ان سب کو پرسوں ڈسپنسری میں لانا۔ میں دیکھوں گا۔ کہ کس کے ٹیکے ابھرے ہیں

اور کس کے نہیں چھوئے۔

مرتضیٰ۔ اچھا صاحب ضرور لاؤں گا۔ میری بیوی کو تو دیکھ لیجئے آپ کے کہنے کے مطابق اس کی چارپائی دالان کے ایک کونے میں رکھ دی ہے، اور تھوکنے کے لیے فنیائل کا لوشن بھی برتن میں ڈال دیا ہے۔ اور کل سے چھت کے اوپر ایک جھونپڑی یا چھپر ڈالنے کا انتظام کر دیا ہے۔

آپ کے کہنے کے مطابق آج یہ چارپائی سے بالکل نہیں اٹھی اور نہ کسی کو اس کے پاس ہی آنے دیا ہے۔ خدا کے فضل سے اور کچھ آپ کی مہربانی سے آج اس کی طبیعت قدرے صاف معلوم ہوتی ہے۔ تھوڑا دودھ بھی پی لیا ہے۔ دہی جس سے ہم گھبراتے تھے۔ میں نے اس کو زبردستی کھلا دیا ہے

ڈاکٹر۔ پرسوں ضرور آنا اور دوائی بھی لے جانا۔ اچھا سلام اب میں جاتا ہوں۔

مرتضیٰ۔ آپ پرسوں ہمارے گھر جا کر بچوں کو ٹیکا کر آئے تھے۔ میں آج بچے لے آیا ہوں۔

ڈاکٹر۔ لائیے اور ان کے بازو دکھلائیے۔

مرتضیٰ۔ باقی تو سب ٹھیک رہے کسی نے محسوس تک نہیں کیا نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ٹیکا کہاں ہوا تھا۔ صرف ایک چھوٹے لڑکے کو ہلکا بخار ہو گیا ہے اور اس کا بازو بھی پھول گیا ہے

ڈاکٹر۔ ہاں لڑکے کا بازو پھول گیا ہے اور اس کو بخار بھی ہے۔ آپ کا بازو بھی تھوڑا سا پھولا ہے لیکن اتنا نہیں جتنا اس بچے کا۔ باقی سب لڑکے لڑکیاں ٹھیک ہیں۔

مرتضیٰ۔ اس کا کیا مطلب ہے صاحب۔

ڈاکٹر۔ ٹیکا پھولنے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کے اور اس لڑکے کے اندر دق کے جراثیم داخل ہو چکے ہیں۔ اور باقیوں کے اندر ابھی کوئی جراثیم داخل نہیں ہوئے۔ ٹیکا کروانے کا یہ فائدہ ہوا کہ جن کے ٹیکے نہیں پھولے۔ ان کو احتیاط رکھنی چاہیے کہ وہ مریض کے پاس نہ آنے جائیں اور جن کے ٹیکے پھولے ہیں ان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ جراثیم ان کے اندر ہیں۔ اور ان کو چاہیئے کہ میرے کہنے کے مطابق زندگی کے حفظ صحت کے اصولوں پر عمل کریں اور تھوڑی سی علالت ہونے پر جھٹ طبی مشورہ لے لیں اور اس کو معمولی بات کہہ کر نہ ٹال دیں۔

مرتضیٰ۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ میرے اور اس لڑکے کے اندر جراثیم تو داخل ہو گئے اور باقیوں کے اندر نہیں۔ حالانکہ ہم سب گھر میں ایک ہی جگہ پر رہتے ہیں اور اکٹھے کھاتے پیتے ہیں۔

ڈاکٹر۔ یہ لڑکا سب سے چھوٹا ہونے کی وجہ سے سارا دن گھر میں کھیلتا رہتا ہے اور دوسرے آپ کی بیوی اس کے ساتھ زیادہ پیار کرتی ہو گی۔ دوسرے بچے سکول چلے جاتے ہیں۔ اور دن کا سب سارا حصہ باہر گزار دیتے ہیں۔ اور واپس آ کر کھیل پڑھائی وغیرہ میں یا اپنے کام میں لگ جاتے ہیں۔ اور آپ کی بیوی کے پاس بہت کم جاتے ہوں گے۔

اور آپ کے ٹیکہ پھولنے کی یہی وجہ ہے۔ آپ کو بیوی کے پاس باقیوں کی نسبت زیادہ عرصہ ٹھہرنا پڑتا ہے۔ رات کے آٹھ گھنٹے۔ آپ کی چارپائی اس کے پاس رہتی ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے جو شخص جتنا عرصہ زیادہ مریض کے پاس ٹھہرے گا۔ اس کو بیماری لگنے کا زیادہ امکان ہو گا۔

مرتضیٰ۔ بہت اچھا صاحب اب سمجھ میں آ گیا۔ آپ نے بالکل درست فرمایا۔ میں آئندہ احتیاط رکھوں گا۔ سلام

سگھڑ سہیلی

(از خانصاحب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی گڑگانوہ)

جسمانی خوبصورتی۔ جسم خود بخود موٹا ہوجاتا ہے یا چھڑی کی طرح تیلا رہتا ہے۔ دونوں صورتیں ناپسند نظر آتی ہیں۔ موٹے جسم کو تیلا کرنا کے لیے کہیں فاقے کئے جاتے ہیں۔ غذاؤں میں اسقدر پرہیز شروع کر دیا جاتا ہے کہ طاقت پہنچانے والے اجزا اس سے جاتے رہتے ہیں۔ دبلے ہونے کی بجائے جسم کے رگ پٹھوں کو نقصان پہنچنا شروع ہوجاتا ہے۔ معمولی ورزشیں فائدہ نہیں دیتیں۔ زیادہ ورزشیں نقصان پہنچاتی ہیں۔ ورزشیں ایک دو ہی کافی ہیں۔ بشرطیکہ وہ کولھوں اور کمر پر اثر کرنا شروع کردیں۔ ایسی ورزش سے طبیعت میں ہلکاپن اور چستی پیدا ہوتی ہے۔ جی خوش رہتا ہے اور اچھلنے کودنے کو جی چاہتا ہے۔

پشت کے بل لیٹ جاؤ۔ باہیں کندھوں کے برابر پھیلائیں گھٹنے اس طرح اٹھائیں کہ زمین پر پاؤں ایک دوسرے سے ملے رہیں۔ اب گھٹنوں کو فرش پر بائیں طرف موڑ کے بائیں کہنی کی طرف لاؤ۔ اس کے بعد ان کو سینہ کے اوپر سے لے جا کے دائیں طرف موڑو۔ اور دائیں کہنی کی طرف لاؤ۔ اب بدن ڈھیلا چھوڑ دو۔ کہ اس کی زیادہ تاب نہ لا سکو گی۔

ایک مقناطیسی ورزش ہے۔ فرش پر پشت کے بل لیٹ جاؤ اور باہوں کو سر کے اوپر کھڑی کرلو۔ آہستہ آہستہ دونوں باہیں دائیں پہلو کی طرف لے جاؤ اور کہنیاں موڑے بغیر نیچے کو لے آؤ۔ دونوں ٹانگیں اوپر کو دائیں طرف باہوں سے ملنے کے لئے سرکاؤ بلا شبہ اپنے آپ کو کروٹ کی حالت میں پاؤ گے۔ اس حالت میں کچھ حالت رہ کر بدن ڈھیلا چھوڑ دو۔

باہیں اٹھا کے بائیں طرف اس عمل کو دہراؤ۔ چھ چھ دفعہ ایسا کرو۔

اگر کولھے نیچے کی طرف سے موٹے ہو گئے ہیں۔ تو پشت کے بل لیٹ جاؤ۔ باہیں کندھے کی سیدھ میں پھیلا لو۔ انہیں سر کے اوپر اٹھاؤ۔ کولھوں کو فرش سے اونچا کرو۔ پیٹ جہاں تک ممکن ہو سکیڑو۔ پھر کولھے اور پیٹ ڈھیلے چھوڑ دو۔ ایسا دس دفعہ کرو۔

گھٹنے سینے کی طرف لاؤ اور بائیں ٹانگ ہوا میں اس طرح جھٹکو کہ بایاں کولھا (دونوں نہیں) اٹھ جائے۔ ٹانگ کو اس کی ابتدائی حالت پر واپس لاؤ۔ اب دائیں ٹانگ اسی طرح اٹھاؤ کہ جھٹکنے کے ساتھ دایاں کولھا اٹھ جانے دو۔ جو تنڑوں کے نیچے کی طرف جو گوشت جمع ہوجاتا ہے۔ اس کے کم کرنے کے لئے یہ آسان ورزش جادو کا حکم رکھتی ہے۔

ان سب ورزشوں میں پیٹ اندر کی طرف مضبوطی سے کئے رکھنا چاہیئے۔ بدن کے پٹھے ڈھیلے رکھ کے ورزش کرنا بے فائدہ ہے۔

کندھے موٹے اور بھاری ہو کے جسم کو بدنما کر دیتے ہیں۔ اس موٹاپے سے گردن بھی موٹی ہو کے چھوٹی معلوم ہونے لگتی ہے۔ سر کو آگے پیچھے ادھر ادھر ہلا ہلا کے یہ گوشت چھانٹا جاسکتا ہے۔

دونوں ہاتھ کمر کی طرف باہم انگلیاں ڈال کے پکڑ لو۔ کندھے پیچھے کو کریں حتےٰ کہ کندھے کی پچھلی ہڈیاں باہم مل جائیں۔ اب چھوڑ دو۔ یہ ورزش بیٹھے بیٹھے کی جائے۔ باہوں کو پہلو میں چپکائے چپکائے

کندھوں کو ابھاریں۔ انہیں اوپر اور نیچے کو کر کے حلقے بنائیں۔

غذا سادہ اور طاقت دینے والی استعمال کریں۔

عمدہ پیسٹری:- نمکین۔ ایک چٹکی نمک اور اتنا پانی لیں ۴ چھٹانک خمیر اٹھنے والا آٹا۔ دو چھٹانک جس سے آٹا گندھ کے بجائے خود رہ سکے۔ دو چھٹانک پسے ہوئے بادام۔ دو چھٹانک کیسٹر شکر۔ ایک چھٹانک مکھن۔ ایک انڈا۔ لے کے پہلے مصری اور بادام ملائیں۔ مکھن پگھلا کے انڈے کے ساتھ اس میں ملائیں۔ گوندھے ہوئے آٹے کے ٹین کے سانچے کے برابر ٹکیاں کاٹ لیں سانچہ میں ذرا ذرا سا رسبری جام Raspberry jam لگائیں۔ اس پر بادام والا مرکب پھیلائیں اور اس پر آٹے کے باریک ڈورے آر پار (×) رکھ دیں۔ درمیانی درجے کے تنور میں پکائیں۔ حتے کہ ہلکی زرد ہو جائے۔ گرم یا ٹھنڈہ جیسا جی چاہے کھائیں کھلائیں۔

دریوں کی احتیاط:- اڑنے والے رنگ کی دریوں کو تیز دھوپ سے ہمیشہ بچائے رکھنا چاہیئے۔ دری کے نیچے چٹائی کا فرش ہونا چاہیئے۔ اس سے دری خراب نہیں ہونے پاتی اور نہ اس پر چلنے پھرنے سے وہ زیادہ گھستی ہے۔ بڑی دری سال بھر میں ایک دفعہ دھوپ میں سکھا کے خوب جھڑوا لینی چاہیئے۔ دریوں پر سخت جھاڑو یا سخت برش استعمال کرنے سے وہ چلنے پھرنے سے زیادہ گھس جاتی ہیں۔

دری میلی ہو جائے۔ تو ۱/۴ چھٹانک سوپ (Soap) گلاکس ایک بالٹی بھرے پانی میں ڈالیں اور دری میں کسی ملائم برش سے ملیں حتیٰ کہ جھاگ اٹھ آئے۔ پھر تازہ ٹھنڈے پانی سے دھو ڈالیں۔ آخر میں کسی صاف کپڑے سے مل مل کے خشک کر دیں۔

تیل کے دھبوں پر کسی چیتھڑے سے پٹرول ملیں۔ کالی سیاہی کے دھبے اس طرح دور ہو سکتے ہیں کہ دھبہ پر دودھ ڈالیں اور مل مل کے خشک کر دیں۔ پھر نمک اور دودھ کی لئی سی بنا کے وہاں ملیں۔ اس کے بعد کپڑے کی ایک گدی دودھ سے گیلی کر کے ملیں۔

موم بتی کی چکنائی پر جاذب رکھ کے گرم استری کر دیں۔ جاذب بدلتے رہیں۔ تیل والا روغن تارپین سے صاف ہو جاتا ہے

چٹکلے:- چکنائی کے دھبے پٹرول سے دور ہو جاتے ہیں۔ مگر یاد رکھیں۔ پٹرول خود بخود جل اٹھنے والی چیز ہے۔ اس کے لگانے کے وقت بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ کسی دھبہ میں میٹھے کا جزو ہو اسے صابن اور پانی یا ایمونیہ اور پانی کے ہلکے محلول سے آسانی سے دور کیا جاسکتا ہے۔

پاؤں دکھ جائیں یا تھک جائیں۔ سوڈا کا ایک چمچہ اتنے کافی پانی میں ملائیں جس میں پاؤں ڈوب سکے اور ٹخنوں کے اوپر تک آجائے۔

چمڑہ کا دستانہ لیتے وقت اسے روشنی میں تان کے دیکھ لیں۔ اگر کسی جگہ روشنی چھنتی ہو وہ حصہ کمزور ہوگا۔ نہ لیں۔ جس دستانہ میں سے روشنی نہ چھنے اسے خرید لیں۔

ڈھیلا چاقو کھولیں۔ تین حصے رال اور ایک حصہ جھنوس (Brick Dust) کے صفوف کی لئی خلا میں ڈالیں۔ چاقو کا پھل آگ میں سرخ کر لیں اور لئی میں گاڑ دیں اور کسی چیز سے دبائیں اور ایک طرف سے لٹا کے ٹھنڈا ہونے دیں۔

خط کتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور لکھیئے ورنہ تعمیل ارشاد نہ ہوسکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔ "منیجر"

بزمِ مسلمہ

ستمبر کے پرچہ میں کسی بہن صاحبہ نے بیری کے پتوں سے سر دھونے کی ترکیب لکھی ہے۔ کیا بہن صاحبہ بتا سکتی ہیں۔ کہ صابن سے سر دھونے سے پیشتر یا بعد میں بیری کے پتوں کا پانی ڈالا جائے۔ یا پتوں کے پانی سے ہی فقط دھویا جائے۔ بہن صاحبہ بتا کر ممنونِ منت ہونے کا موقعہ دیویں۔

اور ایک بہن صاحبہ نے آنولہ لیموں کے عرق میں رگڑ کر سر میں لگانے کو کہا ہے۔ بہن صاحبہ یہ لکھیں کہ کیا تیل کی جگہ یہ مرکب لگایا جاتا ہے۔ اور کتنی مقدار میں لگایا جائے؟ اور یہ بھی بتائیں کہ لیموں کا عرق لیموں میں سے نچوڑا جائے یا بازار سے ملتا ہے۔ بہن صاحبہ ضرور بتہ دیں۔

ایک ضرورتمند بہن

محترمہ آنسہ ا۔ ب نے اپنے بھتیجے کے لئے اعجاز احمد سے ملتا جلتا نام دریافت کیا تھا۔ مندرجہ ذیل ناموں میں سے محترمہ موصوفہ اپنے بھتیجے کا جو نام بھی رکھیں بالکل موزوں رہے گا۔ ایاز احمد۔ نیاز احمد۔ ممتاز احمد۔ سرفراز احمد۔ ریاض احمد۔ شہباز احمد۔ فیاض احمد۔ اعزاز احمد۔ ناز احمد۔

میں یہ خبر از حد مسرت کے ساتھ بھیج رہی ہوں کہ ۱۸/۱۷ اکتوبر کی درمیانی رات کو میرے بھائی غلام محمد خان کی شادی خانہ آبادی ہو گئی ہے۔ اللہ تعالٰے مبارک کرے۔ "آمین"

یہ شادی عجیب و غریب تھی۔ نکاح خوانی سے ایک روز پہلے والدہ صاحبہ نے ایک جگہ ناطے کے لئے کہا اور والد صاحب نے دوسری جگہ۔ طرفین لڑکی دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور رات کے وقت دونو لڑکی والوں نے نکاح خوانی کے لئے اپنے اپنے عزیز و اقارب کو بلا کر اپنے اپنے گھر میں جمع کیا۔ ہم حیران تھے کہ اب نکاح پڑھنے کے لئے کس گھر میں جائیں۔ دیر ہو جانے پر دونو لڑکی والے ہمارے گھر میں جمع ہو گئے۔ ایک طرف والے کہتے کہ نکاح خوانی کے لئے ہمارے گھر دولہا کو لے آؤ اور دوسری طرف والے کہتے کہ دولہا کو نکاح خوانی کے لئے ہمارے گھر لے آؤ۔ ورنہ پہلے ہمیں مار ڈالو۔ ہم ایسی بدنامی کی زندگی پسند نہیں کرتے۔ کہ لڑکی کا نکاح تیار ہو کر رہ گیا۔ عجیب شور و غل تھا۔ آخر کار معاملہ ڈیرہ وال ایسوسی ایشن کے آگے پیش کیا گیا۔ لیکن وہ بھی اس معمے کو حل نہ کر سکی۔ بہت مشکل سے رات کے چار بجے اس گھر میں جہاں والد صاحب نے ناطے کے لئے بات چیت کی تھی۔ نکاح خوانی کی گئی۔

شمس النسا بیگم اہلیہ احمد یار سدوزئی پشاور

ایک بہن نے آپ کے پرچے میں تحریر کیا تھا۔ کہ مجھے چند نام اعجاز احمد کے نام سے ملتے ہوئے۔ ارسال کیجئے گا۔ میں آپ کو تحریر کرتی ہوں۔

امتیاز احمد۔ سرفراز احمد۔

دیگر گذارش یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے ۱۸ جولائی ۱۹۳۷ء کو ایک بہن عطا فرمائی ہے۔ دعا ہے خداوند اس کو نیکی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ اس کے لئے کوئی پیارا سا نام تجویز کر کے بذریعہ مسلمہ شائع کرا دیں۔ اور وہ نام ان ناموں سے ملتا ہوا ہو۔ ذاکرہ خاتون۔ شاکرہ خاتون۔

میرا گلا اوپر سے پھول گیا ہے۔ اور بعض دنوں میں گلے میں ٹیسیں اٹھتی ہیں اور سر میں چکر آتے ہیں۔ کبھی گردن اکڑ جاتی ہے۔ میں نے بہت علاج کئے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اگر کسی بہن کو اس مرض کا علاج معلوم ہو۔ بذریعہ مسلمہ اطلاع دیں۔

اگست کے پرچہ میں کسی بہن نے پان کا داغ دور کرنے کی ترکیب پوچھی تھی۔ میں تحریر کرتی ہوں۔ پیاز دھبے کے اوپر رگڑیں۔ اگر دھبا ہلکا ہو گا۔ تو سارا مٹ جائے گا۔ اگر زیادہ گہرہ دھبا ہو گا تو ہلکا ہو جائے گا۔

کسی بہن نے اگست کے مہینے میں تحریر کیا تھا۔ کہ حنظل کا سارا گودا نکالا جائے۔ یا تھوڑا۔ حنظل میں جتنا صابن گھسانا چاہیں۔ اتنا گودا نکال دیں۔ باقی رہنے دیں۔ فقط۔　　　خریداری نمبر ۴۵۱۴

اکتوبر کے پرچہ میں ایک مسلمہ بہن قمر عشرت صاحبہ (لاہور) نے پوچھا تھا۔ کہ کیا وجہ ہے کہ پہلے تو بحر منجمد شمالی کی آب و ہوا گرم تھی۔ لیکن اب سرد ہے۔ گذارش ہے کہ (Geologists) ماہران علم طبقات الارض کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں ہر ایک حصہ کی آب و ہوا ایک جیسی تھی اور ہر

بجو۔ کہ پہلے زمین سورج کا ایک حصہ تھی جب زمین سورج سے علیحدہ ہو کر گری ہے تو گرم تھی۔ اس زمانہ کو (Eocene age) کہتے ہیں

ایک جگہ پر ہر ایک قسم کے جانور ملتے تھے۔

اس کے بعد (... - ...) زمانہ برف آتا ہے۔ اس زمانہ میں شمال سے لے کر عراق تک تمام زمین پر برف ہی برف جم گئی۔ اس وقت یہی دنیا تھی۔ امریکہ وغیرہ تو بعد میں شامل ہوئے ہیں جب یہ برف پگھلی تو بہت بڑا طوفان آیا۔ (ماہران علم طبقات الارض کہتے ہیں کہ یہی طوفان نوح تھا) خیر تو اس زمانہ برف میں شمالی علاقہ بہت سرد ہو گیا اور جو جانور یہاں پر گرم آب و ہوا کے رہتے تھے۔ سب مر گئے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اب وہاں سے ہاتھی کے دانت وغیرہ نکلتے ہیں۔ بندہ

شوکت علی۔ ریلوے روڈ چراغ منزل لاہور۔

نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر سپرد قلم کرتی ہوں۔ کہ جناب ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب کے والد ماجد جناب حافظ محمد ابراہیم جیلر بریلوی) یعنی فہمیدہ خاتون صاحبہ خریدار مسلمہ کے دادا صاحب دو ماہ علیل رہ کر یکم اکتوبر کو ۷ بجے شب اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ قبلہ موصوف نہایت اعلےٰ صفات کے انسان تھے۔ مسلمہ بہنوں سے التماس ہے کہ مرحوم کے لئے دعاء مغفرت خیر کریں۔ (از ب آنسہ سید اسحاق علی بلمیری)

دوسری التماس یہ ہے کہ برادر محترم سید صبیح الدین صاحب کے مستقل ڈپٹی پی۔ ایم۔ جی ہونے کی خبر پر مسرت اثر سن کر اپنی بہن کو بجائے مبارکباد کے تار کے میری والدہ صاحبہ اور میں نے ۵ع کا منی آرڈر لاہور بھیجا۔ کہ محترمی بھائی کی مستقلی کی خوشی میں یہ روپے ارسال ہیں۔ کہ غربا کو دے دیں (یہ میری چھوٹی نند اور سگی خالہ زاد بہن ہیں) اور میں اس خوشی میں اس رسم کو شروع کرتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ ہم سب میں یہ طریقہ رائج ہو جائے کہ بجائے خوشی کے تار کے منی آرڈر آیا کریں۔ اور فضول کاغذ تار کا پھاڑ پھینک دیئے جانے کی بجائے غربا کی امداد ہو۔ وہ دعائیں دیں اور خداوند عالم خوش ہو جب کہ وہ اپنے کلام پاک میں ایسے لوگوں کی تعریف فرماتا ہے جو خوشی اور تکلیف ہر حال میں اس کو یاد رکھتے ہیں۔ چاہتی تھی کہ آیت لکھوں مگر مقام بھی یاد نہیں ہے امید ہے کہ آپ لکھ دیں گے۔ اور رسالہ میں شائع فرما دیں گے۔ میری اس تجویز پر کیا اچھا ہو کہ موقع پر بجائے تار کے ہم غربا کی امداد کریں۔ اور فضول تماشوں کو ترک کر دیں۔ (راقمہ خاکسار مکرم جہاں۔ از پیرپروز شملہ۔ نمبر خریداری ۲۰۱۹۔

جہلم ۷۸۶

۳۷/۱۰/۱۷

محترمہ جنابہ ایڈیٹرس صاحبہ

اسلام وعلیکم۔ سرمہ کا نہایت عمدہ نسخہ جس کا میں عرصہ سے جویا تھا اور جس کو سید حبیب الحسن صاحب پٹواری نہر مبلغ ۔/۴ روپیہ تولہ کے حساب فروخت کرتے ہیں۔ پبلک کے مفاد کی خاطر بھیج رہا ہوں۔ نسخہ ہذا جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ بلکہ ایک ماہ کا متواتر استعمال عینک چھڑا دیتا ہے۔ نسخہ یہ ہے۔ سرمہ سیاہ مصفیٰ ۱ تولہ۔ سرمہ سفید ۱ تولہ۔ کشتہ جست ۶ ماشہ (جسے پنجابی میں چٹا جست کہتے ہیں اور جو دکھتی ہوئی آنکھوں میں استعمال ہوتا ہے)۔ مرد چینی ۶ ماشہ۔ مرچ سیاہ کھوری ۶ ماشہ مروارید ناسفتہ ۴ رتی (سچے موتی) درجہ اول۔ رس کا پانی ۳ تولہ۔ طوطیا بریان ۶ ماشہ (نیلا تھوتھا کھل) سہاگہ بریان ۶ ماشہ۔ ست پودینہ ۲ ماشہ۔ آب برگ حنا ۳ تولہ (مہندی کے پتوں کا پانی) عرق گلاب درجہ اول آدھ پاؤ۔ خسب یمانی کی کھل ۱ تولہ (پھٹکری کی کھل) سمندر جھاگ ۶ ماشہ۔

بنانے کی ترکیب۔ پہلے سرمہ سیاہ کو دہکتے ہوئے کوئلوں پر رکھ دیں۔ چند منٹوں کے بعد گندھک دھواں بن کر اڑتی نظر آئے گی۔ اور سکہ باہر موتیوں کی طرح لگ جاوے گا۔ جب دھواں ختم ہو جائے تو سرمہ نکال کر سکہ چاقو سے علیحدہ کر لیں (سرمہ سیاہ مصفیٰ تیار ہے) بعدہٗ ایک تولہ برگ حنا اور ایک تولہ رس کو رات کے وقت علیحدہ علیحدہ پانی میں بھگو دیں۔ صبح اٹھ کر دونوں میں سے نتھارہ ہوا پانی عرق گلاب میں شامل کریں۔

اب تمام اجزا کو ماسوا مروارید کے جو کوب کر کے مرکب عرق گلاب سے تین روز تک متواتر کھرل کریں۔ تیسرے روز جب تمام عرق ختم ہو جائے اور سرمہ بننے کو طیار ہو تو مروارید ڈال کر آدھ پون گھنٹہ کھرل کریں۔ سرمہ طیار ہے۔ طالب دعا

محمد اکبر پسر جناب شیخ غلام حیدر صاحب

تحصیلدار نہر۔ جہلم

اللہ کی مدد کرنے والے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں مسلمہ کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہو گئے:۔

محترمہ نسیم اختر بیگم بنت شیخ محمد فضل صاحب نائب تحصیلدار جالندھر	۳	جناب چودھری علی محمد خانصاحب احمد نگر (دکن)	۱
محترم جناب منشی غوث محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس نابھہ	۱	" میر عبد الرحمٰن صاحب جنرل روڈ جالندھر	۱
" " فیاض احمد میاں صاحب جلال آباد	۱	" محمد الدین صاحب تحصیلدار دالبندین	۱
محترمہ آنسہ سعیدہ بشیر صاحبہ ادنی	۱	" محترمہ بشریٰ خانم صاحبہ فضل الٰہی خانصاحب	۱
محترم جناب ملک غلام محمد صاحب کلرک منٹگمری	۱	" " بیگم صاحبہ دلاور علی صاحب سرگودھا	۱
" " تاج محمد صاحب کوٹھی کاٹرہ لدھیانہ	۱	" محترم فضل الدین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۱

اللہ کو قرض حسنہ

عطیات ماہ اکتوبر ۱۹۳۷ء

محترم چوہدری محمد شریف صاحب اسسٹنٹ پروفیسر کیمسٹری ہرسٹ کالج میرٹھ	۱۰/-/-
" بابو حسین بخش صاحب کلرک دفتر میونسپل کمیٹی جالندھر متعلقہ موعودہ جلسہ زنانہ برانچ	۲/-/-
" ماسٹر چوہدری سلطان علی صاحب ڈاکخانہ و موضع سوہدرہ ضلع راولپنڈی	۱۰/-/-
محترمہ دختر حافظ فضل محمد صاحب جالندھر شہر	۱/-/-
محترم محمد شفیع صاحب نیاز (بالوکی) سٹوڈنٹ زراعتی کالج لائلپور	۱/-/-
" محمد شفیع " خلف الرشید حشمت علی صاحب محلہ سید کبیر (قیمت کھال)	۱/۸/-
" عبد الغفور " بی اے ایل ایل بی۔ دی مال گلی نمبر ۱۳ شملہ	۳/-/-
" حبیب اللہ " بٹ "	۲/-/-
جناب خان اسرار محمد خانصاحب سب انسپکٹر پولیس ٹنڈو اللہ یار تعلقہ حیدرآباد (سندھ)	۱۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ عبد الکریم صاحب سب انسپکٹر ڈاسپلی	۲/۸/-
جناب خانصاحب شیخ زین العابدین صاحب بی اے انسپکٹر آف سکولز پنشنر گجرات پنجاب (برائے مٹھائی طالبات)	۱۰/-/-
" خواجہ یوسف شاہ صاحب ہوم ڈیپارٹمنٹ شملہ	۱/۸/-
" احمد الدین صاحب پی ڈبلیو انسپکٹر ریلوے سٹیشن رادھن	۲۰/-/-
معرفت مولوی علم الدین صاحب سفیر انجمن مدرسۃ البنات	
جناب شیخ حاجی نور الدین صاحب کباڑی بازار فیروز پور چھاؤنی	۱/-/-
" ایم حاکم الدین صاحب سیالکوٹ ٹرنک ہاؤس کبڑی بازار فیروز پور چھاؤنی	۲/۸/-
" سید غلام رسول " ہیڈ منشی "	۵/-/-
" منشی شیر محمد " موضع مستیاں ضلع فیروز پور	۲/۸/-

جناب شیخ سردار محمد صاحب چھاؤنی فیروزپور	-/۱/-
" سید واجد علی شاہ صدربازار " "	-/۴/-
" مستری غلام کبریا صاحب خزانچی بزم غوثیہ	۲/-/-
" شیخ دین محمد " ٹیلر ماسٹر صدربازار فیروزپور چھاؤنی	۱/-/-
برخوردار محمد رضا فریدکوٹی	-/۲/-
جناب بابو غلام محمد بھٹی فریدکوٹی بستی سنوانوالی فیروزپور	۳/-/-
" صوفی محمد دین صاحب فریدکوٹی	-/۴/-
" مسٹر محمد رمضان " "	-/-/۱½
والدہ صاحبہ بابو غلام محمد " بھٹی	-/-/۱½
جناب میاں ساون خاں والد بابو غلام محمد بھٹی	-/-/۱½
محترمہ اشرف بی بی دختر " " "	-/-/۱½
محترم مستری اللہ دتا صاحب بستی فیروزپور شہر	-/۴/-
محترمہ زوجہ بابو غلام " بھٹی فریدکوٹی	-/-/۱½
" ہمشیرہ " " "	-/-/۱½
محترم مستری احمد حسن " چھاؤنی فیروزپور	-/۴/-
" پیر غوث محمد " فریدکوٹی چھاؤنی فیروزپور	۱/-/-
" شیخ ابراہیم " " "	-/۸/-
" " حسین بخش " " "	-/۴/-
" " فضل الحق " صدربازار " "	-/۲/-
" سید محمود الحسن " " " "	-/۸/-
" شیخ عبدالجبار " " " "	-/۴/-
" سردار خاں " " " "	-/۴/-
" شیخ محمد شفیع " " " "	-/۲/-
" " محمد ابراہیم " ٹھیکیدار کباڑی بازار " "	۱/-/-

محترم شیخ گلزار محمد صاحب سوداگر کاٹھی وغیرہ کباڑی بازار	۱/-/-
" محمد الدین صاحب متعلم ایس وی کلاس نارمل سکول کرنال	۱/۸/-
" شیخ محمد الدین " تحصیلدار دالبندین ضلع چاغی	۲/۸/-
" خان عبداللطیف خانصاحب دھوگڑی ضلع جالندھر	۲/۸/-
" خان ضیاء الدین " سب جج بستی دانشمنداں معرفت راضیہ رضیہ متعلم درجہ ہشتم مدرسۃ البنات	۵/-/-
" ایم جلال الدین خانصاحب سیکرٹری مسلم ایسوسی ایشن ۳۴۴ ہیر امپیریل کنٹری کیلیفورنیا (یو۔ایس۔اے)	۱۲۹/-/-
" بابو احمد الدین صاحب گجراتی ٹیلر ماسٹر دھوری ریاست پٹیالہ (معرفت منظور احمد صاحب)	۲/-/-
محترمہ مسز ملک عبدالرحمٰن صاحب سینئر اڈیٹر چھاؤنی جالندھر (برائے مٹھائی طالبات)	۵/-/-
میزان	۱۳۲/۴/-

بمد زکوٰۃ و صدقات ماہ اکتوبر ۱۹۳۷ء

محترم خان بہادر مولوی عبدالرشید خانصاحب پی۔ایس۔سی ریٹائرڈ اسسٹنٹ ریونیو کمشنر کوئٹہ	۱۵/-/-
محترمہ والدہ محمد منیر خانصاحب حرم سالہ ضلع کانگڑہ بتوسط مولانا صاحب	۲/-/-
معرفت مولوی علم الدین صاحب سفیر انجمن مدرسۃ البنات	
محترم حافظ محمد تقی صاحب صدربازار چھاؤنی فیروزپور	-/۸/-
" چوہدری مولا بخش " معرفت مولوی شبلی صاحب " "	۱۰/۸/-
" شیخ رنگ الٰہی " جنرل مرچنٹ فیروزپور شہر	۲/۸/-
" مستری شیر محمد " صدر بزم غوثیہ	۹/-/-
" شیخ محمد زکی " صدربازار فیروزپور چھاؤنی	۱/۸/-

محترم شیخ محمد لطیف صاحب صدر بازار فیروزپور چھاؤنی	-/۸/-
" شیخ محمد الدین " تحصیلدار والبنین ضلع چاغی	۳/-/-

بتوسط محترمہ ننھی بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات

محترم شیخ عبدالحق صاحب ٹیچر اسلامیہ ہائی سکول جالندھر شہر	۲/-/-
میزان	۳۰/۱۲/-

وظائف فنڈ ماہ اکتوبر ۱۹۳۷ء

محترم ایم عبدالحق صاحب منیجر جاپان سٹور بازار شیخاں جالندھر شہر	۸/-/-
محترمہ مس مریم یوسف علی صاحبہ میموریل زینب بی بی سکالرشپ ۵/-/-	
حمیدہ بی بی سکالرشپ ۵/-/-	۱۰/-/-
میزان	۱۸/-/-

تعمیر فنڈ ماہ اکتوبر ۱۹۳۷ء

معرفت محترمہ نسیم اختر صاحبہ متعلمہ مدرسۃ البنات درجہ چہارم

محترم شیخ محمد الیاس صاحب منیجر کوٹھیات بہاولپور ہاؤس لاہور	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر شیخ محمد فضل الرحمن اختر صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ سہارنپور	۲/-/-
" " شیخ محمد عسکری صاحب رئیس و آنریری " "	۲/-/-
" " " محمد افضل " نائب تحصیلدار جالندھر	۹/-/-
" نصیباً اتا نسیم اختر بنت شیخ محمد افضل " "	۲/-/-
محترم فتح محمد صاحب ملازم " " " "	۵/-/-
برائے ایصال ثواب بروح والدہ مرحومہ خود	
" سردار ہری سنگھ صاحب کمیشن ایجنٹ پراپرٹی ڈیلر شہر جالندھر	۵/-/-
" منشی محمد حسین صاحب پٹواری حلقہ جالندھر	۱/-/-
" سردار دیام سنگھ " دفتر قانونگو تحصیل "	۱/-/-

محترم سردار اوجاگر سنگھ صاحب گرداور قانونگو حلقہ آدمپور تحصیل جالندھر	۱/۸/-
" پنڈت امرناتھ صاحب پٹواری حلقہ جالندھر	۱/-/-
" ڈاکٹر عبدالحمید " فاروقی ایم بی بی ایس رینک بازار جالندھر شہر	۲/۸/-

بتوسط محترمہ ممراز خانم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات

محترمہ مسز عبیداللہ خانصاحب انسپکٹر پولیس جالندھر شہر	۲/-/-
" " امرت ناتھ صاحب کوٹ انسپکٹر "	۱/۸/-
" " کرم داد خاں " لائن افسر "	۱/-/-
" " بشمبر ناتھ " تھانیدار "	۱/-/-
" بیگم خانبہادر سردار عبدالغفور خانصاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس جالندھر	۱۰/-/-
" " حامد صادق صاحب سول لائن جالندھر شہر	۵/-/-
" " غلام محی الدین " وکیل "	۲/-/-
محترم خان اخلاق احمد خاں " موجپور ضلع ہوشیارپور	۱/-/-
" خانصاحب بابو نیاز محمد خاں " "	۱/-/-
" " مبارک علی " " "	۱/-/-

بتوسط محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات

محترم مولوی غلام رسول صاحب سکنہ باغ اہلووالیہ ڈاکخانہ بستی غذاں	۲/-/-
" تجمل حسین صاحب " بیکا باغ جالندھر شہر	۱/-/-
محترمہ بیگم عبدالحق " راستہ محلہ " "	۱/-/-
" سعیدہ اختر صاحبہ سول ہسپتال " "	۱/-/-
محترم شیخ فضل محمد صاحب راستہ محلہ " "	۱/۸/-
" " نذر محمد " " " "	۱/۸/-
محترمہ بلقی صاحبہ " "	۱/-/-
" بیگم میاں عبدالمجید صاحب " " "	۲/-/-
" جھنڈو صاحبہ " "	۱/۸/-

محترمہ والدہ میاں عبدالمجید صاحب جالندھر شہر	-/-/۱
" بی بی حمیدہ دختر صوفی محمد علی " جالندھر معرفت مولوی غلام رسول صاحب	-/-/۲
محترم انوار اسلام صاحب لاہور میڈیکل کالج	-/-/۱
محترمہ بیگم ڈاکٹر محمد رشید " سول ہسپتال جالندھر شہر	-/-/۱
محترم محمد اکرم صاحب کوہاٹ معرفت فضل کریم صاحب ملازم محکمہ نمک	-/-/۱
محترمہ فضل بیگم صاحبہ سول ہسپتال جالندھر شہر	-/-/۱
" حیات بیگم " محلہ پکا باغ " "	-/-/۱
محترم منشی حال ملازم میاں عبدالمجید صاحب رئیس جالندھر شہر	-/-/۱
" منشی عزیز الدین صاحب جالندھر سابق ملازم میاں رحیم بخش صاحب مرحوم	-/-/۱
" میاں عبدالمجید " " شہر	-/-/۱
" سردار محمد " محرر ڈسٹرکٹ بورڈ جالندھر شہر	-/-/۱
" بابو محمد نذیر " کلرک انسپکٹر آف سکولز " "	-/-/۱
محترمہ بیگم غلام محی الدین " کوٹھی کرنل چاند سول سرجن جالندھر شہر	-/-/۱
بتوسط تنویر خانم بنت جناب نور صاحب درجہ سوم مدرسۃ البنات	
محترم ڈاکٹر سید علی اختر صاحب انچارج ڈسپنسری سوراں ضلع الہ آباد	-/-/۲
محترمہ اہلیہ صاحبہ " " " "	-/-/۱
محترم سید انور علی " اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس زیرہ ضلع فیروزپور	-/-/۱
محترمہ اہلیہ صاحبہ " " " محلہ سید کبیر جالندھر شہر	-/-/۲
" بنت المحمود صاحبہ گورنمنٹ گرلز سکول قصور	-/-/۱
حضرت مولانا مولوی سید محمود علی صاحب محلہ سید کبیر جالندھر شہر	-/-/۲
محترم سید منور علی " " " "	-/-/۱
محترمہ اہلیہ صاحبہ خان عبدالرحمٰن خان " میونسپل کمشنر "	-/-/۱
بتوسط کلثوم درجہ دوم مدرسۃ البنات	
محترمہ بیگم صاحبہ میاں محمد حسن صاحب ایم اے نائب تحصیلدار ٹوبہ ٹیک سنگھ	-/-/۲

بتوسط صدیقہ خانم صاحبہ درجہ ادنیٰ مدرسۃ البنات	
محترم عمر الدین صاحب مقام بصرہ (عراق)	-/-/۲
بتوسط غلام کلثوم درجہ دوم مدرسۃ البنات	
محترم میاں محمد علی صاحب ایم۔ای۔ایس	-/-/۱
" " شہاب الدین " سابق فورمین	-/۴/-
" بابو عطا محمد صاحب ہیڈ ڈرافسمین پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ دہلی	-/۸/-
" ماسٹر سردار محمد " آبادی نیائیں دانشمنداں جالندھر شہر	-/۸/-
" سید چراغ علی شاہ صاحب محلہ شقاقاں " "	-/-/۱
" ماسٹر شیخ احمد " نیائیں دانشمنداں " "	-/۲/-
" بابو عبدالغنی " ڈرافسمین " "	-/۲/-
محترمہ والدہ صاحبہ بابو غلام محمد صاحب نظامی	-/۲/-
" " " سید چراغ علی شاہ "	-/۲/-
محترم بابو محمد یٰسین صاحب بستی دانشمنداں	-/-/۱
محترمہ والدہ صاحبہ اللہ دتا مرزا صاحب نیائیں دانشمنداں	-/۴/-
" ہمشیرہ " " " "	-/۴/-
محترم بابو غلام محمد صاحب نظامی۔ چچا اکرام الحق ولد اللہ دتا مرزا صاحب } میاں فتح محمد صاحب کوٹ محمد امین خاں۔ میاں رحمت اللہ صاحب۔ میاں نیاز احمد صاحب }	-/۸/-
محترم اللہ دتا مرزا صاحب اکوٹنٹ پی۔ڈبلیو۔ڈی جالندھر چھاؤنی	-/-/۱
معرفت رفعت رشیدہ خانم درجہ دوم مدرسۃ البنات	
محترم جناب محمد میر صاحب شال مرچنٹ حضوری سڑک لدھیانہ	-/۸/-
" محمد ریاض " ۔ نامعلوم ۔ رفعت جہاں صاحبہ } زبیدہ صاحبہ }	-/۸/-
بتوسط آمنہ خاتون معلمہ مدرسۃ البنات	
نامعلوم الاسم بستی غزاں جالندھر شہر	-/-/۲

مکرمہ بیگم صاحبہ خانصاحب محمد بیدار خاں بستی غزاں	۱/-/-	محترمہ بیگم صاحبہ جناب الطاف حسین صاحب کورٹ انسپکٹر پولیس جالندھر	۲/-/-
״ ״ قطب احمد خانصاحب ״ ״	۲/-/-	״ ״ ״ ״ قاضی محبوب عالم ״ جالندھر شہر	۲/-/-
״ مکرمہ بیگم مولیٰ بخش ״ ״ ״ ״	۱/-/-	״ ״ ״ ״ نیاز محمد صاحب ״ ״	۲/-/-
״ بیگم صاحبہ نذیر احمد خاں صاحب ״ ״	۱/-/-	״ ״ ״ خان یحییٰ علی خاں ״ بستی دانشمنداں	۲/-/-
״ ״ ״ محمد حسین ״ ״ ״ ״	۱/-/-	״ ״ ״ ״ محمد مشتاق ״ ״ ״ ״	۱/-/-
״ ״ ״ محمد سرفراز ״ ״ ״ ״	۵/-/-	״ ״ ״ جناب عبد الرحمن صاحب جالندھر شہر	۳/-/-
״ مکرمہ والدہ صاحبہ نثار احمد ״ ״ ״ ״	۱/-/-	محترم جناب خان بہادر ڈاکٹر دیوان علی صاحب	۵/-/-
״ بیگم صاحبہ گلزار محمد ״ ״ ״ دانشمنداں	۱/-/-	محترمہ والدہ صاحبہ منظور حسین صاحب بہاولپور	۴/-/-
״ زبیدہ بیگم صاحبہ بنت اکبر علی صاحب ٹھیکیدار جالندھر شہر	۱/-/-	״ ״ ״ ضیاء الحق ״	۲/-/-
״ مکرمہ والدہ صاحبہ شاہ زمانی بیگم صاحبہ بستی شیخ	۱/-/-	״ بیگم ״ جناب میجر شمس الدین ״ ایجوکیشنل منسٹر بہاولپور	۵/-/-
״ بیگم صاحبہ میاں شرف الدین صاحب پورانی کچہری جالندھر شہر	۵/-/-	محترم یعقوب علی صاحب	۱/-/-
״ ״ ״ شیخ محمد شریف ״ وکیل جالندھر شہر	۱/-/-	محترمہ بیگم صاحبہ آغا محمد اکرم صاحب پولیس کمشنر بہاولپور	۵/-/-
״ ״ ״ جناب عبد القادر ״ پرانی کچہری ״ ״	۲/-/-	״ ״ ״ خواجہ عبد الغفور ״ مہتمم انہار ״	۵/-/-
״ مکرمہ استانی حشمت صاحبہ ״ ״ ״ ״	۵/-/-	״ ״ ״ ڈاکٹر محمد الدین ״ سول سرجن ״	۴/-/-
״ بیگم صاحبہ اسماعیل صاحب ״ ״ ״ ״	۲/-/-	״ ״ ״ مولوی اختر علی ״ نائب منتظم آبادی ״	۵/-/-
״ ״ ״ محمد شفیق ״ رفیق منزل ٹانڈہ روڈ	۱/-/-	״ ״ ״ چوہدری حبیب اللہ ״ سررشتہ دار دربار ״	۴/-/-
״ والدہ ״ محمد عبد السلام ״ پرانی کچہری جالندھر شہر	۵/-/-	متفرق فراہم شدہ معرفت ہیڈ معلمہ صاحبہ زنانہ مدرسہ ״	۱/۸/-
״ بیگم ״ بدر الدین ״ ٹھانیدار ستو والی ضلع جالندھر	۲/-/-	محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر شاہنواز خانصاحب مشیر مال ״	۵/-/-
״ ״ ״ خان امیر الدین خانصاحب وکیل بستی دانشمنداں	۲/-/-	محترم جناب محمد افضل صاحب وکیل	۱/-/-
״ ״ ״ خان عبد الصمد ״ سب جج ״ ״	۲/-/-	״ شیخ عبد الغنی ״ اکونٹنٹ جنرل بہاولپور	۵/-/-
״ ״ ״ الطاف حسین ״ دسوہہ ضلع ہوشیارپور	۱/-/-	محترمہ مسز کمال الدین صاحبہ ״	۲/-/-
״ ״ ״ محمد حمید علی ״ جالندھر شہر	۱/-/-	״ بنت غلام احمد صاحب ٹریفک انسپکٹر ״	۵/-/-
״ ״ ״ حکیم سید فضل محمد ״ نیلے محل ״ ״	۱/-/-	״ مسز غلام جیلانی ״ میونسپل انسپکٹر ״	۲/-/-
״ استانی امۃ الرسول صاحبہ ״ ״	۵/-/-	محترم جناب عبد المجید ״ پرنسپل کالج ״	۵/-/-

محترم جناب غلام محمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری بہاولپور	۲/-/-
" " حکیم عبدالرشید " بہاولپور	۲/-/-
" " مکین " ہیڈ کلرک "	۱/-/-
" " محمد شریف " ٹھیکیدار بٹالوی	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر جناب مقبول حسن صاحب کرنل بہاولپور	۵/-/-
" والدہ " شوکت علی صاحب جنرل منیجر "	۲/-/-
محترم جناب ڈپٹی امیر الدین " "	۲/-/-
" " ظہیر الدین " ضلعدار "	۱/-/-
" " حافظ جلال الدین " "	۲/-/-
" " شیخ اللہ وسایا " ڈپٹی "	-/۸/-
" " سید شجاعت علی حسنی " اکونٹنٹ جنرل "	۵/-/-
" " ڈاکٹر عبدالقادر " "	۱/-/-
محترمہ مسز دبیر حسین صاحب چیف انجنیرز آفس "	۱۰/-/-
محترم جناب سید خوشی محمد " ڈرائیور ریونیو منسٹر "	۲/-/-
" " شاہ محمد " کلرک " " "	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ خواجہ مظہر حسین صاحب وکیل "	۲/-/-
" " " سردار عبدالعزیز " نائب مشیر مال "	۲/-/-
" " " عبدالرحیم " اکونٹنٹ محکمہ انہار "	۲/-/-
" " " محمد یعقوب " سوداگر چرم "	۵/-/-
محترم محمد سعید صاحب ٹھیکیدار سسوار کے	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب محمد لیسین صاحب ایس ڈی-او بہاولپور	۵/-/-
" " " ظہور الحق " " " "	۱/-/-
" " سید نذیر علیشاہ " کرنیل فوج "	۲/-/-
" " سردار نور احمد خاں " نائب مشیر پنشنر "	۲/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ کبری سردار نور احمد خانصاحب نائب مشیر مال پنشنر بہاولپور	۱/-/-
" " " محمد انوار نبی صاحب قریشی ڈپٹی انسپکٹر مدارس "	۱/-/-
" " " شیخ شیر محمد " مہتمم آبادی "	۲/-/-
" " " غلام محمد " "	-/۴/-
" " " مولوی فیض احمد " نائب مشیر مال "	۲/-/-
" " " سردار حاجی محمد امیر خاں " ہوم منسٹر "	۱/-/-
" " " محمد یار خاں " نائب ناظم پنشنر "	۲/-/-
" " " حافظ منظور احمد " اکونٹنٹ خزانہ "	۱/-/-
" " " ڈاکٹر بٹ " پرنس روڈ علیگڈھ	۲/-/-
" " " ذاکر حسین " شیخ امجاد دہلی	۲/-/-
بتوسط محترمات اختصا سلطان و اتقیا سلطان معلمات مدرسۃ البنات	
محترمہ بیگم صاحبہ سید سعید الدین صاحب دروازہ پھلائی پھگواڑہ	۱/-/-
" " " سید صدیق حسن " اوورسیر "	۲/-/-
" " " سید مقبول حسن " ذیلدار "	۱/-/-
" " " بابو تفضل حسین خاں " سپرنٹنڈنٹ میونسپل کمیٹی جالندھر	۱/-/-
" انور سلطان صاحبہ معلمہ زنانہ سکول نور محل	۱/-/-
" وزیر بیگم " " " "	۱/-/-
" مسز مہر الدین " نور محل	۱/-/-
" " خانصاحب محبوب عالم صاحب نور محل	۱/-/-
" " مرزا محمد جان صاحب "	۱/-/-
" بنت قاضی عبدالحی " آئی-او-ڈبلیو "	۱/-/-
" مسز صوفی محمد بشیر " (بہاولپور) نور محل	۱/-/-
" " مولوی عبدالسلام " "	۱/-/-
" " مرزا احمد شاہ " "	۱/-/-

محترمہ مسز عطا محمد صاحب کشمیری نور محل	۱/-/-	محترمہ مس سید نعمت علی شاہ محلہ شاہ فتح علی نور محل	۴/-/-
" والدہ صاحبہ مرزا غلام سرور صاحب نور محل	۲/-/-	" صفیہ بیگم صاحبہ بنت مفتی محمد رمضان صاحب پلیڈر لدھیانہ	۱/-/-
" معلوم الاسم صاحبہ (متفرق)	۱/-/-	" بیگم صاحبہ چوہدری قمر الدین صاحب لدھیانہ	۱/-/-
" بیگم صاحبہ شاہ محمد صاحب پولیس ہیڈ کنسٹیبل نور محل	۲/-/-	" " " منہاس صاحب نیو سٹریٹ "	۱/-/-
" " " مہتاب الدین " تھانیدار "	۱/-/-	" " " محمد عمر " "	۱/-/-
" " " محبوب حسن " "	۳/-/-	" " " قاسم علی " "	۱/-/-
" حمیرا خانم صاحبہ صدر معلمہ مدرستہ البنات جالندھر شہر	۲/-/-	" جنت صاحبہ معلمہ کمیٹی سکول "	۱/-/-
" زینت خانم " ناظرہ دار الاقامہ " "	۱/-/-	" والدہ " بابو محمد شفیع صاحب "	۲/-/-
" بیگم صاحبہ خانبہادر شیخ رحیم بخش صاحب "	۲/-/-	" بیگم " آغا غلام محسنین خاں " سشن جج "	۲/-/-
" " " شیخ عبد المجید صاحب سب جج "	۱/-/-	" صفیہ بیگم " معلمہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول "	۲/-/-
" منیر اقبال صاحبہ بنت شیخ عبد الحمید اقبال صاحب پلیڈر "	۱/-/-	" بیگم صاحبہ محمد شفیع صاحب وکیل "	۲/-/-
" بیگم صاحبہ عبد الرشید صاحب ماسٹر ٹیلرنگ ہاؤس جھنڈا پیر صاحب "	۱/-/-	" " " عبد الغفور " پروفیسر "	۱/-/-
" والدہ " مرزا عبد الوہاب " برلاس جالندھر شہر	۱/-/-	" " " محمد اسحاق " "	۳/-/-
" بیگم " ڈاکٹر مرزا حمید اللہ بیگ صاحب " چھاؤنی	۱/-/-	" " " محمد اکبر " "	۱/-/-
" " " کریم بخش صاحب محلہ نمبر ۱۲ " "	۱/-/-	" " " رشید الدین " ٹی ٹی آئی "	۱/-/-
" شہر بانو صاحبہ دختر مرزا محمد سرور صاحب " "	۱/-/-	" " " حاجی جان محمد " ٹھیکیدار "	۱/-/-
" مسز مرزا محمد سرور صاحب " "	۲/-/-	" ذکیہ سلطان صاحبہ دختر محمد ایوب خان انسپکٹر آبکاری لدھیانہ	۱/-/-
" مس قریشی صاحبہ انسپکٹرس آف سکولز	۲/-/-	" بیگم صاحبہ آغا رحمت علی خانصاحب "	۱/-/-
" مکرمۃ النساء صاحبہ بنت الحمود صاحب جالندھر شہر	۱/-/-	" " " محمد یعقوب " "	۱/-/-
" غ. ش. شمیم صاحبہ جالندھری ایڈیٹرس رسالہ "الزہرا" " "	۱/-/-	" " " غلام محمد صاحب محلہ سیداں "	-/۴/-
" کلثوم بیگم " سیکرٹری جمعیت المسلمات " "	۱/-/-	" والدہ " " " "	-/۴/-
" بیگم صاحبہ ماسٹر میراں بخش صاحب " "	۱/-/-	" بیگم " مرزا نعمت اللہ بیگ " نیا محلہ "	۴/-/-
" " " ڈاکٹر عباس علی " "	۱/-/-	" " " سید لطافت حسین صاحب رئیس اعظم "	-/۸/-
" " " شیخ محمد افضل " "	۱/-/-	" " " سید عباس حسین " محلہ سیداں "	۱/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ سید مرتضےٰ حسین صاحب محلہ سیداں لدھیانہ	-/-/۲	محترمہ بنت چراغ الدین صاحب خرادی نور محل	۲/-/-
" " " سید حسین علی " " "	-/-/۱	" بیگم صاحبہ جناب مرزا دین محمد " "	-/۸/-
" " " جناب محمد حسن " "	-/-/۱	" نامعلوم الاسم صاحبہ "	۲/-/-
" استانی اللہ دتی صاحبہ محلہ سیداں "	-/۲/-	" تاج بی بی " "	۲/-/-
" بیگم صاحبہ سید شبیر حسین صاحب " " "	-/-/۱	محترمہ بیگم صاحبہ مرزا فیض اللہ بیگ صاحب	۱/-/-
" " " سجاد حسین " " " "	-/۸/-	" " " ڈاکٹر عبدالودود "	۱/-/-
" " " جناب ڈاکٹر اکرام الحق " " " "	-/-/۱	" " " مولوی فتح الدین " ڈپٹی ڈائرکٹر	۳/-/-
" " " منشی بدر الدین " " " "	-/۸/-	" " " عبدالرحمٰن خاں "	۵/-/-
" سکینہ صاحبہ "	-/۴/-	" " " محمد حسین صاحب منیجر زراعتی فارم	۲/-/-
" عائشہ بی بی " "	-/۴/-	" " " پیرزادہ عبدالمجید "	۲/-/-
" بیگم صاحبہ چوہدری مہر الدین صاحب "	-/-/۱	محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری غلام محمد صاحب لدھیانہ	۲/-/-
" " " بابو غلام رسول صاحب ہیڈ کلرک "	-/-/۱	" قمر زمانی بیگم صاحبہ "	۲/-/-
" " " ڈاکٹر یعقوب علی " "	-/-/۱	" بیگم صاحبہ بابو محمد یحییٰ صاحب "	۲/-/-
" " " مستری احمد الدین " "	-/-/۱	" " " حیات محمد " "	-/۸/-
" " " میاں غلام رسول " "	-/-/۱	" محمودہ صاحبہ "	-/۸/-
" " " مرزا ناصر علی " کاتب "	-/-/۱	" زبیدہ بیگم " بنت محمد رفیق صاحب "	-/۸/-
" دختر " سردار محمد مصلح الدین " "	-/-/۲	" بیگم صاحبہ غیاث الدین "	۱/-/-
" " " شیخ فضل الٰہی " "	-/-/۱	" جیوی " "	-/۸/-
" معلمہ جعفراں صاحبہ "	-/۸/-	" بیگم " سخاوت علی صاحب "	۱/-/-
" بیگم صاحبہ جناب حبیب احمد صاحب "	-/۸/-	محترم سید شمس الدین عبدالمجید صاحبان "	۲/-/-
" غلام فاطمہ صاحبہ "	-/۴/-	محترمہ بیگم صاحبہ محمد یوسف صاحب "	۱/-/-
" بیگم صاحبہ جناب علی محمد صاحب "	-/۴/-	" سردار بیگم " معلمہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول "	۲/-/-
" شریفہ بیگم صاحبہ "	-/۸/-	محترم مولوی عبدالوحید صاحب رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ "	۱۰/-/-
" زینب بی بی " نور محل	-/۲/-	محترمہ حشمت بیگم صاحبہ معلمہ سکول نور صوفی "	۱/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ مسٹر عبد الغنی لدھیانہ	۱/۴/-	محترمہ بیگم صاحبہ خان ذکاء الدین صاحب لدھیانہ	۲/-/-
" " مولوی محمد امین صاحب لدھیانہ	۱/-/-	" والدہ " سید مہدی حسن " "	۱/-/-
" " سالم علی صاحب "	۱/-/-	" بیگم " " شریف حسین "	۱/-/-
" " حاجی رحمت اللہ " والد عبد الرشید صاحب لدھیانہ	۱/-/-	" والدہ " " مسٹر زمرد شاہ "	۱/-/-
" " قاضی یوسف علی نمبردار لدھیانہ	۱/-/-	" بیگم " " عطا حسین "	۱/-/-
" " " شبیر حسین صاحب "	۱/-/-	" " " بابو عبد الرحمٰن "	۱/-/-
" " " نذیر حسین " "	۱/-/-	" " " سردار خاں صاحب انڈین سٹور لوئی کنڈی شملہ	۱/-/-
" دختر " بابو اللہ بخش " "	۱/-/-	" " " عظمت حسن جاویدی صاحب " "	۱/-/-
" بیگم صاحبہ حکیم غلام مصطفیٰ " "	۱/-/-	" " " قاضی محمد رفیع "	۱/-/-
" " محمد علی " "	۱/-/-	" " " سردار محمد خاں " عارف " "	۲/-/-
" " عبد الرحمٰن " "	۱/-/-	" " " حافظ عبد الرزاق " " "	۱/-/-
" " حکیم محمود علی "	۱/-/-	" " " محمد اسلام " " "	۱/-/-
" " حاجی کرم الٰہی صاحب و بیگم محمد اسماعیل صاحب لدھیانہ	۳/-/-	" " " علی احمد " " "	۱/-/-
" " محمد شریف خانصاحب لدھیانہ	۱/-/-	" " " محمد حسین " " "	۱/-/-
" والدہ " عزیز الرحمٰن صاحب "	۱/-/-	" " " عبد اللطیف " " "	۱/-/-
" دختر " خواجہ شمس الدین " "	۲/-/-	" " " عبد الرحیم " " "	-/۸/-
" بیگم " " ناصر الدین " "	۲/-/-	" " " محمد شریف " " "	-/۸/-
" عتیقہ بی بی صاحبہ "	۱/-/-	" " " محمد اسماعیل " " "	۱/-/-
محترم بابو عبد الکریم صاحب "	۲/-/-	" " " محمود شاہ " " "	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد عمر " جونیئر "	۱/-/-	" " " شیخ عبد السبحان " " "	-/۴/-
" ایس۔ کے صاحبہ "	۲/-/-	" " " محمد ابراہیم " ناصی " "	-/۴/-
" بیگم صاحبہ احمد حسن صاحب "	۵/-/-	" " " حافظ حسن محمد " ۱" "	۱/-/-
" دختر خواجہ محمد یوسف "	۵/-/-	" ہمشیرہ عرفان احمد صاحب سپیرن کوٹھی نمبر ۸ " "	۱/-/-
" بیگم صاحبہ نصیر الدین خانصاحب "	۱/-/-	" بیگم صاحبہ سردار محمد " عارف " "	۲/۹/-

محترمہ بیگم صاحبہ میاں احمد شاہ صاحب ٹوٹی کنڈی شملہ	۱/-/-	محترمہ بیگم صاحبہ محمد رمضان صاحب محلہ لداخی	۱/۸/-
" " " دین محمد " " " "	۱/-/-	" " " عبدالمجید " " " "	۱/-/-
" " " نیاز محمد " کلام جالندھری " "	۱/-/-	" " " ملک غلام حیدر " " " "	۱/-/-
" " " مشتاق محمد " " "	۱/-/-	" " " چوہدری کرم الٰہی " " "	۲/-/-
" " " محمد یعقوب خاں " " "	۲/-/-	" " " ڈاکٹر صفدر علی " " "	۱/۸/-
" " " نور محمد " " "	۱/-/-	" " " کریم بخش " " " "	۱/-/-
" " " محمد حسین " احمدی " "	۱/-/-	" " " بابو نور محمد " " "	۱/-/-
" والدہ " بابو بخش الٰہی " اکاؤنٹنٹ	۱/-/-	" " " عنایت اللہ " وکیل " "	-/۸/-
" بیگم " مظفر شاہ " ٹوٹی کنڈی شملہ	۱/-/-	" " " مصلح الدین " " "	-/۴/-
" " " مرزا افضل محمد " " "	۱/-/-	" " " علی محمد " " " "	-/۴/-
" " " یوسف شاہ " لداخی محلہ	-/۸/-	" " " مولوی اکبر علی " "	۵/-/-
" والدہ " فرخندہ اختر صاحبہ " "	-/۸/-	" " " سید سعادت علی " سپرنٹنڈنٹ	۱/-/-
" " " اکرام صاحب " "	۱/-/-	" " " منشی احمد علی " محلہ لداخی	۱/-/-
" " " انعام اللہ خاں " " "	۱/-/-	" " " معراج الدین " " "	۱/-/-
" بیگم " یٰسین کچلو " بٹ " "	۱/-/-	" " " محمد خلیل " " "	۱/-/-
" " " حفیظ اللہ " " " "	۱/-/-	" " " خیر الدین " " "	۱/-/-
" " " محمد عبداللہ " " " "	۱/-/-	" " " حاجی ممتاز حسین " " "	۵/-/-
" بنت محمد عبداللہ " " " "	۱/-/-	" " " ظفر حسین " " "	۱/-/-
" والدہ صاحبہ ممتاز صاحبہ فاروقی " "	۱/-/-	" " " بابو عبدالحکیم " " "	۱/-/-
" ممتاز " " " "	۱/-/-	" " " محمد عبداللہ " " "	-/۸/-
" بیگم صاحبہ مسٹر عبدالغنی صاحب " "	۱/-/-	" " " ہادی حسین " " "	۱/-/-
" " " خواجہ ابوالحسن " " "	۱/-/-	" والدہ " حامد حسین " " "	۱/-/-
محترمہ مسی۔ بی کیسٹا صاحبہ " "	۱/-/-	" بیگم " بخت شاہ " رئیس اعظم " " شملہ	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ محمد حسن " ڈار " "	۱/-/-	" " " مہدی علی شاہ " محلہ سادات	۲/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ عبدالرحیم صاحب اوجی اخبار	-/۴/-	محترمہ ریحانہ عثمان صاحبہ لدھیانہ	-/۴/-
" " " محمد سلیم " نجف شاہ بلڈنگ	-/۴/-	" " جمیلہ " "	-/۴/-
" " " علی اختر " " "	-/-/۱	" بیگم صاحبہ جناب ابراہیم صاحب "	-/۴/۳
" " " محمد یوسف " بٹ گنج روڈ	-/-/۱	" سینئر بیگم " محمد عمر " "	-/۸/۱
" " " حبیب اللہ " " محلہ کشمیری	-/-/۲	" بیگم صاحبہ " عبدالکریم خان " نیا محلہ "	-/۸/۱
" والدہ " غلام حیدر " سنجولی	-/۸/۱	" " " " محمد اعظم خان " "	-/۸/۱
" بیگم " ایس۔ ایم ادیب " "	-/۸/۱	" " " " آغا ظریف خان " "	-/۸/-
" " " خلیل شاہ " "	-/-/۵	" ہمشیرہ " " بابو عبدالرحمٰن "	-/۲/-
" " " محمد رشید " ٹوٹی کنڈی شملہ	-/۸/۱	" بیگم " " شیخ حافظ بخش " پنشنر ضلعدار "	-/۴/-
" " " خانبہادر میاں عبدالحی " لدھیانہ	-/-/۱	" والدہ " " عبدالحمید " "	-/۴/-
" والدہ " محمد رمضان " بزاز "	-/۸/۱	**بتوسط محترمہ عائشہ صاحبہ سابق معلمہ مدرسۃ البنات**	
" بیگم " بابو علی محمد " "	-/-/۱	محترمہ آنسہ فرخندہ اختر جماعت دہم معرفت ڈاکٹر محمد امین صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن دھرم کوٹ رندھوا ضلع گورداسپور	-/۸/۱
" بنت جناب خواجہ سراج الدین احمد صاحب "	-/-/۱	" آنسہ ایس۔ کے الٰہی بخش صاحبہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول "	-/-/۱
" مبارک بیگم صاحبہ معلمہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول "	-/-/۱	" حمیدہ بانو صاحبہ ہاشمی " " " " "	-/۸/۱
" بیگم صاحبہ جناب رشید انور صاحب بی اے کوٹھی میگھ سنگھ "	-/-/۱	" آنسہ افضل حق صاحبہ " " " "	-/-/۱
" ہمشیرہ " " ڈاکٹر غلام محمد " لدھیانہ	-/-/۱	" " صابرہ بیگم حیدر رضا صاحبہ " " " "	-/۸/۱
" بیگم " " محمد شفیع " "	-/-/۱	" " آر۔ ایس خان " " " " "	-/-/۱
" " " " عبدالرحیم بیگ " شال مرچنٹ "	-/-/۱	" کنیز فاطمہ صاحبہ ٹیچر " " " "	-/۸/-
" " " بابو ہدایت علی " "	-/-/۱	" مس فیاض صغریٰ صاحبہ " " " "	-/۸/۱
" " " چوہدری حسن محمد " "	-/۸/-	محترم شریف حسین صاحب وکیل "	-/-/۱
" " " محمد اسمٰعیل " "	-/۴/-	محترمہ بیگم کبریٰ شیخ محمد صاحب "	-/۸/۱
" " " جناب طفیل محمد " "	-/۲/-	" " " شیخ چراغدین " وکیل "	-/-/۱
" " " حاجی نبی بخش " "	-/۲/-	" بیگم صاحبہ عبدالحق " " "	-/۸/۱
" " " غلام محمد " "	-/۶/-		

محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت شیر علی صاحب سٹیشن ماسٹر امرتسر	۱/-/-
" مسعودہ بیگم " " ڈاکٹر عبدالحمید خان صاحب گورداسپور	۱/-/-
" بیگم صاحبہ چوہدری عبدالمجید صاحب ٹھیکیدار بھٹہ "	۱/-/-
" سیدہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید محمد صادق " سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز	۱/-/-
محترم خان چراغدین صاحب سب انسپکٹر پولیس ریٹائرڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ بہاولپور	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان صاحب عبدالغفور خان	۱/-/-
" " " میجر معراج الدین صاحب گورداسپور	۱/-/-
" " " نذیر حسین " نائب تحصیلدار	۱/-/-
" آنسہ ڈاکٹر شیخ دین محمد صاحب ایم-سی- گورداسپور	۱/-/-
محترم شیخ کرامت علی " پوسٹ ماسٹر "	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ سراج الحق " پلیڈر	۱/-/-
" اللہ رکھی " زوجہ خانصاحب چوہدری نیاز علی خانصاحب	۲/-/-
" بیگم صاحبہ محمد الدین صاحب سٹیشن ماسٹر وزیر آباد	۱/-/-
" " " بشیر احمد "	۱/-/-
" " " محمد نصیب " گورداسپور	۱/-/-
" " " عبدالحق " جالندھر بستی شیخ	۱/-/-
" عائشہ صاحبہ گورداسپور	۱/-/-
بتوسط محترمہ تقی بیگم صاحبہ معلمہ مدرستہ البنات	
محترمہ بیگم صاحبہ سید نذیر شاہ صاحب محلہ شفا قاں جالندھر	۱/-/-
" " " بابو محمد صالح " بستی غذاں	۲/-/-
" " " جھنڈے خاں " بھگواڑہ دروازہ جالندھر شہر	۱/-/-
" " " بابو علی محمد " انجن شیڈ " "	۱/-/-
" " " احمد حسین " نور محل	۱/-/-
" " شیخ مظفر علی " "	۱/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ نبی بخش صاحب تھانیدار کوئٹہ	۱/-/-
" " " عنایت محمد " محلہ عالی جالندھر شہر	۱/-/-
محترم جناب تاج الدین " " " "	۱/-/-
" " اسد علی خاں " بستی بابا خیل	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ فقیر محمد " " "	۱/-/-
" " " خانبہادر عبدالمجید " " "	۱/-/-
" " " مولوی عبدالحمید " چشتی لاہور	۱/-/-
" " " ڈاکٹر پیرزادہ محمد اسلم " "	۱/-/-
" " " شیخ نور الٰہی " "	۱/-/-
" " " عبدالغنی " "	۱/-/-
" " " غلام رسول مہر مسلم ٹاؤن "	۱/-/-
" " " سندے خان صاحب رستہ محلہ جالندھر شہر	۱/-/-
محترمہ برکت بی بی بیوہ غلام محمد " بستی غذاں	-/۸/-
محترم جناب فتح علی صاحب لاہور	-/۴/-
" " مولا بخش " "	-/۲/-
محترمہ رابعہ و محترم عبدالحمید صاحب مدرستہ البنات	۱/-/-
بتوسط منیر اختر صاحبہ درجہ چہارم مدرستہ البنات	
محترم چوہدری اللہ دتا صاحب دفتر فنانشل کمشنر لاہور	-/۸/-
" خوشی محمد " چپڑاسی تادگھر	-/۱/-
" مرزا نواب احمد "	-/۴/-
" مسٹر سیف الدین "	-/۴/-
" معلوم الاسم	-/۴/-
محترمہ محمودہ سلطانہ صاحبہ	۱/-/-
بتوسط بلقیس خانم متعلمہ مدرستہ البنات	
محترم خان غلام حسین خانصاحب ریٹائرڈ آفیسر ضلع گوجرانوالہ	۱/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ مرزا جعفر بیگ صاحب نوشہرہ ادرکاں	۴/-/-
محترم جناب " " " "	۴/-/-
بتوسط محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	
محترمہ بیگم صاحبہ خورشید محمد صاحب محلہ پکا باغ	۱/-/-
" " " فضل محمد " انسپکٹر ڈاکخانہ محلہ چہار باغ	۱/-/-
" حمیدہ خاتون صاحبہ بنت ڈاکٹر بدرالدین صاحب محلہ پنج پیر	۱/-/-
" بیگم صاحبہ میاں محبوب بخش صاحب محلہ حویلی دانشمنداں جالندھر شہر	۱/-/-
" " " کریم بخش " ماسٹر محلہ نیائیں " " "	۱/-/-
" بنت حاجی سیٹھ حکم الدین " محلہ پیر بودلہ " "	۱/-/-
" بیگم صاحبہ " عبدالحمید " " عالی " "	۱/-/-
" بشرہ " بنت یوسف علی " " کوچہ باغبانان " "	۱/-/-
" بیگم " ماسٹر عطا محمد " ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول " "	۱/-/-
" " " علی احمد بخش " محلہ پکا باغ " "	۱/-/-
" " " رحیم بخش " سب انسپکٹر پولیس محلہ راستہ " "	۱/-/-
" والدہ اکرام الحق "	۱/-/-
محترم ڈاکٹر محمد عبداللہ " محلہ پکا باغ	۲/-/-
" بابو تاج محمد " ہیڈ سارٹر ریلوے میل سروس جالندھر شہر	۱/-/-
" پیر محمد " ریلوے میل سروس " "	۱/-/-
" بابو عبدالحمید " سارٹر " " " "	۲/-/-
" چوہدری نعمت اللہ " سب ریکارڈ کیپر " " " "	۲/-/-
محترمہ زینب بی بی صاحبہ گڑھا	۱/-/-
" مریم بی بی " "	۱/-/-
بیگم بی بی " "	۱/-/-
بیگم صاحبہ شاہ محمد صاحب ذکیل گڑھا	۱/-/-

محترم بانو مہر علی صاحب محلہ چہار باغ شہر جالندھر	۱/-/-
بتوسط نزہت جہاں درجہ پنجم مدرسۃ البنات	
محترمہ انور بیگم صاحبہ اہلیہ محترم مستنصر باللہ صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول جالندھر شہر	۲/-/-
محترم محمد میر صاحب کشمیری شال مرچنٹ حصوری سڑک لدھیانہ	۱/-/-
" محمد ریاض " شال مرچنٹ گلی گل چمن	۱/-/-
بتوسط وحیدہ سلطان متعلمہ مولوی کلاس سال اول مدرسۃ البنات	
محترمہ بیگم صاحبہ میر عزیز الرحمٰن صاحب مرینا گارڈن کورٹ پارک سرکس کلکتہ	۵/-/-
محترم جناب " " " " " "	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب اختر حسین مرزا ایریل ڈوس کیناٹ پلیس نئی دہلی	۵/-/-
" " " محمد ابراہیم صاحب شملہ	۵/-/-
محترم محمد میر صاحب شال مرچنٹ حضوری روڈ لدھیانہ	۱/-/-
" محمد سلطان میر " ڈرافسمین چوبرجی گارڈن اسٹیٹ کوارٹر نمبر ۱۲ لاہور	۱/-/-
محترمہ عظمت خانم صاحبہ سابقہ متعلمہ مدرسۃ البنات جالندھر	۴/-/-
بتوسط انور بیگم درجہ ادنیٰ مدرسۃ البنات	
محترمہ بیگم صاحبہ محمد افضل صاحب مہدی منزل جالندھر شہر	۱/-/-
" " " ظفرالدین احمد " " " "	۱/-/-
بتوسط سرور بیگم درجہ سوم مدرسۃ البنات	
محترم شیخ محمد عظمت اللہ صاحب بستی شیخ درویش جالندھر شہر	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ " " " " "	۱/-/-
" " " مہدی حسین صاحب مہدی منزل "	۱/-/-
بتوسط حاکم بی بی متعلمہ مدرسۃ البنات	
محترمہ حاکم بی بی صاحبہ متعلمہ درجہ خصوصیہ اعلیٰ	۳/-/-
بتوسط نذیر بیگم اوپل درجہ دوم مدرسۃ البنات	
محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالرشید صاحب اوپل قادر ضلع گوجرانوالہ	۱/-/-

محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد امین صاحب دلاور ضلع گوجرانوالہ	۵/-/-
” مقبول بیگم ” ” ” احمد الدین ” ” ” ”	۵/-/-
” اللہ رکھی ” ” شیخ عبد الغنی ” راجہ بازار راولپنڈی	۱۸/-/-
” شاہ سلطان ” بنت عبد اللطیف ” منیجر کافی شاپ ہیمپشائر رجمنٹ	۵/-/-
” غلام فاطمہ ” بنت مستری محمد الدین ” صدر بازار ”	۱/-/-
” رشیدہ بیگم ” اہلیہ چوہدری محمد شریف ” اوجلہ دلاور ضلع گوجرانوالہ	۴/-/-
” اللہ جوائی ” والدہ ” محمد امین ” ” ” ” ”	۵/-/-
بتوسط طوبےٰ خانم متعلمہ مدرسۃ البنات	
محترمہ والدہ منظور فاطمہ صاحبہ جالندھر شہر	-/۸/-
” مکرمہ حمیدہ خانم ” بستی غذاں	-/۸/-
” بیگم صاحبہ ڈاکٹر ابراہیم خانصاحب ایم بی بی ایس بستی دانشمنداں	۱/-/-
” طوبےٰ خانم صاحبہ بنت گل محمد خانصاحب بستی دانشمنداں متعلمہ مدرسۃ البنات	۱/-/-
” بشریٰ خانم ” ” فضل الٰہی ” ” ”	۱/-/-
محترم غوث محمد خان صاحب ” ”	۲/-/-
محترمہ محمودہ خانم صاحبہ بیگم سردار محمد خان ” ” ”	۱/-/-
” سردار بیگم صاحبہ اہلیہ خورشید محمد خانصاحب ” ”	۱/-/-
” امتیاز سلطانہ صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۱/-/-
بتوسط صوفیہ خانم درجہ دوم مدرسۃ البنات	
محترم جناب محمد علی صاحب	۱/-/-
” ” برکت علی ”	۱/-/-
” ” عمر فاروق خان ”	۶/-/-
محترمہ سادی صاحبہ	-/۴/-
بتوسط خورشید امین متعلمہ مدرسۃ البنات	
محترم علی مصطفےٰ خان صاحب پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ	۲/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر محمد لطیف صاحب قریشی پریٹوریا کیتھو شملہ	[illegible]
محترم آغا محمد سمیع صاحب افسر انچارج تھانہ ... ضلع میرٹھ	۲/-/-
” عبید اللہ خانصاحب ... نیشن لاج کیتھو شملہ	۲/-/-
” بیگم صاحبہ جناب شیخ احمد صاحب کانٹیننس لاج کیتھو شملہ	۲/-/-
” ” ” محمد امین صاحب قریشی معرفت محمد سلطان خانصاحب حاکم خزانہ آگرہ	۲/-/-
” آنسہ خورشید امین صاحبہ طالبہ مدرسۃ البنات جالندھر	۱/-/-
” بیگم صاحبہ محمد سلطان خانصاحب حاکم خزانہ آگرہ	۲/-/-
” والدہ ” ” ” ” ” ”	۱/-/-
” بیگم ” جناب مطلوب حسین صاحب فیض منزل قرول باغ دہلی	۲/-/-
بتوسط عالیہ خاتون متعلمہ مدرسۃ البنات	
محترمہ بیگم صاحبہ جناب اکبر علی خانصاحب بستی باباخیل	-/۲/-
” ” ” ” عبد اللہ ” ”	۱/-/-
” ” ” ” خانبہادر عبد الحمید ” رئیس اعظم ” ”	۱/-/-
” ” ” ” علی اکبر علی خان صاحب ” ”	۱/-/-
” ” ” ” عبد اللہ خان ” ” ”	-/۲/-
” ” ” خانصاحب عبد الخالق ” ” ” ”	-/۲/-
بتوسط نور بی بی درجہ سوم مدرسۃ البنات	
محترمہ نور بیگم صاحبہ کلاس سوئم متعلمہ مدرسۃ البنات	۱/-/-
بتوسط مجیدہ بیگم بنت امیر احمد صاحب علوی درجہ سوم مدرسۃ البنات	
محترم ماسٹر محمد یعقوب صاحب مالک فرینچ ویئرہوس کسولی	۱/-/-
” جناب ملک محمد نواز خان ” اسسٹنٹ منیجر گورنمنٹ ڈیری سناور	۱/-/-
” چوہدری فضل الدین ” پوسٹماسٹر ”	۱/-/-
” امیر احمد صاحب علوی ”	۱/-/-
بیکری سٹاف سناور	۱/-/-

بتوسط نور بنت کریم بیگ صاحب درجہ دوم مدرسۃ البنات	
محترمہ بیگم اکبر صاحبہ اہلیہ مرزا محمد اکبر صاحب آنریری مجسٹریٹ کپورتھلہ	۱/-/-
〃 بیگم صاحبہ جناب نعیم احمد صاحب محلہ شیر گڈھ 〃	-/۲/-
〃 رشید سعید صاحبہ دختر ایچ لو مرزا صاحب 〃	-/۴/-
محترم میاں علی بخش صاحب محلہ قائم پور 〃	-/۴/-
محترمہ بیگم صاحبہ سعید احمد صاحب کشمیری گیٹ فلور آئل ملز لاہور	۱/-/-
محترم سلامت بیگ 〃 محلہ خراجیاں گلی دھوبیاں کپورتھلہ	-/۴/-
آنا ریاست کپورتھلہ	-/۸/-
محترم جناب میراں محلہ کاسیاں کپورتھلہ	-/۴/-
آنا ریاست کپورتھلہ	-/۸/-
بتوسط حسینہ جبیں متعلمہ درجہ ادیب فاضل مدرسۃ البنات	
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ نذیر احمد صاحب جالندھر شہر	۲/-/-
〃 اہلیہ جناب 〃 عبد اللطیف 〃 محلہ مفتیاں 〃 〃	-/۸/-
〃 〃 〃 〃 محمد علی 〃 داروغہ کمیٹی 〃 〃 〃	-/۴/-
〃 〃 〃 〃 عبد اللطیف 〃 اڈا انکودر 〃 〃	-/۸/-
〃 〃 〃 عبد الحمید 〃 اکونٹنٹ 〃 〃 〃	-/۸/-
〃 〃 〃 خورشید لال 〃 انڈسٹریل انسپکٹر 〃 〃 〃	-/۴/-
〃 والدہ 〃 شیخ انعام الحق 〃 راستہ محلہ 〃 〃	-/۴/-
〃 صالح اختر صاحبہ 〃 〃 〃 〃	۱/-/-
نا معلوم الاسم	۱/۲/-
محترم داروغہ علی احمد صاحب پنشنر 〃 〃 〃 〃	۲/-/-
محترمہ حسینہ جبیں صاحبہ متعلمہ ادیب فاضل مدرسۃ البنات 〃 〃	۲/-/-
〃 بیگم صاحبہ شیخ نذیر احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ ہیلتھ محلہ راستہ 〃 〃	۱/-/-
〃 〃 〃 نواب الدین 〃 ملازم پولیس 〃 〃 〃 〃	۱/-/-

محترم شیخ عبد العزیز صاحب نائب تحصیلدار ابوہر ضلع فیروزپور	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ 〃 〃 〃 〃 〃	۱/-/-
〃 〃 〃 عبد الجبار صاحب شامی جالندھر شہر	۱/-/-
〃 〃 〃 محمد رشید 〃 〃 فیروزپور	۱/-/-
〃 〃 〃 شیخ عبد الحق 〃 سب انسپکٹر پولیس جالندھر شہر	۱/-/-
〃 〃 〃 عبد الحمید 〃 محلہ راستہ 〃 〃	۱/-/-
〃 〃 〃 رحمت علی 〃 سب انسپکٹر مہم شریف ضلع رہتک	۱/-/-
〃 〃 〃 تاج الدین 〃 مرحوم محلہ مفتیاں جالندھر شہر	۱/-/-
بتوسط شوکت ابن محمد عظیم صاحب درجہ ادنیٰ مدرسۃ البنات	
محترم ماسٹر اقبال حسین صاحب کھنوڑہ ضلع ہوشیارپور	-/۱/-
محترمہ آمنہ خاتون صاحبہ مدرسۃ البنات	-/۴/-
محترم جناب محمد میر صاحب شال مرچنٹ	-/۸/-
بتوسط مسعودہ بیگم متعلمہ مدرسۃ البنات	
محترم شیخ عبد الواحد صاحب سب انسپکٹر پولیس پتوکی	۱/-/-
محترم 〃 عبد الخالق 〃 کٹڑہ خزانہ امرتسر	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ عبد الخالق 〃 〃 〃 〃	-/۸/-
〃 〃 〃 〃 مبارک علی 〃 کٹڑہ سفید کوچہ رحیم شاہ 〃	-/۸/-
〃 مومنہ 〃 بنت 〃 〃 〃 〃 〃 〃	-/۸/-
〃 شمیم افزا 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	-/۸/-
محترم شیخ عبد الغنی صاحب کٹڑہ خزانہ امرتسر	-/۴/-
محترمہ بیگم صاحبہ 〃 〃 〃 〃 〃	-/۴/-
محترم شیخ عبد المجید 〃 بی۔اے 〃 〃 〃	-/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان عبد الغفار خاں 〃 کوتوال مرحوم 〃 〃	۱/-/-
بتوسط منور سلطان درجہ اعلیٰ اول مدرسۃ البنات	
محترمہ اقبال بیگم صاحبہ محلہ پیچ بنداں جالندھر شہر	۱/-/-

بتوسط بلقیس و ادیب درجہ خصوصیہ مدرستہ البنات

محترم بابو بشیر احمد خان صاحب کلرک پوسٹ آفس پتی ضلع لاہور — ۴/۸/-
محترمہ بنت صوفی محمد یوسف صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول " " " — ۲/-/-
" والدہ صاحبہ ادیب فاطمہ و بلقیس " " " " — ۲/-/-

بتوسط کنیز فاطمہ درجہ سوم مدرستہ البنات

مختلف اراکین خاندان و کنیز فاطمہ بذات خود محلہ قرار خان جالندھر شہر — ۴/۸/-

بتوسط سکینہ اختر درجہ سوم مدرستہ البنات

محترمہ والدہ صاحبہ سکینہ خانم صاحبہ سکنہ لالیوال — ۵/-/-
" ہمشیرہ " " " " " " — ۱/-/-
محترم ڈاکٹر امام الدین صاحب " " " — ۴/-/-

بتوسط خدیجۃ الکبریٰ درجہ خصوصیہ ثانیہ مدرستہ البنات

محترمہ بیگم قاضی عبد اللطیف صاحب پٹواری بنگلہ ڈرالوالہ تحصیل چشتیاں ریاست بہاولپور — ۱/-/-
" بیگم صاحبہ خواجہ محمد منظر صاحب ایس ڈی اوکنال بنگلہ ڈرالوالہ — ۵/-/-
" " " عبد الرحیم صاحب گورداور قانونگو " " — ۱/-/-
" " " محمد عبد الرب " نائب تحصیلدار " " — ۲/-/-
محترم جناب خان محمد " محرر چٹی " " " — ۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ مستری ابراہیم صاحبہ محلہ ڈاکٹر صادق علی کپورتھلہ — ۳/-/-

بتوسط امتیاز بیگم متعلمہ درجہ سوم مدرستہ البنات

محترم خوشی محمد صاحب ناگلوئی ہسپتال نئی دہلی — ۱/-/-
" عبد الرشید " جاکھل ریلوے سٹیشن — ۸/-/-
" تلسی " ٹالی مین " " " — ۲/-/-
" بابو [illegible] اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر جاکھل — ۴/-/-
محترمہ فاطمہ سلطانہ صاحبہ معرفت جناب سردار محمد صاحب اسسٹنٹ پلیٹر جاکھل — ۱/-/-

محترمہ خورشید انور صاحبہ معرفت میاں عبد الرحیم صاحب پی وے انسپکٹر ریلوے اسٹیشن کیتھل — ۴/۸/-
محترم جناب راجہ رام ٹالی مین ریلوے اسٹیشن جاکھل — ۴/۸/-

بتوسط اصغری خانم درجہ دوم مدرستہ البنات

محترمہ زوجہ رحمت اللہ صاحب نور محل — ۲/-/-
معلوم الاسم " — ۴/-/-
محترمہ زوجہ مرزا جان محمد صاحب " — ۱/-/-
نامعلوم الاسم — ۴/-/-

بتوسط اقبال بیگم درجہ سوم مدرستہ البنات

محترم جناب نور محمد صاحب اسٹیشن ماسٹر معرفت ڈی ایس فیروزپور — ۴/-/-
" " محمد اختیار " " " میرا سنگھ ریلوے سٹیشن — ۸/-/-
" " میاں عبد الرحمان " پٹواری گدڑ پنڈی — ۱/-/-
" " سید نصیر الدین " اسٹیشن ماسٹر " — ۸/-/-
" " " چراغ علی شاہ " ریلیونگ اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر معرفت ڈی ۔ ایس ۔ فیروزپور چھاؤنی — ۸/-/-
" " میاں محمد لطیف صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر فرید کوٹ — ۸/-/-
" " " مہر الدین " کانٹے والا گولہ والہ — ۲/-/-

بتوسط منیر فاطمہ متعلمہ مدرستہ البنات

محترمہ دختر سید فیض علی شاہ صاحب — ۴/-/-
" " " چراغ محمد " " — ۴/-/-
" سراج منیر فاطمہ دختر سید طفیل محمد شاہ صاحب — ۴/-/-
محترم جناب غضنفر علی شاہ صاحب دجوہہ کلاں — ۴/-/-
" " سید علی اسعد اللہ صاحب " " — ۴/-/-
" " " محمد موسیٰ " " " — ۴/-/-

محترم جناب اسد علی صاحب وجوہہ کلاں	-/۲/-
" " عجائب علی " " "	-/۲/-
" " امام علی شاہ "	-/۲/-
" " سید کاظم علی شاہ "	-/۲/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ سید علی حسین " دکاندار وجوہہ کلاں	-/۲/-
" بی بی محمد جان صاحبہ نجانہ ڈاکٹران " "	-/۸/-
" منظور فاطمہ صاحبہ	-/۴/-
" رجیس دختر سید محمد یامین صاحب " " "	-/۲/-
" دختر خوشی محمد شاہ " " "	-/۲/-
" " سرور حسین " " "	-/۲/-
" سیدہ خورشید فاطمہ صاحبہ " " "	-/۴/-
" دختر سید گلزار حسین شاہ صاحب " "	-/۴/-
" " شیر محمد شاہ " " "	-/۴/-
" " علی حیدر شاہ " " "	-/۴/-
" " نذر حسین شاہ " " "	-/۴/-
بتوسط امیر بیگم درجہ خصوصیہ ثانیہ مدرسۃ البنات	
محترم منشی جلال الدین صاحب کپورتھلہ	۵/-/-
بتوسط عنایت بیگم درجہ ادنیٰ مدرسۃ البنات	
محترم حاجی سیٹھ حکم الدین صاحب بازار پیر بودلہ جالندھر شہر	۲/-/-
" چوہدری محمد رفیق صاحب محلہ کوٹ فضل کریم " "	-/۲/-
" جناب اقبال محمد " محلہ قائم پورہ کپورتھلہ	-/۸/-
" " فتح محمد " ضلع ہوشیارپور	-/۱/-
" " برکت علی " کوٹ فضل کریم جالندھر شہر	-/۲/-
بتوسط منیر فاطمہ شاہ متعلمہ مدرسۃ البنات	
جناب سید منیر نقوی صاحب گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر شہر	-/۸/-
محترمہ کنیز حسین صاحبہ وجوہی	-/۸/-
" والدہ کنیز حسین " "	-/۱۲/-
محترم سید محمد عیسےٰ صاحب شاعور	-/۸/-
محترمہ منیر فاطمہ بنت ڈاکٹر رحمت شاہ صاحب ریٹائرڈ سب اسسٹنٹ سرجن پکا باغ جالندھر شہر	۱/۸/-
محترمہ والدہ منیر فاطمہ بنت ڈاکٹر رحمت شاہ صاحب پکا باغ جالندھر شہر	۱/-/-
محترم سید منظور حسین صاحب نقوی مترجم لاہور	-/۸/-
" " عطا حسین شاہ " کپورتھلہ	-/۸/-
محترمہ بیگم سید نذیر احمد شاہ " بی۔ اے لاہور	-/۸/-
محترم سید عبد اللطیف صاحب نائب تحصیلدار و بیگم سید عبد اللطیف صاحب دہلی	۲/-/-
بتوسط محمودہ بانو بنت نور حسین صاحب متعلمہ مدرسۃ البنات	
محترم جناب مقبول اختر صاحب گوجرانوالہ	۱/-/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری نور حسین صاحب ٹیلر ماسٹر	۵/-/-
" " " کرم الٰہی " دائیں قلعہ دیدار سنگھ	۱/۸/-
" " " غلام نبی "	۱/-/-
" " ماسٹر فیروز الدین " گوجرانوالہ	۱/-/-
" " " بابو ابراہیم " "	۱/-/-
" " " ماسٹر فیروز الدین "	۱/-/-
بتوسط رضیہ خانم درجہ سوم مدرسۃ البنات	
محترم اہلیہ صاحبہ چوہدری نور حسین صاحب ٹیلر ماسٹر	۵/-/-
" " " غلام قادر " "	۵/-/-
" " " کرم الٰہی " رئیس قلعہ دیدار سنگھ	۱/۴/-
" " " غلام نبی "	۱/۴/-

محترمہ اہلیہ صاحبہ جناب فیروز الدین صاحب ماسٹر گوجرانوالہ	۱/-/-
" " " بابو ابراہیم " گوجرانوالہ	۱/-/-
" " " ماسٹر فضل الٰہی " "	-/۸/-
" " " " محمد اسحاق " "	۱/۴/-
بتوسط حمیدہ بیگم فضل الٰہی درجہ سوئم مدرسۃ البنات	
جناب کرم الٰہی صاحب گجرات (پنجاب)	-/۲/-
محترمہ آمنہ خاتون عصمت بنت ڈاکٹر خان صاحب فضل الٰہی صاحب گجرات (پنجاب)	-/۲/-
" سکینہ بیگم صاحبہ بیگم " " " " " "	۱۰/-/-
" رضیہ خانم " بنت " " " " " "	-/۴/-
جناب محبوب الٰہی فاروق والد " " " " " "	-/۲/-
" احمد مرتضےٰ صاحب ولد " " " " " "	-/۲/-
محترمہ حمید بیگم صاحبہ بنت " " " " "	-/۲/-
بتوسط مقبول اختر متعلمہ مدرسۃ البنات	
محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری سراج الدین صاحب ٹیلر ماسٹر	۱/-/-
" " " حاجی رحیم بخش صاحب قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ	۱/-/-
" " " " " " ٹیلر ماسٹر " "	۱/-/-
" زبیدہ بیگم " بنت چوہدری فضل الٰہی "	-/۴/-
" والدہ " ماسٹر عبد القادر "	-/۸/-
" اہلیہ " " رحمت اللہ "	-/۸/-
" " " چوہدری عالم الدین "	۲/-/-
" غلام صغریٰ بیگم صاحبہ بہو چوہدری کرم الٰہی صاحب	۵/-/-
بتوسط رضیہ خانم درجہ سوم مدرسۃ البنات	
محترمہ مقبول اختر صاحبہ گوجرانوالہ	۱/-/-
" اہلیہ صاحبہ چوہدری حاجی شہاب الدین صاحب رئیس اعظم قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ	۵/-/-

محترمہ نظیر بیگم صاحبہ بنت چوہدری حاجی شہاب الدین صاحب رئیس اعظم قلعہ دیدار سنگھ	۲/۸/-
" آمنہ مریم " " " " " " " "	۲/۸/-
" صفیہ بیگم " " چوہدری ابراہیم صاحب ٹیلر ماسٹر " "	۲/۸/-
" صغریٰ بیگم " " " " " " " "	۲/۸/-
" اہلیہ صاحبہ عبد الرحمٰن صاحب " " "	۲/۸/-
" " " چوہدری ابراہیم " " " "	۲/۸/-
" " " " احمد الدین " مرحوم	۱/-/-
" غلام حنیفہ صاحبہ بنت محمد رمضان صاحب	۱/-/-
بتوسط بشیرہ بی بی درجہ سوم مدرسۃ البنات	
محترم چوہدری عبد الحمید خان صاحب بھٹی گلی باغباناں جالندھر شہر	-/۴/-
" " محمد رفیق صاحب محلہ کوٹ فضل کریم " "	-/۲/-
محترمہ بیگم صاحبہ بابو محمد عبد اللہ صاحب ہیڈ کلرک محکمہ تعلیم	-/۱/-
محترم چوہدری یوسف علی " بھٹی	۱/-/-
" " مسعود حیدر " " جالندھر شہر	-/۱/-
بتوسط مقبول بیگم درجہ اعلےٰ مدرسۃ البنات	
محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ بیگم جناب نور محمد صاحب اسٹیشن ماسٹر	۱/-/-
محترم جناب میاں فتح محمد صاحب پٹواری پھگواڑہ	۱/-/-
بتوسط مشرف سلطان و صفدر جنگ خان مدرسۃ البنات	
محترمہ بیگم صاحبہ راجہ احمد خان صاحب رئیس اعظم ہریانہ ضلع ہوشیارپور	۱/-/-
" " " رانا محمود خان صاحب " " مرحوم " "	۲/-/-
" " " چوہدری ممتاز علی " ھلوارہ ضلع لدھیانہ	۱/-/-
محترمہ بنت صاحب رانا اقبال محمد " رئیس اعظم ہریانہ ضلع ہوشیارپور	-/۸/-
" " " " فیروز الدین " " " "	-/۴/-
" بیگم " " شیر محمد " مرحوم " "	-/۴/-

محترمہ رانا چراغ الدین خاں مرحوم ہریانہ ضلع ہوشیارپور	۱۲/۱۲/-
" بیگم صاحبہ رانا فرزند الدین خانصاحب وکیل " " "	۱۲/۸/-
بتوسط ام ضیاء الحسن مدرسۃ البنات	
محترمہ بیگم عبد الرحمان صاحب ایس۔ٹی۔اے ریلوے ملتان چھاؤنی	-/۴/-
" " ولایت علی " سیکنڈری انسپکٹر ریلوے لالہ موسیٰ	-/۸/-
" " ریاض الحسن " طالبعلم گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر شہر	-/۴/-
" " اعجاز الحسن " " " " " "	-/۴/-
" " ضیاء الحسن " " مدرسۃ البنات	-/۴/-
" " منظور علی " چیف گڈس کلرک خانیوال	-/۸/-
نامعلوم الاسم	-/۸/-
محترم جناب فضل حق صاحب	-/۴/-
بتوسط مجیدہ شیخ چراغ الدین صاحب گورداسپوری متعلمہ مدرسۃ البنات	
محترمہ بیگم صاحبہ جناب محمد حیات صاحب کلرک لاہور	۴/-/-
" " " شریف حسین خاں " پلیڈر گورداسپور	۱/-/-
" لیڈی ڈاکٹر صاحبہ مس میراں بخش زنانہ ہسپتال "	۱/-/-
" بیگم صاحبہ شیخ محمد صابر صاحب ایڈووکیٹ "	۱/-/-
محترم جناب شیخ چراغ الدین " " "	۱۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ " " " "	۱۵/-/-
" " خلیفہ فضل کریم صاحب الیکٹرک انجنیئر لاہور	۴۰/-/-
" " " فضل رسول " سپرنٹنڈنٹ ڈیرہ اسماعیل خاں	۲۵/-/-
" " " ڈاکٹر عبد الغفور " " ریڈ کراس سینی ٹوریم کوہ مری	۵/-/-
" " جناب عبد الحق " سب جج پی۔سی۔ایس لاہور	۵/-/-
" " خلیفہ محمد رشید " ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر "	۱/-/-
" رقیہ خاتون صاحبہ بنت شیخ چراغ الدین صاحب ایڈووکیٹ گورداسپور	۱/-/-

محترمہ خورشید بیگم صاحبہ کمپونڈر زنانہ ہسپتال گورداسپور	-/۱۲/-
" بیگم صاحبہ چوہدری چراغ مہتر "	۱/-/-
" سعادت بیگم صاحبہ امرتسر	۱/-/-
بتوسط عزت آرا متعلمہ مدرسۃ البنات	
محترم رانا بختیار محمد خاں صاحب لفٹنٹ معرفت رانا طالع محمد خانصاحب آئی جی پولیس پٹیالہ سٹیٹ	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب رانا بختیار محمد خانصاحب	۱/-/-
" آنسہ " " " "	۱/-/-
محترم جناب رانا صلاح الدین اعظم صاحب ریاست پٹیالہ	۱/-/-
محترمہ ام سیف اللہ خالد معرفت خانبہادر رانا طالع محمد خانصاحب " "	۵/-/-
محترم سیف اللہ خالد صاحب ریاست پٹیالہ	۵/-/-
" جناب محمد علی صاحب معرفت خانبہادر رانا طالع محمد صاحب " "	۱/-/-
" " عبد اللہ صاحب " "	۱/-/-
" " خانبہادر رانا طالع محمد خانصاحب پی اے انسپکٹر جنرل پولیس " "	۱۰/-/-
محترمہ قمر سلطانہ صاحبہ بنت رانا " " " " "	-/۸/-
بتوسط عائشہ خانم متعلمہ مدرسۃ البنات	
جناب خلیفہ کریم بخش صاحب سکنہ داجل تحصیل جام پور ضلع ڈیرہ غازی خاں	-/۸/-
" " میاں غلام سرور " " " " " "	-/۸/-
" " " غلام حیدر " " " " " "	۱/-/-
" " " غلام نبی " " " " " "	-/۲/-
محترمہ امیر بی بی صاحبہ " " " " "	-/۸/-
" نظام خاتون " " " " " "	-/۲/-
" زینت بیگم " " " " "	-/۴/-
" دولت بیگم " " " " "	-/۴/-

محترمہ کریم خاتون صاحبہ داجل	۔/۸/۔
، زہرہ خانم ، ،	۔/۱/۔
، گل خاتون ، ،	۔/۱/۔
محترم مولوی نصیر بخش صاحب ،	۔/۔/۱
، ، غلام علی ، محرر داجل	۔/۱/۔
، ، شمس الدین ، مدرس ،	۔/۸/۔
، ، شیر محمد ، ، ،	۔/۳/۔
محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ ،	۔/۲/۔
، مہرالنساء بیگم ، ،	۔/۸/۔
، جناب بخت بلند بیگم ، ،	۔/۴/۔
، جندو دائی ، ،	۔/۱/۔
، عظیم بیگم ، ،	۔/۱/۔
، غلام سکینہ بیگم ، ،	۔/۱/۔
جناب مولٰنا مشتاق احمد خانصاحب ،	۔/۔/۱
، مرزا محمد یعقوب صاحب ،	۔/۴/۔
، مولوی نذیر احمد خاں ، ،	۔/۲/۔
، حافظ سوہاترا ، ، ،	۔/۱/۔
، میاں اللہ یار ، ،	۔/۱/۔
محترمہ زینب النساء صاحبہ ،	۔/۸/۔
، بیگم صاحبہ مولوی نذیر احمد صاحب ،	۔/۲/۔
، غلام جنت صاحبہ بنت غلام محمد خانصاحب داجل	۔/۴/۔
، جندو خاتون صاحبہ ،	۔/۸/۔

بتوسط حبیب اللہ درجہ ادنیٰ اول مدرسۃ البنات

عزیزان حبیب اللہ صاحب کلاس ادنیٰ	۹/۔/۔

بتوسط مہتاب بی بی درجہ پنجم مدرسۃ البنات

محترم بابو فضل الدین صاحب محلہ کردگراں جالندھر	۱/۸/۔
محترمہ مبارک بی بی صاحبہ ، قرارخاں ،	۔/۲/۔
، زوجہ نذیر حسین محلہ قرارخاں - زوجہ رحمت اللہ و زوجہ نبی بخش محلہ کردگراں	۔/۵/۔

بذریعہ چراغ بی بی درجہ خصوصیہ ادنیٰ مدرسۃ البنات

محترم بابو چراغ الدین صاحب محلہ کردگراں جالندھر شہر	۱/۔/۔
محترمہ زوجہ مہرالدین ، ، قرارخاں ، ،	۔/۸/۔
، فاطمہ بی بی - زوجہ مرزا اللہ دتہ - زوجہ عبدالغنی - امیر بیگم صاحبہ - زہرہ بیگم صاحبہ محلہ کردگراں	۔/۱۳/۔
محترم رحمت اللہ صاحب محلہ سید کبیر - نثار احمد صاحب - محترمہ [illegible] محلہ کردگراں	۔/۱۲/۔

بتوسط رقیہ لطیف متعلمہ مدرسۃ البنات

محترم حکیم محمد عطاء اللہ صاحب تمغہ و سند یافتہ طبیہ کالج دہلی محلہ قدیر آباد ملتان شہر	۵/۔/۔
، چوہدری محمد اشرف ، انسپکٹر کوآپریٹو بنک ملتان شہر	۱/۔/۔
، شیخ عالم علی ، ہیڈ کنسٹیبل محلہ قدیر آباد ، ،	۱/۔/۔
، میاں محمد اشرف محمد ابراہیم صاحبان بیوپاریان چرم بیرون موری گیٹ ، ،	۵/۔/۔
، شیخ مبارک علی صاحب تاجر لوہاری دروازہ ، ،	۲/۔/۔
، میاں محمد عبداللطیف ، سب جج	۱۰/۔/۔

بتوسط عطیہ رفعت سلطان درجہ سوم مدرسۃ البنات

محترمہ امت اللہ صاحبہ ہمشیرہ محمد کبیر خانصاحب بستی غذاں	۱/۔/۔
، رفیقہ صاحبہ بنت جناب فضل حسین ، ،	۔/۲/۔
، حمیدہ بیگم - عمر خاتون - اختر و نزہت - آپا و گیسو فرحت - سلیمہ	۔/۱۲/۔
، امت الرشید صاحبہ	۔/۸/۔

بتوسط اختر سلطان درجہ دوم مدرسۃ البنات

محترمہ اختر سلطان صاحبہ بمقام لوہار ننگل جالندھر	۔/۸/۔

بتوسط عمراں بی بی درجہ چہارم مدرسۃ البنات

محترمہ بیگم صاحبہ عبدالرشید صاحب بستی غذاں	۲/-/-
" " " خواجہ شیخ غلام نبی " " "	۱/-/-
" اسلام اختر صاحبہ بنت میاں محمد " دریائی باف	۱/-/-
" بیگم صاحبہ عبداللطیف صاحب شیخ بستی غذاں	-/۸/-
محترم شیخ حاجی عزیزالدین " " "	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ منشی فضل الدین " " "	-/۸/-
" " " جناب عبدالعزیز " " "	-/۸/-
" " " شیخ بدرالدین " کپورتھلہ	۲/-/-
محترم جناب حافظ کمال الدین " "	-/۴/-
" شیخ لال الدین " "	-/۴/-
محترمہ رشید اختر صاحبہ باغ الو والیہ	۱/-/-
" نذیر خانم " " "	۱/-/-
" بختاور صاحبہ بیگم شیخ سردار محمد صاحب وکیل باغ الو والیہ	۵/-/-
" رقیہ خانم " " صوبیدار جان محمد " " "	۱/-/-
" زینب النساء " " ابراہیم " " "	۱/-/-
" کلثوم بیگم " " عبدالخالق " " "	۱/-/-
" بیگم صاحبہ احمدالدین " " "	۱/-/-
" " " جناب علی محمد " " "	۱/-/-
" " " " رحمت علی " " "	۱/-/-
" " " " عبدالرشید " " "	۱/-/-
" مختار بیگم صاحبہ	۱/-/-
" تاج بیگم "	۱/-/-
" فضل بی بی صاحبہ بیگم فضل الدین صاحب	۱/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ منشی محمد حسین صاحب	۲/-/-
" سکینہ بی بی " بیگم عبدالحمید " کپورتھلہ	-/۴/-
" بیگم " خدابخش " "	۱/-/-
محترم جناب صدرالدین " "	-/۸/-
" " بدرالدین " "	-/۸/-
محترمہ مریم بی بی صاحبہ	-/۲/-
" حسن بی بی "	-/۴/-
" بیگم صاحبہ سردار محمد صاحب کپورتھلہ	-/۴/-
" امیر بی بی صاحبہ "	-/۴/-
محترم شیخ ماسٹر دوست محمد صاحب بستی غذاں	-/۸/-
" " میاں محمد " " "	-/۸/-
محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ " "	-/۸/-
محترم شیخ عزیزالدین صاحب " "	-/۸/-
" " حسن الدین " " "	-/۸/-
" " فخرالدین صاحب و جان محمد " " "	-/۸/-
" جناب غلام قادر " ٹھیکیدار	-/۸/-
محترمات عظمت بی بی و سلطان بی بی صاحبہ	-/۸/-

بتوسط رابعہ خانم درجہ دوم مدرسۃ البنات

صادق محمد ۱/ - اللہ وسایا ۱/ - حق نواز خاں ۱/ - شفیع ۱/ - ڈاکٹر مقبول احمد ۴/	-/۸/-
محترم محمد عبدالرحمان صاحب ہیڈ اسسٹنٹ کمشنرز آفس ملتان	-/۸/-
" مولانا صاحب مؤذن ملتان شہر ۲/ - چوہدری محمد امین صاحب ۱/	-/۳/-
" شیخ تاج الدین صاحب	۱/-/-
چوہدری عزیزالدین ۲/ - خادم حسین ۲/ - اللہ دتا پیادہ ۲/ - الٰہی بخش پیادہ ۲/ - حاجی محمد عثمان ۲/ - منشی مرید حسین ۲/	-/۱۲/-

مسٹر توفیق احمد ۔ منشی الٰہی بخش ۔ سید گل جہانیا شاہ صاحب
منشی اللہ دوایا ۔ ملک حیات محمد ۔ نظام الدین — -/۱۲/-
شیخ خدابخش ۔ منشی عبد الرحمان ۔ عبد الرحمان کلرک
رسول شاہ ۔ ملک ولی اللہ خاں ۔ مسٹر غلام قاسم خاں — ۱/۱۴/-
ولایت شاہ بخاری ۔ لالہ شام داس ۔ مسٹر محمد حفیظ ٹیچر
منشی نبی بخش صاحب — -/۱۳/-

بتوسط بشیرہ بیگم درجہ پنجم مدرسۃ البنات

محترم مولوی پیر بخش صاحب بمقام دیان چھاؤنی عراق عرب — ۲/-/-
" مستری غلام محمد " کھاروی — -/۸/-
" جناب عمر الدین " بمقام بصرہ (عرب) — ۱/-/-
" " غلام نبی " جالندھری ٹھیکیدار — -/۸/-
" " برکت علی " " — -/۸/-
" " علی محمد " دیان چھاؤنی (عرب) — ۱/-/-
" " عبد اللطیف الرحمٰن " بصرہ مارگل وارف نمبر ۴ — ۱/-/-
" " بشیر محمد " " " " — -/۸/-
محترمہ جنت بی بی صاحبہ جالندھر شہر — -/۸/-
" عزیزہ بی بی " " " — -/۴/-
محترم نذیر احمد صاحب قادیان — -/۴/-
" محمد سرور " جالندھر شہر — -/۸/-
" محمد صادق " " " — -/۸/-
" ولی محمد " بمقام نکودر — -/۸/-
محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ جالندھر شہر — -/۸/-

بتوسط نصیر بیگم درجہ دوم مدرسۃ البنات

محترم ملک ظہیر الدین صاحب اوورسیر لدھیان ضلع جالندھر — ۱/-/-
محترمہ نصیر بیگم بنت ملک ظہیر الدین صاحب اوورسیر لودہیان ضلع جالندھر — ۱/۸/-
" نظیر بیگم صاحبہ اہلیہ جناب " " " " " " — ۱/۴/-
محترم سید احمد صاحب عاجز " " " " " — ۱/۸/-
" ملک خادم حسین صاحب پسر ملک ظہیر الدین صاحب اوورسیر " " " — ۱/-/-
" لالہ تیج رام " مہاجن باسیکے کلاں تحصیل نارووال — -/۴/-
محترم ملک ظہیر الدین صاحب اوورسیر لودہیاں ضلع جالندھر — ۱/۸/-
" گوپال چند صاحب سلطان پور لودھی ریاست کپورتھلہ — -/۴/-
" سکھدیو " برہمن " " " " — -/۴/-
ماہیا ماچھی ۔ امانت ارائیں ۔ فتح ماچھی ۔ خدابخش جاٹ — -/۴/-
محترم نیاز محمد صاحب ککے زئی بھنگالہ ضلع ہوشیارپور — -/۸/-
" بوٹا حجام سکنہ سلطان پور لودھی ریاست کپورتھلہ — -/۴/-
بوٹا موچی ۔ بوڑا حجام ۔ علی محمد پٹھان ۔ بشنا مہر — ۱/-/-

بتوسط رفیق احمد درجہ اول اعلیٰ مدرسۃ البنات

سلامت ۔ رحمت علی ۔ لابھ سنگھ ۔ ہربداس ۔ عبد اللہ ۔ میراں بخش
برکت علی ۔ علی ۔ عبد الغنی — -/۹/-
منشی نور الدین ۔ عزیز بخش ۔ سردار مہر سنگھ ۔ مراد علی ۔ فقیر چند — -/۸/-
غلام محمد ۔ جان محمد ۔ اللہ دتا ۔ خیر الدین ۔ موجدین ۔ ہیرا سنگھ — -/۹/-

بتوسط سلیمہ خانم درجہ سوم مدرسۃ البنات

محترم فتح محمد صاحب — ۱/-/-

بتوسط افتخار خانم متعلمہ مدرسۃ البنات

محترمہ بیگم صاحبہ محمد یوسف علیخاں صاحب رئیس جہانخیلاں ضلع ہوشیارپور — ۱/۸/-
نھتی بی بی ۔ زینب بی بی ۔ سکینہ بی بی ۔ نیاز بی بی ۔ رحمت — -/۱۰/-
محترم خان محمد یوسف علیخاں صاحب جہانخیلاں ضلع ہوشیارپور — ۱/-/-
" الطاف احمد خاں " " " " " — ۱/۸/-

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ سید محمد خانصاحب جہانخیلاں ضلع ہوشیارپور	۲/-/-
״ ״ احمد حسن ״ ״ ״ ״	۱/-/-
״ بیگم۔ خاتون بیگم۔ بیگم محبوب خان مرحوم۔ صغریٰ بی بی ۔ حمیدہ بیگم۔ خیر النساء۔ جنت بی بی	۱/۴/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان شیر محمد خانصاحب تارو ننگل موجپور ضلع ہوشیارپور	۲/-/-
״ والدہ ״ اخلاق محمد صاحب موجپور ضلع ہوشیارپور۔ نامعلوم	۱/۴/-
بتوسط خالدہ نسیم درجہ سوم مدرسۃ البنات	
محترمات انوری بیگم صاحبہ۔ سرداری بیگم صاحبہ۔ حمیدہ بیگم راہوں ضلع جالندھر	-/۱۴/-
محترمہ بسم اللہ بیگم ״ راہوں ضلع جالندھر	۱/-/-
جناب محمد حسین صاحب پوسٹل کلرک راہوں ضلع جالندھر	۱/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ فیض الحسن صاحب عباسی مرحوم راہوں ״ ״	۱/-/-
شفیق النساء۔ جنت بی بی۔ اللہ دتی۔ رحمت بی بی۔ ملاقات حسین۔ معلوم الاسم	۲/-/-
محترم سید محمد یحییٰ صاحب عباسی	-/۸/-
״ لطیف خان ״	-/-/۱
محترمہ مختاور صاحبہ	۲/-/-
بتوسط سرور سلطانہ درجہ خصوصیہ ثانیہ مدرسۃ البنات	
محترمہ قدسیہ سلطانہ بنت سید الطاف حسین صاحب	۲/-/-
״ والدہ جناب سید فیض احمد اکبر محلہ قاضیاں جالندھر شہر	۱/-/-
محترم سید ضیاء نثار احمد صاحب ״ ״	۱/-/-
محترمہ برکت بی بی زوجہ بابو غلام حسین صاحب راستہ محلہ ״ ״	۱/-/-
״ سرور سلطانہ درجہ خصوصیہ ثانیہ مدرسۃ البنات ״ ״	۱/-/-
״ حسن آرا صاحبہ	۲/۱/۱
بتوسط بلقیس بیگم درجہ ہشتم مدرسۃ البنات	
محترمہ بیگم صاحبہ جناب عبداللہ خانصاحب ذیلدار میانی	۱/-/-
״ ״ ״ فضل محمد ״ پروفیسر لدھیانہ کالج	۱/-/-
״ بنت غلام سرور خان ״ میر منشی کابل	۲/-/-
محترم ملک غلام محمد صاحب کولہ پور	-/۸/-
محترمہ جہانگیر بانو لاہور۔ اختر سلطان	-/۸/-
محترم ملک غلام محمد صاحب ٹرنک فروش لاہور	۱/-/-
جناب علاؤالدین صاحب	۲/-/-

نام	رقم
بتوسط لطیفہ خانم درجہ اول اعلیٰ مدرسۃ البنات	
محترمہ لطیفاں بی بی صاحبہ مقام لوہار ننگل جالندھر	-/۷/-
بتوسط شریفہ خانم درجہ اول ادنیٰ مدرسۃ البنات	
محترم مولوی پیر بخش صاحب	۳/۴/-
بتوسط بنت غلام نبی درجہ اول اعلیٰ مدرسۃ البنات	
محترم غلام نبی صاحب غازی بی۔اے (آنرز) بی۔ٹی	-/۸/-
بتوسط سنجیدہ خانم درجہ دوم مدرسۃ البنات	
محترم سید محمد محسن صاحب عباسی راہوں ضلع جالندھر	۲/-/-
بلقیس بیگم۔ سردار بیگم۔ مجید۔ سعید۔ محمود بیگم۔ رشیداں۔ مسعود حسین	۱/۱/-
فاطمہ بی بی۔ سردار بی بی۔ سعیدہ بیگم۔ عبدالحق عباسی۔ سید النساء۔ آمنہ بی بی	۱/۳/-
محترمہ والدہ فیض الحسن عباسی مرحوم	-/۸/-
״ محمودہ بیگم دختر سید ظفر حسن عباسی	-/۸/-
دوست محمد۔ محمود حسین۔ اشرف بی بی۔ محمد مقصود حسین	-/۱۰/-
بتوسط سکینہ بی بی صاحبہ درجہ دوم مدرسۃ البنات	
محترمہ سکینہ بی بی جماعت دوم	-/۸/-
بتوسط کلثوم خانم متعلمہ مدرسۃ البنات	
محترم شیخ نورالدین صاحب ڈیرہ بابا نانک	-/۴/-
״ مولوی نبی بخش صاحب عربی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ بابا نانک	-/۴/-
״ شیخ عبدالرحمٰن ״ ״	-/۴/-
״ ״ عبدالغفور۔ شیخ خدابخش و نبی بخش۔ بوٹا۔ عبدالمجید	-/۸/-
״ محمد علی صاحب ٹانگہ والا	-/۴/-
وزیر علی۔ آمنہ خاتون۔ ملک سراج۔ مرزا محمد علی۔ چوہدری بوڑا۔ ڈاکٹر بشیر احمد۔ بابو لابھ چند۔ بابو رام چند۔ بابو سید دیال۔ بابو گیان سنگھ۔ عبدالرحیم	۱/۱۲/-
بتوسط جمیل اختر درجہ سوم مدرسۃ البنات	
محترم صوبیدار شیخ عزیز الدین صاحب	۲/-/-
״ شیخ لال محمد صاحب بستی غذاں جالندھر	۱/-/-
״ حمیدہ خانم صاحبہ بیگم عبدالستار صاحب	۲/-/-
״ بیگم صاحبہ غلام محمد صاحب بستی غذاں	۱/-/-
״ ״ ״ شیخ خورشید محمد ״ ڈپٹی کمشنر	۲/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ جناب غلام رسول صاحب باغ اہلو والیہ	۱/۸/-
" " " عبداللطیف " "	۲/-/-
" " " عمر الدین "	-/۸/-
" سعید بیگم صاحبہ بستی شیخ	-/۸/-
" بیگم صاحبہ جناب ولی محمد صاحب	۱/۸/-
" " " خدابخش " کپور تھلہ	۱/-/-
" " " بہادر علیشاہ " "	۲/-/-
" " " غلام قادر " "	۱/-/-
" " " محمد شفیع " "	-/۸/-
" " " بابو محمد یٰسین " "	۲/-/-
" " " علی ستار " سپرنٹنڈنٹ موٹر گراج کپورتھلہ	۱/-/-
" اللہ رکھی صاحبہ حاجن "	۲/-/-
" بیگم صاحبہ جناب عبدالعزیز صاحب "	۱/-/-
محترم جناب ماسٹر عبدالغنی "	۱/-/-
" " نورالدین	۱/-/-

بتوسط خالدہ ادیب خانم درجہ دوم مدرسۃ البنات

محترمہ بسم اللہ بیگم صاحبہ راہوں ضلع جالندھر	۵/-/-
" شریف بی بی ـ رحمت بی بی	-/۶/-
محترم سید محمد حسین صاحب عباسی راہوں	-/۸/-
محترمہ والدہ صاحبہ فیض الحسن صاحب عباسی راہوں	-/۸/-
آمنہ بی بی ـ رحمت بی بی ـ سعیدہ بیگم ـ عبدالحق عباسی	-/۱۲/-
محترمہ زینب بیگم صاحبہ	۱/-/-
" رضیہ بیگم " بنت اکرم خانصاحب راہوں ضلع جالندھر	۱/-/-
" سیدالنساء صاحبہ ـ خورشید اختر صاحبہ	-/۶/-
" اشرف بی بی صاحبہ	-/۸/-
جناب ڈاکٹر محمد شریف صاحب متقی لاہور	۵/-/-

بتوسط حافظہ زبیدہ خاتون درجہ مولوی مدرسۃ البنات

جناب شیخ عبدالحمید صاحب کرموں ڈیوڑھی گلی وکیلاں والی امرتسر	۳/۸/-
" سیٹھ رحمت اللہ صاحب رحمت منزل "	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب عبدالرحیم صاحب جہاز کٹڑہ سنت سنگھ "	۱/-/-
" " " عبداللہ صاحب سوداگر کٹڑہ مہاسنگھ سفید حویلی "	۱/-/-
" " " محمد یٰسین " اوورسیر چوک فرید گلی پنڈتاں "	۱/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ جناب فضل کریم صاحب خالصہ سٹریٹ متصل امرت دھارا لاہور	۵/-/-
" " " محمد منیر " بیگم روڈ لاہور	۱/۲/-
" حمیدہ بیگم صاحبہ	۳/-/-
" بیگم صاحبہ جناب محبوب علی صاحب مرحوم متصل امرت دھارا لاہور	۳/-/-
جناب مولوی محمد حیات صاحب مصری شاہ جمال پارک لاہور	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب محمد شفیع " بی اے ـ بی ٹی ہیڈ ماسٹر شاہ آباد	۱/-/-
اسم نا معلوم	-/۴/-
محترمہ فرخندہ اختر صاحبہ	-/۸/-
معرفت جناب محترمہ خالدہ خانم صاحبہ	۳/-/-
جناب رحمت اللہ صاحب اوورسیر کوچہ دارالسلام گوجرانوالہ	۱/-/-
محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ "	-/۱۲/-
" بیگم صاحبہ نسیفہ جلال الدین صاحب موتی بٹہ بھاٹی دروازہ لاہور	۲/-/-
" " جناب کرم الٰہی "	۱/-/-

بتوسط ثریا اقبال درجہ دوم مدرسۃ البنات

محترم حبیب اللہ خانصاحب کیمل پور (فہرست موصول ہونے پر شائع کردی گئی)	۵/-/-
زائد از فہرست ہائے چندہ طالبات	۲/۴/-

بتوسط عظیمہ درجہ پنجم مدرسۃ البنات

محترم میاں عبدالعزیز صاحب سب ڈویژنل آفیسر پی ـ ڈبلیو ـ ڈی منگیانی برما	۱۰/-/-
" چوہدری عبدالشکور " پھلور اوورسیر پی ـ ڈبلیو ـ ڈی " "	۱۰/-/-
" جناب اومٹن لا مجسٹریٹ کیسیا ریاست ہائے شان اسٹیٹ	۱۰/-/-
محترمہ والدہ حلیمہ بیگم صاحبہ آف برما ـ منگیانی	۲/-/-
محترم جناب حسین علی صاحب ٹھیکیدار "	۲/-/-
" " محمد کاکا " دوکاندار "	۴/-/-
" " عبدالجلیل " ٹھیکیدار "	۳/-/-
" " محمد خلیل " " "	۲/-/-
محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ (مولوی) سابق متعلمہ مدرسۃ البنات	۱/-/-
میزان کل	[illegible]

چندہ بتقریب بارھواں سالانہ جلسہ انجمن مدرسۃ البنات جالندھر شہر منعقدہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۷ء

نام	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ خلیفہ نظام الدین صاحب قریشی مرحوم لاہور	۵/-/-
" انیس ایچ قریشی صاحبہ	۵/-/-
" مسز ایم اے صدیقی اے سی اے ۹۵ میو روڈ لاہور	۲۰/-/-
" شوکت آرا مسز شیخ عبدالحق	۱/-/-
" مسز شیخ عبدالرحیم صاحبہ - محترمہ رشیدہ خاتون صاحبہ	۱۰/-/-
" غلام فاطمہ اہلیہ چوہدری نیاز خان صاحب	۱/-/-
" والدہ بشیر بیگم پکا باغ	۱/-/-
" ارشاد بیگم صاحبہ " "	۱/-/-
" محمودہ بیگم " والدہ اختر متعلمہ درجہ پنجم مدرسۃ البنات	۱/-/-
" محمود بیگم " اہلیہ سردار محمد [illegible] بستی دانشمنداں	۱/-/-
" وزیر بیگم " " غلام مرتضیٰ خان "	۱/-/-
" اہلیہ محمد شفیع صاحب ریلوے روڈ	۳/-/-
" جبین اختر صاحبہ	۵/-/-
" بیگم عبدالحمید صاحب کپورتھلہ	۱/-/-
" مسز عبدالرحمٰن " اوورسیر پکا باغ	۵/-/-
" اہلیہ نور محمد " سٹیشن ماسٹر	۱/-/-
" آمنہ بیگم اہلیہ منشی عبدالحفیظ جالندھر	۱/-/-
" فضل بی بی صاحبہ	۱/-/-
" بیگم صاحبہ خان بہادر شیخ رحیم بخش صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر	۲۰/-/-
" " شیخ عبدالحمید اقبال صاحب ایل-ایل بی	۱۰/-/-
" والدہ " محمد شفیع صاحب رستہ محلہ	۱/-/-
" بیگم " شرف الدین " پرانی کچہری	۴/-/-
" " " عبدالقادر " " "	۴/-/-
" بنت عبدالقادر " " "	۱/-/-
" ہمشیرہ غلام محی الدین " " "	۱/-/-
" بیگم محمد شفیق صاحبہ	۱/-/-
" " غلام محی الدین "	۱/-/-
" بنت شرف الدین " - نامعلوم	-/۱۲/۱
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ جالندھر شہر	۵/-/-
" والدہ " " " " - محترمہ امت الرؤف صاحبہ	-/۲/۱
" حسین بی بی صاحبہ والدہ احسان الحق صاحب پکا باغ	۳/-/-
" بیگم صاحبہ شیخ خورشید احمد " " "	۲/-/-
" " " " نذیر احمد " رستہ محلہ	۱/-/-
" " " " عبدالحق " سب انسپکٹر پولیس	۱/-/-
" " " " عبدالصمد " " " "	۱/-/-
" استانی امیر بیگم صاحبہ	۱/-/-
" بیگم صاحبہ شیخ محمد شریف صاحب گوالمنڈی لاہور	۱۰/-/-
" والدہ " کنیز زہرہ صاحبہ - معلوم الاسم	-/۲/۱
" رشیدہ بیگم دختر حکیم محمد صاحب - محترمہ نذیر بیگم دختر عبدالحق صاحب } " غلام فاطمہ صاحبہ	-/۴/۱
" اصغری دختر شیخ فضل محمد صاحب	۱/-/-
" آمنہ دختر فضل الدین "	۱/-/-
" خورشید " غلام نبی "	۱/-/-
" سکینہ بیگم " محمد بخش "	۱/-/-
" بیگم صاحبہ حکیم رحمت علی "	۱/-/-
" " " حکیم رحمت علی "	۵/-/-
" " " محمد عاشق "	۱/-/-
" " " محمد اسلام "	۵/-/-
" نظیر بیگم ملک ظہیر الدین صاحبہ	۳/-/-
" رشید اختر صاحبہ بستی غذاں	۵/-/-
" اسلام اختر " " "	۲/-/-
" دختر صوبیدار شیخ عزیز الدین صاحب	۱/-/-
محترم افضل بستی غذاں	۱/-/-
محترمہ زبیدہ خاتون صاحبہ	۱/-/-
" حسن بی بی صاحبہ - محترمہ دائی صاحبہ	۶/-/-
" امیر بیگم صاحبہ رستہ محلہ	۲/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ بابو غلام محمد صاحب پکا باغ	۲/-/-
״ ״ ڈاکٹر خانصاحب فضل الٰہی صاحب	۵/-/-
״ رشیدہ بیگم صاحبہ	۱/-/-
״ خنیف بیگم صاحبہ ۔ محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ ۔ محترمہ فضل بی بی صاحبہ	
״ امام بی بی ״	۱/۲/-
״ رقیہ درجہ چہارم مدرسۃ البنات	۱/-/-
״ حمیدہ متعلمہ ״ ״ ״	۱/-/-
״ حمیدہ بیگم دختر مولوی فتح الدین صاحب	۲/-/-
״ بیگم صاحبہ فیض محمد صاحب و اکمل خانم درجہ سوم مدرسۃ البنات	۱/۲/-
״ مس خورشید رحمت علی صاحبہ	۲/-/-
״ بیگم صاحبہ مرزا فضل بیگ صاحب	۲/-/-
״ ״ ״ چوہدری محمد عبد الرشید ״	۱/-/-
״ والدہ عبد الوہاب بیگ ״ برلاس	۱/-/-
״ رضیہ برلاس جالندھری	۱/-/-
״ خدیجہ بیگم صاحبہ	-/۲/-
״ بیگم امیر الدین ״	۱/-/-
״ ״ نذیر احمد ״	۱/-/-
״ ״ سید سلطان احمد ״	۲/-/-
״ ״ عزیز بخش ״	۱/-/-
״ ״ احمد بخش ״	۲/-/-
״ ״ سردار احمد ״	۱/-/-
״ ״ خان محمد ״	-/۴/-
״ رشیدہ بیگم بنت پیر داد خاں وکیل بستی شیخ	۱/-/-
״ بیگم حاجی عمر خاں صاحب ״ ״ ״	۱/-/-
״ والدہ احمد یار خاں ״ ״	۱/-/-
״ بیگم صاحبہ عبد العزیز خاں صاحب ״ دانشمنداں	۱/-/-
״ ״ ״ نوازش علی خاں ״ ״ شاہ قلی	۲/-/-
״ ״ ״ خان مشتاق احمد خاں ״ ״ دانشمنداں	۱/-/-
״ ״ ״ گلزار محمد خاں ״ ״ ״	۱/-/-
״ ״ ״ محمد یحییٰ علی خاں ״ ״ ״	۲/-/-
״ افتخار سلطانہ متعلمہ درجہ ششم مدرسۃ البنات	۲/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ میاں محبوب بخش صاحب رئیس اعظم مرحوم جالندھر شہر	۵/-/-
״ استانی رشیدہ بیگم صاحبہ معلمہ برانچ مدرسۃ البنات محلہ قرار خاں	۱/-/-
״ والدہ صاحبہ عزیزہ حشمت متعلمہ درجہ پنجم مدرسۃ البنات	۱/-/-
״ خورشید بیگم سابقہ متعلمہ ״ ״ ״	۱/-/-
״ عزیزہ اقبال بیگم متعلمہ درجہ چہارم ״ ״	۱/-/-
״ صغریٰ بیگم ״ ״ اول اعلیٰ ״ ״	۲/-/-
״ بیگم صاحبہ شیخ سردار محمد صاحب بستی غذاں	۱/-/-
نامعلوم ۔ عزیزہ رفعت درجہ چہارم مدرسۃ البنات	۲/-/-
محترمہ جمیلہ بیگم معلمہ مدرسۃ البنات	۲/-/-
״ بیگم صاحبہ جناب کرم الٰہی صاحب نائب تحصیلدار	۲/-/-
״ بنت مولوی نذیر حسین ״ محلہ قرار خاں	۱/-/-
״ بیگم شیخ لال محمد صاحب بستی غذاں	۱/-/-
״ ״ صاحبہ شیخ عبد الحمید ״ اکاؤنٹنٹ اڈہ نکودر	۲/-/-
صندوقچی مدرسۃ البنات بتوسط حافظ زبیدہ خاتون صاحبہ درجہ ششم مدرسۃ البنات	۴/۴/-
محترمہ زبیدہ حافظ درجہ مولوی مدرسۃ البنات	۱/-/-
״ بیگم صاحبہ نذیر احمد صاحب بستی شیخ	۱/-/-
״ صغورہ خانم درجہ چہارم مدرسۃ البنات ۔ وزیر بیگم ۔ رحیم بی بی	-/۶/-
״ بیگم صاحبہ شیخ حبیب اللہ صاحب	۱/-/-
״ صفیہ بیگم صاحبہ لدھیانہ	۱/-/-
״ ممتاز الرشید صاحبہ ہیڈ مسٹرس مدرسہ گوجرانوالہ	۱/-/-
״ بیگم صاحبہ مرزا محمد سرور صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری چھاؤنی جالندھر	۵/-/-
״ ״ ״ یار محمد خاں ״ پنشنر ״ ״	۲/-/-
״ ہمشیرہ ״ خان حامد علی اکبر خاں ״ دھوگڑی	۱/-/-
״ بیگم ״ عزیز اللہ صاحب چھاؤنی جالندھر	۱/-/-
״ ״ محمد انور صاحبہ ۔ محترمہ بیگم شاہنواز حکیم ۔ محترمہ جیو ۔	۴/۴/-
״ عزیز بی بی ۔ محترمہ امیر بیگم	
״ ہمشیرہ صاحبہ خان امین اللہ خانصاحب دھوگڑی	۱/-/-
״ استانی حبیب صاحبہ	۱/-/-
״ بیگم صاحبہ ڈاکٹر مرزا حمید اللہ بیگ صاحب چھاؤنی جالندھر	۱/-/-
״ ״ ״ نذیر محمد صاحب	۱/-/-
״ ״ ״ رحیم بخش ۔ حسن بی بی صاحبہ ۔ محترمہ والدہ امیر عبد الحبیب	۴/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ بیگ محمد طفیل صاحب۔ بیگم فضل محمد صاحب۔ گلزار بیگم صاحبہ ۲ ممتاز بیگم صاحبہ۔ سعیدہ بیگم صاحبہ ۲	۱/۱۴/-
" بیگم صاحبہ میاں حمید علی صاحب محلہ سراج گنج جالندھر شہر	۱۰/-/-
" " چوہدری الطاف حسین " ہیڈ کلرک دی اسسٹنٹ آفس آڈٹ	۱/-/-
" " ڈاکٹر فیروزالدین " رڑکہ کلاں	۱/۸/-
" " خانصاحب میاں حکیم الدین " آئی۔سی۔ایس	۱/-/-
" " میاں ولی بہادر " سوداگر چرم ریلوے روڈ	۲/-/-
محترمات عظمت۔ زہرہ۔ حاجن محبوب بیگم صاحبہ	۱/۴/-
محترمہ بسم اللہ خانم صاحبہ	۱/-/-
" عظمت خانم "	-/۴/-
" مسز اظہار الحسن "	-/۴/-
" امیر بیگم "	۵/-/-
" حشمت آرا بیگم "	۱/-/-
" بیگم حامد علی "	۱/-/-
" سرور علی "	۱/-/-
" والدہ سرور سلطان "	۱/-/-
" انور سلطان "	۱/-/-
" استانی ہمراز صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۲/-/-
" مسز رحمت اللہ صاحبہ	۱/-/-
" والدہ صاحبہ عبدالحمید صاحب	۱/-/-
" سلیمہ سلطانہ صاحبہ	۱/-/-
" والدہ عائشہ "	۱/-/-
" مسز نور محمد "	۱/-/-
" زہرا "	۲/-/-
محترمات نواب بی بی صاحبہ۔ نواب بیگم صاحبہ۔ رفیق بیگم صاحبہ حمیدہ بیگم صاحبہ سکینہ بیگم صاحبہ۔ فضل بی بی صاحبہ۔ بشیرہ پیر بخش صاحبہ	۱/۱۵/-
محترمہ زبیدہ خاتون بنت ڈاکٹر بدرالدین صاحب اسسٹنٹ سرجن نکودر	۲/-/-
" بیگم صاحبہ " " " " "	۵/-/-
" والدہ " اکرام الحق صاحب	۲/-/-
" حمیدہ خانم " بنت خانصاحب نیاز رسول احمد خانصاحب آنریری مجسٹریٹ جالندھر	۱/-/-
نا معلوم الاسم	۱/-/-

محترمہ حمیدہ خانم بنت صوفی محمد علی صاحب رئیس اعظم چوک مفتیاں جالندھر شہر	۲/-/-
" بیگم صاحبہ جناب احمد علی " صوفی جالندھر شہر	۲/-/-
" نادرہ سلطانہ بنت شجاع الدین خانصاحب بستی شاہ قلی	۱/-/-
" انیس فاطمہ بنت ڈاکٹر فرزند علی صاحب	۱/-/-
" فضل بی بی صاحبہ۔ عائشہ بی بی۔ بھیری	۱/۸/-
" فہمیدہ بیگم مسز ڈاکٹر خوشدل خاں صاحب	۱/-/-
" زبیدہ سلطانہ بنت قاضی محبوب عالم صاحب رئیس جالندھر شہر	۵/-/-
" الماس بیگم " فقیر محمد خاں صاحب بستی دانشمنداں	۱/-/-
" اہلیہ انور صاحب محلہ سید کبیر جالندھر شہر	۱/-/-
" مجیدہ بیگم " بنت حاجی عبدالعزیز صاحب بستی غزاں	۲/-/-
" بیگم صاحبہ مولوی اکبر علی صاحب جالندھر شہر	۲/-/-
" عائشہ بیگم صاحبہ چاہ نالے والا " "	۱/-/-
" بیگم ڈپٹی محبوب بخش صاحب " "	۱/-/-
" سرور سلطانہ بنت شیخ نیاز محمد صاحب قریشی " "	۱/-/-
" بشیراں بیگم صاحبہ رحمت علی صاحب ضلع گوجرانوالہ	۱/-/-
" کنیز فاطمہ بیگم محمد بشیر صاحب کلرک جالندھر شہر	۱/-/-
اسم نامعلوم۔ محترمہ حسین بی بی صاحبہ۔ محترمہ بیگم بابو علی محمد جالندھر شہر	-/۱۳/۶
محترمہ مبارک خاں صاحب بیگم محبوب علی صاحب " "	۱/-/-
" بیگم صاحبہ مرزا عظمت اللہ صاحب لدھیانہ	۱/-/-
" بیگم اسماعیل صاحب۔ بیگم غلام محمد صاحبہ۔ فضل بی بی بیگم فضل محمد محلہ سید کبیر	۱/۵/-
" بنت عبدالعزیز صاحب ایس۔ڈی۔او۔ برما	۱/-/-
محترم محمد اشرف علی خانصاحب لودھی	۱/-/-
محترمہ استانی زہرا سلطانہ صاحبہ جالندھر شہر	۱/-/-
نا معلوم الاسم	۱/۲/-
محترمہ اقبال بیگم اہلیہ ذکار الحسن	۱/-/-
" خورشید بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۱/-/-
" نذیر بیگم۔ رشیدہ بیگم بنت مرزا روشن بیگ۔ عابدہ۔ آمنہ بیگم	-/۴/۶
" منیر اختر صاحبہ بستی دانشمنداں	۱/-/-
" بیگم صاحبہ خانبہادر مولوی فتح الدین صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت جالندھر	۵۰/-/-
" بیگم " شیخ عبدالمجید صاحب مجسٹریٹ امرتسر	۲۰/-/-
" والدہ " " فضل حق " جالندھر شہر	۱۰/-/-

محترمہ نورجہاں صاحبہ	۱/-/-
" وزیر بیگم "	۱/-/-
" بیگم صاحبہ مولوی بدالدین صاحب موضع گڑھا	۵/-/-
" شاہ بیگم " ہمشیرہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ	-/۱۲/-
" والدہ " خان ضیاء اللہ خانصاحب بستی دانشمنداں	۳/-/-
" جاگیر بانو "	۳/-/-
" بیگم صاحبہ خانبہادر عبدالمجید خانصاحب بستی باباخیل	۱۰/-/-
" والدہ " محمد انور علی خانصاحب " دانشمنداں	۱/-/-
" بیگم " میر عبدالرحمن صاحب گرانڈ ٹرنک روڈ جالندھر شہر	۲/-/-
" " " ایگزیکٹو آفیسر " چھاؤنی جالندھر	۱۰/-/-
" " " ڈاکٹر سید عبدالودود " جالندھر شہر	۲/-/-
" " " مولوی عبدالباری " لائلپور	۱۰/-/-
" " " سید الطاف حسین "	۱/-/-
" بنت " مولوی الطاف الرحمن " حویلی دانشمنداں	۱/-/-
" بیگم " خان عبدالحق عباسی " بانی مدرسۃ البنات	۳۰/-/-
" ہمشیرہ قاضی محبوب عالم "	۱/-/-
" اختر سلطانہ صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۱/-/-
" اصغری فیروز " متعلمہ " "	۱/-/-
" منور جہاں "	۱/-/-
" ممتاز "	۱/-/-
محترمات خدیجہ و خورشید صاحبات	۱/-/-
محترمہ سعیدہ صاحبہ بنت حکیم فضل محمد صاحب	۱/-/-
محترمات عصمت " معلوم الاسم - وزیر بیگم صاحبہ	[illegible]
محترم شیخ اختر علی صاحب بی اے ناظم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریاست بھوپال	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد افضل صاحب نائب تحصیلدار جالندھر شہر	۳/-/-
" اقبال سلطانہ صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات	۲/-/-
" امینہ خاتون "	۱/-/-
" زبیدہ " "	۱/-/-
" رضیہ خانم "	۱/-/-
زائد زر فہرست چندہ	[illegible]
آمدنی نمائش بتقریب جلسہ سالانہ زنانہ	[illegible]

محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر نبی بخش صاحب ایف سی ہسپتال اسسٹنٹ مقیم ضلع پشاور	[illegible]
" سعیدہ سعادت صاحبہ بنت حکیم فضل محمد صاحب جالندھر شہر	۲/-/-
" جمیلہ بانو محمد حسین صاحب محلہ سید کبیر متعلمہ مدرسۃ البنات	[illegible]
" کنیز فاطمہ ملک محمد امین صاحب متعلمہ درجہ مولوی " "	[illegible]
جناب عظمت مآب محترمہ مہرالنساء صاحبہ (بیگم خانبہادر خورشید محمد صاحب ڈپٹی کمشنر گجرات) (صدر منتخبہ)	[illegible]
	۱½ [illegible]

موعودہ

جناب مکرمت مآب محترمہ نواب زادی بلقیس خانم صاحبہ بنت عالیجناب نواب محمد مظفر خاں بہادر (صدر منتخبہ)	۲۰/-/-
محترمہ مسز شیخ محمد شفیع صاحب کورٹ انسپکٹر ملتان	۵/-/-
" بیگم جان والدہ گوہر افشاں متعلمہ مدرسۃ البنات	۲/-/-
" انور بیگم دختر شیخ محمد شریف صاحب " " "	۵/-/-
" خورشید بانو متعلمہ درجہ پنجم " "	۱/-/-
محترمات سلمہ سلیمہ متعلمات " "	[illegible]
محترمہ بیگم ڈاکٹر سید مسعود احمد صاحب پکا باغ جالندھر شہر	۱/-/-
" " محمد اسماعیل خاں " بستی شیخ	۱/-/-
" " سردار محمد خوجہ محلہ کھودیاں جالندھر شہر	[illegible]
" " فضل الٰہی صاحب پکا باغ " "	۲/-/-
" " عبدالعزیز " " "	۲/-/-
" " خان عبداللطیف خاں " دھوگڑی	۲/-/-
" شائستہ زمانی بنت خان عبداللطیف خانصاحب دھوگڑی	۲/-/-
" عائشہ غلام رسول صاحبہ درجہ سوم مدرسۃ البنات	۱/-/-
" خورشید محمد بخش صاحبہ " پنجم " "	[illegible]
" سعیدہ آف نابھہ متعلمہ " "	۵/-/-
" بیگم صاحبہ محمد عظیم صاحب گرانڈ ٹرنک روڈ نزد ہسپتال	۲/-/-
" " " معراج الدین " شامی	[illegible]
میزان کل =	[illegible]/۱۲/-

نورالدین بٹ جنرل سیکرٹری انجمن مدرسۃ البنات جالندھر شہر

بہو بیٹیوں اور بہنوں کے حسن و ملائمت کے لئے

حبوب حسن ملائمت: یہ حبوب نعمت لازوال ہیں۔ صاف خون پیدا کرتی ہیں اور رنگت کو نکھار کر مثل گلاب بنا دیتی ہیں اور بہت سے فوائد ہیں۔ جو بعد استعمال محسوس کر سکتی ہو۔ انکو ہر موسم ہر حالت اور ملک کے ہر حصہ میں استعمال کر سکتے ہیں ان حبوب کا نسخہ کئی مرتبہ زنانہ رسالوں میں اور قیمتیں شائع کر دیا گیا ہوں۔ کم از کم تین ماہ ضرور استعمال کرنی چاہئیں۔ لاگت بتیس حبوب تین روپے ایک ماہ کے لئے۔

سفید بالوں کو سیاہ کرنیکا بے ضرر تیل: یہ تیل سفید بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ خصوصاً وہ جو قبل از وقت سفید ہو گئے ہوں یا ہو رہے ہوں۔ اسکے استعمال سے سفید بال سیاہ ہو رہے ہیں اور پھر سیاہ ہی نکلتے ہیں۔ بڑے تجربوں اور جانفشانی کے بعد بڑے بڑے قیمتی اجزا سے تیار ہوتا ہے۔ کم از کم ایک ماہ ضرور استعمال کرنا چاہئے۔ لاگت فی بوتل ۸ اونس آٹھ روپے سات آنے۔ ایک ماہ کے لئے کافی ہے۔

سر دھونے کا سفوف سکاکائی: یہ سفوف بھی نہایت اعلیٰ چیز ہے۔ اس سے سر دھونا چاہیئے۔ تاکہ بال مضبوط گھنے لمبے اور چمکدار ہو جائیں۔ بال گرتے ہوں تو وہ فوراً بند ہو جائیں گے۔ لاگت پانچ روپے گیارہ آنے۔ ایک ماہ کے لئے یہ دونوں یعنی تیل اور سفوف ایک ماہ ضرور استعمال کرنے چاہئیں۔ مرد بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

عنبری لوشن: یہ نہایت معطر اور زود اثر اور مفید لوشن ہے۔ چہرے کے بدنما داغوں۔ کیلوں۔ تلوں۔ مہاسوں۔ روئیں اور چہرے کی سیاہی دور کرکے چہرے کو صاف ملائم اور خوبصورت کر دیتا ہے۔ لاگت فی شیشی ساڑھے تین روپے۔

بواسیر خونی و بادی: یہ ایک نہایت پر اموذی اور تکلیف دہ مرض ہے۔ اس کی بیخ کنی کرنے کے لئے مجرب زود اثر بے ضرر ادویات تیار کرکے دیتی ہوں جو بلا کسی پرہیز کے باسانی استعمال ہوتی ہیں۔ لاگت ادویات پانچ روپیہ چودہ آنے۔

ہسٹیریا: یہ بھی ایک سخت مہلک اور تباہ کن مرض ہے اس کو دفع کرنے کیلئے مجرب ادویات دیتی ہوں۔ لاگت ادویات پونے سات روپے۔ ۶/۱۲/

اکسیر بازچگی: یہ اکسیر زچگی کی تمام خرابیوں کو دور کرکے زچہ و بچہ کو تندرست اور بیحد تقویت دیتی ہے۔ لاگت ادویات سوا دس روپے۔

غازہ حنائی: یہ غازہ چہرے اور جسم کی تمام جلد کو نکھار کر صاف ملائم اور معطر بنا دیتا ہے۔ خشکی بالکل ہونے نہیں دیتا۔ غسل کے لئے نہایت مفید معطر اور عجیب چیز ہے۔ لاگت سوا دو روپے فی پونڈ۔

موٹاپا: یہ ایک نہایت پر اموذی اور سخت تکلیف دہ مرض ہے اسکو دور کرنے کے لئے مجرب زود اثر اور بے ضرر ادویات تیار کرکے دیتی ہوں۔ جو بلا کسی پرہیز کے باسانی استعمال ہوتی ہیں۔ لاگت ادویات بارہ روپے ۱۲/-۔ پائیریا کی مجرب و بے ضرر دوا۔ لاگت ساڑھے چار روپے

اکسیر النسا: تمام اندرونی نقائص یعنی رطوبت کا آنا یا ایام کا بیقاعدہ اور درد۔ کمی۔ سوزش اور حبس سے آنا۔ درد کمر۔ درد ورم۔ پیرڈو۔ پنڈلیوں کا درد۔ چہرے کی زردی۔ چلنے پھرنے سے سانس کا پھولنا۔ طبیعت کی سستی وغیرہ۔ غرضیکہ سب کو دور کرکے بامراد کرتی ہے۔ لاگت فی سیٹ سولہ روپے (سیٹ میں اکسیر النساء۔ قیر وطی دیا قوتی ضماد وغیرہ ہوں گی)

نوٹ: یہ تمام امراض زنانہ یعنی لیکوریا، ہسٹریا، بے قاعدگی، پائیریا، دمہ، درد کمر، درد سر، اور حالت زچگی میں پیٹ کا بڑھنا، بانجھ پن کی مجرب، زود اثر، بے ضرر اور قیمتی اجزا سے ادویات تیار شدہ ہیں۔ اور تیار کرکے بھیجتی ہوں اور محض لاگت ادویات ہی منگواتی ہوں، جن بہنوں کو ضرورت ہو منگوا سکتی ہیں۔ اور مشورہ لے سکتی ہیں۔ جواب طلب امور کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

(۱) حکیم حافظ ایم۔ اے علیم خانصاحب کامل طب و جراحت خانپور سے تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے چند مرتبہ حبوب حسن و ملائمت و عنبری لوشن آپ سے منگوا کر مریضوں کو استعمال کرایا جو بیحد مفید ثابت ہوا۔ چہرے سے مہاسے چھیپ اور بدنما داغ وغیرہ بالکل صاف ہو کر چہرے پر ملائمت اور چمک پیدا ہو گئی، اس لئے ایک کورس یعنی تین ماہ کی حبوب حسن و ملائمت اور عنبری لوشن ارسال فرماویں (۲) حکیم فدا حسین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ واقعی آپ کی دوا لیکوریا کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتی رہی ہیں۔ اس کی جسقدر بھی کیجائے کم ہے۔ لہذا مہربانی فرما کر تین مریضوں کے لئے ایک ماہ کی دوا بھیج کر مشکور فرمائیں (۳) ایک محترمہ بیگم صاحبہ نمبا پیرا سے تحریر فرماتی ہیں۔ کہ مجھے موٹاپے اور دوسری تکالیف کو آپکی ادویات سے بہت آرام ہے۔ میں آپ کی بیحد مشکور ہوں (۴) ایک بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ میرے بال قبل از وقت سفید ہو رہے تھے اور گر رہے تھے۔ آپ کے تیل اور سفوف کے ایک ماہ کے استعمال سے بال سیاہ ہو گئے اور لمبے ہو گئے اور پائیریا کو بالکل آرام ہے۔ تا زیست آپ کی مشکور رہوں گی۔ اسی قسم کے بہت سے خطوط آتے ہیں۔

المشتہر۔ ایس۔ جے بیگم صاحبہ کھرڑ ضلع انبالہ

مسلم گرلز سکول نیروبی کے لئے

دو قابل مسلم استانیوں کی ضرورت ہے جو کم از کم ایس اے وی (S. A. V) ٹرینڈ اور جے اے وی ٹرینڈ ہوں۔ پانچ سال کا ایگریمنٹ ہوگا۔ جس کی تکمیل پر ایک سو یوم کی رخصت معہ تنخواہ دی جائیگی۔ تنخواہ حسب لیاقت اور تجربہ دیجائیگی۔ کرایہ جہاز ڈیک کلاس از بمبئی تا ممباسہ دیا جائیگا۔ چونکہ جنوری ۱۹۳۶ء سے پیشتر معاملات طے ہو جانے ضروری ہیں۔ لہذا درخواستیں معہ نقول اسناد تجربہ اور عمر وغیرہ کے جلد از جلد مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

محمد شریف قریشی سیکرٹری مسلم گرلز سکول نیروبی (کینیا کالونی)

رجسٹرڈ ایل نمبر

عورتوں اور بچیوں کا تعلیمی و اصلاحی

ماہنامہ

مسلمہ

سری نگر کشمیر

مدیرہ : [illegible]

سرپرست : نور النساء بیگم [illegible]

نگران : انجمن اشاعت اسلام سری نگر کشمیر

چندہ سالانہ : ایک روپیہ [illegible]

[illegible]

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں:

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ [illegible]

۴۔ [illegible]

۵۔ [illegible]

مضمون نگاروں کی خدمت میں:۔

یہ رسالہ چونکہ عورتوں اور بچیوں [illegible] سے متعلق ہے اس لئے مسائل کی شرافت و تہذیب کو مدنظر رکھا جائے۔

زبان صاف اور سلیس ہونی چاہئے

روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں

مضمون مختصر ہو۔

مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجیں۔

پورا پتہ لکھئے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکے گا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں:۔

کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائے گا

کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔

اجرت بہر حال پیشگی۔

[illegible] پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر [illegible] پرنٹر پبلشر کے زیر اہتمام دار القرآن سے شائع ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مُسلِمَہ جالندھر شہر

جلد ۶ | اکتوبر ۱۹۳۷ء - رجب ۱۳۵۶ھ | نمبر ۴

فہرست مضامین

ہماری گزارشیں

مدرسۃ البنات کی عمارت کا سنگ بنیاد:۔

"مسلمہ" کی کسی گذشتہ اشاعت میں اعلان کیا گیا تھا کہ مدرسۃ البنات کی عمارت کا بنیادی پتھر اکتوبر میں رکھ دیا جائے گا۔ اور یہ بات یقین کی حد کو پہنچ چکی تھی کہ اس وقت تک نہ صرف اس تقریب سعید کی تاریخ کا تعین ہوجائے گا۔ بلکہ انجمن مدرسۃ البنات اس شخصیتِ عالی حیثیت کے اسم سامی کا اعلان کرنے کے بھی قابل ہوسکیگی جو اس اہم اور تاریخی دن سنگ بنیاد رکھنے پر آمادگی کا اظہار فرمائے گی۔ تاریخ کے متعلق تو اتنا عرض ہے کہ وہ نومبر یا دسمبر کی کوئی تاریخ ہوگی انشاء اللہ۔ جو اخبارات کے ذریعے مشتہر ہوجائے گی۔ ہاں تعلیم المسلمات کے حامی اور طبقۂ نسواں کے بہی خواہ یہ مژدہ سن کر خوش ہوں گے کہ معزز پنجاب عالیجناب نواب سر سکندر خاں بہادر بالقابہ . . . .
. . . . وزیر اعظم پنجاب نے سنگ بنیاد رکھنا منظور فرمالیا ہے۔ ہم خوش ہیں کہ ملک کی سب سے بڑی اسلامی درسگاہِ نسواں جو نہ صرف پنجاب بلکہ ملک بھر کی امیدوں کا مرجع بن چکی ہے۔ خدائے تعالےٰ کے احسان و کرم سے مستقبل قریب میں اس امر کی شاکی نہ رہے گی کہ طالبات کے لئے اس کی کرائے کی عمارت میں گنجائش مفقود ہے۔ کم سے کم ڈیڑھ لاکھ کی کسی اسلامی عمارت کی تعمیر کا تصور بھی امروز شاید محل توقف سمجھا جائے۔ لیکن یہ آثار پیشگوئی کر رہے ہیں کہ خداوند تعالےٰ اس کٹھن منزل کو طے کروا دینے کے اسباب بہ عجلت فراہم کر دیگا اور تعمیر عمارت کے خواب کی تعبیر جلد پوری ہوکر رہے گی۔ و ذالک علی اللہ یسیر۔

مدرسۃ البنات کا بارھواں زنانہ سالانہ اجلاس:۔

مدرسۃ البنات کا بارھواں زنانہ سالانہ اجلاس اللہ کے فضل و کرم سے بتاریخ ۳۱ اکتوبر بروز اتوار لیڈیز کلب قیصر باغ (جالندھر) میں منعقد ہوگا۔ عالیجناب محترمہ بنت نواب مظفر خاں بہادر اور
نے دونشستوں کی صدارتوں کو شرف قبول عطا کیا ہے۔ یہ جلسہ خوب پر رونق ہوگا۔ فصیح و بلیغ مقررات اپنے ارشادات سے مستفیض فرمائیں گی اور نیز بیگمات پنجاب اور دوسرے صوبہ جات سے اس تقریب پر لائینگی۔ انشاء اللہ۔ مدرسۃ البنات کی طالبات عربی اور اردو کی مؤثر تقریریں کریں گی۔ اور حیات پرور نظمیں پڑھیں گی۔ طالبات مدرسہ کی دستکاری کی نمائش بھی ہوگی۔

ادیب، ادیب عالم، ادیب فاضل کی جماعتیں :۔

جیساکہ ہم پچھلے شمارے میں اعلان کر چکے ہیں پنجاب یونیورسٹی کے اردو کے اعلیٰ امتحانات کی جماعتیں یعنی ادیب، ادیب عالم اور ادیب فاضل بھی اکتوبر سے مدرسۃ البنات میں کھل گئی ہیں۔ پڑھائی شروع ہو چکی ہے۔ جس کے لئے **فیس بھی کچھ نہیں** ۔ جیساکہ مدرسۃ البنات کی کسی جماعت کے لئے بھی تعلیم کی فیس نہیں ہے۔ جو طالبات ان جماعتوں میں داخل ہو جانا چاہیں وہ جلد آ داخل ہوں۔ زیادہ دیر مفید نہ ہوگی۔ کیونکہ ان جماعتوں کے افتتاح میں پہلے ہی دیر ہو گئی ہے۔

عام معلومات کے لئے گذارش ہے کہ ان جماعتوں میں وہی بیبیاں چل سکیں گی جو اردو کی اچھی شُد بُد رکھتی ہوں۔ مبتدیات کے لئے ضروری ہے کہ اردو کی عام لیاقت ان جماعتوں میں داخل ہونے سے پہلے حاصل کرلیں۔

مدرسۃ البنات :۔ مدرسۃ البنات ۲ ؍ اکتوبر کو کھل گیا۔ تمام معلمات محترمات اور متعلمات عزیزات بخیریت تمام درسگاہ عزیز میں واپس آگئیں۔ اور دوماہ کے کامل سکوت کے بعد عمارت ہائے مدرسہ و دارالاقامہ میں وہی زندگی اور وہی چہل پہل عود کر آئی ماشاء اللہ۔

داخلہ :۔ دارالاقامہ کی پرانی طالبات ۲۶ ؍ ستمبر سے آنی شروع ہو گئی تھیں۔ یکم اکتوبر کو مدرسہ اور دارالاقامہ میں نیا داخلہ زور شور سے شروع ہے۔

لکچر :۔ مورخہ ۳ ؍ اکتوبر جناب محترم بانئ مدرسۃ البنات مدظلہ العالی نے مدرسہ کی معلمات اور طالبات کے مجمع میں بعد حمد و ثنا ایک مدلل و مؤثر تقریر فرمائی جس میں علاوہ معراج شریف کے ذکر کے عربی زبان کی اہمیت و ضرورت پر بسیط تبصرہ فرمایا اور اس زبان کا آسان و عام فہم ہونا قرآن کریم اور احادیث شریفہ نیز عقل و دلائل کی رو سے ثابت کیا۔ اور فرمایا کہ کسی قوم کی زندگی کی بیّن دلیل اس کی زبان کا فروغ پانا ہے۔ اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود صرف اسی بات پر منحصر ہے کہ وہ عربی زبان سیکھیں اور سکھائیں۔ کیونکہ جس زبان میں ان کا قانون (قرآن کریم) نازل ہوا ہے۔ اس زبان سے واقفیت حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت کا اولین فرض ہونا چاہیئے۔

قبول اسلام :۔ مورخہ ۵ ؍ اکتوبر کو پھر ایک مجلس منعقد ہوئی اور جناب موصوف ایک غیر مسلم خاتون کو ہمراہ لئے مجلس میں تشریف لائے اور تمام مجمع کے سامنے اسلام کے دین حق اور دین فطرت ہونے پر روشنی ڈال کر نو مسلمہ کو اسلامی عقائد سے واقف کرنے کے بعد کلمہ شہادت کا مفہوم سمجھایا اور رسالت کی اہمیت بیان فرمانے کے بعد اسے حلقہ اسلام میں داخل کیا۔ ازاں بعد اسکے لئے استقامت ایمان و اسلام کی دعا کی گئی اور فرمایا کہ یہ قدیم اسلام کی روایت ہے کہ جب کوئی بہن بھائی مسلمان ہو تو اس کے ساتھ مل کر کھایا پیا جائے اور اسکے باقی ماندہ کو بطور تبرک کے چکھا جائے۔ چنانچہ شربت وغیرہ سے اس کی تواضع کی گئی اور بعض معلمات نے اپنے پاس نقد رقم اکٹھی کر کے بقدر پانچ روپے کے اس نو مسلمہ بہن کی نذر کئے۔

مورخہ ۱۲ ؍ اکتوبر بوقت آٹھ بجے مدرسہ میں طالبات و معلمات کو جمع کیا گیا اور اس بڑے مجمع میں ایک خاندان کے قبول اسلام کا اعلان کیا گیا۔ جو میاں بیوی اور پانچ بچوں پر مشتمل تھا۔ مجمع کے سامنے آقائے محترم نے ایک بصیرت افروز تقریر کی۔ جس میں تمام مروجہ مذاہب پر روشنی ڈالتے ہوئے دین اسلام کے اعلیٰ و اکمل ہونے پر دلائل بیان فرمائے اس کے بعد دعا کی گئی اور عزیز طالبات نے اس خاندان کو قریباً چھ روپے کی رقم بطور نذرانہ پیش کی۔

حمیرا

نوٹ :۔ نیچے کا سرخ نشان مسلمہ کا سالانہ چندہ ختم ہونے کی علامت ہے۔ آپکے نام آئندہ پرچہ وی۔ پی ارسال ہوگا۔ "ادارہ"

ایک مضطر کی دعا

(از محترمہ ریاض فاطمہ گلاوٹھی)

یا اللہ میں تیرے دربار میں حاضر ہوں۔ تو فرماتا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمھاری دعاؤں کو قبول کرونگا۔ یہ سنکر میری ہمت بلند ہوتی ہے۔ میرا دل بڑھ جاتا ہے۔ مایوسیوں کے پردے دل پر سے ہٹ جاتے ہیں اور میں اپنی آنکھوں کو پوری امید سے تیری طرف اٹھاتی ہوں اپنے ہاتھوں کو شرماتے ہوئے تیرے سامنے پھیلاتی ہوں کیونکہ گناہگار ہوں، دل کو سچائی کے ساتھ تیری طرف متوجہ کرتی ہوں کیونکہ دل سے تیری رحمت کا یقین رکھتی ہوں۔ صرف تیری ذات ہی وہ ذات ہے جو ہر قسم کی قدرت رکھتی ہے۔ جب کچھ نہ تھا۔ تو سب کچھ ہی تو نے پیدا کیا اور جب کچھ نہ رہے گا تو تیری ہی ذات باقی رہے گی۔ میں کسی اور سے نہیں مانگتی کیونکہ سب دینے والے بھی تیرے ہی محتاج ہیں۔ بس تیری ہی ذات ہے جو کسی کی محتاج نہیں۔ جو سب کو دیتی ہے اور وہی دے سکتی ہے۔ یا اللہ! تو گناہگاروں کی بھی سنتا ہے۔ نہ سنے تو ان کا کہاں ٹھکانا رہے

اے پروردگار! میں اپنی بیکسی اور خطاکاری سے سخت نادم و پشیمان ہوں! میں تیرے پیارے محبوب' مدینہ کے سبز گنبد میں آرام کرنے والے کو بیچ میں ڈال کر تجھ سے دعا کرتی ہوں، اس کا واسطہ دیتی ہوں تو میرے گناہ بخش دے۔ مجھے مصیبتوں سے چھڑا دے! میری بگڑی بنا دے! اے پروردگار! تیرے نزدیک کچھ مشکل ہے؟ تو چاہے تو ذرہ سی دیر میں حالت کو بدل دے! تیری رحمت کے خزانے میں کمی کیا ہے! اے اللہ! میں سخت مجبور ہوں، لاچار ہوں، میری مدد کر! مجھے مایوس نہ ہونے دینا! میرے دل میں اپنی اور اپنے محبوب کی محبت دے! اپنی اطاعت کی توفیق دے! اور اپنے فضل کے خزانہ سے میری مرادیں پوری کردے! آمین برحمتک یا ارحم الراحمین +

مختلف ارشادات الٰہی

(از محترمہ شمس النسا بیگم صاحبہ پشاور)

اپنے رب کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اور جب وہ بوڑھے ہو جائیں تو ان کو کوئی سخت کلمہ نہ کہو اور نہ انھیں جھڑکو۔ بلکہ خوب ادب سے گفتگو کرو اور ان کے سامنے شفقت اور عاجزی کے ساتھ جھکے رہو اور دعا کرو کہ اے اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحمت کر جس طرح انھوں نے مجھے لڑکپن میں پالا اور پرورش کی۔ اگر ماں باپ شرک کرنے کا حکم دیں تو ان کا کہنا نہ مانو مگر دنیا میں عزت ضرور کرو۔ اے ایمان والو! نہ مرد مردوں پر اور نہ عورتیں عورتوں پر ہنسا کریں۔ کیا خبر کہ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک اچھے ہوں۔ نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ برے ناموں سے پکارو۔ کیونکہ ایمان کے بعد گناہ کا نام لگنا برا ہوتا ہے۔ اکثر گمانوں سے بچو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ جاسوسی نہ کرو کسی کی غیبت نہ کرو۔ کیونکہ غیبت کرنا مرے ہوئے بھائی کے گوشت

کھانے کے برابر ہے۔ اپنے مکانوں کے سوا کسی مکان میں بغیر اجازت نہ جاؤ اور داخل ہوتے وقت اہلِ مکان کو سلام کرو اگر وہ تمھیں واپس چلے جانے کا حکم دیں تو تم واپس ہوآیا کرو۔ نماز پڑھو اور لوگوں کو اچھے کاموں کی نصیحت کرو۔ اور برے کاموں سے منع کرو۔ زمین پر اکڑ کر نہ چلو۔ کیونکہ خدا مغرور کو پسند نہیں کرتا۔ آہستہ چلو اور آہستہ بولو۔ کیونکہ سب سے بری (اونچی) آواز گدھے کی ہوتی ہے۔

شب براۃ

(اثر خامہ جناب مولانا عبدالقیوم صاحب ندوی آف سترکھ ضلع بارہ بنکی فاضل حدیث لکھنو)

مولانا عبدالقیوم صاحب ندوی دینی اور شرعی معارف کے بڑے فاضل ہیں۔ اور ان کی تقریر و تحریر سے ایک زمانہ فیض حاصل کر رہا ہے کہ ان کا مقصد جلیل علم کی روشنی کو پھیلانا ہے۔ مزید تعارف کسی آئندہ اشاعت میں ہوگا۔ ناظرات و ناظرین کو یہ خوشخبری ہو کہ مولانا نے "مسلمہ" اور "پیام اسلام" کیلئے مستقل طور پر دینی مقالات لکھنے کا وعدہ فرما لیا ہے۔ اور یہ مضمون ان کی عنایات کی پہلی قسط ہے۔

"مدیر"

حدیث کی معتبر ترین کتاب مشکوٰۃ شریف میں مصنف علام رحمۃ نے شب برات کے متعلق جہاں اور روایتیں نقل کی ہیں، یہ بھی نقل فرمائی ہے کہ اس رات کے آخری حصے میں اللہ سبحانہٗ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر جلوہ افروز ہوجاتا ہے۔ اور پکار پکار کر فرماتا ہے کہ ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں اس کے سوال کو پورا کروں؟ ہے کوئی طالبِ مغفرت کہ میں اسکے گناہوں کو بخش دوں؟ اور ہے کوئی جنت اور میری رحمت کا خواہشمند کہ میں اسکو جنت دوں اور اپنی رحمت سے مالا مال کر دوں (او کما قال)۔ آمنا و صدقنا۔ سلف صالحین جو اسلام کے سچے نمونے تھے۔ اسی وجہ سے اس برکت والی رات اور عظمت والی ساعات میں نہایت ہی خشوع اور خضوع کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کی ترقی اور فلاح و بہبود کی دعائیں مانگتے، شب بیداری کرتے، گناہوں کی مغفرت چاہتے اور اللہ کی جنت اور اس کی بے پایاں رحمتوں اور نعمتوں کے طالب و خواہشمند ہوتے۔ دن میں روزہ رکھتے اور رات میں عبادتیں کرتے۔ عورتیں، بوڑھے، بچے، غلام، نوکر، آقا و سردار سب کے سب اللہ کی یاد میں مست اور اس کی تسبیح و تقدیس میں سرشار نظر آتے۔ کلام پاک کے دورے ہوتے۔ مذہبی احکام اور اوامر کے چرچے ہوتے۔ آسمان اور زمین والا رحمتوں کی بارش کرتا اور یہ اسکی تحصیل میں محو اور مشغول ہوتے۔ آسمان سے برکتوں کا نزول ہوتا اور مسلمان اپنے دامنوں میں بھر بھر کر اسے سرمایۂ افتخار بناتے۔ پس مبارک تھیں وہ روحیں جنھوں نے اپنے رب کی رحمتوں کو لوٹا اور پاک ہو گئے وہ نفوس جنھوں نے اس برکت والی رات کی پیشقدمی عبادت۔ ریاضت اور اطاعت سے

سے کی سرفراز ہوئے۔

زمانہ حال کے مسلمان :۔

اب شب براۃ آنے والی ہے۔ وہ اپنے ساتھ انھیں عظیم الشان رحمتوں اور بے پایاں برکتوں کو لائے گی۔ لیکن اس زمانے کے مسلمان اس کا استقبال روزے، نماز سے نہیں، عبادت و ریاضت سے نہیں۔ حسنات وخیرات سے نہیں۔ بلکہ اس کا استقبال گولے اور بارود سے کرینگے۔ پٹاخوں اور اناروں سے کرینگے اور طرح طرح کے لغو اور فضول لہو ولعب سے کریں گے لغویات اور فواحش کا بازار گرم ہوگا۔ اور کھیل تماشوں کا ڈنکا بجے گا۔ مسلمانوں کا بچہ بچہ آتشبازی کے شوق میں نہایت درجہ منہمک اور مشغول نظر آئے گا۔ اور خود مسلمان اس معاملہ میں ایک دوسرے سے مسابقت اور منافست کو باعث فخر ومباہات شمار کرینگے کہ دیکھیں اس بار کس کے لڑکے نے زیادہ آتشبازی چلائی اور اس معاملے میں کون سب سے زیادہ خراج ثابت ہوا۔

ہماری اقتصادی زبوں حالی :۔

آج مسلمانوں کی اقتصادی حالت جو کچھ ہے، وہ محتاج تعارف نہیں۔ کتنے ایسے افراد ہیں کہ جن کے کھانے کیلئے نہ تو روٹی ہے نہ پہننے کے لئے کپڑا اور نہ رہنے کیلئے مکان۔ فاقہ کشی ان کی غذا۔ عریانی ان کی ستر پوشی اور بے خانمانی بربادی ان کی خانہ آبادی ہے۔ کتنے ایسے قرضدار ہیں جو ناداری اور افلاس کی وجہ سے ایک ایک دانے کے لئے ترستے ہیں اور بھوک کی شدت کی وجہ سے اپنے بلبلاتے ہوئے بچوں کو ایک ایک لقمہ کے لئے غیروں کے در در مارے مارے پھرتے ہیں۔ ہمارے یتیم پیٹ بھر کھانے کو ترستے ہیں۔ بیوائیں ستر پوشی کے لئے غیروں کی محتاج ہیں اور ہمارے غربا ومساکین ایک ایک پیسہ کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ ہمارے اہم سے اہم مذہبی اور دینی ادارے سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے بیکار محض پڑے ہوئے ہیں۔ ہماری قوم کی آواز صرف بے زری کی وجہ سے پست اور بالکل پست ہوتی جارہی ہے۔ پھر اس صورت میں بھی مسلمانوں کی یہ فضول خرچی اور یہ دریا دلی کہ صرف ایک رات میں لاکھوں اور کروڑوں روپیہ کی آتشبازی چھڑا دالیں اور وہ روپیہ جو دین ومذہب کے نام پہ بمشکل بھی نہ نکلتا ہو۔ اس کو ہنس ہنس کر اور کھیل کھیل کر اس آسانی سے نذر آتش کر دیں کہ گویا کچھ ہوا ہی نہیں۔ یقیناً اس حالت میں مسلمان تباہ اور ذلیل ہوں تو کوئی تعجب کی بات نہیں بلکہ تعجب اور حیرت اس وقت ہوگی اگر وہ ان حرکات اور اعمال کے باوجود بھی تباہی اور بربادی سے محفوظ اور مامون رہیں۔

ترقی کی ایک راہ :۔

مسلمان اب بھی اگر اس مہلک اسراف اور تباہ و برباد کر دینے والی فضول خرچیوں سے باز آجائیں اور اسی پیسے کو۔ جسے آتشبازی اور لہو ولعب میں صرف کرتے ہیں۔ قومی کاموں اور مذہبی امور میں صرف کریں تو خدا کی قسم بیڑا پار ہے۔ اس روپیہ سے نہ معلوم کتنے یتیموں کے آنسو خشک ہو سکتے ہیں؟ کتنے مفلوک الحال انسانوں کا بیڑا تباہی اور ہلاکت کے دریا سے پار لگ سکتا ہے؟ کتنے فقرا اور مساکین کی ایک حد تک ضروریات پوری ہو سکتی ہیں؟ اور کتنی بیوائوں۔ لاوارثوں اور بیکسوں کی ڈھارس بندھ سکتی ہے؟ کاش مسلمان ان باتوں کو سوچتے اور غور کرتے اپنے مشقت سے کمائے ہوئے پیسے کو بجائے آتشبازی میں تباہ کرنے کے نیک کاموں میں صرف کرتے اور آنی و فانی لذتوں

اللہ تعالیٰ کی ابدی اور سرمدی رحمتوں کی لذت سے محظوظ ہوتے۔

مسلمان عورتوں کا فرض :-

تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ ہر زمانہ میں مسلمان عورتوں نے اسلام اور مسلمانوں کی بڑی بڑی خدمتیں کی ہیں۔ اور قوم اور ملت کے بڑے بڑے کام انھیں کے جذبات اور خدمات سے طے پائے ہیں۔ اور واقعہ بھی یہی ہے کہ عورت جو کام کر سکتی ہے بعض وقت بڑے بڑے جوانمرد بھی ان کے آگے نیچا دیکھ جاتے ہیں۔ اور ان امور کی انجام دہی میں قاصر رہ جاتے ہیں۔ چنانچہ بہت سی ایسی لڑائیاں گذری ہیں۔ جہاں مسلمان سپاہیوں کی ہمتیں ٹوٹ گئی تھیں اور قریب تھا کہ مسلمانوں کو شکست ہو جائے اور اس مقام سے ہمیشہ کے لئے اسلام اور مسلمانوں کا نام ونشان نیست ونابود ہو جائے۔ لیکن مسلم خواتین نے اس وقت خاموشی کی بجائے مجاہدانہ رنگ اختیار کیا اور باوجود اپنی فطری کمزوریوں کے آن کی آن میں ہتھیار میں ڈوبی ہوئی ہزاروں کی فوجوں کو شکست فاش دی۔ اور اسلام کا پرچم کفرستان میں لہرا دیا۔

اب آج بھی جبکہ مسلمان بیہودہ مراسم اور خرافات مروجات کی دلدلوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور ہر طرف سے اسلام اور مسلمانوں پر شیطانی اور طاغوتی فوجیں حملہ آور ہیں۔ ضرورت ہے کہ عورتیں اپنی صالحات رض کی طرح خاموشی کی جگہ مجاہدانہ رنگ اختیار کریں اور اپنی پاکیزہ کوششوں سے شیطانی افواج کو شکست فاش دے کر اسلام اور مسلمانوں کو تمام لغویات اور لہو ولعب اور بری عادتوں سے پاک وصاف کردیں۔ یقیناً ان کا یہ کارنامہ گذشتہ عورتوں کے کارناموں سے کسی طرح کم نہ ہوگا۔

اب شب برات کا زمانہ ہے۔ اس میں طرح طرح کی لغویات ہوں گی۔ اور قرض لے کر رسوم کی ادائیگی کی جائیگی۔ اسوقت اگر ہماری بہنیں ان غیر ضروری رسموں کو مٹانے کے لئے تیار ہو جائیں تو بہت آسانی کے ساتھ یہ لغو اور بیہودہ رسمیں جو ان مبارک اور پاکیزہ ساعتوں میں ادا کی جاتی ہیں اور جس پر ہماری غریب قوم کا بیشمار روپیہ پانی کی طرح بہ جاتا ہے۔ فنا اور برباد ہو سکتی ہیں۔ یہ حصہ صرف مسلمان عورتوں ہی کا ہے اور یہ فرض بھی انھیں کا ہے۔ کیونکہ رسموں کو مٹانے میں جس قدر عورتیں مددگار اور معاون ہو سکتی ہیں اتنے مرد ہرگز نہیں ہو سکتے۔ پس ہے کوئی جو اللہ اور اس کے رسول کے احکام پر عمل کر کے شب براۃ کی مقدس گھڑیوں کی قدر کرے ؟ اور ہے کوئی جو مسلمانوں کے روپیہ کو بچا کر اسے اسلام اور مسلمانوں کی ترقی اور فلاح کے لئے محفوظ کرے ؟

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

خط کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھئے۔

بحضور اعلیحضرت سلطان العلوم شہریار دکن و برار خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ

(از جناب سید احمد اللہ قادری۔ ام۔ آر۔ اے۔ ایس (لندن) حیدرآبادی)

اپنے سلطان ہیں عثماں شہنشاہِ علوم + جو مسیحائے زماں فخرِ سلاطین ہیں آج
شاہ کے نام کی مشرق سے ہے مغرب تک دھوم + ساری دنیا کے مسلمانوں کے ہیں یہ سرتاج

اپنے سلطان کا دنیا میں نہیں ہے ثانی + جود سے جن کے مسخر ہیں زمانے کے قلوب
شہِ عثماں کا ہے ہر شخص مطیع و منقاد + ان کے مانند نہیں کوئی جہاں میں محبوب

ان کے فیضانِ کرم کا نہیں کچھ حد و حساب + اس زمانے کے لئے خاص ہوا ان کا ظہور
روشنی سارے جہاں میں ہے انھیں کے دم سے + ان کی فیاضی سے عالم کی فضا ہے پُر نور

آج ہے شاہ سے احیائے علومِ عالم + آج اسی نام سے قایم ہے عَلَم اردو کا
دورِ حاضر کے لئے شاہ ہیں سلطانِ علوم + آپ نے علم کو کیا خلعتِ فاخر بخشا

آپ کے فیض سے سیراب ہے کل ہند و عرب + آپ کا حکمِ گرامی ہے رواں عالم پہ
آپ کے شہر کا ہر فرد ہے فردِ عالم + آپ کے ملک کا افسر ہے ہر اک حق پرور

فلسفہ حکمتِ یوناں ہے سبھی ہیچ یہاں + یاں کا ہر شخص ہے بو نصر و فلاطوں سے سوا
نکتہ دانی میں دکن کی نہیں اب کوئی مثال + میر عثمان علی خاں کا ہے یہ سب صدقا

میرِعثمان علی خاں پہ ہے دکن نازاں + جن کے الطاف نے گلزارِ ارم اِس کو کیا
شاد ہیں اہلِ زمیں شہ کی جہانبانی پر + شاملِ حال سدا شاہ کے ہو فضلِ خدا

اے خوشا! شاہ ہیں سرنامۂ سرِّ مخفی + زندگی آپ کی ہے عہدِ رسالت کی مثال
سادگی ایسی کہ حیراں ہیں یہ دنیا والے + کہتی ہے خلق کہ ہے سایۂ ربِّ متعال

یہ شرف ہے مجھے ہوں شاہ کا ادنیٰ سا غلام + ہیں نمکخوار اسی در کے مرے جدّ و پدر
یہ نہیں تاب کہ مدحِ شہِ ذیشان لکھوں + شاہی دربار کے لائق نہیں کچھ مجھ میں ہنر

میرے آقا! نہ میں شاعر نہ سخنداں نہ ادیب + مورِ ناچیز سے کیونکر ہو سلیمان کی مدح!
جو سراپا ہو صفت اس کی صفت کیا لکھیں!! + نہیں ممکن کوئی لکھے شہِ عثمان کی مدح!!!

اے خدا! شاہ ہو میرے عطا عمرِ خضر + آپ کی دولتِ پایندہ کو آئے نہ زوال
شاہ کی عدل و حکومت میں کٹے شام و سحر + شوکتِ شاہ سے شرمندہ ہو دنیا کا جلال

شاہ کی آل بھی ہو فخرِ سلاطینِ زمن + شاہ کی نسل کا ہر شخص ہو مثلِ تیمور
دبدبہ وہ ہو کہ لرزاں ہوں سلاطیں سارے + عدل وہ ہو کہ ہو انصاف سے دنیا معمور

یہ دعا احمدؔ ناچیز کی ہے ربِّ غفور + ہفت اقلیم میں سکہ رہے شہ کا جاری
صفحۂ ارض کی تسخیر تو آساں کردے + نام عثمان سے مزین رہے دنیا ساری

تا ابد خالقِ عالم یہ ریاست رکھے
تجھ کو عثماں بصد اجلال سلامت رکھے
(فرمودہ سرکار)

گھر کی ملکہ

(از جناب "داعی الی الحق" سالارِ تبلیغ انجمن اسلامیہ خانیوال)

کیتھ۔

کاتون زونگلی وغیرہ مصلحین یورپ کے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے والا مارٹن لوتھر اتنا مشہور ہے کہ آج مسیحی دنیا میں اسے یورپ کے "دورِ استبداد" کا "ہیرو" سمجھا جاتا ہے۔

یہی لوتھر ایک دن جمہور کی کم التفاتیوں اور اپنی ناکامیوں سے ایسا پریشان ہوگیا کہ سر تھام کے بیٹھ گیا۔

"گھر کی ملکہ" کیتھ فوراً تاڑ گئی۔ ماتمی لباس پہنے غمگین صورت بنائے سامنے آکر کھڑی ہوگئی!

لوتھر: کون مر گیا ہے؟ تم ماتمی لباس پہنکر کیسے میرے سامنے آئی ہو؟

کیتھ: آہ! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آسمان پر خدا کا انتقال ہو گیا ہے!

لوتھر: (خشمگین انداز میں) کیتھ! ایسی لغو گفتگو کی تمہیں کیسے جسارت ہوئی۔ خدا کیسے مر سکتا ہے۔ وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔

کیتھ: (طنزاً) کیا واقعی خدا زندہ ہے؟

لوتھر: (پرجوش لہجہ میں) تمھیں اسکے زندہ اور سرمدی ذات ہونے میں کیسے شک ہو سکتا ہے۔ یہ یقینی ہے کہ جس طرح خدا آسمان پر زندہ ہے، ویسے یہ بھی قطعی یقینی ہے کہ وہ کبھی مر نہیں سکتا!

کیتھ: (حوصلہ مندانہ انداز میں) اگر یہ قطعی یقینی ہے کہ خدا زندہ ہے تو آپ کا کمر ہمت توڑ کر بیٹھ جانا کتنی حماقت اور غیر مآل اندیشانہ حرکت ہے۔ آپ کی مایوسی سے مجھے خیال ہوا کہ شاید خدا مر چکا ہے۔

یہ تھا طلسم اس حسن کی گڑیا کا جو صحیح معنوں میں "گھر کی ملکہ" تھی۔ اسی طلسم نے افسردہ لوتھر کے کمزور ارادوں کو مستحکم اور پست ہمت کو بلند کر دیا۔

اس نے تازہ دم ہو کر کمر ہمت باندھی اور بالآخر اپنے پیہم جہاد کی برکت سے سب سے بڑے مسیحی فرمانروا کے اقتدار کو خاک میں ملا کر اپنے مشن میں کامیاب ہوا۔ آج اسکی "داستانِ اصلاح" تاریخ یورپ کا ایک درخشندہ باب بن گیا ہے۔

(۲)

ثریا خانم۔

امان اللہ خان سابق تاجدار افغانستان یورپ میں کبھی شاہی جلال کے ساتھ سیاحت فرما رہے تھے تو آج اسی یورپ کے کسی گمنام گوشے میں افسردہ زندگی کے دن کاٹ رہے ہیں۔ اگرچہ بیرونی دنیا کی نیرنگیاں ان کے لئے کوئی سامانِ راحت بہم نہیں پہنچا سکتیں۔ تاہم "گھر کی ملکہ" آج بھی ان کے لئے دنیا کو جنت بنائے ہوئے ہے اور وہ خوش و خرم رہتے ہیں۔ ثریا ان کے لئے سچا آرام اور غموں کا سہارا ہے۔ اسکی خدمت، عزت اور کفایت شعاری نے زندگی کی تلخیوں کو سوگواری کے داغ سے بچا لیا ہے۔ ان کا رجائی نظریۂ حیات ابھی تک قنوطی رنگ اختیار کرنے سے کوسوں دور ہے۔ وہ فطرت کے ظلم پرور ہاتھوں سے نالاں تو ضرور ہیں لیکن انکے خوابہائے رنگیں کا مجموعہ ابھی تک مصائب حیات کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کی جرأت

جرأت دلا رہی ہے اور یہ سب کچھ بڑی حد تک گھر کی ملکہ کی نظر کرم سے ہے"

یہ گھر کی ملکہ ایک دن اپنے گھر میں شاہ امان اللہ خان کے پاپوش صاف کر رہی تھی تو ایک انگریز عورت ملنے آئی۔ اس نے حیرت زدہ ہو کر کہا:

"ہیں! یہ کام آپ نوکروں سے کیوں نہیں لیتیں؟"

ملکہ ثریا نے تبسم آمیز لہجہ میں کہا:

"میرے نوکر میری خدمت کرتے ہیں اور چونکہ میں اپنے شوہر کی نوکر ہوں۔ اسلئے میں انکی خدمت کرتی ہوں۔ اسلام نے اپنے سرتاج کی خدمت مسلم خاتون کے لئے باعثِ صد افتخار و عزت قرار دی ہے۔ اسلئے میں اس عزت کے کام کو خود ہی کرتی ہوں۔"

مسلمان بچہ

میں خدا کے یہاں سے آیا ہوں + زندگی کا پیام لایا ہوں
زندہ وہ ہے سدا جو بڑھتا ہے + زندگی نام ہی نمو کا ہے
مجھ کو بڑھنا ہے مجھ کو بڑھنا ہے + اَوجِ نشو و نما پہ چڑھنا ہے
پھولنا اور مجھ کو پھلنا ہے + شجر میوہ دار بننا ہے

میں مسلماں ہوں میں مسلماں ہوں

علم کے نور میں بڑھوں گا میں + روشنی ہر جگہ کروں گا میں
علم دولت ہے علم دولت ہے + علم سے زندگی کی زینت ہے
جگمگا جائے یہ جہانِ خراب + علم کے موتیوں میں ہے وہ تاب
موتی یہ جس جگہ بھی پاؤں گا + چین ہو یا فرنگ لاؤں گا

میں مسلماں ہوں میں مسلماں ہوں

راست بازی ہے میری طینت میں + رحم و انصاف میری فطرت میں
دل میں اقرار ہے سچائی کا + سر میں انکار ہے برائی کا
کفر سے شرک سے لڑوں گا میں + ظلم سے جور سے بھڑوں گا میں

میں مسلماں ہوں میں مسلماں ہوں

میں نے ہمت بلند پائی ہے + میری مٹی سما سے آئی ہے
زندہ وہ ہے جو کام کرتا ہے + قوم کا اپنی نام کرتا ہے

قوم کے واسطے جیوں گا مَیں + قوم کے واسطے مروں گا مَیں
مَیں مسلماں ہوں مَیں مسلماں ہوں

اسلام کی مختصر کہانی

(از محترمہ بیگم مرزا چغتائی۔ مراد آباد)

بعض ناواقف لوگ اسلام پر نکتہ چینی کرتے ہوئے اشاعت اسلام اور ملکی فتوحات کو ایک ہی چیز قرار دیتے ہیں اور اپنی اس حماقت پر خوش ہوکر کہتے ہیں کہ "اسلام بزورِ شمشیر پھیلا"۔ حالانکہ ہر ذی علم جس کو تاریخ سے ادنیٰ سا بھی لگاؤ ہے۔ اس سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ اشاعت اسلام کس بے سرو سامانی کی حالت میں ہوئی۔ کاش معترضین اپنی آنکھوں سے تعصب کی عینک کو اتار کر اسلام کی تاریخ پر نظر کریں تو ان کو واضح ہو جائے گا کہ عرب کے خاندان قریش سے ایک یتیم نے (جنکو حقیقتاً درِ یتیم کہنا چاہئے) رسالت کا دعویٰ کیا۔ آپ کا نام نامی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تھا ۵۷۱ء میں آپ شہر مکہ میں پیدا ہوئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ عرب پر کفر و ضلالت کی گھٹا ٹوپ تاریکیاں چھائی ہوئی تھیں۔ عین اسوقت آنحضرت گمراہی کے جنگل میں بھٹکے ہوئے قبائل عرب کو شمع ہدایت دکھانے کے لئے تن تنہا کھڑے ہوئے۔ اس وقت اس جاہل اور سخت قوم کے مقابلہ میں آپکے پاس نہ ہتھیار تھے نہ اعوان و انصار۔ ہاں اگر کوئی ہتھیار تھا تو وہ اس مقدس دین کی حقانیت اور خدائے برتر کی وحدانیت تھی۔ امانت و دیانت، صدق و راستبازی، آپکے اعوان و انصار تھے۔ چنانچہ انھی اوصافِ حمیدہ کے باعث آنحضرت محمدؐ الامین کے مبارک لقب سے پکارے جاتے تھے۔ مگر دعویٰ نبوت کے ساتھ ہی تمام قوم آپ کے خلاف ہوگئی۔ اور سب سے پہلے خود قوم ہی نے آپ کی تکذیب کی۔ لیکن حقانیت اسلام کے اعجاز ملاحظہ فرمائیے کہ جس قدر لوگ آپ کے خلاف کوشش کرتے اسی قدر آنحضرت کے ستودہ اخلاق کا اثر اور اسلام کی روحانی برکتیں ان کے قلوب کو اپنی طرف کھینچتیں۔ حضرت عمر فاروق رضؓ کا معاملہ پیش نظر ہے کہ کس ارادہ سے گھر سے چلے تھے اور کیا لیکر واپس ہوئے۔ دوسری اقوام عالم نے جبر و تشدد کے آہنی پنجہ سے خلقِ خدا کے جسموں کو مطیع بنایا۔ مگر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے قلوب کو مقدس دین کی صداقت سے مسخر کیا۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت کی زوجہ مطہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضؓ نے اسلام قبول کیا جو آنحضرت کی راستبازی اور دینداری دیکھکر پہلے ہی سے آپ پر شیدا ہو چکی تھیں۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور زید بن حارثہ رضؓ اور حضرت علی رضؓ اسلام کی برکت سے مستفیض ہوئے۔ وحی نازل ہونے کے بعد آنحضرت صلعم ۱۳ سال تک مکہ معظمہ میں قیام پذیر رہے۔ اس زمانہ میں کفار مکہ کی طرف سے حضرت سرور کائنات اور ان کے اصحاب کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچائی گئیں۔

لیکن انھوں نے ان تمام مصائب و آلام کا صبر و تحمل کے ساتھ مقابلہ کیا۔ چونکہ بارگاہِ خداوندی سے اجازت نہیں ملی تھی اسلئے کسی قسم کا جھگڑا نہیں کیا۔ اسلام کے لئے یہ نہایت سخت زمانہ تھا اور یہیں سے اس بات کا روشن ثبوت ملتا ہے کہ اسلام بزورِ شمشیر نہیں پھیلایا گیا۔ علاوہ اسکے خود کلام ربانی بھی صاف صاف بتلاتا ہے (لا اکراہ فی الدین)۔ اور وہاں تو ان چند مسلمانوں کو اپنی حفاظت ہی دشوار تھی۔ چہ جائیکہ جبر و تشدد۔

ظالم کفار نے ان بیکس مسلمانوں کو دین کے صحیح راستہ سے ہٹانے کے لئے ہر ممکن سے ممکن تدبیر بھی اٹھا نہ رکھی تھی۔ جہاں کہیں کوئی غریب مسلمان ان کے ہاتھ آجاتا۔ اس کو قید ہی نہیں کرتے تھے بلکہ بے طرح مارتے بھی تھے۔ گرم گرم تپتی ہوئی ریت پر لٹاتے۔ غرض اس کو اسلام قبول کرنے کے جرم میں طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتے تھے لیکن ان سچے فدائیان اسلام کا قدم کسی طرح بھی ڈگمگانے نہ پاتا۔ چنانچہ بلالؓ بن امام کو ان کے مالک امیہ بن خلف نے اسی جرم کی سزا میں دھوپ میں برہنہ کرکے لٹایا۔ ان کی چھاتی پر جلتے ہوئے گرم پتھر رکھے اور ان سے کہتا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تکفیر کرو۔ ورنہ مرتے دم تک اسی عذاب میں گرفتار رہوگے۔ مگر سبحان اللہ واہ رے محبت! واہ رے جذبۂ قبول اسلام! ایسے مصائب سے ہوئے بھی توحید باری تعالیٰ و ثنائے سرور کائنات کے بغیر ایک حرف بھی زبان سے نہ نکالا۔ اسی طرح عمارؓ بن یاسر کے ساتھ سلوک کیا گیا۔ انکے بیوی بچوں کو پکڑلیا۔ انکو جلتے ہوئے ریت پر لٹایا۔ یہانتک کہ تڑپ تڑپ کر اسلام پر تصدق ہو گئے اور شہادت کا بزرگ مرتبہ حاصل کیا۔ لیکن بے دینی کسی طرح بھی منظور نہ کی۔ ان کی بیوی کو ابو جہل نے شہید کیا۔ الغرض اس قسم کے صدہا مظالم مسلمانوں پر کیئے گئے۔ صرف اس لئے کہ وہ اسلام سے منحرف ہوکر جہالت و بیدینی کی تاریکی میں پھر واپس آ جائیں مگر صداقت اسلام کے مقابلہ میں کچھ بھی پیش نہ گئی۔

اب آفتابِ اسلام کی شعاعوں نے قریش مکہ کے بڑے بڑے گھرانوں میں ضیا پاشیاں شروع کردیں۔ قوت و شوکت میں اسلام کا دائرہ آہستہ آہستہ وسیع ہونے لگا۔ یہ حالت دیکھکر قریش مکہ کی آتش حسد اور زیادہ بھڑک اٹھی۔ انھوں نے باہمی مشورہ کرکے آپکے چچا ابو طالب کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ آپکی کفالت سے دست بردار ہو جائیں۔ مگر ابو طالب نے کفار مکہ کو اس مرتبہ بلطف الحیل ٹال دیا۔ بالآخر تمام قریش نے متفق ہوکر ابو طالب پر پھر دباؤ ڈالا کہ تم اپنے بھتیجے کو اس نئے دین کی اشاعت سے روک دو۔ ورنہ ان دونو فرقوں میں سے صرف ایک ہی باقی رہے گا۔ یا ہم مر جائینگے یا ان کو مار ڈالیں گے۔ اب تو ابو طالب کو بھی ہراس پیدا ہوا۔ اور یہ سب ماجرا آنحضرتؐ کو سنایا۔ اور اشارۃً یہ بھی بتلایا کہ اگر ان لوگوں نے تم کو ستایا تو مجھ سے اس کا تدارک کچھ نہ ہو سکیگا۔ مگر خدا کے سچے اور برگزیدہ نبی نے نہایت استقلال اور جرأت کے ساتھ اس کا یہ جواب دیا کہ اے میرے چچا! خواہ کچھ بھی ہو مگر خدا نے مجھے جس کام پر مامور کیا ہے۔ میں اسکی تعمیل کیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اگر قریش میرے ایک ہاتھ پر آفتاب اور دوسرے پر ماہتاب لاکر رکھدیں تب بھی میں ان فرائض کے ادا کرنے میں ذرہ برابر بھی کوتاہی نکرونگا۔

اس مسکت جواب کو سنکر ابو طالب آبدیدہ ہوکر اٹھ کھڑے ہوئے اور ایسے متاثر ہوئے کہ پہلے سے بھی زیادہ آنحضرت کی حفاظت میں

مصروف ہو گئے۔

آنحضرتؐ کو جس چیز نے ایسی جرأت دلائی۔وہ کیا تھی؟ وہ آسمانی پیغام تھا جو اس خدائے قدوس نے اپنے پیارے حبیب کو اس آیہ کریمہ کے ذریعہ بھیجا تھا (یَآ اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ الخ) جب کفار مکہ کے ناقابل برداشت مظالم سہتے سہتے اہل اسلام تنگ آ گئے، مثلاً کفار کا رُو در رُو بدکلامیاں کرنا۔حضرتؐ کے دروازہ پر بدبودار چیزیں ڈالوانا۔ابولہب کی بیوی کا حضور پر نورؐ کے جسم اطہر پر خس و خاشاک ڈالنا۔آپکے راستہ میں کانٹے بچھانا۔کھانا کھاتے وقت آپکی طرف غلاظت پھینکنا۔اہل قریش کا آنحضرتؐ کو کعبہ کے قریب نماز نہ پڑھنے دینا وغیرہ وغیرہ تو باری تعالیٰ کے دربار سے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی تاکہ اہل اسلام ان ظالموں کے ستِ تعدی سے محفوظ و مامون رہ سکیں۔غور فرمایئے کہ آنحضرتؐ کی یہ تو بے سرو سامانی اور اس پر معترضین کی طرف سے اسلام پر تشدد کا الزام کہاں تک حق بجانب ہے۔اسوقت کے پُرخلوص لوگوں کو اپنا آبائی وجدی مذہب ترک کر کے حلقہ اسلام میں داخل کرنے والی کونسی طاقت تھی؟ کس چیز کی ہیبت تھی سکا ہے کا ڈر تھا۔اسلام کی طرف سے ان حق کے فدائیوں کے ساتھ کیا جبر و تشدد کیا گیا تھا۔جبکہ اسلام کے پاس نہ صولتِ شاہانہ تھی نہ تلوار۔بلکہ اسلام کی بدولت خود انکو مظلوم بننا پڑا۔گھربار مال و دولت۔عزیز و اقارب سب کو خیرباد کہکر ترکِ وطن اختیار کیا۔کنبے قبیلے اور ابنائے جنس کی طعن و تشنیع کی بھی مطلق پروانہ کی۔ان فدائیوں میں سے ہر ایک نے تمام مصائب کا نہایت صبر و تحمل کے ساتھ مقابلہ کر کے اپنے کو اسلام کا سچا وفادار و جاں نثار ثابت کر دکھایا۔کیوں اسلام کی طرف کھنچے جاتے تھے؟ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ادنےٰ سے اشارے پر اپنی جان سی عزیز چیز قربان کر دینے کے لئے کیوں تیار رہتے تھے؟ آخر وہ حقانیت اسلام، اور آنحضرت کی صداقت کا نور نہ تھا تو کیا تھا جس نے انکے قلوب کو منور و مسخر کر لیا تھا۔ دراصل اسلام کے عقل اور فطرت کے مطابق اصول نے دنیائے جہالت کے لئے ایک آفتاب کا کام دیا۔مذہب باطلہ کے ٹمٹماتے ہوئے چراغوں کی روشنی اسکی ضو فگنی کے سامنے ماند پڑ گئی۔وحدانیت کی سچی تعلیم نے ہمہ گیری حاصل کر لی۔باہمی الفت و اتحاد۔آپس میں مساویانہ تعلقات۔شعارِ اسلام تھے۔یہی چیزیں تھیں جنھوں نے ایک دنیا کو اپنی طرف کھینچ لیا اور اشاعت اسلام میں روز افزوں ترقی کا باعث ہوئیں۔

تعزیت پر تکلفات اور بدتہذیبی

از آنسہ صوفی جالندھر

دورِ جدید کے مسلمان مذہب سے بہت دور ہو کر اسلامی طور بالکل بھول گئے ہیں۔ایک تعزیت کو لو۔ماتم میں تو گھر والوں کو ہوش بھی نہیں ہوتی۔وہ وقت کچھ ایسا نازک ہوتا ہے کہ ان سے ہمدردی کریں کم ہے۔اس وقت گھر والے فرط غم سے نڈھال ہوتے ہیں۔مگر اس حال میں انکو مہمانوں کے ناز اٹھانے پڑتے ہیں۔چند ایک جگہ میں نے دیکھا ہے کہ تعزیت کے موقع پر جب انکے نئے فیشن کے رشتہ دار یا ملنے والے آتے ہیں۔تو انکے لئے خاص قسم کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔مثلاً کسی کی حقہ اور سگریٹ سے، کسی کی شربت

سوڈا سے کسی کی کھانے سے تواضع کرنی پڑتی ہے۔ اور انکو میز پر انگریزی فیشن سے کھانا کھلانا پڑتا ہے۔ ایسے مہمانوں کو خیال کرنا چاہیئے کہ ہم صف ماتم بپا ہوئے ہیں۔ اگر نزدیک سے ہوں تو اپنے گھر واپس جا سکتے ہیں۔ اگر دور کے ہوں تو مجبوراً ٹھہرنا پڑتا ہے۔ لیکن مہمانوں کو غیر ضروری باتوں میں تکلفات نہیں کروانے چاہئیں۔ جو کچھ ملے اس پر اکتفا کریں۔ اور میز کرسی نہ ملے تو فرش پر ہی بیٹھ کر کھا پی لیں خواہ مخواہ گھر والوں کو بیزار نہ کریں اور بجائے ہمدردی کے عذاب کا باعث نہ بنیں۔ صحیح تو یہ ہے کہ مرگ والے گھر میں کھانا پینا ہی نہ چاہیئے۔

حال یہ ہے کہ لوگ ماتم کو شادی سمجھ کر کئی کئی روز بیٹھے رہتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی خاص عزیز ہو اور اسکے ٹھہرنے سے دل شکستگان کو تسلی ہو تو وہ ٹھہر جائے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ خواتین تعزیت پر جاتی ہیں تو وہاں ایک دوسرے سے ملکر باتیں شروع کر دیتی ہیں۔ کبھی اسکی چغلی کبھی اسکی غیبت، یہانتک کہ کبھی لڑائی پر بھی آمادہ ہو جاتی ہیں۔ کبھی اپنے گھر کے قصے بیان کرنے لگتی ہیں۔ باتوں میں انکو اتنی ہوش بھی نہیں رہتی کہ ہم تعزیت پر آئی ہیں اور صاحب خانہ کیا خیال کرتی ہونگی۔ اور جو دنیا انکی نگاہوں میں چکا چوند پیدا کر رہی ہے۔ وہ گھر والوں کی آنکھوں میں اندھیر ہو رہی ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے: "جس کے لگے وہی جانے"۔ گھر والوں پر جو مصیبت گزرتی ہے بس وہی جانتے ہیں۔ مگر لوگ افسوس کے نام پر تفریح کرنے جاتے ہیں۔

میں نے چند ایک تہذیب یافتہ گھروں میں یہ بھی دیکھا ہے کہ چند خواتین نہایت سنجیدگی سے بیٹھی قرآن مجید پڑھکر سنا رہی تھیں اور چند ایک مرنے والے کی تعریف کر رہی تھیں۔ مجھے یہ طریقہ اچھا معلوم ہوا۔ لیکن یہ عام نہیں ہے۔ عام لوگ زیادہ تر باتوں کی طرف رجوع رکھتے ہیں۔

ہمکو سمجھ لینا چاہیئے کہ لفظ "تعزیت" کے معنی بیمار پرسی کے ہیں پس جب ہم کسی کے ہاں تعزیت کیلئے جائیں۔ تو وہاں بیٹھکر کلمہ شریف اور قرآن مجید پڑھیں اور مرحوم کی روح کو ثواب پہنچائیں اور خود نیکی حاصل کریں۔ اور انکے غم کو غلط کرنے کی کوشش کریں۔ بلکہ چاہیئے تو یہ کہ چند مستعد لڑکیاں وہاں کے کام کاج میں مدد دیں۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ لڑکیاں رشتہ دار ہی ہوں۔ کوئی ہوں۔ لیکن اس گھر کی خیر خواہ ہوں

خانگی اقتصادیات

از جناب غلام دستگیر صاحب محکمہ کواپریٹو انڈسٹریل سوسائٹیز گجرات

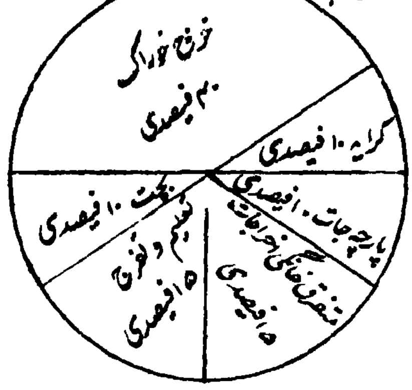
آمد و خرچ کے مسئلے کی اہمیت کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ کمانا ہر کس و ناکس جانتا ہے۔ لیکن مصرف میں باشعور ہونا بیحد دشوار ہے۔

جہالت اور اسراف دونوں کی یکجائی قوم کی فلاکت اور تباہی کا باعث بن رہی ہے۔ اگر ان دونوں کا تدارک مناسب طریقہ پر نہ ہوا تو کشتی کا منجدھار میں سے نکلنا ناممکنات میں سے ہو جائیگا۔

وہ جنکی آمدنیاں غیر یقینی اور حالات ارضی و سماوی کیساتھ مشروط ہیں۔ انکا تو کیا ذکر۔ کسی حکیم کے قول کے مطابق "کھانا غریب کو جسوقت مل جائے کھانا چاہیئے"۔ لیکن وہ لوگ جنکی معاش منضبط اور کسی ناپ تول

کے مطابق ہے۔ وہ ان غیر یقینی حالات والے لوگوں سے بھی گوئے سبقت لیجاتے ہیں۔ انہیں کے متعلق کہاوت مشہور ہے کہ From hand to mouth رہتے ہیں۔ یعنی تل پہ آیا۔ گلی میں کھایا۔

ان مذکورالذکر لوگوں کیلئے آمدنی کی تقسیم حسب ذیل طریق پر کیجا سکتی ہے یقینی ہے کہ اس پر عمل پیرا ہونے سے مشکلات میں کسی حد تک کمی واقع ہو سکتی ہے۔ وہ لوگ جو چادر دیکھکر پاؤں نہیں پھیلاتے۔ اور خرچ کو آمدنی کے مطابق نہیں رکھتے ہر مذہب۔ ہر فرقہ۔ ہر طبقہ غرضیکہ کہیں بھی اچھی نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے۔ اسراف کی کشتی تباہی کی چٹان سے ضرور ٹکراتی ہے۔ اسلئے تباہی لازمی ہے فاعتبروا یا اولی الابصار۔ مستورات جو اخراجات کی کشتی کی ناخدا ہیں۔ اگر کوشش کریں تو اسے کنارے پر لا سکتی ہیں۔ لیکن جہانتک واقعات کا تعلق ہے میاں کی ۲۵ فیصدی سے لیکر ۴۰ فیصدی آمدنی انہیں کے سامان آرائش پر صرف ہو جاتی ہے۔ لیکن مندرجہ ذیل اخراجات کی تقسیم ان لوگوں کے لئے ہے جنکا راہنما شیطان نہیں عقل انسانی ہے۔



مکتب سے خطاب

از عزیزہ بشریٰ خانم متعلمہ مدرسۃ البنات

(مدرسۃ البنات کی ایک طالبہ کی یہ اولین سعی تحریرات سے ہوا انکی محبت کا ایک قابل تحسین مظاہرہ ہے۔ خیالات کی ترتیب کو بدلے بغیر ہم اسے بخوشی درج مسلم کرتے ہیں۔ اسکی مدرسے سے یہ عقیدت اس کے حق میں ازدیاد علم و فضیلت کا باعث ہو۔ (ادارہ)

اے میرے مکتب! تجھ پر اللہ کی ہزار در ہزار رحمتیں نازل ہوں۔
تیری دنیا کا ہر فرد معصومیت کا پاکیزہ مجسمہ ہے۔
تیری گود آغوش مادر سے زیادہ آرام دہ ہے۔
تیری زندگی سنہری زندگی ہے۔
تیری زندگی انسان کو کامل و اکمل بناتی ہے۔ تو ماں سے زیادہ نگہبان ہے
تو نے ہماری روحوں کو زندہ کرنیکا بیڑا اٹھایا ہے۔ تو ہی ہمیں کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلّ کی پستی مرتبہ سے اٹھا کر "انی جاعل فی الارض خلیفۃ" کی مسند اعلیٰ پر بیٹھنے کا شرف بخشتا ہے۔
تو وہ گلشن فردوس ہے جس کے شیریں ثمرات کی لذت جاں بخش ہے اور دلربا پھولوں کی نکہت ایمان سوز ہے۔
تو اپنے سکان کے لئے رشک جنت عدن ہے۔
تو کلید فلاح و بہبود ہے۔ تو مفتاح گنج سعادت ہے۔
بیشک خوش نصیب ہیں وہ ہستیاں جو تیرے سائے تلے پروان چڑھیں جو تیرے باغ کے طیب پھول چن گئیں۔
اور بیشک بے نصیب ہیں وہ لوگ جو تیرے فیوض سے بہرہ ور نہ ہو سکیں جنکے نزدیک تو ایک مبہم سا تصور ہے۔ اور جو تجھ سے خائف رہتے ہیں۔ اور جنکو تیرا مسلک النیہ بلیغا طرہے۔
دعا ہے کہ خدا تجھے تیرے بانی و سرپرست کو ان کے معاونین کیساتھ ابدالآباد تک سلامت و شادماں رکھے۔ تیرا باغ ہمیشہ پھلے پھولے۔ ہوا کا ہر خطرناک جھونکا تیری سرحدوں سے کوسوں دور رہے۔ تو دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے۔
اے میرے مکتب تجھ پر اللہ کی ہزار در ہزار رحمتیں نازل ہوں۔

مدرستہ البنات سے خطاب

(محترمہ آنسہ گوہر خانم۔ لاہور)

آنسہ گوہر خانم لاہور نے چند مہینے گذرے کہ مدرستہ البنات سے اپنی "عقیدت کے چند موتی" بھیجے تھے۔ اور اس خیال سے ابتک یہ صفحۂ کاغذ پر پیش ناظرات و ناظرین نہ ہو سکا کہ غیر مشاق ہاتھوں کے پروئے ہوئے ہیں۔ انھیں روکھے پھیکے سمجھ کر دیکھنے والی تمام نگاہیں شاید خاطر میں نہ لائیں۔ اگرچہ مدرسہ سے براہ راست تعلق نہ رکھنے کے باوجود آنسہ گوہر خانم کے پیش کردہ یہ گوہر نگاہِ اخلاص پرور میں نہایت آبدار اور پرنور ہیں۔ مگر عزیزہ بشریٰ خانم کے عقیدتِ مدرسہ کے اظہار کے ساتھ ان میں زیادہ رونق پیدا ہوگئی ہے (ادارہ)

اے میرے محبوب مدرستہ البنات!

ہمارے اندھیرے گھروں کے روشن چراغ!

ہمیں صراط مستقیم کی طرف لیجانے والے!

تو نے مسلم ہندی کو راہ راست دکھانے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ تو اس مقدس اور پیاری تعلیم کو زندہ کر رہا ہے جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے ہمارے ہادیِ برحق نے ہمیں دی۔

مرحبا اے دلنواز مدرسے! تیری اس ہمت و جرأت پر مرحبا۔ خدائے ذوالجلال تیری امنگوں کو پورا کریگا اور مجھے واثق امید ہے کہ ایک دن آئیگا جب مسلم ہندی تیری پیہم کوششوں سے بیدار ہو جائیگی۔ اور اسوقت اے مقدس رسول کی من موہنی تعلیم کو زندہ کرنیوالے! وہ ہر شعبۂ زندگی میں ایک کامیاب ترین عورت ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ۔

ہر طرف محبت اور اخوت کا دریا ٹھاٹھیں ماریگا۔ رحمت کے موتی چھم چھم برسیں گے۔ سچائی اور حق پرستی اپنے مقدس پھول بکھیرگی صبح ہی صبح جب مؤذن کی بلند اور رسیلی اذان کا سریلا شور پیدا ہوگا۔ جب وہ اللہ اکبر کا پر شکوہ کلمہ کہے گا تو اہل اسلام خوشی سے جھوم اٹھیں گے۔ اور پھر خالق اکبر کے حضور میں سر عجز جھکا دینگے۔ اپنے پیدا کرنے والے سے رحمت اور برکت مانگیں گے وہ کیسا مسرت فزا سماں ہوگا! خوبصورت پھولوں کی نازک نازک اور حسین کلیاں مسکرا مسکرا کر ایک دوسری کو مبارک باد دیں گی ـــ غنچے کھلکھلا پڑیں گے ـــ غرضکہ ایک کیف ہوگا کبھی نہ فراموش ہونیوالا۔

اور اُس کا سہرا اے مسلمہ ہندی کی امیدوں کے مرکز! تمہارے ہی سر ہوگا۔

اے سایۂ رحمت حق! میں نے تیری تعریف کرنی چاہی۔ چھوٹا منہ بڑی بات، میں چاہتی تھی بہت کچھ لکھوں مگر نہ تو میرے قلم میں اتنی طاقت ہے اور نہ میرے پاس اتنے الفاظ۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ نے تجھے تعریف سے بے نیاز کر دیا ہے۔

چوری کے مضمون

(محترمہ مستبشرہ خاتون ادیب)

اگست ۱۹۴۳ء کے رسالہ مسلمہ میں جناب ملک تبارک حسن صاحب کا مضمون زیر عنوان "حنیفہ کی نانی کے نسخے" پڑھا۔ یہ مضمون ڈاکٹر نذیر احمد کی مشہور تصنیف بنات النعش کا ایک حصہ ہے اور یہ بنات النعش کے ۱۴۸ صفحہ سے شروع ہوتا ہے۔ اور اس موقعہ کا یہ قصہ ہے جبکہ اصغری خانم دیہات کی عورتوں کے اعتقاد کے بارے میں مکتب کی لڑکیوں سے کچھ بیان کر رہی ہے۔ اور ملک تبارک حسن صاحب نے اس کی نقل کر کے ہو بہو مسلمہ میں اپنے نام سے شائع کروایا ہے۔

افسوس کا مقام ہے کہ ایسے مضمون شائع کر کے مسلمہ جیسے پیارے اور چھوٹے سے رسالہ کو بدنام کرتے ہیں اور تعجب ہے کہ فاضل ایڈیٹر ایسے مضمون کیوں شائع کرتے ہیں۔ اور ملک صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ حرکت سرقہ کہلاتی ہے جو بھاری جرم ہے۔ بیشک آپ نقل کر کے اور بنات النعش کا حوالہ دیکر شائع کرا سکتے تھے کیونکہ عورتوں کیلئے مفید مضمون ہے۔

دانتوں کی بیماریاں

(از جناب ڈاکٹر صدر الدین صاحب دھرمسالہ)

انسان کے جسم کی ساری مشین کا دروازہ منہ ہے اور منہ در حقیقت دانتوں کا نام ہے۔ یہ امر تو مسلمہ ہے کہ نظام انہضام میں دانتوں کا فعل نمایاں ہے۔ لیکن تحقیقات موجودہ نے اس امر کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا ہے کہ دانتوں اور معدے کا فعل باہم لازم و ملزوم ہے۔ اگر اختصار کو مدِ نظر رکھا جائے تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ فعل ہضم کا انحصار ہی دانتوں پر ہے۔ اسی لئے بلاد یورپ کے دانشوروں نے بڑی تحقیق و تدقیق کے بعد دانتوں کی تعلیم کو اسقدر اہمیت دی ہے کہ عام جسمانی طب کا کورس تو چار سال اور خاص دانتوں کی طب کا کورس پانچ سال کا تجویز کیا ہے۔ اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ کسقدر ضروری چیز ہے اور یہ کہ انسان کو دانتوں کی حفاظت و صفائی کی کس قدر ضرورت ہے۔

یہ بات تو قابلِ تسلیم ہے کہ بچے کی عمر اور عقل میں جوں جوں اضافہ ہوتا جاتا ہے ویسے ہی دانتوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ یہانتک کہ بعض اشخاص کی عقل داڑھ تیس تیس سال کی عمر میں نمودار ہوا کرتی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہہ دینا نہایت موزوں ہوگا کہ قدرت بچے کو دانت اسوقت دیتی ہے جب وہ ان کی حفاظت کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ مگر ہندوستان میں ہم لوگوں کی یہ حالت ہے کہ بچے تو درکنار بالغ و ذی عقل لوگ بھی ان کی صفائی و حفاظت کی طرف توجہ مبذول نہیں کرتے جس کا آخری انجام یہ ہوتا ہے کہ آئے دن دانتوں کے گندہ رہنے کی وجہ سے انسان کئی خطرناک امراض میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ جو اس کی بے پروائی کیوجہ سے رفتہ رفتہ اپنا پورا قبضہ کر لیتے ہیں۔ یہانتک کہ دانتوں

کی خرابی کیوجہ سے مسوڑھوں سے خون اور پیپ (جس کو زہر قاتل سے تعبیر کرنا چاہیے) آنی شروع ہوجاتی ہے۔ جو ہر لقمہ کے ساتھ معدہ میں پہنچتی رہتی ہے اور چند ماہ کے بعد معدہ کو اس کے فعل سے معطل کردیتی ہے۔ پھر مریض پر کوئی دوا اور اچھی سے اچھی غذا کا اثر نہیں ہوتا۔ اور مریض موت کے کنارے پہنچ جاتا ہے۔ صحت امروزہ میں میں صرف دانتوں کی حفاظت کے متعلق مفید ہدایات پیش کرتا ہوں۔ ہر شخص کو روزانہ اپنے دانت اور مسوڑھے دیکھتے رہنا چاہیئے۔ جب دانتوں میں یا مسوڑھوں میں کوئی نقص معلوم ہو تو فوراً کسی ماہر معالج امراض دنداں کے پاس جاکر معائنہ کرانا چاہیئے۔ جب کسی کے مسوڑھوں سے خون نکلنا شروع ہوجائے تو اس کو دص (ماسخورہ) کا پیش خیمہ سمجھنا چاہیئے اور اس کے علاج پر جلد متوجہ ہونا چاہیئے۔ جب کبھی دانت میں خول پڑجائے اور درد ناقابل برداشت ہونے لگے تو کرم خوردہ دانت کو اکھڑوانے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے بلکہ ڈنٹسٹ کے پاس جاکر کرم دندان کا علاج کرواکر مصالحہ سے بھروا لینا چاہیئے۔ رات کو سوتے وقت کڑوا تیل اور نمک سے دانت صاف کرکے سونا چاہیئے تاکہ مسوڑھے بخارات دانتوں پر اپنا اثر نہ کریں۔ ایسے ہی صبح کو کرنا چاہیئے۔ جہاں تک ہوسکے برش سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ تازہ مسواک کرنی چاہیئے۔ برش بجائے فائدہ کے نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ دانتوں کی مخصوص ورزش کی ہدایت بھی اچھا اثر دکھاتی ہے اور دانت بطفیلہ مستحکم رہتے ہیں۔ مثلاً گنّے چبنے۔ مکی۔ پان چھالیا کا استعمال رکھا جائے۔ جن بچوں کے دانت ٹیڑھے یا بدنما اگتے ہیں۔ ان کے ذمہ دار ان کے والدین ہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ بدنما دانت مسوڑھوں سے نکلتے ہی ٹیڑھے نظر آنے لگتے ہیں۔ چنانچہ والدین کو اسیوقت کسی ماہر معالج امراض دندان کو دکھا کر سیدھے کرالینے چاہیئے وہ سیدھے ہوسکتے ہیں۔

بیمار نمبر ایک

(از جناب ڈاکٹر رام رکھا صاحب انچارج ٹیوبرکلوسس ڈسپنسری جالندھر شہر)

تپ دق کے متعلق جو سلسلہ مضامین "مسلم" میں کئی ماہ سے شائع ہورہا ہے وہ اگرچہ طویل ہونیکے باعث کئی اشاعتوں میں درج ہوتا رہا ہے اور بہت لمبے مضامین قسط وار "مسلم" کی تنگ دامانی کی وجہ سے اشاعت پذیر بھی نہیں ہوتے۔ لیکن اس مرض کی بے پناہ ہلاکت آفرینیوں نے ملک بھر میں جو تہلکہ مچا رکھا ہے اسنے مجبور کردیا کہ ہم اس مرض کے ایک ماہر ڈاکٹر کے مقالات ضرور شائع کریں۔ چنانچہ ان مضامین کو بہت پسند کیا گیا ہے اور اسکے متعلق بعض تعریفیں ان لوگوں کی طرف سے آئی ہیں جو اس "خاموش پلیگ" کے متعلق ماہرین کے مضامین زیر نظر رکھتے ہیں مگر ان مضامین کو انہوں نے سب سے زیادہ پسند کیا ہے۔ یہ مکالمہ بھی اسی قابل ڈاکٹر کے قلم سے ہے۔ جو روزانہ ایسے ہی بیسیوں مکالمات میں سے ایک بیمار کا بیان کیا گیا ہے۔ ہم اپنی بہنوں اور اپنے بھائیوں سے گذارش کریں گے کہ وہ نہ صرف ان مکالمات کو آئندہ بھی دیکھتے رہیں بلکہ تپ دق کے عنوان سے جتنے مضامین گذشتہ اشاعتوں میں شائع ہوئے ہیں سب کو پھر ایک بار مطالعہ کی نظر

سے دیکھیں تاکہ ہمارا مقصد اشاعت پورا ہوجائے ۔ (ادارہ)

مرتضیٰ ۔ آداب عرض ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر ۔ آئیے ۔ بیٹھئے ۔ یہ کرسی لیجئے ۔ کہئے کیا ارشاد ہے ؟

مرتضیٰ ۔ مجھے ایک مریضہ کو دکھلانا ہے وہ باہر تانگہ میں بیٹھی ہے ۔

ڈاکٹر ۔ لے آئیے اور اندر میز پر لٹا دیجئے ۔

مرتضیٰ ۔ یہ میری بیوی ہے ۔ میری شادی کو ابھی عرصہ دو سال کا گزرا ہے شادی کے وقت بڑی تندرست تھی ۔ کوئی شکایت نہیں تھی ۔ دو سال کا عرصہ ہم نے بڑی خوشی سے گزارا ۔ عرصہ ۸ ماہ کا ہوا کہ ہمارے ہاں لڑکا پیدا ہوا ۔ سوا مہینہ بھی بخوشی نہا لیا ۔ لیکن اس کے بعد یہ کچھ سست سی رہنے لگی ۔

مریضہ ۔ (بات کاٹ کر) طبیعت تو میری پہلے ہی خراب ہوجایا کرتی تھی ۔ کبھی کبھی زکام کی شکایت ہوجاتی اور گاہے گاہے سردرد کی بھی شکایت رہتی ۔ لیکن میں نے انکو معمولی بات سمجھ کر کبھی کسی سے بتایا نہیں ۔ اور نہ اسکا علاج ہی کرنیکی کوشش کی ۔

مرتضیٰ ۔ یہی تو عورتوں کی عادت ہے ۔ معمولی دکھ بتاتی نہیں ۔ جب پانی گلے تک آجاتا ہے اور تکلیف زیادہ ہوجاتی ہے ۔ تب اوپر والوں کو تنگ کرتی ہیں ۔ قصہ کوتاہ یہ کہ تقریباً عرصہ ۶ ماہ سے اس کو تھوڑی تھوڑی کھانسی اور ہلکا ہلکا بخار رہتا ہے ۔ بہت سے حکیموں کو دکھایا ہے ۔ وہ تو اس کو پھول ماتا کہتے رہے ۔ جب ڈاکٹروں کو دکھایا تو انہوں نے پہلے تو اسکو ملیریا کہا ۔ پھر ٹائیفائیڈ (... ... ...) کہا ۔ جب بخار چالیس روز کے بعد بھی نہ اترا تو سب کو سوچ پڑ گئی کہ کہیں تپ دق نہ ہو ۔ اب کسی نے بتایا کہ ہمارے شہر میں تپ دق کے مریضوں کے لئے ایک ڈسپنسری کھلی ہوئی ہے تو ہم آپکے پاس لے آئے ہیں ۔

ڈاکٹر صاحب ۔ میں نے مریضہ کا ملاحظہ بغور کیا ہے ۔ اس کے سینہ کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بائیں پھیپھڑے کے اوپر کے حصہ میں ورم ہے اور اسجگہ ایک چھوٹا سا گڑھا بھی پڑ گیا ہے ۔ خدا کے فضل سے مریضہ کی حالت اچھی ہوجائیگی بشرطیکہ آپ اسکا علاج باقاعدہ جاری رکھیں ۔

مرتضیٰ ۔ جیسا آپ کہینگے کرونگا ۔ کسی طرح سے اس کی جان بچ جائے بچے کی ماں ہے ۔ اگر یہ مرگئی تو گود کے بچے کو کون پالیگا ۔ میرا گھر اجڑ جائیگا ۔ غریب کے لئے تو دوسرا بیاہ بھی بڑا مشکل ہے اور بچے کا پالنا تو ناممکن روٹی کماؤنگا یا بچے کو پالونگا ۔ اگر کچھ قرض لیکر بھی اسکی بیماری کے اوپر لگانا پڑے تو میں حاضر ہوں ۔

ڈاکٹر ۔ اچھا یہ تو بتاؤ کہ مریضہ کی ماں اور باپ زندہ ہیں ۔

مرتضیٰ ۔ باپ تو زندہ ہے ۔ لیکن اسکی ماں تو ابھی یہ چھوٹی سی تھی جب مرگئی تھی ۔

ڈاکٹر ۔ اس کو کیا تکلیف تھی ۔

مرتضیٰ ۔ مجھے تو معلوم نہیں ۔ لیکن اس کے باپ نے ایک دن ذکر کیا تھا کہ وہ تقریباً ۷ ماہ کا عرصہ بیمار رہی ۔ اور بڑی دبلی ہوکر مری ۔ اس کو تھوڑی تھوڑی کھانسی اور بخار رہا کرتا تھا ۔ جب وہ مری میری بیوی اسکی گود میں تھی اور بعد میں بڑی مشکل سے اسکو پالا تھا ۔

ڈاکٹر ۔ کوئی اور شخص تپ دق سے آپکے سسرال میں تو نہیں مرا؟

مرتضیٰ ۔ اسکا بڑا بھائی جس کی عمر تقریباً ۱۸ برس کی تھی عرصہ دو سال کا ہوا مرگیا ہے ۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ میری بیوی کی دادی کو بڑی کھانسی کی شکایت رہا کرتی تھی ۔

ڈاکٹر ۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپکی بیوی کی دادی کو تپ دق کی شکایت تھی

اسکی بدپرہیزی سے گھر میں ادھر ادھر تھوکنے سے اور باقی کنبہ کے ساتھ کھانا پینا اکٹھا ہونیکی وجہ سے آپ کی بیوی کی ماں کو بھی یہ بیماری لاحق ہوگئی۔ کیونکہ آپ کی بیوی ماں کی گود میں ہر وقت رہتی تھی۔ اس کی کھانسی سے اسکے اندر تپ دق کے جراثیم بچپن میں ہی داخل ہوگئے۔

مرتضےٰ۔ یہ تو ڈاکٹر صاحب میں نے آج سنا ہے کہ بوڑھوں کو بھی تپ دق لگ جاتا ہے۔ اب تک تو حکیموں نے ہم کو یہی بتایا ہے کہ تپ دق صرف نوجوانوں کو لاحق ہوتا ہے۔ بچوں کو یہ بیماری لگ جاتی ہے۔ یہ بھی آج ہی معلوم ہوا۔ ایسا ہی ہوگا۔ آپ کوئی جھوٹ تھوڑے ہی بول سکتے ہیں۔ آپ تو روز سینکڑوں بیمار دیکھتے ہیں۔ آپکا تجربہ وسیع ہے۔ اور آپ نے سینکڑوں کتابیں پڑھی ہیں اور دوسرے زمانہ بھی بدل گیا ہے پہلے تو اسکا نام بھی نہ سنتے تھے آج کل جو کچھ کہو وہی سچ ہے۔

ڈاکٹر۔ پچھلے سال میرے پاس ۶ بیمار ایسے آئے جن کو کھانسی کی شکایت تھی۔ اور یہ شکایت ان کو کئی برس سے تھی۔ جب انکا تھوک خوردبین کے نیچے رکھکر دیکھا گیا تو اس میں تپ دق کے جراثیم نظر آئے۔ ان ۶ بیماریوں کی عمریں ۶۰ برس سے اوپر تھیں۔ یہ بالکل غلط ہے کہ بوڑھوں کو تپ دق نہیں ہوتا ہے۔ ممکن ہے آپکی بیوی کی دادی کو تپ دق ہو۔ اور اگر اسکے تھوک کا معائنہ ہوتا تو اس میں جراثیم دق ضرور مل جاتے۔

مرتضےٰ۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ تپ دق کے جراثیم تو میری بیوی کے اندر بچپن میں داخل ہوگئے۔ اتنی مدت تک تو اس کو کوئی اثر نہیں ہوا۔ اب بیس برس پیچھے یہ بیمار ہوگئی۔ میری تو سمجھ میں نہیں آتا۔

ڈاکٹر۔ انجان آدمی کو واقعی یہ بات حیرت میں ڈال دیتی ہے مسئلہ بڑا دقیق ہے۔ غور سے سنیں۔ جب دق کے جراثیم بچپن میں آپکی بیوی کے اندر پھیپھڑوں میں داخل ہوگئے تو انسانی جسم اور جراثیم کی لڑائی شروع ہوگئی۔ بچہ کے جسم میں جراثیم کو مارنے کی طاقت بہ نسبت نوجوانوں اور بوڑھوں کے زیادہ ہے۔ بہت سے جراثیم مرگئے اور جو چند باقی بچے وہ پھر بڑھنے شروع ہوگئے پھر جسمانی طاقت نے زور پکڑا۔ اور کیڑوں کو اپنے اندر سے رطوبتیں پیدا کرکے ماردیا۔ لیکن سب کیڑے نہیں مرسکے۔ چند بچ گئے۔ اسی طرح لڑائی ۲۰ برس جاری رہی۔ جراثیم سب کے سب مرے نہیں۔ لیکن اس مقدار میں بڑھ بھی نہیں سکے کہ جسم کو نقصان پہنچا سکیں۔ جب آپکی بیوی کو بچہ پیدا ہوا اس کی طاقت کمزور ہوگئی۔ دق کے جراثیم جو تھوڑی تعداد میں موجود تھے بڑھنے شروع ہوئے اور ایک مہینہ تک بڑھتے ہی گئے۔ روکنے والی طاقت موجود نہ تھی وہ زچگی کی وجہ سے زائل ہوچکی تھی ایک مہینہ تک اتنے بڑھے کہ جراثیم کی زہر پھیپھڑوں سے نکل کر سارے جسم میں دورہ کرنے لگی۔ جس کی وجہ سے بخار جاری ہوگیا۔ اور پھیپھڑوں میں ورم ہونیکی وجہ سے کھانسی بھی شروع ہوگئی۔ ابھی میرے پاس اتنا وقت نہیں۔ مریض بہت بیٹھے ہیں۔ میں کل شام کو ۵ بجے آپکے مکان پر آؤنگا۔ آپکے کنبہ کے باقی بچوں اور نوجوانوں اور بوڑھوں کو دیکھوں گا اور ان کا معائنہ کرونگا۔ اور جو بات پوچھنی ہو وہاں پوچھ لینا۔

مرتضےٰ۔ بہت اچھا جناب۔ آپکی بہت مہربانی۔ آپنے میری بیوی کا بڑی اچھی طرح معائنہ کیا ہے۔ دوسرے ہسپتالوں یا حکیموں کے پاس جب گیا تو عام طور پر نبض کو ہاتھ لگا کر ہی دوائی دیدی۔

ڈاکٹر۔ یہ ڈاکٹروں اور حکیموں کا قصور نہیں۔ ان کو کام بہت ہے۔
انکے پاس ہر قسم کے بیمار آتے ہیں۔ اسواسطے فرصت نہیں ملتی۔
میرا تو کام بھی یہ ہے کہ تھوڑے بیمار دیکھوں لیکن اچھی طرح۔
اور یہ ہسپتال صرف اسی بیماری کے لئے بنا ہے۔

مرتضٰے۔ کیا میری بیوی اچھی ہوجائیگی۔

ڈاکٹر۔ ضرور جیسا کہ میں نے پہلے بتایا اگر آپ لگاتار کوشش کرتے رہینگے
میں کل اسکا معائنہ X Ray (ایکس رے) کے ذریعہ کرونگا جس سے اس
کے پھیپھڑے کے اندر کی حالت اور زیادہ صحیح طور پر معلوم ہو
جائیگی۔ اس کے بعد پھر پھیپھڑے میں ہوا بھرونگا۔

ہوا کیسے بھروگے۔ اسکا کیا فائدہ ہوگا۔

ڈاکٹر۔ جب بھرونگا دیکھ لینا۔ آجکل یہ نیا طریقہ علاج ڈاکٹروں نے
بہت تجربے کے بعد نکالا ہے۔ جب بیمار کا ایک پھیپھڑا خراب ہو
اور دوسرا تندرست ہو یہ طریقہ علاج بہت مفید ہے۔ تقریباً ۱۰۰
میں سے ۸۵ بیماروں کو صحت ہوجاتی ہے۔

مرتضٰے۔ اور کس بات کی احتیاط کرنی ضروری ہے۔

یہ بات ذہن نشین کر لینی ضروری ہے کہ تپ دق کے مریض کیلئے سب سے
ضروری شے کھلی اور تازہ ہوا ہے۔ اسواسطے اسکو ایسے کمرے میں رکھو
جسمیں کھڑکیاں اور دروازے کافی ہوں۔ کیونکہ آجکل گرمیوں کے دن ہیں
اسواسطے اسکو جہانتک ہوسکے کمرے کے باہر ہی رکھو۔ دن کو درخت کے
نیچے یا ڈیوڑھی میں۔ رات کو چھت کے اوپر۔ جب سردیوں کے دن آجائیں
تو برآمدے میں۔ اگر برآمدہ نہ ہو تو کمرے کے دروازے ہرگز بند نہ
کرنا۔ اور مریض کو تاکید کر دینا کہ سوتے وقت اپنا منہ رضائی سے نہ ڈھانپے
جس کمرہ میں سوئے اسمیں روشنی بھی دن کے وقت آنی چاہئیے۔ دوسرے
درجہ پر خوراک ہے۔ کیونکہ آپکی بیوی بہت دبلی ہے اسلئے ضروری ہے
کہ اسکے لئے خوراک مقوی اور زود ہضم ہو۔ اسبات کا خیال چھوڑ دو کہ دوائی ہی
سے گوشت بنیگا۔ دوائی کا کام ہے بیماری کے جراثیم پر اثر کرنا۔ لیکن بیمار کا
گوشت اور ہڈیاں خوراک سے ہی بنتی ہیں۔ کسی حکیم یا کسی بڈھی عورت کا یقین
مت کرو کہ دودھ سے کھانسی بڑھتی ہے یا دہی سے بخار زیادہ ہوجاتا ہے۔
خدا نے دودھ کو بچہ کی خوراک بنایا ہے۔ مریض کا جسم بچہ سے بھی کمزور
ہوتا ہے۔ اسواسطے ان کے لئے اور بھی ضروری ہے۔ تیسری چیز
آرام ہے۔ جب بھی مریضہ کو ۹۹ درجے یا اس سے اوپر حرارت ہو اسکو چارپائی
پر لیٹ رہنا چاہئیے۔ ہرگز کوئی کام نہیں کرنا چاہئیے۔ حاجات ضروری کیلئے البتہ
چارپائی چھوڑے اور کسی سے بات چیت بھی زیادہ نہ کرے اس سے پھیپھڑوں
کے ورم پھٹ جاتے ہیں۔ چوتھے دوائی۔ جو ہم دوائی دیں اس کو
باقاعدہ کھلاتے جائیں۔ امید ہے آپکی بیوی کو خدا صحت دیگا۔

مرتضٰے۔ بہت مہربانی۔ میں نے خوب سمجھ لیا ہے۔ آپکے کہنے کے بموجب ہوگا فقر
یہی چاہتا ہوں کسی طرح سے اسکو آرام ہوجائے۔

ڈاکٹر۔ مندرجہ بالا ہدایتیں تو ہیں مریض کے علاج کے بارے میں۔ اب تمہارے
اور تمہارے بچے کیلئے بھی چند ہدایتیں ہیں۔

(۱) تمہاری بیوی کا تھوک ہرگز فرش پر نہ گرے۔ ہمیشہ وہ ایک برتن میں تھوکے
جسمیں فنیل کا لوشن ہو۔ آپکو ہمارے ہسپتال سے ایک ڈھکنے والا پیالا
ملیگا اور فنیل بھی یہاں سے لے جانا اور جیسی ہدایات دی ہیں اس کے
مطابق اس میں تھوکنا۔

(۲) بیوی کے کھانے پینے کے برتن علیحدہ ہوں۔

(۳) اگر ہوسکے تو اس کو علیحدہ کمرے میں رکھو۔

(۴) اپنے بچے کو اسکی ماں کا دودھ مت دو۔ اور اسکو ماں کے پاس مت رکھو۔ اسکے
پالنے کا انتظام کرو۔ ابھی اسکا کچھ نہیں بگڑا بچہ تندرست ہوجائیگا۔

مرتضٰے۔ سلام ڈاکٹر صاحب دوائی کے لئے پھر کل آؤنگا۔ (باقی)

شکرپارے

از جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے، ایل ایل بی

لڑکی کی سائیکل بازی

مس روڈھارایٹ بیگو نے قریب میتھم گاؤں کی رہنے والی ہے۔ اگست کے شروع میں لنڈن سے یارک تک ۱۹۵ میل کا فاصلہ اس نے بائیسکل پر تقریبًا اٹھارہ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گیارہ گھنٹے ۴۴ منٹ میں طے کیا۔ اسکی عمر بیس سال کی ہے۔ اسی پر اس نے بس نہ کیا بلکہ ½ ۱۰ میل اور ۳۷ منٹ میں چلی۔ اس طرح ½ ۲۰۵ میل اس نے بارہ گھنٹے میں طے کئے۔ پہلے ایک اور عورت لنڈن سے یارک تک بائیسکل پر بارہ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے نام پیدا کر چکی تھی۔ اب یہ اس سے بھی بازی لے گئی۔ اس کی رفتار ½ ۱۹ میل فی گھنٹہ رہی

جرمن اور انگریز عورتیں

انگریز عورتیں بناؤ سنگھار کی بہت ہی شوقین ہیں۔ باہر کا کوئی اور آدمی وہاں سیر کو جائے تو سب سے پہلے یہی چیز اس کی توجہ اپنی طرف کھینچتی ہے۔ دفتروں میں کام کرنے والی لڑکیاں اور عورتیں دفتر کا وقت ختم ہونے سے پہلے پاؤ گھنٹہ اپنے سنگھار میں لگاتی ہیں اور دفتر کا مالک چپ چاپ صبر سے اتنا وقت اپنے وقت میں سے جلتے دیکھتا رہتا ہے۔ وہ کھانا بھی جلدی کا پکاتی ہیں۔ صرف چار آلو۔ سبزی۔ گوشت۔ میوہ۔ ڈبل روٹی اور پنیر بس انکی وہ چیزیں ہیں جنھیں ذراسی دیر میں طیار کر لیتی ہیں۔ وہ زیادہ وقت کھیل۔ کلب اور دکان بازی میں صرف کرتی ہیں۔ یہی ان کی زندگی کا کام ہے۔ گھر بار اور بچوں کی دیکھ بھال وہ نوکرانی کے سپرد کر دیتی ہیں۔ کیونکہ وہ اسے ان کا ہی کام سمجھتی ہیں۔ اگر وہ کوئی کاروبار کرتی ہے تب تو بچوں کا رکھ رکھاؤ وہ مطلق اپنا کام نہیں سمجھتی اور اگر وہ کسی کاروبار میں نہ ہو تو اس کے دوست احباب اور دیگر دوسری دلچسپیاں اتنی زیادہ ہیں کہ بچوں کا اپنے گرد دیکھنا انھیں ایک آنکھ نہیں بھاتا۔

جرمنی کے مقابلہ میں انگلستان میں طلاقیں زیادہ ہوتی ہیں جرمن عورت اپنے میاں کی سچی دوست اور مددگار ہوتی ہے اور برے وقت میں اسکے پاس ہنسی خوشی وقت گذارتی ہے اور اس کا ساتھ دیتی ہے۔ یہ صفت انگریز بیوی کے پاس بھی نہیں پھٹکی۔ اسے اگر اس کا میاں وہ آرام نہیں دے سکتا جس کی وہ عادی رہی ہے تو وہ اس سے الگ ہو جاتی ہے۔ اگر انگریز عورت اپنے بچوں میں اپنا وقت گزارتی ہے تو سمجھنا چاہئے کہ وہ بڑی شفیق اور محبت والی ہے۔

پہلوانی مقابلہ

اس سال بمبئی میں پہلوانی کا ایک بہت بڑا مقابلہ ہونے والا ہے۔ تین انعام ڈھائی پانچ دس ہزار رکھے گئے ہیں۔ انکے ساتھ سونے چاندی کے پیالے بھی ہونگے۔ دنیا کے ہر حصے سے پہلوان آرہے ہیں۔ اس اکھاڑہ کا اصل مطلب تو گاماں پنجاب والے رستم زماں سے چھیڑخانی ہے تاکہ فیصلہ کیا جائے کہ کیا وہ سچ مچ دنیا کا سب

زبردست پہلوان ہے۔ باہر سے ۲۵ پہلوان آئیں گے۔

گاماں ۵۶ سال کا ہو گیا ہے اور اب وہ اس میدان سے ہٹنا چاہتا ہے۔ وہ اپنی جگہ اپنے بھتیجے حمیدا کو رستم زماں بنانا چاہتا ہے۔ گاماں کا بھائی امام بخش شیر پنجاب گو عمر میں ۵۰ سال کا ہے لیکن اس کی بینائی خراب ہو گئی ہے اور وہ بھی بیٹھ جانا چاہتا ہے

حمیدا جس کی عمر ۳۰ سال سے بھی کم ہے ایک بڑے ڈیل ڈول کا پہلوان ہے اسکی کشتی نومبر میں کوٹھاپور کے مقام پر گونگا پہلوان سے ہوگی جو بہرہ گونگا ہے۔ پھر اس کی کشتی دسمبر میں مدراس میں بڑے دنوں میں کناڈا کے مشہور پہلوان ہڈسن سے ہوگی لیکن ہڈسن کو پہلے گاما کے بعض شاگردوں سے کشتی لڑنی پڑیگی۔ ان کے گرا دینے کے بعد وہ اس قابل ہو سکے گا کہ حمیدا سے لڑے۔

عجیب بیماری:

انگلستان میں شریوزبری روڈ۔ فورسٹ گیٹ مشرق میں ایک ۶۲ سالہ بیوہ رہتی ہے جس نے گذشتہ ۱۸ سال سے کچھ نہیں کھایا۔ ۲۶ سال ہوئے اس کا پہلا بچہ پیدا ہونے کے تھوڑے ہی دنوں بعد اسے کھانا نگلنے میں سخت تکلیف معلوم ہونے لگی۔ حکیم ڈاکٹر بے بس ثابت ہوئے اسکی ذراسی بھی مدد نہ کر سکے۔ آہستہ آہستہ اسکی حالت خراب ہوتی گئی یہاں تک کہ وہ چپاتی اور مکھن پر اُتر آئی اور اپنا کھانا گھلی ہوئی حالت میں حلق میں ڈالنے پر مجبور رہی لیکن اس سے بھی تکلیف ہوتی۔ ایک چھلکا بھی اس کا دم گھونٹ دیتا تھا۔ ۱۹۱۹ء میں اپنی قسمت پر صابر و شاکر ہو کے بیٹھ رہی کہ اس کی مرضی! میں کچھ نہ کھاؤنگی اب وہ میٹھا ملی چار۔ قہوہ اور سنگترہ کے عرق پر زندگی بسر کر رہی ہے وہ کہتی کہ بعض دفعہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب مجھ سے زیادہ برداشت نہ ہو سکے گا لیکن یہ نہیں معلوم ہوتا کہ میں مرنے والی ہوں میں اس تمام رنج دینے والی اور اچاٹ کرنے والی مدت میں بھوکی رہی ہوں غذا کی خوشبو میرے نتھنوں میں پہنچتے ہی سے میں آپے سے باہر ہو جاتی ہوں۔ لیکن آہ! میں ایک بھی چیز نہیں چھو سکتی۔

اس نے اپنا معاملہ لا علاج سمجھ لیا ہے اور اپنی لاش کسی شفاخانہ کو دیئے جانے کی وصیت کر جانیکا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ڈاکٹر دیکھ سکیں کہ اسکے گلے میں کیا بلا گھس آئی تھی جسنے اسے تمام عمر مجبور رکھا۔ اسکی تیسری بیٹی کا اسی ماہ میں بیاہ ہوا ہے اور وہ اکیلی رہ گئی ہے وہ اکثر بھوک کے مارے گلیوں میں بے ہوش ہو ہو کے گر پڑی ہے۔ ہفتہ بھر میں وہ دو سیر لورا اپنی چاء اور قہوہ میں استعمال کرتی ہے۔

آپ کو شاید اس بیماری کا یقین نہ آیا ہو۔ میرے والد صاحب قبلہ منشی محمد خضر مرحوم اسی قسم کی گلے کی بیماری میں مبتلا ہوئے۔ پہلا [illegible] ہوا تو کچھ دنوں کے بعد وہ اچھے ہو گئے مگر چند ماہ بعد پھر اس بیماری کا حملہ ہوا اور تین ایک ماہ میں اس دار فانی سے چلد بسے وہ بیماری کیا تھی؟ یہی گلے کی کوئی بلا تھی۔ کوئی چیز حتے کہ پانی کا ایک گھونٹ بھی پیتے تھے فوراً ہی اچھل کے منہ سے باہر آجاتا تھا دوا بھی اسی طرح گلا باہر پھینک دیتا تھا۔ آہ! وہ طرح طرح کی نعمتیں اپنے گھر والوں کو کھاتے دیکھتے تھے لیکن خود کچھ نہ کھا سکتے تھے ٹکر ٹکر دیکھتے تھے اور اچھا! اللہ کی مرضی! کہہ کے رہ جاتے تھے۔ اس عورت کے گلے سے کچھ تو اُتر جاتا ہے کہ ابتک پی رہی ہے۔ میرے والد صاحب کو یہ بھی میسر نہ تھا۔ چنانچہ ۶۰ سال کی عمر میں اطبا کی بے بسی اور پریشان دماغی کا داغ لے کے اس مکر دوں بھری دنیا سے سدھار گئے۔

بہت ممکن ہے۔ یہ سرطان معدہ ہو یا گلے کا سرطان ہو۔ حکیم م:

م:۔ اور ڈاکٹر خود کچھ نہیں بتا سکتے مگر میرے طبی مطالعہ کا یہی نتیجہ ہے گو کتابوں میں کھانا یا پانی باہر نکل جانے کی کوئی علامت نہیں لکھی۔

سگھڑ سہیلی

از جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔اے، ایل ایل بی

بالوں کی ہدایات:- ننگے سر رہنے سے بال خشک اور روکھے ہو جاتے ہیں کیونکہ دھوپ اور ہوا چندیا کی چکنائی دور کر دیتی ہے بالوں کو دھوپ اور گرد و غبار کی ہوا سے ہمیشہ بچائے رکھنا چاہئے۔

سپرٹ سوپ اور ملائم پانی سے بال ہفتہ میں ایک مرتبہ خوب جھاگ اٹھا اٹھا کے دھونے سے بالوں میں بفہ یعنی خشکی نہیں ہونے پاتی۔ اگر پانی نرم کرنیکا مصالحہ موجود نہ ہو تو بارش کا یا مقطر پانی استعمال کریں۔ ملائم صابن سے بالوں کو تر کریں اور چندیا میں خوب جذب کریں اور پھر خوب دھو ڈالیں۔ پہلے گرم پھر ٹھنڈے اور پھر شیر گرم پانی سے دھوئیں۔

صحت کی خرابی سے بالوں پر اثر پڑا کرتا ہے خاص کر موسم کی تبدیلی پر بالوں کی حالت بھی بدلتی رہتی ہے بالوں کو درست رکھنے کے لئے میوہ۔ سبزی۔ دودھ۔ مکھن۔ پنیر اور غلے اچھی چیزیں ہیں۔

بالوں کی بفہ کیلئے آملہ کو بھگو کے اسکے پانی سے سر دھوئیں اور ... کا تیل لگائیں۔ بفہ جاتی رہے گی۔ بال بڑھانے کا آسان طریقہ ... ہے کہ آنولہ لیموں کے عرق میں پیس کے ۱۲ روز تک ملیں۔ بال ...نے کے علاوہ مدت تک سیاہ رہیں گے۔

تکلیف دہ باتیں:- بچوں کے منہ سے جو رال بہتی ہے یا انگوٹھا چوسنے سے جو لعاب نکل کے نکل کے ہاتھ اور منہ پر لگا رہتا ہے انکی کھال ملائم ہو کے پتلی پڑ جاتی ہے اُون کا کوئی کپڑا بچہ کے جسم کی جلد سے لگ لگ کے اس میں چڑ چڑا پن پیدا کر دیتا ہے۔ صابن اور پانی، گیلا تکیہ، گیلا بستر، کترے ہوئے یا سفوف بنے ہوئے صابن سے دھلے ہوئے کپڑے یا معمولی بلا چن سے دھوئے ہوئے کپڑے چڑ چڑاہٹ پیدا کر دینے کا ادنےٰ ذریعہ ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ہلکا پھلکا کپڑا بچہ کو پہنائیں۔

پان سے ناسور:- پان کھانے کی عادت عام ہو گئی ہے پہلے یہ صوبجات متحدہ ہی کا روگ تھا لیکن اب وبال پنجاب کے گھروں میں بھی پہنچ گیا ہے۔ پنجاب میں ایک مزہ یہ ہے کہ موٹی موٹی چھالیاں پان میں ڈال کے ذرا سی دیر میں آٹے کی طرح پیس کے رکھ دیتے ہیں۔ پان زیادہ کھانے اور ایسی پسائی کرنے سے دانت جلد گھس کے کنارے تیز دھار ہو جاتے ہیں اور بڑی خرابیاں پیدا کرتے ہیں۔ بیشمار عورت مرد زیادہ چونہ کا پان تمباکو اور چھالیا کے ساتھ جلد جلد کھاتے اور کلّے میں گھنٹوں دبائے رکھتے ہیں اس طریقہ سے پہلے معمولی سی خراش گال کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ جو بڑھتے بڑھتے ناسور ہو جاتا ہے اور پھر ہزار جتن کرنے پر بھی جانے نہیں پاتا۔ اور بہت سی موتیں اسی طرح واقع ہو جاتی ہیں۔ پٹنہ کے ریڈیم انسٹی ٹیوٹ نے اسکے متعلق تنبیہ جاری کی ہے کہ پان کھانیکی معمولی عادت گو نقصان نہیں دیتی لیکن زیادتی ضرور ناسور پیدا کر دیتی

ہے منہ گندہ رہتا ہے پو: خراش ڈالتے ڈالتے زخم ڈالدیتا ہے۔ جو چالیس اور ساٹھ برس کی عمر میں ناسور کی صورت میں ظاہر ہوکے زندگی اجیرن کردیتا ہے اور جلد ہی موت کی گود میں بیمار کو سُلا دیتا ہے

گھر کی دیکھ بھال:

ہم لوگ گھروں کی کافی دیکھ بھال نہیں کرتے جس کا نتیجہ ہے۔ کہ کونوں میں، میزوں کے نیچے کرسیوں کی ٹانگوں میں غرضیکہ جو جگہ یکلخت نظروں کے سامنے نہ آتی ہو جالے کثافت نظر آئیں گے۔ بعض بیبیوں کی عادت ہوتی ہے کہ سال بھر میں ایک دو دفعہ جوش اٹھا تو سارے گھر کو تلپٹ کر ڈالا۔ سارا سارا دن خود تھکیں اوروں کو تھکایا۔ ہائے دہائی مچائے اپنا دماغ خراب کیا۔ پاس والوں کو پریشان کر دیا۔ یہ طریقہ ٹھیک نہیں۔ نہ تو بالکل اتنی سُستی کہ ہاتھ پاؤں کی کاہلی سے منہ مونچھیں آنے لگیں نہ ایسی گرم جوشی کہ سال بھر میں ایک دو دفعہ ضرورت ہے کہ اپنے ساتھ اوروں کو بھی دُکھی کر دیا۔ ایک سلسلہ، ایک قاعدہ ایک انتظام ہو تو کام آسانی سے ہوجاتا ہے اور روزانہ ہوجاتا ہے ایک دستورالعمل (کام کی وقت وقت کے لحاظ سے تقسیم) طیار کرکے خود عمل کرنا چاہیئے۔ اگر نوکر بھی ہوں تو انھیں ہر کام بانٹ کے طریقہ سمجھا دینا چاہیئے۔ روزانہ ہر چیز کپڑے سے جھاڑی جائے اور برتنوں وغیرہ سے داغ دھبے دور کئے جائیں۔ مگر ہفتہ میں ایک دن ایسا ہونا چاہیئے کہ جب ہر چیز کی پوری پوری دیکھ بھال کی جائے چیزیں ہٹا ہٹا کے اچھی طرح جھاڑ دی جائے۔ کرسیاں اور تپائیاں اُلٹ پلٹ کے صاف کی جائیں۔ کمرہ کی زمین، کیواڑ کھڑکیاں دھوئی جائیں تصویروں کی پشت صاف کی جائے۔ دریاں اور پائدان جھاڑ کے پھیلائے جائیں۔ پردے جھٹکے جائیں۔ پیتل کی چیزوں پر پالش کی جائے۔ غرضیکہ کونہ کونہ چھان لیا جائے۔

ہماری عورتیں سلسلہ اور قرینہ کی پابند نہیں لیکن وہ اس کی عادت ڈالیں۔ اس سے انکی بھاگ دوڑ، چیخ پکار، کوسنا کاٹنا بہت کم ہوجائیگا بلکہ جاتا ہی رہے گا۔ ہر کام اطمینان اور آہستگی سے ہوجایا کرے گا۔ نوکروں کی موجودگی میں گھر والی کو خود بیکار بیٹھنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ نوکر کتنے ہی محنتی ہوں اگر انکی نگرانی نہ کی جائے اچھی طرح کام نہیں کرتے۔ گھر والی کی نگاہ جہاں جاتی ہے نوکر کی جا ہی نہیں سکتی۔ جب نوکر کی نظر وہاں جائے گی جہاں مالکہ کی جاتی رہی ہے اسکو ہمیشہ اسے بھی اپنی نظروں میں رکھنے کی ضرورت پڑا کریگی۔ غرضیکہ آپ کام جہاں کام اور سلسلہ اور قرینہ کا کام سب سے اچھا۔ جی خوش سب خوش!

چٹکلے:

مور کا پر تمباکو کی طرح پینے سے زہریلے جانور کا زہر بدن پر سے جاتا رہے گا۔

پیاز کے پانی میں شہد ملا کے کسی قدر گرم پینے سے آواز بالکل صاف ہوجاتی ہے۔

تازہ ناریل توڑ کے صبح ہی اسکا دودھ پینے اور اس کا کھوپا کھانے سے کدو دانے بے جان ہوکے نکل جاتے ہیں مگر اس روز اور کچھ نہ کھایا جائے۔

گرم پانی میں لیموں کا عرق ڈال کے پینا عورتوں کے موٹاپے کے دور کرنیکی بہترین دوا ہے اسکے علاوہ یہ جگر کی سستی کو دور کرتا اور بھوک بڑھاتا ہے

بچے کی قے کسی طرح بند نہ ہوتی ہو تو برگ تلسی سبز کا پانی نکال کے تھوڑے سے شہد میں پلائیں۔

بچھو کے کاٹے پر لہسن کا عرق نکال کے ملنے سے زہر جاتا رہتا ہے

دارچینی کے تیل میں پھاہا بھگو کے لگانا بھی بہت مفید ہے۔

کاربانک ایسڈ کی ۲۰-۲۵ بوندیں پانی میں ملا کے کڑاہی میں پکائیں

بزم مسلمہ

بہن اقبال بیگم صاحبہ لکھتی ہیں کہ دو ماہ تک تیل بہار گیسو کے استعمال سے بال نہیں اُگے۔ تعجب ہے بہار گیسو کے استعمال سے دو مہینے میں کچھ فائدہ معلوم نہ ہو لیکن موصوفہ کی تحریر سے پایا جاتا ہے کہ ساتھ ہی وہ اپنے عزیز کو کوئی اور چیزیں استعمال کرواتی رہی ہیں۔ اگر یہ امر واقعہ ہو تو ایسا عمل غلط تھا۔ ایک ہی وقت دو چیزوں کا استعمال شاذ و نادر کامیاب ثابت ہوا کرتا ہے ورنہ بہار گیسو بیس سال سے میرے تجربہ میں ہے بال پیدا کرنے میں ہمیشہ معجز نما پایا گیا ہے۔ اگر میرا یہ گمان غلط ہو کہ ایک ہی وقت دو مختلف چیزوں کا استعمال ناکامی کا موجب ہوا ہے تو محترمہ بہن سے درخواست ہے اب وہ تازہ چقندر کا عرق یعنی آب افشردہ دن میں دو مرتبہ صبح و شام جائے ماؤف پر لگایا کریں۔ ایک ہفتہ تک یہ عمل کرکے بعد بہار گیسو کا استعمال کرائیں انشاء اللہ خاطر خواہ کامیابی ہوگی۔ ہر ایک عمل سے پہلے جلد کو صابن سے دھو کر صاف خشک کر لیا جائے

نوٹ:۔ چقندر کو کوٹ کر یا کدوکش کرکے نچوڑ لیں اور برش یا روئی سے لگایا کریں۔ خادم محمد جان محافظ معدہ فارمیسی بازار شیخ پیر جالندھر شہر۔

مسلمہ کے ماہ ستمبر کے پرچہ میں بہن آنسہ سعیدہ بشیر صاحبہ نے زکام کا علاج دریافت کیا ہے۔ بہن صاحبہ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ زکام کا سب سے اچھا علاج یہ ہے کہ Eucalyptus Oil رومال پر چھڑک کر سونگھیں اور سوتے وقت بھی رومال کو بستر پر رکھیں ٹھنڈک اور کھلی ہوا سے بچیں کیونکہ زیادہ تر زکام سردی کی وجہ سے ہوتا ہے انشاء اللہ اس سے زکام کی شکایت بالکل رفع ہو جائے گی۔ آنسہ کنیز فاطمہ بنت ڈاکٹر حکیم احمد صاحب علوی۔ سول سرجن جونپور۔ خریداری نمبر ۱۳۸۰۔

ستمبر کے مسلمہ میں بہن ح۔ ب۔ ہوشیار پوری نے اپنی گردن کے بھاری پن اور موٹے پن کا لکھا ہے اور اپنی پھوپھی صاحبہ کے جوڑوں کے درد کی دوا دریافت کی ہے۔ میں پہلے بھی مسلمہ میں لکھ چکی ہوں اور اب پھر لکھتی ہوں اس کو سب بہنیں غور سے پڑھ کر خیال رکھیں تو بہت سے امراض کی دوا ان کو بلا تبلائے مل سکتی ہے۔ ایکسیر تیل جو ایک رجسٹرڈ چیز ہے ہر قسم کے درد کو اکسیر ثابت ہو رہا ہے اور ورم سختی بے حسی اکڑ پن اور زہریلے ڈنک کو بھی ایسا ہی مفید ہے آپ یقین کیجیئے کہ ہمارے سب کے ہاں اسکی شیشی برابر موجود رہتی ہے کسی کے کہیں درد ہو۔ بھڑ کاٹ لے یا کوئی گر جائے اور چوٹ لگ جائے فوراً یہ تیل لگا دیتے ہیں۔ مسز راس مسعود صاحب مرحوم کی والدہ صاحبہ کی ٹانگوں میں بہت دن سے درد کی تکلیف ہے جوڑوں میں درد رہتا ہے بہت سے ڈاکٹروں کا علاج ہو چکا ہے مگر کوئی دوا فائدہ نہیں دیتی جب درد زیادہ ہوتا ہے تو آپ چلنے پھرنے سے مجبور ہو جاتی ہیں۔ کئی ماہ ہوئے میرا علیگڑھ جانا ہوا۔ انکے پاس چار پانچ روز قیام رہا۔ ان کی تکلیف کا حال سنکر میں نے یہ تیل بتایا۔ اس روز سے دو تین شیشیاں وہ ہر مہینے منگاتی ہیں لکھتی ہیں کہ آج تک کسی ڈاکٹری یا حکیم کی دوا نے ذرہ بھی تکلیف میں کمی نہ کی۔ مگر اس تیل

سے میرے درد میں بہت کمی معلوم ہوتی ہے جبکیں جو بڑی تکلیف دہ
نقص ان سے امن ملتا ہے اور جلتی پھرتی رہتی ہوں۔ ان کو بڑا پرانا
مرض ہے لہذا جن بہنوں کو اس قسم کی شکایتیں ہوں وہ پتہ ذیل
سے منگا کر استعمال کریں۔ گردن کے بھاری پن کو بھی فائدہ
دے سکتا ہے تیل چکنا نہیں ہے خوشبودار ہے۔ دو اونس کی
شیشی عمر رہیں آتی ہے۔ پتہ یہ ہے۔ میاں قلم براد رس اپر کوٹ میرٹھ
ریاض فاطمہ مراد آباد۔

بجواب بہن آنسہ سعیدہ صاحبہ اپنی ہمشیرہ کو روشن دماغ بنواکر
کھلوانے سے ایسا نزلہ دماغی کمزوری سے رہتا ہے روشن دماغ بہترین
چیز ہے اس میں بہت قیمتی اجزا ڈالے جاتے ہیں اگر آپ کو تیار
کرانا ہو تو پتہ ذیل میں خط لکھ کر دریافت کر لیجے کہ کتنی قیمت میں
تیار ہوگا۔ یہ ایک پرانا خاندانی نسخہ ہے جو بے حد مفید ہے دماغ کیلئے۔
پتہ:۔ حکیم سید عزیز الدین صاحب کوٹھی گلاؤٹھی ضلع بلند شہر
ریاض فاطمہ۔ مراد آباد۔

ستمبر ۱۹۳۶ء کے مسلمہ میں بہن اقبال بیگم کا استفسار دیکھا
جو دوا میں تحریر کر چکی ہوں وہ بالکل صحیح ہے اور آزمائی ہوئی بہن
صاحبہ کو لونی اور مکھن میں غلطی ہوگئی ہے۔ بہن اقبال بیگم صاحبہ سے
عرض ہے کہ لونی اور مکھن میں فرق ہوتا ہے لونی اپنے گھروں میں
نکال لیتے ہیں اور مکھن مشین سے نکلتا ہے جو کہ بازاروں میں بکتا ہے
لونی نکالنے کا طریقہ لکھتی ہوں۔ رات کو دودھ جما دیا جائے۔ جب
صبح کو جمکر دہی بنجائے تو بلو لیا جائے تقریباً آدھے گھنٹے تک بلونے
رہنے کے بعد گھی یعنی لونی اوپر آجائے گی۔ اور چھاچھ جس کو مٹھا بھی
کہتے ہیں نیچے رہ جائے گا۔ آپ اس لونی کو ہاتھ سے نکال لیجئے اور یہ
لونی استعمال کرائیے۔ میں نے بھینس کے دودھ کی لونی اپنی عزیز
کو استعمال کرائی تھی انکو تو پندرہ بیس یوم میں فائدہ ہونا شروع
ہوگیا تھا۔ انکی بھی یہی حالت تھی جو کہ آپنے اپنے عزیز کی لکھی ہے
آپ ان کو یہ دوا ضرور استعمال کرائیے اور اس کے بیچ میں کوئی اور
دوا نہ استعمال کرائیے۔ برادہ ہاتھی دانت کا ہی ہو۔ یہ جلنے کے بعد
بالکل کوئلہ کی طرح ہوجاتا ہے آپ مجھے استعمال کرانے کے پندرہ
بیس یوم کے بعد اگر پھر اطلاع دے دیں تو مین عنایت ہوگی۔
میرا پتہ یہ ہے۔ انوار جہاں بنت جناب ظفر حسن خاں صاحب
سب انسپکٹر انچارج پولس۔ تھانہ افضل گڑھ۔ ضلع بجنور۔

کسی پچھلے پرچہ میں کسی بہن صاحبہ نے بال بڑھانے کیواسطے
دریافت کیا۔ ترکیبیں تو بہت ہیں مگر وہ بہت آسان ترکیب ہے،
جو میری خالہ صاحبہ نے بھی استعمال کی تھی یعنی وہ چھ ماہ متواتر
بیری کے پتوں سے سر دھوتی رہیں۔ خدا کے فضل سے بال بہت
لمبے لمبے سیاہ اور نرم ہوگئے۔ بیری کے ہرے پتے خوب باریک
پیس کر روزانہ سر کو دھویا کریں۔ کم از کم چھ ماہ متواتر دھوتی
رہیں۔ دختر غازی محمد عثمان۔ کیپور تھلہ۔

عرصہ ہوا بہن نجم بلقیس رعنا صاحبہ ادیب کی خیر و عافیت
معلوم نہیں ہوئی۔ امید ہے جب یہ سطور انکی نظر سے گذریں گی
بواپسی جواب سے سرفراز فرمائیں گی۔ بہن فرخندہ اختر صاحبہ
کیخدمت میں جواباً تحریر ہے کہ پان کے داغ لیمو سے بالکل صاف
ہوجاتے ہیں جسوقت دھبہ پڑے فوراً لیمو کاٹ کر مل دیں۔ دھلنے
پر صاف ہوجائے گا۔ اور ہر قسم کے پھلوں کے داغ بھی لیمو سے صاف
ہوجاتے ہیں مگر یہ احتیاط ہے کہ پہلے صابن سے نہ دھویا جائے
ورنہ دھبہ مشکل سے دور ہوگا۔ فقط۔ فرخندہ اختر۔ کلکتہ۔

اگست کے پرچہ میں بہن فرخندہ اختر صاحبہ نے پان کا داغ اتارنے

کا طریقہ پوچھا تھا۔ عرض ہے کہ کپڑے کو پانی سے دھو کر گندھک کی دھونی دیں۔ دختر غازی محمد عثمان کپورتھلہ۔

عرصہ چار سال سے میری خالہ کے گلے میں دائیں طرف پٹھوں میں ایک گلٹی ہے ڈاکٹر وغیرہ اس کو دیکھکر رسولی وغیرہ کچھ نہیں بتلاتے نہ کوئی علاج اپریشن وغیرہ کا بتلاتے ہیں جو بھری کتنی نمودار ہوئی ابتک بڑھکر خاصی پیوندی بیر جیسی بڑی ہوگئی ہے ہاتھ لگانے سے یا اور کسی طرح کوئی دکھن محسوس نہیں ہوتی اور ہاتھ لگانے سے ادھر اُدھر بھی ہوتی دبی ہوئی نہیں ہے لیکن بہت بدنما معلوم ہوتی ہے مسلم بہنوں سے التماس ہے کہ براہ کرم کوئی بہن دوائی تجویز کرکے بذریعہ مسلم مطلع فرمائیں نہایت ممنون ہونگی۔ سعیدہ بیگم۔ قرول باغ دہلی۔

ستمبر کے پرچہ میں مسلم بہن رابعہ سلطان نے گردن کی سیاہی دور کرنیکی بابت لکھا تھا اگر وہ مندرجہ ذیل کریم استعمال کرے تو خدا ان کو راضی کریگا۔ اٹیکنسن (Atkinson) کریم یا کیوٹی کیوڑا کریم۔ خاکسار کشور نصرت آرا۔

میری والدہ صاحبہ محترمہ دائم المرض ہیں اور انکی صحت بہت خراب ہوگئی ہے معزز ناظرات "مسلم" اور معلمات و متعلمات مدرسۃ البنات کی خدمت میں میری عاجزانہ گذارش ہے کہ وہ درگاہ ایزدی میں ممدوحہ کی صحت یابی کیلئے دعا فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔ میرے اکلوتے بھائی جان محمد واسلم صاحب امسال پنجاب یونیورسٹی کے امتحان بی۔اے میں شریک ہونگے۔ انکی کامیابی کیلئے بھی دعا کی استدعا ہے۔ راقمہ نیاز نسیم اختر بنت شیخ محمد افضل نائب تحصیلدار جاندھر

میں یہ خبر ازحد رنج و ملال سے سپرد قلم کرتی ہوں کہ میری عزیز ترین چچازاد بہن آنسہ سرود سلطانہ ۲۰ جولائی کی عمر ۲۱ گیں صبح کو اس دنیا فانی سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے کوچ کر گئی۔ مرحومہ ایک قابل لڑکی تھی "کوئین میری کالج" میں زیر تعلیم تھی مگر افسوس شباب اسکو پیغام موت ثابت ہوا۔ اپنی عزیز بہنوں سے ملتجی ہوں کہ مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت کریں اور پسماندگان کیلئے صبر سرور کی سوگوار بہن آنسہ صفیہ خانم۔

میں یہ خبر بزم مسلم میں نہایت خوشی سے بھیج رہی ہوں کہ بروز جمعہ شریف بتاریخ ۱۰ ستمبر ۱۹۳۷ء بوقت ۷ بجے شام اللہ تعالےٰ نے مجھے لڑکی عنایت کی ہے مولودہ ماشاء اللہ بہت خوبصورت بچی ہے اور دادی کی اکلوتی پوتی اور نانی کی اکلوتی نواسی ہے نام بلقیس بیگم رکھا گیا ہے جملہ مسلم بہن بھائیوں سے استدعا ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اسکی عمر دراز کرے اور دین و دنیا میں مہر درخشاں کرے۔ آمین۔ "شمس النساء بیگم اہلیہ احمد یار سدوزئی پشاور۔

میں نویں جماعت کی طالبہ ہوں۔ محترمہ مجھے علم جغرافیہ سے بیحد دلچسپی ہے اسلئے میرا بیشتر حصہ وقت اسکے مطالعہ میں گذرتا ہے۔ میں نے ایک جگہ مندرجہ ذیل عبارت پڑھی "ایشیا کے شمالی ساحل پر بحر منجمد شمالی واقع ہے اس ساحل کے شمال میں جو جزیرے واقع ہیں وہاں سے زمین کھود کر ہاتھی دانت برآمد کیا جاتا ہے کروڑوں برس پہلے قدیم زمانے میں اس حصے کی آب ہوا گرم تھی اور ہاتھی جیسے بڑے بڑے جانور یہاں جنگلوں میں پھرا کرتے تھے اب آب و ہوا سخت سرد ہے جس کے باعث وہ تمام جانور مرگئے۔ کئی ایک پنجر دبے ہوئے پائے جاتے ہیں"۔ کیا وجہ ہے کہ اب توان جزائر کی آب وہوا ازحد سرد ہے مگر قدیم زمانہ میں گرم تھی؟۔ میں نے بہتیری کوشش کی مگر یہ نکتہ حل نہ ہوا۔ اب اس امید پر مسلم میں شائع کروارہی ہوں کہ شاید کوئی مسلم بہن یا بھائی میری اس تشنگی علم کو بجھائیں۔ جواب بذریعہ مسلم ہی دیا جائے۔ قمر عشرت۔ لاہور۔

مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۷ء کو انجمن مسلم خواتین کینتھو (شملہ) کا سالانہ جلسہ زیر صدارت لیڈی صاحبہ نواب سر ذوالفقار علی خاں سیرۃ النبوی کے موضوع پر صندل ہال میں منعقد ہوا۔ انجمن کی ممبران کے علاوہ شہر کی معزز بیگمات نے بتعداد کثیر شرکت فرماکر جلسہ کی رونق افزائی کی۔ مندرجہ ذیل اسمائے گرامی خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ لیڈی محمد شفیع۔ لیڈی سلطان احمد۔ والدہ صاحبہ لیڈی ذوالفقار علی خاں بیگم محمد حفیظ۔ بیگم انعام الحق۔ جلسہ کا افتتاح تلاوت قرآن پاک سے ہوا خواتین نے اپنی تقریروں میں بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کے تقریباً ہر پہلو پر نہایت شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی۔ اور مسلمانوں کے موجودہ تنزل کو اصول اسلامی سے روگردانی اور تعلیم قرآن سے غفلت کا نتیجہ قرار دیا۔ چونکہ بچہ کی اولین درسگاہ ماں کی گود ہوتی ہے لہذا خصوصیت سے لڑکیوں کی مذہبی تعلیم پر زور دیا گیا۔ ننھی بچیوں نے نعت خوانی سے جلسہ کو محظوظ کیا۔ نیز مندرجہ ذیل تجاویز اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔ تجویز۔ مسلم خواتین شملہ کا یہ

اجتماع عظیم فلسطین مقدس کی تقسیم کو جس کی رُو سے وہاں کے اصل عرب باشندوں کو آباد مقامات سے محروم۔ اور آباد و زرخیز علاقوں پر یہود کو مسلط کیا جا رہا ہے اور زیادہ اہم یہ کہ مقام مقدس یعنی مسلمانوں کے قبلۂ اول پر برطانیہ کے انتداب کو نہایت غم و غصہ کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے خلاف شدید ترین صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔

محرک بیگم محمد امین۔ موید بیگم خان بہادر محمد لطیف قریشی بیگم مطلوب حسین نے تجویز پیش کی کہ مسلمان عورتوں کو خلع کا حق دلایا جائے جو کہ از روئے شرع محمدی ان کو حاصل ہے اور جو آج کل عدالتوں میں رائج نہیں۔ جس کے باعث اکثر عورتیں نا اتفاقی کی صورت میں شوہر سے علیحدگی اختیار کرنے کے لئے تبدیل مذہب پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ موید بیگم محمد امین آخر میں بارگاہ حق تعالےٰ میں دعائے ترقیٔ اسلام مانگنے کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ مرسلہ خاکسار مسز محمد امین۔ آنریری سیکرٹری انجمن ہذا۔

مسلم وومنز کانفرنس لدھیانہ کا ماہانہ اجلاس

مسلم وومنز کانفرنس لدھیانہ کا ماہوار اجلاس آج ۱۴ ستمبر (منگل) کی صبح کو ۹ بجے اسلامیہ ہائی سکول لدھیانہ میں منعقد ہوا۔ جس میں کافی تعداد میں خواتین شامل ہوئیں۔ باوجود کافی تعداد کے جلسہ نہایت پُرامن و سکون رہا۔ اور انتظامیہ ممبران کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔

افتتاح جلسہ محترمہ رشید النساء صاحبہ نے تلاوت کلام مجید سے کیا۔ بعدہٗ۔ حاجن امام بی بی صاحبہ نے ایک سورۃ شریف کا ترجمہ نہایت پُرتاثیر الفاظ میں مستورات کو سمجھایا جس سے متاثر ہو کر تمام حاضرین جلسہ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ بعدازاں صدر صاحبہ نے اپنی فاضلانہ تقریر میں بہبود انجمن کے مفید مقاصد کو حاضرین کے سامنے پیش کیا۔ اور پُرزور اپیل کی کہ لدھیانہ میں مسلم گرلز سکول کا قائم ہونا لازمی امر ہے۔ امید ہے کہ یہ تحریک کچھ عرصہ بعد کامیاب ہو جائے گی۔

استانی ام کلثوم صاحبہ مفتی نے رموز اوقات سمجھائے۔ جن کو مستورات نے نہایت غور سے سُنا۔ اور اپنی غلطیوں کو محسوس کیا علاوہ ازیں چند ایک ممبران اور بچوں نے مضامین اور نظموں سے حاضرین جلسہ کو محظوظ کیا۔ ۱½ بجے کے قریب حاجن امام بی بی صاحبہ کی دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ خاکسار استانی سردار بیگم نائب سیکرٹری انجمن ہذا۔

از عزیز النساء بیگم ہمشیرہ فرحت شاہجہانپوری ۔

گلاب کی بیل

مسلم بہنیں اس بیل کو چادر، تکیے کے غلاف اور ٹیبل کلاتھ پر بنائیں۔ بہت خوبصورت معلوم ہوگی حسب ذیل رنگ سے کاڑھیں یا حسب دلخواہ

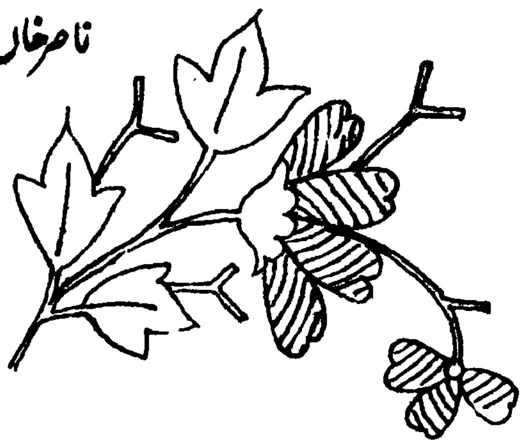
پھول ۔ گلابی ۔
کلیاں ۔ زرد
پتے ۔ سبز



ع۱ گلابی
ع۲،۳ کاسنی
پتہ سبز
ٹہنیاں سبز کاہی

دوپٹہ کے مطن میں خوبصورت معلوم ہونگے

نامرخاں یوسف زئی مغلپورہ



سلمہ اور موتیوں کا خوشنما گریبان

وحیدہ خاتون دختر جناب بابو سفیر الدین صاحب. قلعہ رہتک



اللہ کی مدد کرنے والے

مندرجہ ذیل اصحاب نے گذشتہ مہینہ میں مسلمات کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہوگئے۔

محترم سید عبدالرحمٰن صاحب کشمیر ۱
محترمہ والدہ محبوب احمد صاحبہ ملوانی شملہ ۱
محترم ... خلف الرشید شیخ غلام حیدر صاحب ضلع دار نہر جیتو ۱
" مولوی غلام رسول صاحب ہیڈ ماسٹر نوشہرہ غربی ۱
" ملک غلام محمد صاحب کلرک ریلوے لاہور ۱
" جناب محمد اکرم خان صاحب سب انسپکٹر ڈینکس حلقہ مایل پور ۱
محترمہ اختصار سلطانہ صاحبہ معلمہ مدرستہ البنات ۲
" بیگم شیخ فضل الٰہی صاحب کریم منزل لدھیانہ ۱

محترمہ شاہجہان بیگم صاحبہ نوح ضلع گوڑگانوہ ۱
" بیگم محمد امین صاحبہ شملہ ۲
" اہلیہ بیگم غلام قادر صاحبہ برج ڈیپارٹمنٹ سکھر ۱
محترم محمد شفیع صاحب نقشبندی جماعتی راولپنڈی ۱
محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ نگہت دہلی ۱
محترم ڈاکٹر عبدالغفور صاحب ناگپور ۱
محترمہ بیگم خواجہ محمد شفیع صاحبہ لدھیانہ ۱

اللہ کو قرض حسنہ

عطیات ماہ ستمبر

محترمہ بابو حسین بخش صاحب کلرک دفتر میونسپل کمیٹی منجملہ موعودہ جلسہ نشانہ بازی ۲/۰/۰
... السلام از افریقہ ۱۵/۱۲/۰

نوٹ:۔ مبلغ ۱۵/۱۲/۰ کا منی آرڈر بیرون ہندوستان سے مدرسہ میں وصول کیا گیا تھا چونکہ کوپن فارم کے ہمراہ نہیں ہوتا اس لئے معلوم نہ ہو سکا کہ کس صاحب نے بھیجے ہیں۔ غلطی سے بھیجنے والے کا پتہ نہیں لکھا گیا۔ اس لئے معطی صاحب اپنا پتہ تحریر فرمائیں (سیکرٹری)

معرفت مولوی علم الدین صاحب سفیر انجمن

محترم حاجی چوہدری احمد الدین صاحب کانگنہ نکودر ۱/۲/۰
" نور محمد صاحب معرفت سردار بیگم معلمہ مدرستہ البنات ملسیاں ۱/۸/۰
معرفت فقیر محمد از اں رحمت وغیرہ " " ۱/۱۴/۰
محترم کیسر معرفت بی بی سردار بیگم " " ۱/۲/۰
" چوہدری بنے خان موضع آلیوالی نکودر ۱/۰/۰
" منشی فتح الدین خان صاحب پٹواری ملسیاں ۱/۰/۰
معرفت چوہدری نبی بخش وغیرہ منجملہ مشترکہ دہ آلیوالی ۱/۲/۰

محترم میاں عزیز بخش امام مسجد موضع پھل	-/۲/-
" حاجی غلام الدین صاحب ملسیاں معرفت سرور بیگم	۱/-/-
" ماسٹر عمر الدین صاحب سکنہ محمد پور نکودر	-/۲/-
" حافظ صاحب امام مسجد " "	-/۲/-
" ماسٹر محمد عبداللہ صاحب ہیڈ ماسٹر موضع عیدا	-/۴/-
" چوہدری عطا محمد صاحب نمبردار سہاریوال	-/۲/-
" " عبدالعزیز خانصاحب معرفت سرور بیگم مسلمہ	۱/-/-
" میاں جمال الدین صاحب راہوں تحصیل نواں شہر	۲/-/-
" " رحمت اللہ " " "	۱/-/-
معرفت مولوی عبدالرزاق " " "	-/۹/-
محترم مولوی غلام رسول " " "	-/۴/-
برادران محلہ تاجپورہ " "	۱/-/-
معرفت غازی صاحب سکنہ گولٹوں "	۱/۱۰/۳
محترم بابو غلام مرتضیٰ حسن خانصاحب راہوں "	۲/-/-
" صوبیدار محمد عبداللہ " " "	۵/-/-
" بابو فیض محمد خانصاحب " "	۱/-/-
" جناب حبیب احمد صاحب معرفت شیخ صغیر احمد صاحب پٹواری نہر آبادی میاں امام الدین گوجرانوالہ بغرض ایصال ثواب بروح والدہ مرحومہ برائے پارچہ جات یتیم طالبات	۵/-/-
" جناب ایم مراد بخش صاحب ماسٹر ٹیلر - کامٹی (سی پی)	۱۰/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خواجہ محمد شفیع صاحب مالک کیمی اینڈ کمپنی لدھیانہ برائے اخراجات یتیم طالبات	۲۵/-/-
میزان کل	۸۳/۹/۳

بمد زکوٰۃ ماہ ستمبر ۱۹۳۷ء

محترم چوہدری فضل دین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل ڈیرہ اسماعیل خاں برائے پارچہ جات یتیم طالبات	۱۰/-/-
" ایس۔ ایم سعید صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نیو سنٹرل جیل ملتان	۱۰/-/-
میزان کل	۲۰/-/-

تعمیر فنڈ ماہ ستمبر ۱۹۳۷ء

محترمہ بیگم صاحبہ جناب ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب سول بدوملہی سیالکوٹ	۵/-/-
" بیگم صاحبہ جناب خان بہادر ڈاکٹر یار محمد خانصاحب ایم۔ ڈی نمبر ۱۶ - مال روڈ - لاہور	۵۰/-/-
" بیگم صاحبہ خواجہ محمد ظہور الدین صاحب چوک نیم والا لدھیانہ	۱/-/-

معرفت محترمہ الطاف بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات

محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری عبدالعزیز صاحب انسپکٹر زراعت دسوہہ ضلع ہوشیارپور	۱۵/-/-
" بیگم صاحبہ ماسٹر غلام محمد صاحب نصرت بی اے - بی ٹی سیکنڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول دسوہہ ضلع ہوشیارپور	۱/-/-
" روشن اختر صاحبہ معرفت جناب مولا بخش صاحب گورنمنٹ پنشنر محلہ جدید لدھیانہ	۵/-/-
میزان کل	۷۷/-/-

وظائف فنڈ ماہ ستمبر ۱۹۳۷ء

محترمہ مس مریم یوسف علی صاحبہ ملسوسٹی زینب بی بی سکالرشپ ۵/-/- حمیدہ بی بی سکالرشپ ۵/-/-	۱۰/-/-

محترم جناب ایم اسلم صاحب بارود خانہ لاہور (اصغری سکالرشپ ، ماہ منجملہ ۲/۱/-) ۲۰/-/-

میزان کل ۳۰/-/-

حسابات انجمن مدرستہ البنات جالندھر شہر بابت ماہ جولائی۔ اگست ستمبر ۱۹۳۷ء

نام معطی معہ پتہ	جولائی	اگست	ستمبر
محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر خان عبدالمجید خان صاحب بستی باباخیل (بابت ماہ مئی۔ جون جولائی)	۳/-/-	-	-
" جناب پیر عبدالرشید صاحب کلرک پوسٹ آفس جالندھر کنٹ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" " بابو رشید احمد " " "	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
" " الیس محمد رمضان " " "	۱/-/-	-	۱/-/-
" " عبدالحق " "	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
" " شیخ بشیر احمد " سٹینوگرافر دفتر انسپکٹر آف سکولز	دو ماہ -/۸/-	-	-
" " حبیب الٰہی " کلرک آف دی کورٹ سینئر سب جج	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" " خان اسد اللہ خان صاحب ایڈیٹر رسالہ "نور" جالندھر شہر	دو ماہ -/۸/-	-/۴/-	-/۴/-
" " بابو غلام مصطفیٰ صاحب ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ پولیس	۱/-/-	-	-
" " غلام محی الدین صاحب شملوی کلرک سنٹرل بنک	-/۴/-	-	-/۴/-
" " منشی نذیر حسین " کچہری منصفی	۱/۴/-	۱/۴/-	۱/۴/-
" " چوہدری محمد علی " ہیڈ اسسٹنٹ کمشنرز آفس	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" " میاں عبدالکریم عبداللطیف صاحبان سوداگران چرم	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" " شیخ عبداللطیف صاحب ریکارڈ کیپر سشن کورٹ	-/۸/-	[illegible]	-/۹/-
" " چوہدری شاہ ولی صاحب انگلش کلرک "	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-

نام معطی معہ پتہ	جولائی	اگست	ستمبر
محترم جناب مرزا فیض اللہ بیگ صاحب ریڈر سشن جج صاحب	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" " چوہدری رحیم بخش صاحب اوورسیر ریاست بہاولپور	دو ماہ ۲/-/-	-	دو ماہ ۲/-/-
" " بابو محمد اسماعیل " محلہ کھو لارائے	دو ماہ ۱/-/-	-	دو ماہ ۱/-/-
" " صاحبزادہ محمد معراج الدین صاحب شامی سٹینوگرافر صاحب ڈپٹی کمشنر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" " چوہدری غلام احمد صاحب شیر فروش رستہ محلہ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" " مولوی محمد یعقوب محمد ابراہیم صاحبان بازار صابوگراں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" " چوہدری بابو محمد بشیر صاحب کلرک دفتر انسپکٹر آف سکولز	۱/-/-	۱/-/-	[illegible]
" " ماسٹر غلام نبی صاحب غازی بی اے آنرز بی ٹی	-/۸/-	-/۸/-	-
" " چوہدری بابو محمد حسین صاحب منیجر زراعتی فارم	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" " شیخ سردار محمد غلام جیلانی صاحبان کیپ مرچنٹس بازار شیخاں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" " مولوی محمد خلیل صاحب دوکاندار اٹاری بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" " چوہدری عبدالکریم " مٹھائی فروش چوک سوداں	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
" " خواجہ محمد اسماعیل " سوداگر چرم بستی نو	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
" " شیخ رحیم بخش " ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس محلہ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" " میاں ولی بہادر " سوداگر چرم ریلوے روڈ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" " شیخ نذر محمد " دوکاندار رینک بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" " حکیم عبدالرحیم " بازار پنج پیر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-

محترم جناب حکیم عطا حسین صاحب بازار شیخاں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
,, شیخ عبدالرحمٰن صاحب عاقل پوسٹ ماسٹر پوسٹ آفس جالندھر کینٹ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
,, چوہدری امام الدین صاحب کلاتھ مرچنٹ اٹاری بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
,, مستری محمد حسین ,, محلہ باغ شیخ کرم بخش	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
,, میاں محمد طالب حسین ,, سوداگر چوب عماراتی ریلوے روڈ شملہ	-/۵/-	-/۵/-	-
,, حمید صاحب بھٹی ماڈرن فاؤنڈری ورکس ایمپرس روڈ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
,, عبدالعزیز صاحب ایس۔ڈی۔او۔ برما	۴/-/-	-	۴/-/-
,, خان نیاز محمد خاں صاحب اکونٹنٹ دفتر ڈپٹی ڈائرکٹر زراعت	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
,, سید انور علی شاہ صاحب بی۔اے آنرز بی ٹی اے ڈی آئی آف سکولز زیرہ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
,, ماسٹر میراں بخش صاحب ہیڈ ٹیچر ایم۔بی پرائمری سکول ریلوے روڈ	-/۴/-	-	-
,, حافظ عبدالرزاق صاحب ریلوے بورڈ شملہ	۳/-/-	۳/-/-	۳/-/-
,, منشی کریم بخش صاحب ڈیپارٹمنٹ اڈمسٹریز اینڈ لیبر شملہ	۲/-/-	۲/-/-	۲/-/-
,, محمد فضل ,, دفتر ریلوے بورڈ شملہ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
,, بابو عبدالرحیم ,, پارسل کلرک ریلوے سٹیشن جالندھر شہر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
,, حاجی شیخ مہر علی احمد علی صاحبان جنرل مرچنٹس	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
محترمہ جناب بیگم صاحبہ مرزا اصغر علی صاحب جنڈایر	دو ماہ ۲/-/-	۱/-/-	-
,, سید سلطان احمد شاہ صاحب امتیاز منزل جنڈایر	دو ماہ ۲/-/-	۱/-/-	۱/-/-
محترم جناب بابو محمد حسین صاحب ماہر فن عمارات و نقشہ جات محلہ سیداں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-

محترم جناب بابو ضیاء الحق صاحب پکا باغ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
,, خان بہادر الحاج شیخ سراج الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر	۵/-/-	-	-
,, ملک محمد امین صاحب چوک حضرت امام ناصر الدین صاحب	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
,, عبدالغفور عبدالشکور صاحبان آڑھتیاں لکڑی	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
,, الحاج محمد یوسف خاں صاحب لونگ وڈ شملہ	۵/-/-	۵/-/-	-
,, مہر نور محمد صاحب محلہ کوٹ فضل کریم خاں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
,, چوہدری غلام مصطفیٰ محمد اکبر صاحبان صراف اٹاری بازار	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
,, ڈاکٹر عطا محمد صاحب انڈیا فارمیسی ہاؤس محلہ پکا باغ روڈ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
,, چوہدری یمین اللہ ,, اسسٹنٹ سرجن نکودر	۳/-/-	۳/-/-	۳/-/-
,, خان محمد اسحاق خانصاحب بستی شیخ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
,, شیخ حفیظ اللہ صاحب پروپرائٹر جنرل برقی پریس	۱/-/- ۱/-/-	-	-
,, مستری عبدالرحیم ,, انجمن شیڈ جالندھر شہر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
,, ,, محمد اسحاق ,, ,, ,,	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
,, ,, قطب الدین ,, ,, ,,	-/۴/-	-	-/۴/-
,, ,, اللہ بخش ,, ,, ,,	-/۴/-	-	-
عالیجناب نواب فخر یار جنگ بہادر فائننس ممبر حیدرآباد دکن	۵/-/-	۵/-/-	۵/-/-
محترم جناب مولوی الطاف الرحمٰن صاحب حویلی دانشمنداں	۱/-/-	-	دو ماہ ۲/-/-
,, بابو غلام محمد صاحب نظامی محلہ پنج پیر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
,, منشی سردار محمد صاحب کاتب دروازہ سیداں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
,, میجر کنور جسجیت سنگھ صاحب بہادر جالندھر شہر	۱۰/-/-	-	-
,, بابو فیروز الدین صاحب پوسٹل کلرک چھاؤنی جالندھر	-	-/۸/-	-
,, ڈاکٹر غلام محمد صاحب کپتان پنشنر حویلی دانشمنداں	-	دو ماہ -/۸/-	-/۴/-
,, مہر غلام رسول صاحب نائب اسلامیہ ماڈل سکول اچھرہ۔ لاہور	-	۱/-/-	اگست ستمبر

محترم بابو شہاب الدین صاحب ریکارڈ کیپر میونسپل کمیٹی	-	-/۸/-	-/۸/-	محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب ٹیلر ماسٹر چوک حضرت امام ناصر الدین	-	-/۴/-	-
" نظام الدین صاحب ٹرین کلرک جالندھر شہر	-	-/۴/-	-	" خانبہادر مولوی فتح الدین صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر			
" جناب رحیم بخش " و دیگر کرایہ داران مکان ہوشو لاہوری	-	۳۲/-/-	-	محکمہ زراعت جالندھر شہر (از اپریل لغایت جولائی سنہ ۳۷ء)	-	۴۰/-/-	-
" مستری محمد یوسف " انجن شیڈ	-	-/۴/-	-/۴/-	محترمہ مس قریشی صاحبہ انسپکٹرس آف گرلز سکولز	-	-	۱/-/-
" " شیر محمد " "	-	-/۴/-	-	" والدہ صاحبہ میاں عبدالمجید صاحب رئیس اعظم جالندھر شہر	-	-	دو ماہ -/۴/-
" " محمد الدین " "	-	-/۴/-	-	محترم میاں محمد علی صاحب دلفزا جالندھر شہر	-	-	-/۴/-
" " نور الدین " "	-	-/۴/-	-	" مستری مولا بخش " انجن شیڈ " "	-	-	دو ماہ -/۸/-
" منشی محمد عبداللہ " محرر دارالاقامہ مدرسۃ البنات	-	-/۴/-	-/۲/-	میزان کل	۷۹/۸/-	۱۳۲/۸/-	۵۶/۱/-

گوشوارہ آمد فی انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر بابت ماہ جولائی۔ اگست۔ ستمبر سنہ ۱۹۳۷ء

نام ماہ	عطیات	صندوقچی	چندہ ماہوار	زکوٰۃ و صدقات	تعمیر و مرمت	وظائف فنڈ	رسالہ پیام اسلام	رسالہ مسلمہ	فروخت کتب	دارالاقامہ	رقم پائی	آنے	روپے
جولائی	۷۶/-/۸	۲/۱۱/۸	۲۵/۱/-	۱۷/-/-	۱۲/۵/۸	۹/-/-	۲۶/-/-	۱۴۲/۲/-	۲/-/-	۲۰۲/-/-	۹	۷	۹۶۳
اگست	۲۲/۹/۸	۲/۱۱/-	۳۲/۸/-	۱۱/-/-	-	۳۰/-/-	۱۲/۲/-	۱۴۴/۵/-	-	-	۳	۹	۴۸۵
ستمبر	۸۳/۹/۳	۱/۲/۶	۵۶/۱/-	۲۰/-/-	۴۷/-/-	۳۰/-/-	۱۲/۲/-	۱۳۸/۲/-	۵/۱/-	-	۹	۱۱	۴۷۲
میزان	۱۹۶/۱/۹	۶/۲/۹	۲۶۴/-/-	۴۸/-/-	۹۱/۵/۸	۶۵/-/-	۱۰/۲/-	۴۲۴/-/-	۵/۵/-	۲۰۲/-/-	۹	۱۲	۱۹۲۱

بقیہ بزم مسلمہ: تعطیلات موسم گرما میں مجھے لاہور اپنے ماموں صاحب قبلہ کے پاس اور سہارنپور اپنے وطن جانیکا اتفاق ہوا۔ میں نے مبلغ ۱۸ چندہ اپنے عزیزوں اور متعلقین سے اور مبلغ ۔ چندہ ساکنین جالندھر سے کل مبلغ ۲۹ چندہ مدرسۃ البنات کی عمارت کیلئے جمع کیا ہے۔ جس کی فہرست شامل کر دی گئی ہے۔ میں ان تمام معطی صاحبان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جنہوں نے میری حقیر استدعا کو شرف قبولیت بخشا۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس کو علاوہ حسب ذیل خواتین نے "رسالہ مسلمہ" کی خریداری منظور فرمائی ہے۔

(۱) میری محترمہ خالہ زاد ہمشیرہ بیگم صاحبہ خانبہادر شیخ محمد فضل الرحمٰن صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ محلہ چوک سہارنپور
(۲) میری محترمہ بھابی بیگم صاحبہ شیخ محمد عسکری صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ کوٹھی متصل ریلوے سٹیشن سہارنپور
(۳) میری محترمہ چچی بیگم صاحبہ شیخ اختر علی صاحب عزیز بی اے ناظم و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اراکین ریاست بھوپال

راقمہ نسیم اختر

گوشوارہ اخراجات انجمن مدرستہ البنات بابت ماہ جولائی۔ اگست۔ ستمبر ۱۹۳۷ء

نام ماہ	لائبریری	تنخواہ ملازمین مدرسہ	خرچ متفرقہ مدرسہ	کرایہ بلڈنگ مدرسہ	کرایہ بلڈنگ دار الانعام مع متفرق	وظائف فنڈ	زکوٰۃ و صدقات	عملہ دفتر انجمن	متفرق خرچ انجمن	رسالہ پیام اسلام	رسالہ مسلمہ	تعمیر و مرمت	رقم پائی	رقم آنے	رقم روپے
جولائی	-	۱۵۴/۹/–	۱۳/۱۴/–	۲۳/۹/–	۱۵/۹/–	۳۴/۰/–	۹/۶/۸	۶۸/۹/۰	۳۰/۱۴/۶	۹۰/۲/۰	۲۰/۱۱/۹	-	۶	۱۴	۱۳۲۱
اگست	-	۳۶/۶/–	۵/۲/–	۲۴/۶/–	۱۰/۱۵/۶	-	-	۴۵/۹/۰	۹۲/۳/۶	۳۹/۲/۶	۱۱۸/۹/۶	-	-	۲	۴۵۸
ستمبر	-	۸/۰/–	-	-	۶۲/۶/–	-	-	۶۰/۸/۰	۱۶/۰/۹	۲۳/۳/۰	۱۲۲/۳/۹	-	۶	۱۴	۳۴۸
میزان	-	۱۹۰/۹/–	۴۵/۲/–	۶۹/۶/–	۳۰۰/۱۳/۶	۳۴/۰/–	۹/۶/۸	۱۴۸/۹/۰	۹۱/۱/۹	۱۵۱/۳/۶	۵۹۵/۲/۰	-	-	۱۵	۲۰۲۸

گوشوارہ مداخل و مخارج انجمن مدرستہ البنات شہر جالندھر بابت سہ ماہی دوم از جولائی تا ستمبر ۱۹۳۷ء

آمدنی	روپے	آنے	پائی	خروج	روپے	آنے	پائی
سہ ماہی دوم	۱۹۲۱	۱۲	۹	سہ ماہی دوم	۲۰۲۸	۱۵	۰
بقایا سہ ماہی اول مع امانات	۷۲۰	۱۳	۳½	واپسی امانت مولوی علم الدین صاحب	۱۵	۱۲	۰
امانت طالبات	۲۴	۰	۰	بقایا حال	۶۲۱	۱۵	½
میزان کل	۲۶۶۶	۱۰	½	میزان کل	۲۶۶۶	۱۰	½

نور الدین بٹ جنرل سکرٹری انجمن مدرستہ البنات شہر جالندھر (پنجاب)

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں:-

۱- "مسلمہ" ہر انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

۲- رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت ۲۰ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہیے۔ اس کے بعد شکایت رفع نہ ہو سکے گی۔

۳- منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر اپنا پتہ ضرور لکھیے گا۔

۴- کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو پانچ پیسے کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے

۵- خط کتابت میں خریداری نمبر ضرور دیا جائے ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہو سکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں:-

یہ رسالہ چونکہ عورتوں اور بچیوں سے متعلق ہے۔ اس لئے اسلامی شرافت و تہذیب کو مدِ نظر رکھا جائے۔

زبان صاف اور سلیس ہونی چاہیے۔

روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔

مضمون مختصر ہو۔

مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجئے گا۔

پورا پتہ لکھیے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکے گا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں:-

کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائے گا۔

کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔

اجرت بہر حال پیشگی۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے زیر اہتمام دار القرآن سے شائع ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ مُسلمہ جالندھر شہر

نمبر ۳	ستمبر ۱۹۳۷ء - رجب ۱۳۵۶ھ	جلد ۶

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند گزارشیں

نہایت ضروری:

مدرستہ البنات کے سالانہ جلسوں پر جو زر اعانت فراہم ہوتا ہے۔ وہی مدرستہ البنات کے سال بھر کے اخراجات کا کفیل ہوتا ہے۔ انجمن کی مستقل ماہانہ آمدنی نہایت قلیل ہے۔ مسلمہ کے خریدار اور دوسرے ہمدردانِ مدرسہ دورانِ سال میں بھی وقتاً فوقتاً مختلف مدات میں عطیات ارسال کرتے ہیں جو ایک حد تک مصارف کا بار اٹھا لیتے ہیں۔ لیکن جب سے مدرسہ کی تعمیر عمارت کے اعلانات شروع ہوئے ہیں معطی صاحبان اکثر رقوم اسی مد میں ارسال فرماتے ہیں۔ گذشتہ سالانہ جلسے کی تقریب پر بھی بیشتر حصہ اسی فنڈ کا ہے۔

ادھر موسم گرما نے مجبور کر دیا کہ زنانہ جلسہ جو مردانہ جلسہ کے چندوں کے برابر روپیہ جمع کرنے کا موجب ہوتا تھا چند دن بعد ہی منعقد ہونے کی بجائے ماہ اکتوبر میں انعقاد پذیر ہو اس صورتِ حالات میں اتنے مہینوں کا وقفہ کیسا تکلیف دہ ہو رہا ہے، اسکی کیفیت ذمہ داروں سے پوچھئے۔

ہم اس بنا پر تعلیم نسواں کے ہمدردوں اور اپنی محترم بہنوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ خاص مدرسہ کیلئے جلد از جلد عطیات ارسال فرما کر اپنے اس تعلیمی مشن کی دستگیری فرمائیں اور ہماری اس التماس کو اصرار خاص متصور فرما کر دستِ کرم دراز کریں اور عنداللہ ماجور ہوں۔ (ادارہ)

اس مہینے کے یہ مضامین شائع ہونگے:

(۱) بہن کا تحفہ۔ (۲) ارتداد مسلمات (۳) آرزو (۴) طمع راسہ حرف است ہمہ تہی

اس مہینے کے یہ مضامین شائع نہ ہونگے:

(۱) اسلامی مساوات کی ایک مثال۔ نامکمل حدیث درج ہے۔

(۲) غریبوں کی مدد۔ حدیث کی اصل عبارت کو مسخ کر دیا گیا ہے

(۳) اسلام کی موجودہ حالت۔ بہت پاکیزہ جذبہ کے ماتحت لکھا گیا ہے لیکن بہت ادھورا ہے۔

(۴) بعض خطرناک غلطیاں۔ یہ چیز اسی شمارہ کے "لشکر پاروں" میں ایک دوسرے عنوان سے درج ہو گئی ہے۔

(۵) سفید جھوٹ۔ یہ تو معمولی قسم کا جھوٹ ہے۔

(۶) اسلام اور لباس۔ غلط زبان میں لکھا گیا ہے مردوں سے ایسی بیکار کی توقع نہیں

(۷) خدا جھوٹ سے بچائے۔ یہ واقعہ شائع ہو چکا ہے۔

(۸) دعا (نظم) اس نظم کے اکثر اشعار دوسروں کے ہیں۔ (ادارہ)

مدرستہ البنات: آجکل مدرسہ میں تعطیلیں ہیں۔ تمام متعلمات مدرسہ اپنے اپنے گھروں میں رونق افروز ہیں امید ہے کہ عزیزات نے مدرسہ کی عارضی علیحدگی میں مدرسہ کے فرائض کو فراموش نہیں کیا ہوگا تعلیمی مشاغل کے ساتھ ساتھ ورزش کا بھی خیال رکھا ہوگا۔ مدرستہ البنات ۲ اکتوبر کو کھل جائیگا۔ بورڈر طالبات کے اولیا سے درخواست ہے کہ مدرسہ کھلنے کے ساتھ ہی بچیوں کو درسگاہ میں پہنچانے کی کوشش فرمائیں تاکہ وہ اسباق وغیرہ میں اپنی ہم جماعت بہنوں سے پیچھے نہ رہ جائیں۔

نئی جماعتیں: ماہ جولائی کے پرچہ میں اردو کی تین نئی جماعتوں کے کھلنے کا اعلان شائع ہو چکا ہے۔ ان جماعتوں میں داخلہ کیلئے بہت سی درخواستیں مدرسہ میں پہنچ چکی ہیں۔ جو بہنیں اس سال ادیب، ادیب عالم و ادیب فاضل میں شامل ہونا چاہیں وہ مدرسہ کھلنے کے ساتھ ہی داخل ہونے کی کوشش کریں تاکہ انکو تعلیمی نقصان نہ اٹھانا پڑے۔

حمیرا

اللہ کی مدد کرنے والے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں "مسلمہ" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہو گئے:۔

محترمہ بیگم محمد یونس خاں صاحب ایم اے ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱
جناب قاضی عبدالرافع صاحب برج آفس منگلپورہ ۱
جناب نواب صاحب سبزی منڈی۔ دہلی ۱
جناب کپتان ارشد علی صاحب۔ کپورتھلہ ۱
محترمہ بشریٰ خانم فضل الٰہی صاحبہ ۲
محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ ترکمان روڈ۔ نئی دہلی ۱
جناب عبدالرشید صاحب کلرک وائسرائے باڈیگارڈ ڈیرہ دون ۱

محترمہ حنیفہ بی بی صاحبہ متعلمہ زنانہ اسکول نکودر ۴
محترمہ نذیر بیگم صاحبہ اہل متعلمہ مدرستہ البنات
جالندھر حال وارد ۱
جناب رحیم بخش صاحب سارٹر بٹھنڈہ ۲
محترمہ ایس کے عطا قریشی صاحبہ ۱
محترمہ س ب فاطمہ صاحبہ دختر جناب عارف حسین صاحب تھوڑ ۱
جناب عبدالرحمٰن کمال الدین ہرزک پرار ۱

اللہ کو قرض حسنہ

عطیات ماہ جولائی

محترم چودھری ولی محمد صاحب ٹنڈی دانم ایس آر۔
کوٹ (برائے مٹھائی طالبات) ۱/۴/-
محترم بابو حسین بخش صاحب کلرک دفتر میونسپل کمیٹی
جالندھر شہر منجملہ موعودہ جلسہ زنانہ ۲/-/-
محترمہ مسز آر۔ اسحاق صاحبہ ادک کوٹ ارج
زیرا ہل۔ ڈلہوزی ۱۰/-/-
محترم میاں حشمت علی صاحب سپرنٹنڈنٹ گرے کینال فیروزپور
(بقیہ موعودہ منجملہ -/-/۱۰۰ بتقریب شادی
برخوردار محمد انوار صاحب ایم۔ اے)

محترم قاضی صدیق حسین صاحب آنریری اسسٹنٹ
کلکٹر اینڈ وکیل۔ اعظم گڈھ ۴/-/-
بتوسط چودھری فضل دین محمد بخش صاحبان نمبرداران
ڈھڈاں تحصیل نکودر ۱/۴/-
میاں میراں بخش صاحب۔ موضع ڈھڈاں -/۲/-
بی بی صاحبہ حسینہ بی بی۔ ملسیاں ۱/-/-
بتوسط مولوی عبدالحق صاحب دبھولی -/۸/۳
بتوسط جناب محمد ابراہیم صاحب نمبردار دبھولی ۳/-/-

چندہ جمع کردہ مولوی علم الدین صاحب

جناب چودھری محمد اکبر ذیلدار رائے پور گوجراں ۱/-/-

جناب چودھری فضل الدین رلئے پور گوجراں -/۸/-
برادران اسلام رائے پور راعیاں ۲/-/-
جناب چودھری دلنے خاں ذیلدار چک دھنڈل -/۱/۹
میاں عبدالکریم ملسیاں معرفت چودھری عبدالعزیز خان صاحب ۱/-/-
جناب میاں رحمت علی صاحب قصبہ ادگی -/۲/-
" " حیدا - ملی والا - تحصیل نکودر -/۲/-
" نبی بخش نمبردار ملسیاں معرفت چودھری عبدالعزیز خان صاحب ۱/-/-
" چودھری احمد خان " " " ۱/-/-
از محلہ خرم پور " " " ۳/-/-
" " عاقلپور " " " ۸/۳/۳
" پتی عنایت خاں " " " ۶/۴/-
" خاص " " " " ۴/۱۲/-
جناب حاجی مستری محمد بوٹا " -/۸/-
" میاں جھنڈو سنار " -/۲/-
" چودھری خان محمد خاں موضع مرید وال تحصیل نکودر ۱/-/-
معرفت جناب میاں محمد دین امام مسجد " " ۲/۸/-
جناب حکیم مولوی [illegible] الدین " " " ۱/-/-
" چودھری سردار خاں " " " -/۴/-
" مستری غلام قادر " " " -/۴/-
معرفت میاں محمد دین و میاں عبداللہ صاحبان " -/۲/-
جناب بابو عبدالغفور خاں سب انسپکٹر بنک - شاہکوٹ ۱/-/-
محمد قمر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ٹل سکول " ۱/۲/-

محلہ حویلی ملسیاں معرفت چودھری عبدالعزیز خان صاحب ۵/۵/-
محلہ ککسیاں ملسیاں " " ۲/۹/۳
جناب چودھری جیون خاں " " " " ۱/-/-
" " مشتاق محمد خاں - خانپور " " ۱/-/-
" " ملنگ خاں - مالہ تحصیل نکودر " ۱/۱۱/۹
" منشی فضل کریم صاحب پٹواری " " " -/۴/-
" مولانا عبدالعزیز " ہیڈ ماسٹر پرائمری سکول سیال ۱/-/-
" ماسٹر نور محمد صاحب " " " -/۴/-
" اساتذہ صاحبان " " ۱/-/-
میزان کل ۵۰/۷/-

بمد زکوٰۃ و صدقات ماہ اگست ۱۹۳۷ء

محترم جناب فضل کریم صاحب بی-ایس سی (انلیگ) نئی دہلی ۵/-/-
" " شیخ محمد سعید " بی-اے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ تیو سی پی ملتان برائے پارچہ جات یتیم طالبات ۵/-/-
" " نور محمد صاحب کارپٹ مرچنٹ - شملہ ۱/-/-

وظائف فنڈ ماہ اگست

محترمہ مس مرزا یوسف علی میسور سٹی - زینب بی بی د میڈیوبی بی سکالرشپ ۱۰/-/-
محترم چودھری حق نواز خاں صاحب پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور - فاطمہ جان سکالرشپ ماہ جولائی و اگست ۱/-/-

ترانۂ وحدت

(از جناب حاجی صوفی مولوی محمد حسین صاحب بسمل بی۔ اے، بریلوی)

ثانی نہیں ہے کوئی اے بے مثال تیرا + دنیا سے ہے نرالا حسن و جمال تیرا
ادراک سے ہے بالا نورِ جمال تیرا + پروازِ فکر سے ہے باہر کمال تیرا
کوئل کی کوک میں ہے نغمہ سرائی تیری + بلبل کے چہچہے میں شیریں مقال تیرا
بے ساختہ ہے تیری تقریر ہر زباں پر + ہر دل ہے بے تکلف محوِ خیال تیرا
تعبیر تو ازل کی مفہوم تو ابد کا + ماضی تیرا فسانہ آئینہ حال تیرا
دم بھر رہے ہیں تیری صنعت گری کا تارے + یہ آسماں نہیں ہے پھیلا ہے جال تیرا
جھونکے نہیں ہوا کے وحدت کے ہیں ترانے + یہ ابر و برق و باراں ہے حال و قال تیرا
خورشید کو، قمر کو انجم کو اور فلک کو + چکر میں لا رہا ہے شوقِ وصال تیرا
صحرا کا ذرہ ذرہ دریا کا قطرہ قطرہ + ہے ہمکلام تجھ سے ہے ہم خیال تیرا
تجھ سے فرار کیسا، تجھ سے گریز کیسی + شرق و جنوب تیرا غرب و شمال تیرا
کھٹکا لگا ہوا ہے دھڑکا ابھی سے ہے یہ + محشر میں جانے کیا ہو مجھ سے سوال تیرا
سمجھا نہ کوئی کچھ بھی تیرے رموزِ اصلی + تیرے کلام سے ہے ظاہر کمال تیرا
دنیا کی کچھ خبر ہے سدھ بدھ نہ دین کی ہے + بیخود کئے ہوئے ہے ہم کو خیال تیرا
ٹکڑے اڑا دئے ہیں یکدم دل و جگر کے + اک تیر ہے مژہ ہے خنجر ہلال تیرا
کیا کیا نہ تو نے کیا کیا نہ ناز اٹھائے + عاشق بنے تو کوئی اے خوش خصال تیرا

بسمل کا پار بیڑا ہو جائے اب کرم سے
منجدھار میں ہے بندہ اے ذوالجلال تیرا

مرسلہ جناب حامد علی مقبول از لدھیانہ

عورت پر اسلام کا احسانِ عظیم

(جناب شیخ غیاث محمد صاحب بی اے (آنرز) ایل ایل بی پلیڈر لاہور)

گذشتہ انتخابات کے دنوں میں خواتین کی اکثر تحریریں نظر سے گذریں۔ جن میں انھوں نے اپنی بہنوں کی تلقین کی تھی کہ انھیں چاہیئے کہ اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے بہترین نمائندے اسمبلی میں بھیجیں۔ الحمد للہ خوش آئند ہے حقوق کے تحفظ کا خیال لیکن بہنوں نے کبھی یہ بھی سوچا کہ طبقہ اناث کو آغاز کار میں کس نے حقوق سے روشناس کیا؟ انھیں دنیا میں ہمیشہ سے تو حقوق حاصل نہ تھے۔ تاریخ کے مطالعہ ظاہر ہے نیز قرائن اس کے شاہد ہیں کہ زمانہ تو عورت کی مستقل ہستی کا ہی قائل نہ تھا۔ "شخص" (Person) کے متعلق قانون کا تصور یہ ہے کہ وہ حقوق کے مجموعہ کا نام ہے۔ لہٰذا جس انسان کو کوئی حق حاصل نہ ہوں تو قانونی حیثیت سے اس کی ہستی کالعدم سمجھی جائیگی۔ یہی کیفیت قرونِ اولےٰ میں عورت کی تھی۔

اس امر کی تشریح طوالت طلب ہے اور موجودہ مضمون اسکا متحمل نہیں ہوسکتا۔ تاہم یہ ذکر کر دینا نامناسب نہیں کہ ایک وقت تھا جب عورت عام اشیا یا جائیداد منقولہ کی مانند خیال کی جاتی تھی۔ اس ضمن میں ایک دلچسپ مثال قدیم روما میں طریق شادی کی ہے۔ عوام میں شادی کا طریق یہ تھا کہ عورت عام اشیا کی طرح خرید کی جاتی تھی۔ قانون رومائی اصطلاح میں اس طریق کو "مین سی پیشو" (Mancipatio) کہتے تھے۔ پانچ شخص بطور گواہان اور ایک شخص ترازو لے کر بیٹھ جاتے۔ خریدکنندہ فروختنی شے کو چھو کر اعلان کرتا کہ یہ چیز میری ہوئی۔ میں نے اس کو ترازو اور تانبہ (سکہ) کے ذریعہ خریدا ہے۔ اس اعلان کے بعد وہ ترازو کو سکہ سے چھوتا اور اس تقریب کے خاتمہ پر چیز اس کی ملکیت ہو جاتی۔ یہی طریق شادی کا تھا۔

اسی طرح قانون روما کے مطابق ایک چیز کسی شخص کے قبضہ میں خاص مدت تک رہنے سے اس کی ملکیت ہو جاتی تھی۔ اور اگر بیوی خاوند کے گھر میں ایک سال تک قیام رکھتی تو خاوند کو اس پر پورا اختیار (Manus) حاصل ہو جاتا۔ البتہ اگر تین راتیں متواتر وہ خاوند کے گھر سے غائب رہتی تو اس صورت میں مندرجہ اختیار مکمل نہ ہوتا۔ الغرض بیوی اپنے خاوند کی خرید کردہ جائداد متصور ہوتی تھی۔ وہ کسی مدنی ([illegible]) یا پبلک عہدہ پر متمکن نہ ہو سکتی نہ اسے یہ حیثیت حاصل تھی کہ بطور ضامن، گواہ یا ولی مقرر ہو سکے۔

انگلستان میں تو ماضی قریب تک یہ حالت رہی کہ عورت شادی ہونے کے بعد اپنی علیحدہ ہستی کھو دیتی۔ قانون کے مطابق وہ اس کے نااہل متصور ہوتی کہ کسی جائداد کی مالکہ ہو سکے۔ یا اسے اپنے نام پر حاصل کر سکے۔ شادی ہونے پر عورت کی جملہ جائداد

اور نقدی وغیرہ خاوند کی ملکیت ہو جاتے۔ اسی طرح عورت کی ذاتی تنخواہ یا کمائی بھی خاوند کی ملکیت ہوتی۔ چنانچہ اگر اس کی وصولی کے لئے مقدمہ دائر کرنا ہوتا تو خاوند ہی کر سکتا تھا۔ اگر ایسی رقومات کی ادائیگی عورت کو کر دی جاتی خواہ وہ اسکی کمائی ہوتی، تو قانون کی نگاہ میں ایسی ادائیگی جائز متصور نہ ہوتی۔ قانونی نظریہ یہ تھا کہ شادی ہونے پر عورت کی شخصیت مرد میں مدغم ہو جاتی ہے۔ قانون مروجہ بیوی کی علیحدہ ہستی کو تسلیم نہ کرتا تھا۔ چنانچہ انگلستان میں آجتک جو رواج ہے کہ شادی کے بعد بیوی خاوند کا نام اختیار کر لیتی ہے، شاید اسی قانونِ سابقہ کی یادگار ہے۔ بیوی اپنے طور پر معاہدہ میں داخل نہ ہو سکتی تھی۔ اور چونکہ خاوند سے علیحدہ اس کی شخصیت قانون کے نزدیک مسلم نہ تھی۔ لہٰذا خاوند کی جانب سے بطور اس کے ایجنٹ کے دوسروں کے ساتھ معاہدہ میں داخل ہو سکتی۔ لیکن اگر خاوند ایسے معاہدہ کی اجازت نہ دیتا یا اسے تسلیم نہ کرتا تو وہ کالعدم متصور ہوتا۔

ہندوستان میں بھی تو عورت کی حیثیت قابلِ رشک نہ تھی علیحدہ جائداد کے حقوق اسے حاصل نہ تھے، عورت کے متعلق اصل اصول یہ تھا کہ اپنی زندگی کے کسی مرحلہ پر خود مختار شخصیت نہیں ہو سکتی۔ رسم ستی جو ہندوستان میں رائج تھی اس امر کی جانب اشارہ کرتی ہے کہ ہندوستان تو شاید مرد کی موت کے بعد عورت کے زندہ رہنے کے بھی حق کا قائل نہ تھا۔

عرب میں عورت کی حالت بہتر نہ تھی۔ وہاں تو اسکی ہستی ہی باعثِ ننگ خیال کی جاتی۔ چنانچہ عرب اسلام سے قبل لڑکی کو زندہ درگور کر دیتے تھے

الغرض عورت کے متعلق زمانہ کا تصور یہ تھا کہ وہ اپنی مستقل ہستی نہیں رکھتی۔ اس کا وجود اس لئے ہے کہ مرد کی خدمتگار ہو، اس کے ساتھ ازدواج پر اپنی شخصیت کھو دے۔ اور اس کے مرنے کے بعد خود بھی جل کر راکھ ہو جائے۔ قانون میں ایک چیز ہوتی ہے "حق" اور دوسری "ذمہ داری" ہمارے باہمی معاہدات اور تعلقات میں جب قانون کی جانب سے کسی کو کوئی حق حاصل ہو تو اس کا اظہار کسی دوسرے پر عائد شدہ ذمہ داری کی صورت میں ہوتا ہے۔ زمانہ قدیم میں عورت سراپا ذمہ داریوں کا محل تھی اور حقوق اسے نام کو حاصل نہ تھے۔ اسلام نے تاریخ عالم میں اولین مرتبہ اس غیر منصفانہ صورت حال کے خلاف آواز بلند کی، چنانچہ قرآن حکیم نے اعلان فرما دیا کہ اے گم کردہ راہو!

وَلَهُنَّ مِثْلُ	جس طرح مرد کو عورت کے خلاف
الَّذِي	حقوق حاصل ہیں۔ عورت کو بھی ان
عَلَيْهِنَّ	کے مثل مرد کے خلاف حاصل ہیں۔

عورت کے حقوق کے متعلق یہ اسلام کا عام اصول ہے باقی جملہ قوانین بابت شادی، مہر، طلاق، خلع، جائداد و وراثت وغیرہ اسی اصل کی فروعات ہیں۔ یا اسی اجمال کی تفصیل۔ ان میں سے ہر ایک کے محاسن کی تشریح ایک علیحدہ مقالہ کی محتاج ہے۔ تاہم یہ مختصراً بیان کر دینا کافی ہے کہ شریعت کے مطابق عورت کو حق وراثت حاصل ہے۔ وہ جائداد کی مالکہ واحد ہو سکتی ہے۔ معاہدہ کر سکتی ہے، اپنے نام پر مقدمہ دائر کرنے کا اسے حق حاصل ہے۔ ولی نابالغ مقرر ہونے کے اہل ہے۔ خاص حالات کے ماتحت طلاق لے سکتی ہے۔ تنسیخ نکاح کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض فقہا کے نزدیک تخت خلافت پر متمکن ہو سکتی ہے۔ اس موقع پر پریوی کونسل لندن کے ایک فیصلہ کا اقتباس بے محل نہ ہوگا جہاں کہ

انھوں نے مسلم مرد و عورت کے ازدواجی حقوق پر بحث کرتے ہوئے ذیل کے کلمات میں اظہارِ حقیقت کیا :۔

"جیسا کہ اوپر ظاہر ہو چکا ہے ایک مسلمان بیوی کو اپنے خاوند کے خلاف وہ حقوق حاصل ہیں جو ایک عیسائی یا کم از کم ایک انگریز بیوی کو حاصل نہیں۔"

اگر آج باقی اقوام میں بھی حالت پہلے سے مختلف نظر آ رہی ہے تو یہ مابعد کی اصلاحات کا نتیجہ ہے، جس کی جانب اولین قدم اسلام نے اٹھایا۔ اور جن اصولوں کو آج ترقی یافتہ سمجھ کر ناز کیا جا رہا ہے۔ وہ اسلام کے پرانے اصول ہیں۔ یا یوں کہئے کہ اسلام کے اصولوں کی ناکام و بد نما نقل ! ؎

اپنی تصویر پہ نازاں ہو تمھارا کیا ہے
آنکھ نرگس کی، دہن غنچے کا، حیرت میری

لیکن اگر پہلے تفریط تھی تو اب افراط کی جانب اقوامِ غیر کا رجحان ہے۔ گویا یہ ردِ عمل ہے، اور وہ اعتدال جو اقوام کی سلامتی کا کفیل ہے۔ وہ قانونِ ایزدی ہی کی شانِ امتیازی میں پائیگے۔

پس اسلام نے عورت کو حقوق مرحمت فرما کر اسے ایک مستقل ہستی عطا کی۔ وہ ایک تنگ و تاریک گڑھے میں پڑی تھی اسے ایک اعلیٰ مقام پر لا کھڑا کیا۔ وہ ذلیل تھی، اسے قابلِ احترام ہستی قرار دیا، اور اس کی زندگی کے ہر مرحلہ کے ساتھ ایک قسم کا تقدس و اکرام وابستہ کر دیا۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ عورت اپنی زندگی میں عام طور پر تین حیثیت سے پیش ہوتی ہے۔ اول بحیثیت ایک کمسن لڑکی کے، دوم بحیثیت بیوی کے، سوم بہ حیثیت والدہ کے۔

بحیثیت کمسن لڑکی کے، جہاں اسلام سے قبل اسے واجب القتل خیال کیا جاتا ہے، اب اس کی پرورش کو سعادت کا ذریعہ قرار دیا گیا، چنانچہ حضور صلعم کا ارشاد ہے :

مَنْ عال جارتین حتّی تبلغا جاء یوم القیمۃ انا و ھو ھٰکذا وضمّ اصابعہ (مسلم)

"جس شخص نے نابالغ ہونے تک دو لڑکیاں پالیں قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح آئیں گے اور اپنی انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔"

بیوی کی حیثیت سے اسکی عزت افزائی اسطرح ہوئی کہ حکم ہوتا ہے :

خیرکم خیرکم لاھلہ۔ انا خیر لاھلی۔

"تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے گھر میں بہترین سلوک رکھے۔ میرا اپنے گھر میں اچھا سلوک ہے۔"

ایک اور حدیث ہے کہ

اکمل المومنین ایمانا احسنھم خلقا وخیارکم خیارکم للنسائھم۔

"تم میں کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور بہترین تم میں سے وہ ہے جو اپنی بیویوں سے بہترین سلوک کرے۔"

بہ حیثیت والدہ کے عورت کو یہ اکرام و تقدس عطا ہوا کہ جنت اسکے قدموں تلے رکھ دی گئی۔ چنانچہ حدیث نبویؐ کا مشہور ترجمہ ہے ؎ جنت کہ رضائے مادر انست
تحتِ اقدامِ مادر انست

گویا دنیا و مافیہا کی بہترین نعمت کو اسکی خدمت سے وابستہ کر دیا گیا۔ یہ ہے عورت پر اسلام کا احسانِ عظیم ! ؎

کل تو تھے ہم میکدہ میں خشک ساحل کی طرح
آج ساقی نے ہمیں قطرے سے دریا کر دیا

---

* 29 Alk 222 (226)

الحمار یحمل الاسفار

(مولانا امجد حیدرآبادی)

ماں نے لڑکے سے کہا جاتے ہوئے بازار کو + گھر کے دروازے کا اے بچے ذرا رکھنا خیال
میں ابھی آتی ہوں تھوڑی دیر میں بازار سے + لاؤنگی تیرے لئے بھی کوئی چیز اے میرے لال
الغرض سمجھا بجھا کر وہ گئی بازار کو + آ گیا بس کھیل کا اک بار لڑکے کو خیال
پٹ نکالے اس نے دروازے کے جھٹ پٹ توڑ کر + اور اس کو لے چلا ہمراہ طفل بدخصال
جا کے تھوڑی دور دروازہ تو رکھا اک طرف + ہوگیا مصروف بس پھر کھیل میں بے قیل و قال

+

آئی جب ماں اس کی تھوڑی دیر میں بازار سے + گھر کا نقشہ دیکھ کر وہ ہوگئی آشفتہ حال
ہیں بلند اقبال غائب اور در ٹوٹا ہوا + لے گئے سب چور جو کچھ گھر میں تھا اسباب مال
گھر سے الٹے پاؤں روتی چیختی واپس ہوئی + مال کا غم، رنج بربادی کا، بچے کا خیال
چار جانب ڈھونڈھتی پھرتی تھی وہ فرزند کو + چاک داماں، چاک دل، آتش بجاں آشفتہ حال
آخر الامر اک گلی میں پہنچی با حالِ تباہ + دیکھا صاحبزادے ہیں مصروفِ بازی بجدال
دیکھتے ہی خستہ جاں کی جان میں جاں آگئی + ہو کے پھر آشفتہ لڑکے سے کیا اس نے سوال
میں نے چھوڑا تھا تجھے در کی حفاظت کے لئے + خوب کی تو نے حفاظت واہ اے فرخندہ فال
میں نے پالا تھا تجھے ظالم اسی دن کے لئے + کر دیا مردار ماں کو تو نے اے بچے حلال
ماں کے اس غصے پہ لڑکے نے متانت سے کہا + اچھی اماں آپ کو تو آگیا ناحق جلال
لیجئے گا یہ ہے دروازہ حفاظت سے رکھا + اب تو دل خوش ہوگیا؟ اب تو ہوا چہرہ بحال؟
اس طرح بے غور و فکر اب تو نہ دو گی گالیاں؟ + ہوگئیں تم تو ذرا سی بات میں آشفتہ حال
ماں نے تھوڑی دیر تو لڑکے کا منہ دیکھا کیا + پھر وہاں سے گھر کو واپس ہوگئی بے قیل و قال

+

ہے یہی حالت ہماری نسبتِ قرآن پاک + جلد ہاتھوں میں لئے پھرتے ہیں ہم در کی مثال
ہر ورق قرآن کا گل سے زیادہ محترم + شکل غنچہ وصعت میں اس کی زباں ہے منہ میں لال
کیسی خوش الحانی سے کرتے ہیں تلاوت واہ وا + ایک شب میں پڑھتے ہیں قرآنِ کامل باکمال
حفظ کرتے ہیں کلام اللہ اک اک حرف ہم + پر نہ کچھ مطلب سے مطلب ہے نہ معنی کا خیال

الحمار یحمل الاسفار کے مصداق ہیں
تشنہ لب داد یم جاں بر چشمۂ آبِ زلال

(صراطِ مستقیم)

حضرت عمر فاروقؓ اور بڑھیا

(ڈراما)

(از رانا مقبول احمد صاحب سہامی)

افراد: - (۱) حضرت عمر بن خطابؓ - (۲) حضرت عباسؓ (۳) ایک بڑھیا - (۴) بڑھیا کے بچے -

وقت: زمانہ خلافتِ حضرت عمر بن خطابؓ -

منظرِ اول

(ایک رات کے اندھیرے میں مدینہ کی ایک گلی)

ایک طرف حضرت عباسؓ چلے آرہے ہیں اور دوسری طرف سے ایک اعرابی -

اعرابی: (حضرت عباسؓ کے نزدیک پہنچ کر) عباس! میرے ساتھ آ -

حضرت عباسؓ: (اعرابی کو حیرانی سے دیکھتے ہیں اور پھر پہچان لیتے ہیں) السلام علیک - امیر المومنین! آپ اس وقت کہاں جا رہے ہیں؟

حضرت عمرؓ: ذرا گشت لگانے -

(حضرت عباس امیر المومنین کے پیچھے پیچھے ہو لیتے ہیں - دونو مدینہ کی تمام گلیوں میں سے ہوتے ہوئے آبادی کے اختتام کے قریب پہنچ جاتے ہیں - اس جگہ پر دائیں طرف ایک خیمہ میں سے بچوں کے رونے کی آوازیں آرہی ہیں - حضرت عمر وہاں کھڑے ہو کر اسکے اندر جھانکنے لگتے ہیں - خیمہ کے اندر ایک بڑھیا اور کچھ بچے بیٹھے ہیں - بچے کھانا مانگ رہے ہیں - سامنے انگیٹھی پر ہنڈیا پک رہی ہے -)

حضرت عباسؓ: (کچھ دیر بعد) امیر المومنین! دیر ہو رہی ہے اب آپ کس لئے ٹھہرے ہوئے ہیں -

حضرت عمرؓ: جب تک یہ بڑھیا اپنے بچوں کو کھانا نہ دے

چکے گی۔ میں یہاں سے نہیں جاؤنگا۔

(آدھ گھنٹہ گذر جاتا ہے)۔

حضرت عمرؓ: عباس! چلو اس بڑھیا سے کچھ پوچھیں۔

(امیرالمومنین خیمہ میں داخل ہوتے ہیں اور پیچھے پیچھے عباسؓ بھی)۔

حضرت عمرؓ: السلام علیکم۔

بڑھیا: وعلیکم السلام۔

حضرت عمرؓ: بڑی بی! یہ بچے کیوں رو رہے ہیں؟

بڑھیا: بچارے بھوکے ہیں۔ روٹی مانگتے ہیں۔

حضرت عمرؓ: بھوکے ہیں تو انھیں کچھ دیتی کیوں نہیں؟ وہ ہنڈیا کس لئے پکائی ہے؟

بڑھیا: ہنڈیا میں کچھ ہو تو دوں۔ اس میں تو محض انکے بہلانے کے لئے کنکر ڈال رکھے ہیں۔ بیچارے خود ہی رو دھو کر تھک جائینگے تو سو جائینگے۔

حضرت عمرؓ ہنڈیا کی طرف بڑھتے ہیں اور اسمیں نظر ڈالتے ہیں)

حضرت عمرؓ: اس کا کیا مطلب ہے؟

بڑھیا: انھیں بہلانے کے لئے بہانا ہے۔ میں انھیں کہہ چھوڑتی ہوں کہ دیکھو کھانا پک رہا ہے۔ تیار ہو جائیگا تو کھا لینا۔

حضرت عمرؓ: (کانپ کر) تیرے پاس کھلانے کو کچھ نہیں؟

بڑھیا: نہیں بیٹا! میں بہت غریب ہوں۔ میرا کوئی بہن بھائی خاوند یا نزدیکی رشتہ دار بھی نہیں۔

حضرت عمر: پھر تو امیرالمومنین کے پاس فریاد کیوں نہیں کرتی کہ وہ بیت المال میں سے تیرا وظیفہ مقرر کر دیں۔

بڑھیا: خدا کرے وہ مر جائے۔ اسکے جھنڈے سرنگوں ہو جائیں اس نے مجھ پر بہت ظلم کیا ہے۔

حضرت عمرؓ: (کانپ کر) بڑی بی! عمر بن خطاب نے تم پر کیا ظلم کیا ہے؟

بڑھیا: ہاں! اس نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے۔ حاکم کو چاہئے کہ اپنی رعایا کے حالات سے واقف رہے۔ اور مجھ جیسے غریب اور بےبس لوگوں کی مدد کرے۔

حضرت عمرؓ: مگر اسے تیری اس حالت کا پتہ کس طرح چلے۔ تجھے چاہئے کہ تو خود اسے اپنے حال سے آگاہ کرے۔

بڑھیا: نہیں، نہیں۔ راعی کو خود اپنی رعایا کا پتہ ہونا چاہئے ممکن ہے کہ کوئی غریب بیچارا فریاد کرنے لگے۔ تو اس پر حیا غالب آجائے۔ راعی کو رعایا کے پاس جانا رعایا کے راعی کے پاس جانے سے اچھا ہے۔ پس اگر عمر ایسا نہیں کرتا تو وہ ظالم ہے۔

حضرت عمرؓ: بڑی بی! تو نے سچ کہا۔ تو بچوں کو بہلائے رکھ۔ میں ابھی آتا ہوں۔

(حضرت عمرؓ خیمہ سے باہر نکل جاتے ہیں اور پیچھے پیچھے عباسؓ بھی)

منظر دوم

(مدینہ میں بیت المال کا گودام۔ وقت: رات کا آخری تہائی حصہ)

(حضرت عمرؓ اور حضرت عباسؓ داخل ہوتے ہیں اور حضرت عمرؓ ادھر ادھر دیکھ کر آٹے کی بوریوں کی طرف جاتے ہیں۔)

حضرت عمرؓ: (ایک پچاس سیر کی بوری کی طرف اشارہ کر کے)

عباسؓ! اسے میرے کندھے پر رکھدے۔
(عباسؓ بوری کو اٹھا کر حضرت عمرؓ کے کندھے پر رکھدیتے ہیں)
"اور تو وہ گھی کا پیپہ اٹھالے"۔
(دونوں باہر نکل جاتے ہیں اور بڑھیا کے خیمے کی طرف چل پڑتے ہیں۔ بوری میں سے آٹا گر گر کر حضرت عمرؓ کے ماتھے اور آنکھوں پر پڑ رہا ہے۔ اور وہ بوری کے بوجھ کے نیچے ہانپ رہے ہیں)

حضرت عباسؓ: یا امیرالمومنین! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ آپ بہت تھک گئے ہیں۔ بوری مجھے دے دیں۔ میں اٹھائے لیتا ہوں۔ اور گھی آپ اٹھالیں۔

حضرت عمرؓ: نہیں۔ بالکل نہیں عباس! کیا قیامت کے دن بھی تو میرے گناہوں اور ظلموں کا بوجھ اٹھائے گا؟ اور جان لے عباس! لوہے کے بڑے بڑے پہاڑوں کا بوجھ اٹھانا ایسی ناانصافیوں کے بوجھ اٹھانے سے آسان ہے۔ اور خصوصاً ایسی ناانصافیاں جو اس بڑھیا جیسے بےکسوں پر ہوں۔ او خدا! او خدا! ہم پر رحم کر۔ جلدی چلو عباس! کہیں بیچارے بچے بھوکے ہی نہ سو جائیں۔
(حضرت عمرؓ آٹے کے بوجھ سے نیچے بالکل دبے جارہے ہیں مگر جسقدر جلد جلد ہو سکتا ہے قدم اٹھا رہے ہیں۔)

منظر سوم

(بڑھیا کا خیمہ)

(حضرت عمرؓ بوری اٹھائے ہوئے اور حضرت عباسؓ گھی کے پیپے کے ساتھ داخل ہوتے ہیں اور دونوں چیزوں کو ایکطرف رکھدیتے ہیں۔)

حضرت عمرؓ: لو بڑی بی! خوراک آگئی۔
(حضرت عمرؓ خود آگے بڑھکر چولھے پر سے ہنڈیا اتار کر اسے صاف کرتے ہیں۔ پھر اس میں کچھ گھی ڈال کر چولھے پر رکھ دیتے ہیں۔ مگر آگ بجھی جارہی ہے۔)

حضرت عمرؓ: بڑی اماں! تمھارے پاس ایندھن تو ہوگا؟

بڑھیا: ہاں بیٹا! وہ پڑا ہے (اشارہ کرتی ہے)
(حضرت عمرؓ تھوڑا سا ایندھن اٹھا لاتے ہیں۔ لکڑیاں گیلی اور سبز ہیں۔ انھیں چولھے میں لگا کر حضرت عمرؓ پھونکیں مارنے لگتے ہیں۔ لکڑیوں کا دھواں ان کی ریش مبارک کے بالوں میں بھر رہا ہے اور آنکھیں اندھی کئے جارہا ہے۔ جب وہ پھونک مارنے کے لئے سر جھکاتے ہیں تو ان کی داڑھی زمین پر لگتی ہے۔ جس سے وہاں زمین صاف ہوگئی ہے۔ آگ جلا کر حضرت عمرؓ ہنڈیا میں تمام چیزیں وغیرہ ڈال کر کھانا تیار کر دیتے ہیں۔ اور پھر اسے ایک تھالی میں الٹا دیتے ہیں۔ اور پھر بچوں کے پاس بیٹھکر انھیں خود اپنے ہاتھ سے کھلاتے ہیں۔)

حضرت عمرؓ: بڑی اماں! میں امیرالمومنین کا رشتہ دار ہوں۔ میں کل انھیں تمھارا حال سنا کر تمھارا وظیفہ مقرر کروادونگا اب میں جاتا ہوں۔ السلام علیک۔

بڑھیا: وعلیکم السلام۔ جاؤ بیٹا، خوش رہو۔
(حضرت عمرؓ مع حضرت عباسؓ خیمہ سے باہر نکل جاتے ہیں۔ بچے خوشی سے کلکاریاں مار مار کر کھیل رہے ہیں۔)

حضرت عمرؓ: خدا کی قسم۔ عباس! جب میں نے بڑھیا کو اپنے بچوں کو کنکروں کے ساتھ بہلاتے ہوئے دیکھا۔ تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ بڑے بڑے پہاڑوں میں زلزلہ آگیا ہے۔

اور وہ تمام کے تمام ٹوٹ کر میری کمر پر آپڑے ہیں۔ اور پھر جب میں نے بچوں کو خوشی اور آرام سے سوتے ہوئے دیکھا تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ وہ تمام پہاڑ میری کمر پر سے ہٹ گئے ہیں۔

(باقی تمام راستہ خاموشی کے ساتھ کٹ جاتا ہے اور حضرت عمرؓ کے گھر پہنچکر دونوں اس میں داخل ہوجاتے ہیں۔)

پردہ

نامۂ محبت بنام ہمشیرہ

(ایک موزوں طبع مبتدی خاتون کے قلم سے)

از والدہ محبوب احمد رہتکی

مری پیاری باجی کو بعد سلام + پہنچ جائے میری طرف سے پیام
مجھے ہر گھڑی یاد آتے ہیں سب + نہیں مخفی تم سے کہ ہے کیا سبب
میں تم سب سے جس وقت رخصت ہوئی + عجب دل کو اس وقت تھی بیکلی
جدائی سے تھا سب کی دل بے قرار + بڑھا اور آکر یہاں اضطرار
نہ تھی غم سے اس وقت گرچہ سکت + دو جانہ میں پہنچی میں با عافیت
وہ حسرت بھری والدہ کی نظر + کیا پیار پھر سر مرا تھام کر
وہ تم سب سے ملنا۔ وداع و سلام + زباں پر مرے رخصتی وہ کلام
وہ ملنا گلے سے لگانا مجھے + مجھے یاد آتا ہے ہر صبح و شام
شبِ عید میلاد تھی کیا خوشی + وہ تم سب کے ملنے سے بے حد ہوئی
نہ کچھ اب کے جی بھر کے میں مل سکی + یہی ایک بس دل میں حسرت رہی

جو خوش میرے آنے سے بیگم ہوئیں + بڑی مجھ پہ شفقت وہ کرنے لگیں
بٹھایا محبت سے جب اپنے پاس + نہ مجھ سے ادا ہو سکا کچھ سپاس
ہیں بیگم تو حد سے سوا مہرباں + میں احسان ان کے کروں کیا بیاں
خدا ان کو خوش اور خرم رکھے + ہر اک طرح سے ان کو بے غم رکھے
اگرچہ عزیزوں سے میں دور ہوں + یہاں سب کی آنکھوں کا میں نور ہوں

[illegible]

[illegible]

وہ الفت عنایت سے مجھے آپ کی + فراموش ہوتی نہیں اک گھڑی
وہ ہنسنا وہ مل بیٹھنا اب کہاں + یہی عرض ہے اب تو حسرت کناں
خدا جانے اب کب ملاقات ہو + محبت کی الفت کی پھر بات ہو
دعا ہے رہو شاد و خرم مدام + رہے ہر جگہ عافیت سے قیام
مسرت ہو پیشِ نظر ہر گھڑی + بہاریں بھی تم دیکھو اولاد کی
رکھے اللہ رفعت جہاں کو سدا + اور اشرف علی کو بھی پہنچے دعا
میری والدہ سے ہے یہ التجا + ہو مقبول میرا سلام و دعا
یہ اک اور ہے عرض اے نیکنام + دولھا بھائی صاحب سے کہنا سلام

لکھوں اس سفر کا بھی کچھ حال اب + رہو مطمئن تا کہ تم سب کے سب
دوشنبہ کے دن صبح کے چھ بجے + دوجانہ سے دہلی میں ہم آ گئے
کیا سارے دن ہم نے دہلی قیام + گئی بھائی کے گھر بھی میں شاد کام
چلے گھر سے پھر رات کے نو بجے + تو بس ریل گاڑی سے ہم چل دئے
جونہی کالکا پہنچے ہم چھ بجے + اتر ریل سے پھر روانہ ہوئے
چلی کار جب پیچ کھاتی ہوئی + طبیعت بھی چکر لگانے لگی
دو گھنٹے میں سولن میں آ پہنچے ہم + لگے کرنے شکرِ خدا دمبدم
اک عمدہ سی کوٹھی میں ہم ہیں مقیم + کسی طرح کا غم نہ کچھ خوف و بیم
ہے موسم یہاں کا بہت خوشگوار + مزے سے گذرتے ہیں لیل و نہار
غرض ہر طرح سے میں خوش ہوں یہاں + دعا ہے کہ ہوں آپ سب خوش وہاں

ہے امید یہ تم سے دوگی جواب + کسی سے نہ لکھوانا پر اے جناب
یہ اک بات اور یاد رکھنا مری + نہ مضموں کسی اور کا ہو کبھی
یہ ہے جرم اخلاق کا اک بڑا + کہ لکھا ہوا دوسرے کا لکھا
قبول آپ سب کریں اے نیکنام + غریب الوطن کی طرف سے سلام

شیما رضی اللہ عنہا

(از جناب داعی الی الحق سالار تبلیغ خانیوال)

معرکۂ کارزار گرم ہے، ہر طرف تلواریں برس رہی ہیں ہاتھ پاؤں موسم خزاں کی طرح کٹ کٹ کر زرد ہوتے جا رہے ہیں۔ موت کی تصویر ہر طرف آویزاں نظر آ رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آج غزوۂ حنین میں دشمن نے دفعتاً اس زور سے حملہ کیا ہے کہ بارہ ہزار آدمیوں میں سے ایک بھی کو کبۂ نبوی کا پاسبان نظر نہیں آتا لیکن "مرکز حق" اپنی جگہ پر قائم ہے اور یہ پُر جلال آواز گونج رہی ہے:

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ - "میں پیغمبر ہوں اور جھوٹا پیغمبر نہیں ہوں" (صحیح بخاری جلد ۲ صـ۶۲۱)

عباس رضی نعرہ لگاتے ہیں

"او گروہِ انصار! او اصحاب الشجرہ!!"

یہ پُر اثر آواز بجلی کی طرح کوندتی ہے اور تمام فوج دفعتاً پلٹ کر میدان کا رنگ بدل دیتی ہے۔ کفار بھاگ جاتے ہیں۔ بنو مالک جم کر لڑتے ہیں۔ لیکن ستر تڑپتے لاشے اور عثمان بن عبد اللہ کی سسکتی ہوئی جان ان کے پاؤں اکھیڑ دیتی ہے!

کفار کی شکست خوردہ فوج اوطاس میں جمع ہو رہی ہے۔ درید بن الصمہ کئی ہزار فوج لیکر اوطاس میں پہنچ چکا ہے۔ ابو عامر اشعری رضی درید کے بیٹے کے ہاتھوں شہید ہو جاتے ہیں۔ ابو موسیٰ اشعری رضی دشمن کو قتل کر کے علم چھین لیتے ہیں۔ ربیعہ بن رفیع کے ہاتھوں درید قتل ہو جاتا ہے تو ہزارہا اسیرانِ جنگ بارگاہِ نبوی میں حاضر کئے جاتے ہیں۔ ایک خاتون گرفتار ہو کر جب سالار فوج کے پاس پہنچتی ہے تو وہ نہایت جرأت سے کہتی ہے!

خاتون: "میں تمہارے نبی کی بہن ہوں۔"

سالار: "تصدیق کے لئے بارگاہ نبوی میں لے جاؤ۔"

خاتون: "آپ نے مجھے پہچانا؟ میں وہی شیما تو ہوں جس کی ماں نے آپ کو دودھ پلایا تھا!

حضور (صلعم): (اس جرأت اور بیخوفی سے متاثر ہوتے ہیں) "اچھا!"

شیما رضی: "آپ کو اپنی پشت کا وہ نشان دکھا سکتی ہوں جو بچپن میں آپ کے دانت مبارک سے کھیل میں لگ گیا تھا۔ اب تو آپ کو ضرور یاد آ گیا ہو گا؟"

حضور (صلعم): (فرطِ محبت سے آنکھوں میں آنسو بھر آئے) "اچھی شیما! تم میری چادر پر بیٹھو۔ میں تمہاری عزت ماں جائی بہن کی طرح کرنا برادرانہ فرض سمجھتا ہوں اور اپنے بھائی کی طرف سے یہ چند بکریاں اور اونٹ بطور تحفہ قبول کرو! اب جی چاہے تو میرے گھر چل کر رہو اور اپنے گھر جانا چاہو تو ابھی انتظام کئے دیتا ہوں!"

شیما رضی: "بھائی مجھے اپنے خاندان میں واپس جانے کی اجازت دیجئے میرا دل یہاں لگتا نہیں!"

حضور (صلعم) نہایت احترام کیساتھ انکو واپس بھیجتے ہیں! (طبقات ابن سعد)

یہ وہی قوم ہے جو کبھی لڑکیوں کو زندہ در گور کرنا باعث فخر سمجھتی تھی اور یہ وہی جنگ ہے جو ظلم و ستم اور جہالت و وحشت کا مجموعہ ہوا کرتی ہے۔ رحمۃ للعٰلمین کے تہذیب و تزکیہ اور اسلام کی تعلیم ربانی نے اس کو اعلائے کلمۃ اللہ، قیامِ امن، رفع مفاسد اور نصرتِ مظلوم کی صورت...! میں بدل دیا ہے - [illegible]!

قطعہ تاریخ

برمرگ مادر غم خوار خویش گفتہ

۱۱ / اگست ۱۹۳۷ء

[illegible] عبداللطیف صاحب تپش [illegible] کی والدہ [illegible] انتقال [illegible]

* قطعہ [illegible] کی صورت میں [illegible] مادہ تاریخ [illegible] خدا مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندوں کو صبر جمیل عطا کرے۔ (ادارہ)

جناب والدہ دار الشفائے خلد میں آخر + گئیں کیسی سبک ہو کر جہانِ درد و درماں سے
بزرگی، نیک خوئی ختم تھی ان پر خدا بخشے + ہمیشہ اپنے بیگانے کی خدمت کی دل و جاں سے
صفائے دل کی ان کی روشنی تھی سارے گھر بھر میں + بھرا تھا سینۂ بے کینہ نورِ پاک یزداں سے
دعائیں ایک دن بھولیں نہ ہم خفتہ نصیبوں کو + ہمارے عیب ڈھانکے عمر بھر شفقت کے داماں سے
سدھاریں جن کے پاؤں کے تلے کہتے ہیں جنت تھی + ہوئیں رخصت وہ جن کے سامنے ڈرتے تھے عصیاں سے
رہا باقی نہ اب پشت و پناہِ زندگی کوئی + اچٹ جاتی ہے بہروں نینداس خواب پریشاں سے

تپش یہ مصرعہ تاریخ بھی افسانۂ غم ہے
نہوں آنسو، رواں ہے شیر مادر چشم حیراں سے

۱۹۳۷ عیسوی

پروفیسر شیخ عبداللطیف تپش ایم اے، ایمرسن گورنمنٹ کالج۔ ملتان

تپ دق کی روک تھام کے طریقے

(مسلسل)

(از جناب ڈاکٹر رام رکھا صاحب انچارج ٹیوبرکلوسس ڈسپنسری جالندھر)

بیماری کی تشخیص: جتنی جلدی صحیح تشخیص ہو جائے اتنا ہی بہتر ہے۔ بیمار اور ڈاکٹر دونوں کے لئے بہتر ہے۔ بیمار کے واسطے اس لئے کہ اس کا علاج باقاعدہ جلدی شروع ہو جائے گا۔ اور آغاز بیماری میں علاج کرنے سے ۸۰ فیصدی بیمار تندرست ہو جاتے ہیں۔ دوسرے آغاز بیماری میں اس کو پورے طور پر ہدایات دینے سے

وہ اِدھر اُدھر بے احتیاطی سے نہیں تھوکیگا اور لوگوں میں بیماری نہیں پھیلائیگا۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں اس بیماری کو چھپانے کے لئے کوشش کی جاتی ہے۔ پہلے بیمار خود چھپاتا ہے پھر گھروالے چھپاتے ہیں اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کبھی کبھی معالج بھی چھپاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ علاج کا وقت ہمیشہ کے لئے گزر جاتا ہے۔ اور اس دوران میں وہ دوسروں کو بھی اس میں مبتلا کرنے کا گناہ اپنے ذمہ لے لیتا ہے۔

۲ - جب بیمار کی تشخیص ہوجائے اس کو چاہیئے کہ وہ پورے طور سے ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق ہدایات پر عمل کرے۔ تھوکنے کے لئے ایک برتن نزدیک ہو۔ برتن میں فنیل کا لوشن رہے۔ سوائے اس برتن کے وہ ہرگز ہرگز کسی دوسری جگہ نہ تھوکے ورشام کو اس لوشن کو نالی میں بہادے۔ کھانستے وقت منہ کے آگے رومال رکھے۔

اگر بازار میں یا کسی اور پبلک جلسہ میں جانا ہو۔ تو اپنے پاس ایک چھوٹے سے تھیلے میں چند صاف کپڑے کے ٹکڑے رکھے۔ جب کھانسی آئے۔ بجائے فرش یا دوسری جگہ تھوکنے کے رومال میں تھوکے اور رومال کو تھیلے میں رکھنا چاہیئے۔ گھر جاکر رومالوں کو جلادے۔ یا ابلتے ہوئے پانی میں ڈالکر پھر دھوڈالے۔ اس طرح وہ دوسروں کو بیماری سے بچاسکتا ہے۔ اپنا بھی بھلا اور دوسرے کا بھی بھلا۔

۳ - بیمار کے کمرے میں تندرست آدمی کو سونا نہیں چاہیئے اس کے برتنوں میں یا اس کے ساتھ کھانا نہیں چاہیئے۔ اسکے کپڑے وغیرہ استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ بچوں کو ہرگز بیمار کے کمرے میں داخل نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ اگر ماں بیمار ہو تو بچہ کا دودھ چھڑا دینا چاہیئے۔ بچہ پھول کی مانند ہے۔ اسکو بیماری بہت جلد چمٹتی ہے۔

بیمار کے کھانے کے برتن علیحدہ ہوں۔ ان کو ہر روز ابلتے ہوئے پانی میں دھوڈالنا چاہیئے۔ بستر اور پہننے کے کپڑے الگ ہوں۔ ہفتہ میں دو دفعہ بستر کے کپڑے دھوپ میں ڈالنے چاہیئے۔ بیمار کے کمرے میں کلپیں لگادو تاکہ مکھی نہ گھس سکے۔ گھر کے کھانے والی چیزوں کو مکھیوں سے بچاکر رکھو۔

۴ - **پروپاگنڈا** - ہر ایک شہری کا فرض ہے کہ وہ اپنے ان پڑھ بھائیوں کو وہ باتیں سمجھادیں جو انھوں نے کتابوں سے سیکھی ہیں۔ ماسٹروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے طالب علموں کو تپ دق کے مسئلہ کے متعلق موٹی موٹی باتیں سمجھادیں۔ ڈاکٹر والے حکیموں۔ اخبار نویسوں کا فرض ہے کہ وہ اپنا فرض منصبی سمجھ کر اس کام کو اپنے ذمہ لیں۔

تشخیص تپ دق :-

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ جتنی جلدی دق کی تشخیص ہو جائے اتنا ہی مریض کے لئے اور اس کے لواحقین کے لئے فائدہ مند ہے۔ یہی وقت ہوتا ہے جبکہ بیماری رک سکتی ہے۔ مناسب احتیاط سے اور علاج سے۔ اور اگر بیمار چاہے تو دوسروں کے لئے مضر نہیں ہوسکتا۔ جب مندرجہ ذیل علامات نمودار ہوں فوراً کسی ہونہار اور تجربہ کار ڈاکٹر سے مشورہ لے لینا چاہیئے اور اسکی ہدایات کے اوپر عمل کرنا چاہیئے۔

(۱) کھانسی جس کو ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ہوگیا ہو۔

(۲) ہلکا ہلکا بخار رہتا ہو۔

(۳) بلا وجہ وزن کم ہوتا جاتا ہو۔

(۴) تھوک کے ساتھ خون نمودار ہو۔

(۵) زکام کا یا انفلوئنزا کا بار بار دورا ہوتا ہو۔

(۶) گلے میں گلٹیاں ہوں۔

(۷) بچہ کا رنگ زرد ہوتا جاتا ہو اور وزن نہ بڑھتا ہو۔

ہر ایک ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپلٹی کا فرض ہے کہ تپ دق کی تشخیص کے لئے مناسب انتظام کریں۔ خوش قسمتی سے جالندھر شہر میں ایسا انتظام ہو گیا۔ یہاں ایک ٹوبرکلوسس ڈسپنسری کھل گئی ہے جس کا پہلا کام یہ ہوگا۔ کہ تپ دق کی بیماری کی تشخیص جلد از جلد کریں۔ بیمار کا تھوک وغیرہ معائنہ کرنے کے لئے لیبورٹری بھی کھولی گئی ہے۔ ہر ایک پبلک کا ممبر اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

بیمار کے لئے ہدایات:۔

(۱) بیمار کو کھلے ہوادار مکان میں رکھا جائے۔

(۲) مکان کی کھڑکیاں کھلی رہنی چاہیئے۔

(۳) بیمار کی خوراک طاقتور اور زود ہضم ہو۔

(۴) دودھ مکھن اور پھلوں کا استعمال ضرور ہو۔

(۵) اگر حرارت زیادہ ہو یعنی ۱۰۰ درجہ سے زیادہ ہو تو بیمار کو چاہیئے کہ وہ بستر پر لیٹا رہے۔

(۶) یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ بیمار کے لئے سب سے ضروری بات آرام۔ دوسرے درجہ میں تازہ اور کھلی ہوا تیسرے درجہ میں اچھی خوراک۔ چوتھے درجہ میں دوائی۔ دوائی خواہ کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو جب تک یہی تین چیزیں بیمار کو مہیا نہیں کی جاتیں دوائی کارگر نہیں ہو سکتی۔

امید ہے آپ اس کو پڑھ کر اس پر عمل کرینگے اور دوسروں کو سمجھانے کی کوشش کرینگے۔ یہ انسان کا فرض منصبی ہے کہ جو مفید بات جانتا ہے۔ دوسروں کو بھی اس سے آگاہ کرے

چو مے بینی کہ نابینا و چاہ است
دگر خاموش بنشینی گناہ است

(باقی پھر)

مدرسۃ البنات جالندھر شہر اور عربی زبان کا احیاء

مسلمانوں کے لئے ایک لمحہ فکر

(روزنامہ انقلاب کا ایک مقالہ)

(از حضرت افضل جالندھری)

مدرسۃ البنات جالندھر اب کسی تعارف کا محتاج نہیں اس اپنی قسم کی واحد اسلامی زنانہ درسگاہ نے چند سال کے عرصہ میں جو حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ وہ ماہرین تعلیم کو حیرت میں ڈال رہی ہے عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ عربی زبان نہایت مشکل ہے۔ چنانچہ

سکولوں میں مسلمان طلبہ عربی کو چھوڑ کر دیگر زبانیں پڑھتے تھے۔ اسی طرح پنجاب یونیورسٹی کے عربی امتحانوں میں ہر سال امیدواروں کی تعداد ترقی معکوس پیش کر رہی تھی۔ لیکن مدرسۃ البنات نے ثابت کر دیا ہے کہ عربی زبان اس قدر آسان اور سہل الحصول ہے کہ مسلمان لڑکیاں چند سال میں اس میں دسترس حاصل کر سکتی ہیں۔ امسال حسب معمول یہاں کی طالبات پنجاب یونیورسٹی کے "مولوی عالم" اور "مولوی" کے امتحانات میں شریک ہوئیں۔ اور مقام مسرت ہے کہ سب کی سب نہایت اچھے نمبر لے کر کامیاب ہوئیں۔ محترمہ تمیرا خانم مولوی عالم کے امتحان میں یونیورسٹی میں چہارم رہیں۔ اور پنجاب کے تمام پرائیویٹ امیدواروں میں اول رہیں۔ خورشید بیگم مولوی کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اول اور بشریٰ خانم چہارم رہیں۔

مسلمانوں کا فرض

افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اس مدرسہ کی قدر و قیمت کا ابھی تک صحیح معنوں میں احساس نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ابھی تک مدرسہ کی نہ اپنی عمارت ہے نہ بورڈنگ ہاؤس۔ مدرسہ اور دار الاقامہ کی عمارتیں کرایہ پر لی ہوئی ہیں جن کے کرایہ پر کم و بیش سوا سو روپیہ مہینہ صرف ہوتا ہے۔ اس کے باوجود بھی عمارتوں کی وسعت طالبات کے لیئے کافی نہیں۔ اگر مسلمان اس طرف ذرا سی توجہ بھی کریں تو مدرسہ کی اپنی بلڈنگ بہت جلد تیار ہو سکتی ہے۔ مدرسہ کی عمارت کے لیئے زمین خریدی جا چکی ہے۔ چند کمروں کے وعدے بھی ہو چکے ہیں لیکن روپیہ اس قدر مہیا نہیں ہوا کہ تعمیر کا کام شروع ہو سکے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ بلڈنگ فنڈ میں روپیہ بھیجکر اپنے فریضہ کو ادا کریں۔

مسلمانوں کی ترقی کا راز

یہ امر مسلم ہے کہ مسلمانوں کی تباہی و بربادی کی اصل وجہ ترکِ قرآن ہے۔ جب تک مسلمان اس کتاب پاک پر عمل کرتے رہے ترقی کرتے رہے۔ لیکن جب قرآن شریف مسلمانوں کے نصاب زندگی سے خارج ہو گیا اور اس کی جگہ زید و بکر کے مزخرفات نے لے لی یہ ترقی فوراً رک گئی اور تنزل کا دور شروع ہو گیا۔ بدقسمتی سے تاتاریوں اور ترکوں کے اقتدار کے بعد عربی زبان کی جگہ فارسی اور ترکی زبان نے لے لی۔ اور اس طرح وحدتِ زبان بھی مٹ گئی۔ اس کے بعد قرآن شریف کے تلفظ ہی کو تلاوت سمجھا جانے لگا۔ جب مسلمان قرآن کو پڑھ کر سمجھتے تھے تو اس کے احکام پر عمل کرتے تھے۔ لیکن جب سمجھنا چھوڑ دیا عمل بالقرآن کی جگہ "ثواب" کا نہایت غلط تصور پیدا ہو گیا۔ دوسری طرف غور و خوض کیلیئے ملاؤں نے قرآن شریف جیسی سادہ اور آسان ترین کتاب کو مشکل ترین کتاب ظاہر کر کے مسلمانوں کو برگشتہ کر دیا۔ ایک طبقہ نے قرآن کی معنوی تحریف کر کے پیچیدگیاں پیدا کر دیں۔ جس سے اختلاف کی خلیج وسیع ہو گئی اور آج یہ نوبت ہے کہ وہی قرآن جس نے عرب جیسی جاہل بے دین گمراہ اور وحشی قوم کو دنیا میں تہذیب و تمدن کا علمبردار اور علم و حکمت کا سرچشمہ بنا دیا تھا جس کی بدولت عرب تمام دنیا پر چھا گئے تھے۔ اس قرآن کو مشکل پیچیدہ سمجھ کر ترک کر دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسی قرآن کو چھوڑ دینے سے مسلمانوں پر ذلت و مسکنت چھائی ہوئی ہے۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں ؎

گر تو مے خواہی مسلماں زیستن :
نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن !

تباہی کا احساس اور علاج

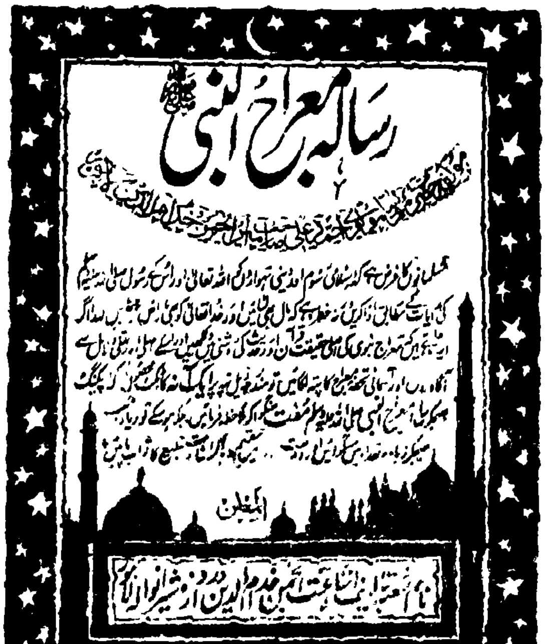
مسلمانوں کی بے حسی، جمود، بے راہ روی، تباہی اور ذلت کے اسباب دریافت کرنے والے اکابر نے یہ تو معلوم کر لیا کہ اس صورت حالات کی وجہ صرف ترک قرآن ہے لیکن اس کا علاج دریافت کرنے کا سہرا حضرت مولنا عبد الحق عباس صاحب جالندھری کے سر ہے۔ مولانائے موصوف کے دل میں قوم کا سچا درد موجود ہے۔ انھوں نے قوم کو سنبھالنے کی مختلف تدابیر سوچیں۔ لیکن انھیں بہت جلد معلوم ہو گیا کہ مغرب کی فرعونی تہذیب کے ہاتھوں ہماری قوم کے افراد اس قدر مردہ اور بے جان ہو چکے ہیں کہ ان کی حالت آسانی سے نہیں سنبھل سکتی۔ البتہ ایک صورت رہ گئی ہے۔ وہ یہ کہ قوم کی لڑکیوں میں رمق سی جان باقی ہے۔ ان کی حالت درست کی جائے۔ ان کو علوم قرآنی سے آراستہ کیا جائے۔ تاکہ جب یہ مائیں بنیں تو جو بچے ان کی آغوش میں تربیت پائیں۔ وہ اپنی دیندار ماؤں کی صحیح اسلامی تربیت سے سچے مسلمان بنیں اور آگے چل کر قوم کے لئے باعثِ صد افتخار ثابت ہوں۔

مدرسہ کا سنگِ بنیاد

اسی خیال سے حضرت مولانا عبد الحق عباس صاحب نے مدرسۃ البنات کو جاری کیا۔ جو اس وقت ہندوستان بلکہ عالم اسلام میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ بزرگانِ دین اس کے متعلق بہترین آرا، کا اظہار کر چکے ہیں۔ اور سب اس امر پر متفق ہیں کہ قوم کی بگڑی ہوئی حالت درست کرنے کا علاج اسی مدرسہ میں مضمر ہے۔

اس مدرسہ کی طالبات عربی زبان میں مکالمے کر سکتی ہیں۔ قرآن کو پڑھ کر سمجھتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں احادیث، تاریخ اسلام، سیرت النبی، سیرت صحابیات، جغرافیہ، حفظان صحت، امور خانہ داری وغیرہ کی بہترین تعلیم موجود ہے۔ غرضیکہ اس مدرسہ کا نصاب ختم کر کے ایک لڑکی صحیح معنوں میں اسلامی تعلیم کی جیتی جاگتی تصویر بن جاتی ہے۔ پس تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس مدرسہ کی عمارت کیلئے دل کھول کر چندہ بھیجیں۔ ترسیل زر کا پتہ :-

سیکرٹری انجمن مدرسۃ البنات جالندھر شہر



شکرپارے

از جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی

ہندو مسلم شادی:۔ تھرپارکر (سندھ) کے ضلع میں صدیوں سے ایک عجیب رسم جاری ہے اور آجکل کی ہندوؤں کی تیزی اور ترقی نے اس پر ذرا بھی اثر نہیں کیا۔ وہاں مسلمانوں کی ایک قوم ارباب ہے اس قوم کے مردوں کی شادی چارسو برس کے برابر وہاں کی ایک اچھوت قوم کی لڑکیوں سے ہوتی رہی ہے اور اس خبر پر ۹ مئی ۱۹۳۷ء کے بمبئی ٹائمز با تصویر میں سخت حیرت ظاہر کی گئی تھی۔ لڑکی کے باپ کے گھر پر شادی ہندوانی رسم کے مطابق ہوئی ہے۔ دولھا اپنے گھر جا کر اسلامی طریقہ سے اس لڑکی سے نکاح کرتا ہے۔ لڑکی کا مذہب تبدیل نہیں کیا جاتا۔ دونوں اپنے اپنے مذہب اور رسموں کے پابند رہتے ہیں۔ نام بھی وہی رہتے ہیں۔ کھانے پینے کے دستور بھی برابر قائم رہتے ہیں۔ مثلاً گائے کا گوشت استعمال نہیں ہوتا۔ مسلمان شوہر ان باتوں میں کسی قسم کا دباؤ اپنی ہندو بی بی پر نہیں ڈالتا۔ گھر کے احاطہ میں تلسی کا پودا رکھا جاتا ہے۔ ہندو تہوار منائے اور ہندو برت رکھے جاتے ہیں۔ بچے سب کے سب مسلمان ہوتے ہیں۔ لڑکیاں مسلمان قوموں میں بیاہی جاتی ہیں۔ اس راجپوت قوم کے لڑکے اپنی قوم میں بیاہے جاتے ہیں اور وہ بدلہ میں مسلمان لڑکی نہیں لیتے۔ مسلمان اپنے لڑکے راجپوت قوم میں بیاہتے ہیں اور مسلمان قوم میں نہیں بیاہتے۔ لوگوں نے کوشش کی کہ ہندو یہ عجیب رسم چھوڑدیں مگر کامیابی نہ ہوئی۔ ارباب بھی اپنے ہم مذہبوں کی طعن تشنیع کی پروا نہیں کرتے۔ حال میں اس قوم کے ایک بڑے آدمی کی بیوی مرگئی۔ اس نے ایک مسلمان بیوہ یا مسلمان کنواری سے بیاہ کرنے سے انکار کردیا اور اس نے کہا کہ اگر اسے اس راجپوت قوم سے کوئی لڑکی نہ ملی تو ساری عمر رنڈوا رہنا اسے منظور ہے۔ لیکن مسلمان عورت سے بیاہ کرنا منظور نہیں۔

چونکہ سندھ پر مسلمانوں کے سب سے اول حملے ہوئے۔ اس لئے ممکن ہے کہ ان دونوں قوموں نے روز روز کی لڑائی کا فیصلہ کرنے کا یہ طریقہ سوچا ہو۔ شاید اکبر نے اسی قوم سے یہ سبق حاصل کیا تھا۔ یہ خبر کیسی عجیب اور ناقابلِ یقین معلوم ہوتی ہے!

شہد کی مکھی کا کام:۔ شہد کی مکھی پھولوں میں ہزاروں میل کا سفر کرکے ان کا رس چوس کے اسے آبِ حیات کی صورت میں یکجا کرتی ہیں۔ ہفتوں موم کے خانے بنانے میں مصروف رہتی ہیں تاکہ یہ آب حیات ان میں رکھا جاسکے۔ اس عرصہ میں دن رات اس پانی سے رس کو اپنے پروں سے ہزاروں مکعب فٹ ہوا پہنچا پہنچا کر گاڑھا اور قوت بخش بناتی ہیں۔ پھر اس کو ان خانوں میں رکھا کر کئی کئی روز ان کا منہ ہوا روکنے والے موم کے ڈھکنوں سے بند کرتی ہیں۔ اسوقت یہ شہد اپنی آخری مکمل صورت میں ہوتا ہے۔

امریکہ میں عورتوں کا غلبہ:۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی دولت کا ستر فیصدی حصہ عورتوں کے قبضہ میں ہے۔ بیمہ کا آخری فائدہ اٹھانے والوں میں

۸۰ فیصدی عورتیں ہیں اور ۵۰ ، فیصدی وصیتوں کی مقدار اور ۶۵ فیصدی بنکوں کی امانتوں کی، چالیس فیصدی زمینوں کی مالک ہیں۔ اگر یہی رفتار رہی تو خیال ہے کہ کچھ عرصہ میں ہی سو فیصدی دولت ان کے ہاتھ میں آ جائیگی۔

نہایت خطرناک غلطی ہے: ہر ایک میٹھی میٹھی بات کرنے والے کو اپنا دوست سمجھ لینا اور اس کے سامنے دل کھول کے رکھدینا، آزمائے ہوئے کو دوبارہ آزمانا۔ اپنا بھید دوسرے سے کہہ کر اس سے اسے اپنے ہی تک رکھنے کی درخواست کرنا، سب کو اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کرنا، آدمی کی ظاہری صورت دیکھ کر رائے قائم کر لینا، اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا اور کسی غیبی بخشش کی توقع رکھنا، اپنے ہمیشہ تندرست خوبصورت اور آسودہ حال رہنے کی امید باندھے رکھنا، کسی کام کو ادھورا دوسرے وقت پر پورا کرنے کے لئے چھوڑ دینا، دو چار دفعہ کر کے چھوڑ دینے کی نیت سے کوئی عیب کرنا، جو کام خود نہ کر سکے اسے سب کے لئے بھی ناممکن سمجھنا، ماں باپ کی خود خدمت نہ کرنا اور اپنی اولاد سے خدمت کی امید رکھنا، لوگوں کی تکلیف میں حصہ نہ لیتے ہوئے دوسروں سے اپنی تکلیف میں حصہ لینے کی آرزو رکھنا، دوسروں سے بدی کر کے خود آرام میں رہنے کا بھروسہ کرنا، اپنے آپ کو سب سے زیادہ عقلمند اور قابل آدمی سمجھنا، بیکاری میں آئندہ کے لئے خیالی پلاؤ پکا پکا کے مگن رہنا۔

بہادر شاہ کا بیٹا: حبش سے ایک ہندوستانی عدن میں پناہ لینے کیلئے آیا ہے۔ اسکا نام حاجی احمد ہے، مگر وہ کہتا ہے کہ میرا اصلی نام نادر شاہ تھا۔ جو میرے پکڑے جانے کے خوف سے میری ماں سردار بیگم زوجہ بہادر شاہ ظفر نے بدل دیا تھا میری عمر اسوقت سات سال کی تھی اور ہم نینیتال والوں کے ساتھ پہلے بھوپال آئے۔ اسوقت ہمارے دیگر رشتہ دار فوجی عدالت میں پیش ہو ہو کے قتل کئے جا رہے تھے۔ وہاں سے ہم حیدر آباد دکن گئے۔ نظام نے ہمیں مکہ بھیجدیا جہاں ہمیں سردار بیگم کی وفات تک پنشن ملتی رہی۔ میں حبش میں ہاتھی دانت وغیرہ کی تجارت کرتا رہا اور سونے وغیرہ کی کانیں کھودنے کی حکومت حبش سے مجھے اجازت مل گئی۔ میں نے حبشی عورتوں سے کوئی ۱۵۰ دفعہ شادی کی ہوگی۔ وہاں میرے کئی جوان بیٹے ہوئے۔ اب اسکے ساتھ اس کا سات سالہ لڑکا ہے۔

بہادر شاہ کا ایک حقہ بھرنے والا ہنڈولے والوں کے ڈیرہ ساتھ شاہ آباد کرنال میں دیکھا گیا۔ اسکی عمر ۱۲۵ سال کی ہے اور بالکل بہرا اور کم نظر ہے۔ چہرہ پر رونق ہے اور بدن پر کوئی جھری نہیں۔ غدر میں اپنی عمر ۴۴ سال کی بتاتا تھا۔ کہتا تھا کہ میں بہادر شاہ کا حقہ بھرنے پر نوکر تھا۔ غدر کی باتیں کرتا کرتا رو پڑتا تھا۔ دانت دوبارہ نکلے ہیں۔ جن سے دانے خوب چبا لیتا ہے۔

بھورے اور کنگے: مشتری سب سے بڑا سیارہ ہے۔ اس کا قطر ۸۶۵۰۰ میل ہے۔ عطارد سب سے چھوٹا ہے۔ اسکا قطر ۳۰۳۰ میل ہے۔

ہمالیہ کی چڑھائی میں آدمی کے پاؤں کے سے برف پر نشان پائے گئے۔ وہاں والے کہتے ہیں کہ یہ نشان برفانی آدمی کے پاؤں ہیں جو بڑا خوفناک ہے۔ قلی وغیرہ اس سے بڑا خوف کھاتے ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ وہ نشان لنگور کے پاؤں کے ہیں جو مضبوط بدن کا ۴½ فٹ اونچا جانور ہے اور اسکے پاؤں آدمی کے پاؤں سے ذرا ہی چھوٹے ہوتے ہیں۔

ایک امریکی ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ ام الصبیان (دکبیڑے) میں بالکل آرام پہنچایا جائے۔ کمرہ میں تیز روشنی اور آواز زور کی نہ ہو۔ پلنگ نہ چرچرائے اور اپسم سالٹ (Epsom Salts) دیا جائے۔ اس طریقہ سے موت کی

سگھڑ سہیلی

از جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے - ایل ایل بی

گھر میں احتیاطیں: سڑک پر بیہوشی سے چلنے میں چوٹیں آتی ہیں لیکن گھر میں سڑک سے زیادہ حادثے پیش آتے ہیں۔ اسلیئے گھروں میں احتیاط کی بہت زیادہ ضرورت ہے بھاری سامان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ گھسیٹ کے لے جانے میں اندرونی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جو بہت تکلیف دیتی ہیں اور بعض اوقات ساری عمر پریشان کرتی ہیں۔ کسی چیز کو گھسیٹنے یا اٹھانے سے پہلے اس کا پورا اندازہ کرلینا چاہیئے۔ کہ یہ تمھارے بس کا روگ ہے یا نہیں۔ یہ تمھاری طاقت سے باہر تو نہیں ہے۔

باورچی خانہ کی چیزیں احتیاط سے ایک جگہ رکھ دینی چاہئیں۔ رات کے وقت اندھیرے میں بعض دفعہ وہاں جانیکا اتفاق ہوجایا کرتا ہے کوئی چیز راستہ میں ہو اس سے ٹھوکر لگے یا اس میں پاؤں الجھ جائے تو آدمی منہ کے بل گر پڑتا ہے اور ایک دو دانت جھڑ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے باورچی خانہ میں ترکاری وغیرہ کے کترنے کے لئے تیز چاقو یا چھری نہ رکھی جائے۔ اس سے یونہی سا تیز یا کند اچھا ہے۔ کترنے یا چھیلنے میں زیادہ محنت کرلینا اس سے کہیں اچھا ہے کہ جلدی میں یا بے خیالی میں چاقو ترکاری کو کاٹتا ہوا ہاتھ میں اتر جاتا ہے اور گھاؤ کر دیتا ہے۔ کند چھری میں اسکا امکان بہت ہی کم ہے۔ گھاؤ ہو جانے پر فوراً ہیڈروجن پر اکسائڈ لگائیں۔

تیل کا چولھا اگر کام اچھی طرح نہ کرے فوراً اسے ہٹا دو۔ اسکی نلکی کے پھٹ جانیسے موتیں واقع ہوتی رہتی ہیں۔ اس سے ایسی حالت میں ضد کرکے اسے چلائے جانا عقلمندی نہیں۔

بچے دیوار میں تصویریں ٹھوکنے یا اتارنے کے بڑے شائق ہوا کرتے ہیں۔ کرسی میں مونڈھا یا مونڈھے پر مونڈھا رکھ کر چڑھ جایا کرتے ہیں۔ وزن قائم نہ رہنے سے بڑے بڑے حادثے ہوجاتے ہیں۔ مونڈھا کسی دوسرے نے مضبوطی سے پکڑ لینا چاہئے اور تصویریں دوسرے سے لیتے یا دیتے رہنا چاہئے۔ یہ نہ کیا جائے کہ ایک ایک تصویر خود اتر اتر کے نیچے اتارو یا اٹھاکے اوپر لے جاؤ۔

ریڈیو کا، بجلی کا تار یا بجلی کا میز کا لمپ چھونے میں نہایت احتیاط برتنی چاہیئے۔ گیلے کپڑے سے کبھی بجلی کا تار وغیرہ صاف نہ کیا جائے۔ کیونکہ نمی سے بجلی پھوٹ آتی ہے اور ایسی حالت میں جان جانے کا ڈر ہے۔ اسیطرح گیلے ہاتھوں سے کبھی کسی بجلی کی چیز کو نہ چھوا جائے۔

کھانے سے دق: ایک دق کے بیمار نے بتایا ہے کہ آدمی صرف کھانے پینے کی احتیاط کی بدولت اس موذی مرض سے چھٹکارا پا سکتا ہے۔ وہ خود بری طرح رہا۔ لیکن ایک ڈاکٹر کے کہنے سے اس نے اپنے ہاضمہ کی طرف توجہ کی۔ اس کی ہدایت یہ تھی کہ کوئی چیز نہ کھاؤ جسمیں میدہ (سفید آٹا) نمک یا سفید بورا یا مصری ملی ہو کوئی تلی ہوئی یا بھنی ہوئی چیز نہ کھاؤ اور نہ وہ ترکاریاں جو ابلی ہوئی ہوں۔ کھانا کھاتے وقت پانی ہرگز نہ پیو۔ چنانچہ یہ شخص ان ہدایات پر عمل کرنیسے پہلے ہی روز سے اپنی صحت میں فرق دیکھنے لگا۔ اس کی خوراک کا نقشہ دلچسپ ہے جو یہ ہے۔ وہ صبح اٹھتے ہی گرم پانی کے گلاس

میں ایک سنگترہ نچوڑ کے پی جاتا ہے۔ ناشتہ کے وقت کچھ خوبانی یا زرد آلو۔ ایک سیب۔ دودھ کا ایک گلاس اور دوپہر کے کھانے میں کیلے، ایک سیب، چند کھجوریں یا انجیر یا بھوسی دار آٹے کی ڈبل روٹی کے دو پرتے ٹکڑے جن کے بیچ میں پنیر ہوتا ہے۔ دفتر میں کھاتا ہے۔ شام کو گھر آ کے ایک انڈا یا پنیر کی کوئی چیز۔ اس کے بعد بھوسی دار آٹے کی روٹی چٹنی اور میوہ کی چاٹ کے ساتھ کھاتا ہے۔ بستر پر جانے سے پہلے دودھ کا ایک گلاس پی لیتا ہے۔ ان کھانوں میں تھوڑی تبدیلی بھی کرتا رہتا ہے۔ لیکن ناشتہ جوں کا توں رہتا ہے۔ اور اس ہدایت پر وہ سختی سے قائم ہے کہ سفید آٹے نمک یا مصری سے مطلق پرہیز لازم ہے۔ اس نے گوشت بالکل ترک کر دیا ہے اور وہ سبزی خور ہے۔ وہ صبح کو ہر روز نہاتا ہے۔ بعد میں ٹھنڈے پانی کی پھوار بدن پر ڈالتا ہے کہ جلد صاف رہے اور مساموں سے گندگی آسانی سے باہر آتی رہے۔

اس شخص پر پھیپھڑے کے ۱۸ دورے پڑے۔ اسلئے وہ کہتا ہے کہ کسی کو مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ صبر و استقلال سے پالا مارا جا سکتا ہے شروع میں چٹ پٹے کھانے چھوڑنے مشکل معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن ایک وقت آتا ہے کہ ان سے دل بھر جاتا ہے اور صحت بخش کھانے سے ہی جی خوش ہوتا ہے۔

پھوڑے پھنسیاں: آدمی کی جلد پر ننھے ننھے کیڑے ہر وقت رہتے ہیں۔ اگر جلد درست رہے اور کہیں سے نہ ترخے۔ یہ جراثیم ذرا بھی نقصان نہیں پہنچاتے کیونکہ یہ اس حالت میں جلد کے اندر نہیں گھس سکتے۔ اگر کسی خراش سے جلد کٹ جائے یا کوئی مہاسہ توڑ دیا جائے۔ اس وقت ان کیڑوں کو اندر گھس جانے کا موقع مل جاتا ہے۔ اور پھوڑا یا پھنسی نکل آتی ہے اگر اور اندر چلا جائے تو خون میں زیادہ خرابی آ جاتی ہے اور مغلی پھوڑا نکل آتا ہے۔ اگر سوئی یا پن زیادہ گہری گھس جائے اور خون میں جا پہنچے تو پھوڑے کی بجائے خون میں زہرباد ہو جاتا ہے اور خطرناک ثابت ہوتا ہے۔

جن لوگوں کی صحت خراب ہوتی ہے ان کی جلد میں مقابلہ کی طاقت نہیں ہوتی۔ جن لوگوں کا ہاضمہ خراب ہوتا ہے اور غذا خراب کھاتے ہیں۔ انھیں ذیابیطس کی بیماری ہوتی ہے۔ یا جو زیادہ تھکے ماندے اور پریشان رہتے ہیں۔ یا جو اپنی صحت سے ہر طرح بے پروا ہوتے ہیں۔ پھوڑوں کا شکار ہو جایا کرتے ہیں۔

پھوڑا نکل آئے تو اس کا اثر دوسری جگہ نہ پہنچنے دو۔ شروع شروع میں پھوڑے کو دبا کر ہرگز نہ توڑ دیں۔ اسے ہمیشہ صاف ستھرے کپڑے سے ڈھکے رکھیں۔ اس سے راد دوسری جگہ لگنے نہیں پاتی۔ اور پٹی باندھتے وقت اور بعد میں ہاتھ بالکل صاف کر لیں۔ پھوڑے والے آدمی کی عام صحت اور غذا کی سخت احتیاط رکھنی چاہیئے۔ آرام، ورزش لباس تازہ ہوا کا خیال رکھا جائے۔ پھوڑے والے کا کوئی کپڑا دوسرا نہ پہنے ورنہ اس سے یہ بیماری پھیل جانے کا پورا خطرہ ہے۔

بزمِ مسلمہ

مسلمہ کے ماہ جون کے پرچہ میں ایک ہمشیرہ نے لدھیانہ سے اندرائن کے پنجابی نام اور اس کے ملنے کا پتہ دریافت کیا تھا۔ لہٰذا اطلاعاً تحریر ہے کہ جیسا اُس پرچہ میں اڈیٹر صاحب مسلمہ نے بھی تحریر فرمایا تھا اس کا دوسرا نام حنظل ہے اور پنجابی میں اس کو تومہ کہتے ہیں۔ جالندھر شہر کے بازار حضرت امام ناصرالدین صاحب سے بھی مل سکتا ہے اور ریاست بہاولپور میں یہ عام پیدا ہوتا ہے عموماً چنگڑ لوگ اس کو جنگل سے لاکر بیچا کرتے ہیں۔ رشیدہ بیگم دختر میاں قادربخش متعلمہ تھرڈ ایئر کلاس یونانی طبیہ کالج۔ قرول باغ۔ دہلی

مسلمہ کے پچھلے پرچہ میں بزمِ مسلمہ کے اندر ایک بہن نے خلیل الرحمان سے ملتے جلتے نام دریافت کئے تھے۔ میرے خیال میں تو مندرجہ ذیل ناموں میں سے جو بھی رکھا جائے موزوں ہوگا۔ بدیع الزمان عبدالرحمان۔ محمد جان۔ قمرالزمان۔ حبیب الرحمان۔ شاہجہان۔

شمس النسا بیگم اہلیہ احمد یار سدوزی پشاور۔

میں اپنے عزیز کو بہار گیسو تیل کا استعمال دو ماہ سے کرا رہی ہوں۔ مگر ابھی تک کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ بہن انور جہاں بیگم صاحبہ خریداری نمبر ۱۶۳۳ نے اپنا آزمودہ نسخہ لکھا تھا جس کا استعمال ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ہوا کر رہی ہوں مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا بہن صاحبہ کے لکھنے کے مطابق دونوں وقت دوائی ملتی رہی۔ انھوں نے لکھا تھا کہ دس پندرہ دن کے استعمال سے بال اگ آئینگے

میں نے بھینس کی لونی استعمال کی تھی۔ لونی اسجگہ مکھن کو کہتے ہیں۔ براہ مہربانی بہن انور جہاں بیگم لکھیں کہ لونی اور مکھن ایک ہی چیز ہے یا کہ ہم غلطی پر ہیں۔ دوائی استعمال کریں یا کہ چھوڑ دیں اور بہنوں سے ملتجی ہوں کہ اپنا آزمودہ نسخہ لکھ کر ممنون کریں۔ بال ماتھے کے اوپر والے حصے سے گر رہے ہیں۔ سر ماتھے کی طرح صاف ہوتا جاتا ہے۔ میرے عزیز اسوجہ سے ہر وقت متفکر رہتے ہیں۔

راقمہ اقبال بیگم

خریداری نمبر ۵۰۳۰ کے استفسار کے جواب میں عرض ہے کہ آپ بفضل خدا ادیب کا امتحان پرائیویٹ طور سے بآسانی دے سکتی ہیں۔ کتب ہائے "ادیب" کافی آسان ہیں۔ دو کتب بحرالعروض و تذکرۃ البلاغت ہیں۔ جن پر غیر معمولی محنت کی ضرورت ہے۔ اگر توکل بر خدا کام شروع کر دیا جائے تو رب الرحیم نتیجہ اپنی رحمتِ خاص سے بخیر کرتا ہے . . . . فہرست کتب شیخ اللہ بخش جان محمد صاحبان تاجران کتب کشمیری بازار لاہور سے منگوالیں۔ اغلباً آپکو ۱۹۳۸ء میں ادیب کا امتحان دینا ہوگا یہ کتب ۳۸ء کے لئے مخصوص ہیں۔ اگر آپکا خیال ۱۹۳۹ء میں دینے کا ہو تو آپ سٹوڈنٹس اون بک ڈپو موہن لال روڈ لاہور سے یہ دریافت کر سکتی ہیں کہ کورس میں سے کوئی کتاب تبدیل تو نہیں ہوئی؛ ساتھ قواعد و ضوابط بھی منگوا سکتی ہیں۔ جن سے کلہم قوانین کا پتہ صرف ایک کارڈ لکھ دینے سے چل جائیگا۔

سب سے اچھا ہو اگر آپ مدرسۃ البنات میں داخل ہو کر وہاں کی رونق کو دوبالا کریں۔ یہ ایک اسلامی درسگاہ ہے۔ جو کہ اپنا ثانی صرف آپ ہی ہے۔ اس میں ادیب۔ ادیب عالم۔ ادیب فاضل کی جماعتوں کا افتتاح ہم جیسے تشنگانِ علم کے لئے سالِ رواں میں کیا گیا ہے۔

آنسہ محمودہ نذر محمد گوجرانوالہ

خریداری نمبر ۳۰۸۹ کا جواب میں بخوشی تحریر کرتی ہوں کہ ادیب کی کتب کی فہرست بمعہ خلاصہ جات مبارک علی تاجر کتب لاہور سے مل سکتی ہیں۔ ادیب کا امتحان مئی میں ہوتا ہے۔ اس کے چھ پرچے ہوتے ہیں۔ داخلہ مارچ میں بھیجا جاسکتا ہے۔ یہ امتحان کسی استاد یا خلاصوں کی مدد سے دیا جاسکتا ہے۔ آپ کی ہمدرد بہن اختر زمان بیگم بنت خواجہ غلام صادق وکیل لدھیانہ۔

بہن صاحبہ خریداری ۳۰۰۰ کو معلوم ہونا چاہئے کہ بلا کسی استاد کی مدد کے بہت آسانی سے "ادیب" کا امتحان دے سکتی ہیں۔ میں نے اور میری بہن نے بلا کسی استاد کی مدد کے اس سال امتحان پاس کر لیا ہے کوئی مشکل نہیں ہے۔ یہ امتحان عام طور سے بارہ مئی سے شروع ہوتے ہیں اور اگر کچھ ترمیم ہو تو رجسٹرار صاحب مطلع کرتے ہیں۔ سب خط و کتابت اس پتہ پر کرنی چاہئے۔ رجسٹرار صاحب پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ کتابوں کے ملنے کا مکمل پتہ یہ ہے۔ جمیل بک ڈپو عقب مسجد وزیر خاں بازار ککے زئیاں لاہور۔ بہن صاحبہ موصوفہ کو ان امتحانات کی بابت اور جو کچھ دریافت کرنا ہو بلا تکلف دریافت کرلیں۔ میں بہت خوشی سے انکو ہر قسم کی معلومات بہم پہنچاؤنگی۔

(۱) اگر کسی بہن یا بھائی کو تسپیل ورک کی نسبت کچھ معلوم ہو تو براہ مہربانی بذریعہ مسلم مجھ کو مطلع کریں۔ نیز یہ پرزہ کہاں سے ملتا ہے۔ سنا ہے کہ صرف بمبئی میں ایک جگہ سے حاصل کیا جاتا ہے اس کا پتہ اور قیمت مجھ کو درکار ہے۔ کوئی بہن بھائی اس طرف توجہ کریں۔ اس کا کام بہت نفیس اور خوبصورت ہوتا ہے۔ مجھ کو بہت شوق ہے۔ جو کوئی لکھے گا میں از حد شکر گذار ہوں گی۔

مقصدہ خاتون دہلوی

میں نے اپنے پیارے مسلم کے بزم میں اپنی مسلم بہنوں کے استفسار دیکھے جن میں سے ۳ یا ۴ کا جواب لکھتی ہوں۔ تاکہ ضرورت مند جلد مستفید ہو سکیں۔ یہ ادویات سب میری مجرب اور آزمودہ ہیں۔

بہن آنسہ سعیدہ بشیر صاحبہ کو اگر بال لمبے مضبوط سیاہ اور چمکدار کرنے مقصود ہوں تو وہ فوراً ہیفسر تیل اور سفوف سکاکائی محترمہ ایس۔ جے بیگم صاحبہ کھرڑ ضلع انبالہ سے منگوا کر استعمال کریں مجرب ہے۔ ایک ماہ برابر استعمال کریں۔ بہن شاہ جہان بیگم صاحبہ بلب گڈھ بھی محترمہ مذکورہ بالا سے پائیریا و دیگر امراض دندان کے لئے ادویات منگوا استعمال کریں۔

خریدار نمبر ۳۰۴۹ کپور رقعہ عنبری لوشن اور غازہ حنائی استعمال کریں۔ تل وغیرہ بالکل رفع ہو کر چہرہ بالکل صاف ہو جائیگا۔ نیز ز۔ ب۔ آنسہ سید اسحاق علی اجمیری بھی عنبری لوشن۔ اوبٹن خاص اور اکسیر خاص رعاں محترمہ ایس۔ جے بیگم صاحبہ کھرڑ ضلع انبالہ سے منگوا کر استعمال کریں۔ رواں بالکل جاتا رہیگا۔ مجرب ہے۔ میرے خیال میں تو محترمہ مذکورہ کے پاس ہر زنانہ امراض کی ادویات تیر بہدف اور بے ضرر ہیں۔ میں نے بھی بہت سی ادویات آزمائیں مجرب پائیں بہنیں ضرور فائدہ اٹھائیں۔

حمیرا فاطمہ از کھرڑ (انبالہ)

بہنوں کی خدمت میں التماس ہے کہ ایک سال سے میری گردن کچھ بھاری اور موٹی معلوم ہوتی ہے۔ مگر آواز وغیرہ خراب نہیں مجھے بہت فکر ہے۔ اور میری پھوپھی صاحبہ کے جوڑوں میں درد ہے۔ عرصہ چار سال کا ہوگیا ہے۔ بہت علاج کیا مگر کوئی فائدہ نہیں بلکہ روز بروز زیادہ ہے اور بالکل چل پھر نہیں سکتی۔ جسم میں اکڑ پن بھی بہت ہے۔ دن رات ایک جگہ بیٹھی رہتی ہیں۔ چلنے پھرنے کو بہت ترستی ہیں۔ اگر کسی بہن یا بھائی کو کسی اکسیر دوائی کا پتہ ہو تو دونوں بیماریوں کا علاج بتائیں۔ اور میری گردن کیلئے بھی کوئی مجرب نسخہ بذریعہ مسلمہ ارسال کریں۔ نہایت ہی ممنون ہونگی۔

ح ۔ ب ۔ ہوشیارپور

اگست کے پرچہ میں بہن فہمیدہ بنت ڈاکٹر خلیل الرحمان نے اپنے چچازاد بھائی کے لئے نام پوچھا ہے۔ میں ذیل میں تین نام لکھتی ہوں۔ پسند ہوں تو رکھ لیجئے۔ اشتیاق الرحمٰن۔ فضل الرحمان ضیاء الرحمٰن۔

صغریٰ سلطان کپورتھلہ

کسی صاحب نے (Waving hair) کے لئے کوئی ترکیب پوچھی ہے۔ اس کے لئے بہترین چیز (amami) (Wave Set) ہے جو میں نے خود تو ابھی استعمال نہیں کیا ہے مگر میری کئی سہیلیوں اور عزیزوں کا استعمال کردہ ہے اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹی شیشی میں بالوں میں لگانے کا لوشن ہوتا ہے۔ پہلے اس کو لگا کر پھر (Waving hair) کے لئے جو ایک ربڑ کا آلہ ہوتا ہے۔ سر میں لگاتے ہیں۔ جس سے بال گھنگریالے ہو جاتے ہیں۔ یہ لکھنؤ یا ایسے ہی اور بڑے بڑے شہروں کی بڑی دوکانوں پر بہت آسانی سے مل سکتا ہے

(۲) محترمہ بہن منظور فاطمہ نے مطلوب کردہ بال بڑھانے کا نسخہ دیا جس کا دلی شکریہ میں نسخہ تو سمجھ گئی پر یہ نہ سمجھی کہ کس چیز سے سر دھویا جائے؟ بہن صاحبہ پھر تکلیف کرکے ذرا بتائیں۔ میں ابھی تک (Pearsoap) سے دھوتی ہوں بہت بہت ممنون ہونگی۔

(۳) نیز میری ہمشیرہ کو جو کہ مجھ سے کچھ ہی بڑی ہیں ہمیشہ زکام اور نزلہ قریب قریب بارہ مہینے ہی رہتا ہے۔ بہت علاج کرایا پر کچھ کامیابی نہ ہوئی۔ مسلمہ بہنوں اور بھائیوں سے عرض ہے کہ کوئی انگریزی دوا یا جو کچھ بھی اس کے لئے فائدہ مند ہو بتائیں۔ بہت بہت شکریہ۔ واضح ہو کہ ان کی ناک ہمیشہ پانی کی طرح بہا کرتی ہے اور چھینکیں بے حد آتی ہیں۔ خاکسار آنسہ سعدہ بشیر بنت خانبہادر شیخ محمد بشیر صدیقی کلکٹر ادری ۔ خریداری نمبر ۲۲۵

میں نہایت مسرت کے ساتھ بہنوں کو مطلع کرتی ہوں کہ میری والدہ صاحبہ اور بھائی صاحبان اور ہمشیرہ محترمہ رضیہ جہاں آرا امسال زیارت حرمین شریفین سے اور حج سے مشرف ہو کر اسلامی جہاز سے ۷ اپریل ۱۹۳۷ء کو بخیر و خوبی واپس وطن آئیں۔ الحمدللہ

نیز میری ایک سہیلی کی گردن بچپن کی بے پروائی سے بالکل سیاہ ہو گئی ہے جو بے انتہا بدنما معلوم دیتی ہے۔ اب وہ غسل بھی جلدی جلدی کرتی ہیں اور صابن وغیرہ بھی استعمال کرتی ہیں مگر وہ اب کسی طرح صاف نہیں ہوتی۔ کوئی ہمدرد بہن یا بھائی اس طرف توجہ کرکے کوئی مجرب ترکیب بتائیں۔ میں اور وہ تازیست ممنون ہونگی۔ ربعہ سلطان ازبالوپور

میں انتہائی مسرت سے اطلاع دیتی ہوں کہ محترم ماموں جان کے

ہاں اللہ تعالےٰ نے بروز ہفتہ بتاریخ ۱۴ راگست ۱۹۳۷ء بوقت شب دو جڑواں لڑکیاں عطا فرمائی ہیں۔ بچیاں ماشاء اللہ خیریت سے ہیں۔ سب بہنیں انھیں دعائے خیر سے یاد فرماتی رہیں کہ خداوند کریم ان کی عمر دراز کرے اور ان کے والدین کا سایہ ہمیشہ ہمیشہ ان کے سروں پر قائم رکھے آمین۔ براہ مہربانی کوئی بہن ان کے نام تجویز کرکے بزم مسلمہ میں تحریر کریں۔ ان کی اور بہنوں کا نام شوکت اور ثروت آراء ہے۔ بہت ممنون ہونگی۔ راقمہ اینہ خاتون خریداری نمبر ۳۸۶۳

میں انتہائی مسرت سے اطلاع دیتی ہوں کہ میرے بھائی صاحب ڈاکٹر اعجاز احمد صدیقی ایم۔ بی۔ بی ایس کے ہاں خداوند کریم نے بروز اتوار مورخہ ۱۲ راگست ۱۹۳۷ء کو فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ خداوند دوجہاں نومولود کو عمر خضر اور بخت سکندر عطا فرمائے اور خاندان کے لئے باعث فخر کرے۔ آمین۔ مسلمہ بہنوں سے التماس ہے کہ بچے کے لئے کوئی پیارا سا نام تجویز کرکے بذریعہ مسلمہ مطلع فرمائیں آ۔ د۔ ب خریداری نمبر ۲۵۶۷

آپکے رسالہ کی خریدار نور چشم من طاہرہ سلطانہ کو بروز جمعہ سپرد خاک کیا۔ اللہ اسکو غریق رحمت کرے۔ جوانا مرگ ہوئی ہے۔ مبلغ للعہ روپیہ مدرسۃ البنات کیلئے اسکے روپیہ سے روانہ خدمت ہے۔ اسکے لئے دعائے خیر فرمایئے۔ اب وہ آپکی امداد نہیں کرسکتی ہے۔ البتہ اسکی یادگار میں میں یہ چاہتا ہوں کہ اس رسالہ کو اسکی چھوٹی بہن عابدہ سلطانہ کے نام جاری کردیجئے۔ قاضی صدیق حسین وکیل آنریری اسسٹنٹ کلکٹر اعظم گڑھ

محترمہ فرخندہ اختر کپور تھلہ کے استفسار کے جواب میں عرض ہے کہ جس جگہ پر پان کا داغ ہو وہاں تھوڑی سی نمی دیکر خشک گندھک پیس کر مل دیں اور پھر دور سے آگ کا سینک دیں۔ داغ اس طرح دو تین دفعہ عمل کرنے سے اڑ جائیگا۔ صغریٰ سلطانہ کپور تھلہ

میں مسلمہ بہنوں کی خدمت میں نہایت ہی افسوس اور رنج والم سے تحریر کرتی ہوں کہ ہمارے والد ڈاکٹر احمد دین صاحب مبالی سے نیروبی کو انجمن حمایت اسلام کے تیسرے سالانہ جلسے میں شمولیت کے لئے ۲۹ ر ماہ جولائی یہاں سے چلے۔ ۳۰ ر کو نیروبی پہنچے۔ ۳۱ ر جولائی سے ۲ ر اگست تک جلسہ ہونیوالا تھا۔ دو دفعہ تو جلسے میں حاضر رہے۔ مگر تیسرے روز ۲ ر اگست کو سوموار کے دن صبح کو جاتے وقت دل میں درد ہوا اور زیادہ درد ہونے کی وجہ سے جلسے میں نہ جاسکے اور اسی روز ایک بجکر ۱۵ منٹ پر انکا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم کو بذریعہ تار اطلاع ملی۔ اور منگل دوسرے روز شام کے ۶ بجے کے قریب میت مبالی لائی گئی اور وہ رات کے ۹ بجے سپرد خاک کردئے گئے۔ مسلمہ بہنوں کی خدمتمیں التماس ہے کہ مرحوم کیلئے دعا خیر کریں کہ خداوند کریم میرے مرحوم والد کو جنت الفردوس نصیب کرے۔ اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ فاطمہ صغریٰ بنت ڈاکٹر احمد دین صاحب مرحوم از مبالی یوگنڈا۔ افریقہ۔

جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام

برادران اسلامی! جسطرح حکومت مجازی کی مالگذاری انکم ٹیکس وغیرہ کے ادا کرنے کیلئے خاص وقت مقرر ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح اہل ایمان رجب المرجب میں حاکم حقیقی کا انکم ٹیکس یعنی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ یہ ماہ مبارک پھر دیکھنا نصیب ہوا۔ مجھ کو یقین ہے کہ آپ اس ماہ مبارک میں اپنی پاک کمائی کی زکوٰۃ ضرور نکالینگے۔ آپکو بخوبی معلوم ہے کہ زکوٰۃ کے حقدار کون لوگ ہیں۔ لیکن میں آپکو بتانا چاہتا ہوں کہ تبلیغ بھی زکوٰۃ میں حصہ پانیکی حقدار ہے۔ آپکو ضرور معلوم ہوگا کہ بھولے بھالے مسلمانوں کو اسلام سے خارج کرنے کیلئے مخالفین اسلام (آریہ سماجی وغیرہ) انتہائی کوشش کررہے ہیں۔ وہ لاکھوں روپیہ خرچ کرکے بڑی بڑی جماعتیں بنا بنا کر مسلمانونکو مرتد کررہے ہیں۔ انکے مقابلے کے واسطے بہت سے کام کرنیوالے اور بہت بڑا سرمایہ درکار ہے۔ اسکے علاوہ ابجد ۱۹۳۶ء سے اچھوتوں میں بھی اشاعت اسلام کا کام جاری ہے یہ ایک عظیم الشان جہاد ہے اور آپکے روپے کیلئے اس سے بہتر مصرف نہیں۔ میں آپکا تمام زر زکوٰۃ لیکر دوسرونکو محروم کرنا ہرگز نہیں چاہتا آپ زکوٰۃ میں سے جن غریبوں کی امداد کرنا چاہتے ہیں بیشک کریں یا نیک کاموں کو زکوٰۃ کا کچھ حصہ دیا کرتے ہوں ضرور دیں میں صرف یہ چاہتا ہوں (اور اسقدر ضرور چاہتا ہوں) کہ آپ اپنی زکوٰۃ کا چوتھائی حصہ تبلیغ کو دیں اور باقی تین چوتھائی جہاں مناسب سمجھیں وہاں خرچ کریں*

---

* [illegible] سر غلام بھیک نیرنگ صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر

محترمہ پیاری بیگم صاحبہ (بیگم خان اسداللہ خانصاحب آنریری مجسٹریٹ مہت پور) شاید تحصیل بھر میں پہلی خاتون ہیں جو علم و فضل سے بہرہ مند ہوئیں۔ موصوفہ میانوال مولویاں کے افغانوں کے اس اعلیٰ خاندان کی ایک فرد ہیں۔ جس کے فضل و کمال سے افغانستان کے بادشاہوں تک نے کسب فیض کیا۔ اور آجتک اس کی برتری مسلم ہے۔ خاتون موصوفہ نے اپنے محترم شوہر کی دستگیری کرتے ہوئے۔ طبقۂ نسوان میں جو علمی و تمدنی بیداری پیدا کی ہے۔ وہ اس بات کا بطلان کر رہی ہے کہ پردہ ترقی میں حائل ہے۔ ہم خاتون محترم کو ان کی قومی سرگرمیوں پر مبارکباد دیتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کے دائرۂ خدمت میں اور وسعت دے اور استقلال بخشے۔

ادارہ

ایک باہمت تعلیمیافتہ کا اعتراف خدمت

دیہات سدھار اور زمینداروں کی فلاح و بہبود میں حصہ لینے والے حلقہ میں یہ خبر کمال مسرت اور انتہائی فرحت و انبساط کے ساتھ سنی جائیگی کہ ہمارے علاقہ کے بیدار مغز، ہردلعزیز، مخلص اور جوان ہمت کارکن جناب خان صاحب خان اسداللہ خان آنریری مجسٹریٹ و رئیس اعظم مہت پور کی اہلیہ محترمہ کو حضور ملک معظم شہنشاہ جارج ششم کی رسم تاجپوشی کی تقریب پر سرکار عالیہ کی طرف سے ایک نقرئی تمغہ اور ایک سند عطا ہوئی ہے۔ شاید پنجاب کی مستورات میں قدر افزائی کی یہ اولین مثال ہے۔ ایسی نظیر صوبہ بھر کی صنف نازک میں سے اور کسی مہذب خاتون نے پیدا نہیں کی۔ بیگم صاحبہ موصوف درحقیقت اس سے بھی زیادہ عزت افزائی اور توقیر کی مستحق ہیں۔ آپ نے مستورات کی فلاح و بہبود میں نہایت سرگرمی، تندہی اور جانفشانی سے حصہ لیا ہے۔ دیہات سدھار کے سلسلہ میں آپ نے جناب خانصاحب کے دوش بدوش مستورات کے جلسوں اور اجتماع میں، اصلاح رسوم کے متعلق ایک مبلغ کی طرح تبلیغی فرائض سرانجام دئے۔ تعلیم نسواں کے بارے میں آپ نے خصوصیت سے علاقہ میں نشر و اشاعت کا کام سرانجام دیا۔ عورتوں میں کفایت شعاری، امداد باہمی اور یکجہتی پیدا کرنے کی غرض سے کئی گاؤں میں زنانہ کوآپریٹو سوسائٹیز جاری کیں جو آج تک بڑی کامیابی کے ساتھ اپنا کاروبار کر رہی ہیں۔ علاقہ میں وقتاً فوقتاً زنانہ جلسے منعقد کرکے متعدد بار اصلاح الرسوم کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اور رسوم بد اور جہالت کی بیخ کنی اور استیصال میں نہایت سرگرمی سے حصہ لیا۔ مستورات کو زیورات اور فضول اخراجات سے محترز رہنے کی تلقین کی۔ قومی۔ مذہبی اور تبلیغی انجمنوں میں آپ ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہی ہیں۔ اور ہر موقع پر اپنی بساط و ہمت سے بڑھ کر ایسی سوسائٹیوں کو عطیات سے مستفید فرماتی رہی ہیں اور اپنی گرہ سے تمام فنڈوں میں معقول رقوم پیش کیں ہم اس عزت اور حوصلہ افزائی پر جناب بیگم صاحبہ کی خدمت میں ہدیۂ تبریک و تہنیت پیش کرتے ہوئے ان سے مستدعی اور متمنی ہیں۔ کہ وہ اپنی سرگرمیوں کو بدستور سابق جاری رکھیں۔ اور اپنی بہنوں کی اسی طرح خدمت کرنے میں کوشاں نظر آئیں۔

بیگم غلام رسول طاہر عباسی جالندھری

تنقید و نظر

ماہانہ رسائل:-

رسالہ نور جالندھر شہر۔ یہ رسالہ گذشتہ ماہ اگست سے خان اسداللہ خاں صاحب کی ادارت میں جالندھر شہر سے نکلا ہے۔ اس کا سائز "مسلم" کے سائز کے برابر ہے۔ حجم ۴۸ صفحے۔ چندہ سالانہ صرف ایک روپیہ ہے۔ ممالک غیر سے چار شلنگ۔ اگست اور ستمبر کے دو شمارے اس وقت ہمارے پیش نظر ہیں اس دور میں جبکہ ملک غلامی کے اثرات سے زندگی کا ہر کارآمد شعبہ مردنی کی سی حالت میں ہے۔ صرف ایک روپیہ سالانہ میں ۵۲ صفحے پیش کرنے کی جرأت کرنا حیرت انگیز نظر آئیگا اور خودکشی کے مترادف متصور ہوگا۔ مگر چونکہ نور کے مقاصد اجرا کی بوقلمونی میں تجارتی مقاصد بھی پیش نظر ہیں۔ اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ مدیر محترم کا تجارتی رجحان طبیعت ان کی دینی فطرت کیساتھ ہو کر "نور" کو ایک کامیاب رسالہ بنانے میں استقلال سے کام لیگا۔ اور خدا نے چاہا تو یہ "نور" چمکتا رہیگا اور ہر طبقۂ خیال کا فرد اس سے روشنی حاصل کریگا۔ ہم مدیر محترم سے ذاتی تعارف کی بنا پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایک صالح اور ایمان دار انسان ہیں اور دھن کے پکے ہیں۔ خدا ان کا ساتھ دیگا۔ انشاء العزیز۔ نمونہ کا پرچہ ۱؎ کے ٹکٹ

بھیجکر اس پتہ سے منگایا جاسکتا ہے۔

منیجر صاحب رسالہ نور بازار شیخاں جالندھر

رسالہ امداد باہمی جموں۔ ادارہ:۔ جناب محمد حسین صاحب غازی جناب شانتی سروپ نشاط۔ سائز مسلم کے برابر۔ حجم ۳۲ صفحے۔ سالانہ چندہ دو روپے۔ اس رسالہ کے مقاصد نام سے ظاہر ہیں۔ امداد باہمی تحریک دیہات سدھار۔ پنچایت سسٹم اور زراعت وغیرہ کے متعلق اس میں اچھے اچھے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ مضامین ماخوذ کرتے وقت بھی معیار کا خیال رکھا جاتا ہے۔ قریباً تین سال سے جاری ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر صاحب رسالہ امداد باہمی جموں۔

الفاطمہ لاہور: سائز مسلم کے برابر۔ صفحات ۳۲۔ سالانہ چندہ تین روپے بارہ آنے۔ ممالک غیر سے آٹھ شلنگ۔ ادارہ: سید الطاف رضوی صاحب مدیر حصہ انگریزی محترمہ بیگم بلقیس عابد صاحبہ مدیرہ حصہ اردو۔ یہ رسالہ ایک سال سے "مسلم وومنز ویلفیئر مشن بمبئی کی سرپرستی میں جاری ہے۔ ایک حصہ انگریزی زبان میں ہے اور ایک حصہ اردو زبان میں۔ اچھے مضامین درج ہیں اور رسالہ اپنے مذہبی اخلاقی اور اصلاحی مشن کو پورا کرنیکی کوشش کرتا ہے سالانہ چندہ زیادہ معلوم ہوتا ہے لیکن مقاصد کے پیش نظر زیادہ نہیں۔ رسالہ قابلیت سے مرتب کیا جاتا ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ جناب منیجر صاحب رسالہ الفاطمہ لاہور

رسالہ صنعت وحرفت لاہور: سائز مسلم کے برابر۔ سالانہ چندہ دو روپے۔ فی پرچہ تین آنے۔ ایڈیٹوریل بورڈ (۱) پروفیسر انوپ چند ایم۔ ایس۔ سی (۲) مسٹر پی۔ ڈی مہندر و ایف۔ ایم۔ ڈی (۳) مسٹر چمن لال بی۔ اے (۴) مسٹر دھرم بھوشن بی'اے۔ ایل' ایل' بی ایڈوکیٹ (۵) پروفیسر جسونت سنگھ۔ یہ رسالہ قریباً چار ماہ سے جاری ہوا ہے جس کے مقاصد کے لئے رسالہ کا نام کافی ہے۔ مضامین اچھے اور مفید ہیں بیروزگار اور بیکاروں کو اس رسالہ کا مطالعہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ ملنے کا پتہ:۔ جناب منیجر صاحب رسالہ صنعت وحرفت لاہور۔

رسالہ مسیحائے زمان تجارہ: سائز مسلم کے برابر۔ حجم قریباً ۳۲ صفحے۔ سالانہ چندہ ایک روپیہ۔ ممالک غیر سے سوا دو روپے۔ سرپرست:۔ حاجی حکیم قاضی سید محمد کرم حسین صاحب تجاروی۔ ایڈیٹر:۔ حافظ حاجی سید عتیق القادر چشتی قادری جلد نمبر ۱۲ نمبر ۲ اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ رسالہ مذہبی اور طبی مضامین

بقیہ اور نہایت جرات سے بحث کی جاتی ہے۔ اور دوسرے افادی مضامین بھی درج ہوتے ہیں اور دلچسپ مقالے بھی جو عموماً اقتصادی اور معاشری پہلو لئے ہوتے ہیں رسالہ

کا حامل ہے۔ مضامین اچھے ہیں لیکن ضرورت ہے کہ اسکو مفید تر بنایا جائے۔ ملنے کا پتہ:۔ جناب منیجر صاحب رسالہ مسیحائے زمان تجارہ الور (راجپوتانہ)

رسالہ فیض عالم لاہور:۔ سائز مسلم کے برابر۔ صفحات ۴۲۔ سالانہ چندہ عہ۔ ممالک غیر سے ۳ روپے۔ امراء سے پانچ روپے ایڈیٹر:۔ خان زادہ غلام محمد خانصاحب ضیغم۔ مالک و منیجر صاحبزادہ حسن محمد صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت داتا گنج بخش رح۔ مقاصد:۔ تفسیر' حدیث شریف' تاریخ اسلام تصوف سلف صالحین اور بزرگان دین کے سوانح حیات کی اشاعت۔ نیز حضرت داتا گنج بخش المعروف بہ علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے ارشادات عالیہ اور افکار عظمیٰ کی اشاعت بالخصوص اس رسالے کا مقصد ہے۔ تصوف کا ذوق اور حضرت علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ سے ارادت رکھنے والوں کے لئے بالخصوص اس کا مطالعہ مفید ہوگا۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر صاحب رسالہ فیض عالم لاہور۔

ہفتہ وار اخبار صراط مستقیم لاہور: نگران پالیسی: حضرت مولانا ابو محمد مصلح محرک عالمگیر تحریک قرآن مجید۔ ایڈیٹر:۔ میاں عبدالغنی صاحب۔ یہ ہفتہ وار اخبار جولائی کے آخر میں لاہور سے جاری ہوا ہے۔ یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ آج بھی مسلمان کے ہر ذہنی واخلاقی عارضے کا علاج وہی ہے جو آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے تھا۔ اس گم کردہ راہی اور ضلالت کے دور میں اگر سیدھا راستہ مل سکتا ہے تو محض قرآن پاک کی بدولت جب تک قرآن سے تمسک نہ ہوگا شیطان اپنے مشن میں کامیاب رہیگا۔ مولانا ابو محمد مصلح جو قرآنی علم وعمل کیلئے تیس پنتیس برس سے تڑپ رہے ہیں۔ مختلف صورتوں میں قرآنی تبلیغ کی خدمت انجام دے چکے ہیں اور دے رہے ہیں۔ انگریزی سہ ماہی رسالہ قرآنک ورلڈ حیدرآباد سے جاری ہے۔ اب انکی زیر نگرانی "صراط مستقیم" لاہور سے جاری ہوا ہے۔ ہم مولانا موصوف کو مبارکباد دیتے ہیں کہ ان کا یہ اقدام بہت مفید اقدام ہے اور ان کے مقاصد پاکیزہ۔ اس اخبار کے ذریعہ بہت حد تک پورے ہونگے۔ سالانہ چندہ صرف تین روپے۔ ششماہی عہ۔ سہ ماہی عہ۔ ممالک غیر سے چھ روپے۔ قیمت فی پرچہ ۱ر۔ شریف خواتین اسے بلا تکلف پڑھ سکتی ہیں۔

ماہوار رسالہ ساربان لاہور:۔ ایڈیٹر:۔ خان غلام محمد خانصاحب بی۔ اے سائز مسلم کے برابر۔ حجم ۶۵ صفحے۔ سالانہ چندہ دو روپے۔ یہ رسالہ نومبر ١٩٣٥ء سے شائع ہورہا ہے۔ اس کا معیار دوسرے رسائل سے علیحدہ ہے اور خوب ہے اس میں سیاسی مضامین نہایت قابلیت سے لکھے جاتے ہیں اور اسکی رائے وزنی ہوتی ہے۔

ناصرخاں یوسفزئی مغلپورہ

خوشنما پھول



یہ پھول میز پوش پر اچھا معلوم ہوگا
پتے سبز اور پھول کاسنی کاڑھیں
دیدہ زیب ہوگا۔

ز۔ب۔ سید اسحاق علی اجمیری

انہیں حسب پسند رنگوں سے ٹیبل کلاتھ یا پلو کلاتھ یا کوشن پر بنائیں صفائی کا خاص طور پر خیال رکھیں



مستبشرہ خاتون بنت اعزاز حسین ادیب



ناصر خاں یوسفزئی مغلپورہ

[illegible]

[illegible] ایک ماہ کے لیے [illegible]

[illegible] اور چہرے کی [illegible]

[illegible] ایک نہایت [illegible] ادویات تیار کر کے [illegible]
[illegible] استعمال [illegible] ادویات [illegible]

[illegible] لاگت ادویات [illegible]
[illegible] جسم کی تمام جلد کو نکھار کر صاف [illegible] خشکی بالکل نہیں [illegible] کے لیے [illegible]
[illegible] اور عجیب چیز ہے۔ لاگت [illegible]

[illegible] نہایت [illegible] ادویات تیار کر کے [illegible]
[illegible] استعمال ہوتی ہیں۔ لاگت ادویات [illegible] لاگت [illegible]
[illegible] نہایت خوشبودار ہوتا ہے۔ جسم کے معمولی [illegible] کو دور کر کے [illegible] بنا دیتا ہے۔ بہت استعمال ہوتا ہے۔ [illegible]
[illegible] خصوصاً استعمال کرتی ہیں۔ لاگت [illegible]

[illegible] اور حالت زچگی میں [illegible]
[illegible] ادویات تیار [illegible] لاگت ادویات [illegible] منگوائی جائیں۔ [illegible]
[illegible]

[illegible]

بہو بیٹیوں اور بہنوں کے حسن و ملائمت کے لئے

محض ماہ ستمبر کیلئے یہ تمام ادویات نصف قیمت پر دیجائینگی۔ تاکہ مسلمہ کی کم استطاعت بہنیں بھی مستفید ہوویں آرڈر دیتے وقت مسلمہ کا ضرور حوالہ دیں

حبوب حسن ملائمت: یہ حبوب نعمت لازوال ہیں، مصلح خون پیدا کرتی ہیں اور رنگت کو نکھار کر مثل گلاب بنا دیتی ہیں اور بہت سے فوائد ہیں جو بعد استعمال محسوس کرسکتی ہو۔ انکو ہر موسم ہر حالت اور ملک کے ہر حصہ میں استعمال کرسکتے ہیں ان حبوب کا نسخہ کئی مرتبہ زنانہ رسالوں میں اور اخباروں میں شائع کروا چکی ہوں۔ کم از کم تین ماہ ضرور استعمال کرنی چاہئیں۔ لاگت بیس حبوب تین روپے ایک ماہ کیلئے۔

سفید بالوں کو سیاہ کرنیکا بیضرر تیل: یہ تیل سفید بالوں کو سیاہ کردیتا ہے۔ خصوصاً وہ جو قبل از وقت سفید ہوگئے ہوں یا ہورہے ہوں۔ اسکے استعمال سے سفید بال سیاہ ہوتے ہیں اور پھر سیاہ ہی نکلتے ہیں۔ بڑے تجربوں اور جانفشانی کے بعد بڑے بڑے قیمتی اجزا سے تیار ہوتا ہے۔ کم از کم ایک ماہ ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔ لاگت فی بوتل ۸ اونس آٹھ روپے سات آنے۔ ایک ماہ کے لئے کافی ہے۔

سر دھونے کا سفوف سکائی: یہ سفوف بھی نہایت اعلیٰ چیز ہے اس سے سر دھونا چاہیئے۔ تاکہ بال مضبوط گھنے لمبے اور چمکدار ہوجائیں۔ بال گرتے ہوں تو وہ فوراً بند ہوجائینگے۔ لاگت پانچ روپے چودہ آنے۔ ایک ماہ کے لئے یہ دونوں یعنی تیل اور سفوف ایک ماہ ضرور استعمال کرنے چاہئیں۔ مرد بھی استعمال کرسکتے ہیں۔

عنبری لوشن: یہ نہایت معطر اور زود اثر اور مفید لوشن ہے۔ چہرے کے بدنما داغوں، کیلوں، تلوں، مہاسوں، روئیں اور چہرے کی سیاہی دور کرکے چہرے کو صاف ملائم اور خوبصورت کرتا ہے۔ لاگت فی شیشی ساڑھے تین روپے۔

بواسیر خونی و بادی: یہ ایک نہایت ہی موذی اور تکلیف دہ مرض ہے۔ اس کی بیخ کنی کرنے کے لئے مجرب زود اثر بیضرر ادویات تیار کرکے دیتی ہوں۔ جو بلا کسی پرہیز کے باآسانی استعمال ہوتی ہیں۔ لاگت ادویات پانچ روپیہ چودہ آنے۔

اکسیر زچگی: یہ اکسیر زچگی کی تمام خرابیوں کو دور کرکے زچہ بچہ کو تندرست اور بیحد تقویت دیتی ہے۔ لاگت ادویات سوا دس روپے۔

غازہ حنائی: یہ غازہ چہرے اور جسم کی تمام جلد کو نکھار کر صاف اور ملائم اور معطر بنا دیتا ہے۔ خشکی بالکل نہیں ہونے دیتا۔ غسل کے لئے نہایت مفید معطر اور عجیب چیز ہے۔ لاگت سوا دو روپے فی پونڈ۔

موٹاپا: یہ ایک نہایت ہی موذی اور سخت تکلیف دہ مرض ہے اسکو دور کرنے کیلئے مجرب زود اثر اور بے ضرر ادویات تیار کرکے دیتی ہوں جو بلا کسی پرہیز کے باآسانی استعمال ہوتی ہیں۔ لاگت ادویات بارہ روپے ۱۲/-۔ **پائیریا کی مجرب و بیضرر دوا۔** لاگت ساڑھے چار روپے۔

اوبٹن خاص: یہ اوبٹن نہایت خوشبودار ہوتا ہے۔ جسم کے معمولی داغوں کو دور کرکے نکھار کر ملائم بنا دیتا ہے۔ بہت آسان ہوتا ہے۔ شادیوں میں خصوصاً استعمال کرتی ہیں۔ لاگت فی پونڈ دو روپے۔

نوٹ: یہ تمام امراض زنانہ یعنی لیکوریا، ہسٹریا، بے قاعدگی، پائیریا، دمہ، درد کمر، درد سر اور حالت زچگی میں پیٹ کا بڑھنا، بانجھ پن کی مجرب، زود اثر، بے ضرر اور قیمتی اجزا سے ادویات تیار شدہ ہیں اور تیار کرکے بھیجتی ہوں اور محض لاگت ادویات ہی منگواتی ہوں۔ جن بہنوں کو ضرورت ہو منگوا سکتی ہیں۔ اور مشورہ لے سکتی ہیں۔ جواب طلب امور کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

(۱) حکیم حافظ ایم۔ اے علیم خانصاحب کامل طب و جراحت خانپور سے تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے چند مرتبہ حبوب حسن و ملائمت و عنبری لوشن آپ سے منگوا کر مریضوں کو استعمال کرایا جو بیحد مفید ثابت ہوا۔ چہرے سے مہاسے چھیپ اور بدنما داغ وغیرہ بالکل صاف ہوکر چہرے پر ملائمت اور چمک پیدا ہوگئی۔ اس لئے ایک کورس یعنی تین ماہ کی حبوب حسن و ملائمت اور عنبری لوشن ارسال فرماویں (۲) حکیم فدا حسین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ واقعی آپکی دوا لیکوریا کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتی رہی ہے۔ اسکی جسقدر بھی تعریف کیجائے کم ہے۔ لہذا مہربانی فرماکر تین مریضوں کیلئے ایک ماہ کی دوا بھیجکر مشکور فرمائیں (۳) ایک محترمہ بیگم صاحبہ منا ہیرا سے تحریر فرماتی ہیں کہ مجھے موٹاپے اور دوسری تکالیف کو آپکی ادویات سے بہت آرام ہے میں آپکی بیحد مشکور ہوں (۴) ایک بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ میرے بال قبل از وقت سفید ہورہے تھے اور گر رہے تھے۔ آپ کے تیل اور سفوف کے ایک ماہ کے استعمال سے بال سیاہ ہوگئے اور لمبے ہوگئے اور پائیریا کو بالکل آرام ہے۔ تازیست آپکی مشکور رہوں گی۔ اسی قسم کے بہت سے خطوط آتے ہیں۔

المشتہر:۔ ایس۔ جے بیگم صاحبہ کھرڑ ضلع انبالہ

شرح نرخ اشتہارات "مسلمہ"

۱۔ ٹائٹل پیج کا بیرونی حصہ:۔ سالم صفحہ سالانہ ۔/۔/۱۵۰

" " " ماہوار ۔/۔/۱۵

" " نصف صفحہ سالانہ ۔/۔/۸۰

" " " ماہوار ۔/۔/۸

" " چوتھائی صفحہ سالانہ ۔/۔/۴۵

" " " ماہوار ۔/۸/۴

۲۔ " " اندرونی حصہ:۔ سالم صفحہ سالانہ ۔/۔/۱۰۰

" " " ماہوار ۔/۔/۱۰

" " نصف صفحہ سالانہ ۔/۔/۵۵

" " " ماہوار ۔/۔/۶

" " چوتھائی صفحہ سالانہ ۔/۔/۳۰

" " " ماہوار ۔/۸/۳

۳۔ اندرونی صفحات:۔ سالم صفحہ سالانہ ۔/۔/۸۰، ماہوار ۔/۔/۸، نصف صفحہ سالانہ ۔/۔/۴۵، ماہوار ۔/۸/۴، چوتھائی صفحہ سالانہ ۔/۔/۳۰، ماہوار ۔/۔/۳، چوتھائی صفحہ سے کم اشتہار کی اجرت سالانہ کم از کم ۔/۔/۲۰، ماہوار ۔/۔/۲، اشتہار برائے شادی کم از کم چار روپے فی اشاعت

ترجمان القرآن

قرآن مجید کی عربی عبارت کو سمجھنے کے لئے دوا یعنی ہر ایک لفظ کا مطلب یاد کرنے کے لئے یہ ترجمہ بہت مفید ثابت ہوا ہے یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے بچے بچیوں میں اس کے ذریعے قرآن فہمی کی استعداد پیدا ہو گئی ہے۔ ترتیب اس ترجمہ کی حسب ذیل ہے۔

سطر اول میں کلام الہٰی کی آیت۔ دوسری میں آیت کے الفاظ کو الگ الگ کر کے لکھا گیا ہے۔ تیسری سطر میں ہر لفظ کے جدا جدا معنے چوتھی سطر میں بامحاورہ ترجمہ ہے۔ ہمارے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کی خوبیاں مزید نظر کرنے سے خود عیاں ہو جائینگی۔

فی الحال اس کے پہلے تین پارے شائع ہو چکے ہیں۔ آپ اپنا نام درج رجسٹر کرا دیجئے۔ تاکہ باقی پارے طبع ہوتے ہی پہلے آپ کی خدمت میں بھیجے جائیں۔ ہدیہ فی پارہ ۵ر۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار چوتھا پارہ زیر طبع ہے۔ جلد چھپ جائیگا۔ انشاءاللہ۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

وَاِذْ	قُلْنَا	لِ ال مَلٰئِكَةِ	اُسْجُدُوْا	لِ اٰدَمَ
اور جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے	سجدہ کرو	آدم کو

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى

فَ سَجَدُوْا	اِلَّآ	اِبْلِيْسَ	اَبٰى	وَ
تو ان سب نے سجدہ کر دیا	چھوڑ کر	ابلیس کو	اس نے نہ مانا	اور

تو ان سب نے سجدہ کر دیا بجز ابلیس کے اس نے سر پھیر دیا اور

وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (۳۴)

اِسْتَكْبَرَ	وَ	كَانَ	مِنْ	اَلْكٰفِرِيْنَ	۳۴
اپنی بڑائی چاہی	اور	ہو گیا	میں سے	کافروں	۳۴

اپنی بڑائی چاہی اور کافروں میں سے ہو گیا۔ (۳۴)

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ

وَ	قُلْنَا	يٰ اٰدَمُ	اُسْكُنْ	اَنْتَ	وَ
اور	ہم نے کہا	اے آدم	بس	تو	اور

اور ہم نے کہا اے آدم تو اور تیری جورو

زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا

زَوْجُ	كَ	اَلْجَنَّةَ	وَ	كُلَا	مِنْ هَا
جورو	تیری	اس باغ میں	اور	کھاؤ	اس میں سے

دونوں اس باغ میں رہا کرو اور اس میں سے کھاؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عورتوں اور بچیوں کا مذہبی علمی اور اصلاحی

ماہنامہ

مسلمہ

جالندھر شہر

مدیرہ : حمیرا

سرپرست: فخر نسواں بیگم صاحبہ نواب سر لیاقت حیات خاں وزیر اعظم پٹیالہ

نگران: انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

چندہ سالانہ: ایک روپیہ ممالک غیر سے تین شلنگ

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں:-

۱- مسلم شہر انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔
۲- رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت ۲۰ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔ اس کے بعد شکایت رفع نہ ہو سکے گی۔
۳- منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر اپنا پتہ ضرور لکھئے گا۔
۴- کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو پانچ پیسے کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیئے
۵- خط کتابت میں خریداری نمبر ضرور دیا جائے ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہو سکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں:-

یہ رسالہ چونکہ عورتوں اور بچیوں سے متعلق ہے۔ اس لئے اسلامی شرافت و تہذیب کو مدِ نظر رکھا جائے۔

زبان صاف اور سلیس ہونی چاہیئے۔

روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔

مضمون مختصر ہو۔

مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجئے گا۔

پورا پتہ لکھئے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکے گا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں:-

کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائے گا۔

کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔

اجرت بہر حال پیشگی۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے زیر اہتمام دار القرآن سے شائع ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مسلمہ جالندھر شہر

جلد ۶ | اگست ۱۹۳۷ء جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ | نمبر ۲

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند گزارشیں

مدرسۃ البنات میں اردو زبان کے اعلیٰ امتحانات کی طیاری:-

مدرسۃ البنات کے قیام کا اصل مقصد جہاں علوم دینیہ کی تعلیم اور معارفِ شرعیہ کی ترویج ہے، وہاں درسیات مروجہ کا اہتمام بھی ساتھ ساتھ ہو رہا ہے۔ مدرسۃ البنات کی چھٹی جماعت کی طالبات زبان عربی کی تحصیل اور قرآن پاک، حدیث شریف، فقہ، تاریخ اسلامی کی تعلیم مکمل کر لینے کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی کی آٹھویں جماعت کے امتحانات (ورنیکلر فائنل) میں شامل ہو کر خدا کے فضل سے نہایت شاندار کامیابی حاصل کرتی ہیں۔ جس کے اعلانات ہر سال اخبارات میں ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح چھٹی جماعت پاس کر لینے والی طالبات پنجاب یونیورسٹی کے عربی کے اعلیٰ امتحانات کی طیاری میں مصروف ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ گذشتہ تین برس سے طالباتِ مدرسہ مولوی اور مولوی عالم کے امتحانات دے رہی ہیں اور نمایاں حیثیت سے فائز المرام ہو رہی ہیں۔ اور اس سال تو سو فیصدی کامیاب رہی ہیں۔ الحمد للہ!

ادیب، ادیب عالم، ادیب فاضل:-

تشنگانِ علم ایک عرصہ سے انجمن مدرسۃ البنات کی طرف امداد طلب نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں۔ لیکن خدائے تعالےٰ کو اس وقت تک مدرسۃ البنات کے ذریعے ان کی سیرابی میں توقف تھا۔ کیونکہ انجمن کی مالی حیثیت اس امر کی متحمل نہ تھی کہ ان امتحانات کے لئے اعلیٰ جماعتوں کا افتتاح کیا جا سکے۔

لیکن مدرسۃ البنات کی قابل احترام معلمات جو ثمنِ قلیل اور برائے نام تنخواہوں پر زیادہ سے زیادہ محنت کر کے قومی ایثار کی زندہ مثالیں پیش کر رہی ہیں، اس بات پر بھی آمادہ ہو گئی ہیں کہ وہ اردو کے ان اعلیٰ امتحانات کی تعلیم کے لئے بھی وقت دے سکیں۔ اور "اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللہِ" کہکر اپنے مدرسہ کی افادی حیثیت کو خدا کی نوازش سے زیادہ مضبوط اور زیادہ بلند کر سکیں۔ خدائے تعالیٰ ان کو اجر جزیل بخشے اور ان کے ارادوں میں اور برکت دے۔

ہماری محترم معلمات کے علاوہ بعض اور خواتین کرام نے بھی اس علمی مشن کی تقویت کے لئے اپنے اوقاتِ عزیز کا ایک

حصہ وقف کر دینے کا وعدہ فرما لیا ہے - جزاھن اللہ -

یہ وہ اسباب ہیں جن کے مہیا ہو جانے پر مزید تاخیر کی گنجائش نہ رہی - چنانچہ خدائے قادر و توانا کا مبارک نام لے کر یکم اکتوبر سے "ادیب" "ادیب عالم" اور "ادیب فاضل" کے امتحانات کے لئے جماعتیں کھول دی جائیں گی - اور ان جماعتوں کے لئے بھی کوئی فیس نہیں ہوگی - اور یہ سب کچھ خدا کی توفیق سے ہے - واللہ الموفق و المستعان -

طالبات کو اپنی درخواستِ داخلہ جلد سے جلد بھیج دینی چاہئیں -

یہ مضمون مسلمہ میں درج ہو سکینگے :-

(۱) انقلاب فلک - (۲) حساب - (۳) "میں" - (۴) کرشماتِ عقل - (۵) پردہ، فیشن اور آزادیٔ نسواں (۶) اکسیر اعظم - (۷) ہندوستانی عورت - (۸) لڑکیوں کی ولادت - (۹) پر اسرار انسان -

یہ مضمون درج نہیں ہوں گے :-

(۱) "ماں باپ کی اطاعت" - موضوع وسیع ہے مگر مضمون ناکمل - (۲) "علم نعمت ہے" بہت ادھورا ہے - (۳) "حسن اخلاق" لکھنے کی کوشش قابل تعریف ہے مگر مضمون جامع نہیں - (۴) اقوال زریں - (۵) ممتاز محل اور تاج محل" زیادہ ضروری امور درج نہیں ہوئے - بعض حقائق بھی غلط ہیں - (۶) "میاں محمود کی رسوائی" یہ عام واقعات میں سے ہے - (۷) "پیغمبر اسلام کا دشمنوں سے سلوک" - صرف ایک واقعہ پر اکتفا کیا ہے - (۸) "اسلام کی پہلی تبلیغ" - مضمون ناکمل اور عبارت غلط - (۹) "بھائی کی انتظار" - ہمیں محترمہ موصوفہ سے ان کے بھائی کی جوانمرگی پر دلی ہمدردی ہے - خدا مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ اور جنت الفردوس نصیب کرے - مگر موصوفہ نے جوش محبت میں ایسے بین کئے ہیں جن کی اسلام اجازت نہیں دیتا - (۱۰) "پردہ" مضمون نگار کا مطلب ایک "قابل اشاعت مضمون" میں آجائیگا جو آیندہ کسی اشاعت میں درج ہوگا -

حصہ نظم :-

(۱) نامۂ شوق کا جواب" - "نامۂ شوق" لکھنے والی بہن کا خطاب جس بہن سے تھا وہ اس کا جواب مسلمہ میں شائع کر چکی ہیں - (۲) "مناجات" مجمع الابحار ہے - (۳) "غزل" قدرت تری یکھی وغیرہ - اگرچہ غزل نہیں حمد ہے لیکن

زیادہ قابلِ اصلاح ہے۔ (۴) "غافلِ دنیا"۔ کسی استاد کی نظر سے نہیں گذری۔ (۵) "غزل"۔ "دستِ ناتواں سے" وغیرہ۔ غزل مسلمہ میں شائع نہیں ہوتی۔ (۶) "مدحت سرکار مدینہ"۔ شاید شاگرد نے نقل کرتے ہوئے اکثر شعر غلط اور ساقط الوزن کردئے ہیں۔ (۷) "آرزو دارم" فارسی اشعار ہیں جو مسلمہ میں عموماً شائع نہیں ہوتے۔ (۸) "آرزو" صاحبِ سخن کی اپنی شان سے مطابق نہیں ہیں۔ (۹) "نظم آقم"۔ مضمون کا انتخاب خوب ہے لیکن زبان کی غلطیاں بہت ہیں۔ (۱۰) "صدائے قرآن"۔ تمام اشعار قابلِ اصلاح ہیں۔

مدرسۃ البنات کے ماہانہ کوائف

سہ ماہی امتحان:

مدرسہ کا سہ ماہی امتحان ۴ ، رجولائی سے شروع ہوکر ۲۶ رجولائی کو ختم ہوا۔ اس کے بعد حسب معمول پڑھائی شروع ہوئی۔ ان ایام میں معلمات نے عزیز طالبات کو زمانہ تعطیلات میں پڑھائی وغیرہ کا کام دیا اور مطالعہ کے متعلق مفید مشورے دئے۔

نتیجہ امتحان:-

۲۸ رجولائی کی صبح کو تمام جماعتوں کا نتیجہ مدرسہ میں آویزاں کردیا گیا۔ سب طالبات نہایت بے صبری و بے قراری کے ساتھ اپنی اپنی سعی و کوشش کے ثمرات کا ملاحظہ کرنے کے لئے ایک سے ایک آگے بڑھ کر دیکھنے لگیں اور اپنے اپنے حصہ پر قانع ہوکر مزید علم کی تحصیل میں منہمک ہوگئیں۔

ماہ جولائی کی آخری تاریخ:-

۳۱ رجولائی کا دن بھی عجیب ہنگامہ خیز تھا۔ مدرسہ کی عزیز بچیاں اپنی طالبعلم بہنوں کی عارضی جدائی کا غم اور عزیزوں کی ملاقات کی مسرت کے مشترکہ جذبات سے بے خود ایک دوسری کو الوداع کہہ رہی تھیں۔ دارالاقامہ کی سینکڑوں طالبات اپنے اپنے وقت پر اسٹیشن پہنچنے کی تگ و دو میں ادھر اُدھر بھاگی پھر رہی تھیں۔ شام ہوتے ہوتے قریباً تمام طالبات رخصت ہوگئیں اور عمارات مدرسہ و دارالاقامہ پر اپنے ساکنین کی یاد میں ہر طرف سے اداسی مسلط ہوگئی۔

نتیجہ امتحان لکھنؤ یونیورسٹی: سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی مدرسہ کی پانچ طالبات امتحانات مولوی و مولوی عالم میں

شریک ہوئیں اور خدا کے فضل و کرم سے تمام کی تمام کامیاب ہوگئیں جن میں سے درجہ مولوی کی ایک طالبہ مسمات خورشید بیگم تمام پنجاب میں اول رہی۔

طالبات و معلمات کا الوداعی جلسہ:-

یہ جلسہ مورخہ ۱۵ر جولائی کو صبح چھ بجے عمارت مدرسہ میں منعقد ہوا جس کی مفصل کیفیت نیچے آتی ہے جو محترمہ آمنہ خاتون صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات نے مرتب کی ہے۔

ایامِ مسرت و شادمانی:-

پندرہ جولائی کو طالبات مدرسۃ البنات کی میٹنگ چونکہ "الوداعی" تھی۔ اسلئے ذرا اہتمام کے ساتھ اسکی تیاری کی گئی۔ مدرسہ کے وسیع صحن میں شامیانہ و فرش لگایا گیا اور سات بجے کا وقت رکھا گیا۔ اسدفعہ تقاریر کا عنوان تھا: "ہم زمانہ تعطیل میں اپنے عزیز مدرسہ کیلئے کیا کرینگی"۔ جلسہ کی خوشی میں طالبات چھ بجے سے قبل ہی مدرسہ میں جمع تھیں۔ وہ بھولی بھالی صورتیں اپنی کم قیمت مگر پروقار و گراں قدر نیلی وردی میں بعینہٖ اسی طرح درخشاں و تاباں تھیں جس طرح نیلے آسمان میں چاند ستارے چمک رہے ہوں۔ صدر جلسہ جناب مولائی و استاذی محترم بانی مدرسۃ البنات ٹھیک سات بجے چند معزز نومسلم خواتین اور دو تشنۂ جام توحید خواتین کو ہمراہ لئے تشریف فرما ہوئے۔ معلمات و طالبات مدرسہ نے ازرہ ادب کھڑے ہوکر آپ کا استقبال کیا۔ اور ننھی بچیوں کے نعرۂ تکبیر کی گونج کے ساتھ آپ نے کرسی صدارت پر متمکن ہوکر سب سے پہلے مذہب اسلام کی خوبیاں اور باقی مذاہب پر فوقیت بیان کرکے ان جویانِ حق خواتین کو حلقۂ اسلام میں داخل کرکے انکو دعائے استقامت دی۔ حاضرات کے دلوں پر اس منظر سے رقت طاری ہو رہی تھی۔ چنانچہ ان کے فلک شگاف نعروں سے آسمان گونج اٹھا۔ زاں بعد سورہ الرحمٰن و علق اور والضحیٰ شریفہ کی چند آیات پڑھ کر ثابت کیا کہ قرآن کریم کی تعلیم ہی سے انسان تمام مخلوق پر اور ابنائے جنس پر فوقیت حاصل کرسکتا ہے ورنہ بہائم میں اور اس میں کوئی فرق و تمیز نہیں ہے۔ اسی پر عمل کرکے دنیا و دین میں کامیابی و سرخروئی مل سکتی ہے۔ ورنہ دونوجہان میں خائب و خاسر رہتا ہے۔ یہی فضیلت ہے جو خدا کے برگزیدہ پیغمبر حضرت محمد صلعم کو نصیب ہوئی ورنہ نزولِ قرآن سے قبل بھی آپ نے اسی دنیا میں چالیس برس گذارے تھے گو ہزار شریف اور افعال و کردار پاکیزہ کے مالک اور اخلاق حسنہ کے اعلیٰ نمونہ تھے تاہم جو بزرگی جو برتری اور جو بڑائی "معلم قرآن کریم" ہونے کی حیثیت سے آپ کو ملی وہ کوہ اور کاہ کا فرق ہے انسان خدا کا نائب ہے تو بغیر اس کے کلام پاک کو سمجھے نیابت کا حق اسے کیونکر پہنچ سکتا ہے۔ اور آخر میں حضرت موصوف نے تمام معلمات و طالبات کے حق میں دعائے خیر کی اور اللہ تعالےٰ سے کام کی توفیق مانگی۔

آپ کے بعد اس حقیرہ نے خدا کی حمد و ثنا کے بعد تعلیم قرآن کے اہم ہونے پر چند کلمات کہکر خدا کے حضور دعا کی کہ ہمیں حوصلہ اور عزم بالجزم عطا فرمائے اور صبر و سکون کی توفیق دے تاکہ ہم اس کی مشیت حاصل کرسکیں اور کامیاب ہوں۔ زاں بعد اور معلمات محترمات

نے اپنے اپنے پُرخلوص و مفید خیالات کا اظہار کرکے دامے درمے قدمے قلمے مدد کرنے کا وعدہ کیا اور مع الخیر سب کے واپس آنیکی دعا مانگی۔

پھر ایکے بعد دیگرے طالبات جماعت ہشتم نے اپنے خطبات میں اپنے عزیز مدرسہ کے لئے ہر ممکن مدد کرنے کا نیز اپنے اعزہ واقارب کو امداد پر آمادہ کرنے کا وعدہ کیا۔ ان کے بعد جماعت ہفتم کی باری آئی ان کی تقاریر اسی جذبہ سے پُر تھیں عزیزہ وحیداختر نے ایک مؤثر نظم اسی موضوع پر بہایت خوش الحانی سے اپنے مخصوص انداز میں پڑھی۔ انکے بعد طالبات جماعت ششم نے اپنی تقریروں میں بہنوں کے لئے مفید مشورے اور مدرسہ کے لئے ہر ممکن مدد کے وعدے کئے۔ پھر درجہ خصوصیہ ثانی و اولیٰ کی طالبات نے تقریریں کیں اور اپنے جذبات امداد کا اظہار کیا۔ ان کے بعد محترمہ ہیڈ معلمہ صاحبہ نے ایک بصیرت افروز تقریر کی اور طالبات مدرسۃ البنات کی ان مشکلات روز کی تکالیف کا ذکر کیا جو انہیں اللہ تعالیٰ کے کلام پڑھنے کے دوران میں بوجہ تنگی مکان اٹھانی پڑتی ہیں۔ یہ بیان نہایت دردانگیز تھا جس کی یاد سے دل پاش پاش اور جگر پارہ پارہ ہوتے ہیں۔ معصوم بھولے بھالے بچے بڑے بڑے رئیسوں کے نور بصر اور لخت جگر دھوپ اور مینہ میں بیٹھکر قرآن سیکھیں اور تعلیم دین حاصل کریں تو کون آنکھ ہے جو یہ دیکھ کر اور سن کر بغیر آنسو بہائے رہ سکے۔ پھر اپنی عزیز طالبات و معلمات کے لئے بخیریت زمانہ تعطیل گذارنے اور عافیت سے واپس آنے کی دعائے خیر کی ۔

مزید خوشی : ابھی جلسہ کی نصف کارروائی بھی نہ ختم ہوئی تھی کہ تائید غیبی کا ظہور ہوا یعنی مولوی عالم و مولوی کے نتائج بذریعہ ڈاک پہنچے جو ہر لحاظ سے بفضل خدا شاندار تھے نہ صرف سب طالبات کامیاب تھیں بلکہ سب کی سب فرسٹ ڈویژن میں آئیں۔ بڑی مسرت یہ کہ عزیزہ خورشید بنت شاہ دین صاحب پنجاب بھر میں اول رہی ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اس تقریب کی خوشی میں مدرسۃ البنات میں ۱۸ جولائی کو تعطیل منائی گئی۔ اور ۲۰ جولائی بوقت پانچ بجے شام بیگم صاحبہ جناب مولانا عبدالحق صاحب عباس کی طرف سے چار کی پرتکلف دعوت دی گئی جس میں تمام معلمات اور مولوی کلاس کے علاوہ جالندھر شہر و بستیات کی دیگر خواتین بھی مدعو تھیں۔ ۲۱ جولائی کو انجمن مدرسۃ البنات کے ممبران اور بعض معززین شہر و بستیات کیلئے بھی چاء کی دعوت کا اہتمام ہوا۔ ۲۲ جولائی کو بورڈنگ ہوس کی طالبات کی دعوت چاء اور مٹھائی ہوئی چنانچہ یہ ہفتہ مدرسۃ البنات میں جشن و مسرت کا ہفتہ تھا دعا ہے کہ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے بانیان مدرسہ اور انکے دیگر متعلقین کو دین و دنیا میں خوش و خرم، شاد کام اور فائز المرام رکھے آمین ثم آمین۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

مسلم بہنوں سے اور خصوصاً مسلمہ بہنوں سے استدعا ہے کہ وہ ان ننھی ننھی قومی اور ملی بھکارنوں کو جو محض تعلیم دین کی خاطر انکے دروازوں پر فقیروں کا بھیس بدل کر ان کے کرم کا تماشا دیکھنے نکلی ہیں خالی واپس نہ کریں۔ اور بیش از بیش عطیات عطا فرما کر اس اسلامی بیڑے کو تباہی کے بھنور سے نکالنے کی سعی کرکے اس کے الطاف و عنایات کے مورد بن جائیں۔ خدایا اپنے بندوں کے گناہوں کو معاف فرما اور ان کو صراط مستقیم پر چلا۔ از آمنہ خاتون معلمہ مدرسۃ البنات

تاریخی :- صرف "مسلمہ" کے لئے

آسمانی بادشاہت کا پہلا دربار!

"ابوسفیان اور ہند جگر خوار"

(از جناب "داعی الی الحق" سیکرٹری تبلیغ انجمن اسلام خانیوال)

-۱-

عرب سینکڑوں برس سے بت پرستی میں مبتلا ہے۔ پیغمبر بت شکن کی یادگار تین سو ساٹھ معبودوں سے مزین ہے۔ ہبل "خدائے اعظم" ہے۔ بت ہی خیر و شر کے مالک ہیں، پانی برساتے، اولاد دیتے اور معرکہ ہائے جنگ میں فتح دلاتے ہیں!

وقت آگیا کہ اس طلسم کو دفعۃً توڑ دیا جائے اور حرم کعبہ شرک کی آلائش سے پاک ہو کر پھر احیائے توحید کا مرکز بن جائے۔

صلح حدیبیہ کی بدولت دلدادگان حرم یادگار ابراہیمی کو نگاہِ غلط انداز سے دیکھ تو چکے تھے لیکن آفتاب حق کا حجاب ہائے حائل کو چاک کر کے باہر آنا قریش کی بدعہدی کا منتظر تھا۔

-۲-

بنو بکر حلیفان قریش دفعۃً بنی خزاعہ حلیفان اسلام پر حملہ کرتے ہیں۔ رؤسائے قریش نے بالخصوص عکرمہ بن ابی جہل صفوان بن امیہ، سہیل بن عمر نہ صرف بنی بکر کا ساتھ دیتے ہیں بلکہ رات کو بھیس بدل کر تلواریں بھی چلاتے ہیں (طبری صفحہ ۱۶۲) ان کا رئیس اعظم نوفل عین حدود حرم میں غریب خزاعہ کے خون سے ہاتھ رنگین کرتا ہے۔ بس پھر کیا تھا خدائے جبار کے غصہ کی منتقمانہ کارروائی کے اسباب مہیا ہو جاتے ہیں!

رحمۃ للعالمین، مظلوموں کے ناصر و مددگار، یتیموں اور بیواؤں کی امیدیں بر لانے والے مسجد میں تشریف فرما ہیں تو دفعۃً چالیس ناقہ سوار نمودار ہوتے ہیں، ان کے آگے آگے ایک نوجوان ہے جس کا نام عمر بن سالم ہے وہ نہایت درد کے ساتھ یہ آواز بلند کرتا ہے

لاھم انی ناشد محمدا

حلف ابینا وابیہ الاتلدا

فانصر رسول اللہ نصرا اعتدا

وادع عباد اللہ یاتوا مددا

(اے خدا میں محمد کو وہ معاہدہ یاد دلاؤں گا جو ہمارے اور ان کے قدیم خاندان میں ہوا ہے۔ اے پیغمبر خدا! ہماری اعانت کر اور خدا کے بندوں کو بلا، سب اعانت کے لئے حاضر ہوں گے۔)

(زرقانی بحوالہ مغازی ابن عائذ)

-۳-

۱۰ رمضان ۸ھ کو مر الظہران میں فوجیں دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں کہ ابھی ایک منزل دور ہے لیکن کوکبۂ نبوی نہایت

عظمت و شان سے کفار کو مرعوب کرتا ہے۔ "صحرا" وادیٔ ایمن بن چکا ہے۔ حضرت عمر فطری جوش میں بے اختیار ہو کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتے ہیں اور کہتے ہیں:

"کفر کے استیصال کا وقت آگیا۔ ایک شخص جو اپنی گذشتہ سیاہ کاریوں سے عرقِ ندامت میں شرابور ہے سامنے آتا ہے اس کی گذشتہ حرکات میں سے ہر چیز اس کے خون کی قیمت بن سکتی ہے لیکن عفو نبویؐ کی شانِ رحمت ابھی تک اسے مغرور بنائے ہوئے ہے!

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)" کیوں ابوسفیان اب بھی تمکو یقین نہیں آیا کہ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں؟"

ابوسفیان: "کوئی اور ہوتا تو آج ہمارے کام آتا"۔

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) "کیا اس میں کچھ شک ہے کہ میں خدا کا پیغمبر ہوں؟"

ابوسفیان: "اس میں تو ذرا شک ہے!" (طبری)

-۴-

دریائے اسلام میں تلاطم شروع ہے۔ پہلے غفار، پھر جُہنہ، ندیم اور سلیم ہتھیاروں میں ڈوبے "اللہ اکبر" کے فلک شگاف نعروں میں گزرتے ہیں۔ مشکک ابوسفیان ہر دفعہ مرعوب ہو ہو جاتا ہے۔ اس کی آنکھیں خیرہ ہو رہی ہیں۔ دفعۃً ایک آواز بلند ہوتی ہے!

اليوم يوم الملحمة

اليوم تستحل الكعبة (سعد بن عبادہؓ)

ترجمہ: آج گھمسان کا دن ہے آج کعبہ حلال کر دیا جائے گا۔ (بخاری)

سب سے آخر کوکبۂ نبوی کے پرتو سے سطحِ خاک پر نور کا فرش بچھتا جا رہا ہے اور ابوسفیان کی شکایت پر رحمۃ للعالمین فرماتے ہیں:

"آج کعبہ کی عظمت کا دن ہے، عبادہ نے غلط کہا"۔ . . .

اب فطرتِ سلیم اور نیک سرشتی کے اقتضا کے مطابق شریعتِ کبریٰ کی تاسیس اور مذہب کامل کی تشئید کا وقت آچکا ہے۔ جماد لایعقل کے آگے سر جھکانے کی حماقت ناکامی کی دیوار سے سر ٹکرا ٹکرا کر رہ گئی ہے! خلیل بت شکن کی یادگار کی آغوش ۲۷۰ بتوں سے پاک ہو رہی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک کو لکڑی کی نوک سے ٹھوکر دیتے جاتے ہیں اور جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ (حق آگیا اور باطل مٹ گیا اور باطل مٹنے کی چیز ہے) کی سحر آفریں آواز سے بت پرست مبہوت ہو رہے ہیں۔

-۵-

آسمانی بادشاہت کا پہلا دربار سجا ہے، بارگاہِ احدیت کی تقریر خلافت کا وقت آچکا ہے۔ صبح جاں نواز، ساعت ہمایوں اور دورِ فرخ فال کی ابتدا ہوتی ہے۔

رحمۃ للعالمین کھڑے ہوتے ہیں۔ عالم کائنات زبانِ حال سے کہہ رہی ہے!

سنو! صاحبِ شمشیر و نگیں ہوتے ہوئے گوشہ نشین رہنے والا، بادشاہ کشورکشا بن کر گدائے بے نوا کی شان رکھنے والا فرمانروائے جہاں ہو کر سبحہ گردانی میں مشغول، جو مفلس قانع بھی ہے اور غنی دریائے دل بھی۔ صحیفۂ یزدانی بھی ہے اور عالم کون کی معراج بھی آج اہل مکہ سے نہیں بلکہ تمام عالم سے خطاب کرتا ہے۔ سب لوگ ہمہ تن گوش ہیں اور یہ اعلان خداوندی

سنتے ہیں :

"ایک خدا کے سوا اور کوئی خدا نہیں ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اس نے اپنا وعدہ سچا کیا۔ اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور تمام جتھوں کو تنہا توڑ دیا۔ ہاں تمام مفاخر، تمام انتقامات خوں بہائے قدیم، تمام خوں بہا میرے قدموں کے نیچے ہیں، صرف حرم کعبہ کی تولیت اور حجاج کی آب رسانی اس سے مستثنیٰ ہیں۔

اے قوم قریش! اب جاہلیت کا غرور اور نسب کا افتخار خدا نے مٹا دیا، تمام لوگ آدم کی نسل سے ہیں، اور آدم مٹی سے بنے ہیں۔

لوگو! میں نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمھارے قبیلے اور خاندان بنائے کہ آپس میں ایک دوسرے سے پہچان لئے جاؤ۔ لیکن خدا کے نزدیک شریف وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو، خدا دانا اور خبر رکھنے والا ہے۔" (القرآن)

"بے شک خدا نے شراب حرام کر دی۔" (صحیح بخاری)

- ۶ -

مقام صفا میں آقائے نامدار فخر کونین سرور انبیا بیٹھے ہیں۔ پانی کا ایک پیالہ بھرا ہوا پڑا ہے۔ عورتوں سے ارکان اسلام اور محاسن اخلاق کا اقرار لیا جاتا ہے۔ پھر آپ پانی میں دست مبارک ڈبو کر نکال لیتے ہیں۔ آپ کے بعد عورتیں ہاتھ پیالے میں ڈالتی ہیں اور بیعت کا معاہدہ پختہ ہو جاتا ہے۔

رئیس العرب عتبہ کی بیٹی جگر خوار حمزہ ہند نقاب اوڑھے آئی ہے!

ہند: "یا رسول اللہ! آپ ہم سے کن باتوں کا اقرار لیتے ہیں؟"

رسول اللہ (صلعم): "خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔"

ہند: "یہ اقرار آپ نے مردوں سے تو نہیں لیا لیکن بہرحال ہم کو منظور ہے۔"

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم): "چوری نہ کرنا۔"

ہند: "میں اپنے شوہر ابوسفیان کے مال میں سے دو چار آنے کبھی لے لیا کرتی ہوں۔ معلوم نہیں یہ بھی جائز ہے یا نہیں۔"

رسول اللہ (صلعم): "اولاد کو قتل نہ کرنا۔"

ہند: "ربّیناهم صغاراً وقتلتهم کباراً فانت وهم اَعْلَمُ۔"

(ترجمہ) ہم نے تو اپنے بچوں کو پالا تھا، بڑے ہوئے تو جنگ بدر میں آپ نے ان کو مار ڈالا۔ اب آپ اور وہ باہم سمجھ لیں۔

- ۷ -

جباران قریش زیر ہو چکے ہیں، اسلام کو مٹانے والے خود مٹ رہے ہیں، تیغ و سنان سے پیکر قدسی کو زخمی کرنے والے سرنگوں موجود ہیں!

جن کی تشنہ لبی خون نبوت کے سوا کسی چیز سے نہ بجھ سکتی تھی اور جن کی آتش جگر مسلمانوں کو جلتی ہوئی ریگ پر لٹا کر ان کے سینوں پر آتشیں مہریں لگایا کرتی تھی۔ آج واماندہ و دست و پا بریدہ نظر رحم کے محتاج ہیں۔

لیکن لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ کی نسیم رحمت سب کو اپنے آغوش میں لے لیتی ہے اور ابھی تک ابوسفیان اور ہند اس جسارت سے گفتگو کر رہے ہیں! کیا چشم عالم نے اس نظارے کو ایک سے زیادہ بار کبھی دیکھا؟ تاریخ اس کے جواب سے قاصر ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ!

نوائے شیدا

(از جناب شیدا قادری رام نگری ایڈیٹر "تحریک عمل")

نزدیک ہے وہ دن جب مسلم مالک دنیا بھر کا ہوگا + دنیا کے چپے چپے پر جاری سکہ اس کا ہوگا
جائینگے مسلماں جس جانب لرزیگا فلک کانپیگی زمیں + ہر بد باطن قدموں پر ان کے آ آکر جھکتا ہوگا
توحید کے متوالوں کے قدم چومیگی فتح و ظفر آکر + خدام رسول اکرمؐ کا ہر سو ڈنکا بجتا ہوگا
گونجینگے فضا میں پے در پے تکبیر کے پُرہیبت نعرے + پھر دین محمد کا جھنڈا افلاک سے بھی اونچا ہوگا
بارانِ رحمت سے ہوگی یہ دنیا رشکِ باغِ ارم + اسلام مثالِ ابرِ کرم اس دنیا پر چھایا ہوگا
عرفانِ الٰہی کے تشنے آ آکر پیاس بجھائینگے + سیراب سبھی ہوجائیں گے باقی نہ کوئی پیاسا ہوگا
اسلام کی روشن کرنوں سے خورشید بنیگا ہر ذرہ + یہ کفر سراسر تاریکی ہے اس سے اجالا کیا ہوگا

اللہ و نبیؐ کے شیدائی جو چاہیں گے وہ کرلیں گے
شیدا کی گرم نوائی سے وہ جوشِ عمل پیدا ہوگا

عبداللہ ابن مبارک اور بڑھیا

(مرسلہ جناب رانا مقبول احمد صاحب دھامی لاہور)

عبداللہ ابن مبارکؒ دوسری صدی ہجری کے مشہور اور فاضل علمائے اسلام میں سے تھے۔ آپ سنہ ۱۱۸ھ (۷۳۶ء) میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۸۱ھ (۷۹۸ء) میں انتقال فرمایا۔ علم و زہد میں آپ بہت مشہور ہیں۔ آپ نے سفیان ثوریؒ اور امام مالکؒ سے علم فقہ پڑھا۔ خلوت کے بہت دلدادہ تھے۔ آپ اور آپ کے والد ماجد دونوں بہت متقی تھے۔ شعر بھی کہتے تھے۔ آپ کا یہ قول بہت مشہور ہے۔ تَعَلَّمْنَا الْعِلْمَ لِلدُّنْيَا، فَدَلَّنَا عَلٰى تَرْكِ الدُّنْيَا۔

آپ فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں حج کی غرض سے گھر سے نکلا ہوا تھا۔ ایک دن میں کسی راستے پر جارہا تھا کہ میں نے دور فاصلے پر ایک دھبہ سا اپنی طرف آتا ہوا دیکھا۔ جب وہ دھبہ میرے بہت قریب آگیا تو مجھے معلوم ہوا کہ ایک بڑھیا

سیاہ لبادہ پہنے ہوئے چلی آ رہی ہے۔ جب وہ میرے قریب آئی تو میں نے اسے سلام کیا۔ وہ بولی: سَلَامٌ ۚ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ ۝ یٰسٓ ج ۲۳ ع ۴ (سلام ہو رحم کرنے والے رب کی طرف سے)۔ پھر میں نے پوچھا: "تو یہاں کس غرض سے آئی ہے؟" وہ بولی: مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ۔ اعراف ج ۹ ع ۳ (جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی رستہ بتانے والا نہیں)۔ میں سمجھ گیا کہ وہ کہیں رستہ سے بھٹک کر یہاں آگئی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا: "تجھے کہاں جانا ہے؟" اس نے جواب دیا: "سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا۔ الاسراء۔ ج ۱۵۔ ع ۱۔ (پاک ہے وہ ذات جو ایک رات میں اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف لے گئی)۔ میں نے جان لیا کہ اس نے حج کرلیا ہے اور اب بیت المقدس کا ارادہ رکھتی ہے۔ میں نے اس سے کہا: "تو اس مقام میں کتنے روز سے ہے؟" وہ بولی: ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝ مریم ج ۱۶۔ ع ۱۔ (پوری تین راتیں)۔ پھر میں نے کہا: "تیرے پاس کھانا دانا تو ہے نہیں تو کھاتی کیا ہے؟" وہ بولی: هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ۝ شعراء ج ۱۹۔ ع ۹۔ (وہی مجھے کھلاتا ہے وہی مجھے پلاتا ہے)۔ میں بولا: "اور تو وضو کاہے سے کرتی ہے؟" کہنے لگی: فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا۔ مائدہ ج ۶۔ ع ۲۔ (اگر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرلو) مطلب یہ تھا کہ میں وضو کی جگہ تیمم کرلیتی ہوں۔

میں نے اسے اپنے پاس سے کچھ کھانا پیش کیا کہ بھوکی ہے تو کھالے۔ وہ بولی: ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ۔ بقرہ ج ۲ ع ۷۔ (پھر رات کے پورا ہونے تک روزہ پورا کرو) مطلب یہ تھا کہ میں روزہ سے ہوں۔ میں نے کہا: "یہ رمضان کا مہینہ تو ہے نہیں۔" وہ بولی: وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝ بقرہ ج ۲۔ ع ۳۔ (اور جس نے اپنی مرضی سے نیک کام کیا۔ پس اللہ قدر کرنے والا اور جاننے والا ہے)۔ میں نے کہا: "ہمیں سفر میں افطار کی اجازت ہے۔" وہ کہنے لگی: وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ بقرہ۔ ج ۲۔ ع ۱۔ (بہر حال تم سمجھو تو روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے)۔

پھر میں نے اس سے کہا: "تو میری طرح باتیں کیوں نہیں کرتی؟" وہ بولی: مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝ قٓ ج ۲۶۔ ع ۱۶۔ (اور وہ کسی قول کو الفاظ کا جامہ نہیں پہناتا سوائے اسکے کہ جب اس کے پاس مستعد نگہبان نہ ہو)۔ اس آیہ کریمہ میں حضرت صلعم کی طرف اشارہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو بات بھی آپ کے دہن مبارک سے نکلتی ہے۔ وہ ہر طرح سے جانچی تولی ہوئی ہوتی ہے۔ تبھی تو آپ نے آپ کو "افصح العرب" کہتے تھے۔ بڑھیا کا مطلب یہ تھا کہ اپنے مطالب کو قرآن شریف کے ذریعے سے ادا کرنا بہتر ہے تاکہ زبان سے کوئی نامناسب کلمہ نکل ہی نہ سکے۔ اور ہم خرما و ہم ثواب بھی۔ پھر میں نے اس سے پوچھا: "تو کس قبیلہ میں سے ہے؟" وہ بولی: وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ۝ اسراء ج ۱۵۔ ع ۴۔ (جس بات کا تجھے علم نہیں اسکے پیچھے نہ پڑ جا بیشک

کان آنکھ اور دل سب سے (روز قیامت) باز پرس ہوگی) میں نے اپنی غلطی کی معافی چاہی تو وہ کہنے لگی: "لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ"۔ یوسف ج ۱۳۔ ع ۴۔ (آج کے دن تم پر کوئی جھڑک نہیں۔ خدا تمھیں بخشے)۔ پھر میں بولا: "میری اونٹنی پر چڑھ جا۔ میں تجھے قافلہ میں پہنچا دوں گا۔" وہ بولی: "وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ" بقرہ ج ۲۔ ع ۹ (تمھاری ہر نیکی کو خدا جانتا ہے)۔ میں نے اونٹنی کو بٹھایا اور بڑھیا سے کہا کہ چڑھ۔ وہ کہنے لگی: "قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ" النور ج ۱۸۔ ع ۱۰ (مومنوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی کریں)۔ میں نے اپنا منہ پرے پھیر لیا۔

جب وہ چڑھنے لگی تو اونٹنی (شاید اس کے سیاہ کپڑوں سے) ڈر کر بھاگ گئی اور بڑھیا کے کپڑے پھٹ گئے۔ وہ بولی: "وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ" شوریٰ۔ ج ۲۵۔ ع ۵۔ (ہر وہ مصیبت جو تم پر پڑتی ہے تمھارے اپنے ہی ہاتھوں کی کمائی ہوتی ہے)۔ میں نے اس سے کہا: "ٹھہر جا۔ میں ابھی اونٹنی کو راست کر لیتا ہوں" وہ بولی: فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ" انبیا۔ ج ۱۷۔ ع ۶۔ (پس ہم نے وہ (بولیاں) سلیمان کو سمجھا دیں)۔ بڑھیا کا مطلب خدا کی عنایت کا شکریہ ادا کرنا تھا کہ اس نے کیسے کیسے بڑے جانوروں کو ہمارا مطیع بنایا ہے۔

آخر میں نے اونٹنی کو راست کر لیا۔ اور وہ چڑھ گئی۔ اونٹنی پر سوار ہو کر وہ کہنے لگی: "سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ" زخرف۔ ج ۱۵۔ ع ۷۔ (پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کر دیا۔ ورنہ ہم میں اس کام کی لیاقت نہ تھی)۔ میں نے اونٹنی کی لگام کو پکڑ لیا اور آگے آگے بھاگنے لگا۔ میں اونچے اونچے گا رہا تھا۔ (عرب میں دستور ہے کہ اونٹ کو چلاتے وقت ساتھ ساتھ گاتے بھی جاتے ہیں)۔ وہ کہنے لگی: وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ" لقمٰن۔ ج ۲۰۔ ع ۱۱۔ (اپنی چال دھیمی کر اور اپنی آواز مدھم کر)۔ یہ سن کر میں آہستہ آہستہ چلنے لگا اور اپنی آواز بھی دھیمی کر لی۔ پھر وہ بولی: "فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ" مزمل۔ ج ۲۹۔ ع ۱۴۔ (پس تم وہ پڑھو جو قرآن میں سے آسان کر دیا گیا ہے)۔ میں نے اس سے کہا: "بیشک تجھے اونچا درجہ حاصل ہے"۔ وہ بولی: "وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ" بقرۃ۔ ج ۳۔ ع ۵۔ (سمجھ والوں کے سوا کوئی نصیحت نہیں مانتا)۔

تھوڑی دیر بعد میں نے اس سے پوچھا: "تیرا خاوند ہے؟" وہ بولی: "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ" مائدہ۔ ج ۷۔ ع ۴۔ (اے ایمان لانے والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو اگر تمھیں بتا دی جائیں تو تمھیں بری محسوس ہوں)۔ بڑھیا سے یہ جواب پانے کے بعد مجھے پھر رستہ بھر اپنا منہ کھولنے کی جرأت نہ پڑی۔

جب ہم قافلہ کے قریب پہنچ گئے۔ تو میں نے اس سے کہا: "وہ دیکھ وہ قافلہ ہے۔ اس میں تیرا کون ہے؟" وہ بولی: "اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا"۔ کہف۔ ج ۱۵۔ ع ۱۸۔ (مال و دولت اور بیٹے دنیا کی زندگی کی زینت ہیں) میں سمجھ گیا کہ اس کی اولاد ہے۔

پھر میں نے پوچھا کہ وہ کیا کام کرتے ہیں۔ اس نے جواب

دیا: "وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ ٥ النحل۔ ج ۱۴۔ ع ۸۔ (اور علامات۔ اور ستاروں کی مدد سے وہ رستہ بتاتے ہیں)۔ میں نے جان لیا کہ وہ قافلہ سالار ہیں۔ پھر ہم قافلہ کے خیموں میں پہنچ گئے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تیرا قافلے میں کون ہے۔ وہ بولی: "وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا ٥ النساء۔ ج ۵۔ ع ۱۵۔ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِیْمًا۔ النساء ج ۶۔ ع ۳۔ یٰیَحْیٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ مریم۔ ج ۱۶۔ ع ۱۔ (اور اللہ نے ابراہیمؑ کو خلیل بنایا۔ اور اللہ نے موسیٰ کے ساتھ کلام کیا۔ اے یحییٰ کتاب کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ)۔ مطلب یہ تھا کہ ابراہیم۔ موسیٰ اور یحییٰ میرے بیٹوں کے نام ہیں۔

میں نے بڑھیا کے بیٹوں کو ان ناموں سے پکارا۔ تو تین جوان نکل آئے۔ ہمیں خیمے کے اندر لے گئے اور ہم بیٹھ گئے۔

پھر وہ بڑھیا بولی: "فَابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖ اِلَى الْمَدِیْنَةِ فَلْیَنْظُرْ اَیُّهَا اَزْكٰى طَعَامًا فَلْیَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ۔" کہف۔ ج ۱۵۔ ع ۱۵۔ (اپنے میں سے ایک کو اپنے اس چاندی کے سکے کے ساتھ شہر میں بھیجو تاکہ وہ (جا کر) دیکھے کہ کس کے پاس سے اچھا کھانا مل سکتا ہے۔ پھر وہ اس سے (بقدر ضرورت) تمھارے لئے لے آئے)۔ مطلب یہ تھا کہ کھانا لاؤ۔

جب کھانا چنا گیا۔ تو وہ بولی: "كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ٥ الحاقہ ج ۲۹۔ ع ۵۔ (اب تم کھاؤ اور پیو اس میں سے جسے تم نے ایام گذشتہ میں جمع کیا ہے)۔ مطلب یہ کہ کھانا شروع کرو۔

اب میں نے ان جوانوں سے پوچھا: "پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ یہ بڑھیا کون ہے؟" وہ بولے "یہ ہماری ماں ہے۔ عرصہ چالیس سال سے اس نے قرآن شریف کے سوا کبھی کوئی کلمہ اپنے منہ سے نہیں نکالا۔ اس ڈر سے کہ کہیں خدا کے رستہ سے پھسل کر اس کے غضب کا موجب نہ بنوں۔" میرے منہ سے بے ساختہ نکل گیا: "ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ٥" حدید۔ ج ۲۷۔ ع ۱۹۔ (یہ خدا کی دین ہے جسے وہ چاہتا ہے دے دیتا ہے۔ اللہ بڑے فضل و کرم والا ہے۔ (ماخوذ)

صرف مسلمہ کے لئے | جملہ حقوق محفوظ ہیں

دولھا داماد سے

(مولانا عبدالحق صاحب اختر وصفی فنانشل کمشنر آفس۔ لاہور)

مبارک ہو مرے بیٹے تجھے شادی مبارک ہو + بفضلِ حق تعالےٰ خانہ آبادی مبارک ہو
بلا شک و شبہ یاور ہے قسمت خوب ہی تیری + کہ تجھ کو مایۂ صد نازِ نسواں مل گئی بیوی

نہیں ہے خود ستائی اور غلو اس میں صداقت ہے + مری بچی بڑی ہی نیک سیرت پاک طینت ہے
کہا جب منگنی کے وقت میں نے اس سے اے بیٹا! + بتا کیا رائے ہے تیری" تو یوں کہنے لگی " ابا!
"رضا ماں باپ کی ہے جو وہی ہے بس رضا میری + سر تسلیم خم ہے پوچھتے ہو رائے کیا میری"
"اگر ارشاد ہو تو کود جاؤں گی سمندر میں + سمجھ لوں گی کہ لکھا تھا یہی میرے مقدر میں"
"مجھے جس گھر میں دے دو گے اسی گھر میں رہونگی میں + اسی گھر میں جیوں گی میں اسی گھر میں مروں گی میں"
"مرا ایمان ہے حرص و ہوس ہی روگ ہیں دل کا + سوا صبر و قناعت کے سکون دل نہیں ملتا"
"ہوس مٹتی نہیں کہتے ہیں قاروں کے خزانے سے + مگر اس کو مٹاؤں گی غنا کے تازیانے سے"
"ادا اپنے فرائض یوں کروں گی جانفشانی سے + سبق لیں گی بنات قوم میری زندگانی سے"
مجھے سن کر بہت حیرت ہوئی اسکے خیالوں پر + بزرگی عقل پر موقوف ہے بیشک نہ سالوں پر
کب ایسی بیویاں ہر مرد کو دنیا میں ملتی ہیں + یہ کلیاں خوش نصیبوں ہی کے گلزار میں کھلتی ہیں
بجائے جا، خوشی کے شادیانے تو بجائے جا! + مسرت کی گھڑی ہے یہ زر و گوہر لٹائے جا!
نہو گر بار خاطر تو مری بھی اک گذارش سن! + حقیقت ہے نہیں ہے کوئی ناجائز سفارش سن!
میاں سے بڑھ کے بیوی وقت شادی دان کرتی ہے + وہ دولت صرف کرتا ہے یہ جاں قربان کرتی ہے
وطن بھائی بہن ماں باپ سب کچھ چھوڑ دیتی ہے + یہ شوہر کے لئے دنیا کے رشتے توڑ دیتی ہے
وہ اس کا ہو گیا تو ہو گئی بس حق رسی اس کی + وگرنہ قابل صد رحم ہے پھر زندگی اس کی
ہے نازک صنف اس کا شیشۂ دل ٹوٹ جاتا ہے + جو سچ پوچھو بچاری کا مقدر پھوٹ جاتا ہے
مری بچی بہت حساس ہے اور بھولی بھالی ہے + نہو کیوں لاڈلی ناز و نعم سے میں نے پالی ہے
یہ ہے نور نظر میری تو اماں کی دلاری ہے + بہن بھائیوں کو بھی دنیا کی ہر اک شئے سے پیاری ہے
جدا اب اس کو ہم سب با دل ناشاد کرتے ہیں + لٹا کر اپنے گھر کو گھر ترا آباد کرتے ہیں
تجھے لخت جگر کے ساتھ یہ سب مال دیتے ہیں + ترے قدموں کے نیچے آج اپنے بال دیتے ہیں
کسی صورت جو دل اس کا دکھا رہ کر ترے گھر میں + کریں گے ہم خدا کے سامنے فریاد محشر میں
خدا کے فضل سے تم صاحب فہم و فراست ہو + کوئی کمسن نہیں جس کو نصیحت کی ضرورت ہو
نہ رہ جائے مگر تبلیغ حق کا فرض، ڈرتا ہوں + ضروری چند باتیں اسلئے میں عرض کرتا ہوں
میاں بیوی لباس اک دوسرے کا ہیں زمانے میں + ہے لازم دونو کے لئے تقویٰ بہم شادی کرانے میں

حقوق ازدواجی میں یہ شوہر کے برابر ہے + مگر اک رنگ میں عورت سے بیشک مرد برتر ہے
جہاد اس سے نہیں ہوتا ضعیف اسکی عبادت ہے + یہی باتیں ہیں جن سے مرد کو اس پر فضیلت ہے
مگر مقصود ہرگز یہ نہیں ہے اس فضیلت کا + کہ حق نے حق نہیں رکھا کوئی مردوں پہ عورت کا
بقائے نسل انسانی کا اس میں راز پنہاں ہے + قصور اس کا نہیں بلکہ خدا کا تم پہ احساں ہے
پہ بیجا فائدہ جو اس فضیلت سے اٹھائے گا + خدا شاہد ہے گھر اپنا وہ دوزخ میں بنائے گا
ادا سب حق کر و اس کے کہ فرضِ اوّلیں یہ ہے + نہ دل اس کا دکھاؤ حکمِ ختم المرسلیں یہ ہے

خدا حافظ دعا اختر کی ہے پھولو پھلو دونو
ہمیشہ دہر میں نیکوں کے رستے پر چلو دونو

(مرسلہ ز-خ-حجاب)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ

(جناب گل سعید خاں تلمیذ ادیب العصر الطاف مشہدی)

جون آف آرک ہاں واقعی وہ تاریخ یورپ اور خصوصاً تاریخ فرانس میں ایک بلند پایہ شخصیت گردانی جاتی ہے-

میڈم کیوری یقیناً وہ مشاہیر سائنس میں ایک ممتاز کی جاتی ہے اور اس نے دنیائے علم الکیمیا پر ایک احسان عظیم کیا-

نائیٹنگیل کس کو انکار ہے کہ اس نے جنگِ کریمیا میں زخمی سپاہیوں کو آرام نہیں پہنچایا؟

سافو - قلوپطرہ - جوزفائن - ملکہ کرسچانا - ملکہ الزبتھ - اہلیہ بائی - ماتاہری اور مونٹز بلاشک وشبہ اپنے اپنے زمانے میں کسی نہ کسی وصف سے مشہور ہو گزری ہیں اور انھوں نے تاریخ دہر میں نمایاں مقام حاصل کئے ہیں-

اس سے بھی انکار نہیں کہ عہدِ حاضر کی مشہور مغربی خواتین، جن میں ایکٹرسیں- ہوا باز- مصنف- پیراک- تیز ترین موٹر چلانے والیاں- کرکٹ، ہاکی اور ٹینس کی شہرۂ آفاق کھلاڑنیں وغیرہ وغیرہ شامل ہیں- تیری معلومات کے وسیع دائرہ سے باہر نہیں- اور تیری زبان ہر وقت انھیں کی بڑائی میں نغمہ سرا رہتی ہے-

مگر دیکھ . . . . . . !

اگر تو نے تاریخ اسلام کے زریں اوراق کو نہیں پلٹا- وہ اسلام جس نے ایسی ایسی مایۂ ناز ہستیاں پیدا کیں کہ دنیا آج تک حیرت میں ہے-

تو سمجھ لے کہ تیری معلومات کوڑی کام کی بھی نہیں۔

آہ! کیا کبھی اسلام کی بلند مرتبت شخصیت کا خیال بھی آیا؟ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کا نام سنا۔ کبھی تیری زبان پر ان کا مبارک نام بھی آیا؟ ان کے علوم و فیضان علمی کے تصور نے کبھی تیری عقیدت کی گردن خم کی؟ کبھی تیری روح میں سنسناہٹ پیدا ہوئی۔ کبھی تیرے بدن میں کپکپی آئی؟

وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا !

جن کو رسول اکرمؐ کی زوجۂ مطہرہ ہونے کا فخر حاصل ہے۔

جن کو خاتم الانبیا سب سے زیادہ محبت کرتے تھے۔

جن کے لئے آپؐ نے اپنی دختر فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے یہ الفاظ زبان مبارک سے فرمائے: "لخت جگر! جس کو میں چاہوں کیا اس کو تم نہیں چاہو گی؟"

جن کی محبت میں اپنی زوجۂ مکرمہ حضرت ام سلمہ سے یہ ارشاد فرمایا: "اے ام سلمہؓ مجھ کو عائشہؓ کے بارے میں دق نہ کرو۔ کیونکہ عائشہؓ کے علاوہ کسی اور بیوی کے لحاف میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔"

جن کی بڑائی میں رسول اللہؐ نے حضرت عمرو بن العاصؓ کی عرض پر کہ آپ دنیا میں کس کو محبوب رکھتے ہیں یہ فرمایا کہ "عائشہ کو۔"

جن کو یہ فخر حاصل ہے کہ حضور سرور کائنات نے ان کے زانوئے مبارک پر سر اقدس دھرے وصال مبارک فرمایا۔

جن کو یہ فخر حاصل ہے کہ سرور دوجہان بعد از وصال انھی کے حجرہ مبارک میں مدفون ہوئے۔

ہاں ہاں! وہی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا!

جو حضرت ابو بکر صدیقؓ کی دختر تھیں۔

وہ صدیق اکبرؓ جن کو رسول اکرمؐ مردوں میں سے سب سے زیادہ محبوب رکھتے تھے۔ جن کو ہجرت میں آپ کی رفاقت کا فخر حاصل ہوا۔ جنکی بڑائی خداوند تعالےٰ نے قرآن کریم میں کھلے الفاظ میں فرمائی۔ جنکو یار غار کا خطاب ملا۔ جن کے بارے میں حضورؐ سرور دو عالم یہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ جتنا نفع اسلام کو صدیق اکبرؓ کے مال نے دیا اور کسی کے مال نہیں دیا۔" ہاں - ہاں بے خبر وہی صدیق اکبرؓ جنکو رسول اکرمؐ کی حیات میں امامت کا فخر آپکے ارشاد سے حاصل ہوا۔ جو شہنشاہ کونینؐ کی وصیت کے مطابق خلیفہ اول کے ممتاز عہدے پر فائز ہوئے اور سب سے بالاتر یہ کہ جنکو بعد از موت سرور کائنات کے پہلو میں گنبد خضرا میں جگہ نصیب ہوئی۔

وہی عائشہ صدیقہؓ — ہاں ہاں۔ وہی اُمّ المومنین۔

جنکی پاکدامانی کی گواہی خود اللہ تعالےٰ نے سورہ نور میں دی اور فرمایا: "اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْکِ عُصْبَۃٌ مِّنْکُمْ ——" (۲) "اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۔ ——"

جنکی وجہ سے آیتِ تیمم کا نزول ہوا۔

وہ تیری جون آف آرک۔ میڈم کیوری۔ جوزفائن قلوپطرہ وغیرہ سے جنکا نام آج تیری زبان سے نکلتا ہے۔ کہیں بلند پایہ کہیں عظیم المرتبت۔ اور کہیں ارفع شخصیت کی مالک ہیں۔ انکی —— ! انکی —— !

تو اور تیرا تخیل ان کی عظمت کے اندازے سے قاصر ہے۔

تو یہ —— تو بہ —— مجھے یہ خیال ہے کہ میں انکی شخصیت مبارک کا تیرے دل کی مکین ہستیوں سے مقابلہ کر رہا ہوں —

نہیں —— نہیں دلدادۂ مغرب —— میں تو اسے گناہ کبیرہ تصور

کرتا ہوں۔

پھر یہ کیوں؟

صرف اس لئے کہ تو سمجھ سکے کہ تیری اس روش نے تجھے کہاں پہنچا دیا ہے۔

خدا کی قسم ـــ قسم ہے اس سبز گنبد کے مکین کے رب کی کہ تیرے دل میں بسنے والی ہستیاں تو انکی خاکِ پا کے برابر بھی نہیں ـــ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک!

علم ہے؟ کبھی مطالعہ کیا؟ کبھی کانوں نے سننے کی تکلیف زحمت گوارا کی؟ اس شخصیتِ عظمےٰ کی حیاتِ طیبہ و مبارکہ پر کبھی تبصرہ کیا ـــ؟

سن! خدارا اپنے اسلاف کی تاریخ کو بھول کر مغرب پر فدا نہ ہو ـــ ورنہ ـــ بے خبر ـــ عنقریب تو چاہِ جہالت میں!

وہ اتنی قابلِ ستائش شخصیت کی حامل تھیں۔ کہ حضورِ اقدس کی وفاتِ مبارک کے بعد صحابہ کرام ہر مشکل امر میں ان سے مشورہ لیتے تھے اور تاریخ شاہد ہے کہ ان کے مشورے سب سے زیادہ وزنی ہوا کرتے تھے۔

وہ ـــ!

جن میں قناعت پسندی۔ ہم جنسوں کی امداد۔ شوہرِ مقدس کی اطاعت و فرمانبرداری۔ غیبت و بدگوئی سے احتراز۔ عدم قبولِ احسان۔ خودستائی سے پرہیز۔ دلیری۔ خودداری۔ فیاضی۔ معمولی باتوں کا لحاظ۔ فقرا کی حسبِ حیثیت اعانت۔ غلاموں پر شفقت۔ خشیتِ الٰہی و رقتِ قلبی۔ بدرجۂ کمال تھی۔

جن کا فضل و کمال نہ صرف عام خواتین۔ نہ صرف امہات المومنینؓ بلکہ باستثنائے چند تمام صحابہ کرام پر فوقیت رکھتا تھا۔

جو قرآن و حدیثِ نبوی میں جن کا قرآنی اجتہاد مسلم تھا۔ جنکی روایات حدیث سب سے زیادہ مسلّم و مستند اور سوائے چند صحابہ کے سب سے زیادہ ہیں۔ جو رعایتِ مصالح۔ ذاتی واقفیت بھی سب سے زیادہ رکھتی تھیں۔ جو فقہ و قیاس۔ طب۔ تاریخ۔ ادب۔ خطابت۔ شاعری۔ علم اسرار الدین۔ تعلیم و افتا میں یکتائے روزگار تھیں۔

جو رسولِ اکرم کے بعد ایک بہترین معلم نہیں جنھوں نے احادیث کو نشر کیا۔ جو جنگِ احد میں خود مشکیزہ میں پانی لیکر زخمی مجاہدین کو پلاتی پھرتی تھیں۔ جن کو جہاد میں شامل ہونیکا سب سے زیادہ شوق تھا۔

کیا یہ کافی نہیں ـــ؟

بتا تو ـــ ہے تیری تمام دنیا کی خواتین میں کوئی اس شانِ ارفع و اقدس کی مالک ـــ؟

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ ماں ہیں ـــ ماں ـــ!

تمام مسلمانوں کی ماں!

اس لئے ان سے بڑھ کر تیرے دل میں کس کے لئے عزت کی جگہ ہو سکتی ہے۔ خدا ان پر اپنی تمام برکات نازل فرمائے آمین۔

بقیہ بزمِ مسلمہ: انتہائی مسرت سے اطلاع دیتی ہوں کہ میرے چچا جان محترم محمد صدیق کے ہاں اللہ تعالےٰ نے بروز پیر مورخہ ۵ر جولائی ۱۹۳۷ء ایک ننھا منا اور پیارا سا بچہ عطا فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ خدا نومولود عمر خضر اور بخت سکندر عطا فرمائے۔ اور خاندان کے لئے باعثِ فخر کرے۔ آمین۔

اس خوشی میں دو روپیہ ارسال خدمت ہیں۔ کسی کارِ خیر میں صرف کریں۔ (راقمہ: صالحہ اختر بنت شیخ فضل الدین۔ جالندھر)

غیرت

(از محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب سلیمی شیخوپورہ)

جس کو خدا سے شرم ہے وہ ہے بزرگِ دین
دنیا کی جس کو شرم ہے مردِ شریف ہے
جس کو کسی کی شرم نہیں اسکو کہوں کیا
فطرت میں وہ رذیل ہے دل کا کثیف ہے

اخلاقی برائیوں کا گہرا احساس رکھتے ہوئے ان کو دور کرنے کا جذبہ پیدا ہونا اور قومی عیوب کو صحیح معنوں میں عیوب سمجھ کر ان کی اصلاح کا زبردست خیال دل میں آنا۔ اور مذہبی نافرمانیوں کو موجب شر و فساد اور باعثِ ناراضی خدا جان کر ان سے بالکل بچے رہنے کا تہیہ کرنا غیرت کہلاتا ہے۔ اور ان کو اس طرح غیرتِ اخلاقی۔ غیرتِ قومی اور غیرتِ مذہبی کے جدا جدا ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اگر کسی انسان میں خواہ وہ مرد ہے یا عورت۔ اگر اخلاق مذہب اور قوم کی پاسداری نہیں ہے تو وہ بے غیرت کہلاتا ہے شرم یا ندامت کا اثر وقتی ہوتا ہے۔ مگر غیرت اگر صحیح معنوں میں غیرت ہو تو وہ اپنا مستقل اثر رکھتی ہے اور ہمیشہ کیلئے اخلاق کی درستی کرتی ہے۔ اس غیرتمندی کے جوہر نے دنیا سے بڑے بڑے ظلم اور جبر دور کئے۔ اور مفسد سوسائٹیوں کی اصلاح کی۔ ظالم حکومتوں کے تخت الٹ دئے۔ جابر قوموں کو ملیا میٹ کیا۔ اور اسی غیرتمندی کی صفت نے مذہب الٰہیہ کے ایسے سچے پرستار پیدا کئے جن کے مقدس نام آج تک زبان زدِ خلائق ہیں۔ جس انسان میں یہ جوہر نہیں وہ بے غیرت کہلاتا ہے۔ اور یہ ایک ایسا کریہہ خطاب ہے جس کو دنیا میں کوئی بھی پسند نہیں کرتا بشرطیکہ وہ عقلِ سلیم رکھتا ہو اور کسی نہ کسی خدائی مذہب کے قید و بند میں ہو۔ غیرتمند وہی انسان بن سکتا ہے جو کسی خدائی ضابطے کے ماتحت زندگی بسر کرنیکا پروگرام رکھتا ہو۔ ورنہ آزاد رَو اور الحاد پسند طبیعتیں تو اس جوہر کو ایک بے معنی تکلف خیال کرتی ہیں اور شروع سے اس کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ جب کوئی قوم کسی خدائی مذہب سے روکش اور سرگرداں ہوئی ہے اس میں سب سے پہلے بے غیرتی اور بے حمیتی کا دور دورہ ہوا ایسی قوموں یا افراد کو ایک دوسرے کی عزت۔ دولت۔ عصمت اور جان و مال کا بالکل احساس نہیں رہتا۔ اور اس طرح صرف ایک جوہرِ غیرت کے مفقود ہونے سے سوسائٹی کا نظام بالکل درہم برہم ہو جاتا ہے۔ فرد ہو یا سوسائٹی اس میں غیرت نہ ہونیکا اثر ماحول پر ضرور پڑتا ہے اور اخلاقی تباہی قومی بربادی اور مذہب کی پائمالی سے پھر ایسے ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں جنکے مضر اثرات کو ملحد سے ملحد بھی تباہ کن سمجھنے لگتا ہے اور اسوقت یہ بے غیرتی کی رَو روکنے سے رک نہیں سکتی اور اپنی بیحیائی کے سیلاب میں کہیں کہیں بچے ہوئے غیرت کے خس و خاشاک کو بہا لے جاتی ہے۔

پس ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے آپ میں غیرتمندی کا جوہر پیدا کریں۔ اور اس جوہر پر ایسا صیقل کریں۔ جسکی چمک اور تابش سے ہمارا ماحول بھی غیرتمندی کی روشنی حاصل کر سکے۔ اور سوسائٹی کی زندگی دنیا میں بھی باعزت و شان رہے اور خدا کے روبرو بھی سرخروئی حاصل کر سکے۔

حنیفہ کی نانی کے نسخے

(از جناب ملک تبارک حسن خاں سوجانپوری)

ہمارے دور کے رشتے کی ایک نانی تھی۔ چند برس ہوئے پورے سو برس کی ہو کر مریں۔ انکے حالات سنو تو نہایت تعجب کرو۔ ایک اگلے وقتوں کی۔ دوسرے باہر رہیں۔ گاؤں میں رہیں۔ دیہات والوں کے عقیدے طبیعت میں اتنا اثر کر گئے تھے کہ بس وہم کا پتلا بن گئی تھیں۔ ہمیشہ پھونک پھونک کر قدم رکھتی تھیں مگر ہمیشہ غمزدہ ہی رہیں۔ میاں بھائی، جوان جوان بیٹے بیٹیاں سب ایک ایک کر کے اسکے روبرو مرے۔ اب کنبے بھر میں صرف ایک بھتیجا زندہ تھا۔ اور اسکی اتنی احتیاط کہ کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ اگر کوئی دکھ درد ہو۔ دوا تو اس بیچارے نے جانی ہی نہیں کہ کسے کہتے ہیں۔ بس ٹونے ٹوٹکوں پر اس کی زندگی تھی۔ لڑکے کو چار ماہ سے بخار تھا۔ بیچارہ سوکھ کر کانٹا ہو گیا تیلیوں جیسے ہاتھ پاؤں اور رنگت جیسے کسی نے ہلدی مل دی ہو۔ لڑکے کے کلوں۔ آنکھوں اور ہاتھ پاؤں پر ورم موجود۔ تلی بڑھی ہوئی۔ کھانسی ایسی کہ رات دن دم تک نہ لینے دے۔ یہ تو حال تھا مگر علاج نہ کیا جاتا تھا۔ خدا نہ کرے کچھ پیسے کا لالچ نہیں۔ نانی لڑکے پر جان تک قربان کرنے کو دریغ نہ کرتی تھی۔ کیونکہ سوائے اسکے اسکا کوئی نہ تھا۔ خود گور میں پاؤں لٹکائے بیٹھی تھیں۔ سب مال و متاع اس لڑکے کا تھا۔ جب نانی لڑکے کو پالکی لیکر ہمارے ہاں اتریں تو ہم سب ڈر گئے۔

میں نے کہا "اچھی نانی! اس لڑکے کا کیا حال ہے اور کب سے بیمار ہے؟

نانی۔ تیسری کا چاند دیکھکر جو پڑا ہے ابھی تک نہیں سنبھلا۔ اثر سیاہی کے بچوں کی ہی تو خرابی ہے۔ بات بات میں ضد۔ قدم قدم پر ہٹ اسکے پیچھے میں بھی سوکھ کر کانٹا ہو رہی ہوں۔ کھانے پینے کی مجھ کو ہوش نہیں۔ تن بدن کی مجھ کو خبر نہیں۔

میں۔ اچھی نانی! اس شہر میں کوئی حکیم یا ڈاکٹر نہ تھا۔

نانی۔ کئی ڈاکٹر کئی حکیم۔ پرہیز کو تو اب پانچواں مہینہ ہے۔ ابالی کھچڑی کے سوا کوئی دوسری چیز زبان پر رکھنی تک حرام ہے۔

میں۔ پھر کیا علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔

نانی۔ حکیموں اور ڈاکٹروں کا علاج تو کیا ہی نہیں۔

میں۔ نانی! کیا حکیم کسی اور دنکے واسطے ہیں۔ لڑکے کا تو یہ حال ہو گیا ہے اور علاج مطلق نہیں کیا۔ یہاں شہر میں کئی ڈاکٹر اور حکیم ہیں۔ بسم اللہ کر کے کل سے ہی علاج شروع کر دیجئے۔

نانی۔ حکیم کا علاج کرنے تو میں یہاں نہیں آئی۔ البتہ کچھ منتیں ہیں انکو اتارنا ہے۔

میں۔ حکیم کے علاج سے پرہیز کی کیا وجہ ہے۔

نانی۔ یہ مرض حکیموں کے قابو کے نہیں اس بچے کی ماں کو کوکھ کا فلل تھا نہیں معلوم کہاں کہاں کی خاک چھانی اور اس لڑکے کے پیچھے میں نے لہو اور پسینہ ایک کر دیا۔

میں۔ یہ کیسا علاج ہے طبیب اسکے قائل نہیں۔ ڈاکٹر اس کو نہیں مانتے۔

نانی۔ ہاں اس زمانہ میں نئی حکمت ایجاد ہوئی ہے۔ ورنہ ہمارے خسر کیسے پڑھے مولوی تھے کہ دنیا جہان میں انکا فتوے چلتا تھا۔ اب کتب والے علم والے لوگ دنیا سے اٹھ گئے۔ کٹھ ملا رہ گئے جنکو نماز کی نیت تک نہیں آتی ہے نئے مسئلے نکالے ہیں سہرے گنگے کو منع کریں۔ شادی بیاہ میں نوبت نقارہ سب بند۔ یہ تہوار پیغمبروں سے چلے آتے ہیں سب موقوف محرم کا شربت حرام۔ مرد تو بگڑے

ہی تھے۔ انھوں نے عورتوں کو بھی اپنے ساتھ بگاڑ لیا۔ جن بیماریوں کا نام نہیں سنا تھا برس میں دو دو بار انکا دورہ ہوتا ہے۔ کوئی سال تو ہیضے اور چیچک سے خالی نہیں جاتا۔

میں ۔ نانی! کیا ہیضہ اور چیچک پہلے نہ تھے؟

نانی ۔ ہیضہ ہوتا تھا۔ مگر وہی بدہضمی کے ہیضے ہوتے تھے سو بھی شاذونادر۔ اب تو ایک وبا ہوئی ہے۔ چیچک البتہ پہلے سے چلی آتی ہے جو آدمی اسکا نکالا ہوا نہیں بچا۔ یہ قبر کے اندر تک تو نکلتی ہے۔

میں ۔ نانی! اسکا تو انگریزوں نے ٹیکہ وہ حکمی علاج نکالا ہے کہ کبھی خطا نہیں کرتا۔

نانی ۔ لے ہے۔ آگ لگے اس ٹیکہ کو میں پانچ مہینے سے دُکھڑا جھیل رہی ہوں۔ اس لڑکے کو اسکے باوا نے بے پوچھے ٹیکا لگوایا تھا اور آج تک مصیبت سے پناہ نہیں۔ اس لڑکے کو کھسرا نکلی۔ تو ضد کرکے بد پرہیزیاں کیں۔ کھسرا مرنے پر آنکھیں دکھنے آئیں تو کمال کا علاج ہوا۔ میں نے ہرچند منع کیا۔ کہ کھسرہ کی آنکھیں ہیں۔ دوا مت کرو۔ مگر اسکے باوا نے ایک نہ مانی۔ میرے برا بھلا کہا۔ اور کسی دوسرے ملک کو چلے گئے ابتک بات تک نہ پوچھی کہ لڑکے کا کیا حال ہے۔ ایسی آنکھوں کی دوا یہی ہوتی ہے چنے کی دال اتار کر رکھی۔ سات پھول اتار کر رکھ چھوڑے آنکھیں اچھی ہوئیں نہر میں بہا دئے۔ خیر آنکھوں کا اچھا ہونا تھا کہ بخار آنے لگا۔ دنیا بھر کی تدبیریں کر چکی ہوں۔ مگر بخار ہے کہ ایک دن کو پیچھا نہیں چھوڑتا۔

میں ۔ نانی اگر حکیم کا علاج نہیں کیا۔ تو کونسی تدبیریں کیں۔

نانی ۔ مہینوں تو شربت کی کلیاں اتار کر چوراہے میں رکھوائیں۔ تمباکو کا ہاتھی بنا کر رات کو بلا ناغہ سرہانے رکھا۔ ریتھے کے پھندنے اسکے گلے میں لٹکائے۔ سینکڑوں دفعہ پانی اور انگارے اس پر اتارے۔

میں ۔ نانی! انگارے کیونکر اتارتے ہیں۔

نانی ۔ پانی اور سات انگارے سر کی طرف سے پاؤں تک اتارے اور گھر کی موری کے پاس لیجا کر ٹھنڈے کر دئے اور ٹھنڈا کرتے وقت منہ سے کہ دیا۔ "بھوکا ہے تو آگ کھا۔ پیاسا ہے تو پانی پی"۔

میں ۔ نانی! پھر یہ سب کرنیکے بعد کچھ فائدہ نہ ہوا۔ روز بروز لڑکے کی حالت غیر ہوتی گئی۔ اب علاج ہی کر دیکھو۔

نانی ۔ یہ سب بگاڑ اس علاج کا تو ہے اگر علاج کروں تو لڑکے سے ہاتھ دھو بیٹھوں۔ اس روگ کی روک ان سے نہیں ہوسکتی۔

میں ۔ اچھی نانی! بتاؤ تو اس مرض کی کیا وجہ ہے اور کس بات سے ہوجاتا ہے۔

نانی ۔ آٹا چھلنے میں جو آٹے کا گھیرا زمین پر بن جاتا ہے۔ اسکو پھاندنے سے یہ دکھ ہوجاتا ہے اور کسی کے ساتھ برابر کھڑے ہوکر گلے ملنے دوپٹہ کا پلہ زمین پر لٹکنے سے چراغ کا ہاتھ پیٹ کو لگ جانیسے درخت تلے نہانے سے۔ اور دکھ والی کے نہانے کا پانی لانگھنے سے یہ مرض ہوجاتا ہے۔

میں ۔ تم نے زبردستی یہ ناحق کی تاثیریں مان رکھی ہیں کہیں سے اسکی اصل نہیں پائی جاتی

نانی ۔ اے لڑکی نظر کی تاثیریں بھی کلام ہے نظر تو مشہور بات ہے۔ پتھر کو توڑ دیتی ہے۔ آدمی تو آدمی جانور کی بھی نظر لگ جاتی ہے۔

میں ۔ اگر اسیطرح نظر لگنے لگی تو غضب ہے۔ کیا کوئی زمین کے پردوں میں جاکر کھائے۔

نانی ۔ زمین کے پردوں میں نہ جائے۔ تو ایسا بھی نہ کرے کہ ہر کس و ناکس کے سامنے کھانے لگے تم علاج علاج پکارتی ہو دیکھو ایک نظر ہی ہے۔ لاکھ علاج کرو۔ جبتک وہ چیز نظر والے کو نہ پہنچ جائیگی۔ کوئی علاج تو فائدہ کریگا ہی نہیں۔

میں ۔ آخر نظر کا کوئی دفعیہ بھی ہے؟

نانی ۔ نظر والے کے پاؤں تلے کی مٹی یا لہسن، پیاز، مرچ، نمک چولھے میں جلائے یا دہی کے ساتھ چوراہے میں رکھ دیتے۔ یا نظر والے کو یہ دہی کھلا دیتے۔ یا نظر رسیدہ کے ہاتھوں سے گوشت چھوا کر چیلوں کو دیدیتے ہیں۔

میں ۔ پھر اس لڑکے کے بیچارے کو یونہی رہنے دیجیگا۔ یا کچھ تدبیر بھی کیجیگا۔

نانی ۔ اسکو کھانسی اور بخار دو روگ ہیں سو کھانسی کو تو اب چار روز اور نہیں چھیڑتی۔

باقی ملاحظہ ہو بر صفحہ نمبر ۲۴

بیماریاں اور انکے اسباب

(۳)

از جناب ڈاکٹر رام رکھا صاحب انچارج ٹیوبرکلوسس ڈسپنسری جالندھر

تپ دق: گذشتہ مہینے میں ہم نے اس بات کو واضح کرنیکی کوشش کی تھی کہ تپ دق ہندوستان میں روز بروز بڑھ رہا ہے۔ اور برعکس اسکے یورپی ممالک میں کم ہو رہا ہے۔ اور ان ملکوں کی بھی ۵۰ برس پہلے وہی حالت تھی بلکہ اس سے بھی بدتر جیسی کہ آجکل ہمارے ہندوستان کی لگاتار پچاس برس کی کوششوں کے بعد ان ممالک میں اب تپ دق ایک چوتھائی نہیں رہا۔ اس پر عمل کرتے ہوئے ہمکو بھی اس موذی مرض کی روک تھام کیلئے ہر ممکن طریقے سے کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اگر خدا نے چاہا تو ہم بھی دوسرے مہذب ملکوں کیطرح چند سالوں میں اپنی کوششوں سے کامیاب ہو جائینگے۔ اور اس دوزخ کی آگ سے بھائیوں کو بچا سکینگے آج ہم یہ بتانے کی کوشش کرینگے کہ تپ دق کیا ہے۔

تپ دق - انگریزی میں اسکو ٹیوبرکلوسز (Tuber - culoses) اور کنزمپشن (Consumption) بھی کہتے ہیں۔ تپ دق کے کیڑے جب پھیپھڑے میں ہوتے ہیں تو چھوٹے چھوٹے دانے یا پھنسیاں پھیپھڑوں میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ انگریزی میں پھنسیوں کا نام (Tubercle) ہے۔ اس واسطے اس بیماری کا نام ٹیوبرکلوسز ہے (Consumption) کے معنی انگریزی میں کسی چیز کو کھا کر دبلا کر دینا ہے۔ کیونکہ اس مرض کی بڑی علامت یہی ہے کہ بیمار دن بدن سوکھتا جاتا ہے۔ اس وجہ سے اسے (Consumption) بھی کہتے ہیں۔ (تھائیسز Pthisis) بھی اسی بیماری کا نام ہے۔ یونانی میں اسکو تپ دق کہتے ہیں۔ دق کے معنی کمزور کرنے کے ہیں۔ اور یہ لفظ انگریزی میں (Pthisis) اور Consumption کے لفظوں کے برابر ہیں۔ سل بھی اسی کا نام ہے۔

مندرجہ بالا نام اس وقت دئے جاتے ہیں جبکہ تپ دق کے کیڑے (Tubercle Bacilli) پھیپھڑوں میں داخل ہو کر بیماری پیدا کرتے ہیں۔

اگر یہ کیڑے کسی وجہ سے پھیپھڑوں میں جانے کی بجائے راستے میں گلے ہی میں ٹھہر جائیں تو گلے کی گلٹیاں یا غدودیں پھول جاتی ہیں اور ان میں پھر پیپ پڑ جاتی ہے تو بعض اوقات گلٹیاں پھوٹ جانیکی وجہ سے ناسور بن جاتا ہے۔ انگریزی میں اس بیماری کا نام (Scroffula) سکروفولا اور عام فہم زبان میں ہجیریں اور خنازیر و کنٹھ مالا بھی کہتے ہیں۔ اگر تپ دق کے کیڑے کھانے پینے والی اشیا کے ذریعے انتڑیوں میں چلے جائیں تو پیٹ کی گلٹیاں پھول جاتی ہیں اور انتڑیوں میں ورم ہو جاتے ہیں اس کو پیٹ کی ہجیریں اور انگریزی میں ٹیبس مسنٹریکا (T. Bis Mesentarica) کہتے ہیں

تپ دق کے کیڑے اگر خون کے ذریعے سے ہڈی میں جگہ پکڑ لیں تو ہڈی میں ورم ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ وہ بھی ناسور بن جاتا ہے اسکو گھمبیر یا ہڈی کا دق کہتے ہیں۔ غرضکہ تپ دق کے کیڑے جسم کے

مختلف حصوں میں گھس سکتے ہیں اور اسی جگہ ٹیوبرکل یا پھنسی پیدا کر دیتے ہیں اور اس حصے کا دق ہو جاتا ہے۔

تپ دق کے کیڑے۔ ڈاکٹر کوخ۔ خدا ان کو جنت نصیب کرے۔ ایک جرمن ڈاکٹر تھا۔ اس نے ۱۸۸۲ میں معلوم کیا کہ تپ دق کی بیماری کا سبب چھوٹے چھوٹے جراثیم ہیں۔ یہ جراثیم بیمار کے تھوک میں پائے جاتے ہیں۔ جب بیمار زمین پر تھوکتا ہے تو جراثیم تھوک میں پھنسے رہتے ہیں اور ہوا میں اڑ نہیں سکتے۔ لیکن جب تھوک کچھ دیر تک زمین پر پڑا رہنے کے سبب سوکھ جاتا ہے تو یہ کیڑے جھاڑو دینے کی وجہ سے یا ہوا کے ذریعے اڑتے ہیں، ور کمرے میں یا دوسری جگہ پھیل جاتے ہیں اور تندرست آدمیوں کے اندر سانس کے ذریعے سے داخل ہو کر تپ دق پیدا کرتے ہیں۔

یہ جراثیم لاکھوں کی تعداد میں بیمار کے تھوک میں پائے جاتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک تپ دق کے مریض کا ۲۴ گھنٹے تھوک اگر اکٹھا کیا جائے تو اس میں اتنے تپ دق کے کیڑے ہوتے ہیں جتنی کہ کل دنیا کی آبادی ہے۔ انگریزی میں یہ کہاوت ہے No spit no Tuberculoses جہاں تھوک نہیں وہاں تپ دق نہیں۔

دق کے کیڑے بیمار کے پاخانہ اور پیشاب میں بھی موجود ہوتے ہیں لیکن بہت تھوڑی تعداد میں اور دوسرے ہم پیشاب اور پاخانے کو ایسی جگہ پھینک دیتے ہیں کہ وہ عام طور پر خطرے کا باعث نہیں ہوتا برخلاف اس کے تھوک کمرے کے اندر پڑا رہنے کی وجہ سے زیادہ خطرناک ہے۔ تپ دق کے کیڑے نہایت چھوٹے ہوتے ہیں۔ ایک کیڑے کی لمبائی ۱/۳۰۰۰ انچ اور موٹائی ۱/۲۴۰۰۰ انچ ہوتی ہے۔ یہ کیڑے آنکھ سے دکھائی نہیں دیتے بلکہ خردبین کے ذریعے دیکھے جاتے ہیں۔ ایک سوئی کی نوک کے اوپر سینکڑوں کی تعداد میں چمٹ سکتے ہیں۔ یہ کیڑے اندھیری جگہ کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ اندھیرے کمرے میں چھ ماہ تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ دھوپ اور روشنی ان کو پسند نہیں ہے سورج کی دھوپ میں چند منٹوں میں مر جاتے ہیں۔ جراثیم کش دوائی مثلاً فنیل یا کاربالک لوشن میں جلدی مر جاتے ہیں۔ ابالنے سے ۵ منٹ میں مر جاتے ہیں۔ یہ کیڑے اپنے آپ ایک جگہ سے دوسری جگہ آجا نہیں سکتے۔ کھانسنے یا خوراک یا ہوا کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ پھیلتے ہیں۔

آپ شاید یہ سوال کریں کہ جب ایک بیمار کے تھوک میں اتنے کیڑے ہوتے ہیں جتنی کل دنیا کی آبادی۔ اور اگر اسی رفتار سے بڑھتے چلے جائیں تو ساری دنیا کو تباہ کر دیں۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ خدا نے اگر دشمن پیدا کیا ہے۔ اس کے روکنے کی طاقت بھی ہم کو بخشی ہے۔ جب تپ دق کے جراثیم یا کسی دوسری بیماری کے جراثیم ہمارے اندر گھس جاتے ہیں تو ہمارے جسم اور جراثیم کی لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔ ہمارے جسم کے اندر سے جراثیم کے مارنے اور ان کی زہر کو کم کرنے کے لئے رطوبتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جسم کی سوئی ہوئی طاقتیں جاگ اٹھتی ہیں جسطرح خطرے والی اشیا کو دیکھ کر غصہ یا جوش آجاتا ہے۔ یا لاٹھی سر پر آتی ہوئی دیکھ کر ہاتھ سر کی طرف خود بخود اٹھتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح جسم کی پوشیدہ طاقتیں جراثیم کے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اگر انسانی جسم کی طاقت زیادہ ہو جراثیم مر جاتے ہیں اور بیماری پیدا نہیں ہوتی۔ اور

اگر جسمانی طاقت کمزور ہے اور ہم جراثیم کا مقابلہ نہیں کر سکتے ۔ اس کے پیدا کئے ہوئے زہر کو زائل نہیں کر سکتے تو جراثیم بڑھنے شروع ہو جاتے ہیں اور بیماری کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ جس طرح زمین میں پودا اگانے کے لئے دو چیزوں کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ ایک بیج اور دوسرا زمین۔ انگریزی میں اسکو (Soil and Seed) کہتے ہیں۔ یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ زمین میں بیج نہ ہو اور ہم خواہ کتنا پانی اور کھاد ڈالیں اور پودا اگ پڑے۔ اسی طرح خواہ جسم کتنا ہی دبلا پتلا اور کمزور کیوں نہ ہو جب تک کسی بیماری کے بیج یعنی جراثیم جسم کی زمین میں نہ بوئے جائیں یعنی جسم میں جراثیم داخل نہ ہوں۔ بیماری ہرگز ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی۔ تپ دق کے لئے اور دوسری متعدی بیماریوں کے پیدا ہونے کے لئے یہ نہایت ہی ضروری ہے کہ جسم میں بیماری کے جراثیم موجود ہوں۔

دوسری بات یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر بیج زمین میں بویا جائے تو یہ ضروری نہیں کہ وہ اگ آئیگا۔ اگر زمین بنجر ہے خواہ کتنے بیج ڈالیں وہ نہیں اگینگے۔ یہی حالت انسانی جسم کی ہے۔ اگر جسمانی طاقت قائم ہے اور بیماریوں کے روکنے کی طاقت جسم میں موجود ہے۔ بیماری کے جراثیم اندر داخل ہو جانے کے باوجود بیماری کی علامات نمودار نہیں ہوتی ہیں۔

تپ دق کے اسباب:

تپ دق کے اسباب دو حصوں میں منقسم ہیں۔

(۱) تپ دق کے جراثیم کو پھیلانے والے اسباب۔

(۲) انسانی جسم کی طاقت (Resistance) کو کمزور کرنے والے اسباب۔

اسباب جن سے تپ دق کے اسباب پھیلتے ہیں

"No spit no tuberculoses" جہاں تھوک نہیں وہاں تپ دق نہیں۔" یہ فقرہ موٹے حروف میں لکھ کر بیمار کے کمرے اور ہر ایک پبلک جگہ میں لکھ کر لگا دینا چاہئے۔

۱۔ وہ بیمار جو اپنی تپ دق کی پہلی حالت میں ہیں بازاروں میں گھومتے پھرتے اور کاروبار میں لگے ہوئے ہیں۔ مریض اگر دوکاندار ہیں تو گاہکوں کے منہ کے سامنے کھانستے ہیں اگر وہ سکول ماسٹر ہیں تو بچوں کے پاس کھانستے ہیں۔ گاڑیوں میں سفر کرتے ہیں تو وہاں تھوکتے ہیں۔ اس طرح سینما اور تھیئٹروں کی ہوا کو خراب کرتے ہیں۔ غرضیکہ جگہ جگہ بیماری پھیلاتے ہیں۔ اگر ایسے بیماروں کی تشخیص جلد ہو جائے۔ اور ان کو ہدایات مل جائیں کہ کس طرح دوسروں کا بچاؤ ہو سکتا ہے تو کیا ہی اچھی بات ہے۔ اس کا ذکر اگلے مضمون میں کیا جائے گا۔

۲۔ سخت بیمار جو کہ بستر پر لیٹے ہوتے ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ اسکو تپ دق ہے۔ لیکن لوگ اس سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ایسے بیمار ہر جگہ بیماری نہیں پھیلاتے بلکہ ایک ہی کمرے میں یا ایک ہی گھر میں بیماری پھیلاتے ہیں تپ دق کو گھریلو بیماری کہتے ہیں وہ اسی واسطے کہ جس گھر میں یا خاندان میں گھس جاتی ہے نکلتی نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بیمار بداحتیاطی سے جہاں دیکھتا ہے گھر میں تھوک دیتا ہے۔ دیواروں پر۔ فرش پر۔ کپڑوں پر۔ برتنوں پر۔ کوئی جگہ ایسی گھر میں نہیں ہوتی یہاں اس

کی کھانسی کے تیر نہ چل گئے ہوں۔ رشتہ داروں اور بچوں کے سامنے اور ان کے منہ کے اوپر کھانستا ہے۔ اور بیمار کے منہ سے تندرست کے اندر جراثیم سیدھے داخل ہوتے ہیں۔ اور یہ عمل مہینوں بلکہ سالوں جاری رہتا ہے۔ پھر بیماری گھر سے کیسے نکلے۔

۳۔ بیمار کے ساتھ مل کر کھانا۔ پینا اور حقہ پینا۔

۴۔ خوراک کو مکھیوں سے بچا کر نہ رکھنا۔ مکھی بیمار کے تھوک کے اوپر بیٹھتی ہے۔ اس کے پر اور پاؤں کو تھوک چمٹ جاتا ہے۔ وہی مکھی بیمار کے کمرے سے اٹھ کر باورچی خانہ میں کھانے کے اوپر آ بیٹھتی ہے اور کھانے کو گندہ کر دیتی ہے۔ یہی حال بازار کی خوردنی اشیا کا ہے۔ بازار میں مٹھائی وغیرہ کو مکھیوں سے بالکل بچانے کی کوشش نہیں کی جاتی۔

وجوہات جو جسم کی طاقت کو (Resistance) کمزور کرتی ہیں

۱۔ عمدہ اور صاف خوراک کی کمی۔ (خوراک کے اوپر علیحدہ مضمون لکھا جائیگا)

۲۔ رہائش۔ تنگ اندھیرے مکانوں میں شہر کے گنجان آباد حصہ میں رہنا۔

۳۔ گندی اور تنگ رہائش اور خوراک کے ناکافی ہونیکا سب سے بڑے اسباب ہیں۔

۴۔ زیادہ جسمانی ورزش کرنا جس سے کہ جسم میں بجائے طاقت پیدا ہونے کے تھکاوٹ اور کمزوری پیدا ہو جائے۔ ایسی ورزش جسم کی طاقت کو کمزور کرتی ہے۔

۵۔ دماغی بوجھ اور تفکرات مثلاً طالبعلم جو زیادہ دماغی کام کرتے ہیں اور دفتر کے کلرک وغیرہ جنکو تنخواہ کم ملتی ہے اور دماغی کام زیادہ کرنا پڑتا ہے عموماً اس بیماری کا شکار ہوتے ہیں۔

۶۔ عورتوں میں یکے بعد دیگرے تھوڑے عرصہ میں بچوں کا پیدا ہونا۔ جسکی وجہ سے ماں بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ ایک تو بچہ کو دودھ دینا پڑتا ہے۔ دوسرے خود کھانے کو کافی نہیں ملتا۔ اسوجہ سے صحت گر جاتی ہے اور دق کا شکار ہو جاتی ہیں۔

۷۔ دوسری کمزور کرنے والی بیماریاں مثلاً بچوں میں خسرہ۔ کالی کھانسی اور نوجوانوں میں انفلوانزا۔ ملیریا۔ ذیابیطس۔ پیچش۔

۸۔ ازدواجی زندگی میں بداعتدالی۔ شراب نوشی۔ کھانے پینے میں بداعتدالی۔ رات کو تماشوں اور سنیماؤں میں دیر تک جاگتے رہنا جسم کی طاقت کو کم کرتا ہے۔

اگلے ماہ تپ دق کے علامات اور ان کی تشخیص اور بیماری کو روکنے کے طریقے کا ذکر کیا جائیگا۔

بقیہ صفحہ نمبر ۲۰

میں۔ کیوں؟

نانی۔ اسکی کھانسی کالی کھانسی ہے اور بڑی عمدہ دوا یہ ہے کہ کالے گھوڑے کے سوار سے پوچھے۔ جو کہے سو کرے۔ سو گیارہ دن ہوئے ایک شخص کالے گھوڑے پر سوار جا رہا تھا۔ اس سے پوچھا۔ اسنے کہا دو ہفتے میں آپ اچھی ہو جائیگی۔ اب رہا بخار۔ سو اسکی منتیں اتارنی مقدم ہیں۔ کہیں چادر دینی ہے۔ کہیں بکرا مانا ہوا ہے۔ بس یہ منتیں اتریں اور تم بخار کو اترا سمجھو۔ تکلیف اسکو ہے۔ میں جانتی ہوں۔ مگر میری خاطر جمع ہے۔ میں اسکو خواب میں مردہ دیکھ چکی ہوں۔ اور جس کو مردہ دیکھو اسکی زندگی دراز ہوتی ہے۔

میری نانی جان کے کیسے خیالات تھے جنکو عقل سے کچھ واسطہ نہ تھا۔ یہ سب جہالت کا اثر تھا۔ اور اسیطرح علاج نہ کر کے بھتیجے کی جان سے ہاتھ دھو لئے۔

یہ گفتگو جو حنیفہ اور اسکی نانی کے درمیان ہوئی حنیفہ نے ہم سے بیان کی۔

شکرپارے

از جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ بی

زمین کا ٹیکس: ہر حکومت کھیتوں کے مالکوں سے کچھ روپیہ لیتی رہی ہے۔ اسے مالگذاری کہتے ہیں۔ اس روپیے سے ملک کا انتظام ہوتا ہے۔ ہندوستان کے زیادہ باشندے کھیتی کیاری پر گذارہ کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے انگریزوں کو اب کسانوں کی ترقی اور مدد کا خیال پیدا ہوا ہے۔ اسوقت پنجاب کی کونسل میں بھی زیادہ تر کسان لوگ ہی زور پر ہیں۔ مغلیہ سلطنت میں کسانوں کی زیادہ مدد کی جاتی تھی۔ حاکموں کو عامل کہا جاتا تھا۔ ان کو بادشاہ کی ہدایت تھی کہ وہ رعیت سے بہت نرمی سے پیش آئیں۔ ان پر کوئی مصیبت آئے جو ان کے اختیار سے باہر ہو تو ان کی مدد کی جائے۔ کھیت کی اصلی پیداوار کا آدھا حصہ رعیت کے لئے چھوڑ دئے جانے کا حکم تھا۔ اور کھیت سے عام طور سے دس من پیداوار ہو اور کسی مصیبت سے چھ من پیدا ہوئی تو حکومت صرف ایک من مالگذاری لیتی اور کھیت کی اصلی پیداوار دس من کا نصف پانچ من کسان کو چھوڑ دیا جاتا اگر کسی کے پاس دو کھیت ہوتے اور وہ جان بوجھ کے ایک کو نہ بوتا تو اس کے ایک کھیت سے دونوں کی مالگذاری وصول کرنے کی اجازت تھی یا کھیت پر کوئی آفت کہ ان ہی کی بے پروائی سے آجاتی۔ جیسے مویشی چر جاتے یا پانی زور سے آجانے کے بعد دوبارہ بونے کا کافی وقت تھا اور اس نے نہ بویا تو مالگذاری اس سے ضرور لی جاتی تھی۔ اگر کسان کے پاس اوزار نہ ہوتے تو اسے سرکاری روپیہ قرض دیکر دلوا دئے جاتے۔ اس قرض کو تقاوی کہتے ہیں۔ نقد مالگذاری پر کسی کو مجبور نہ کیا جاتا تھا۔ کوئی جنگل بونے کے قابل بنا دیتا۔ وہ اس کا مالک تصور کیا جاتا۔ اور زمین اس سے بالکل نہ چھینی جاتی۔ اگر کھیت کو قبرستان۔ پاٹ شالہ مدرسہ۔ دھرم سالہ یا اسی قسم کے کسی خیرات کے کام میں تبدیل کر دیا جاتا تو اس کی مالگذاری معاف کر دی جاتی تھی۔ نرمی سے پیش آنے والے عاملوں اور پٹواریوں کو سرکار انعام دیتی تھی۔

ایک پرانی سلطنت: وجے نگر جنوبی ہند میں ایک پرانی ہندو سلطنت تھی جس کی شان و شوکت کے گیت گائے جاتے ہیں۔ اب تو وہاں کھنڈرات ہی کھنڈرات ہیں۔ راجہ کے محل کا کوئی صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ ملبہ کے ڈھیر پڑے ہیں۔ ہاتھیوں کے اصطبل، دفتر، راجہ کا دربار اور کمرہ ابھی اچھی حالت میں ہیں۔ اور ان کو دیکھ کے اس سلطنت کی بڑائی کا پتہ ملتا ہے۔ مسلمانوں نے اس سلطنت پر قبضہ کر کے محلوں، مندروں اور دیگر عمارتوں کو یونہی رہنے دیا اور اب بھی مندر اور بعض محرابیں اپنی پرانی شان کی کہانیاں سنا رہی ہیں۔ پہلے جنوب میں ہندوؤں کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں تھیں جب مسلمانوں کی فتوحات کا رخ جنوب کی طرف ہوا تو ۱۳۳۶ء میں یہ ریاستیں باہم ملنے لگیں پہلے تین ریاستیں ملیں۔ اور پھر آہستہ آہستہ باقی بھی ان کے ساتھ ایک ہوگئیں۔ شہر وجے نگر اس کے

بعد بڑھنا شروع ہوا ۱۵۶۵ء میں تلی کوٹ کی جنگ میں مسلمانوں نے اس سلطنت کو شکست دے کر اس پر قبضہ کر لیا۔ ایک پرتگالی سیاح پائس نونیز لکھتا ہے کہ اس شہر کی آبادی اس قدر زیادہ ہے کہ اگر میں لکھ دوں تو پڑھنے والے سمجھیں کہ مبالغہ کر رہا ہے یہاں کا راجہ ہندوستان کے اور راجاؤں سے بہت زیادہ طاقتور ہے اس کے بارہ ہزار بیویاں ہیں۔ جن میں سے چار ہزار اسکے پیچھے پیچھے جہاں وہ جاتا پیدل چلتی تھیں اور ان کا کام صرف باورچی خانہ کے متعلق تھا۔ چار ہزار ان سے زیادہ لباس پہنے گھوڑوں پر چلتی تھیں۔ باقیوں کو پالکیوں میں لے جایا جاتا تھا۔ ان میں سے دو یا تین ہزار وہ رانیاں چنی جاتی تھیں جو رضامندی سے اقرار کر لیتی تھیں کہ راجہ کے مرنے پر اس کے ساتھ ستی ہو جائینگی۔ اور یہ ان کے لئے بڑی عزت سمجھی جاتی تھی۔ یہ سلطنت ڈھائی سو برس تک قائم رہی۔ اس مقام کو اب ہمپی کہا جاتا ہے۔ ہاسپٹ کے سٹیشن پر اترنا پڑتا ہے۔ یہ سٹیشن اصلی لائن کے سٹیشن بیلری سے چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ پھر آٹھ میل سڑک پر تانگہ میں سفر کرنا پڑتا ہے تانگہ کا پہلے سے انتظام کرانا پڑتا ہے۔

انگریزوں کے وہم: انگلستان کے آدمیوں میں ہم سے زیادہ وہم پھیلے ہوئے ہیں ایک انگریز لکھتا ہے کہ ملک کے گوشہ گوشہ میں یہ اعتقاد پھیلا ہوا ہے کہ فلاں عورت جادوگرنی ہے۔ اور اس کی آنکھ میں برا اثر ہے۔ گاؤں میں بچے بیمار ہو جائیں یا مویشیوں میں بیماری آجائے۔ گھوڑا دھانسنے لگے۔ مرغیاں انڈے نہ دیں اسی عورت کے کرتوت سمجھے جاتے ہیں اسے خوش کرنے کے لئے اس پر خوب چڑھاوا آتا رہتا ہے۔ جس میں چوزے اور باغ کی پیداوار ہوتی ہے۔ ایسکس میں میرے ایک دوست کے پاس ایک سمجھدار اور محنتی نوکر تھا۔ جسے جادوگرنیوں کا اعتقاد تھا۔ ایک دن اس نے کہا کہ میں نے گھوڑوں کی زین وغیرہ اتار کے اسے کھڑا کر دیا۔ جب اسے پانی پلانے اور چارہ دینے کا لئے آیا تو میں یہ دیکھ کے حیران رہ گیا کہ گھوڑا اسی طرح کسا کھڑا ہے میں نے ہرچند سمجھایا کہ وہ زین وغیرہ اتارنا بھول گیا ہوگا۔ مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔ کیونکہ اس نے کہا کہ میں نے ایک دن پہلے ایک اجنبی بلی کرسی میں بیٹھی دیکھی۔ اس کی آنکھوں سے میں سمجھ گیا کہ وہ کون ہے۔ میرے پیچھا کرنے پر وہ میرے سونے کے کمرہ میں گھس کے کھڑکی تک گئی اور غائب ہو گئی۔ جادوگرنیوں کے اثرات دور کرنے کے لئے تعویذ گنڈے استعمال کئے جاتے ہیں۔

بھوسے اور تنکے: گھاس کے ٹڈے کے ۱۲ سو چھوٹی چھوٹی آنکھیں ہوتی ہیں۔

آدمی کے بال مہینہ بھر میں تقریباً آدھا انچ بڑھتا ہے۔

دنیا میں سب سے چھوٹا درخت گرین لینڈ میں پایا جاتا ہے یہ شاہ بلوط کا درخت ہے اور صرف آٹھ انچ اونچا ہوتا ہے اور سب سے اونچے درخت آسٹریلیا میں اُگتے ہیں۔ ان کی بلندی ۴۵۰ فٹ ہوتی ہے۔

ہتھیلی کی کھال بدن کی ہر جگہ کی کھال سے زیادہ موٹی ہوتی ہے۔ یہ پوٹے کی کھال سے ۶۰ گنا زیادہ موٹی ہے۔

کھیت کی چیونٹی اپنے جثہ سے تین ہزار گنا زیادہ بوجھ اٹھاتی دیکھی گئی ہے۔

دانتوں سمیت آدمی کے بدن میں ۲۴۹ ہڈیاں ہیں۔

خون دل میں سے ۷ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گزرتا ہے۔

لاہور کی سنہری مسجد کے سابق امام مولوی یار محمد کا ۱۱۲ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ وہ آخر دم تک چلتے پھرتے رہے۔ انہوں نے ۶۹ بیٹے بیٹیاں پوتے پوتیاں اور پڑپوتے پڑپوتیاں چھوڑے ہیں۔

ہانگو چین میں ایک پرندہ ہاتھ آیا ہے جس کا سر بالکل بندر کا سا ہے۔ تین فٹ اونچا اور آٹھ فٹ چوڑا ہے۔ اس کے بال سیاہ پوستین نما ہیں۔ ہر پنجہ میں چار چار انگلیاں ہیں اور عقاب کی سی چونچ ہے۔

پولینڈ میں ایک ۱۰۷ سالہ عورت ایک ۹۹ سالہ مرد سے شادی کرنے والی ہے۔ اس کے پہلے تین شوہر ہو لئے ہیں۔

آرمینہ میں ایک شوہر کی عمر ۱۴۰ اور اس کی بیوی کی عمر ۱۱۴ سال ہے۔ وہ اپنی شادی کی سودیں سالگرہ منانے والے ہیں وہ اس عرصہ میں کبھی آپس میں نہیں لڑے۔

چین میں ایک نوجوان چینی عورت کی دو زبانیں ہیں۔ لیکن پھر بھی گونگی ہے۔ نمائشوں میں وہ دکھائی جاتی ہے۔ اور لوگ ٹکٹ لے لے کے اس کی زبانیں دیکھنے آتے ہیں۔ اس طرح اس پر روپیہ ٹوٹا پڑتا ہے۔

سگھڑ سہیلی

از جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے' ایل۔ ایل۔ بی

بچوں کے کھلونے: پہلے لوگ بچوں کے کھیل کود سے گھبرایا کرتے تھے۔ لیکن اب کھیل کود کے ذریعہ تعلیم دی جاتی ہے۔ ہم خرما و ہم ثواب۔ کھیل کا کھیل اور فائدہ کا فائدہ۔ کھیل سے بدن اور دل و دماغ درست ہوتے ہیں۔ آج کل ولایتی کھلونوں کا رواج ہے۔ چابی دیدی بچہ بیٹھا دیکھ رہا ہے۔ اس سے وہ بُھس ہو جاتا ہے۔ کھلونہ ایسا ہو جسے وہ ہاتھ میں لے کے اپنی مرضی کے مطابق جو چیز چاہے بنائے اگر آپ اسے چھوٹی سی گلسیہ دیدیں۔ اور لٹیا میں پانی۔ وہ مٹی میں بیٹھ کے اسے ذرا نمدار کریگا اور گلسیہ میں بھر بھر کے مٹی اوندھی کردیگا اور اوپر سے اسے اٹھا لیگا۔ مٹی کے چھوٹے چھوٹے گلاس بنے دیکھ کے وہ بڑا خوش ہوگا۔ اس کی تفریح بھی ہو گئی اور بنانے کا شوق بھی ہوا۔ شروع ہی سے مختلف قد کی گیندیں لے دیں ایسی چھوٹی نہ ہو جسے وہ نگل لے۔ دیوار کے سہارے بٹھا کے گیند اس کی طرف لڑھکائیں اور اسے واپس کرنے کو کہیں۔ رفتہ رفتہ اسے لڑھکانے اور گیند سیدھی واپس کرنے کی مہارت ہو جائیگی مختلف قد کی گیندوں کا یہ فائدہ ہے کہ اس میں چھوٹے بڑے میں تمیز کرنے کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ انہیں چھونے رکھنے پھینکنے سے حس بڑھتی ہے۔ کھلونوں میں رنگا رنگی ہونی چاہیئے۔ اس سے بھی اس میں تمیز کی لیاقت آتی ہے۔ بچپن میں ہی جانوروں سے انہیں مانوس کرنا چاہیئے۔ انہیں جانوروں سے محبت پیدا ہو جائیگی۔ بڑے ہو کے بھی وہ ان پر مہربان رہینگے۔ جانوروں سے مہربانی کرنا سیکھ کے وہ بنی نوع انسان سے بھی ہمدردی کرنا سیکھ جائینگے۔

زکام نزلے: اب زکام نزلہ کا موسم آگیا ہے۔ لوگ شبنمی لگائے بغیر اوس میں سو جاتے ہیں۔ جسکی وجہ سے پہلے زکام اور پھر نزلہ ہو جاتا ہے اور سخت تکلیف رہتی ہے۔ ناک کے سوراخوں کی کھال بہت ہی نازک ہے۔ اور اس میں

باریک باریک گھنڈیاں ہیں۔ جنہیں غدود کہتے ہیں۔ ان میں سے پانی کی تری صرف اتنی نکلتی رہتی ہے جس سے کھال اوپر سے ذرا گیلی ہو جاتی ہے۔ زکام ہونے پر یہ نکلنے والا پانی اتنا بڑھ جاتا ہے کہ باہر نکلنے لگتا ہے۔ مگر یہ پانی کی ہی شکل میں رہتا ہے۔ کیونکہ زکام کا اثر ابھی نیا نیا ہی ہوتا ہے۔ بار بار زکام ہوتے رہنے سے اس میں زہریلا پن آ جانے سے یہ گاڑھا اور چپچپا ہو جاتا ہے۔ اسے ریزنٹس یا نزلہ کہتے ہیں۔ ناک بند ہو جاتی ہے۔ منہ بند کر کے سانس لینے میں دقت معلوم ہوتی ہے۔ سر میں درد ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی گلے میں پھانسیں پڑ جاتی ہیں۔ اور گلے میں سے چلنے والا پانی اندر گرتا معلوم ہوتا ہے۔ اس کا علاج کچھ ایسا مشکل نہیں۔ بعض نتھنوں میں دوا کی پھوار ڈالتے ہیں لیکن بیماری کے ننھے ننھے کیڑے ناک کی تہ بہ تہ سطح کی کسی نہ کسی باریک ترین درز میں چھپ کے اس دوا کی بوچھاڑ سے بچے پڑے رہتے ہیں۔ اس سے اچھا طریقہ ناک کے ذریعہ دودھ کا پانی چڑھانے کا ہے۔ یہ پانی پھر منہ راستہ باہر نکال دیا جاتا ہے۔ اس سے ناک اور سانس کی نالیوں کی پوری دھلائی اور صفائی ہو جاتی ہے۔ گھر پر یہ پانی کی نسوار تیار کر لی جائے معمولی نمک ایک چمچہ۔ ٹنکچر آف آیوڈین دس قطرے۔ گرم پانی آدھا بڑا گلاس۔ یہ نسوار صبح و شام لی جائے۔ مگر اپنے مزاج کا اندازہ کرا کے طبیب سے مشورہ لے لیا جائے۔

سگرٹ کی راکھ: سگرٹ پینا برا ہے۔ لیکن اس پر بھی جن گھروں کے آدمی اسے پیتے ہوں انہیں کہہ دینا چاہیئے کہ راکھ ادھر ادھر جھاڑ کے فرش خراب کرنے کی بجائے کسی طشتری میں جھٹک دیا کریں۔ راکھ اکٹھی ہو کر بہت سے کام آتی ہے۔ سنئے جن پالش دار میزوں پر گرم گرم رکابیاں رکھ دی جاتی ہیں۔ ان پر سفید سفید دھبے پڑ جایا کرتے ہیں۔ ان پر سگرٹ یا سگار کی راکھ چھڑکیں اور کسی نمدار کپڑے سے رگڑیں۔ دھبے جلتے رہینگے بعد میں معمولی طریقہ سے نیا پالش کر دیں۔ سگرٹ کی راکھ کٹے ہوئے پھولوں کی زندگی بھی بڑھا دیتی ہے۔ گلاب اور گل داؤدی کے ڈنٹھلوں کو تازہ اور ٹھنڈی سگرٹ کی راکھ میں گرد کے پھر پانی میں ڈالیں۔ ان کا رنگ اور تازگی زیادہ عرصہ تک قائم رہیگی۔

گلنار اور خشخش کے مختلف قسم کے پھول ایسے پانی میں زیادہ دیر تک اپنی اصلی حالت پر قائم رہتے ہیں جسمیں انگلی کے اوپر آ جانے والی مقدار کے مطابق سگرٹ کی راکھ ڈالدی جائے۔ پانی ۳ چھٹانک ہونا چاہیئے۔ گل ہوا۔ گیندا۔ ڈاہلیہ۔ گلنونیٹ کیلئے چونی کے برابر ایسی راکھ ہونی چاہیئے۔

سگار کی راکھ کے مقابلہ میں سگرٹ کی راکھ آئینوں اور کٹے ہوئے شیشہ کے برتنوں کو صاف کرنے اور انہیں مکھیوں کی گندگی سے پاک رکھنے میں زیادہ کارآمد ہے۔ ایک نمدار کپڑا راکھ میں لگا کر آئینے صاف کریں اور پھر حسب معمول جلا دیدیں۔ مکھیاں صاف کرنے کے بہت عرصہ بعد تک ان پر نہ بیٹھینگی۔ یعنی جب تک اس راکھ کی تیزابیت جاتی نہ رہے۔

کٹے ہوئے شیشہ کا برتن پہلے پانی سے صاف کریں۔ اور کسی نمدار کپڑے سے راکھ لگائیں۔ پھر اسے سوکھ جانے دیں بعد میں ایک نئی ملائم صافی سے صاف کر کے ایک اور صاف ملائم کپڑے سے جلا دیدیں۔

کچھوے کی ہڈی کے بالوں کے برش جن کے چوکھٹے میلے اور داغدار ہو جائیں۔ تازہ سگرٹ کی راکھ سے کسی قسم کا نقصان پہنچائے بغیر بالکل نئے کئے جا سکتے ہیں۔ گرم یا ٹھنڈا پانی اس ہڈی میں ہرگز نہ لگائیں بلکہ کوئی ملائم چیتھڑا نمدار کر کے راکھ میں لگائیں۔ اور ہلکے ہلکے اور

ہموار طریقہ سے اس ہڈی کے دستہ یا پشت پر ملیں۔ جیتھڑا کا جو رخ خراب ہوتا جائے اس کا رخ بدلتے جائیں۔ جب ساری سطح سے نبٹ جائیں تو کسی مخمل کے ٹکڑے یا کسی مخمل نما کپڑے کو آگ کے سامنے ذرا گرم کرکے اس سے آخری جلا دیدیں۔ کچھوے کی ہڈی کا یہ چھلکا بالکل نیا سا نکل آئیگا۔

چٹکلے: کپڑے ابالتے وقت پانی میں ایک چمچہ بھر سہاگہ ڈالدیں کپڑے بالکل صاف ہو جائینگے۔ اونی کپڑے دھونے کے بعد ٹھنڈے پانی میں کھنگالنے چاہئے۔

چادانی میں چکنائی یا چپچپا پن پیدا ہو جائے تو سہاگہ اور پانی سے ہلا ہلا کے دھو ڈالیں۔

زیتون کا تیل اور معمولی نمک پالش کئے ہوئے لکڑی کے سامان سے خراب سے خراب داغ عموماً دور کر دیتا ہے۔ آہستگی سے ملیں اور بعد شیمو چمڑہ سے جلا دیدیں۔

کپڑوں پر روغن (پینٹ) کے دھبے پڑ جائیں۔ تو جس قدر جلد ممکن ہو کوئی سخت کپڑا تھوڑے سے تارپین میں بھگو کے جلد جلد رگڑیں۔

مخمل پر بہت آسانی سے نشان پڑ جاتا ہے۔ سیتے وقت مشین کا پاؤں اٹھائے رکھیں۔ تاکہ کپڑے پر دباؤ نہ پڑے

ریشمی کپڑے کو کاڑھتے وقت فولادیا کسی اور دھات کی سوئیاں آسانی سے کام دینگی۔

بزم مسلمہ

نہایت ممنون ہونگی اگر کوئی بہن صاحبہ تحریر کریں کہ پان کا داغ کس چیز سے آسانی سے اتارا جا سکتا ہے۔ فرخندہ اختر کپورتھلہ

جولائی کے پرچہ میں بہن سعیدہ صاحبہ نے بال بڑھانے کا نسخہ طلب کیا تھا۔ میں ایک نسخہ تحریر کرتی ہوں۔ امید ہے اس کے استعمال سے ضرور آپکے بال بڑھ جائینگے میرے بال اسکے استعمال سے کافی بڑھ گئے ہیں سنبل الطیب ۳ تولہ سعد کوفی ۳ تولہ۔ اشنہ ۳ تولہ۔ پرسیاوشاں ۳ تولہ۔ قرنفل ا تولہ۔ بلیلہ سیاہ ۳ تولہ۔ آملہ منقےٰ ۳ تولہ۔ حب الاس ۳ تولہ۔ ناگ بیر ۳ تولہ۔ پوست ترنج ۳ تولہ۔ الائچی کلاں معہ پوست ۳ تولہ۔ رتن جوت ا تولہ۔ مصطگی رومی ۳ تولہ۔ برادہ صندل سفید ۳ تولہ۔ برادہ آبنوس ۳ تولہ خشخاش ا تولہ۔ عرق برگ بھنگرہ سبز ۳ تولہ۔ کشنیز خشک ۳ تولہ۔ کل ادویات کو نیم کوب کرکے ۲ سیر پانی میں بھگو دیں۔ ۲۴ گھنٹے کے بعد خوب مل ڈالیں اور اسی میں ایک سیر روغن ناریل بھی ڈال دیں۔ اور ہلکی آنچ پر پکائیں۔ پانی جل جانے پر روغن چھان کر سر میں لگائیں۔ ادویات سے سر دھوئیں۔ یہ نسخہ رسالہ عصمت میں کسی بہن صاحبہ نے لکھا تھا۔ منظور فاطمہ کپورتھلہ کوچہ صادق علی۔

پچھلے پرچہ میں آنسہ سعیدہ بشیر صاحبہ نے بال لمبے کرنے کی ترکیب پوچھی تھی۔ سو انکو سر کے بال لمبے کرنیکے لئے لیموں کے عرق میں آنولے پیسکر اس سے دھونا بہت مفید ثابت ہوگا۔ اگر کسی بہن یا بھائی کو Waving hair یعنی لہریا گھنگر یالے بال بنانے کی ترکیب آتی ہو تو تحریر فرمائیں ایم اظہار نبی قریشی۔

بحوالہ مجلہ جولائی ۱۹۳۶ء بجواب محترمہ آنسہ سعیدہ بشیرا تیل مطلوبہ یہ ہے
جس سے بال لانبے بھی ہونگے اور ان کی سیاہی بھی عرصہ دراز تک قائم رہیگی۔
برادہ صندل۔ بالچھڑ چھیلا۔ کپور کچری ہر ایک ۲ تولہ۔ اگر۔ تگر۔ کباب
خنداں۔ رتن جوت۔ خس۔ کافور۔ الائچی خرد۔ برگ حنا۔ کشنیز خشک
گل کھٹن۔ آملہ۔ جاوتری ہر ایک تولہ بھر۔ سب چیزوں کو کوٹ کر
رات کو تین پاؤ پانی میں بھگو دیں۔ صبح جوش دیں۔ جب نصف پانی
رہ جائے ملکر چھان لیں۔ اسمیں ایک سیر چنبیلی کا تیل ملا کر آگ پر رکھیں
جب پانی جل جائے تیل محفوظ رکھ لیں۔ خوشبو کے لئے جو پسند ہو۔ عطر
الائچی۔ سنگترہ۔ لیموں وغیرہ ۶ ماشہ ملائیں۔ مانع دردسر۔ مقوی دماغ
اور حافظ بھی ہے۔

بجواب خریداری نمبر ۱۳۱۴ دہلی۔ پڑبال دیرتک نکلوائے
جائیں۔ جلد کی سطح پر سوجن ہو جاتی ہے (سرمہ) وغیرہ اسوقت تک مفید
نہیں ہوتا جبتک اس کا پہلے علاج نہ ہو۔ طب کی اصطلاح میں اس
عارضہ کو "شعر زوائد" کہا جاتا ہے۔ اسلئے پہلے کتے کے کان کے بڑے
کنے (چیچڑ) کا خون بال اکھاڑ کر تین چار دن لگائیں (دوسرا نسخہ چاسمنی (ایک
تیز سرخ رنگ کا پتلا اور ۴-۵ انگل کے برابر طویل کیڑا ہوتا ہے)
بڑی تیزی سے بھاگتا ہے) اسے جلا کر محفوظ رکھیں۔ شعر زوائد اکھاڑ
کر اس کی خاکستر نکلہ سے لگائیں۔ ایک ہفتے کے بعد یہ سرمہ استعمال کریں
ورق طلا ۵ رتی۔ مروارید ناسفتہ ۵ رتی۔ پارہ ۶ رتی۔ عرق گلاب ۱ بوتل کھرل کرتے رہیں تا آنکہ
وہ سرمہ کی طرح ہو جائے۔ شیشی میں محفوظ رکھیں۔

بجواب شاہجہان بیگم صاحبہ بلب گڈھ:۔ منجن جسے کم از کم
ایک ماہ ضرور استعمال کیا جائے۔ شب یمانی بریاں (پھٹکڑی) ۱ تولہ
طوطیا سبز ۲ ماشہ۔ گل سرخ ۳ ماشہ۔ کتھ سفید ۳ ماشہ۔ طباشیر کبود ۳ ماشہ
کوڑی سوختہ زرد ۴ عدد۔ زیرہ سفید ۲ ماشہ۔ ۲-۳ مرتبہ دن میں
استعمال کریں اور داتن بھی ساتھ کریں۔ منجن کے استعمال کرتے وقت
پانی نہ لگائیں اور کم از کم آدھ گھنٹہ تک بعد میں بھی پانی سے پرہیز کریں
(داعی الی الحق) "یحییٰ" زبدۃ الحکما (گولڈ میڈلسٹ) خانیوال ضلع ملتان

جناب عبدالرافع مغلپورہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ مسلمہ کے محسن
جناب ناصر خاں یوسفزئی جن کے اثرات قلم کشیدہ کاری کے صفحات پر
برسوں سے آرہے ہیں وہ کچھ عرصہ سے علیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں جلد
تر شفا دے۔ تاکہ وہ اپنی خدمات پھر جاری کر دیں۔ بھائیوں اور بہنوں
سے بھی التماس ہے کہ وہ خان موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے
خداوند تعالیٰ سے دعا کریں۔

کسی پچھلے پرچہ میں کسی بہن صفا نے چہرہ کے تلوں کا نسخہ تحریر کیا
تھا۔ بہن صاحبہ دوبارہ تکلیف کریں تو اتنا اور بتا دیں کہ حنظل کا گودا اسمار
نکالا جائے یا کہ تھوڑا۔ کیونکہ بغیر گودا نکالنے کے صابن کسی صورت
میں نہیں بھرا جا سکتا۔ خریداری نمبر ۳۴۰۹ کپورتھلہ

خریداری نمبر ۹۴۴۴ کا جواب:۔ میری ناچیز رائے تو یہ ہے کہ
پرانے کپڑے کی گڑیاں بنا کر انکو معمولی کپڑے رنگ کر پہنائیں اور شام کیوقت کسی
بے پردہ عورت سے انکو بازار میں فروخت کروا دیا کریں۔ گڑیاں فروخت کرنیوالی
عورت کو ایک نہ یا دو آنہ دیدیا کریں۔ ویسے تو بہن صلحہ دن بھر میں ۶-۷ گڑیاں
بنائینگی۔ مگر مشق ہو جانے پر ۱۰-۱۱ گڑیاں تیار کر لیا کریں گی۔ اسکے علاوہ گھر میں
مرغیاں بھی پالیں اور انکے انڈے بھی فروخت کریں۔ بہن صفا اطمینان سے کام
لیں۔ انشاء اللہ چند ماہ کے بعد ایک روپیہ یوم کما سکینگی۔ کافی نفع ہونے پر بہن
کوئی اور تجارت شروع کر سکتی ہیں۔ ن۔ ب آنسہ سید اسحاق علی اجمیری

باقی دیکھو برصفحہ نمبر ۳۷

اللہ کی مدد کرنیوالے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں "مسلمہ" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہو گئے:-

محترمہ منیر فاطمہ صاحبہ متعلمہ مدرسۃ البنات جالندھر	۱	محترم محمد اشرف صاحب اے۔ ایس۔ ایم۔ نئی دہلی	۲
محترم مولوی غلام رسول صاحب ہیڈ ماسٹر نوشہرہ غربی	۳	محترمہ بیگم مسعود احمد صاحبہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر	۱
محترمہ سعادت سلطانہ صاحبہ لدھیانہ	۱	" سعیدہ خانم صاحبہ متعلمہ مدرسۃ البنات جالندھر	۲
محترم ایس ایچ' صدیقی صاحب چیف اکونٹس آفس بمبئی	۱	" بیگم شیخ نذیر احمد صاحبہ لکھنؤ	۱
" ڈاکٹر محمد جان صاحب حسین پورہ امرتسر	۱	محترم عبد الحمید صاحب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز فیروز پور	۱
محترمہ آنسہ عبد الرشید صاحبہ پشاور شہر	۱	محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ سری نگر	۱
" بیگم داؤد بیگ صاحبہ رود گراں دہلی	۱	" بیگم ایس کے کرمانی صاحبہ دہلی	۱
محترم چودھری سعید احمد صاحب چوبرجی کوارٹرس لاہور	۱	محترم محمود میاں صاحب مگاڈی افریقہ	۱
" عبد الغنی صاحب کمپونڈر امرتسر	۱	" علاؤ الدین صاحب مانسہرہ ضلع ہزارہ	۱
محترمہ بنت چودھری محمد عبد اللہ صاحب ڈپٹی کلکٹر امرتسر	۱	" غلام مرتضےٰ خانصاحب الہ آباد	۱

اللہ کو قرض حسنہ

وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا۔ "اللہ کو قرض حسنہ دو"۔ اس حکم خداوندی کی تعمیل میں مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے اسے قرض حسنہ دیا۔ اور اس کی خوشنودی حاصل کی۔

عطیات ماہ جولائی ۱۹۳۷ء

محترمہ ع۔ ق بیگم صاحبہ رشید انور صاحب دھاریوال بیٹ ۲/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ رشید انور صاحب سینیٹری انسپکٹر لکھنؤ ۲/-/-

محترم جناب ابو حسین صاحب کلرک میونسپل کمیٹی منجملہ موعودہ جلسہ ۲/-/-

" " خان عطاء الدین خانصاحب بی اے، ایل ایل بی وکیل (قیمت کھال) ۱/۷/۲

والدہ محترمہ افتخار خانم صاحبہ متعلمہ جماعت ششم مدرسۃ البنات	۴/-/-
معلوم الاسم صاحب	-/۸/-
محترمہ آنسہ حمیدہ علی صاحبہ تھانیسر ضلع کرنال	۱/-/-
" صالح اختر بنت شیخ فضل الدین صاحب رستہ محلہ	۱/-/-
" مسز اے قاضی صاحبہ کوئٹہ	۱۰/-/-
والدہ محترمہ استانی اختصار سلطانہ صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات موصوفہ کے پہلی دفعہ تقرر کرنے کی خوشی میں دئے	۵/-/-

معرفت مولانا عبدالحق صاحب عباس۔ داروغہ شیخ ولی احمد صاحب۔ مولوی الطاف الرحمٰن صاحب۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب و خان محمد احمد خاں صاحب ذاکر بصورت وفد

محترم چودھری محمد علی صاحب ہیڈ اسسٹنٹ کمشنرز آفس جالندھر	۲/-/-
" خان بہادر الحاج شیخ سراج الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر	۵/-/-
" شیخ عبداللطیف صاحب محافظ دفتر سشن کورٹ جالندھر	۱/-/-
" " محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ جالندھر شہر	۱۰/-/-
" مولانا عبدالحق " عباس مدیر مدرسۃ البنات	۱/-/-
" داروغہ شیخ ولی احمد صاحب محلہ سراج گنج	۱/-/-
" شیخ مرید احمد صاحب " "	۱/-/-
" خاں بشیر احمد خاں " وکیل جالندھر شہر	۵/-/-
" ملک غلام نبی " پرنسپل ووڈ لنگ انسٹیٹیوٹ	۵/-/-
" جناب شیر بہادر خاں " انسپکٹر انڈسٹریل کوآپریٹو سوسائٹیز	۱/-/-
" " ڈاکٹر سید عباس علی صاحب مشیر طبی کپورتھلہ بغرض ایصال ثواب بروح مرحومہ مغفورہ اہلیہ خود	۲۰/-/-
" " خان محمد محمود خاں صاحب بستی غذاں	۳/-/-
والدہ محترمہ ادیب فاطمہ و بلقیس فاطمہ متعلمات درجہ خصوصیہ اولیٰ مدرسۃ البنات	۲/-/-
معلوم الاسم صاحب	۱/-/-
محترم چودھری محمد طفیل صاحب بی اے لاہور	۱/-/-
میزان کل	۸۸/۱۵/۳

بمد زکوٰۃ ماہ جولائی ۱۹۳۷ء

محترم جناب محمد عبداللہ صاحب قریشی پوسٹ ماسٹر ڈگری	۵/-/-
" " شیخ محمد حیات " فنانشل کمشنرز آفس لاہور	۱۰/-/-
والدہ محترمہ جناب اقبال محمد صاحب لاہور برائے امداد یتیم و مسکین طالبات	۲/-/-
میزان کل	۱۷/-/-

وظائف فنڈ ماہ جولائی ۱۹۳۷ء

محترمہ مس مریم یوسف علی صاحبہ میسور سٹی زینب بی بی سکالرشپ۔ حمیدہ بی بی سکالرشپ ۵/-/- ۵/-/-	۱۰/-/-
محترم چودھری غلام باری صاحب انسپکٹر آف ورکس غلام باری سکالرشپ	۵/-/-
میزان کل	۱۵/-/-

تعمیر فنڈ ماہ جولائی ۱۹۳۷ء

بتوسط مولوی علم الدین صاحب سفیر انجمن

محترم چودھری جھنڈے خاں صاحب ذیلدار پھولپور	۱/-/-
" جناب پیر غلام دستگیر " قصبہ دھوگڑی	۱/۴/-
" چودھری عزت علی خاں " ذیلدار مجہور	۱/-/-
" خان امین خاں " " راہوں	۱/-/-

محترم چودھری رلے خاں صاحب گنا چور	۱/-/-
" " محبوب علی خاں " ذیلدار نورہ	۱/-/-
قیمت غلہ فراہم شدہ از نورہ	۲/۸/-
محترم چودھری الہ داد خاں سفید پوش کریبہ	-/۴/-
" " رحمت خاں صاحب کریام	-/۴/-
معرفت " شیر محمد " نمبردار ملک پور	۱/۱۳/۴
" " رشید احمد " ذیلدار جلوالہ	۲/۴/-
محترم " عبداللہ خاں " " برنالہ	۱/-/-
" " غلام غوث " راعی موضع بڑوہ	۱/-/-
" " غلام محمد " نمبردا " "	۱/-/-
" میاں نورالدین " راعی "	۱/-/-
" جناب بابو امداد علی خاں " موضع لنگڑویہ	۲/-/-
قیمت غلہ فراہم شدہ از لنگڑویہ معرفت چودھری بنے خاں وغیرہ	۲/۶/۹
قیمت غلہ فراہم شدہ از موضع بھگوراں معرفت مولانا عبدالرحمٰن۔ چودھری امیر علی و چودھری عبدالغنی و رحمت خاں صاحبان موضع بھگوراں	۱۵/۹/۴
محترم چودھری امداد علی خاں صاحب بھگوراں	-/۲/-
معرفت " رحمت علی خاں " پٹواری سادنا	۵/-/-
محترم " شیر محمد صاحب نمبردار راہوں	۱/-/-
" " رحمت علی " " راعی سلوہ	-/۸/-
" " رحمت علی خاں " " و چودھری جیون علی و چودھری بہاول خاں صاحبان عثمان پور	۳/-/-
" " تارے خاں صاحب "	-/۸/-

محترم چوہدری غلام خاں و پورن دوکاندار عثمان پور	۱/۲/-
معرفت " رحمت خاں صاحب نمبردار "	۱/۱۱/-
محترم " اکرم خاں " راہوں	۱/-/-
" " اقبال محمد خاں " نمبردار بھٹلاوا	-/۴/-
" " وزیر علی خاں " " ہیوں	-/۴/-
" " کریم بخش خاں " " "	-/۲/-
" " حیدر علی خاں " " "	-/۲/-
" " امیر خاں " " "	-/۲/-
" سید گنج بخش " سب انسپکٹر پدی متوالی	۱/-/-
" میاں چراغ الدین " "	-/۴/-
" چوہدری منشی خاں " "	-/۴/-
" " نعمت خاں " "	-/۴/-
محترم احمد خاں۔ جلال الدین خاں۔ عمرے شاہ مسماۃ کرم بھری موضع جنڈیالہ	۱/۵/۳
از مسجد نمازیاں جنڈیالہ بروز جمعہ غلہ	۲/۸/-
معرفت چوہدری امام الدین خاں صاحب نمبردار بھٹلاوا	۱/۱/-
" میاں مہرالدین صاحب موضع جھنگیاں گوجراں	۲/۸/-
" چوہدری رلے خاں " سفید پوش موضع پدی متوالی	۱/۲/۹
محترم " عبدالرحمٰن خاں پسر قادر بخش خاں راہوں	۱/-/-
" " غلام جیلانی " صاحب "	۱/-/-
" " فتح محمد خاں " نمبردار "	۲/-/-
" " سلطان احمد خاں " "	۲/-/-
" " پروفیسر عمرالدین خاں " "	۱/-/-
" " فتح محمد خاں و بوٹے خاں نمبردار موضع بھارٹہ کلاں	۲/-/-

نام	رقم
محترم مولانا عبدالکریم صاحب از چوکھنڈی چوہدری صاحب اعوان	-/۴/-
از کریم پور شوبلاپتی معرفت رحیم خان صاحب	۵/۱۲/-
محترم چوہدری مہرالدین خان از حسناوا	۱/-/-
" " الہ بخش خان نمبردار "	۱/-/-
" حاجی عبدالعزیز صاحب و مولوی یعقوب علی موضع دبولی عہ ر ۲ ر	۱/۲/-
" میاں محمد رمضان صاحب موضع دبولی	-/۲/-
" رحمت علی و علی محمد صاحبان " " ۲ر ار	-/۳/-
معرفت بابو سلطان علی صاحب نمبردار موضع کوہجہ	۲/۰/-
محترم بابو غلام نبی " سب انسپکٹر اشتمال اراضی	-/۴/-
" چوہدری الہی بخش خان " جمال پور	۳/-/-
" " فیروز خان " ذیلدار کندہالہ کی معرفت	۱/۱/-
" " محمد اکبر خان " " رائے پور گوجراں	۱/-/-
" " فضل الدین " "	-/۸/-
برادران اسلام رائے پور راعیاں معرفت پٹواری صاحب چوہدری نور محمد صاحب راعی	۲/-/-
محترم چوہدری عطا محمد خان صاحب صوبیدار مہالوں	-/۸/-
" مولوی محمد صدیق خطیب و مولوی منشی خان " ۴ر ۴ر	-/۸/-
" چوہدری سردار محمد خان نمبردار کریام	-/۹/-
معرفت مولوی محمد زکریا۔ مولوی رحمت علی دوکاندار چوہدری جلال الدین خان پنشنر حوالدار چوہدری منشی خان جاڈلہ	۱۵/۱۲/-
محترم عمرالدین صاحب سفیر انجمن ہذا خود	۲/-/-

نام	رقم
محترم پیر غلام دستگیر صاحب دھوگڑی	۲/-/-
" مولوی احمد علی " "	۲/۸/-
" چوہدری فتح الدین خان " "	۲/۸/-
معرفت مولوی عبدالحمید و فتح الدین صاحبان ملداں	۳/۱/-
" چوہدری دلدار محمد خان چک جھنڈو خان	۱/-/-
محترم حاجی عبدالعزیز صاحب مولوی یعقوب علی موضع دبولی ۲ر عہ	۱/۲/-
" میاں محمد رمضان صاحب موضع دبولی ذیل چک جھنڈو	-/۱۲/-
" " رحمت علی " و میاں علی محمد صاحب موضع دبولی۔ ذیل چک جھنڈو	-/۱۲/-
معرفت بابو سلطان علی صاحب نمبردار موضع کوہجہ ذیل چک جھنڈو	۲/-/-
محترم بابو غلام صاحب سب انسپکٹر اشتمال اراضی کوہجہ	-/۴/-
" چوہدری الہی بخش صاحب ذیلدار جمال پور	۳/-/-
معرفت " فیروز خان " " کندہالہ قیمت غلہ	۱/۱/-
میزان کل	۱۱۴/۵/۳

بقیہ بزم مسلمہ

محترمہ شاہجہان بیگم کے استفسار کے جواب میں عرض ہے کہ ریل کا کوئلہ (کچا یا بجھا ہوا ؟ ادارہ مسلمہ) باریک پیس کر کپڑے میں چھان کر رکھ لیں۔ دونو وقت صبح شام اس سے دانت صاف کریں۔ آٹھ دس یوم کے استعمال سے دانت بالکل صاف ہو جائینگے آزمایا ہوا ہے۔

حسب تحریر مس نورجہاں صاحبہ کے عزیزہ نے اپنی پیشانی کے دوئیں چھٹی سے نو نوچ کر افیون اور سرکہ لیپ کیا۔ تین چار دن کے بعد دوئیں

پیدا ہوگئے پہلے تو بہن جیسی مدد نہیں تھی۔ مگر اب انہوں نے سیاہ بالوں کی شکل اختیار کر لی۔ جو کہ بہت بھدے معلوم ہوتے ہیں۔ براہ مہربانی بہن صاحبہ اس طرف جلد توجہ فرمائیں کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ نما۔ ب آنسہ سیدہ اسحاق علی اجمیری۔

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

آہ!! میری مونس و غمگسار مسلم بہنوں کو یہ جگر خراش خبر سنکر کسقدر صدمہ ہوگا کہ میرا بہت ہی پیارا بھائی منصور بعمر ۸ سال ۹ ماہ ۱۹ یوم بتاریخ ۱۹ رجولائی ۳۲ء پیر کے دن آٹھ بجکر تین منٹ شب کو ہم غمزدہ بہنوں اور اپنے پیارے والدین کو تڑپتا چھوڑ کر اس دنیا فانی سے عالم جاوداں کو سدھار گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم ہمارے خاندان کا درخشندہ ستارا تھا۔

سب بہنوں و بھائیوں خاصکر محترمہ ممتاز رفیع بیگم سے عاجزانہ طور پر ملتمس ہوں کہ براہ مہربانی کوئی اچھا سا قطعہ تاریخ وفات بذریعہ "مسلم" بھیجکر ممنون فرمائیں اور سب مسلم بہنیں روز صبح بعد تلاوت قرآن شریف مرحوم معصوم کی روح کو ایصال ثواب پہنچائیں مشکور ہونگی۔ غمزدہ بہن برجیس جہاں بنت ڈاکٹر سید محمد علی نجمی انبالہ چھاؤنی

میں دلی مسرت سے یہ اطلاع دیتی ہوں کہ خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے ۲ر جولائی کو ہفتہ کے دن ۳ بجے شب میری پیاری و مشفق بچی جان حماد بیگم ڈاکٹر جمیل الرحمان (افسر اعلیٰ آفت ضلع شاہجہانپور) کو فرزند ارجمند عطا فرما کر ہم لوگوں کو قلبی مسرت و شادمانی کا موقعہ دیا ہے خدا کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے۔ خداوند کریم والدین اور سب عزیزوں و خاندان کے لیئے باعث برکت و خوشی اور مبارک ہو۔ بلکہ قوم کا بڑھکر ایک سچا بہی خواہ اور ہمدرد خادم ہو۔ والدین کے زیر سایہ عیش و اطمینان سے پرورش پائے اور عمر طبعی کو پہنچے۔ صاحب نصیب و صاحب اقبال اور صاحب عمر ہو۔

نیز مسلمہ بہنوں کی خدمت میں عرض ہے کہ خلیل الرحمان و جمیل الرحمان اور سعید الرحمان کے نام سے کوئی ملتا ہوا پیارا نام براہ راست میرے پتہ پر یا بذریعہ مسلمہ مطلع فرمائیں۔ میں ہمیشہ ممنون احسان رہونگی۔ والسلام خاکسار فہمیدہ بنت ڈاکٹر خلیل الرحمان قریشی ہیلتھ آفیسر و ایگزیکٹو آفیسر کوٹھی نمبر ۳۲ سول لائن بریلی۔

میرے ایک دوست کے ہاں جب بچے پیدا ہوتے ہیں تو دو چار دن کبھی دو چار ماہ بعد نفخ شکم کی بیماری ہوتی ہے اور دست آنے شروع ہوتے ہیں اور بچہ فوت ہوجاتا ہے ہر قسم کا علاج ہوا مگر یہ مصیبت دور نہیں ہوتی۔ کوئی بھائی یا بہن اگر اس مرض کا علاج یا معالج کا پتہ جانتی ہوں تو مسلمہ کے ذریعہ اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ فقط خیر اللہ

مدت سے میں اپنی تعلیم جاری رکھنے کی خواہاں ہوں لیکن شہر میں مڈل تک ہی سکول ہونے کیوجہ سے مجھے رکنا پڑا اب خیال آیا ہے کہ اگر ادیب کا امتحان دے سکوں تو بہتر ہو۔ سو عرض ہے کوئی بہن یا بھائی بذریعہ مسلمہ تحریر فرمائیں کہ ادیب کا امتحان بغیر کسی استاد کی مدد سے پرائیویٹ طور پر دیا جاسکتا ہے اور کونسے مہینے میں امتحانات ہوتے ہیں نیز یہ بھی بتائیں کہ ادیب کا مکمل کورس کونسے پتہ پر دستیاب ہوسکتا ہے۔ ممنون ہونگی۔

خریداری نمبر ۳۰۸۹

رشتہ مطلوب ہے

ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان کیلئے ایسی رفیقۂ حیات کی ضرورت ہے:۔
۱ ۔ جو اپنے دل میں سچا اسلامی درد رکھتی ہو۔ اور تبلیغ اسلام کے مقدس فرض کی ادائیگی میں مادی مشکلات برداشت کرنے کی زبردست صلاحیت رکھتی ہو۔ تندرست اور توانا ہو۔ (۲) وقت پڑنے پر تمام جسمانی آرام و آسائش قربان کرکے اپنے "رفیق حیات" کا ساتھ دے۔ (۳) تعلیمیافتہ ہو تو بہتر ورنہ اسے تعلیم حاصل کرنیکا شوق ضرور ہو۔ (۴) اسکے اعزہ غریب ہوں تو کوئی ہرج نہیں لیکن وجاہت پسند نہ ہوں اور نکاح کے وقت کوئی غیر شرعی مطالبہ نہ کریں۔ دنیاوی ہوا و ہوس اور نمود سے زیادہ انھیں اللہ کی رضا مطلوب ہو اور اس کیلئے تحسین عوام کے بت کو توڑ کر بہادرانہ قدم اٹھا سکیں۔ (۵) ایسی بیوہ کو جسکے پہلے اولاد نہ ہو، مظلوم ہو اور جذباتی دور ختم کرکے سنجیدہ خاتون بن چکی ہو ترجیح دیجائے گی۔ (۶) اس امر کا کامل یقین دلایا جا سکتا ہے کہ کسی دنیوی بات پر زندگی بھر کبھی شکر رنجی نہ ہوگی۔

یہ کہنے کی ضرورت کم ہے کہ جس نوجوان کیلئے رشتہ مطلوب ہے اسمیں ایک قابل داماد اور قابل فخر شوہر بننے کی ساری خوبیاں موجود ہیں۔

(خط و کتابت بصیغۂ راز رہے گی)

خط و کتابت کا پتہ: "م" معرفت انچارج تبلیغی ٹریننگ کلاس۔ انجمن اسلامیہ۔ خانیوال ضلع ملتان

آپکے پڑھنے کی کتابیں

تمام کتابوں کا محصولڈاک بذمہ خریدار

تصانیف حضرت مولنا عبدالحق صاحب عباس

الفبا ر اردو۔ نہایت دلچسپ و آسان۔ بچہ اسکو ختم کرکے اردو عبارت باسانی پڑھ سکتا ہے۔ مدرسہ کے نصاب میں داخل ہے۔ قیمت ۱/ر

مقتول بے حجابی۔ ایک دل ہلا دینے والا واقعہ کوئی جنٹلمین اسے پڑھنے کے بعد پردہ کیخلاف زبان نہیں ہلا سکتا۔ قیمت ۱/ر

سر دلبراں۔ مندرجہ ذیل مضامین کا مجموعہ ہے (۱) ایک فرانسیسی وکیل البرٹ اور اس کی خاتون کا مشرف باسلام ہونا اور انکا اشاعت کرنا (۲) شیخ الاسلام عبداللہ کولیم انگلستان کے پہلے نومسلم کے حالات اپنی زبانی (۳) ابو محجن ثقفی کا ایک بینظیر کارنامہ (۴) تیغ زبان اور زبانِ تیغ کے جوہر۔ قیمت ۳/ر

حسنِ وفا۔ کس طرح آنحضرتؐ نے اپنے حلیفوں سے عہد نامے کئے اور کس خوبی سے نباہے۔ انداز بیان دلکش۔ کاغذ و چھپائی عمدہ۔ قیمت ۶/ر

تصانیف حضرت مولنا ابوتراب محمد نورالحق صاحب علوی پروفیسر السنہ مشرقیہ لاہور

نورالحق فی تفسیر سورۃ العلق معہ ضمیمہ قیمت ۳/ر

الناموس المفصل فی تفسیر سورۃ المزمل۔ قیمت ۴/ر

فتح المقتدر فی تفسیر سورۃ المدثر۔ قیمت ۱۱/ر

تصانیف حضرت مولنا سید محمود علی صاحب سابق پروفیسر رندھیر کالج کپورتھلہ

دین و آئین۔ موجودہ سائنس اور نئی تعلیم کی موشگافیوں نے جو شبہات اسلام کی فطری تعلیم پر ظاہر کئے ہیں۔ "دین آئین" نے ان سب کو قرآن و حدیث کی روشنی میں مسلمات سائنس ہی سے صاف کردیا ہے۔ مولنا صاحب کا تبحر علمی محتاج تعارف نہیں اس پر آپ کے اٹھارہ برس کے کامل غور و فکر نے نفس مضمون اور ادائے مطالب میں وہ رعنائی پیدا کردی ہے۔ جو صرف دیکھنے سے متعلق ہے۔ طباعت میں خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ قیمت قسم خاص لله۔ اول ۔۔ دوم ۔۔

اصلِ اصول۔ منکران حدیث کے شبہات کا شافی جواب۔ قیمت ۴/ر

نظامِ تجارت۔ تجارت میں بنکوں کے ساتھ معاملہ اور بنک کے سلسلہ میں سود کا سوال ناگریز ہے۔ نظامِ تجارت اس کا بہترین حل ہے۔

منیجر کتب خانہ انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر پنجاب

ترجمان القرآن

قرآن حکیم کی عربی عبارت کو سمجھنے کے لئے اور اس کے ایک ایک لفظ کا مطلب یاد کرنے کے لئے یہ ترجمہ بہت مفید ثابت ہوا ہے یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے بچے بچیوں میں اس کے ذریعے قرآن فہمی کی استعداد پیدا ہو گئی ہے۔ ترتیب اس ترجمہ کی حسب ذیل ہے۔

سطر اول میں کلام الٰہی کی آیت۔ دوسری میں آیت کے الفاظ کو الگ الگ کرکے لکھا گیا ہے۔ تیسری سطر میں ہر لفظ کے جدا جدا معنے، چوتھی سطر میں بامحاورہ ترجمہ ہے۔ ہمارے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کی خوبیاں مزید نظر کرنے سے خود عیاں ہو جائینگی۔

فی الحال اس کے پہلے تین پارے شائع ہو چکے ہیں۔ آپ اپنا نام درج رجسٹر کرا دیجئے تاکہ باقی پارے طبع ہوتے ہی پہلے آپ کی خدمت میں بھیجے جائیں۔ ہدیہ فی پارہ [illegible] محصول ڈاک بذمہ خریدار [illegible] پارہ [illegible] ہے۔ جلد چھپ جائیگا۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

وَ اِذْ	قُلْنَا	لِ ال مَلٰئِكَةِ	اُسْجُدُوْا	لِ اٰدَمَ
اور جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے	سجدہ کرو	آدم کو

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى

فَ سَجَدُوْا	اِلَّا	اِبْلِيْسَ	اَبٰى	وَ
تو ان سب نے سجدہ کردیا	چھوڑ کر	ابلیس کو	اس نے نہ مانا	اور

تو ان سب نے سجدہ کردیا بجز ابلیس کے اس نے سر پھیر دیا اور

وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (۳۴)

اِسْتَكْبَرَ	وَ	كَانَ	مِنْ	اَلْكٰفِرِيْنَ	۳۴
اپنی بڑائی چاہی	اور	ہو گیا	میں سے	کافروں	۳۴

اپنی بڑائی چاہی اور کافروں میں سے ہو گیا۔ (۳۴)۔

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ

وَ	قُلْنَا	يَا اٰدَمُ	اُسْكُنْ	اَنْتَ	وَ
اور	ہم نے کہا	اے آدم	بس	تو	اور

اور ہم نے کہا: اے آدم تو اور تیری جورو

زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا

زَوْجُ	كَ	اَلْجَنَّةَ	وَ	كُلَا	مِنْ هَا
جورو	تیری	اس باغ میں	اور	کھاؤ	اس میں سے

(دونوں) اس باغ میں رہا کرو اور اس میں سے کھاؤ

ملنے کا پتہ

منیجر کتب خانہ انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر پنجاب

یہ صفحہ اشتہار کے لئے خالی ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۰۸۹

عورتوں اور بچیوں کا مذہبی تعلیمی اور اصلاحی

ماہنامہ

مسلمہ

جالندھر شہر

مدیرہ: حمیرا

سرپرست: فخر الملک بیگم صغریٰ نواب سر لیاقت حیات خاں وزیر اعظم پٹیالہ

نگران: انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

چندہ سالانہ: ایک روپیہ ممالک غیر سے تین شلنگ

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں:-

۱۔ مسلم ہر انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت [illegible] تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہیے۔ اس کے بعد شکایت رفع نہ ہو سکے گی۔

۳۔ منی آرڈر بھیجتے وقت کوپن پر اپنا پتہ ضرور لکھیے گا۔

۴۔ کسی امر کا جواب طلب کرنا ہو تو پانچ پیسے کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے

۵۔ خط و کتابت میں خریداری نمبر ضرور دیا جائے ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہو سکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں:-

یہ رسالہ دینی، علمی اور تبلیغی امور سے متعلق ہے۔ اس لئے اسلامی شرافت و تہذیب کو مدنظر رکھا جائے۔

زبان صاف اور سلیس ہونی چاہئے۔

روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔

مضمون مختصر ہو۔

مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجنا ہوگا۔

پورا پتہ لکھیے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکے گا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں:-

کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائے گا

کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے

اجرت بہر حال پیشگی۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے زیر اہتمام دار القرآن سے شائع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مسلمہ جالندھر شہر

جلد ۵	جولائی ۱۹۳۷ء - جمادی الاول ۱۳۵۶ھ	نمبر ۱

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند گزارشیں

آپ کے "مسلمہ" کی یہ اشاعت چھٹے سال کی پہلی اشاعت ہے۔ ماشاء اللہ!

"مسلمہ" کے مقاصد کیا ہیں؟ مضامین کی نوعیت اسکا جواب ہے۔ اگر اس پر بھی تفصیل مطلوب ہو تو سرورق کا دوسرا صفحہ اس کی تشریح کے لئے وقف ہے۔

مسلمہ اپنے مقاصد میں کہاں تک کامیاب ہے؟ اس کے جواب میں وہ بے شمار آراء ہمارے پاس موجود ہیں جو خریدار بہنوں اور خریدار بھائیوں کی طرف سے پسندیدگی کے اظہار میں ہمیں پہنچی ہیں۔ اس کے علاوہ مسلمہ کی تعداد اشاعت میں ہر سال اضافہ اس کا آخری ثبوت ہے کہ مسلمہ کو خدا نے قبولیت کی سند عطا فرما دی ہے۔ الحمد للہ رب العالمین! لیکن پرانی خریدار بہنوں پر خوب واضح ہے کہ مسلمہ اپنی اشاعت میں ہر سال اضافہ کے باوجود سینکڑوں روپے خسارہ اٹھاتا ہے۔ چنانچہ اس سال ۴۱۵ روپے کا نقصان ہوا ہے۔ اس کے اسباب پر ہم ہر برس روشنی ڈالتے ہیں۔ بظاہر اب ان اسباب کے بیان کی ضرورت نہیں لیکن نئے خریداروں کے علم کے لئے نہایت اختصار سے عرض کرتے ہیں کہ مسلمہ کا سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ ہے جو اس کے اخراجات کا کفیل نہیں ہے۔ یہ کمی یوں پوری ہو سکتی ہے:-

اول: ہم اس میں عوام کے مذاق کی اصلاح کی بجائے ان کے مذاق کے مطابق لٹریچر پیش کریں اور عشقیہ، گندے، حیا کا دامن ناپاک کرنے والے افسانے شائع کریں، بیہودہ اور عشق انگیز اشعار پیش کریں۔

دوم: ہم ہر قسم کے اشتہارات حاصل کریں جن کی سچائی اور جھوٹ کو پرکھا نہ جائے اور حیاداری کا پاس نہ کیا جائے۔

سوم: مذہبی رنگ کا غلبہ دور کر دیا جائے تاکہ سرکاری تعلیمی اداروں میں اسے منظوری حاصل ہو جائے۔

چہارم: ہم اس کی کتابت ایسے کاتب سے کرائیں جو کم اجرت لے خواہ وہ خراب لکھے، ایسے مطبع سے چھپوائیں جو تھوڑے دام لے اور کاغذ ایسا لگائیں جو زیادہ سستا ہو۔

پنجم: ہم اس کا سالانہ چندہ بڑھا دیں۔

ان کے علاوہ اور بھی کئی ایک حیلے ہیں جن سے نہ صرف خسارہ پورا ہو سکتا ہے۔ بلکہ فائدہ کافی ہو۔ افسوس کہ ہم ان میں سے ایک بات بھی اختیار کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ خدا کرے ہم کبھی اس کی خوبیوں میں کمی کرنے یا اس کا گھاٹا دور کرنے کے لئے ناجائز طریقے اختیار کرنے پر مجبور نہ ہوں۔ البتہ ممکن ہے کسی وقت اس کے سالانہ چندہ میں تھوڑا سا اضافہ کرنا پڑے جو کسی پر بار خاطر نہ ہو۔

ہاں جہاں تک ہماری ذاتی کوششوں کا تعلق ہے ہم زیادہ مفید اور دلچسپ مضامین پیش کر کے اس کی ترقی کا سبب پیدا کرنے کے لئے محنت کر سکتے ہیں اور ہم اس بارے میں اپنی پوری ہمت صرف کریں گے، انشاء اللہ۔ خدا کی توفیق شامل حال ہوئی تو "مسلمہ" اس سال بہت مفید علمی مواد پیش کرے گا + (ادارہ)

مدرسۃ البنات

امتحانات و تعطیلات :-

مدرسۃ البنات کی طالبات کا سہ ماہی امتحان ۱۴ جولائی سے شروع ہو کر ۲۵ جولائی ۳۷ء کو ختم ہوگا۔ اس کے بعد ایک دو روز میں نتیجہ سنا دیا جائے گا اور مدرسہ یکم اگست ۳۷ء کو موسم گرما کی تعطیلات کے سلسلہ میں دو ماہ کے لئے بند ہو کر یکم اکتوبر کو پھر کھلے گا۔ انشاء اللہ۔

مدرسہ میں تقاریر :-

مورخہ ۲۲ جون بانی مدرسۃ البنات نے تمام طالبات کے سامنے تقریباً ایک گھنٹہ تک طویل لکچر دیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں بعد حمد وثنا قرآن کریم کی اِس آیۂ شریفہ کی تلاوت کی :

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ

آیۂ مذکور کے مطالب و مقاصد پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے موجودہ زمانہ کے ساتھ اس کا موازنہ کیا اور زمانہ کی موجودہ قوموں کی تطائر اور طرزِ عمل کی تصریح فرماتے ہوئے طالبات و معلمات کی توجہ اس فرض کی طرف مبذول کرائی جس کی تاکید خداوند تعالیٰ نے اس آیۂ مبارک میں فرمائی ہے۔ اپنی تقریر میں آپ نے فرمایا کہ تمھیں ہر وقت اس خطرہ سے

خبردار رہنا چاہیئے جو مسلمان قوم کو پیش آنے والا ہے جبکہ اس کے مقابلہ میں دیگر اقوام اپنے تمام ہتھیاروں سے سج کر باہر نکل چکی ہیں اور ان کی عورتیں بھی ہمارے مردوں کی نسبت اس کام میں پیش پیش ہیں۔ وہ ہر طرح کے فنون سپاہ گری وغیرہ سے واقفیت حاصل کر چکی ہیں اور ہمارے مرد بھی ابھی تک خوابِ غفلت سے بیدار نہیں ہوئے حالانکہ جو قومیں آج سپاہی بن کر میدانِ زندگی میں آ رہی ہیں۔ ان کے مذاہب نے ان کو اس قسم کی کوئی بھی تعلیم نہیں دی۔ بخلاف مسلمانوں کے کہ ان کو ہر وقت اور ہر حالت میں دشمن کے مقابلہ کے لئے تیار رہنے کا حکم قرآن کریم میں دیا جا چکا ہے تو عورتیں اور بچیاں بھی مسلمان قوم کے افراد ہیں۔ بعض وقت ایسا آ جاتا ہے کہ عورتوں اور بچوں کو بھی میدان میں نکلنا یا خطرات سے دوچار ہونا پڑ جاتا ہے تو اس وقت سے پہلے ہمیں اس بات کے لئے تیار رہنا چاہیئے اور جلد سے جلد اس قسم کی ورزشیں سیکھ لینی چاہیئے جو ہر وقت کام آ سکیں۔

دوسرا لیکچر:-

مورخہ ۷ جولائی کو قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک اخلاقیات پر مسلسل اور مبسوط تقریر فرمائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک قول "اِنَّمَا بعثت لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ" کی تشریح کی۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ صحابہ کرام اور دنیا کے مشہور رشیوں۔ رشیوں اور بزرگوں کے اقوال اور حالات بیان فرما کر طالبات کو نیک اخلاق اور خدمت خلق کی تلقین کی۔ نیز تکبر کی برائی بیان فرماتے ہوئے اسکے نتائج بد سے ڈرایا اور اس سے بچنے اور پرہیز کرنے کی ہدایت فرمائی+

حمیرا

گلہائے نعت

(پروفیسر تپش ایم۔اے (آنرز) ایم۔او۔ایل)

جو وہ نورِ قدم ظاہر نہ ہوتا شکلِ انساں میں　　ظہورِ آدمِ خاکی نہ ہوتا بزمِ امکاں میں
ہوائے گیسوئے احمدؐ میں وہ از خود رمیدہ ہوں　　کہ دم بھر بھی نہ ٹھہروں سایۂ عمرِ گریزاں میں
ضیائے داغِ ہجرِ مصطفیٰؐ کا دیکھئے عالم　　بیاضِ صبحِ محشر ہے سوادِ شامِ ہجراں میں
نہ ہوتے کیف بخشِ بادۂ توحید اگر حضرتؐ　　ازل سے تا ابد رہتا یہ شیشہ طاقِ نسیاں میں
اٹھیں پھر انگلیاں دیوانۂ روئے محمدؐ پر　　ہلالِ عید پھر آیا نظر چاکِ گریباں میں
دمِ آخر تصور ہے رُخِ پُر نورِ مولےٰ کا　　عیاں ہے جلوۂ صبحِ وطن شامِ غریباں میں
نہاں ہو کر بھی سایہ آپ کا کس کس طرح چمکا　　نظر ہے مردمک میں مردمک ہے چشمِ عرفاں میں
یہی نکتہ محیطِ "کن فکاں" کا بن گیا مرکز　　کھلا جب میمِ احمدؐ کا معمہ دورِ امکاں میں

رہا باقی نہ دھبا تک تپش کے دامنِ تر پر
عجب رحمت کی موجیں ہیں نبیؐ کے دورِ داماں میں

مسلم کے لئے

غیور خاتون

(از جناب داعی الی الحق)

(۱)

تختِ عباسیہ کے یگانہ و فرزانہ تاجدار مامون الرشید کا نورِ نظر عباس طائفۃ النخل کے قریب سیر و شکار میں مصروف ہے اسے دور سے ایک ترنم ریز آواز اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہے۔

وہ مسرور ہو کر بیخودی میں ادھر کھنچا چلا جاتا ہے۔

وہ غور سے سنتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص درد انگیز آواز میں کچھ شعر پڑھ رہا ہے جس کے آخری حصے کا مطلب یہ ہے:

"اس کھجور پر کس قدر نور برس رہا ہے ... کیا چاند نے میٹھی کھجوروں کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے نور کی کمندیں پھینکی ہیں!

کیا اس رات کا سکون دجلہ کی خاموش لہریں، بلبل کا ترنم (اے دل) تیرے لئے کسی تسکین کا موجب نہیں!

ہمارا پیارا راگ رجز ہے، ہمارے بچوں کو نیند لوریاں سن کر نہیں بلکہ ان دفوں کی ضربوں کی آواز سے آتی ہے جو جنگ میں بڑے زور سے لگائی جاتی ہیں لیکن انھیں سلانے کے لئے ان ضربوں کو ذرا ملائم یا تھپکیوں کا ہم آہنگ کرنا پڑتا ہے!"

اس کی توجہ کا مرکز ان مترنم اشعار کا پڑھنے والا ہو گیا اس کی متجسس نگاہوں کو کچھ دور ایک عورت ملی۔ خوبصورت! نہایت خوبصورت، شہزادہ اس ماحول سے جادو زدہ سا ہو گیا۔ وہ سیر و شکار سب کچھ بھول گیا اور اس کی اپنی کیفیت زخم خوردہ شکار کی سی ہوگئی ع

شکار کرنے کو آئے شکار ہو کے چلے

(۲)

وادی ازبس سنسان ہے "قمر" عروس نو کی مانند چمک رہا ہے، ستارے بادلوں کی زرنگار چادروں کو پرے پھینک کر ساکنانِ ارض نہیں جنگلوں کے طیور و وحوش کو اپنا اجلا اور نکھرا ہوا جوبن دکھلا رہے ہیں۔ شہزادہ دل ہی دل میں کہتا ہے یہ لوگ کتنے حسن ناشناس، اور کفرانِ نعمت کے مجرم ہیں کہ اس حسن کی گڑیا کو ایسے وقت گھڑا دے کر پانی لانے کو بھیج دیا ہے۔ پھر سوچتا ہے شاید یہ ساری بستی "حسن کی نگری" ہو! ان خیالات میں وہ لپک کر اس خاتون کے قریب آجاتا ہے!

عباس: "اے خاتون تو کون ہے؟ تیرا نام کیا ہے؟ کس خاندان کی بہو بیٹی ہے؟ کیا تیرا شوہر نہیں ہے جو ایسے بے وقت گھر سے نکلی ہے؟ پانی کن کے لئے لے جا رہی ہے؟"

خاتون: (زبانِ حال سے) یہاں تمہارے تمام سوالات کا جواب یہی "طلسمِ سکوت" ہے۔

واں لب پہ لاکھ لاکھ سخن اضطراب میں
یاں ایک خامشی تیری سب کے جواب میں

یہ خاتون کٹیا کی راہ لیتی ہے اور شہزادہ عباس وہیں خیالات کے تلاطم میں گم ہے۔

(۳)

صبح کا وقت ہے۔ آفتاب عالمتاب اپنا جلوہ بکھیرنے کو ہے، موذن کی اذان سننے کو دجلہ کا پانی ٹھہر گیا ہے، ندی کی لہریں شاید تحتِ آب مخلوق کو اپنی زبان میں کہہ رہی ہیں کہ اٹھو! تم بھی اپنی زبان میں اپنے حقیقی محبوب کے گن گاؤ! دریا کے طویل ساحل کا عجیب منظر ہے، ملاح عین دریا کے بیچ میں اور ساحل والے کنارے پر بیٹھے وضو کر رہے ہیں تاکہ شاہنشاہوں کے شاہنشاہ کے سامنے سر نیاز جھکائیں اور زبانِ حال سے اس حقیقت کا اظہار کریں کہ مسلم کا سر صرف ایک خدا کے سامنے جھک سکتا ہے۔ اس کی جبیں غیر کی چوکھٹ سے ہمیشہ کے لئے نا آشنا ہے۔

عباس اٹھتا ہے۔ وضو کر کے نماز پڑھتا ہے۔ اب "نیرِ اعظم" کا نور نیا انقلاب پیدا کرتا نظر آ رہا ہے۔ عاشقانِ ناحق کو اس کی ضیا پاشیوں میں خلیل جلیل ؑ کا اسوہ حسنہ یہ درس دیتا نظر آتا ہے کہ صرف ابدی۔ ازلی اور سرمدی حسن ہی سر دینے کے قابل ہے۔ فنا ہو جانے والی ہستیوں سے لَو لگانا ایک مسلم کی شایانِ شان نہیں! عباس کے خدام حاضر ہوتے ہیں وہ انہیں یوں حکم دیتا ہے:-

"جاؤ! اس رات والی حسین خاتون کی تلاش کرو، پوچھو کہ اس کا نام کیا ہے؟ کس کی بیٹی ہے اور کس خاندان سے ہے۔ اسے میری طرف سے نکاح کا پیغام دو اور کہو کہ اس نے میرے دل میں گھر کر لیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی محبت میرے دل کی اقلیم میں اللہ کی "وفادار" بن کر رہے "غدار" بن کر نہ رہے۔"

"مسلمان کتنا ہی وارفتہ اور سرگشتہ ہو جائے لیکن شریعت کے فرمان سے سرتابی نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں تمھیں نصیحت کرتا ہوں کہ جلدی جاؤ اور اس کا حال مجھے آکر بتاؤ۔ تمھیں انعام و اکرام سے مالا مال کر دوں گا۔"

(۴)

خدام انعام کے لالچ میں ہرا ہو جاتے ہیں۔ جھونپڑیوں کا چپہ چپہ تلاش کرتے ہیں۔ ایک کٹیا میں وہ معصوم حسن کی دیوی پھول جیسے دو بچوں سمیت بیٹھی نظر آتی ہے۔ خادموں کی باچھیں کھل جاتی ہیں۔ قریب جا کر دریافت کرتے ہیں۔

ایک خادم: "اے معزز خاتون! ہمیں تاجدار سلطنت کے چشم و چراغ کی بارگاہ سے آپ کے کوائف معلوم کرنے کا حکم ہوا ہے۔ آپ ہمیں اپنا تعارف کرا کر معزز فرمائیں گی؟"

خاتون: میرا نام مغیرہ ہے۔ میرے والد کا اسم گرامی ازدر ہے۔ میں خاندانِ برامکہ کی ایک مجبور اور مظلوم بیوہ ہوں۔ میرے دل کے بادشاہ میرے سرتاج ابن موسیٰ نے مدت ہوئی جنت کی راہ لی۔ نہ میرا کوئی بھائی ہے نہ والی نہ سرپرست نہ مربی، میرے صرف یہ دو ننھے بچے ہیں، جن کے سہارے میں زندہ ہوں!"

خادم: "ہمارے آقا آپ کی مظلومی سے بہت متاثر ہیں۔ اسی لئے انھوں نے آپ پر ترس کھا کر آپ کو اس مصیبت کی زندگی سے نجات دلانے کے لئے ہمیں یہ خوشخبری دے کر بھیجا ہے کہ وہ آپ کو اپنی رفیقۂ حیات بنانا چاہتے ہیں"۔ . . . .

مغیرہ کا چہرہ لال ہو جاتا ہے۔ اور وہ بجلی کی شیرنی کی طرح غرا کر نوکروں کی زبان بند کر دیتی ہے اور کہتی ہے:

"اے شہزادے کا پیغام لانے والو! ایک غمدیدہ عورت کا پیغام بھی اسے پہنچا دو۔ تم اس کا نمک کھاتے ہو، لیکن میرے بھی اسلامی بھائی ہو۔ وہاں سے "انعام" کی امید ہے تو مجھ سے بھی نیک دعا کی امید رکھو۔ اگر تم حقیقت شناس ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ "دعا" انعام سے کسی صورت میں کم درجہ نہیں۔

کہدو! کہ اگر عباس نے اس کٹیا کا رُخ کیا تو اس کی ولیعہدی کو یہیں دفن ہونا پڑے گا۔ مجھ کو اس سے نکاح منظور نہیں۔ سنو! میرے جواب میں ترشی اس لئے ہے کہ اس نے مجھے اس نظر سے دیکھا کہ جس سے مسلمان اجنبی عورت کو نہیں دیکھا کرتا۔ جب امیرالمومنین کے نورِ نظر کا یہ حال ہے تو دوسروں کی کیا کیفیت ہو گی۔

بہ نیم بیضہ چو سلطان ستم روا دارد
زنند لشکریانش ہزار مرغ بہ سیخ

خدام عباس کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور جسور و غیور خاتون کا پیغام ان لفظوں میں دیتے ہیں:۔

خدام: "عالیجاہا! اس خاتون نے آپ کے پیغامِ نکاح میں جس شوخ چشمی اور بے باکی کا اظہار کیا اس کا اعادہ ہمارے لئے ناممکن ہے۔ آپ کی دعوت بہ کمال تمرد ٹھکرا دی گئی ہے!"

عباس: (محبت آمیز غصے میں آ کر)

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی
جواب تلخ مے زیبد لبِ لعلِ شکر خا را

"جاؤ! اُسے پھر کہدو کہ اگر وہ قصرِ شاہی کی ملکہ بننے سے انکار کرتی ہے تو اپنی جھونپڑی کو ۲۴ گھنٹے سے پیشتر خالی کر دے۔

دیکھنا بات نرمی سے کرنا۔ اس سے مقصود اسکو مرعوب کرنا ہے ستانا نہیں۔"

(ہرکارہ) پیغام پہنچا دیتا ہے!

(۵)

مغیرہ کو آغوشِ اسلام نے پالا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ایک مومنہ قانتہ کو حیاتِ مستعار کس شان سے بسر کرنی چاہئے، وہ نادار مگر خوددار تھی، توحید کا خون اس کی رگوں میں موجزن تھا، بے جا رعب سے مرعوب ہو جانا اس کے نزدیک شرک تھا۔ وہ جانتی تھی کہ خالق کی بجائے مخلوق سے ڈرنا خواہ کوئی کتنا ہی جلیل القدر ہو شانِ ایمان نہیں؎

آنکہ رمزِ مصطفیٰ فہمیدہ است
شرک را در خوف مضمر دیدہ است

وہ گرج کر بولی:۔

"اے ہرکارے! مسلمان عورت کفن کو پسند کر سکتی ہے۔ لیکن اپنی حیا کی چادر کو میلا دیکھنا اسے منظور نہیں ہو

سکتا۔ اگر عباس کو اپنی ولیعہدی پر ناز ہے تو مجھے بھی اپنے احکم الحاکمین کی ذات پر بھروسہ ہے۔ میں جانتی ہوں مسلمان قوم زندہ ہے، اس کے جانبازوں میں عشق توحید کی آگ سلگ رہی ہے، انھیں اپنے محبوب امی نبیؐ کا وہ سبق یاد ہے:

"اے مسلمانو! یاد رکھو تم سے پہلے کئی قومیں اس لئے ہلاک ہوگئیں کہ انھوں نے اپنی قوم کے اعلیٰ طبقے کے مجرموں کو معاف کر دیا۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔ اگر میرے جگر کا ٹکڑا فاطمہؓ بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالونگا۔"

میں امیر المومنین کے دربار تک پہنچونگی۔ مجھے یقین ہے کہ میرا استغاثہ مسترد نہیں ہوگا۔ شاہی دربانوں کا فرض صرف اطلاع دینا ہے روکنا نہیں!"

(ہرکارہ رخصت ہوتا ہے)۔

مغیرہ شرافت کا پیکر، عصمت کی دیوی، ایک بوسیدہ چادر اوڑھ کر بچوں کو گود میں لے کر اپنے غریب گھر سے باہر نکل آتی ہے اور سیدھی دربار شاہی میں پہنچتی ہے۔

(۶)

مامون الرشید تخت پر جلوہ افروز ہیں۔ شہزادہ بھی پہلو میں بیٹھا ہے۔ مغیرہ بے دھڑک دربار میں پہنچ کر بکمال بلند آہنگی یوں خطاب کرتی ہے:۔

"اے ناموسِ شریعت کے پاسبان اور آئینِ قرآن کے نگہبان! تجھے مبارک ہو کہ ایک بیوہ کے جھونپڑے پر متصرف ہوجانے سے تیرے مال و متاع میں بیش بہا اضافہ ہوگیا ہے۔ کاش میری داستان سننے کے لئے آج یہاں فاروق اعظمؓ ہوتے! تو گو منصف ہے لیکن ان جیسا کہاں! افسوس!

مجھے اس جرم میں جھونپڑے کی سکونت سے محروم کیا گیا ہے کہ مجھے عباس کی ملکہ بننا منظور نہ تھا۔ آہ! قرآن تو مجھے اجازت دے کہ میں "کسی نکاح کے پیغام" کو قبول نہ کروں تو مجھ پر جبر نہیں ہوسکتا۔ لیکن یہ "ظالم دنیا" مجھ سے خدا کے بخشے ہوئے اختیارات چھین لینے پر آمادہ ہے!

اے شاہنشاہ تجھ کو معلوم ہونا چاہئے کہ سلطنت تو فقط اسی کو زیبا ہے جس نے کائنات کو نیست سے ہست کیا، وہ اگر چاہے تو چشم زدن میں شاہوں کو گدا بنا سکتا ہے۔ قیامت ضرور آئے گی۔ اگر تو نے میری داد رسی نہ کی تو میرا ہاتھ ہوگا اور تیرا دامن۔"

مامون الرشید: (غضبناک ہوکر کہتا ہے)

"عباس! او مغرور عباس! اتر اور مجرموں کے کٹہرے میں کھڑے ہوجاؤ۔ اسلام اس ظلم کو معاف نہیں کر سکتا کہ مدعی اور مدعا علیہ میں کوئی امتیاز روا رکھا جائے۔"

(عباس تخت سے اتر کر کچھ کہنا چاہتا ہے)

مغیرہ: "میں نے یہ جرم بیشک کیا ہے کہ میں نے کہا: "اگر عباس ادھر آنے کا قصد کرے گا تو زندہ نہ جائیگا۔"

(ہرکارہ درمیان میں بولنا چاہتا ہے لیکن مامون الرشید ڈانٹ کر کہتا ہے):

"او مردود! کیا بکتا ہے۔ تجھے کیا حق ہے کہ تو اس مظلومہ کو اظہارِ حق سے روکے۔ سنتا اور دیکھتا نہیں کہ "سچائی" نے مغیرہ کو بے باک بنا دیا ہے اور "ظلم" نے

عباس کی قوت گویائی سلب کر لی ہے۔

(مامون الرشید کے حکم سے ہ۔ ہ تھیلیاں اشرفیوں سے بھری ہوئی مغیرہ کے قدموں میں پھینک دی جاتی ہیں اور مامون الرشید کہتا ہے :)

"اے مغیرہ! تو اگر چاہے تو عباس کو معاف کر سکتی ہے ورنہ میں اسے جرم کے مطابق سزا دینے کو تیار ہوں"

مغیرہ: "میں اپنے بھائی کو معاف کرتی ہوں۔ امید ہے کہ وہ بھی میری جسارت کو معاف کر دینگے۔ میں دعا کرتی ہوں کہ شاہزادہ عباس اللہ کا نیک اور مخلص بندہ بن جائے اور خلفائے راشدین کا سچا جانشین ہو!"

صرف مسلم کے لئے | جملہ حقوق محفوظ ہیں

دولھن بیٹی سے

(جناب مولانا عبدالحق صاحب اختر واصفی فاضل کمشنر آفس پنجاب لاہور)

ذرا سن غور سے بیٹی مجھے کچھ تجھ سے کہنا ہے + بتاتا اس کو حرز جاں یہ اک انمول گہنا ہے
یہ وہ گہنا ہے پنہاں جس کے اندر راز عصمت ہے + یہی ہے حسن عورت کا اسی سے اسکی زینت ہے
اسی گہنے سے ہوگی تیری عزت ساری دنیا میں + یہی گہنا تیری بخشش کا باعث ہوگا عقبےٰ میں
بتاتا ہوں تجھے جو مرحلے ہیں زندگانی کے + کئے ہیں چار حصے حق نے بچپن اور جوانی کے
بہن، بیٹی، مدر[1] و آئف[2] یہ ہیں سب نام عورت کے + یہی عورت کی دنیا ہے یہی ہیں کام عورت کے
حدیں ہیں یہ جو عورت ان کو توڑے خوار ہوتی ہے + وہ عورت ننگ و ناموس وطن پر بار ہوتی ہے
بہن بیٹی تو تو نے خوب ہی بن کر دکھایا ہے + مدر و آئف بھی اب بن کر دکھانے وقت آیا ہے
لڑکپن میں نہیں کھلتا کھری ہے یا کہ کھوٹی ہے + یہ شادی اصل میں عورت کے جوہر کی کسوٹی ہے
کہیں گمراہ نہ ہونا سن کے باتیں بدتمیزوں کی + ترے ہاتھوں میں ہے اب دیکھ عزت سب عزیزوں کی
یہ نکتہ قیمتی اک سب سے پہلے دل نشیں کر لے + ملا تجھ کو وہی جو تھا مقدر میں یقیں کر لے
سنبھل جا اب ذرا تو نے نیا گھر اک بسانا ہے + جدا اپنوں سے ہو کر اجنبی لوگوں میں جانا ہے

[1] = mother = ماں
[2] = wife = بیوی

کشش ایسی کہ اپنی ہر ادا ہر بات میں پیدا + کہ ہو جائیں دل و جاں سے ترے وہ اجنبی شیدا
نہ ہرگز بھولنا اس کو یہ فرمانِ پیمبرؐ ہے + کوئی غیر از خدا سجدے کے قابل تو شوہر ہے
کٹے ہر سانس تیری زندگی کا اس کی خدمت میں + جئے تو اس کی خدمت میں مرے تو اسکی خدمت میں
ستم بھی اس کے سہ کر یہ سمجھنا ہے کرم اُس کا + بچھانا اپنی آنکھیں واں جہاں آئے قدم اُس کا
وہ دن بھر کام کر کے شام کو جب اپنے گھر آئے + تجھے ہنستی ہوئی اور گھر کو اک راحت کدہ پائے
ترے ہر کام میں شامل رہے اس کی رضا بیٹی! + بس اتنی بات ہے خوش جس سے ہوتا ہے خدا بیٹی!
امورِ خانہ داری ہوں کہ اخراجات ہوں گھر کے + کوئی بھی کام ہو کرنا تمیز نیک و بد کر کے
ہمیشہ کام لینا حلم و عجز و انکساری سے + ادا کرنا فرائض سب بڑی ایمانداری سے
وہاں برتاؤ کرنا سب سے یوں با نرم گفتاری + نہ ہو تجھ سے کبھی سسرال والوں کی دل آزاری
غرور و غصہ و بغض و عداوت نفرت و کینہ + بنے ہرگز نہ مسکن ان برائیوں کا ترا سینہ
طبیعت میں حجاب اور آنکھ میں شرم و حیا رکھنا + پیمبرؐ کی محبت دل میں اور خوفِ خدا رکھنا
ترا شغلِ پسندیدہ نمازِ پنجگانہ ہو + نماز ایسی کہ جیتے جی کبھی اک بھی قضا نہ ہو
یتامٰے اور مساکین اقربا اولاد ہمسائے + خدا نے ان کے حق بھی تجھ پہ ہیں کچھ فرض فرمائے
مگر مشکل ہے اب میں تجھ کو گن گن کر سناؤں کیا + تجھے معلوم ہیں سب وقت تھوڑا ہے بتاؤں کیا
نبھانا سب فرائض یوں کہ رخ بد خواہ کا لا ہو + جہاں میں پھر جنابِ ہاجرہؓ کا بول بالا ہو
مری لختِ جگر میں اور نکالوں خود تجھے گھر سے + ہے ناممکن مگر مجبور ہوں حکمِ پیمبرؐ سے
مرے بس میں نہیں ہے تجھ کو گھر میں آج رکھ لینا + تجھے میں بھیجتا ہوں غیر گھر میں لاج رکھ لینا
ملیں اکرام حق سے جا بجا تجھے انعام دُنیا کے + سنوارے حق تعالےٰ تیرے سارے کام دنیا کے
پھلو پھولو جہاں میں شاد اور آباد ہو بیٹی! + تری مونس تری ہمدم خدا کی یاد ہو بیٹی!
یہ دنیا ہیچ ہے ہیچ اس کا سارا ساز و ساماں ہے + اسے سب کچھ سمجھ لینا فریبِ عقلِ انساں ہے
یہ دولت مال رشتے سب یہیں رہ جائیں گے آخر + عمل ہوں گے جو اچھے بس وہی کام آئیں گے آخر

کرے گی قدر دل سے تو اگر اختر کی باتوں کی
جہاں میں چرخِ شہرت پر مثالِ مہر چمکے گی

"مسلم کے لئے"

اربابِ عزم کی کہانیاں

از جناب داعی الی الحق

(۱)

سکندر اعظم سے سوال کیا گیا کہ اس نے دنیا کو کس طرح فتح کیا تو اس نے جواب دیا :

"پس و پیش نہ کرنے سے !"

(۲)

قوم گال کی جنگجو افواج نے "جمہوریت" کے ایام میں روم کا محاصرہ کر لیا تو رومیوں نے زر و مال کے عوض آزادی خریدنے کا ارادہ کر لیا۔ اس وقت جب بڑے بڑے ترازوؤں کے پلڑوں پر سونے کے انبار رکھے جانے والے تھے کمیلس نمودار ہوتا ہے اور زرِ فدیہ کی بجائے اپنی تلوار ترازو کے پلڑے میں ڈال کر بلند آواز میں کہتا ہے :۔

"اے رومن قوم! آزادی کا خریدنا تیری شان کے خلاف ہے۔ اسے اپنی شمشیر خاراشگاف کے ذریعہ سے حاصل کر!" ان شجاعانہ الفاظ اور مستعدانہ فیصلے کا اتنا اثر ہوا کہ رومیوں نے اپنی آزادی کے دشمنوں کو شکست دے کر مقدس وطن کی سرزمین سے باہر نکال دیا۔

(۳)

ایک زمانہ تھا جب قدیم مصر روم کی حمایت میں انٹی اوچس اپی فینز نے قدیم تمدن کی سرزمین کے افسانہائے عشق و حسن اور اس کی زرخیزی و زرریزی کے قصے سُن کر اس پر حملہ کر دیا۔ رومیوں نے اپنا ایلچی حملہ آور بادشاہ کے پاس اس غرض سے روانہ کیا کہ وہ اسے سمجھا بجھا کر واپس کر دے۔ ایلچی انٹی اوچس کو سکندریہ کے قریب ملا اور اسے حملہ آور سپاہ سمیت لوٹ جانے کو کہا۔ لیکن بادشاہ نے کچھ گول مول سا جواب دیا۔ دلاور رومی نے اس بات سے مطمئن نہ ہو کر اپنی تلوار سے بادشاہ کے گرد ایک حلقہ کھینچ دیا اور اسے دائرہ سے باہر قدم رکھنے کی اس وقت تک ممانعت کر دی جب تک وہ اس کے سوال کا تسلی بخش جواب نہ دے!

بے باک ایلچی کے اس بہادرانہ فعل سے بادشاہ اتنا متاثر ہوا کہ وہ یوں واپس جانے پر رضامند ہو گیا۔

(رائزنگ ان دی ورلڈ صفحہ ۱۹۷)

(۴)

جب انگلستان اور آسٹریا نے نپولین کے پیغامِ صلح کو سرِ بائے حقارت سے ٹھکرا دیا تو اس نے اپنے کثیر التعداد دشمنوں کو راہ راست پر لاتے اور اپنی عظمت و قوت کا مظاہرہ کرنے کا عزم بالجزم کر لیا۔ وہ سپاہ سمیت کوہ آلپس کو عبور کر کے آسٹریا کی افواج پر ان کے عقب سے حملہ کرنا چاہتا تھا۔ لیکن سوال یہ درپیش تھا کہ اس فلک بوس پہاڑ کی ناہموار

گھاٹیاں کس طرح طے کی جائیں۔ چنانچہ اس نے اپنے انجنیئروں کو حکم دیا کہ وہ اپنے علم و فن اور تجربہ کی رو سے معلوم کریں کہ آیا سینٹ برنارڈ کے خوفناک دروں اور ناہموار چٹانوں کو عبور کرنا ممکنات میں سے ہے۔ جب وہ انجنیئر واپس آئے تو اس نے عجلت و بے تابی سے پوچھا: "کیا اس راستہ سے گذر جانا ممکن ہے؟"

"شاید یہ ممکنات کی حدود کے اندر ہے" انھوں نے قدرے مشکوک لہجہ میں جواب دیا۔ یہ سنتے ہی نپولین نے آنِ واحد میں اپنے ارادوں کی تکمیل کے متعلق اٹل فیصلہ کر لیا اور پیشتر اس کے کہ وہ ان ہیبت ناک دروں اور فلک بوس پہاڑوں کو عبور کرنے کے متعلق انجنیئروں کی بیان کردہ بعید از فہم تکالیف پر غور کرتا۔ اس نے اپنے مخصوص انداز میں حکم دیا "پھر بڑھ چلو"! انگلستان اور آسٹریا کے مدبروں اور ماہرینِ فنونِ جنگ کے لبوں پر خندۂ استہزا پیدا ہوا کیونکہ وہ اس کام کو ناممکن سمجھتے تھے۔

(نپولین اعظم جلد دوم ص۲۶۸)

لیکن اس صاحبِ عزم انسان کے اس بہادرانہ اقدام پر جب یہ غیر ممکن فعل توقع کے خلاف عمل میں آگیا تو کئی جنگجو سپہ سالاروں اور دوسرے فلاسفروں کی آنکھیں کھلیں کہ یہ کام تو ان کے ہاتھوں پہلے ہی سر انجام ہو جانا چاہیئے تھا۔ وہ اپنے آپ کو ملامت کرنے لگے کہ وہ کیوں ان ہوشربا مشکلات کو ناقابلِ تسخیر سمجھتے رہے۔

ظاہر ہے کہ ان خیالی گھوڑ دوڑ کے شاہسواروں کے پاس سب کچھ تھا لیکن عزم صمیم اور "قطعیت" کا جوہر مفقود تھا جو نپولین کی ذات میں موجود تھا اس لئے اس نے ناممکن کو ممکن بنا دیا۔

(درشنگ ٹو دی فرنٹ)

(۵)

سنہ ۹۲ھ میں جب موسیٰ بن نصیر نے طارق ابن زیاد کو صرف بارہ ہزار سپاہیوں کا لشکر دے کر اندلس فتح کرنے کے لئے بھیجا تو اسپین کے بادشاہ راڈرک نے اپنی تمام شان و شوکت اور جاہ و جلال کو ایک جگہ مجتمع کر کے مسلمانوں کا مقابلہ کیا۔

طارق کی دور اندیش نگاہوں نے فوراً تاڑ لیا کہ اتنی بڑی فوج سے جو مور و ملخ کی طرح امڈی چلی آرہی ہے مقابلہ کرنا آسان نہیں۔ چنانچہ اس قائد اعظم نے فوراً حکم دے دیا کہ وہ تمام جہاز جن میں اس کی فوج سوار ہو کر آئی تھی کنارے پر جلا دئے جائیں تاکہ سپاہیوں کے دماغ میں صرف "فتح یا موت" کا خیال رہ جائے۔ مولوی صفت فلاسفروں نے فتوے بھی دیا کہ "اپنے آپ کو جان بوجھ کر ہلاکت میں نہ ڈالو" لیکن اس عاشقِ حق نے کہا تو یہی ؎

ہر ملک ملکِ ماست کہ ملکِ خدائے ماست

آخر یہ اللہ کے دیوانے تین دن کی جنگ میں اس بے جگری سے لڑے کہ انھوں نے یورپ کی قسمت کو زیر و زبر کر دیا۔ راڈرک کام آیا اور منصور و مظفر فوج شمالی علاقوں کی طرف بڑھنے لگی۔ نہ صرف ابتدائی حملوں میں طارق نے اپنے عدیم النظیر عزم اور قوتِ فیصلہ کا ثبوت دیا بلکہ اس کے بعد بھی جب اس نے متعدد شہروں کو فتح کر لیا تو اپنے آقا موسیٰ کو ان فتوحات کی خبر دی۔

ایس۔پی سکاٹ کے قول کے مطابق چونکہ موسیٰ کی طبیعت میں حسد و رشک کا مادہ موجود تھا۔ اس نے لکھا کہ فوجیں روک دی جائیں لیکن طارق نے طلیطلہ پر حملہ کر دیا اور صرف اس صاحب ہمت انسان کے صحیح قدم اٹھانے پر جسے دنیا کی عقل "جنون" کہے گی۔ مسلمان ۹۲ھ سے لے کر ۸۹۸ھ تک اندلس میں حکومت کرتے رہے اور وہ بھی اس طرح کہ کسی یورپین سلطنت کو ان کے عظم و جلال کے سامنے سر اٹھانے کا حوصلہ نہ ہوا۔

(اخبار الاندلس جلد اول صفحہ ۲۲۱ ترجمہ مولوی خلیل الرحمن)

(۶)

۱۹۱۹ء میں جب قسطنطنیہ اتحادیوں کی اژدر دم توپوں کی زد میں تھا تو علاقہ صامون اور اناطولیہ کے بعض حصوں میں اتحادیوں کے خلاف شورش پیدا ہونے لگی۔ داماد فرید پاشا وزیر اعظم ڈرے کہ کہیں یہ شورش خطرناک صورت اختیار نہ کرلے۔ انھوں نے ایک ایسا آدمی اناطولیہ بھیجنا چاہا جو ہر طرح کی بے چینی کا قلع قمع کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ ان کی نظر انتخاب مصطفیٰ کمال پر پڑی اور وہ مشرقی صوبوں کے جنگی انسپکٹر مقرر ہوگئے۔

۱۶ مئی ۱۹۱۹ء کو انھیں جہاز "مابدرمہ" سے منزل مقصود کی طرف روانہ ہونا تھا۔ روانگی کے وقت وہ وزیروں اور سلطان وحیدالدین سے رخصت ہونے گئے۔

سلطانی سے نکل کر وہ "شیشلی" میں اپنے مکان پر پہنچے۔ جہاں ان کے ایک دوست نے مطلع کیا کہ اتحادی طاقتوں نے سازش کی ہے کہ ان کے جہاز کی روانگی میں تاخیر ہو جائے تاکہ اس عرصہ میں وہ اپنے جہاز سفر کے لئے تیار کریں اور عین سمندر میں ان کا جہاز غرق کر دیں۔

یہ سنتے ہی کمال نے ایک لمحہ تک سکوت کیا۔ یہ "لمحہ" ہمیشہ کے لئے ترکی کی تاریخ میں یادگار رہے گا کیونکہ اسی ایک لمحہ کے فیصلے پر اُن کی آزادی وحریت کی بنیاد قائم ہوئی —— برق آسا تیزی کے ساتھ تمام حالات پر نظر ڈال کر کمال فوراً موٹر پر سوار ہوا اور ساحل کو روانہ ہو گیا۔

ساحل پر پہنچتے ہی کپتان کو روانگی کا حکم دے دیا لیکن جہاز روانہ نہ ہوا۔ ان کے بار بار سوال کرنے پر کپتان نے کہا: "محکمہ جہازرانی کے ماہر اس وقت جہاز کے کل پرزے معائنہ کر رہے ہیں ان کا حکم ہے کہ جب تک وہ اجازت نہ دیں جہاز نہ چلے"۔

اب انھیں یقین ہوگیا کہ واقعی معاملہ دگرگوں ہے چنانچہ انھوں نے بڑی سختی سے کپتان کو حکم دیا: "ان ماہروں سے کہہ دو فوراً جہاز سے نکل جائیں۔ اگر وہ نہ مانیں تو ان کی پروا نہ کرو اور جہاز کا لنگر اٹھا دو!"

کپتان کو مجبوراً یہی کرنا پڑا۔ کچھ دور آگے چل کر انھوں نے کپتان کو حقیقتِ حال سے واقف کیا۔ وہ بہت گھبرایا اور کہنے لگا: "میرا جہاز بہت پرانا اور سست رفتار ہے۔ جنگی جہازوں سے بھاگ نہ سکے گا"۔

مصطفیٰ کمال نے نہایت حوصلہ مندانہ انداز میں کہا: "کوئی پروا نہیں۔ ساحل کے قریب قریب چلو۔ اگر جہاز غرق ہو گیا۔ تو بھی میں خشکی تک جان بچا سکوں گا۔ چنانچہ ان کے حسبِ ہدایت جہاز کنارے کنارے چلا یہاں تک کہ منزل مقصود تک

پہنچ گیا۔

(الہلال جلد ۱ نمبر ۸)

(۷)

خاندان بنی احمر کے آخری فرمانروا ابوعبداللہ۔ نسل عباسی کے آخری تاجدار المعتصم باللہ اور خاندان تیموری کے آخری نام لیوا بہادر شاہ نے اپنے کمزور دل و دماغ پست ارادوں اور وہمی دماغوں سے اپنے آباواجداد کی عظیم بالشان سلطنتوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کھو دیا ۔۔۔ آج اجڑی ہوئی دلی پھر ہمیں ہندوستان میں صاحب عزم بن جانے کی دعوت دیتی ہے! کوئی ہے جو ان کہانیوں سے سبق حاصل کرے اور مرد میدان بن کر طارق۔ کمال اور نپولین کی طرح ارادہ و ہمت پیدا کرے +

سچا واقعہ :-

شادی خانہ بربادی

(از جناب چودھری فضل دین۔ شاہدرہ۔ دہلی)

میاں کلن ایک معمولی زمیندار تھے۔ صرف کھیتی پر گذر اوقات تھی۔ رشید ان کا اکلوتا بیٹا تھا۔ ماں باپ رشید کو جان سے زیادہ عزیز رکھتے۔ اس کو ہر طرح خوش و خرم رکھنے کی کوشش و سعی کرتے۔ رشید بھی ان کے حکم سے کبھی باہر نہ ہوا۔

ایک روز کلن نے گھر میں برسبیل تذکرہ کہا کہ لڑکا ماشاءاللہ جوان ہو چلا ہے۔ اب اس کی شادی میں تاخیر ہرگز نہیں کرنی چاہئیے۔ اس وقت تو ہمارے پاس سو روپیہ کی رقم بھی ہے۔ خدا معلوم کل کو کیسا وقت دیکھنا پڑے۔ زندگانی کا کچھ بھروسہ نہیں۔ میرا خیال ہے کہ دو چار آدمی ہمراہ لے جا کر معمولی طریق سے عقد وغیرہ ہو جائے۔ لڑکی والوں کی صلاح بھی یہی ہے۔

رشید کی ماں نے کہا: "کیا خوب! یہ بھی ایک ہی کہی۔ لوگ کیا کہیں گے! اپنوں میں علیحدہ رسوائی ہوگی۔ اور برادری میں الگ ناک کٹے گی۔ میرا تو لے دے کے یہی ایک لڑکا ہے میں تو اسکی شادی دھوم دھام سے کر کے اپنے دل کی حسرت نکالوں گی۔"

میاں کلن تھے ذرا جہاندیدہ۔ کہنے لگے: "کرنے کو تو سب کچھ کیا جائے۔ مگر روپیہ کہاں سے آئیگا؟"

بیوی نے کہا: "اس وقت گاؤں میں آپ کی اچھی عزت ہو رہی ہے۔ آدھی رات جس قدر چاہو۔ ہاتھ ادھار لے سکتے ہو۔ خدا رشید کو عمر بخشے وہ ہوشیار ہے ہونہار ہے آہستہ آہستہ سب کچھ چکا دے گا۔"

کلن نے بیوی کو بہتیرا سمجھایا کہ جتنی چادر ہو اسی قدر پاؤں پھیلانے چاہئیں۔ اسلام نے اسراف بیجا کی کہیں اجازت نہیں دی۔ شادی کے ان بیہودہ مصارف سے

جن سے محض نمائش مقصود ہوتی ہے۔ ہر ذی ہوش انسان کو
بچنا چاہیئے۔ مگر ان نصائح کا بیوی پر کچھ اثر نہ ہوا۔ ہر روز دونوں
میں شادی کا جھگڑا رہنے لگا۔ جو کوئی سنتا یہی کہتا کہ کسقدر
کنجوس اور ذلیل آدمی ہے۔ اکلوتا بیٹا اور اس پر یہ حالت
ہر چہار جانب سے طعن وتشنیع کی بارش ہونے لگی۔

ایک دن میاں بیوی میں باہم کچھ مشورہ ہوا۔ شادی کی
تیاریاں اسی روز ہونے لگیں۔ تاریخ مقرر ہوگئی۔ ہر طرف خوشی
کے شادیانے بجنے لگے۔ براتیوں کے لئے موٹریں مہیا کی گئیں۔
انگریزی باجے، نفیری اور آتشبازی کا بندوبست کیا گیا۔
آگرہ کی ایک مشہور طوائف بلوائی گئی۔ اور بڑی شان وشوکت
کے ساتھ برات روانہ ہوئی۔ تین روز برات ٹھہر کر چوتھے
روز واپس ہوئی۔ برات لوٹی تو دولہا دلھن پر پیسوں کی بجائے
روپے نچھاور کیئے گئے۔ ہر طرف واہ وا کا شور تھا۔ چھوٹے
بڑے سب تعریف کے راگ الاپ رہے تھے۔ کلن میاں نے
وہ کچھ کر دکھایا جو گاؤں والوں نے آجتک خواب میں بھی نہیں
دیکھا تھا۔ حساب کرنے سے معلوم ہوا کہ کم وبیش کوئی دو ہزار
روپیہ خرچ ہوگئے ہیں۔

تمام گاؤں والے حیران تھے کہ کلن کے پاس آخر اتنی
بڑی رقم آئی تو کہاں سے۔ کل تو گھر میں چوہے قلابازیاں
کھا رہے تھے۔ اور آج یہ ٹھاٹھ باٹھ۔ جتنے منہ اتنی باتیں
بات آئی گئی ہوگئی۔ شادی کو دو سال کا عرصہ ہو چکا
ہے۔ کلن اب وہ کلن نہیں رہا۔ نہ تن کو کپڑا۔ نہ پیٹ بھر کر
کھانا نصیب۔ بیچارے کو فاقے پر فاقے گزرنے لگے۔ انہی
ایام میں بیوی کا انتقال ہوگیا۔ رشید کی بیوی بھی یہ حالت بد
دیکھکر اپنے میکے چلی گئی۔

ناگہاں ایک اور مصیبت نازل ہوئی کہ سیٹھ کشوری لال
نے عدالت میں مبلغ تین ہزار روپے کا دعوےٰ دائر کر دیا۔ غریب
کلن کے پاس دھرا ہی کیا تھا۔ بیوی بہو کے زیورات تو پہلے
ہی ساہوکار کی نذر ہو چکے تھے۔ اب صرف مکان اور زمین باقی
تھے۔ آخرکار ڈگری ہوئی اور سب کچھ قرق ہوگیا۔ دوست
آشنا۔ عزیز واقارب سب ایکدم آنکھیں بدل گئے۔

بڑھاپے کا سن اور مصائب بے پناہ کی بھرمار سے
سیاہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا انساں سے رہتا ہے

قرقی کے دوسرے روز علی الصبح گاؤں میں سنسنی پھیل گئی۔
جبکہ معلوم ہوا رشید نے خودکشی کر لی ہے۔ اور اب اس
عبرتناک واقعہ کو سنانے کے لئے صرف بڈھا کلن مصیبت کے
باقی ماندہ دن تڑپ تڑپ کر گزار رہا ہے۔ یہ واقعہ میں نے اپنے ایک
دوست کی زبانی سنا۔ جو ضلع متھرا میں سب اوورسیر نہر لگے
ہوئے ہیں اور لفظاً بلفظاً اسکی تصدیق کرتے ہیں۔

بیماریاں اور ان کے اسباب

(سلسلہ نمبر ۲)

(از جناب ڈاکٹر رام رکھا صاحب انچارج ٹیوبرکل ڈسپنسری جالندھر)

تپ دق

تپ دق

گذشتہ ماہ میں نے آپ کو یہ بتانے کی کوشش کی تھی کہ چھوت کی بیماریاں چھوٹے چھوٹے جراثیم سے پیدا ہوتی ہیں اور یہ جراثیم ہماری آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتے بلکہ ان کو دیکھنے کے لئے ایک مصنوعی آنکھ کی ضرورت ہے جس کو خردبین کہتے ہیں۔ ان جراثیم سے پیدا ہونے والی بیماریاں تو بہت ہیں۔ لیکن ہم سردست صرف تپ دق کا ہی ذکر کرینگے پیشتر اس کے کہ ہم اس بیماری کے اسباب اور اس کے روک تھام کے طریقے بتائیں یہ سبب واضح کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں باقی بیماریوں کو چھوڑ کر پہلے اس کو بیان کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔

تپ دق کو انگریزی میں سفید پلیگ (White Plague) کہتے ہیں۔ سفید اس لئے کہ یہ بیمار کا خون چوس لیتی ہے اور اس کا رنگ زرد یا سفید ہو جاتا ہے۔ پلیگ اس واسطے کہ پلیگ جیسی خطرناک ہے۔ میں اس کو "خاموش پلیگ" کہا کرتا ہوں اور اس کی خاموشی ہی اس بیماری کے نقصان دہ ہونے کا سبب ہے۔

جب پلیگ کسی شہر یا قصبہ میں پھیلتی ہے تو تمام لوگ ڈر کے مارے کانپ اٹھتے ہیں اور ہر ایک شخص اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے خطرہ سے آگاہ ہوتا ہے اس کے لئے مناسب روک تھام کے ذرائع استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ سرکاری آدمی اور محکمہ حفظان صحت کے افسر بیماری کی جگہ پر پہنچ جاتے ہیں اور گاؤں کے لوگ ان کی مدد کرتے ہیں اور بیماری چند دنوں یا چند مہینوں میں رک جاتی ہے۔

برخلاف اس کے جب تپ دق (خاموش پلیگ) کسی گھر میں گھس جاتا ہے اور گھر کا ممبر اس موذی مرض کا شکار بن جاتا ہے تو کئی عرصہ تک بعض اوقات چند مہینوں تک گھر والوں

کوئی بیمار کو خود پتہ نہیں چلتا کہ وہ پلیگ سے بھی زیادہ خطرناک مرض میں مبتلا ہے اور اس کا وہی انجام ہوگا جو ایک پلیگ کے بیمار کا ہوتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ پلیگ جو کام دنوں میں کرتی ہے۔ تپ دق اس کو اتنے مہینوں یا سالوں میں کرتا ہے۔ پلیگ آنے سے شور مچ جاتا ہے۔ تپ دق خاموشی سے اپنا کام کرتا ہے۔ اس لئے اس کو خاموش پلیگ کہتے ہیں۔ اس کی مدھم رفتار اور بیمار کے اوپر بیماری کا اثر آہستہ آہستہ ہونے کی وجہ سے روک تھام کے ذریعے بھی عمل میں نہیں لائے جاتے اور جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ یہ بیماری روز بروز ہندوستان میں بڑھتی جارہی ہے اور برخلاف اس کے دوسری متعدی بیماریاں مثلاً پلیگ ہیضہ چیچک وغیرہ پہلے کی نسبت بہت کم ہوگئیں۔ کیونکہ ان کے خطرے سے ہم آگاہ ہیں اور ان کی روک تھام کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

(۲) علاوہ خاموشی کے دوسری وجہ اس کے بیان کرنے کی یہ ہے کہ جتنا نقصان جان اکیلی تپ دق سے ہوتا ہے۔ اتنا باقی سب متعدی بیماریوں سے ملکر بھی نہیں ہوتا۔ ایک جرمن ڈاکٹر کا قول ہے کہ جتنے اشخاص ہلم کو بازار میں ملتے ہیں ان میں سے آدھے آدمیوں کو تپ دق کا مرض لاحق ہوتا ہے یا ہونے والا ہوتا ہے۔ تقریباً ۵۰ لاکھ انسان دنیا میں اس مرض سے مرتے ہیں اور ۵ اور ۷ لاکھ کے درمیان ہمارے ملک میں اس سے جانیں جاتی ہیں اور ۵۰ لاکھ سے زیادہ انسان ہر وقت ہندوستان میں اس میں مبتلا رہتے ہیں۔

(۳) تیسرا سبب اور بھی دردناک ہے۔ کئی ایک بیماریاں بچوں کو ہی گھیرتی ہیں اور چند دیگر بیماریاں ہیں جو بوڑھوں کو آن دباتی ہیں۔ تپ دق بچوں اور بوڑھوں کو بھی پکڑ لیتی ہے لیکن جوانی کی عمر اس کو زیادہ پیاری ہے۔

اگر بچہ مر جائے تو صدمہ والدین کے لئے شدید ضرور ہے۔ بچہ ابھی ذمہ داری کی دنیا میں داخل نہیں ہوا۔ اور نہ والدین کے اوپر ہی اس کی پرورش میں کوئی خاص بوجھ پڑتا ہے۔ صرف مادری یا پدری محبت کی وجہ سے بوجھ محسوس ہوتا ہے اور یہ صدمہ ناقابل برداشت نہیں۔

بوڑھے کی موت بھی اتنی صدمہ پہنچانے والی نہیں کیونکہ اس نے اپنی زندگی کا کام ختم کرلیا ہے۔ ایک کنبہ کے اوپر قہر توٹ آتا ہے جب نوجوان کی موت واقع ہوتی ہے۔ جب گھر کا [illegible] ہو جاتا ہے۔ بیوی اور بچوں کا سہارا ہمیشہ کے لئے ان سے دور ہو جاتا ہے بوڑھے ماں باپ کی خدمت کے لئے کوئی نہیں رہتا۔ اس [illegible] ذمہ دار کون ہے! تپ دق۔ نامراد تپ دق چن چن کر نوجوانوں [illegible] ہے [illegible] برس تک کمانے کی عمر ہے۔ اسی عمر کے سہارے دنیا قائم ہے یہی عمر تپ دق کو پیاری ہے۔ لڑکا نوجوان ہوا۔ شادی ہوئی والدین نے لڑکے اور لڑکی کی شادی پر ہزاروں روپے خرچ کئے ایک برس کے بعد بچہ پیدا ہوا۔ بچہ ایک یا دو ماہ ہوا۔ ماں کے سر میں درد شروع ہوگیا۔ طبیعت کمزور سی رہنے لگی۔ شام کو ہلکا سا بخار کبھی کبھی دکھائی دینے لگا۔ چند دنوں بعد کھانسی بھی نمودار ہوئی۔ آہستہ آہستہ چند ماہ میں بیماری بڑھتی گئی۔ کھانسی اور بخار کا زور ہوگیا۔ جسم سوکھ کر کانٹا ہوگیا اور چند

ماہ بعد ماں بچہ کو چھوڑ کر گھر سونا کر گئی۔ ماں کی بیماری کے دوران میں بچہ کو بھی بخار آنے لگا تھا۔ اور وہ کمزور ہوگیا تھا۔ دو ماہ بعد وہ بھی سوکھ کر ماں کے پیچھے چل دیا۔ قصہ یہیں ختم نہیں ہوا ڈاکٹر نے خاوند کو پوچھا کہ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔ بولا نہیں جناب۔ کبھی کبھی سر میں درد رہتا ہے اور شام کو حرارت بھی ہوجاتی ہے۔ معائنہ کیا تو اس کے بھی پھیپھڑے میں ورم نکلا قصہ کوتاہ سارے کا سارا کنبہ بیماری کا شکار ہوگیا۔ یہ کہانی نہیں۔ روزمرہ ہمارے پاس ایسے بیمار آتے ہیں اور ایسی ہی کہانیاں سناتے ہیں۔

کوئٹہ کا بھونچال اور تپ دق :-

کوئٹہ میں بھونچال آیا۔ کہتے ہیں تیس ہزار نوجوان، بچے اور بوڑھے نیچے دب کر مر گئے۔ کروڑوں روپیہ کا نقصان ہوا۔ سارے ملک میں نہیں سارے جہان میں واویلا مچ گیا ہر ایک انسان کا دل پگھل گیا۔ مدد کے لئے تیار ہوگئے۔ ہر ایک نے حسب حیثیت جسم سے، دولت سے مدد دی۔ سوسائٹیاں بن گئیں۔ یتیم بچوں کو وظائف دیئے گئے۔ بیواؤں کے لئے کچھ نہ کچھ انتظام کیا گیا۔ سرکار نے چندہ دیا۔ ولایت والوں نے مدد بھیجی۔ کوئٹہ کا بھونچال کئی صدیوں کے بعد آیا اور شاید پھر ایسا دیکھنے میں نہ آئے۔ لیکن یہ تپ دق کا بھونچال ہر سال ہندوستان سے ۵ لاکھ جانیں تباہ کرتا ہے۔ ایک بچہ کو پال کر نوجوان کرنے میں کتنا خرچ ہوتا ہے۔ پھر اس کی بیماری کے روپے۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مالی نقصان کتنا ہوتا ہے۔ کسی شہر یا قصبہ کا کوئی گلی کوچہ ایسا نہیں جہاں چند بیمار تپ دق کے نرغے پڑے ہوئے ہوں۔ جتنا بڑا شہر۔ اتنی بری حالت۔ صرف کلکتہ میں ہر وقت   بیمار موجود رہتے ہیں اور ہر سال   موتیں ہوتی ہیں۔

میرا اندازہ ہے شہر جالندھر میں تقریباً ۷۰۰ کے قریب تپ دق کے مریض موجود رہتے ہیں اور تقریباً ۲۰۰ ہر سال مرتے ہیں۔ باوجود ایسی حالت ہونے کے میونسپلٹیاں۔ ڈسٹرکٹ بورڈز و دیگر سوسائٹیاں کیوں سوئی ہوئی ہیں۔ کیوں اس کے روکنے کا انتظام نہیں کرتیں۔ کیا اس واسطے کہ یہ خاموش بیماری ہے؟

آج ہم نے آپ کی خدمت میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس بیماری کو روکنے کی سخت ضرورت ہے اور ہر شخص کا، عورت کا، خاوند کا۔ جوانوں کا اور بوڑھوں کا فرض ہے کہ وہ اس بیماری کو روکنے کی انتہائی کوشش کرے۔ میونسپلٹی۔ ڈسٹرکٹ بورڈ اور دوسری سوسائٹیوں کو چاہیئے کہ اس بیماری کی طرف خاص توجہ دیں۔ بیماری کی خاموشی خطرناک ہے۔ آپ کی خاموشی زیادہ خطرناک ثابت ہوگی۔

مفصلہ ذیل نقشہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دن بدن یہ بیماری ہندوستان میں ترقی پر ہے :

تپ دق سے اموات

	بنگال	بمبئی
سنہ ۱۹۲۷	۷۶۸۹	۲۰۹۰۵
سنہ ۱۹۲۸	۹۱۶۶	۲۱۵۸۸
سنہ ۱۹۲۹	۱۰۹۶۹	۲۲۳۹۳
سنہ ۱۹۳۰	۱۱۵۷۶	۲۲۳۹۳
سنہ ۱۹۳۱	۱۲۲۳۸	۲۲۶۷۲

انگلینڈ کے مندرجہ ذیل اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں تپ دق دن بدن کم ہو رہا ہے:

شرح اموات ۱۰۰،۰۰۰ کی آبادی میں

سنہ ۱۸۵۱ء	۲۵۷
سنہ ۱۸۶۱ء	۳۳۹
سنہ ۱۸۷۱ء	۲۰۶
سنہ ۱۸۸۱ء	۲۵۵
سنہ ۱۸۹۱ء	۲۳۳
سنہ ۱۹۰۱ء	۱۸۱
سنہ ۱۹۱۱ء	۱۴۶
سنہ ۱۹۲۱ء	۱۱۲
سنہ ۱۹۳۱ء	۹۳

آج سے پچاس برس پہلے انگلینڈ و یورپ کے دوسرے ممالک میں تپ دق ہندوستان سے بھی زیادہ پھیلا ہوا تھا۔ لیکن وہاں پر انتہائی کوششوں کے بعد اور صفائی کے اصولوں پر لگاتار برسوں عمل کر کے اب پہلے کی نسبت چوتھائی بیماری وہاں رہ گئی ہے۔ اس طرح ہم بھی اگر کوشش کریں تو اس بیماری پر غالب آسکتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی ہم نے کوشش کر کے دوسری متعدی بیماریوں کو بہت کم کر دیا ہے مثلاً پلیگ اور چیچک کو۔ امید ہے آپ سب بہنوں اور بھائیوں کی متحد کوشش سے یہ بھی کسی دن معدوم ہو جائیگی۔ آؤ ہم سب مل کر کوشش کریں۔ اس بیماری کے بارے میں ہر طرح کی اطلاع حاصل کریں اور دوسروں تک پہنچائیں۔ کیونکہ مضمون لمبا ہو گیا ہے۔ اگلے ماہ تپ دق کے اسباب کا ذکر مفصل کیا جائے گا۔ (باقی)

ادارہ مسلمہ کی ناظرات اور ناظرین کو اس مرض کی خطرناکیوں اور انکی روک تھام کے متعلق ہدایات حاصل کرنی ہوں یا کسی تپ دق کے بیمار کا علاج مقصود ہو یا تپ دق کے ہسپتالوں اور اس مرض کیلئے صحت بخش مقاموں کے متعلق اطلاعات حاصل کرنی ہوں تو مندرجہ ذیل نشان پر خط و کتابت کیجئے

بخدمت انچارج ٹیوبرکلوسس ڈسپنسری جالندھر

ہماری فیشن پرستیاں

(از محترمہ حمیدہ اختر صاحبہ بنت خان بہادر آغا محمد علی صوفی جالندھری)

افسوس ہے دور حاضر میں جس قدر لوگ تعلیمیافتہ اور روشن خیال ہو رہے ہیں۔ اسی قدر فیشن کے پرستار بن رہے ہیں۔ دن رات اسی جنون میں مست ہیں۔ جو لوگ چھوٹے سے بڑے درجے تک ترقی کرتے ہیں۔ انکی حالت قابل دید ہوتی ہے۔ خدا نے اگر ترقی دی رتبہ دیا۔ دولت دی تو اسکا یہ مقصد نہیں کہ ہم گلچھرے اڑانے شروع کر دیں۔ ہر بات یا کام حد اعتدال سے بڑھا ہوا برا ہوتا ہے۔ ہمیں خدا کی اُن دی ہوئی بیش قیمت نعمتوں کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ ہم کو اس نے بہترین عزت دی ہے۔ اسی کی دی ہوئی

دولت کو صراطِ مستقیم میں صرف کریں۔ موجودہ زمانے میں تو یہ حالت ہے کہ جو گھر ذرا امیر ہو گیا۔ نہ معلوم وہ اپنے آپ کو کیا سمجھنے لگتا ہے۔ بس پھر کیا ہے۔ شاہی ٹھاٹھ شروع ہو جاتے ہیں۔ نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ قرضدار ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ دیوالہ نکل جاتا ہے۔ وہ عزت جو سالوں میں بنتی ہے۔ شاہانہ ٹھاٹھ کی بدولت دنوں میں برباد ہو جاتی ہے۔ جن لوگوں کی ظاہری شان و شوکت بڑی ہو۔ وہ بیچ سے عموماً کھوکھلے ہوتے ہیں۔ انسان کو اپنی حیثیت سے کبھی اس قدر نہ بڑھنا چاہیئے۔ میں نے اکثر گھروں میں دیکھا ہے کہ خواتین تمام کام نوکروں پر چھوڑ کر خود تمام دن چارپائی کا بوجھ بنی رہتی ہیں۔ نگرانی تک نہیں کر سکتیں۔ خدا نے تمہیں آرام دیا۔ دولت دی تو اس کا یہ مقصد نہیں کہ تم اپاہج۔ لنگڑی بن کر تمام دن بستر پر سوار ہو اور امورِ خانہ داری سے بے بہرہ ہو۔

اسقدر آرام طلبی کی وجہ سے آجکل خواتین آئے روز بیماریوں کا شکار رہتی ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو خانہ داری کے کاموں میں ہی کافی ورزش ہے۔

افسوس ہے نوکروں پر ذمہ داری کا چھوڑنا کسقدر بے اعتدالی ہے اول تو نوکروں پر کبھی بھروسہ ہی نہیں ہو سکتا۔ اکثر چور ہوتے ہیں مجھے یہ کافی تجربہ ہو چکا ہے۔ خاصکر جس وقت نوکر یا ماما باورچی خانے کا کام کرتے ہوں۔ اسکا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ میں نے بارہا دیکھا ہے کہ وہ بغیر دھلی ہوئی پلیٹیں اسی طرح سے اٹھا کر بیگمات کے سامنے پیش کر دیا کرتے ہیں۔ جہاز میں بھی دیکھا گیا ہے کہ جب نوکر کو کسی وجہ سے جلدی ہو۔ اور پانی میسر نہ آئے تو فوراً تھوک سے پلیٹ صاف کر کے پیش کر دینگے۔ کیسی غلیظ حرکت ہے۔ کیا فیشن پرست فرقہ اس بات کا کبھی خیال نہیں کرتا۔ یہ کس قدر غلاظت ہے۔ کیا اس بات سے ان کو کراہت نہیں آتی یا یہ بھی کوئی خاص فیشن ہے۔ نوکر رکھو۔ لیکن ان سے کام نظر کے سامنے لو۔ کھانا پکاتے وقت بھی نہ معلوم کیا کرتے ہیں۔ یہی نہیں کہ بلورین جگ اور چینی کی پلیٹیں چمکتی ہوئی میز پر دیکھکر تصور کر لیا کہ صاف ہیں خواہ وہ تھوک سے ہی چمکائی گئی ہوں۔ نگرانی کرو۔ کام لو۔ کچھ خود کرو۔ کچھ نوکروں سے کرواؤ اگر ہمیں خود ہی کچھ نہ آئیگا تو ہم نوکروں سے کیا کام لے سکتے ہیں انسان خود تجربہ کار ہو تو دوسروں کو بھی سکھا سکتا ہے۔ بعض بہنوں کا تو یہ حال ہے کہ خود اٹھکر پانی لے کر پینا بھی کسرِ شان سمجھتی ہیں۔ خدا کی پناہ ہے ایسی آرام طلبی سے۔ بعض کو تو میں نے فخر سے کہتے سنا ہے کہ میں نے تو کبھی اپنے ہاتھ سے کام نہیں کیا۔ کیسے افسوس کی بات ہے۔ ذرا اپنی ان غریب بہنوں کیطرف دیکھو۔ جو صبح سے لے کر شام تک تپتی دوپہر میں بھی کام میں مصروف رہتی ہیں۔ کیا وہ ہمارے جیسی جانیں نہیں رکھتیں۔ وہ روپیہ جو اس طرح سے تباہ و برباد کیا جاتا ہے اس سے اپنے کام کو حسن و خوبی سے انجام دو۔ وہ نوکر جو تمہارے نیچے کام کرتے ہیں۔ وہ بھی تمہارے جیسے انسان ہیں۔ اٹھو اپنی غفلت اور نزاکت کو چھوڑ دو۔ بہت سا وقت استراحت کرنے کے لئے پڑا ہے۔ وقت قیمتی ہے جو گزرتا جا رہا ہے۔ اس کی قدر کرو۔ پھر واپس نہ آئیگا۔ خانہ داری کی نگاہداشت کے بعد جو فرصت کا وقت ہو۔ اسے علمی مشاغل میں صرف کرو۔ اگر خدا نے لیاقت بخشی ہے تو اپنا بیش قیمت کتابوں کی تصانیف میں صرف کرو۔ ملک قوم اور مذہب کی خدمت کرو۔ یہ نہیں کہ تمام وقت مریض بن کر

پڑی رہو۔ عملی ترقی کا فائدہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم نیک و بد کی تمیز کریں۔ ہمارا تعلیمی مقصد یہ ہے کہ ہم ہر بات کے پہلو پر غور کریں۔ بجائے اسکے کہ ہم تعلیمی ترقی اور روشن خیالی سے ان باتوں پر کاربند ہوں۔ الٹے طریقوں پر چل رہے ہیں۔ اسی وجہ سے تعلیم بدنام ہو رہی ہے۔ مجھے دلی افسوس ہوتا ہے۔ جب میں یہ سنتی ہوں کہ تعلیمیافتہ لڑکیاں پھوہڑ خیال کی جاتی ہیں۔ تعلیم کو ناحق میں بدنام کیا جاتا ہے۔ ان تمام تر باتوں کا دار و مدار تربیت پر ہے۔ جو بزرگوں کا اولین فرض ہے۔

آجکل چند ایک خواتین دستکاری سے بھی نادان نظر آتی ہیں جو گھر کی خاص زینت ہے۔

آج سے کوئی سات سال پہلے میری بھی یہی حالت تھی۔ بچپن: والدین کے پاس عراق میں نہایت ناز سے پرورش پائی۔ جب ہندوستان میں اپنے محترم بزرگ دادا کے پاس آئی تو انھوں نے میری بہت سی باتوں کی اصلاح کی۔ جب میں گھر میں کسی عزیز کو ذراسا کام بھی ہاتھ سے کرتے دیکھتی تو فوراً اسے نوکر کے لقب سے ملقب کرتی۔ دراصل ان دنوں میں اپنے عزیزوں سے بے بہرہ تھی اور پہلی دفعہ ہی دیکھا تھا۔ یہاں کی زبان سے بھی واقف نہ تھی۔ میری اس عادت سے سب بہت گھبرائے اور اکثر مجھے مغرور کے لفظ سے یاد کیا جاتا تھا۔

خدا بخشے قبلہ مرحوم داداجان آہستہ آہستہ میری بہت سی باتوں کی اصلاح کرنے لگے۔ گو پہلے پہلے میں نے اس بات کو بہت برا محسوس کیا کہ کیوں روک ٹوک ہوتی ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ خود بخود دلچسپی لینے لگی۔ غرضکہ تمام کام میں نے سیکھ لئے۔ خدا کا شکر ہے آج انھی کی بدولت میں نے تمام باتیں سیکھ لیں۔ اسکے علاوہ لمحات فرصت میں نہایت زریں نصیحتیں کیا کرتے۔ جن کو نہایت شوق سے سنتی۔ ان کی تمام بیش قیمت باتیں اور نصیحتیں آج میرے لئے راہبر ثابت ہوئیں۔ آہ کہاں ہیں آج وہ بزرگ ہستیاں جن کی باتیں موتیوں سے بھی زیادہ قیمت رکھتی ہیں۔ انھیں کے طفیل آج میں ہاتھ سے کام کرنا باعث فخر سمجھتی ہوں۔

انگریز عورتیں جسقدر کام اپنے ہاتھ سے انجام دیتی ہیں شاید ہی کوئی ہندوستانی خواتین کرتی ہونگی۔ ہماری ملکہ الزبتھ امور خانہ داری سے حد درجہ محبت رکھتی ہیں اور روزانہ دلچسپی سے حصہ لیتی ہیں۔ ادھر ہم مشرقی خواتین ہیں کہ کام کرنا ذلت سمجھتی ہیں۔ خدا ہماری مشرقی بہنوں کو بھی راہ راست پر چلنے کی توفیق دے۔ خانہ جنگیاں اکثر انہی باتوں پر ہی ہوا کرتی ہیں۔ آج کل یہی رونا ہے

موجودہ زمانے کے مردوں کا بھی یہی حال ہے۔ تھیٹر سنیما میں بھی روپیہ پانی کی طرح بہایا جارہا ہے جو سراسر بربادی کا باعث ہے۔ سنیما دیکھینگے خواہ قرضدار ہوجائیں۔ مکان تک بک جائے۔ دولت خدا نے دی ہے تو اس کا استعمال کا بھی موقع محل پر ہونا چاہیئے یہ نہیں کہ فضولیات میں برباد کردی جائے۔ اس دولت کو جمع کریں جس سے زمین یا کوئی مکان خریدیں۔ جو آئندہ زندگی کے لئے مفید ثابت ہو۔

آج اگر آپ کسی اعلے درجے پر ممتاز ہیں تو اگر خدانخواستہ کل اس عہدے سے برطرف کردے جائیں تو پھر کیا کریں۔ اگر آپ مکان یا زمین کے مالک ہونگے تو اس کی آمدنی سے گذر اوقات کرسکتے ہیں۔

فیشن کی تقلید کے شوق میں میز پر کھانے تو لگے لیکن کھانے کے اوقات کی کوئی پابندی نہیں۔ صبح کا ناشتہ دس بجے، دوپہر

کا کھانا دو بجے' چار شام کے چھ بجے' رات کا کھانا بارہ بجے۔ نہ صبح کا نہ دوپہر کا نہ شام کا نہ رات کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ یہ حالت ہے یہاں کی جو کہ ہمارے گھروں میں بھی رائج ہے۔

یورپین لوگ ایک منٹ آگے پیچھے نہیں ہونے دیتے۔ ان کو میز پر کھانا زیب دیتا ہے کیونکہ ان کے سب طریقے مناسب ہیں۔

وقت بے وقت کی خوراک سے مرد بھی دائم المرض بنے رہتے ہیں۔

انسان فیشن تب کرے۔ اگر وہ کام پوری طاقت سے انہی لوگوں کی طرح سرانجام دے۔ طریقے تو ہم نے سب ویسے کر لئے ہیں۔ لیکن سب سلسلے بے ڈھنگے جن کو دیکھ کر افسوس ہوتا ہے۔

ترقی بھی اسی قوم کی ہے جو اپنے اصول کے پابند ہیں وہ اصول جو مسلمانوں کے تھے۔ ان پر چل کر غیر قوموں نے ترقی کی مگر مسلمانوں کی غفلت نے بام ترقی سے نیچے گرا دیا ہے۔ ہمیں رسول خدا سرور کائنات کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے جنھوں نے اسلام کی خاطر بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ سختیاں جھیلیں۔ اپنے ہاتھوں سے بڑے بڑے کام کئے۔ ہم ان کی امت سے ہیں وہ محبوب خدا شہنشاہ دو جہاں تھے۔ مگر اپنے ہاتھ سے کام کرنا باعث فخر سمجھتے تھے۔ ہم تو ان کے پاؤں کی خاک جیسے بھی نہیں۔ پھر یہ فخر کس بات پر۔ رسول خدا کی بیویوں اور بیٹیوں نے اپنے ہاتھ سے کام سرانجام دئے۔ جو ہم سب سے بالاتر اور افضل تھیں۔ ہم ان کی جوتی جیسے بھی نہیں وہ خدا شاہ سے گدا اور گدا سے شہنشاہ کرنے والا ہے۔ اس کے بھیدوں کو کوئی نہ سمجھا اور نہ سمجھ سکے گا۔

اب فیشن کا درجہ اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ کوئی تو نماز سے حجاب کرتا ہے۔ کوئی مسجد میں جانے کو باعث عار سمجھتا ہے کوئی قرآن پڑھنے سے شرماتا ہے۔ بلکہ اس کا نہ پڑھنا ہی باعث فخر خیال کیا جاتا ہے۔ میں نے اکثر لوگوں کو اسلامی باتوں پر مضحکہ اڑاتے دیکھا ہے ایسے لوگوں کو خیال کرنا چاہیئے کہ ہمیں یہ باتیں دوزخ کی طرف کھینچ رہی ہیں۔ اٹھو اپنی آنکھیں کھولو۔ احکام شریعت کو نہ بھولو۔ اسلام کے اصولوں کو نہ توڑو۔ ہمیں شرم کرنی چاہیئے کہ آرام طلبی اور فیشن پرستی سے کس قدر برباد ہو رہے ہیں۔ جن باتوں کو ہم امیرانہ ٹھاٹھ تصور کرتے ہیں وہ دنیا میں ہماری تباہی کا سامان ہیں اور آخرت میں ہمیں جہنم کا سیدھا راستہ بتائینگی۔ نار جہنم میں لے جانے والی۔ کیا ہم اس وقت اپنی غفلتوں سے بیدار ہونگے۔ جب ہمیں کل کو خدا کے روبرو اپنے اعمال امتحان دینا پڑیگا۔ دنیا کی تمام مسرتیں تمام چیزیں عارضی ہیں جو چند روز تک فنا ہونے والی ہے۔

دنیا میں ہزاروں لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو فیشن اور مذہب پر جان سے فدا ہیں۔ وہ اپنے پیارے اسلام کو کبھی نہیں بھلا سکتے۔

سگھڑ سہیلی

(جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے، ایل ایل بی)

بچوں کی جھینپ: بعض بچے شروع ہی سے شرمیلے ہوتے ہیں اور کسی اجنبی کو اپنی طرف آتے دیکھا چھپنے کے لیے کو دوڑے یا سامنے آ ہی گیا تو بت بن کے انگلیاں آنکھوں پر ایک ایک کر کے رکھنے لگے۔ ماں باپ اسے معمولی بات سمجھ کے اس کی طرف دھیان نہیں کرتے کہ جوں جوں عمر بڑھے گی یہ شرم آپ ہی جاتی رہے گی۔ لیکن یہ بے پروائی عموماً خراب ثابت ہوتی ہے۔ بچوں میں شرم کا مادہ اسقدر بیٹھ جاتا ہے کہ آگے جا کے ترقیوں میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ وہ لوگوں میں تقریر نہیں کر سکتے۔ کسی بڑے آدمی سے مل کے اپنا حال نہیں کہہ سکتے کیونکہ سٹی گم ہو جاتی ہے۔ آپس میں محبت کی پینگیں بڑھا نہیں سکتے کیونکہ باتیں بنانی نہیں آتیں۔ اور یہ دنیا باتوں ہی کی جگہ ہے۔ والدین کو چاہیے کہ شروع ہی سے اس کی طرف توجہ کریں۔ بچوں کو طعنہ نہ دیں۔ ایسی روک ٹوک نہ کریں کہ جس سے ان کے دل میں یہ خیال بیٹھ جائے کہ یہ میرا نقص ہے۔ اللہ نے مجھے یونہی اتارا ہے۔ میری یہ کمی جا نہیں سکتی۔

چھوٹے سے کام سے یہ علاج شروع کیا جائے۔ ایک ماں نے اپنا تجربہ بیان کیا کہ میری بچی ڈاکیہ دودھ والے اور سودا لانے والے بچہ تک سے شرماتی تھی اور انہیں دیکھتے ہی میری کمر یا ٹانگوں کے پیچھے چھپنے کی کوشش کیا کرتی۔ میں نے چپ چاپ اس کی تدبیر کی۔ اپنے خطوں پر اسی سے ٹکٹ لگوانے شروع کیے۔ اسے جب دلچسپی ہو گئی میرے کہنے سے وہ خطوط ڈاکیہ کو دے دیتی۔ ڈاکیہ نے احتیاط کی کہ وہ اس سے بے تکلف نہ ہوتا۔ ایک دو لفظ کہہ کے خط لے لیتا یا دے دیتا۔ اسی طرح دودھ کا برتن میں اس سے اٹھوا کے منگاتی دودھ اس میں ڈلواتی۔ اس سے دودھ والے سے دلچسپی ہوتی تو وہ اس سے دودھ لینے لگی۔ سودا لانے والے لڑکے کی ٹوکری میں خالی کر کے اسے دے دیتی۔ وہ اسے دے آتی۔ مہمان آتے تو میں اس سے دروازہ کھلواتی۔ مہمان اس سے فوراً بے تکلف نہ ہوتے۔ بڑوں میں یہ نقص ہوتا ہے کہ بچہ سے فوراً گھل مل کے باتیں کرنے لگتے ہیں اس سے بچہ بوکھلا جاتا ہے۔ اب وہ بچی اس جھوٹی شرم سے بچ گئی ہے اور وہ بچوں میں بیٹھ کے باتیں کرنے میں بوکھلاتی نہیں اور اپنے آپ کو اوانے نہیں سمجھتی۔

سونے کی ترکیب: لورپول انگلستان میں ایک شخص کو نیند نہ آنے کی شکایت تھی۔ ایک روز وہ عادت کے مطابق اپنے پلنگ پر لیٹ گیا۔ نیند کوسوں دور تھی۔ اس کی نظر کمرہ کے بالکل اندھیرے حصہ کی طرف جا پہنچی اور بجلی کی روشنی کرنے کے بٹن پر جم گئی۔ کچھ منٹ اس پر ٹکٹکی لگی رہی۔ اسے معلوم ہونے لگا کہ آنکھیں اس طرح تھکنے لگیں اور اسے انہیں مجبوراً بند کرنا پڑا۔ پھر جو نظر ڈالی تو صبح کے سات بجے تھے۔

روز ہر رات کو اس نے اس پر عمل شروع کیا اور اسی طرح نیند آجاتی اور خوب مزے کی نیند آتی۔ یہ علاج بہت آسان ہے۔ اپنی آنکھوں کی سیدھ میں دیوار پر نظر جما لیجیے۔ نیند بلا ئے آ جائے گی۔

ہی نہ کیجئے۔ جتنا اس کی التجا کرو گے وہ نخرہ کرکے جاگے گی۔ اس کا ذرا بھی دھیان نہ کرو بس اس چیز پر نظر جما دو اور آنکھیں بند کرنے کی خواہش سے مقابلہ شروع کردو۔ اس جنگ میں تمہاری ہار اصلی جیت ہے۔ نیند کی عادت پیدا ہو جائے گی۔ جو ہزاروں دواؤں اور دودھ کے پیالوں سے پیدا نہ ہوتی۔

بچوں سے چونچلا: بچے زیادہ لاڈ پیار سے خراب ہوجاتے ہیں۔ زمین پر گرا ماں نے یا بہن نے ہائے میں مرگئی کہہ کے اسے اٹھالیا اور خود بھی لسبور لسبور کے اسے چومنا شروع کردیا اس سے بچہ بے ہمت اور جلد دل چھوڑ بیٹھنے والا بن جاتا ہے۔ مشکل کاموں سے بچوں کو بچایا جاتا ہے۔ انہیں تاکید ہوتی ہے کہ ایسا کام کوئی دیدے تو گھر تبادیں وہاں سے اسے ہٹا دیا جاتا ہے۔ اس کا ذرا سا دکھ بھی ماں باپ کو برداشت نہیں ہوتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بڑا ہو کے دنیا کے دھندوں میں اسی چونچلے اور دیکھ بھال کی امید رکھتا ہے لیکن زمانہ تو سخت ہے اسے اس کی کہاں فرصت اور ضرورت۔ لڑکا دنیا کی دوڑ دھوپ میں ناکام رہتا ہے گھر آکے وہ بستر پر لیٹ جاتا ہے یا آرام کرسی میں ٹانگیں پھیلا کے بیٹھ جاتا ہے۔ ماں باپ کی جگہ یہ چیزیں لے لیتی ہیں۔

بچوں کو مشکلات سے واقف کرنا چاہئے۔ چوٹ لگ جانے ہائے دہائی کے بغیر اسے باندھ دو۔ بڑا ہو جانے سے اسے خود باندھنے کی ہمت دلاؤ اور دوا لانے یا شفاخانے جاکے اسے دکھا آنے کی ہدایت کرو۔ اس طرح وہ چوٹوں اور مشکلوں کو غیر معمولی باتیں نہ سمجھا کرے گا۔ زیادہ لاڈ پیار سے بچے گھر کے بیمار ہو جاتے ہیں۔ باہر جانے سے گھبراتے ہیں۔ ایسی لڑکیوں کی شادی کی جائے تو سسرال جانے سے گھبراتی ہیں اور وہاں پھر اس دل کے نہ لگنے سے طرح طرح کی باتیں نکلتی ہیں۔ لڑکا مدرسہ یا کالج نہیں جاتا۔ یا بیدلی سے جاتا ہے تو وہاں پورا فائدہ نہیں اٹھاتا۔ مارے باندھے کی کارروائی رہتی ہے۔ شادی ہونے پر میاں ہو تو بیوی سے طرح طرح کی توجہ دلداری تسلی اور ہمدردی کی امید رکھتا ہے اور یہ باتیں حاصل نہ ہوں تو وہ اس سے ناخوش ہوجاتا ہے اور آئندہ کے لئے اس کی اور اپنی دونو کی زندگی دوبھر کردیتا ہے۔ بیوی ہو تو میاں سے تعریفوں اور پیار و محبت کی جو وہ باپ سے سنتی تھی توقع کرتی ہے۔ یہ حاصل نہیں ہوتے تو وہ شوہر کو حیوان مطلق ان گھڑ اور ہیولا سمجھنے لگتی ہے۔

یہ لاڈ پیار ایسے ہی خراب نتیجے پیدا کرتا ہے۔ بچے کو نکما کر دیتا ہے۔ بڑے ہو کے وہ بے ہمت رہتے ہیں۔ شادی ہونے پر خود غرضی کی وجہ سے خانگی زندگی اجیرن کرلیتے ہیں۔ اس لئے بچوں کو بے جا ناز و نعمت سے نہ پالو۔ انہیں خود بڑھنے پلنے دو۔ انہیں دنیا میں خود راستہ بنانے دو۔ ان کی نگرانی ضرور رکھو تاکہ وہ بے راہ نہ ہوجائیں۔ اور ان کی غلطیاں درست کرتے رہیں۔

ورزش کی ضرورت: لڑکیوں اور عورتوں کو ہاتھ پاؤں ہلانے کی ورزش سے نہ گھبرانا چاہیئے۔ بعض کا عذر یہ ہوتا ہے کہ ڈنڈ بیل ورزش سے بانہوں اور پنڈلیوں میں گلٹیاں نمودار ہوجاتی ہیں جس سے بدن خوبصورت نہیں رہتا۔ حالانکہ ورزش ایسی چیز ہے کہ اس سے بدن بہت پیارا نکل آتا ہے۔ ورزش نہ کرنے سے بدن میں چربی بڑھ جاتی ہے اور جگہ بے جگہ گوشت اکٹھا ہوجاتا ہے

سے نشو ونما جاتی رہتی ہے۔ اگر ورزش کی جاتی رہے تو یہ چربی چھٹ جائے اور بدن میں موزونیت آجائے۔ عورتوں کے لئے ڈنڈوں کی ضرورت ہے۔ آسان ورزشیں ہاتھ پاؤں ہلانے کی سیکھ کے صبح شام خالی معدہ کرلینی چاہیئے۔ اس سے بدن بھی قاعدہ سے رہے گا اور کھانا پینا بھی خوب ہضم ہوتا رہے گا۔ بلا ورزش غذا چربی والے حصوں کی طرف چلی جاتی ہے۔ اور پٹھوں کی طرف جہاں اس کی ضرورت ہوتی ہے رخ نہیں کرتی۔ چربی طاقت کا نام نہیں یہ تو بالکل فضول چیز ہے۔ نہ بدن میں فضول چربی ہوگی۔ نہ آپ کو فاقوں اور پرہیزی کھانوں کی ضرورت ہوگی۔ بدن ایسا ہونا چاہیے کہ جو نہ موٹا ہو اور نہ کانٹا۔ کھانا جزو بدن بنے گا تو جسم موزوں بن جائے گا اور یہ محض ورزش سے نصیب ہو سکتا ہے۔

شکر پارے

(جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی)

دم دار تارا: لندن کی ایک علم نجوم کی مجلس کے صدر کے بیان کے مطابق ایک دمدار تارہ زمین کے قریب نظر آرہا ہے اور یہ پہلا موقع ہے اور اس کے بعد پھر کبھی زمین کے قریب نہ آئے گا۔ کیونکہ یہ تارہ ہر تین لاکھ سال کے بعد زمین کے قریب آتا ہے۔ آئندہ اس لئے اس کے نمودار ہونے کا امکان نہیں کیونکہ اس وقت تک دنیا فنا ہو چکے گی۔ یہ تارہ صرف دوربین سے دیکھا جا سکے گا۔ وہ اس وقت زمین سے ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ میل دور ہے۔ ۲۰ جون کو وہ زمین سے قریب تر ہوگا۔ اس وقت اس کا فاصلہ ۱ کروڑ ۹۰ لاکھ میل ہوگا۔ اس کا انتہائی فاصلہ ۱ کھرب میل کے قریب ہے۔

جاپانی عورتوں کی ترقی:-

پہلے جاپانی عورتیں بال سنوارنے کا خاص خیال رکھتی تھیں اور عمر کے ہر درجہ کے مطابق بالوں کا بناؤ سنگھار مقرر تھا۔ اب وہ چہرہ کی طرف خاص دھیان دیتی ہیں اور بالوں کا ہندوستانی عورتوں کے لئے سر کے پیچھے چوٹا باندھ دیتی ہیں۔ اپنے دیسی لباس کیمونو میں زیادہ اچھی نظر آتی ہیں مگر ٹریموں اور کارخانوں میں یہ لباس تکلیف دیتا ہے اس لئے وہاں مغربی جیبت لباس پہن لیتی ہیں۔ مدرسہ کی تعلیم کے بعد شادی کے زمانہ تک وہ کچھ نہ کچھ کام کرتی ہیں۔ مثلاً ٹیلیفون۔ موٹر۔ ٹریم۔ گوداموں وغیرہ میں کام کرنے جاتی ہیں۔ یا کارخانوں میں جا کے کام کرتی ہیں۔ اس طرح وہ کاموں سے واقفیت حاصل کرنے کے علاوہ اپنے گذارہ کے لئے کچھ کما بھی لیتی ہیں۔ پچھلے سال ایک مدرسہ کی تین سو سے زیادہ لڑکیوں نے گرمیوں کی چھٹیوں میں ماماؤں کے طور پر کام کرنے کی درخواستیں دیں۔ اس میں انہوں نے ذرا بھی شرم نہ محسوس کی۔ اس سے ان کا خانہ داری کے امور سے واقف ہو جانے کا

منشا تھا۔

اب وہاں جہیز کا سلسلہ مٹتا جا رہا ہے۔ وہ اچھی بیبیاں اور سائیں بننے کی کوشش کرتی ہیں۔ خاموشی سے ترقی حاصل کرنے کی تحریکیں جاری ہیں۔ اور مرد و عورت کا باہم امتیاز کے فرقوں کو مٹایا جا رہا ہے۔

الشائر: جاپان کے نجومیوں نے پیشینگوئی کی کہ ۱۳ اپریل جاپانی سلطنت کے لئے نہایت ہی مبارک ثابت ہوگی۔ لیکن اس تاریخ کو جو کچھ پیش آیا سنیئے۔ کوریا کا دریا یولا طغیانی کے باعث اپنے کناروں سے ابھر کے باہر پھیل گیا۔ اور دو سو گھر برباد ہوگئے۔ منٹو شہر میں آگ لگ گئی۔ ایک ہزار گھر ایک مندر اور چند دیگر عمارات جل کے خاک سیاہ ہوگئیں۔ ایک آتشبازی کے کارخانہ میں دھماکہ ہوا اور بیس آدمی مر گئے۔ بائیس مچھلیاں پکڑنے والی کشتیاں ڈوب گئیں۔ کیا مبارک دن تھا۔ نجومی ذرا آنکھیں کھولیں

ذہن کی تیزی: ذہن بھی خدا کی دی ہوئی ایک نعمت ہے لیکن آدمی محنت کرکے ذہن کی طاقت بڑھا سکتا ہے۔ بعض آدمی شروع میں ایسے تھے کہ بات بنی اور دماغ سے نکل گئی۔ لیکن بعد میں ان کے ذہن غضب کے تیز ہوگئے۔ ان لوگوں کو حقیقت میں بڑی محنت کرنی پڑی۔ بعض آدمی ہر قسم کی بات دماغ میں جمع کر لیتے ہیں اور جب وقت پڑتا ہے اس کو نکال نکال کے کام میں لاتے رہتے ہیں۔

ایڈگر ویلیس انگریزی کا مشہور قصہ نویس اپنی لمبی لمبی کہانیوں میں کہیں ٹھوکر نہیں کھاتا۔ سلسلہ چلا جاتا ہے اور ذرا ذراسی بات وقت پر موجود ہوتی ہے۔ ایک فوجی نے قیدخانے میں ایک کتاب لکھی جو ہی مگر قلم دوات کاغذ کی اجازت نہ تھی وہ روزانہ ایک پارہ بناتا اور دماغ میں جمالیتا۔ ایک دو باب اس طرح ذہن میں قائم کر لینے کے بعد اسے اپنے ذہن میں تیزی آئی معلوم ہوئی اور اسے یاد کر لینا بہت آسان ہوگیا۔ دو سال بعد جب وہ رہا ہوا اسے اپنی کتاب کے ۲ ہزار الفاظ یاد تھے پہلا کام اس نے یہ کیا کہ لکھنے کا سامان درست کرکے یہ سب یاد کیا ہوا حصہ تحریر میں لے آیا۔

جبل اسود کا بادشاہ نکنی تاجور ۱۲ء میں ہر اپنی رعایا کے ہر ۲۵ سال سے اونچی عمر کے آدمی کا پورا نام پیشہ اور عمر جانتا تھا اور ایسے آدمی ۱۵ لاکھ تھے۔ وہ گاؤں میں دوستوں کے ساتھ پھرا کرتا تھا اور نام لے کے دیہاتیوں کو بلاتا اور ان سے باتیں کرتا۔ یہ عجیب بخشش الہی تھی۔ اور معاملات میں ایک بالکل ادنی آدمی تھا۔

مسٹر ولیم گرہم ممبر پارلیمنٹ وزیر مال نے ایک مرتبہ ۲½ گھنٹہ تقریر کی۔ اس میں مالیات کے متعلق بیشمار رقوم تھیں لیکن کوئی کاغذ اس کے ساتھ نہ تھا جس میں وہ رقوم درج ہوتیں۔ وہ ذہن سے ہی کام لیتا رہا

بچوں کی مصیبت: اسلام سے پہلے عرب میں لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے۔ ایسا ہی ہندوستان میں ہوتا تھا۔ نیو گنی کے بعض قبیلوں میں اپنے بچوں کو مار کے کھا جانے کا رواج ہے۔ آسٹریلیا کے اصلی باشندوں میں بھی یہ رسم تھی کہ ماں اپنے پہلے بچہ کو مار کے کھا جاتی تھی۔ تاکہ آئندہ بچوں کے لئے اس میں طاقت آئے۔ بنی اسرائیل بھی اپنا پہلوٹھی کا بچہ دیوتا کے نذر کر دیتے تھے۔ اور بعد میں اس کے گوشت کی

دستور تھی۔ ہندوستان میں بھی دیا سے کنارے پیدا ہوتے ہی جھینٹ چڑھا دینے کا بہت بعد کے زمانہ تک دستور رہا۔ اب بھی عام کے لئے یہ رسم ہے کہ ماں باپ بچہ کو پہلے کپڑے پہنا کے دریا میں پھینک دیتے ہیں یہ بچاری کو دو کے اسے باہر نکال دیتا ہے۔ اور دو بچے نہیں دیتا۔ بعد میں والدین کچھ نقدی دے کے بچہ کو اس سے خرید لیتے ہیں۔ قحط کے زمانوں میں عام طور پر بچوں کو فروخت کر دیا جاتا ہے۔ اور کسی خاص ملک ہی کا واقعہ نہیں کہا جا سکتا۔

بھورے اور کنکے:

مصر میں رفیعہ السید کی عمر ۱۰۵ سال ہے اور اس کی بیٹی مشرف خانم کی عمر ۷۰ سال ہے۔ دونوں کی کھالوں میں جھریاں پڑ گئی ہیں۔ ماں نپولین کے حملۂ مصر کے واقعات بالکل صاف بیان کرتی ہے یہی لڑکی اس کے اولاد ہوئی۔

ہنگری میں جس روز اس کے ۱۰۰ سالہ خاوند کے دفن کرنے کا انتظام ہو رہا تھا۔ حرکت قلب بند ہو جانے سے مر گئی۔ جس کی عمر ۹۰ سال کی تھی اور دو مہینے پہلے دونوں نے اپنی شادی کی پچھترویں سالگرہ منائی تھی۔ جس میں ۳۴ پوتے پوتیاں تھیں۔ اس لمبی عمر کا راز یہ بتایا گیا کہ وہ بالکل بے فکر اور خوش و خرم رہا کرتے تھے۔

بزمِ مسلمہ

مئی ۱۹۳۶ء کے پرچے میں بہن اقبال بیگم نے سر کے بال گرنے کی دوا پوچھی تھی۔ بہن صاحبہ یہ نسخہ اپنی عزیز کو استعمال کرائیں۔ انشاء اللہ ضرور فائدہ ہوگا۔ یہ دوا میری آزمائی ہوئی ہے۔ نسخہ یہ ہے۔ ہاتھی دانت کا برادہ لے کر اس کو ایک کپڑے میں پوٹلی کی طرح باندھ لیں۔ اور اس پوٹلی کے چاروں طرف مٹی لگا لیں تاکہ کپڑا جلنے نہ پائے۔ پوٹلی کے اوپر مٹی لگا کر گولا سا بنا لیں۔ اور اس کو آگ میں دبا دیں۔ جب مٹی خوب پک جائے اور یہ یقین ہو جائے کہ برادہ جل کر کوئلہ ہو گیا ہوگا تو نکال کر اور پھوڑ کر برادہ کو باریک کھرل میں پیس لیں۔ بعد ازاں تھوڑی سی روئی میں ملا کر ذرا ذرا سا روز دن میں دو دفعہ سر میں اس جگہ مالش کریں جہاں کے بال گر گئے ہیں۔ مالش کر کے تھوڑا سا لگا بھی رہنے دیں۔ خدا نے چاہا تو دس پندرہ یوم میں ہی بال اچھی طرح نکل آئیں گے۔ روئی چاہے بھینس کے دودھ کی ہو خواہ گائے کے دودھ کی۔ کوئی پابندی نہیں ہے۔

انور جہاں خریداری نمبر ۱۶۴۴

ہزارہا ناظرات و ناظرین مسلمہ سے التجا ہے کہ کوئی رحم دل بہن یا بھائی فرمائیں کہ غریب جاہل بہنیں جن کی آمدنی کا کوئی ذریعہ نہ ہو۔ وہ کیا کام کریں جس سے گھر بیٹھے آٹھ آنہ یا ایک روپیہ یومیہ کما سکیں۔ کیا کسی امیر بہن کی طرف سے کوئی صنعتی یا تجارتی ادارہ ایسا جاری ہے جس کے ذریعہ سے وہ اپنی غریب بہنوں کو بھی فائدہ پہنچا سکتی ہوں۔ یا کسی مشینوں کے ملنے کا پتہ دیا جائے کہ جس سے گوٹا یا نوار بنی جا سکے اور جس پر عورتیں کام کر سکیں۔ ان کی قیمت۔ ان پر کام سیکھنے کا طریقہ وغیرہ۔ بنا ہوا مال فروخت کرنے کی ترکیب بھی بتائیں۔ کوئی ہمدرد بہن یا بھائی مفصل طور پر بذریعہ

مسلمہ سرفراز فرمائیں ۔ ثواب عظیم ہوگا ۔

خریدار نمبر ۴۹۹ مسلمہ

میرے بال بفضل خدا گھنے تو کافی ہیں مگر میں صرف ان کو بڑھانے کی بے حد تمنا رکھتی ہوں ۔ اس لئے بہنوں سے التجا ہے کہ براہ مہربانی کوئی الیسا تیل بتائیں جس سے بال خوب لانبے ہو جائیں ۔ نیز یہ بھی کہ کس چیز سے بال دھوئے جائیں ۔ میں ابھی تک صابن سے دھوتی ہوں ۔ خاص کر کوئی مدراسی بہن اس طرف ضرور توجہ فرمائیں ۔ ممنون ہوں گی ۔ امید ہے کہ اگست کے مسلمہ میں ضرور کوئی بہن صاحبہ جواب لکھ دیں گی ۔

خاکسار مس سعیدہ بشیر صدیقی اورئی ۔

Miss Saida Bashir

C/o

Khan Bahadur Sh. Mohd Bashir

Siddiqi Esqr. Collector

Orai Distt: Jalaun

میرے ایک عزیز کے عرصہ دس سال سے آنکھوں میں پڑبال پڑ گئے ہیں بہت علاج کرایا ۔ لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا بہت مایوس ہو کر پڑبال نکلوا دیئے جاتے ہیں ۔ لیکن کچھ دن بعد پھر نکل آتے ہیں ۔ کسی بہن یا بھائی کو نسخہ آزمودہ معلوم ہو تو بزم مسلمہ میں شائع کرا دیں ۔ میں اس ہمدردی کی بہت ممنون ہوں گی ۔

خریداری نمبر ۱۳۱۴ دہلی

مجھے اس نظم کی ضرورت ہے جس کا ایک مصرع تحریر کرتی ہوں ۔ اگر کسی بہن کو معلوم ہو تو رسالہ میں شائع کروا کر شکریہ کا موقع دیں ۔

کوئی خالی کب پھرا ہے ترے سنگ آستاں سے

راقمہ وحیدہ عزیز جعفری از پھلور

مجھے دانتوں کے ایسے منجن کی بھی ضرورت ہے ۔ جس کے ملنے سے پان کی زردی ہٹ جائے ۔

راقمہ شاہ جہاں بیگم بلب گڑھ

" پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے "
" حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے "

ہائے کس دل سے لکھوں اور کس قلم سے لکھوں کہ میری پیاری بہن عزیزہ صغری خانم بنت محمد عبداللہ صاحب مرحوم نے دو ماہ دس دن بعارضہ ٹائی فائیڈ ۱۶ سال کی عمر میں بیمار رہ کر ۱۲ مئی بروز جمعہ ۱۱ بجے دن کے اپنے پیاروں کو تڑپتے چھوڑ کر داعی اجل کو لبیک کہا اناللہ و انا الیہ راجعون ۔

محترم بہن بھائیوں سے استدعا ہے کہ کوئی اچھا سا تاریخی قطعہ وفات لکھ کر مجھے ممنون ہونے کا موقعہ دیں اور اگر ہو سکے تو کم از کم ایک ایک پارہ ہر ایک بہن پڑھ کر بخشیں ۔

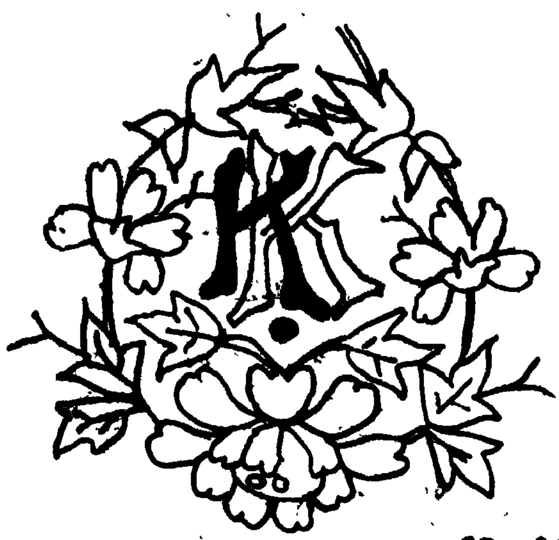
غمزدہ زہرا خانم

بنت ڈاکٹر حافظ رحمت اللہ صاحب

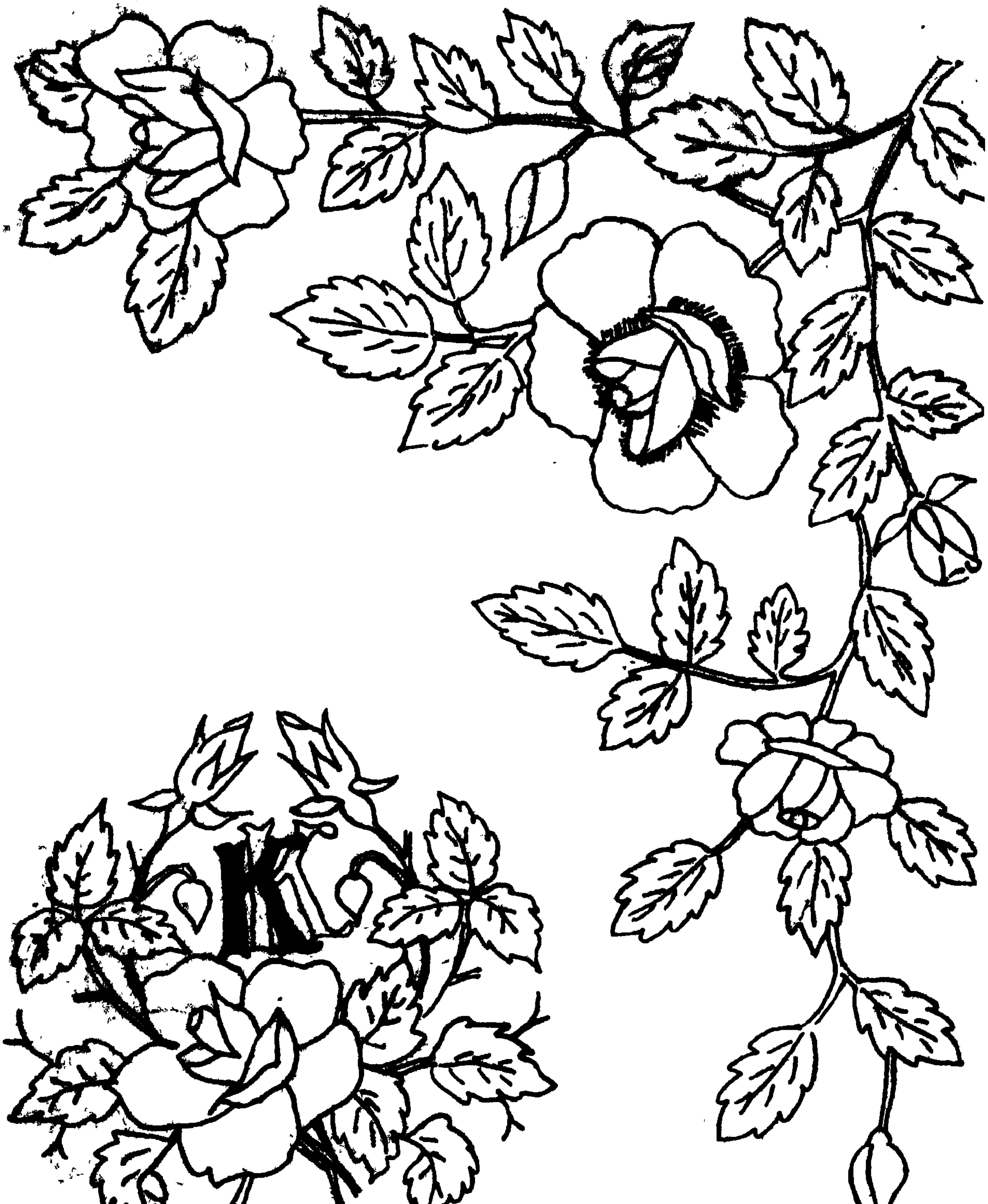
جالندھر شہر

کشیدہ کاری








K

اللہ کی مدد کرنے والے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں "مسلمہ" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہو گئے:-

محترمہ نظیر بیگم صاحبہ اپل راولپنڈی	۱	محترم مولوی تجمل حسین صاحب خانیوال	۱
محترم مولوی غلام رسول صاحب ہیڈ ماسٹر نوشہرہ غربی	۲	محترم مولوی صالح بن محمد منگیرا مدرس جوہانس برگ ٹرانسوال - افریقہ	۲
محترم سید زاہد حسین صاحب نمبردار فیض پور	۱		
محترم سید سلطان احمد صاحب جالندھری - گوجرانوالہ	۱	محترمہ اختر النساء غلام نبی صاحبہ معلمہ جماعت سوئم مدرسۃ البنات	۱
محترمہ فہمیدہ سلطانہ - امیکسن روڈ - راولپنڈی	۱	محترمہ شاہجہان بیگم صاحبہ بلب گڈھ	۱
محترم احمد دین خان صاحب کلرک فورٹ الہ آباد	۱	محترمہ مس حمیدہ منظور صاحبہ گجرات	۱
محترم دبیر حسین صاحب اعرب دفتر چیف انجنیئر بہاولپور	۱	محترمہ بیگم صاحبہ حکیم زین العابدین صاحب پنشنر طبیب محلات نابن	۱
محترمہ حافظہ جلال الدین صاحب سوداگر چشمہ محلہ علاول خان لاہور	۵	محترمہ حاکم بی بی صاحبہ بمقام گکھڑ	۱
محترمہ مسز منظور احمد صاحبہ - پونہ	۱	محترمہ خورشید جہاں صاحبہ مسز محمد ایوب بنگلوری بمبئی	۲
محترم منشی عبید اللہ خان صاحب ملازم انجمن	۱	محترمہ بیگم صاحبہ ملک عبد القیوم خانصاحب - راولپنڈی شہر	۲
محترمہ بنت سید نیاز علی صاحب چنچولی (دکن)	۱	محترمہ قمر سلطانہ بیگم صاحبہ - صادق آباد	۱

اللہ کو قرض حسنہ

عطیات ماہ جون ۱۹۳۷ء

محترم شیخ فضل کریم صاحب کمپونڈر سول ہسپتال شہر جالندھر	۲/-/-
محترم چوہدری عبد الباری صاحب سینیٹری انسپکٹر شہر انبالہ	۲/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ خلیفہ فضل کریم صاحب الیکٹرک انجنیئر ریلوے روڈ خالصہ اسٹریٹ لاہور (معرفت مجیدہ خاتون گورداسپوری)	۲/-/-
محترم عبد الحمید درد و مولوی صاحبان دھرم سالہ	۲/-/-
محترمہ ایک بہن صاحبہ بتقریب جلسہ سالانہ مردانہ (قیمت زنجیر طلائی)	۴۸/۲/-
محترم بابو حسین بخش صاحب کلرک میونسپل بورڈ منجملہ موعودہ جلسہ	۲/-/-
محترم میاں عبد الوحید صاحب آنریری مجسٹریٹ حسن منزل محلہ اعوانان لدھیانہ بتقریب کامیابی دختر نیک اختر خود بامتحان مڈل	۵/-/-

محترم حاجی محبوب الٰہی محمد امین صاحبان چاندنی چوک دہلی ۱۴/۲/۰

محترمہ بیگم صاحبہ ماسٹر نور حسین صاحب۔ قلعہ میاں سنگھ روڈ صغیر منزل گوجرانوالہ۔ برائے مٹھائی طالبات ۵/-/-

محترم ڈاکٹر محمود علی صاحب۔ محلہ ڈاکٹر صادق علی صاحب کپورتھلہ ۲/-/-

محترم منشی نذیر حسین صاحب محلہ قرار خاں منجملہ موعودہ جلسہ برانچ ۱۰/-/-

محترم مولوی غلام رسول صاحب مہر مدیر روزنامہ انقلاب لاہور ۱۰/-/-

---

معرفت حافظ جلال الدین صاحب سوداگر چشمہ محلہ علاول خان لاہور

محترم بابو محمد جمیل صاحب دوسوہہ ضلع ہوشیارپور ۲/-/-

" ملک محمد مسعود صاحب " " -/۴/-

" میر عبدالکریم صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ " " ۱/-/-

" خان عبدالرشید خانصاحب سب جج " ۱/-/-

" خان محمد اشرف خان صاحب۔ ڈسٹرکٹ سرجن۔ مکیریاں۔ ۱/-/-

" شیخ مہر علی فضل کریم صاحبان آڑھتیاں منڈی مکیریاں ۱/-/-

" چوہدری خوشحال محمد صاحب ذیلدار " ۱/-/-

" " دین محمد نمبردار محی الدین پور غازی۔ " ۱/-/-

" ڈاکٹر محمد افضل صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس گورداسپور ۱/-/-

" دوست علی خان صاحب ٹال والے آیہ پور ضلع ہوشیارپور ۱/-/-

" مستری فضل دین صاحب سوداگر خشت " " ۱/-/-

" نامعلوم الاسم دو کانداران (۴ر+۲ر+۲ر) " " -/۸/-

" شیخ سندھی ولد جہانگیر اُڑمڑ ضلع ہوشیارپور -/۸/-

" خان شہباز خاں صاحب رئیس اعظم اُڑمڑ ۵/-/-

" خان عطا محمد خان صاحب ذیلدار ٹانڈہ ۲/-/-

" سعداللہ خان صاحب بزاز ٹانڈہ ۱/-/-

" شیخ سندھے خاں صاحب پنشنر " ۱/-/-

محترم خان صاحب شیخ بشیر احمد خان رئیس اعظم گورداسپور ۱/-/-

محترم رانا شیر جنگ خان صاحب۔ ایجوکیشنل انسپکٹر کوآپریٹو سوسائیٹیز۔ لاہور ۱/-/-

محترم میاں محمد نبی بخش صاحب رئیس دوسوہہ ۱/-/-

" مہتاب الدین صاحب سوداگر بانس " ۱/-/-

" مفتی محمد یوسف صاحب وکیل " ۱/-/-

" صوفی امیر علی صاحب سوداگر آہن " -/۸/-

" چوہدری عزیز بخش صاحب وکیل " ۱/-/-

" قریشی صاحب ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور -/۴/-

" آغا عبدالسلام صاحب سب انسپکٹر پولیس ہریانہ " ۲/-/-

" راجہ احمد خانصاحب۔ " " ۲/-/-

" مسٹر محمد افضل صاحب کلرک پوسٹ آفس " " " ۱/-/-

" خان عبداللہ خاں صاحب ٹہڈی پور " ۱/-/-

" رانا خدا بخش خاں صاحب ہریانہ " ۱/-/-

" محمد صادق صاحب نمبردار دولووال " ۱/-/-

" خانصاحب نصیر الدین صاحب ذیلدار نئی بسی ضلع ہوشیارپور ۱/-/-

" علی اکبر خاں صاحب " " " -/۸/-

" خان بہادر ڈاکٹر عبدالقادر خان سول سرجن ہوشیارپور ۲/-/-

محترمہ حمیرا بیگم صاحبہ بنت شیخ حشمت علی صاحب دفتر ریلوے بورڈ شملہ برائے موسمی پھل تقسیم طالبات بتقریب قدرے صحت یابی والدہ اش ۲/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری نصیر الدین احمد صاحب نائب تحصیلدار دوسوہہ (برائے مٹھائی طالبات) ۲/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ سید الطاف حسین صاحب (" ") ۲/-/-

محترمہ زاہدہ خاتون بنت شیخ محمد شریف صاحب بی اے ایل ایل بی
جالندھر شہر (برائے مٹھائی طالبات) ۱/-/-

محترم میر عبدالرحمٰن صاحب پنشنر گرینڈ ٹرنک روڈ
شہر جالندھر (موعودہ جلسہ سالانہ) ۵/-/-

محترم خان گلزار محمد خان صاحب ایم اے۔ وکیل کانپور ۲۰/-/-

محترم ڈاکٹر فخر الدین صاحب ویٹرنری گریجوایٹ
پوسٹ بکس ۱۲۴ کمپالہ یوگنڈا۔ برٹش
ایسٹ افریقہ بابت بقیہ منجملہ ۱۲ شلنگ
بعد وضع چندہ پیام مسلم) ۲/۵/-

محترمہ مسز ملک سردار خاں صاحب ایگزیکٹو آفیسر
جالندھر چھاؤنی ۵/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ خان شاہ محمد خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ
پولیس حیدر آباد۔ ۵/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ میاں عبدالغفور صاحب عبداللہ پوری
لائل پور۔ ۵/-/-

میزان کل ۲۱۲/۱۱/-

نوٹ: محترم حاجی محبوب الٰہی۔ محمد امین صاحبان چاندنی چوک دہلی کے جو ۱۴/۴/- جمع ہیں اصل میں۔ وہ قیمت کتب وکھدر کریپ کی تھی جو محترم حاجی عبدالغنی صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ دہلی خرید کر کے لے گئے تھے۔ سہواً رسید کاٹی گئی۔ انکشافِ حقیقت پر خرچ میں ڈالے گئے۔

نورالدین بٹ
جنرل سیکرٹری انجمن مدرسۃ البنات شہر جالندھر

وظائف فنڈ ماہ جون ۱۹۳۷ء

محترم چوہدری حق نواز خان صاحب پرنسپل ویٹرنری کالج لاہور
(فاطمہ جان سکالرشپ) ۵/-/-

عالیجناب نواب صدر یار جنگ بہادر الحاج مولانا
محمد حبیب الرحمٰن خان صاحب شروانی
حبیب گنج۔ علیگڑھ۔ دو وظیفہ فصل ربیع
(محمودہ سکالرشپ) ۶۰/-/-

محترمہ مس مریم یوسف علی صاحبہ ۴۸۴۶ عیدگاہ
اکسٹنشن میسور سٹی
حمیدہ بی بی سکالرشپ ۵/-/-
زینب بی بی " ۵/-/- } ۱۰/-/-

میزان کل ۷۵/-/-

بمد زکوٰۃ ماہ جون ۱۹۳۷ء

محترمہ بیگم صاحبہ ملک ظہیر الدین صاحب اوورسیئر
گیدڑ پنڈی کپور تھلہ۔ برائے کتب نادار طالبات ۳/-/-

محترم سردار محمد صاحب عارف۔ سپیرن کاٹیج۔ ٹوٹی کنڈی
شملہ (برائے امداد یتیم طالبات) ۲/-/-

محترم ڈاکٹر محمد نقیر صاحب ایل۔ ایس۔ ایم۔ ایف۔
پی؛ ایس اے۔ ایس۔ سول ہسپتال
ٹورورو۔ یوگنڈا۔ افریقہ
(بصورت پوسٹل آرڈر ۲۰ شلنگ) ۱۳/۴/-

۱۸/۴/-

تعمیر فنڈ ماہ جون ۱۹۳۷ء

عالیجناب خان بہادر سردار بخشی ولی محمد خاں صاحب رئیس اعظم نابھہ منجملہ بقایا -/۱۵۳۲ روپے موعودہ برائے تعمیر مسجد -/-/۲۵۰

مکرمہ معظمہ والدہ صاحبہ عالیجناب دیوان محمد نجف علی خان صاحب - نواب آف سیلونی - چھپارہ بتقریب

سعید استخلاص ریاست کورٹ شدہ -/-/۱۵

محترمہ بیگم صاحبہ مولوی عبدالعزیز صاحب مشرقی -/-/۲

محترمہ اہلیہ صاحبہ حکیم فتح محمد صاحب -/-/۱

محترم مسٹر عبدالقادر ضیاء صاحب فورتھ ایئر کلاس اسلامیہ کالج پشاور -/-/۱

-/-/۲۶۹

حسابات آمد و خرچ انجمن مدرستہ البنات جالندھر شہر

بابت ماہ اپریل مئی و جون ۱۹۳۷ء

نام معطی معہ پتہ	اپریل	مئی	جون
جناب شیخ حبیب الٰہی صاحب کلرک آف دی کورٹ سینئر سب جج جالندھر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
بابو غلام محی الدین صاحب شملوی کلرک سنٹرل کواپریٹو بنک	-/۴/-	×	-/۸/- دو ماہ
چوہدری محمد بشیر صاحب کلرک دفتر انسپکٹر آف سکولز	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
منشی نذر حسین صاحب کچہری منصفی	۱/۲/-	۱/۴/-	۱/۴/-
خان غلام جیلانی خاں صاحب کمسنز آفس جالندھر شہر	۱/-/- دو ماہ	-/۸/-	×
جناب میر غلام رسول صاحب متصل اسلامیہ مڈل سکول اچھرہ - لاہور	۱/-/- اپریل مئی	×	۱/-/- جون جولائی
جناب الحاج محمد یوسف خاں صاحب اسمبلی رپورٹر نئی دہلی - شملہ	۵/-/-	۵/-/-	۵/-/-
بابو فیروز الدین صاحب پوسٹل کلرک جالندھر چھاؤنی	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-

نام معطی معہ پتہ	اپریل	مئی	جون
بابو غلام مصطفےٰ صاحب کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
شیخ عبداللطیف صاحب ریکارڈ کیپر سشن کورٹ	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
چوہدری شاہ ولی صاحب انگلش کلرک " "	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
مرزا فیض اللہ صاحب ریڈر " "	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
صاحبزادہ محمد معراج الدین شامی صاحب سٹینوگرافر ڈپٹی کمشنر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
مولوی محمد یعقوب ابراہیم صاحبان بازار صابوگراں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
شیخ سردار محمد غلام جیلانی صاحبان کیپ مرچنٹس بازار شیخاں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
بابو نیاز علی صاحب کلرک ٹیلیگراف آفس جالندھر شہر	۱/-/-	۱/-/-	×
خالصاحب شیخ غلام محی الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس	۱/-/-	۱/-/-	×

نام معطی معہ پتہ	اپریل	مئی	جون
خان نیاز محمد خان صاحب اکونٹنٹ دفتر ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
چوہدری بابو محمد حسین صاحب منیجر زراعتی فارم جالندھر شہر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
حکیم عبدالرحیم صاحب بازار شیخ پیر	-/۲/-	-/۲/-	-/۲/-
شیخ محمد نذیر صاحب دوکاندار رینک بازار	-/۲/-	-/۲/-	-/۲/-
بابو عبدالحق صاحب پوسٹل کلرک جالندھر چھاؤنی	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
ڈاکٹر غلام محمد صاحب کیپٹن پنشنر حویلی دانشمنداں	-/۲/-	-/۲/-	-/۲/-
چودھری غلام احمد صاحب شیر فروش رستہ محلہ	-/۲/-	-/۲/-	-/۲/-
مستری محمد حسین صاحب محلہ باغ شیخ کرم بخش	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
مولوی محمد خلیل صاحب دوکاندار اٹاری بازار	-/۲/-	-/۲/-	-/۲/-
چودھری عبدالکریم صاحب مٹھائی فروش چوک سوداں	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر چرم بستی نو	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
ماسٹر غلام نبی صاحب بی اے آنرز بی ٹی ہیڈ ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر شہر	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
مولوی محمد عبداللہ صاحب ہیڈ سگنیلر ریلوے سٹیشن جالندھر شہر	-/۲/-	-/۲/-	-/۲/-
بابو نظام الدین صاحب ٹرین کلرک ″	-/۲/-	-/۲/-	
میاں ولی بہادر صاحب سوداگر چرم ریلوے روڈ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
ڈاکٹر عباس علی صاحب قریشی محلہ سیداں	-/۲/-	-/۲/-	-/۲/-
بابو عبدالرحیم صاحب پارسل کلرک ریلوے سٹیشن جالندھر شہر	-/۲/-	-/۲/-	-/۲/-
میاں محمد طالب حسین صاحب سوداگر چوب عمارتی ریلوے روڈ	-/۵/-	-/۵/-	-/۵/-
بابو محمد حسین صاحب ماہر فن عمارت و نقشہ جات محلہ سیداں	-/۲/-	-/۲/-	-/۲/-
بابو ضیاء الحق احمد صاحبان کا باغ	-/۲/-	-/۲/-	-/۲/-
خان محمد اسحاق خان صاحب بستی شیخ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
ماسٹر میراں بخش صاحب ہیڈ ٹیچر ایم بی پرائمری سکول ریلوے روڈ	-/۲/-	-/۲/-	-/۲/-
میاں عبدالکریم عبداللطیف صاحبان سوداگران چرم ریلوے روڈ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
چوہدری امام الدین صاحب کلاتھ مرچنٹ اٹاری بازار	-/۲/-	-/۲/-	-/۲/-
شیخ حاجی بابو مہر علی احمد علی صاحبان جنرل مرچنٹ اٹاری بازار	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان بہادر عبدالمجید خان صاحب بستی باباخیل	۱/-/-	×	×
عالیجناب خان بہادر شیخ سراج الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر محلہ سراج گنج جالندھر شہر (بابت ماہ جنوری فروری مارچ ۱۹۳۵ء)	۱۵/-/-	اپریل ۵/-/-	مئی ۵/-/-
حافظ عبدالرزاق صاحب دفتر ریلوے بورڈ دہلی شملہ	۳/-/-	۳/-/-	۳/-/-
منشی کریم بخش صاحب ڈیپارٹمنٹ انڈسٹریز اینڈ لیبر دہلی شملہ	۲/-/-	۲/-/-	۲/-/-
منشی محمد خلیل صاحب دفتر ریلوے روڈ دہلی شملہ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
ملک محمد امین صاحب چوک حضرت امام ناصرالدین	-/۲/-	-/۲/-	-/۲/-
ملک عبدالغفور عبدالشکور صاحبان ″	-/۲/-	-/۲/-	-/۲/-
میزان	۱۵/۰/۱۵	۱۱/۵۵	۸۷/۵

نام معطی معہ پتہ	اپریل	مئی	جون
مہر نور محمد صاحب کوٹ فضل کریم	-/۲/-	-/۲/-	-/۲/-
چودھری غلام مصطفےٰ محمد اکبر صراف اناری بازار	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
مستری رحیم بخش صاحب کرایہ دار مکان موقوفہ واقعہ			
کوچہ ڈپٹی دین محمد - لاہور ۱۶/۱ دسمبر لغایت			
۱۵ اپریل ۱۹۳۷ء	۱۶/-/-	×	×
دیگر کرایہ دار بتوسط مستری رحیم بخش صاحب کرایہ دار			
بابت ماہ مارچ	۵/-/-	×	×
جناب ڈاکٹر عطا محمد صاحب انڈیا فارمیسی ہاؤس			
بکا باغ روڈ	-/۲/-	-/۲/-	-/۲/-
مولوی الطاف الرحمن صاحب حویلی مولویاں	۱/-/-	×	دو ماہ ۲/-/-
بابو غلام محمد صاحب نظامی گنج بیر	دو ماہ -/۸/-	-/۲/-	-/۲/-
محترمہ والدہ صاحبہ میاں عبدالمجید صاحب رئیس اعظم			
جالندھر شہر	۲/-/-	×	۲/-/-
حکیم عطا حسین صاحب بازار شیخاں	-/۲/-	-/۲/-	-/۲/-
ڈاکٹر چوہدری بدرالدین صاحب اسسٹنٹ سرجن			
نکودر - جالندھر شہر	۳/-/-	۳/-/-	۳/-/-
میاں سندھی صاحب دوکاندار محلہ نیلے محل	-/۸/-	×	×
" دین محمد صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر جالندھر شہر	×	-/۲/-	×
پیر عبدالرشید صاحب پوسٹل کلرک چھاؤنی جالندھر	×	-/۲/-	-/۲/-
شیخ عبدالرحمن صاحب " پوسٹماسٹر	×	۱/-/-	۱/-/-
بابو رشید احمد صاحب " پوسٹل کلرک	×	-/۸/-	-/۸/-
چودھری غلام جیلانی صاحب ناظر کمشنرز آفس	×	-/۲/-	×
شیخ رحیم بخش صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس			
رستہ محلہ		سہ ماہ -/۱۲/-	-/۲/-

نام معطی معہ پتہ	اپریل	مئی	جون
ڈاکٹر چوہدری رحیم بخش صاحب اوورسیر ریاست بہاولپور	×	سہ ماہ ۳/-/-	×
بابو محمد اسمعیل صاحب محلہ کھولہ رائے	×	سہ ماہ ۱/۸/-	×
عالیجناب نواب فخر یار جنگ بہادر خان فخر الدین احمد خان			
فائننس ممبر حیدر آباد دکن	×	چار ماہ ۲۰/-/-	۵/-/-
ماسٹر نذیر احمد صاحب بٹ چوک حضرت امام ناصر الدین	×	-/۲/-	-/۲/-
مستری قطب الدین صاحب انجن شیڈ جالندھر شہر	×	-/۲/-	-/۲/-
مستری محمد اسحاق صاحب " "	×	دو ماہ -/۴/-	-/۲/-
" شیر محمد صاحب " "	×	-/۲/-	×
" محمد یوسف صاحب " "	×	-/۲/-	-/۲/-
" عبدالرحیم صاحب " "	×	-/۲/-	-/۲/-
" اللہ بخش صاحب " "	×	سہ ماہ -/۱۲/-	-/۲/-
" محمد دین صاحب " "	-	-/۲/-	×
عالیجناب خانبہادر مولوی فتح الدین صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت	×	۱۰/-/-	×
" میجر کنور جسجیت سنگھ صاحب - جالندھر شہر	×	۱۰/-/-	۱۰/-/-
" حاجی عبدالغنی صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس			
اعظم بلیماراں - دہلی	×	۵/-/-	×
جناب ایس ایم - رمضان سگنیلر ہیڈ پوسٹ آفس			
چھاؤنی جالندھر	×	×	۱/-/-
چودھری محمد علی صاحب ہیڈ اسسٹنٹ کمشنرز آفس	×	×	۱/-/-
بابو بشیر احمد صاحب سٹینوگرافر دفتر انسپکٹر آف سکولز	×	×	دو ماہ -/۸/-
محترمہ مس قریشی صاحبہ انسپکٹرس آف گرلز سکولز	×	×	۱/-/-
منشی برکت علی صاحب - دارالاقامہ	×	×	۴ ماہ ۱/-/-
چودھری عبدالعزیز صاحب ایس ڈی او - برما	×	×	۴/-/-
منشی سردار محمد صاحب کاتب دروازہ سیداں	×	×	سہ ماہ -/۱۲/-

گوشوارہ آمدنی انجمن مدرسۃ البنات جالندھر شہر

بابت ماہ اپریل ۔ مئی و جون ۱۹۳۷ء

نام ماہ	عطیات	صندوقچی	چندہ ماہوار	زکوٰۃ	تعمیر فنڈ	وظائف فنڈ	رسالہ پیام اسلام	رسالہ مسلمہ	فروخت کتب	دار الاقامہ	رقم		
											پائی	آنے	روپے
اپریل	۶۲۴/۳/۹	۳/-/۸	۹۰/۵/۰	۳۶/۴/۰	۱۵/۰/۰	۵/۰/۰	۲/۶/۰	۳۳/۴/۰	×	×	-	۱۲	۱۲۵۵
مئی	۳۳/۹/۰	۳/۳/۹	۹۹/۰/۰	۳/۲/۸	×	۲/۰/۰	۱۲/۳/۰	۱۶۴/۶/۰	×	×	-	۹	۴۶۰
جون	۳۳۳/۱۱/۰	۳/۱۰/۳	۶۳/۵/۰	۶/۴/۰	۳۶۹/۰/۰	۲۵/۰/۰	۱۹/۶/۰	۱۳۴/۳/۰	×	×	۳	۹	۹۶۴
میزان کل	۱۳۱۱/۵/۹	۶/۳/۳	۲۳۲/۱۱/۰	۴۶/۹/۳	۳۸۴/۰/۰	۱۰۷/۰/۰	۳۹/۱۲/۰	۵۴۰/۱۵/۰	×	×	۳	۱۵	۲۶۸۰

نقشہ اخراجات انجمن مدرستہ البنات جالندھر شہر

بابت ماہ اپریل ۔ مئی و جون ۱۹۳۷ء

نام ماہ	لائبریری	تنخواہ ملازمین مدرسہ	متفرق خرچ مدرسہ	کرایہ بلڈنگ مدرسہ	کرایہ اراضی معہ متفرق	وظائف فنڈ	زکوٰۃ صدقات	عمدہ دفتر انجمن	متفرق خرچ انجمن	رسالہ پیام اسلام	رسالہ مسلمہ	تعمیر و مرمت	رقم: پائی	رقم: آنے	رقم: روپے
اپریل	×	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×	۳	۱۴	۱۲۸۷
مئی	×	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×	×	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×	۶	۴	۱۰۶۲
جون	×	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×	×	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×	۶	۵	۹۱۳
میزان کل	×	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×	۳	۲	۲۲۶۵

گوشوارہ مداخل و مخارج انجمن مدرستہ البنات جالندھر شہر

بابت ماہ اپریل ۔ مئی و جون ۱۹۳۷ء

آمدنی	روپے	آنے	پائی	خرچ	روپے	آنے	پائی
آمدنی سہ ماہی اول	۲۶۸۰	۱۵	۳	خرچ سہ ماہی اول	۲۲۶۵	۲	۳
بقایا ماہ مارچ معہ امانات	۱۲۸۹	۴	۳½	بقایا حال معہ امانات	۱۷۰۵	۱	۳½
	۳۹۷۰	۳	۶½		۳۹۷۰	۳	۶½

نور الدین بٹ جنرل سیکرٹری انجمن مدرستہ البنات جالندھر شہر

"شرح نامہ اشتہارات مسلمہ"

۱۔ ٹائیٹل پیج کا بیرونی حصہ:	سالم صفحہ	سالانہ	۱۵۰/-/- روپے
〃 〃 〃	〃	ماہوار	۱۵/-/-
〃 〃 〃	نصف صفحہ	سالانہ	۸۰/-/-
〃 〃 〃	〃	ماہوار	۸/-/-
〃 〃 〃	¼ صفحہ	سالانہ	۴۵/-/-
〃 〃 〃	〃	ماہوار	۴/۸/-
۲۔ 〃 〃 اندرونی حصہ	سالم صفحہ	سالانہ	۱۰۰/-/-
〃 〃 〃	〃	ماہوار	۱۰/-/-
〃 〃 〃	نصف صفحہ	سالانہ	۵۵/-/-
〃 〃 〃	〃	ماہوار	۶/-/-
〃 〃 〃	¼ صفحہ	سالانہ	۳۰/-/-
〃 〃 〃	〃	ماہوار	۳/۸/-
۳۔ اندرونی صفحات	سالم صفحہ	سالانہ	۸۰/-/-
〃 〃	〃	ماہوار	۸/-/-
〃 〃	نصف صفحہ	سالانہ	۴۵/-/-
〃 〃	〃	ماہوار	۴/۸/-
〃 〃	¼ صفحہ	سالانہ	۳۰/-/-
〃 〃	〃	ماہوار	۳/-/-
〃	¼ صفحہ سے کم اشتہار کی اجرت	سالانہ	۲۰/-/-
〃 〃	〃	ماہوار	۲/-/-

اشتہار برائے شادی کم از کم چار روپے فی اشاعت

(ادارہ)

کیا آپ کا گھر اِن کتابوں سے خالی ہے؟

روحوں کے کرشمے:- مرنے کے بعد روحیں کیا کام کرتی ہیں۔ اس کتاب سے معلوم ہوگا۔ مرنے والے ہم سے جدا نہیں ہوتے وہ آس پاس ہی ہیں۔ لیکن ہم ان سے بات چیت کرنے کی لیاقت نہیں۔ لیکن غمزدوں کو یہ معلوم کرنے سے ضرور تسکین ہوگی کہ روحیں بوقت ضرورت خود ہم سے ملنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس کتاب میں روحوں کے سچے حالات بیان کئے گئے ہیں جو اسقدر دلچسپ اور سنسنی خیز ہیں کہ جب تک کتاب ختم نہ ہو جائے ہاتھ سے رکھی نہیں جاتی۔ لیکن رات کے وقت تنہائی میں نہ پڑھیں۔ قیمت ۱۲ -

روح القرآن:- یہ سچ کلام مجید کی کلید ہے۔ دنیا میں کسی زبان میں ایسی جامع کلید موجود نہیں۔ بیرون ہند کے سکالر بھی اسے منگا منگا کر حرز جان بنا رہے ہیں۔ کلام مجید کے سمجھنے اور یاد رکھنے کے لئے یہ بہترین ذریعہ ہے۔ پہلے حصہ میں قرآن پاک کے مضامین کی فہرست موجودہ زمانے کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر دی گئی ہے۔ دوسرے حصہ میں مشکل الفاظ کے مخرج اور معنے۔ تیسرے میں سورتوں کے عملیات اور ان کے مضامین کے خلاصے اور شان نزول دیئے گئے ہیں۔ اور بھی خوبیاں ہیں۔ ہر چیز پارہ سورۃ اور آیت کی ترتیب سے دی گئی ہے کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیے۔ قیمت ۸ -

ماں بچہ کی نگہداشت:- گھر گھر بچوں کی بے وقت موت اور ماؤں کی خرابی صحت کا کہرام مچا ہوا ہے۔ ان کی خانگی تکالیف نے ہماری زندگی دائمی حیران کر دی ہے۔ یہ کتاب زخمی دلوں کے لئے مرہم اور غمزدوں کے لئے سچ مچ کا تعویذ ہے ان خانگی تکالیف سے بچنے کے لیے اس کتاب کو پڑھیں اور ملکی و قومی خدمت کرنی ہو تو منگا منگا کر غریبوں میں مفت بانٹیں۔ تیسرا ایڈیشن پہلوں سے کہیں ضخیم اور مفید ہے۔ قیمت صرف ۶ ر۔ ٹکٹ بھیجنے میں کفایت رہتی ہے -

رفیق زمیندار:- بلکہ یہ سب کا بہترین رہبر ہے۔ تعلیمی و اصلاحی کتاب ہے۔ تیسرا ایڈیشن ہے۔ سب پہلوں سے جداگانہ چیز ہے۔ بیشمار کتب خانوں میں منگائی جا چکی ہے۔ دیہاتی زندگی کو بہتر بنانے کی تدابیر پہلے حصہ میں ہیں۔ باقی حصوں میں تعلیم حفظان صحت سرمایہ اندوزی مویشیوں کی پرورش اور ان کی دیکھ بھال۔ زراعت پر نہایت مفید مضامین دیئے گئے ہیں۔ شہری اور دیہاتی باشندوں کو یکساں مفید ہے۔ قیمت ۸ -

سنگھار خانہ:- خوبصورت اور تندرست رہنے کی بہترین ہدایات۔ ہندوستانی معاشرت اور ایشیائی شرم و حیا کو ملحوظ رکھتے ہوئے درج کی گئی ہیں۔ تصویریں بھی ہیں اور سرورق عمدہ ہے۔ بیویوں کے لیے بہترین تحفہ ہے اور گھر میں اس کا رکھنا مسرت بخش خانہ داری کا ضامن ہے - قیمت ۸ ر -

یہ سب کتابیں مسلم کے خاص نامہ نگار مولوی محمد ظفر صاحب۔ ایم۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی کی تصنیف و تالیف ہیں۔ ہر کتاب کی لکھائی چھپائی وغیرہ عمدہ اور سب کا محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ بوقت فرمائش رسالہ یا اخبار کا حوالہ ضرور دیں -

مولوی محمد قمر پبلشر سلسلہ سرمایۂ اطفال گڑھ گانوہ۔ پنجاب

آپ کے پڑھنے کی کتابیں

تمام کتابوں کا محصول ڈاک بذمہ خریدار

تصانیف حضرت مولانا عبد الحق عباسی

الفباء اردو : نہایت دلچسپ اور آسان قاعدہ۔ بچہ اسکو ختم کرکے اردو عبارت بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ مدرسۃ البنات کے نصاب میں داخل ہے۔ قیمت ۱ر

مقتول بے حجابی : ایک دل ہلا دینے والا واقعہ۔ کوئی جنٹلمین اسے پڑھنے کے بعد پردہ کے خلاف زبان نہیں ہلا سکتا۔ قیمت ۱ر

ستر دلبراں : مندرجہ ذیل مضامین کا مجموعہ ہے۔ (۱) ایک فرانسیسی وکیل البرٹ اور اسکی خاتون کا مشرف باسلام ہونا اور انکا اشاعت کرنا (۲) شیخ الاسلام عبداللہ کولیم انگلستان کے پہلے نومسلم کے حالات اپنی زبانی (۳) ابو محجن ثقفی کا ایک بینظیر کارنامہ (۴) تیغ زبان اور زبانِ تیغ کے جوہر۔ قیمت ۳ر۔

حسن وفا : کسطرح آنحضرت ؐ نے اپنے حلیفوں سے عہد نامے کئے اور کس خوبی سے نباہے۔ انداز بیاں دلکش کاغذ و لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۶ر۔

تصانیف حضرت مولانا ابو تراب محمد نور الحق علوی

پروفیسر السنۂ مشرقیہ لاہور

نور الحق فی تفسیر سورۃ العلق معہ ضمیمہ : قیمت ۲ر

الناموس المفصل فی تفسیر سورۃ المزمل : قیمت ۴ر

فتح المقتدر فی تفسیر سورۃ المدثر۔ قیمت ۱۱ر

تصانیف حضرت مولانا سید محمود علی صاحب

سابق پروفیسر رندھیر کالج کپورتھلہ

دین و آئین : موجودہ سائنس اور نئی تعلیم کی موشگافیوں نے جو شبہات اسلام کی فطری تعلیم پر ظاہر کئے ہیں "دین و آئین" نے ان سبکو قرآن و حدیث کی روشنی میں مسلمات سائنس ہی سے صاف کر دیا ہے۔ مولناصاحب کا تبحر علمی محتاج تعارف نہیں۔ اس علم آپ کے اٹھارہ برس کے کامل غور و فکر نے نفس مضمون او ادائے مطالب میں وہ رعنائی پیدا کر دی ہے جو صرف دیکھنے سے متعلق ہے۔ طباعت میں خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ قیمت قسم خاص للعہ؍ : درجہ اول : ؎ر۔ دوم : ۴ر۔

اصل اصول : منکران حدیث کے شبہات کا شافی جواب قیمت ۴ر

نظام تجارت : تجارت میں بنکوں کے ساتھ معاملہ اور بنک کے سلسلہ میں سود کا سوال ناگزیر ہے۔ نظام تجارت اس کا بہترین حل ہے قیمت

منیجر کتب خانہ انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر پنجاب

ترجمان القرآن

قرآن مجید کی عربی عبارت کو سمجھنے کے لئے اور اس کے ایک ایک لفظ کا مطلب یاد کرنے کے لئے یہ ترجمہ بہت مفید ثابت ہوا ہے یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے بچے بچیوں میں اس کے ذریعے قرآن فہمی کی استعداد پیدا ہو گئی ہے ترتیب اس ترجمہ کی حسب ذیل ہے

سطر اول میں کلام الٰہی کی آیت۔ دوسری میں آیت کے الفاظ کو الگ الگ کر کے لکھا گیا ہے۔ تیسری سطر میں ہر لفظ کے جدا جدا معنے چوتھی سطر میں بامحاورہ ترجمہ ہے۔ ہمارے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کی خوبیاں مزید نظر کرنے سے خود عیاں ہو جائینگی۔

فی الحال اس کے پہلے تین پارے شائع ہو چکے ہیں۔ آپ اپنا نام درج رجسٹر کرا لیجئے۔ تاکہ باقی پارے طبع ہوتے ہی سب سے پہلے آپ کی خدمت میں بھیجے جائیں۔ ہدیہ فی پارہ ۴ر۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

چوتھا پارہ زیر طبع ہے۔ جلد چھپ جائیگا۔ ان شاء اللہ۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

وَ اِذْ	قُلْنَا	لِ اَلْ مَلٰئِكَةِ	اُسْجُدُوْا	لِ اٰدَمَ
اور جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے	سجدہ کرو	آدم کو

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى

فَ سَجَدُوْا	اِلَّا	اِبْلِيْسَ	اَبٰى	وَ
تو ان سب نے سجدہ کر دیا	چھوڑ کر	ابلیس کو	اس نے نہ مانا	اور

تو ان سب نے سجدہ کر دیا بجز ابلیس کے اس نے سر پھیر دیا اور

وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (۳۴)

اِسْتَكْبَرَ	وَ	كَانَ	مِنْ	اَلْكٰفِرِيْنَ	۳۴
اپنی بڑائی چاہی	اور	ہو گیا	میں سے	کافروں	۳۴

اپنی بڑائی چاہی اور کافروں میں سے ہو گیا۔ (۳۴)

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ

وَ	قُلْنَا	يَا اٰدَمُ	اُسْكُنْ	اَنْتَ	وَ
اور	ہم نے کہا	اے آدم	بس	تو	اور

اور ہم نے کہا اے آدم تو اور تیری جورو

زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا

زَوْجُ	كَ	اَلْجَنَّةَ	وَ	كُلَا	مِنْ هَا
جورو	تیری	اس باغ میں	اور	کھاؤ	اس میں سے

دونوں اس باغ میں رہا کرو اور اس میں سے کھاؤ

ملنے کا پتہ

مینیجر کتب خانہ انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر پنجاب

لنڈن سے مس مارگیری کلارک

فیسرین رجسٹرڈ

کے متعلق تحریر فرماتی ہیں۔ جناب من میں نے فیسرین کے استعمال سے ایسے کیلوں کو دور کیا ہے جو ویکسین کے علاج سے بھی دور نہ ہو سکے تھے" (ترجمہ انگریزی چٹھی) دیکھئے اہل مغرب بھی "فیسرین" کی تعریف کرتے ہیں کیونکہ یہ واقعی کیلوں چھائیوں دھبوں بدصورتی پھنسیوں چہرے اور جلد کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

نوٹ:۔ اہل پشاور ایم اے حکیم ڈرگسٹس اینڈ جنرل مرچنٹس سے خرید فرمائیں۔

(۲) فیسرین سنو:۔ رنگ کے نکھار اور محافظت حسن کیلئے خوشبودار فیسرین سنو سے بڑھ کر کوئی سنو نہیں۔ یہ جلد کو ملائم کرتی ہے۔ خوبصورتی کو بڑھاتی ہے۔ جلن کو دور کرتی ہے۔ فیسرین رجسٹرڈ کے ساتھ اس کا استعمال از حد مفید ہے۔ قیمت ۸؍ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

(۳) فیسرین آٹو:۔ یہ روح پرور اور جانفزا فرحت بخش عطر ہماری تازہ ایجاد ہے۔ قیمت چھوٹا سائز ۸؍ بڑا سائز ایک روپیہ۔ اگر فیسرین وغیرہ کے ساتھ منگوایا جائیگا تو محصولڈاک نہ لگیگا۔

(۴) عورتوں کی تندرستی کی محافظ

یوٹرون رجسٹرڈ

(۱) طبقہ نسوان کی خاص بیماریوں کا خاص علاج ہے (۲) بیقاعدگی اور اس کی خرابیوں کو دور کرتی ہے (۳) تمام زنانہ پوشیدہ اور پرانی امراض کا یقینی علاج ہے۔ (۴) زرد اور لاغر عورتوں کیلئے مقوی ہے۔ (۵) درد سر کمر پیڑو کے درد کو پہلی ہی خوراک سے آرام ہو جاتا ہے۔ خوراک قلیل۔ ذائقہ شیریں۔ قیمت دو روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

فیسرین فارمیسی مکتسر فیروزپور پنجاب

شرح اشتہارات "مسلمہ"

۱۔ ٹائٹل پیج کا بیرونی حصہ۔	سالم صفحہ سالانہ	۱۵۰/-/-
"	ماہوار	۱۵/-/-
"	نصف صفحہ سالانہ	۸۰/-/-
"	ماہوار	۸/-/-
"	چوتھائی صفحہ سالانہ	۴۵/-/-
"	ماہوار	۴/۸/-
۲۔ اندرونی حصہ	سالم صفحہ سالانہ	۱۰۰/-/-
"	ماہوار	۱۰/-/-
"	نصف صفحہ سالانہ	۵۵/-/-
"	ماہوار	۶/-/-
"	چوتھائی صفحہ سالانہ	۳۰/-/-
"	ماہوار	۳/۸/-
۳۔ اندرونی صفحات	سالم صفحہ سالانہ	۸۰/-/-
"	ماہوار	۸/-/-
"	نصف صفحہ سالانہ	۴۵/-/-
"	ماہوار	۴/۸/-
"	چوتھائی صفحہ سالانہ	۳۰/-/-
"	ماہوار	۳/-/-
چوتھائی صفحہ سے کم اشتہار کی اجرت سالانہ کم از کم		۲۰/-/-
"	ماہوار	۲/-/-

اشتہار برائے شادی کم از کم چار روپے فی اشاعت

ادارہ

کیا آپ کا گھران کتابوں سے خالی ہے

روحوں کے کرشمے: مرنے کے بعد روحیں کیا کام کرتی ہیں۔ اس کتاب سے معلوم ہوگا کہ بزرگ ہم سے جدا نہیں ہوتے وہ آس پاس ہی ہیں۔ لیکن ہم ان سے بات چیت کرنے کی لیاقت نہیں رکھتے لیکن غمزدوں کو یہ معلوم کرنے سے ضرور تسکین ہوگی کہ روحیں بوقت ضرورت خود ہم سے ملنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس کتاب میں روحوں کے سچے حالات بیان کئے گئے ہیں جو اسقدر دلچسپ اور سنسنی خیز ہیں کہ جب تک کتاب ختم نہ ہو جائے۔ ہاتھ سے رکھی نہیں جاتی۔ لیکن رات کے وقت تنہائی میں نہ پڑھیں۔ قیمت ۱۲؍

روح القرآن: قرآن مجید کلام مجید کی کلید ہے۔ دنیا کی کسی زبان میں ایسی جامع کلید موجود نہیں بیرون ہند کے سکالر بھی اسے منگا منگا کر حرز جان بنا رہے ہیں کلام مجید کے سمجھنے اور یاد رکھنے کے لئے یہ بہترین ذریعہ ہے پہلے حصہ میں قرآن پاک کے مضامین کی فہرست موجودہ زمانہ کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر دی گئی ہے۔ دوسرے حصہ میں مشکل الفاظ کے تخرج اور معنے۔ تیسرے میں صورتوں کے عنوانات اور ان کے مضامین کے خلاصے درج کئے گئے ہیں اور نشان نزول دیئے گئے ہیں۔ اور بھی خوبیاں ہیں۔ ہر چیز پارہ سورۃ اور آیت کی ترتیب سے دی گئی ہے کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئے۔ قیمت ۸؍

ماں بچہ کی نگہداشت: گھر گھر بچوں کی بے وقت موت اور ماؤں کی خرابی صحت کا کہرام مچا ہوا ہے۔ ان کی خانگی تکالیف نے ہماری زندگی واقعی اجیرن کر دی ہے۔ یہ کتاب زخمی دلوں کے لئے مرہم اور غمزدوں کے لئے تریاق کا تعویذ ہے۔ ان تکالیف سے بچنے کے لئے اس کتاب کو پڑھیں اور ملکی و قومی خدمت کرنی ہو تو منگا منگا کر غریبوں میں مفت بانٹیں۔ تیسرا ایڈیشن پہلوں سے کہیں ضخیم اور مفید ہے۔ قیمت ۸؍ مع محصول ٹکٹ بھیجئے میں کفایت رہتی ہے۔

رفیق زمیندار: بلکہ یہ سب کا بہترین رہبر ہے تعلیمی و اصلاحی کتاب ہے۔ تیسرا ایڈیشن ہے سب پہلوں سے جدا گانہ چیز ہے۔ ہنستا گاتا خانوں میں منگائی جا چکی ہے۔ دیہاتی زندگی کو بہتر بنانے کی تدابیر پہلے حصہ میں ہیں باقی حصوں میں تعلیم حفظان صحت سرمایہ اندوزی مویشیوں کی پرورش اور ان کی دیکھ بھال۔ زراعت پر نہایت مفید مضامین دئے گئے ہیں شہری اور دیہاتی باشندوں کو یکساں مفید ہے۔ قیمت ۱۲؍

سنگھار خانہ: خوبصورتی اور تندرستی رہنے کی بہترین ہدایات۔ ہندوستانی معاشرت اور ایشیائی شرم و حیا کو ملحوظ رکھتے ہوئے درج کی گئی ہیں۔ تصویریں بھی ہیں اور سرورق عمدہ ہے۔ بیویوں کے لئے بہترین تحفہ ہے اور گھر میں رکھنا مسرت بخش خانہ داری کا ضامن ہے۔ قیمت ۱۲؍

یہ سب کتابیں مسلمہ کے عاصی نامہ نگار مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کی تصنیف و تالیف ہیں۔ ہر کتاب کی لکھائی چھپائی وغیرہ عمدہ اور سب کا محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ بوقت فرمائش رسالہ یا اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

مولوی محمد قمر پبلشر سلسلہ سرمایۂ اطفال گڑگانوہ۔ پنجاب۔

سائیں فضل شاہ صاحب کی لاثانی ایجاد

اکسیر نمبر ۴۴

یہ جڑی بوٹی کا جوہر امراض جلدی کی تیر بہدف دوا ہے مثلاً بواسیر۔ نواسیر بھگندر۔ داد چنبل۔ ناصور۔ خارش۔ گنج۔ جلے یا چوٹ کے زخم درد کان۔ پٹھوں کی کمزوری۔ نمونیہ۔ درد پسلی نیز یا فرنگ کے زخم۔ باؤلے کتے۔ سانپ بچھو بھڑ مچھر وغیرہ زہریلے جاندار کے کاٹے پر مسیحائی اثر دکھاتی ہے۔ وقت پر کثیر اخراجات اور پریشانی سے بچائیگی۔ نازک درجہ۔ جگر پر درد کی پھریری یا ٹھنڈ جائے اور دوسری جگہ مالش سے جذب کیجائے بالکل بے ضرر ہے فیض علی کی خاطر ایک ونس کی شیشی صرف ۸ر۔ اگر مفید ثابت نہ ہو تو قیمت واپس۔

اکسیر نمبر ۴۳

نور بصر۔ بھی آپکی ایک لاجواب ایجاد ہے جسکے روزانہ یا دوسرے چوتھے روز کے استعمال سے آنکھ کی کوئی بیماری عود نہیں کر سکتی۔ جسم انسانی میں آنکھ ہی کو زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ جب اپنی غفلت سے اسمیں کچھ خرابی پیدا ہو جاتی ہے تو قدر عافیت معلوم ہوتی ہے۔ نور بصر بینائی کو عمر بھر قائم اور خراب آنکھوں کو چند روز میں پاک و صاف کر دیگی۔ آزمائش شرط ہے۔ فیض عام کی خاطر قیمت نسبت تولہ جو سال بھر کو کافی ہے صرف ۸ر۔ پوشیدہ امراض کا بذریعہ خط علاج مریضوں کا خدا کے فضل سے کامیابی کیا جاتا ہے۔ جواب طلب امور کیلئے ٹکٹ ارسال کریں۔

ناظم دار الشفاء روحانی متصل سول ہسپتال جالندھر شہر پنجاب

لڑکیوں اور عورتوں کو کپڑوں کی سلائی کا طریقہ سکھانے والی بہترین کتاب

استاد درزیاں

وہ یہ کتاب ہے کہ جس کو موجودہ زمانے کے ہر فیشن کا کپڑا سینے اور کاٹنے والے ایک نہایت ہی مشہور اور کاریگر درزی نے مرتب کیا ہے۔ اس کتاب میں ہر قسم کے مردانہ اور زنانہ اور بچوں کے کپڑوں کے نام پیمائش اور کپڑے کی کاٹ اور کپڑے کی بناوٹ اور سینے کے طریقے نقشے بنا کر اور انچوں کے نشان لگا کر ایسے آسان طریقے سے بتلائے ہیں کہ معمولی لکھی پڑھی بیبیاں اور لڑکیاں اس سے بآسانی ہر قسم کا کپڑا تیار کر سکتی ہیں۔ ہر کپڑے کی تیاری کے طریقے بنا کر تصویر دیکر سمجھا کر دکھایا گیا ہے۔ سائز کلاں قیمت ایک روپیہ ۸ر علاوہ محصول ڈاک۔ فہرست کتب و جنتری ۱۹۳۷ء مفت۔

مینیجر قریشی بک ایجنسی۔ فاروق گنج۔ لاہور

یار غار مفت

انجمن رفیق الاسلام گڑگانوہ کی سلک مروارید کا پندرھواں دانہ "یار غار" جیبی تقطیع کے ۱۳۰ صفحوں پر شائع ہو گیا ہے۔ زبان سادہ اور دلکش ہے اس میں حضرت ابوبکرؓ خلیفہ اول کے حالات زندگی ہیں۔ اسکے پڑھنے سے آدمی کو معلوم ہوتا ہے کہ جب مصیبتوں نے چاروں طرف سے گھیر رکھا ہو تو آدمی اپنے ہوش و حواس قائم رکھ کے ہمت و حوصلہ سے کام کرتا ہے تو مصیبت کے بادل پھٹ جاتے ہیں اور کامیابی اور کامرانی چاروں طرف سے آ کے ہاتھ چومتی ہے۔ یہ رسالہ ایک آنہ کے ٹکٹ پتہ ذیل پر محصول ڈاک کیلئے بھیجنے سے مفت مل سکتا ہے۔ اس سے سابقہ رسالے رسول جہاں (۱۰۰ صفحہ) اور تحفہ اسلام (۱۴۴ صفحہ) بھی منگانے ہوں تو تینوں کے لئے دو آنے کے ٹکٹ بھیجیں۔

محمد ظفر وکیل۔ گڑگانوہ۔ پنجاب

دنیا بالکل آرام کی جگہ نہیں۔ نہ ایک شخص کے لئے پیدا
کی گئی ہے اور ہمارا دل کسی بات کو کتنا ہی اچھا کیوں نہ خیال
کرے یہ ضروری نہیں کہ وہ چیز ہمارے ہاتھ دی جائے۔ دنیا
میں تکلیفیں غلط عادتوں دوسروں کے ساتھ غلط رویہ اور
برتاؤ اپنے آپ کو کچھ سمجھنے اور دوسروں میں فضول نقص
نکالنے کی وجہ سے پہنچا کرتی ہے۔ آدمی دل کو سکون سے
رکھے اور پریشان نہ ہو اور ان غلطیوں کی اصلاح کرے دنیا
کی بیشتر تکلیفیں ذراسی دیر میں دور ہو جائیں گی۔ بچپن میں
پہلے مدرسہ جانا اور پڑھنا لکھنا کتنی مصیبت معلوم ہوتا تھا
اس زمانہ میں چھوٹی چھوٹی باتیں آفت معلوم ہوا کرتی تھیں
اب ان پر ذرا غور کرو تو ہنسی آتی ہے۔ یہی حال [illegible]
جو بات اس وقت سخت تکلیف دہ [illegible]
گزر جانے کے بعد ہمیں یہ بات بالکل ہلکی معلوم ہوگی
اپنے اوپر افسوس ہوگا کہ ہم بھی کیسے بیوقوف تھے کہ [illegible]
رنج کیا اور خواہ مخواہ جان کو گھلایا۔

روزمرہ کی بہت سی باتیں جو رنج و فکر بن جایا کرتی ہیں
یا تو ایسی ہوتی ہیں جن سے آدمی بچ نہیں سکتا یا ان کا علاج کر سکتا
ہے ایک عقلمند نے کہا ہے کہ جتنی طاقت دنیا کے آدمی ذرا ذرا سی
بات کا بتنگڑ بنانے کے ضائع کرتے ہیں [illegible]

تو اس سے سلطنتیں آسانی سے بن اور بگڑ سکتی ہیں ہمیں چاہئے کہ
ہم طبیعت میں صبر و توکل پیدا کریں جس کا ہمیں ہمارے مذہب نے
سخت حکم دیا ہے۔ یہ سمجھیں کہ دنیا پہلے ہی تکلیف کی جگہ ہے ہم
خود اپنے لئے نئی مصیبتیں کیوں کھڑی کریں۔ تکلیفوں کو خوشدلی
سے برداشت کریں۔ کوئی فقرہ کسی نے کہہ کے جائے تو [illegible] نہیں
محض لکھیں کہ اس نے اتنی دفعہ یہ بات فضول کہی۔ کوئی شیخی مارے
تو [illegible] کہ یہ دنیا شیخی اور گھمنڈ کی جگہ ہے یہ شخص مجبور ہے جب
سونے لگیں دل سے ہر بات نکال دیں [illegible] اور رنج و غم
کا تو ذکر کیا۔ آج گزر گئی ہے کل آئیگی ہمارے سوچنے بچانے
سے جو بات ہو چکی ہے پلٹ نہیں سکتی اور واقعات اسی طرح
آتے جاتے [illegible] اور ناکامی سے
[illegible]

چٹکلے

[illegible] کا نہایت کم [illegible]
اور پیروں پر چھڑکنے سے مچھر پاس نہیں آتے یا چند
قطرے [illegible] سائٹرونیلا [illegible]
مٹی کا تیل چار اونس [illegible] سرسوں کا تیل دو اونس۔
تینوں کو ملا کے رکھیں۔ سائٹرونیلا کی بو [illegible] تینوں کی بدبو کو دبا لیتی
ہے۔ اس سے بھی مچھر پسو اور کھٹمل پاس نہیں آتے۔

انجمن اردو پنجاب

شعبۂ نسواں کا [illegible] جلسہ

انجمن اردو پنجاب کے شعبۂ نسواں کا دوسرا جلسہ [illegible] مئی کی شام کو "المنظر" میں منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل خواتین نے



[illegible]

[illegible]

کنوؤں کی منڈیریں اچھی طرح بنی ہیں۔ فالتو پانی کو نالیوں کے ذریعہ چھوٹے باغ میں پہنچا دیا گیا ہے۔ کنوئیں پر عورتوں کے نہانے۔ کپڑے دھونے اور بچوں کو نہلانے کے لئے پردہ دار جگہ بنی ہوئی ہے۔

کنوؤں پر مویشیوں کے پانی پینے کو یا تو علیحدہ حوض بنے ہیں۔ اور یا اس مقصد کیلئے عمدہ تالاب بنائے گئے ہیں۔ ٹیں نہر سے صاف پانی جمع کیا جاتا ہے اور ان میں بارش یا آبادی کا گندہ پانی اکٹھا نہیں ہو سکتا۔ کھڈوں کا بہت عمدہ انتظام ہے۔ اکثر گھروں میں ایک ہفتہ وار اخبار آتا ہے۔ ایک ریڈنگ روم قائم ہے جس میں ایک چھوٹی سی لائبریری ہے۔ اور اس لائبریری میں کھیتی باڑی اور دوسری مفید اور عام دلچسپ باتوں کے متعلق کچھ رسالے اور عمدہ عمدہ کتابیں رکھی ہیں ایک ریڈیو سیٹ بھی لگا ہے ہر قسم کی امداد باہمی کی انجمنیں موجود ہیں۔ پنچایت گاؤں کا انتظام کرتی ہے ایک امداد باہمی کی انجمن کے وسیلہ سے طبی امداد اور تربیت یافتہ دائی کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ کھلی جگہوں میں درخت لگے ہیں غرض ہر جگہ رونق اور صفائی کا منظر ہے۔

اب گھروں کو دیکھئے۔ سب روشن اور ہوادار ہیں۔ دیواروں پر تصویریں اور سجاوٹ کی دوسری چیزیں لگی ہیں جنہیں دھوئیں سے سیاہ نہیں ہر ایک چولھے پر دھوئیں کی چمنی بنی ہے۔ دودھ کو بھوسے کے بکس میں گرم رکھا جاتا ہے اور انھیں اُپلوں کی نرم آنچ پر نہیں رسنے دیا جاتا۔ باہر صحن میں پھول لگے ہیں بچے صاف ستھرے اور ضبط کے پابند ہیں۔ تندرست اور خوش و خرم ہیں۔ لڑکے لڑکیاں سب سکول جاتے ہیں۔ انکے کانوں کو چھیدا نہیں گیا اور نہ ہی انکے بدن زیور سے لدے ہوئے ہیں۔ ماں عمدہ قسم کا کھانا پکاتی ہے کپڑے سی سکتی ہیں اور انکی مرمت کر سکتی ہے۔ وہ معمولی دوائیں جانتی ہے۔ اور انھیں استعمال کرتی ہے وہ پڑھ لکھ سکتی ہے اسکے پاس اپنی اور اپنے بچوں کی دلچسپی کیلئے اور گھریلو باتوں کے متعلق چند کتابیں پڑی ہیں وہ عورتوں کی انجمن یا اسی قسم کی کسی اور مجلس کی ممبر ہے۔ اسکے کپڑے اور زیور سیدھے سادے مگر عمدہ ہیں اور اس مذہن پر اپنی حیثیت کے مطابق روپیہ خرچ کیا ہے۔ اسکا خاوند گھر کے اور زمینداری کے کاموں میں دلچسپی لیتا ہے۔ اور کبھی بیکار نہیں بیٹھتا۔ گھر کھیتوں اور گاؤں کو بہتر بنانے کیلئے کچھ نہ کچھ کرتا ہی رہتا ہے وہ ان تمام سوسائٹیوں کا ممبر ہے جن کا ذکر اوپر آچکا ہے وہ اپنی اور اپنے بچوں کی خاطر کھیلوں اور ہر ایسی کوشش میں جو لوگ اس گاؤں کی تفریح یا ترقی کیلئے کر رہے ہیں۔ بہت دلچسپی لیتا ہے۔ وہ اپنا روپیہ یا تو سیونگ بنک میں جمع کراتا ہے اور یا اس نے قرضہ کی انجمن امداد باہمی کیساتھ حساب کھول رکھا ہے اسکے تمام کنبے کو مناسب وقت پر ابتدائی اور دوبارہ ٹیکا لگا ہوا ہے گھر کے تمام لوگ مسہریاں استعمال کرتے ہیں اسکی بیوی نے دوسری دوائیوں کیساتھ کونین بھی رکھی ہوئی ہے

اگر کوئی کہے کہ یہ خیالی تصویر ہے تو میں ماننے کو تیار نہیں۔ یہ تمام باتیں پنجاب میں موجود ہیں کچھ ایک جگہ اور کچھ دوسری جگہ۔ البتہ سب کی سب ایک جگہ اکٹھی کسی گاؤں میں نہیں پائی جاتیں یہ ہے رہنے سہنے کا اعلیٰ معیار۔ اور یہ ہے اصلاح دیہات کی اصل تعریف۔ کیا آپ اس معیار سے گرنا گوارا کریں گے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کو یہ کام آتا ہو تو وہ براہِ مہربانی مجھ کو بذریعہ "مسلم" مطلع فرمائیں ازحد ممنون ہوں گی۔ میرے دماغ میں بوجہ گرمی ہر وقت درد رہتا ہے۔ آنکھوں کے نیچے اندھیرا معلوم ہوتا ہے۔ دفعۃً بیٹھے سے اٹھنے پر سر میں چکر آجاتا ہے کوئی دماغی کام نہیں کر سکتی بہت کچھ علاج کر چکی ہوں۔ اگر کوئی بہن یا بھائی کسی آزمودہ نسخہ سے بذریعہ "مسلم" مطلع فرمائیں تو ممنون نوازش ہوگی۔ لیکن نسخہ بہت آسان ہو۔ سیدہ ن۔ ح۔ خاتون۔

ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو کپور تھلہ میں ایک زنانہ جلسہ نہایت ہی شان و شوکت کے ساتھ ہوا۔ جلسہ کی منتظم اہلیہ غازی محمد عثمان اور اہلیہ اسلام الحق کی تھیں۔ اور جلسہ کی صدر اہلیہ ظفر حسین صاحب اشک بی اے تھیں۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ جلسہ بہت کامیاب ہوا۔ اور بہنوں نے نہایت دلچسپ تقریریں کیں خاکسار نے بھی کچھ عرض کیا تھا۔ جلسہ میں ساٹھ ستر عورتیں آئیں۔ آپ بہنیں دعا کیجئے آئندہ ہمیشہ اس سے زیادہ ترقی ہو اور اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اپنی اور اپنے پیارے حبیب کی محبت عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار نوری بیگم دختر غازی محمد عثمان کپور تھلہ۔ خریداری نمبر ۲۹۶

یہ خبر نہایت مسرت سے سنی جائے گی کہ بیگم حسن عبدالرشید خاں صاحب گجرات کے ہاں خدا نے ۵ مئی سنہ حال کو بیٹا عنایت کیا ہے (نامہ نگار)

مسلم کے ایک خریدار کے سوال کے جواب میں عرض ہے کہ بالوں کو مضبوط کرنے۔ گرتے بالوں کو روکنے اور سفید بالوں کو سیاہ۔ چمکدار۔ لانبے اور گھنے کرنے کیلئے "شمیم بہار" روغن مقوی دماغ ساختہ دی ایسٹرن مینوفیکچرنگ ورکس کراچی۔ جس کے واحد تقسیم کنندگان محمد یعقوب حاجی ایوب اینڈ سنز بولٹن بازار صدر۔ کراچی ہیں جہاں سے "شمیم بہار" ایک روپے کی ایک بوتل دستیاب ہو سکتی ہے۔ علی محمد اسمٰعیل ساکرانی۔

کسی بہن نے مسّوں کا علاج دریافت کیا ہے جو درج ذیل ہے۔ ایک تولہ ہلدی پسی ہوئی۔ ایک عدد لیموں کے پانی میں ملا کر دھوپ میں رکھ دیں۔ جب سوکھ جائے تو سنگترے کا چھلکا سوکھا ہوا۔ دو تولے سرسوں سفید دو تولے مغز کدو ایک تولہ۔ اس میں شامل کر کے سب چیزوں کو خوب پیسیں۔ جب باریک ہو جائیں تو بکری کا دودھ ایک چھٹانک شامل کر کے خشک کریں۔ پیسہ پیسہ بھر وزن کی ٹکیہ بنا لیں۔ صبح شام ایک ایک ٹکیہ دہی میں ملا کر چہرہ پر ملا کریں۔ اور آدھ گھنٹہ بعد منہ کو دھوئیں آٹھ دس روز کے استعمال سے چہرہ کے تل اور داغ وغیرہ دور ہو جائیں گے۔ خریداری نمبر ۲۹۵۹۔ امرتسر۔

ایک گاؤں والی بہن نے اپنے اوپر والے لب پر روئیں اگنے کی شکایت ظاہر کی ہے۔ آپ روئیں نوچنے کی چمٹی جس سے پربال وغیرہ نوچے جاتے ہیں منگوالیں۔ ہر جگہ شفاخانہ میں مل سکتی ہے غالباً بارہ آنے میں ملے گی اس سے روئیں نوچ کر افیون اور سرکہ کا لیپ کریں۔ انشاء اللہ پھر روئیں نہ اگیں گے۔ زینب صاحبہ بھی اپنی عزیزہ کی پیشانی کے روئیں اسی سے دور کر سکتی ہیں

جن بہن صاحبہ نے افریقہ سے داد کی شکایت ظاہر کی ہے وہ ذیل کا مجرب اور آزمودہ نسخہ استعمال فرمائیں۔

سرپھوکا	مرچ سیاہ	دہی
۲ ماشہ	دس عدد	نصف پاؤ

سرپھوکے اور سیاہ مرچ کو باریک پیس کر دہی میں پھینٹیں

[illegible]

کہ یہ بد بو ان ہی ننھی ننھی ہستیوں کی وجہ ہے۔ جس طرح گندے پانی میں جراثیم دکھائی دیتے ہیں اس طرح انسان کے اندر سے جو مختلف رطوبتیں بیماری کی حالت میں بیمار کے اندر سے نکلتی ہیں ان میں مختلف جراثیم پائے جاتے ہیں۔ یہ جراثیم نہایت ہی چھوٹے ہوتے ہیں۔ عموماً ان کی لمبائی ۱/۸۰۰۰ انچ اور موٹائی ۱/۲۵۰۰۰ انچ ہوتی ہے یہ کھاتے پیتے اور بڑھتے ہیں۔ دوڑتے بھاگتے پھرتے ہیں۔ گرمی سردی کو محسوس کرتے ہیں۔ غرضیکہ زندگی کے سب نشانات ان میں موجود ہیں۔

مندرجہ ذیل بیماریاں جراثیم سے پیدا ہوتی ہیں۔

تپ دق۔ ملیریا۔ ہیضہ۔ پلیگ۔ چیچک۔ خسرہ۔ محرقہ بخار وغیرہ۔ غرضیکہ ۹۰ فیصدی بیماریاں انہیں جراثیم کے ذریعے پیدا ہوتی ہیں۔

ان بیماریوں کا علیحدہ علیحدہ مفصل ذکر ہم آئندہ مہینے سے شروع کریں گے۔ (باقی)

نقد و نظر

رسالہ پیام ادب لاہور۔ یہ اسلامی و ادبی ماہنامہ لاہور سے شیخ برکت علی اینڈ سنز ایجوکیشنل پبلشر کشمیری بازار لاہور نے ماہ اپریل سے نکالنا شروع کیا ہے۔ جس کی ادارت ملک کے مشہور ادیب و مستند شاعر جناب نشتر جالندھری کے مبارک ہاتھوں میں سونپ دی ہے اس رسالہ کا علمی معیار محتاج بحث نہیں ہو سکتا جبکہ مدیر جناب نشتر ایسے مسلم الثبوت استاد ہوں جن کی علمی قابلیت۔ صحافت کا تجربہ اور زور تحریر کا ایک زمانہ معترف ہو۔ اگر مالکان دلجمعی اور استقلال سے اپنے مشن پر گامزن رہے تو یہ ماہنامہ ایک دن خاص رتبہ حاصل کرے گا۔

رسالہ کا سائز اور اس کی ضخامت مسلم کے برابر ہے۔ سرورق رنگین اور خوشنما۔ سالانہ چندہ والیان ریاست سے بارہ روپے۔ امرا سے پانچ روپے۔ عوام سے ایک روپیہ

اچھے گیت: میاں عبدالمجید صاحب ایڈیٹر رسالہ ہونہار لاہور ایک عرصہ سے بچوں کے لئے قابل قبول ادبی سرمایہ پیش کر رہے ہیں۔ ان کی آخری کوشش "اچھے گیت" کے نام سے حال ہی میں شائع ہوئی ہے جو اخلاقی گیتوں پر مشتمل ہے۔ گیتوں کے لئے بہت سادہ اور ہلکی زبان کی ضرورت ہے جو غیر مانوس الفاظ اور فارسی تراکیب سے بچ کر بولی جائے۔ اور ان گیتوں میں ایسی ہی زبان استعمال کی گئی ہے۔ چونکہ گیتوں کی کثرت عموماً ہندی زبان ہی میں ہے اس لئے ہندی الفاظ ان گیتوں میں کافی ہیں۔ مگر وہ عام استعمال میں آتے ہیں۔ اسی لئے ہم سمجھتے ہیں کہ مجموعہ بلا تکلف بچوں کے ہاتھوں میں دیا جا سکتا ہے۔ قیمت مجلد ۸/۔ غیر مجلد ۴/۔

ملنے کا پتہ

ہونہار بک ڈپو۔ ریلوے روڈ۔ لاہور

جب کوئی شے ہمارے جسم میں داخل ہو کر ہمارے جسم کا حصہ بن جاتی ہے۔ وہ جسم کو نشوونما دیتی ہے۔ جسم اس کے کھانے سے بڑھتا ہے اس کو خوراک کہتے ہیں۔ اگر کوئی شے جسم میں داخل ہو کر جسم کا حصہ نہیں بن سکتی تو جسم کو تکلیف دیتی ہے۔ جسم اس کو باہر نکالنے کی کوشش کرتا ہے اور اس جدوجہد میں جسم کو دکھ ہوتا ہے اور وہ تکلیف محسوس کرتا ہے۔ اس کا نام بیماری ہے۔ اگر بیماری کے اسباب معلوم ہو جائیں تو اس کی روک تھام آسان ہو جاتی ہے۔ انسان کو پتہ ہے کہ آگ میں ہاتھ ڈالنے سے ہاتھ جل جائے گا۔ یا تیز اوزار سے انگلی کٹ جائے گی۔ وہ ایسا فعل کرنے سے پرہیز کرتا ہے۔ اس طرح اگر اس کو یہ بھی پتہ چل جائے کہ جلنے کی طرح دوسری بیماریاں کیسے پیدا ہوتی ہیں۔ وہ ضرور ان سے بچنے کی کوشش کرے گا۔

بہت سی بیماریاں ایسی ہیں جن کے اسباب معلوم ہیں۔ چند ایسی بیماریاں بھی ہیں جن کے اسباب ڈاکٹروں کو بھی معلوم نہیں۔ آج ہم ان بیماریوں کا ذکر کریں گے۔ جن کے اسباب معلوم ہیں اور ان سے بچنے کے ذریعے بھی۔

متعدی بیماریاں

ان کو چھوت کی بیماریاں بھی کہتے ہیں۔ یہ اس لئے ان کو کہا جاتا ہے کہ یہ بیماریاں ایک بیمار سے دوسرے تندرست انسان کو لگ جاتی ہیں۔ متعدی بیماریاں مختلف اقسام کے جراثیم سے پیدا ہوتی ہیں۔

پیشتر اس کے کہ متعدی بیماریوں کا ذکر کریں مناسب ہوگا کہ مختصر طور سے ان جراثیم کا بھی بیان کر دیں۔ ڈاکٹر پاسچر یورپ کا ایک سائنسدان انیسویں صدی کے آخر میں ہو گزرا ہے۔ اس نے پہلے پہل ۱۸۶۵ء میں خوردبین کے ذریعے معلوم کئے اور یہ بتایا کہ جراثیم بیماری پیدا کر سکتے ہیں۔

جراثیم دو قسم کے ہیں۔ قسم اول جو کہ جانوروں اور انسانوں میں بیماری پیدا کرتے ہیں۔ دوسری قسم کے جراثیم وہ ہیں جو کہ جانوروں پودوں اور انسانوں کے لئے مفید ہیں۔ نہ صرف مفید ہیں بلکہ حیوانات اور نباتات کی زندگی کا دارومدار ہی ان جراثیم پر ہے۔ دودھ سے جو دہی جمتا ہے وہ ان جراثیم کی ہی مہربانی ہے پودوں کی کھاد بھی یہ ننھی ننھی جانیں بناتی ہیں۔ شراب۔ سرکہ وغیرہ کے عمل میں بھی یہی جراثیم کام کرتے ہیں۔ غرضیکہ ہزاروں ایسے عمل ہیں جو ان کے بغیر نہیں ہو سکتے۔ اور سائنسدانوں نے ان کے خواص جان کر بہت فائدہ اٹھایا ہے۔

دوسری قسم کے جراثیم جو بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ ان کا ذکر آج ہم کریں گے۔

جراثیم کے معلوم ہونے سے پہلے طبیبوں اور ڈاکٹروں کی متفق رائے تھی کہ بیماری تعفن سے پیدا ہوتی ہے۔ کسی نہ کسی وجہ سے جب جسم کے اندر مادہ کی کمی یا بیشی سے گندہ مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ تو اس کا نام بیماری ہے۔ یہ بالکل درست ہے۔ لیکن یہ گندہ مادہ کہاں سے آتا ہے اور کیسے پیدا ہوتا ہے۔ اس کو وہ ظاہر نہیں کر سکتے تھے۔ پانی پڑا رہنے سے بدبو دینے لگ جاتا ہے۔ اس بات کو ہم بتا سکتے تھے۔ لیکن یہ بدبو کیسے پیدا ہوئی۔ یہ ہمیں خوردبین کے زمانے سے پہلے پتہ نہیں تھا۔ خوردبین کی ایجاد کے بعد اور ڈاکٹر پاسچر کی مہربانی و کوشش سے ان جراثیم کی معلومات کے بعد ایک دسویں جماعت کا لڑکا بھی خوردبین کے نیچے گندے پانی میں چھوٹے چھوٹے جراثیم بھاگتے ہوئے دیکھ سکتا ہے اور وہ بتا سکتا ہے

اندھی لڑکی کی آرزو

(جناب لطیف اسلم قادری جالندھری)

روپیہ پیسہ کے دلدادگان اور دولتمند بننے کے خواہشمند ضرور
کہہ اٹھیں گے کہ "یہ اندھی لڑکی کتنی بے وقوف ہے"۔
اسکا توازن دماغی ٹھیک نہیں جو یہ بہکی بہکی باتیں کر رہی ہے۔
بھلا اس اندھی کو روپے پیسوں سے کیوں اتنی نفرت ہے۔
وہ لوگ اپنی زبان سے' اپنے خیال سے' جو جی چاہے کہتے
رہیں۔
مجھے بنگلے اور موٹریں بھیجتے رہیں لیکن
مجھے تو یہ خواہش ہی نہیں کہ مالدار ہو جاؤں۔ مال و دولت
سے رنگ رلیاں مناؤں اور بڑے مزے کی زندگی بسر کروں۔

بلکہ
میرے دل میں ایک تمنا ہے۔
وہ کونسی؟
بس یہی کہ خدا مجھے آنکھوں کی روشنی بخش دے۔
ہمیشہ کے لئے؟
نہیں نہیں!
صرف ایک لمحہ کے لئے۔
تاکہ
میں اپنی پیاری ماں کا چہرہ دیکھ سکوں۔

بیماریاں اور ان کے اسباب (سلسلہ نمبر۱)

جناب ڈاکٹر رام رکھا صاحب انچارج ٹیوبرکلوسس ڈسپنسری

صحت یا تندرستی جسم کی اس حالت کا نام ہے۔ جب جسم کے مختلف اعضا اپنا اپنا فعل آسانی سے بغیر دکھ درد کے سرانجام دیتے ہیں اور جسم اس بات کو محسوس ہی نہیں کرتا کہ یہ فعل کیسے ہو رہا ہے تندرستی کی حالت میں انسان خوش وخرم رہتا ہے۔ بھوک لگتی ہے کام کرنے اور کھیلنے کو جی چاہتا ہے۔ حواس خمسہ اور دل و دماغ تروتازگی کی حالت میں رہتے ہیں۔ نیند خوب آتی ہے۔ جسم میں کسی جگہ درد نہیں ہوتا۔ یہی چند نعمتیں ہیں جو ہر ایک انسان چاہتا ہے اور یہ صرف تندرست آدمی کو ہی میسر ہو سکتی ہیں۔ اس لئے کہا ہے کہ "تندرستی ہزار نعمت ہے" لاکھوں روپیہ خرچ کرنے پر بھی امیر آدمی کو نیند میسر نہیں ہوتی۔ دولتمندوں کے پاس ہر ایک آسائش کا سامان ہوتے ہوئے بھی صحت کے معدوم ہونے سے بھوک اڑ جاتی ہے اور لذیذ سے لذیذ کھانا بھی ان کو خوش نہیں کر سکتا

خیابانِ مُسلمہ

(ایک نوآموز شاعرہ شاہ جہان بیگم صاحبہ کے قلم سے)

واہ کیا شیریں سخن ہے مسلمہ + رونقِ بزمِ زمن ہے مسلمہ
بوئے گلہائے چمن ہے مسلمہ

روشنیٔ علم سے لبریز ہے + تیرا ہر ہر لفظ عبرت خیز ہے
نغمہ فردوسِ فن ہے مسلمہ

پیارا پیارا شیریں شیریں اور حسیں + خوبصورت مہ جبیں پردہ نشیں
بس حقیقت میں دلھن ہے مسلمہ

تو ہر ایک گھر میں ہر ایک محفل میں ہے + اور تری توقیر سب کے دلیں ہے
مجھ کو اب تیری لگن سے مسلمہ

ہاں غریبوں کی مدد کرتا ہے تو + کس قدر اچھا مجھے لگتا ہے تو
قوم پہ سایہ فگن ہے مسلمہ

لغو باتوں سے نیکیوں تو پاک ہو + جب دیدہ صاحبِ ادراک ہو
بالیقیں لعلِ یمن ہے مسلمہ

تیرے دم سے فیض پاتا ہے جہاں + ہم سبھوں پہ ہے تو کتنا مہرباں
اک مجسم انجمن ہے مسلمہ

رحمتِ حق تجھ پہ ہو اب بے شمار + اور تو پھولے پھلے لیل و نہار
یہ دعائے خستہ تن ہے مسلمہ

شہ جہاں رب العلیٰ سے کر دعا + مسلمہ کی دہر میں پھیلے ضیا
تجھ سے خوش سارا وطن ہے مسلمہ

کے ساتھ قہر الٰہی سے بری طرح ہلاک ہوا ؎

پسر نوح با بداں بنشست ∴ خاندان نبوتش گم شد

(۲) ایسا ہی حضرت لوط علیہ السلام کی جورو جو پیغمبر الٰہی کی زوجہ ہونے کی رو سے اس امر کی مستحق تھی کہ دینداری اور پرہیزگاری کا اعلےٰ نمونہ بن کر امہات المومنین کہلانے کے قابل ہوئی۔ صحبت بد کے باعث قہر الٰہی کا مورد گردانی گئی۔ سچ ہے۔ ؏

با بداں صحبت ہلاک جان بود

حکما کا قول ہے کہ بے دین دوست کی ہمنشینی کی بجائے سانپ سے آشنائی کر لینا بہتر ہے کیونکہ سانپ کی ہمنشینی سے فقط جان جانے کا خطرہ ہے۔ برخلاف اس کے بے دین کی صحبت سے ایمان کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ اسی کو ایک بزرگ نے یوں نظم کیا ہے ؎

ترا گر بود مار قاتل قریں

ازاں بہ کہ بے دیں بود ہمنشیں

ایک اردو شاعر نے اسی کو یوں ادا کیا ہے: ؎

گر و سانپ سے پیار بدین کے بدلے

وہ ہے جان کا دشمن یہ ایمان کا دشمن

صحبت کا اثر اٹل ہے اور فقط نوع انسانی تک ہی محدود نہیں بلکہ جمادات اور حیوانات بھی نیک و بد سے اثر اخذ کرتے ہیں جس طرح انسان سفاک اور خونریز مصاحب سے سفاکی اور مردم دری کا خوگر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جنگلی درندے انسانی صحبت میں رہ کر اپنے عادات درندگی کو متروک کر کے مردم صفت ہو جاتے ہیں ؎

صحبت بد سے بنی آدم بنیں درندہ وحش

حسنِ صحبت سے پلنگ و گرگ ہوں مردم خصال

یہی حال ذی ارواح کا ہے۔ مثلاً جس کپڑے میں ہینگ کا ٹکڑہ باندھ دینگے وہ ہینگ کی بدبو سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہے گا اور جس کاغذ میں چند رے مشک رکھ چھوڑیں گے وہ اس کی خوشبو اخذ کئے بغیر نہ رہیگا۔ غرض انسان ہو یا حیوان، جاندار ہو یا بے جان، ہر ایک چیز صحبت کا نیک و بد اثر قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ لہٰذا مومن کے لئے لازم ہے کہ بری صحبت سے احتراز کرے۔ مخالفین اسلام و دشمنانِ دین کی ہمنشینی سے کنارہ کش رہے اور فاسد خیال، بدعقائد، غیر مقلد اور ملحد لوگوں سے متنفر رہے۔ ہمیشہ نیک، دیندار اور پرہیزگار اشخاص کی صحبت اختیار کرے۔ کیونکہ جس طرح سہاگہ سونے کو جلا دیتا ہے اسی طرح ایسے اشخاص کی صحبت نور ایمان کی ترقی کا باعث بنتی ہے۔ کسی شاعر نے اس سارے مضمون کا خلاصہ ایک شعر میں کر کے گویا کوزے میں دریا کو بند کر دیا ہے ؎

جو بروں کے پاس بیٹھے گا برا ہو جائے گا

نیک رہنے کے لئے نیکوں کی صحبت چاہئے

رضیہ بیٹی! یہاں مضمون ختم کرتی ہوں۔ دعا ہے خداوند کریم تمھیں نیک رہنے اور نیکوں کی صحبت اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ فقط

دعا گو

تمھاری استانی (رخ) از لاہور

چوہدری ایم۔ عبدالحق اختر جالندھری

کو یہ کہہ کر رخصت کر دیا۔" فکر نہ کیجئے۔ لڑکی عین اسی نگرانی میں رہے گی جو میری اپنی بچیوں کی ہوتی ہے۔"

ایک مہینہ بعد نزہت سے کام سیکھنے والی لڑکیوں میں تین کا اضافہ ہوگیا۔ اب وہ چالیس روپے ماہوار کماتی ہے۔ خوش و خرم ہے اور اپنی ماں کو دعائیں دیتی اور اس پر اللہ کی رحمت بھیجتی ہے۔ جس نے اسے ہنرمند بنا دیا اور آج وہ چچا کے ظالم پنجے سے نکل کر اطمینان کی زندگی بسر کر رہی ہے۔

سنا ہے کہ حاجی صاحب اس کے رشتے کی فکر میں ہیں۔ اور اس کی ماں کی اس کے چچا کو وصیت کے مطابق اسکے لئے کوئی دیندار لڑکا تلاش کر رہے ہیں۔ اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ اس کے باپ کی جائداد میں سے جس قدر حصہ مل سکے۔ نزہت کو دلوا دیں۔ خدا نزہت کی اور مدد کرے اور اپنی آئندہ زندگی آرام سے بسر کرے۔

استانی کا خط اپنی شاگرد کے نام

باسمہ

لاہور

مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۳۷ء

عزیزتی رضیہ طول عمرہا

وعلیکم السلام۔ تم نے اپنے گذشتہ خط میں دریافت کیا تھا کہ انسان کو کیسی صحبت اختیار کرنی چاہئے۔ میں اپنے اس خط میں تمہارے سوال پر روشنی ڈالنے کی کوشش کرونگی۔ سنو۔

جسطرح چمن کیلئے باغبان۔ ریوڑ کے لئے گلہ بان اور کھیت کے لئے کسان کی ضرورت ہے۔ اسی طرح سلامتی ایمان اور استقلال عقائد کے لئے صحبت نیک کا ہونا لازمی و لابدی ہے۔ جس باغ کا مالی نہیں تم خود خیال کرو کہ اس کی سرسبزی و شادابی کتنے دن رہے گی جس گلے کا شبان نہیں اس کا مخالفین کی دستبرد سے بچنا ایک امر محال ہے۔ اور جس کھیت کا کسان نہیں اس کا محفوظ و مصئون رہنا غیر ممکن اسی طرح جو شخص باوجودیکہ مذہب کا پکا۔ اسلام کا فدائی اور راسخ الاعتقاد تو ہے۔ لیکن بد مذہب۔ بیدین اور خبیث الخیال لوگوں کی مجالس میں جانے کا عادی ہے۔ اس کا اپنے خیالات و عقائد پر قائم رہنا محال ہے اور اَلصُّحْبَةُ مُؤَثِّرَةٌ کی حدیث شریف کے مطابق صحبت بد کے اثرات سے مامون رہنا ناممکن۔ ایسی صدہا نظائر اور ہزارہا مثالیں موجود ہیں جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کس قدر عالی خاندان اور شریف النسب لوگوں نے بد افعال اشخاص کی مصاحبت سے اپنا ستیاناس کر دیا اور کتنے زاہدوں۔ عابدوں اور خدا پرستوں نے صرف صحبت بد سے اپنے کئے پر پانی پھیر دیا۔ اس مختصر خط میں طوال طویل مثالوں کی گنجائش نہیں۔ لہذا صرف ایک دو مثالیں درج کرتی ہوں۔

(۱) حضرت نوح کے بیٹے کنعان نے کفار اشرار کی صحبت اختیار کرنے سے نہ صرف پیغمبری کی وراثت سے ہی ہاتھ دھویا بلکہ شرافت خاندانی اور نجابت نسبی کو بھی ڈبو دیا۔ اور آخر کار اپنے بے دین احبا

جہانوں کے پیدا کرنے والے ہی کا سہارا ڈھونڈنا اور صرف اسی کو اپنا کارساز سمجھنا۔ نماز اور صبر کے ساتھ خدا کی مدد طلب کرنا۔ پھر یہ کہ ہنر سیکھنے سے عار نہ کرنا"۔ یہ کہہ کر اس نے نزہت کے چچا کو بلا کر لڑکی کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔" بھائی .... میری نزہت .... کو کوئی تکلیف ...... نہ ہو..... اسے اپنی ..... بیٹی سمجھ کر.... رکھنا...... اور اس کیلئے کسی دیندار رشتہ کی تلاش کرنا۔ وہ اور کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن زبان نے یاری نہ کی۔ نزہت کے چچا نے نصرت کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔" آپ کوئی فکر نہ کیجئے"۔ نصرت نے ایک آخری حسرت بھری نگاہ لڑکی کے چہرے پر ڈال کر اس فانی دنیا کو الوداع کہا۔ بدنصیب نزہت کو جلد ہی معلوم ہو گیا کہ اب دنیا میں اس کا کوئی نہیں۔ بے رحم چچی ہر وقت کسی نہ کسی بہانے نزہت کو کوستی۔ چچا سے کچھ امید تھی کہ وہ یتیمی میں اس کی خبر لے گا لیکن وہ بھی بیوی کے کہنے اور دولت کے لالچ میں آکر الٹا نزہت کو ہی ہر معاملہ میں قصوروار ٹھہراتا۔ قصہ کوتاہ چچا کا دل بے ایمان ہو چکا تھا۔ اور نہیں چاہتا تھا کہ باپ کی کل جائداد کی مالک یہ لڑکی ہو۔ چچا کا خبیث دل چاہتا تھا کہ کسی طرح اس لڑکی کو موت آجائے یا کہیں ذلیل و رسوا ہو اور اس گھر سے دور ہو جائے۔

ایک دن اس کا چچا ایک اخبار ہاتھ میں لئے ہوئے آیا اس اخبار میں سے چند سطریں یوں پڑھ کر سنائیں:۔

ایک ایسی ہنرمند عورت کی ضرورت ہے جو میرے ہاں کی تین بچیوں کو دستکاری سکھائے۔ عورت خوش خلق اور نیک اطوار ہو۔ عمر چالیس برس سے زیادہ ہو تو بہتر ہے۔ تنخواہ ۲۰ روپے ماہوار۔ رہنے کو مکان مفت دیا جائیگا۔ خط و کتابت اس پتہ پر کی جائے۔

حاجی ثناء اللہ رئیس۔ محلہ اسلام آباد کانپور

بچی کو یہ اشتہار سنتے ہی چچا کا مطلب سمجھ میں آگیا۔ لیکن خود خاموش رہی۔ چچا نے کچھ کہنے کو زبان کھولی ہی تھی کہ چچی نے بات کاٹ کر اپنے خاوند کی ہچکچاتی زبان کو یوں لقمہ دیا۔

"ہاں آخر جوان ہے سیانی ہے۔ اگر یہ کام کرنا چاہے تو کیوں نہیں کرسکتی"۔ نزہت جو چچا اور چچی کے متحدہ مظالم سے اس قدر تنگ آچکی تھی۔ جسے عام لڑکی ایک دن بھی گوارا نہ کرسکے بولی:۔ "چچی جان! میں تو آپ کے حکم کی ہر طرح پابند ہوں۔ جو آپ فرمائیں مجھے انکار نہیں"۔

چچا نے رضامندی کے آثار پاتے ہی یہ بھی نہ چاہا کہ خط لکھ کر اشتہار دہندہ سے فیصلہ کرلے۔ دوسرے دن بیوی سے رخصت لیکر اگلی صبح کو بھتیجی کو ہمراہ لے کر کانپور روانہ ہو گیا۔ مکان تلاش کیا۔ خود حاجی صاحب سے ملا۔ اور نزہت کو ان کے گھر بھیج دیا۔

نزہت سے حاجی صاحب کی بیوی نے حالات پوچھے تو وہ زار و قطار رونے لگی اور روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔ ذرا جی ہلکا ہوا تو اپنی داستان اس انداز سے کہہ سنائی جیسے دکھیاری بیٹی اپنی ماں سے حقیقت الحال کہہ دیتی ہے۔ حاجی صاحب کی بیوی اس کا قصۂ غم سنکر آبدیدہ ہو گئی اور نزہت کو سینہ سے لگا کر تسلی دی۔

حاجی صاحب اندر آئے تو کہا کہ لڑکی کی سلیقہ شعاری کے متعلق معلوم کرکے تو اطمینان ہوا ہے لیکن اس کی نو عمری شاید اسے مشقت میں پڑنے نہ دے اور گھبرا نہ جائے۔ حاجی صاحب کی بیوی نے اپنے پورے اطمینان کا اظہار کرکے حاجی صاحب کو مطمئن کردیا۔ اور دوپہر کا کھانا کھلانے کے بعد نزہت کے چچا

اعرابی کھانا کھا چکا تو حضور اکرمؐ نے دعا فرمائی اور کہا: الٰہی فاطمہ تیری لونڈی ہے اس سے راضی رہو۔

(منقول) (مرسلہ ایک مسلمہ بہن)

ہنرمند نزہت

(از رشیدہ خاتون صاحبہ)

عزیزہ رشیدہ خاتون بنت حافظ فضل محمد صاحب جالندھری سپرنٹنڈنٹ ملٹری اکونٹس آفس میرٹھ چھاؤنی چند سال ہوئے کہ مدرسۃ البنات کی تیسری جماعت پاس کرکے بعض حالات کے تحت میرٹھ چلی گئیں۔ یہ سطور ان کے قلم سے ہیں۔ ان کے والد محترم نے اس کی تصدیق کی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ عزیزہ موصوفہ مدرسہ سے رخصت ہوکر کسی اور سکول میں داخل نہیں ہوئیں۔ البتہ گھر پر مطالعہ جاری رکھا ہے۔ اس بنا پر ان کی یہ پہلی کوشش قابل تعریف ہے اور ہم یہ سطریں بمسرت درج کرتے ہیں۔

ادارہ

ڈپٹی جمیل احمد آگرہ کے رہنے والے تھے اپنی محنت اور دیانتداری کی بدولت بہت جلد کلرکی سے ڈپٹی کلکٹری کے عہدے تک پہنچ گئے۔ روپے پیسے کے لحاظ سے اللہ کا خاص فضل تھا۔ لیکن نرینہ اولاد کی طرف سے بالقسمت محروم تھے ۔ بس ایک لڑکی ہی لڑکی تھی — نزہت آرا بیگم —— یہ اکلوتی بیٹی ماں باپ کی کتنی لاڈلی ہوگی!! وہ غم و رنج سے ناآشنا تھی۔ اور والدین کی محبت کے گہوارہ میں مسرت و اطمینان سے پروان چڑھ رہی تھی۔ لیکن نصرت اس کی ماں اچھی تربیت کرنے والی ماں تھی۔ ناجائز لاڈ سے لڑکی کی عادات و اخلاق خراب کرنا گناہ سمجھتی تھی۔ چنانچہ اس نے تعلیم دلوانے کے علاوہ اسے تمام زنانہ دستکاری بھی سکھلا دی۔ نزہت آرا بڑی ذہین لڑکی تھی۔ پندرہ سال کی عمر ہی میں اس نے ساتویں جماعت کا امتحان پاس کرلیا۔ اور زنانہ ہنرمندیوں سے اپنی ہم جنسوں اور عزیزوں میں عزت حاصل کرلی۔ ابھی اس نے سولھویں برس میں قدم رکھا تھا کہ شہر میں طاعون کی وبا پھیلی۔ اور خدا کا عذاب بن کر آگرہ کی آبادی کو صاف کرنے لگی۔ اور ڈپٹی صاحب اس کا شکار ہوگئے اور دو ہی دن میں چل بسے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے تیسرے دن نصرت نے موت کا بستر سنبھال لیا۔ نزہت کا خیال اس کو موت سے پہلے مار رہا تھا۔ وہ سوچتی تھی کہ میرے بعد اس کا دنیا میں کون ہے ایک چچا۔ اگر دولت کے لالچ سے اس کا دل پھر گیا تو یہ کیا کرے گی اپنے آخری وقت میں اس نے نزہت کو اپنے پاس بلا کر کہا "بیٹا عنقریب میری روح اس مٹی کے جسم کو چھوڑنے والی ہے۔ میری چند وصیتیں ہیں اگر ان پر عمل کرو گی تو اللہ کے کرم سے تکالیف کی بے پناہیوں سے امن میں رہو گی۔ بیٹی میں زیادہ گفتگو نہیں کرسکتی۔ قصہ مختصر کرتی ہوں۔ سنو! ہمیشہ خدائے تعالےٰ ہی کی مدد طلب کرنا سب

حضرت فاطمہ کی زندگی کا ایک واقعہ

ایک دفعہ ایک قبیلہ بنی سلیم کا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور نہایت تلخ گفتگو کی۔ آنحضرتؐ نے اس کا جواب اس قدر نرمی سے دیا کہ وہی شخص جو کاہن اور جادوگر بنا رہا تھا اس نے تصدیقِ نبوت کی۔ اسلام قبول کر چکا تو سرور کائنات نے فرمایا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ اس نے عرض کیا قبیلۂ بنی سلیم میں مجھ سے زیادہ مفلس کوئی شخص نہیں ہے حضور اکرمؐ نے اپنی جماعت سے فرمایا: تم میں سے کون شخص ایسا ہے جو اسکو اونٹ دے دے۔ سعد بن عبادہ اٹھے اور عرض کیا میرے پاس ایک اونٹنی ہے وہ میں اس کو دیتا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: مسلمانو! تمھارے ایک بھائی کا سر ننگا ہے کون ہے جو اس کا سر ڈھانک دے۔ حضرت علیؓ نے یہ سنکر اپنا عمامہ اس کے سر پر رکھ دیا۔ اب رسالت مآبؐ نے فرمایا: ہے کوئی اللہ کا بندہ جو اس کا پیٹ بھر دے۔ یہ سنکر سلمان اٹھے اور اس کو ساتھ لے کر باہر نکلے۔ چاروں طرف پھرے مگر کھانا کہیں موجود نہ تھا۔ دفعتاً جناب سیدہ کا خیال آیا۔ اس کو ہمراہ لے کر دروازہ کھٹکھٹایا اور مفصل کیفیت بیان کی۔ سیدہ کی آنکھ سے آنسو نکل پڑے اور فرمایا سلمان قسم ہے اس خدائے بہتر و برتر کی جو کون و مکان کا خالق ہے کہ میرے پاس آج تیسرا روز ہے کہ رزق کی قسم سے کوئی چیز نہیں مگر ایک بھوکا مسلمان جو پیغمبر زادی کے گھر پر آیا بھوکا نہیں جا سکتا۔ میری چادر لے اور شمعون یہودی سے کہہ کہ فاطمہ محمد (صلعم) کی بیٹی کی یہ ردا رکھکر اسکو جنس دے دے۔ سلمان پر اس واقعہ سے ایک عجیب کیفیت طاری ہو گئی۔ انھوں نے چادر کو بوسہ دیا اور روتے ہوئے شمعون کے پاس چلے۔ اعرابی ساتھ تھا اور جناب سیدہ کے ایثار و کرم پر دل ہی دل میں عش عش کر رہا تھا۔ سلمانؓ نے شمعون کو چادر دی اور بی بی فاطمہؓ کا پیغام پہنچایا۔ یہودی نے چادر کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور واقعہ پر غور کرنے لگا۔ دفعتاً اس کی حالت بگڑی اور کہا سلمان بی بی فاطمہؓ کے حکم کی تعمیل کرتا ہوں۔ سلمان! یہ وہ لوگ ہیں جن کی خبر ہمارے پیغمبر نے توریت میں دے دی ہے۔ میں پہلے جناب سیدہ کے ایثار و کرم کی تصدیق کرتا ہوں۔ حقیقتاً وہ بنت الرسول ہے اور اسکے بعد اس کے باپ پر ایمان لاتا ہوں۔ لے یہ اناج لے اور جا۔

سلمان فوراً سیدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے اناج پیسا اور آٹا گوندھ کر روٹی پکائی تو سلمانؓ نے کہا۔ اس میں سے دو روٹیاں بچوں کے لئے رکھ لیجئے۔ سلمانؓ کی اس تجویز پر سیدہ مسکرائیں اور فرمایا: یہ میرا مال نہیں ہے، خدا کی راہ پر دے چکی۔ سلمانؓ اعرابی کو ساتھ لیکر روٹی سمیت سرور کائناتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب

مل گیا آپ کی درگاہ سے جو عشقِ دوام + خوب چمکایا مسلمانوں نے اسلام کا نام
بادشاہ بن کے رہے اُنکے غلاموں کے غلام + ہم سے برگشتہ مقدر انھیں کرتے تھے سلام
تھی بلند اپنے تخیل سے بھی رفعت ان کی
آپ کے زور سے قائم رہی ہمت ان کی

رُخ زمانے نے پھر اس طرح سے بدلا آکر + قیمتی ہو گئے انسان سے لعل و گوہر
وقت کے ساتھ بڑھے آپکے دیں میں منکر + اس لئے ہو گئی اس قوم کی حالت بدتر
خواب میں بھی نظر آتے نہیں وہ لطف و کرم
ہم گنہگار رہیں اور چرخ کے جورِ پیہم

ہم مسلمانوں میں ایمان کی قوت نہ رہی + جس سے خوشحال تھے اسلاف وہ دولت نہ رہی
عشق کو حسن خداداد سے رغبت نہ رہی + اس لئے پھول کو خوشبو کی ضرورت نہ رہی
نہ وہ ایماں ہے نہ ایماں کے خریدار ہیں اب
جھوٹ اور مکر کے دنیا میں طلبگار ہیں اب

اس زمانے میں کہ جب بھائی سے بھائی نہ ملے + نوعِ انسان میں جب دل کی صفائی نہ ملے
ڈھونڈنے سے بھی جو ایمان کی رائی نہ ملے + نہ کریں جس کا برا اس سے بھلائی نہ ملے
دیکھتے کیوں نہیں پھر لطف و کرم سے ہم کو
کیوں بچاتے نہیں اس ظلم و ستم سے ہم کو

گردشِ دہر بنانے کو ہیں میخانے نئے + ہے دعا حق سے شراب اپنی پرانی ہی رہے
دَور پر دَور چلے پہلا سا وہ لطف رہے + تا ابد ملتے رہیں بادۂ یثرب کے مزے
صبح اسلام کی دنیا میں کبھی شام نہو
آفتاب اپنا زمانے میں لب بام نہو

جانوں پر ظلم کیا تھا۔ ان پر ہلاکت کے دردناک اور کپکپا دینے والے دن کے لحاظ سے ہزار حیف ہے! (۴۳: ۶۲-۶۴) (۴۳ : ۶۵) القرآن ۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۔

(ایک ہندی شاعر کی عقیدت)

رسولِ پاک کے حضور میں

(جناب محمد یعقوب خاں حاکم لاہور)

اے ہمیں راہِ صداقت کے دکھانے والے + اے ہمیں قعرِ مذلت سے اٹھانے والے
اے غریبوں کو امیروں سے بچانے والے + اے غلاموں کو غلامی سے چھڑانے والے
آپ کے نور سے ہے روشنی اس دنیا میں
آپ کے ہونے سے ہے زندگی اس دنیا میں

آپ نے زندگی ان مردہ دلوں کو بخشی + جن کو امید نہ تھی دہر میں پھر آنے کی
جن کے ہشیاروں پہ بھی رہتی تھی مستی طاری + جن کے دانا بھی تھے عقل اور خرد سے عاری
چوم کر آپ کے قدموں کو وہ ذیشان بنے
وہ ابوبکرؓ و عمرؓ حیدرؓ و عثمانؓ بنے

ریت کے ذرے کو تھا ناز کہ گوہر ہوں میں + درِ گوہر کو تھا یہ فخر کہ اختر ہوں میں
اختر اس زعم میں تھا ماہِ منور ہوں میں + چاند کہتا تھا کہ اب مہرِ مکرر ہوں میں
ہو گئی آپ کی جس چیز پہ جلوہ ریزی
اس کو قدرت نے ہر اک طرح کی رونق بخشی

آپ نے علم کی دولت کی فراوانی دی + بے زبانوں کو زمانے کی زباندانی دی
گلہ بانوں کو جہاں بھر کی نگہبانی دی + نوعِ انسان کو پھر رحمتِ یزدانی دی
کیا سمجھتے تھے وہ دنیا کی جہاں بانی کو
دیکھتے جو تیری دولت کی فراوانی کو

پر ڈال دے گا۔" (۵ : ۱۵-۱۶) القرآن

(۷)

"اور اللہ امتوں کو حفظِ نفس اور سلامتی کے گھر کی طرف بلا رہا ہے اور جس قوم میں اہلیت (سچی صلاحیت) دیکھتا ہے اس کو تمکن اور قیام کا صراطِ مستقیم دکھا دیتا ہے۔ (۱۰ : ۲۵) القرآن۔

(۸)

" اے لوگو! وہ خدائے عظیم میرا اور تمھارا پروردگار ہے! مولیٰ ہے، آقائے نامدار ہے! بادشاہ ہے! معبود ہے۔ پس صرف اسی احکم الحاکمین کے غلام بنے رہو (فَاعْبُدُوْهُ) اسی کے قانونِ حق کی تعمیل میں مشغول رہو (فَاعْبُدُوْهُ) اسی کے آگے ہر لحہ تمھارا سرِ نیاز خم رہے (فَاعْبُدُوْهُ) اور اسی کے سچے بندے بنو کہ یہی صراطِ مستقیم ہے۔ (۴۳ : ۶۴) القرآن

(۹)

"اے پیغمبر تم علی الاعلان کہہ دو کہ اس خدائے عظیم نے مجھے صراطِ مستقیم دکھا دیا ہے اور وہ وہی راہ راست ہے جو ابراہیمؑ کا تھا اور جو خالصتہً خدا ہی کے ہو رہے تھے، اُسی کے قانون کی عملاً متابعت کیا کرتے تھے اور اطاعت گذاری میں کسی شے کو بھی خدا کے برابر نہ کرتے تھے۔ اے پیغمبرﷺ کہہ دو کہ میں تو اس ربِ زمین و آسمان کے قانون کی عملی اطاعت کی طرف اس قدر جُھک گیا ہوں کہ میرے سب افعال، میرا نماز میں جھکنا، میری ملازمت اور اطاعت کے سب انداز، میری خدمت اور بندگی کے سب مظاہر۔ میری باطنی اطاعت اور ظاہری عبودیت حتیٰ کہ میرا جینا اور مرنا بھی اس رب العالمین کے نام کی بلندی کے لئے ہے۔ میں اس کی حکومت کو لوگوں کے دلوں پہ استوار کرنے کے لئے وقف ہوں (۶ : ۱۶۲ - ۱۶۴) القرآن۔

(۱۰)

"اور جب عیسےٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے پاس خدائے بزرگ و برتر کے روشن اور کھُلے کھلے احکام لے کر آئے تو انھوں نے انکو مخاطب ہو کر کہا کہ اے بھائیو! میں تمھارے پاس یہ احکام لایا ہوں جو دراصل وہ عظیم الشان حکمتی اصول ہیں جن کا شارح خود خدائے بے مثال ہے (جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ) اور میرے آنے کا اہم مقصد یہ ہے کہ میں تم پر ان باتوں کی اصلیت واضح کردوں جن میں اختلاف پیدا کرنے کے باعث تم الگ ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے ہو۔ میں تم میں اتحاد کی مشترک سطح از سرِ نو پیدا کرنے کا متمنی ہوں! اے لوگو! اس شدید العقاب خدا سے ڈرو! اُس کے مشترک خوف سے متحد ہو جاؤ (وَاتَّقُوْا) اور سب کے سب ایک امیر کی (یعنی میری) اطاعت کرو۔ میرے پیچھے لگ جاؤ، وہ خدائے عظیم میرا اور تمھارا دونوں کا آقا ہے۔ پس اس کی غلامی میں آ کر ایک ہو جاؤ تاکہ غیروں کی غلامی سے تمھاری گردن آزاد ہو! اسی کے سچے بندے بن جاؤ کہ یہی صراطِ مستقیم ہے۔ لیکن لوگوں نے اُس اولوالعزم پیغمبر کا کہا نہ مانا۔ وہ آپس میں (ہمارے دور کے مولویوں کی طرح) بدستور اختلاف کرتے رہے۔ فرقہ بند بنے رہے۔ تو جن لوگوں نے یوں اپنی

ہو۔ اور مفلسی کے ڈر سے اپنے بچوں کو قتل نہ کرو کیونکہ ہم ہی تمھارے رزق کے اسباب پیدا کرتے ہیں اور انکی روزی کے وسائل بھی ہم ہی پیدا کر دیں گے

تم تمام ظاہری اور باطنی بداعمالیوں سے بچو اور انسانی جان (جس کا مارنا اللہ نے تم پر حرام کر دیا ہے) ناحق (ماسوائے جہاد و قتال فی سبیل اللہ) نہ لو۔ یہ وہ عظیم الشان معاشرتی اصول ہیں جن کا حکم خدا نے تمھیں اس لئے دیا ہے کہ تم دنیا میں مل جل کر رہنے کا طریقہ سمجھو اور یتیم اور بیکس کے مال میں مداخلت بیجا ہرگز نہ کرو۔ ہاں اگر اس کے حق میں مفید ہے تو اس میں ہمدردانہ تصرف کرو یہانتک کہ وہ اس کو خود سنبھالنے کے قابل ہو جائے اور تمام کاروبار اور لین دین میں انصاف، راست روی اور پورے ماپ تول کو ملحوظ نظر رکھو، ہم کسی شخص کو اس کی استطاعت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتے، اسلئے تجارت کے متعلق اور کوئی بندش نہیں کرتے۔

جب کسی کے متعلق کچھ کہو تو انصاف کو مدنظر رکھو گو وہ تمھارا عزیز ہی کیوں نہ ہو اور سب سے بڑھکر یہ کہ عہدِ خدا کے ہردم پابند رہو۔ یہ سب کچھ تمھیں اسلئے کہا گیا ہے کہ تم اس کے نتائج پر غور کرو اور بے شک یہی **میرا صراطِ مستقیم ہے** ۔ جس میں امتوں کی سلامتی اور امن ہے اور اسی کی پیروی کرو۔ دوسرے راستوں سے دامن بچا کر چلو کہ وہ تم کو امن اور حفظِ نفس کے راستے سے بھٹکا کر تمھاری طاقت کو منتشر اور جماعت کو تتر بتر کر دیں گے۔ یہ بات خاص تم سے اس لئے کہی جاتی ہے کہ تم شکست اور انتشار کے خوفناک نتائج سے بچتے رہو" (۶ : ۱۵۲—۱۵۴) القرآن۔

(۴)

"اور اے پیغمبر تم اس قانون کو جو تم پر وحی کیا گیا ہے مضبوطی سے پکڑے رہو اس پر جم کر عمل کرو۔ اس میں شک نہیں کہ تم **صراطِ مستقیم** پر ہو (اور لامحالہ ضرور اپنی مرادیں حاصل کر لوگے" (۴۳ : ۴۳) - القرآن

(۵)

"اور لوگو! اس میں شک نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی بنی اسرائیل جیسی تفرقہ آرا اور فرقہ بند قوم کے لئے ہلاکت اور موت کی عینی اور حتمی، آخری اور اتمامی دلیل ہے (عِلْمٌ السَّاعَة) ان کا تشریف لانا اور جھٹلایا جانا۔ انکی دعوت کی تبلیغ کرنا اور ایذا اٹھانا یہود کے لئے صلائے اجل تھا۔ پیامِ موت تھا۔ ہلاکت کی کھُلم کھلا شہادت تھی (علمٌ الساعة)۔ پس اے چودھویں صدی کے مسلمانو! ایسے ہی روزِ بد کے آنے میں کبھی شک نہ کرو اور اہلِ یہود کی طرح لمبی تان کر نہ سو جاؤ (فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا) اور میرے احکام کی تعمیل کرو کہ **یہی صراطِ مستقیم ہے**" ! (۴۳ : ۶۱) القرآن

(۶)

لوگو! پروردگارِ عالم کی طرف سے تمھیں وہ راہ نما (نور) اور وہ مکمل دستور (صحیفۂ فطرت) پہنچ چکا ہے جس کے ذریعے سے خدا اس قوم کو جو رضائے الٰہی کی متابعت کرتی ہے (قیام فی الارض) اور سلامتی کے راستوں پر جائیگا، ان کو اپنے فضل و کرم سے جہالت اور ناانجام شناسی کے اندھیروں سے نکال کر حفظِ نفس، سچا علم اور تمکن کے نور کی طرف لائیگا اور **ان کو قیام و بقا کے صراطِ مستقیم**

(فَمَنْ شَاءَ ذَکَرَہٗ - جو چاہے اس سے عبرت حاصل کرے)

صراطِ مستقیم

(از جناب داعی الی الحق)

(۱)

اُس میں شک نہیں کہ یہ قرآن عظیم اپنے عاملوں کو اس راہ پر لے جاتا ہے جو سب سے زیادہ راست اور قیام آفرین ہے اور ان صاحبِ ایمان لوگوں کو جو ایمان کے لوازم پیش نظر رکھکر مناسب سعی وعمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے دنیا اور آخرت دونو جگہ بڑا اجر ہے" (۱۷: ۹) القرآن

(۲)

"اے لوگو! جس (گروہ) کی نسبت خدا ارادہ کرلیتا ہے کہ اس کو صحیح راہِ عمل دکھائے تو اس کے سینوں کو "الاسلام" اور "راضی برضا" رہنے کے مسلکِ عمل کے لئے کشادہ کردیتا ہے - اور جس (قوم) کو اس کی بدعملی کی پاداش میں گمراہ کردینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس قوم کے سینوں کو بھچا ہوا اور تنگ کردیتا ہے، ان میں "حوصلۂ عمل" اور "توفیقِ خیر" مفقود ہوجاتے ہیں - باہمی مدد اور بھلائی کرنے کا یارا نہیں رہتا، ان کی (بزدلانہ) حالت یہ ہوجاتی ہے کہ احکام خدا کی تعمیل ان کے نزدیک گویا آسمان پر چڑھنا اور اپنے آپ کو ناحق تکلیف میں ڈالنا ہے - جو لوگ ہمارے احکام کے مفید ہونے پر ایمان نہیں رکھتے ان پر خدا کی پھٹکار یوں ہی پڑا کرتی ہے (کہ وہ ذلیل ہوکر غلام بن کر رہ جاتے ہیں) -

اور اے پیغمبر! یہ اپنے سینے کسب وعمل کے لئے کھول دینا ہی تیرے آقائے جلیل کا بتایا ہوا صراطِ مستقیم ہے - یہی عین اسلام ہے - غور وفکر اور صحیح نتائج اخذ کرنے والی قوم کے لئے ہم نے اپنے حکم کھول کھول کر بیان کردئے ہیں - یہی وہ بامراد جماعت ہے جس کے لئے اس دنیا کے اندر ان کے پروردگار کے نزدیک اُن کے اعمال کے صلے میں امن وامان کا گھر ہے اور وہ پیارا خدا ہی اس گروہ کا سچا دوست اور نگران ہے" (۶: ۱۲۶...۱۲۸) - القرآن

(۳)

اے محمد! (ان حلال وحرام پر لغو بحثیں کرنے والے دماغی عیاشوں کو کہہ دو ۶ : ۱۴۶) کہ آؤ! میں تمھیں پڑھ کر سناؤں کہ دراصل حرام کیا چیز ہے اور تمھارے پروردگا نے تم پر فی الحقیقت کیا حرام کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اطاعت گذاری اور حکم برداری میں خدا کے ساتھ کسی دوسری شئے کو ہم مقام کہہ دو اور اپنے ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے

دستِ کرم :-

عالیجناب محترم شیخ محمد جان صاحب نے آرائش مدرسہ کے لئے دس عدد چھوٹے چھوٹے مٹی کے نئے گملے ارسال فرمائے۔

محترمہ بیگم صاحبہ میاں حمید علی صاحب نے سالانہ امتحان میں اول آنے والی طالبات کے لئے آٹھ عدد نہایت خوبصورت دیدہ زیب چاقو ارسال فرمائے۔

نوٹ : جملہ قسم کے انعامات مدرسہ کے زنانہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر تقسیم ہونگے۔

محترمہ دیوان زادی نادر جہاں بیگم طاہرہ نے ایک کتاب **الاِصْباح** مدرسہ کی لائبریری کے لئے عطا فرمائی۔ کتاب مذکور نہایت عمدہ کاغذ پر چھپی ہوئی ہے اور اس کے تمام قسم کے علمی۔ عملی اور اخلاقی مضامین کو قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔

خداوند تعالٰے تمام محسنین کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین +

حمیرا

ایک معلّمہ کی ضرورت

ضرورت ہے ایک مسلم یا انڈین کرسچن معلمہ کی ایک اعلیٰ ہندستانی افسر کی تین نوعمر صاحبزادیوں کے تعلیم و تربیت کی نگرانی کیلئے کم از کم میٹریکولیشن کی سند اور انگریزی زبان بلاتکلف بولنا اور لکھنا ضروری ہے۔ علاوہ کتابی تعلیم امور خانہ داری تہذیب و تربیت کی بھی نگرانی ضروری ہے۔ رہائش مع ساتھ۔ تنخواہ مطلوبہ و دیگر امور کیلئے اپنے قلم سے تحریر شدہ درخواستیں بنام سپرنٹنڈنٹ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ڈاکخانہ صادق گڑھ پیلس بہاول پور سٹیٹ جلد از جلد ارسال کریں۔

مدرسۃ البنات

مدرسۃ البنات کا نیا تعلیمی سال شروع ہوتے ہی بیسیوں تشنگانِ علم اور فدایانِ مذہب کو دور دراز فاصلہ سے کشاں کشاں اپنے ساتھ کھینچ لایا۔ چونکہ مادر درس گاہ کی موجودہ وسعتِ مکانی نووارد عزیز بچیوں کو پناہ میں لینے سے یکسر قاصر تھی۔ اس واسطے جلد از جلد "زرنگار" کے عین متصل ایک اور بہت بڑی عمارت کرایہ پر لی گئی اور قدرے ردوبدل کے بعد دونوں عظیم الشان عمارتیں ایک بن گئیں اور دیگر ضروریات کے لئے اس کے علاوہ دوسری طرف ایک اور چھوٹی عمارت حاصل کرلی گئی مگر علم کی پیاسی بچیوں کی پیاس ہنوز زوروں پہ ہے اور دارالاقامہ کا داخلہ بدستور شروع ہے اور درس گاہ کی گود باوجود اپنی محبت کی وسعتوں کے تنگ تر ثابت ہو رہی ہے اور اس کی پیاری بچیاں ایک دوسری سے بھنچ بھنچ کر عزیز درس گاہ کی گود میں تھوڑی سے تھوڑی جگہ حاصل کرنے کے لئے بے قرار نظر آ رہی ہیں اور اس تنگی پر ہزار وسعتوں کو قربان کرتی ہوئی اسی میں اپنی سعادت کا راز مضمر دیکھتی ہیں۔

کسی پچھلے نمبر میں اول و دوم و سوم آنے والی طالبات کے نام درج ہو چکے ہیں۔ اس دفعہ ان عزیزات کے نام درج کرتی ہوں جنھوں نے اچھے نمبروں پر کامیابی کے صلے میں انجمن سے وظائف حاصل کئے ہیں :-

یہ فہرست دفتر میں گم ہو گئی ہے آئندہ طبع ہو گی (منیجر)

امداد نادار طالبات :-

اس سلسلہ میں محترمہ بیگم صاحبہ میاں حمید علی صاحب (جالندھر) نے مندرجہ ذیل کتب عطا فرما کر نادار طالبات کی علمی پیاس بجھائی :-

مختصر تاریخ اسلامی حصہ دوم	۲ عدد
تعلیم النسا حصہ سوم	۲ عدد
باب القرأۃ حصہ دوم	۲ عدد
پارہ سیقول	۲ عدد
پارہ الم	۲ عدد

محترمہ بیگم صاحبہ سید قاضی محبوب عالم صاحب رئیس اعظم جالندھر
(اپنی پوتی کو مدرسۃ البنات میں داخل کرانے کی خوشی میں) ۵/-/-
والدہ محترمہ استانی آمنہ خاتون صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات
(قیمت دو کھال) ۲/۱۳/-
عالیجناب میاں نصیر الدین احمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ
کمشنر پشین (بلوچستان) ۳۰/-/-
زاد راہ واپس بعدم شرکت جلسہ سالانہ ۱۵/-/-
محترمہ استانی امیر بیگم صاحبہ محلہ عالی جالندھر شہر ۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ ملک محمد حمید صاحب اگریکلچر اسسٹنٹ
ننکانہ صاحب ۱/-/-
والدہ محترمہ ملک فضل قادر صاحب محلہ عالی جالندھر شہر -/۸/-
جناب سیکرٹری صاحب مسلم برادرہڈ جالندھر شہر (موعودہ جلسہ) ۵/-/-
اہلیہ محترمہ ڈاکٹر شفاعت احمد صاحب ہال بازار امرتسر
(بتقریب تولد نبیرہ خود) ۲/-/-
محترم مستری نور الدین صاحب انجن شیڈ جالندھر شہر -/۳/-
محترمہ بیگم شیخ احمد رشید صاحبہ - ہوشیار پور ۲/-/-
محترم وحید حسن خاں صاحب بی اے وحید نگر - نجیب آباد ۵/-/-
محترم ماسٹر نذیر احمد بٹ و مہر غلام محمد صاحبان مالکان
فرنیچر ہاؤس جالندھر شہر موعودہ جلسہ سالانہ ۱۰/-/-
محترم چوہدری محمد بخش صاحب محلہ ۱۲ چھاؤنی جالندھر
بتقریب شادی خانہ آبادی پسر خود ۱۰/-/-
محترم شیخ پیر محمد صاحب ضلعدار نہر کوٹ کپورہ ۱۰/-/-
محترم حاجی عبد الغنی صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس اعظم
بلیماراں دہلی برائے غیر نیتی طالبات ۵/-/-

محترم حافظ حاجی چوہدری محمد حسن صاحب چیمہ بی اے
ایل ایل بی پلیڈر گجرات - پنجاب ۱۰/-/-
میزان کل ۱۲۲/۸/-

بمد زکوٰۃ ماہ مئی ۱۹۳۷ء :-

محترم محمد عبد اللہ صاحب قریشی سب پوسٹ ماسٹر
ڈگری ضلع تھرپارکر - سندھ ۵/-/-
محترم فضل کریم صاحب بی ایس سی امپیریل اگریکلچرل
انسٹیٹیوٹ - نئی دہلی ۵/-/-
محترم ملک محمد امین صاحب چوک حضرت امام
ناصر الدین صاحبؒ (قیمت کھال صدقہ) ۱/۷/۳
محترم سیٹھ فتا صاحب کوٹ کپورہ بتوسط جناب
شیخ پیر محمد صاحب ضلعدار نہر ۲۰/-/-
میزان کل ۳۱/۷/۳

وظائف فنڈ ماہ مئی ۱۹۳۷ء

محترم چوہدری حق نواز خاں صاحب پروفیسر ویٹرنری کالج
لاہور (فاطمہ جان سکالرشپ) ۵/-/-
محترمہ آنسہ مریم یوسف علی صاحبہ - میسور سٹی
حمیدہ بی بی سکالرشپ - زینب بی بی سکالرشپ
۵/-/- ۵/-/- ۱۰/-/-
وظیفہ ماہ مارچ ۳۷ء واپس بوجہ تنسیخ
(معرفت رئیسۃ المدرسہ) ۲/۸/-
میزان کل ۱۷/۸/-

جنرل مرچنٹس و کمیشن ایجنٹس (آڑھتی) کی دکان پر پہنچکر اپنی قومی تجارت کو فروغ دیں۔

یہ مضامین شائع ہونگے: (۱) تیر اگھر (۲) تین باورچی (۳) پیغمبر اسلام کا دشمنوں سے سلوک (۴) تعلیم نسواں۔ (۵) شادی خانہ بربادی (۶) فتح دمشق۔

یہ مضامین شائع نہونگے: (۱) صدق دلی (۲) وعظ۔ اسلام کی پہلی تبلیغ (۳) صلائے قرآن (نظم)۔ (۴) نظم آخر۔

اللہ کی مدد کرنے والے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں "مسلمہ" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہوگئے!-

محترمہ بیگم صاحبہ خانصاحب امام الدین ایس۔ڈی او گوجرانوالہ ۲	محترمہ مسز ایم اصغر فاروقی۔ سکھر ۱
جناب مولنا تجمل حسین صاحب خانیوال ۹	جناب ناصر خاں صاحب یوسفزائی مغلپورہ ۲
محترمہ نظیر بیگم صاحبہ ایل راولپنڈی ۲	چودھری عبد الرحمٰن صاحب محلہ قاضیاں جالندھر ۴
مسٹر غلام محمد صاحب نصرت بی اے دوسوہہ ۱	مولوی محمد اکرم صاحب خطیب جامع مسجد دھرم سالہ ۱
مولوی غلام رسول صاحب ہیڈ ماسٹر نوشہرہ غربی ۵	جناب عبد الکریم صاحب ہیڈ ماسٹر فاضا کا ۱
چودھری اللہ رکھا صاحب منٹگمری ۳	" میر محمد شجاع صاحب بیرڈ روڈ۔ دہلی ۱
سید حامد علی صاحب وائسرائیگل لاج شملہ ۱	" سمیع الدین صاحب پوسٹل کلرک ڈیرہ غازی خاں ۱
محترمہ خالدہ خانم صاحبہ بنت شیخ فضل الدین صاحب۔ ایبٹ آباد ۱	محترمہ والدہ محبوب احمد صاحب محلہ قلعہ رہتک ۱
ایم احمد شاہ صاحب گورنمنٹ آف انڈیا پریس شملہ ۱	جناب شیخ عبد الحمید صاحب پوسٹل کلرک راولپنڈی ۱

اللہ کو قرضِ حسنہ

عطیات ماہ مئی ۳۷ء:-

محترم بابو حسین بخش صاحب کلرک دفتر میونسپل بورڈ منجملہ موعودہ چلسہ ۲/-/-

محترم عبد الرشید صاحب دھالیوالوی معرفت پوسٹماسٹر کوئٹہ ۱/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ مولنا عبد الحق عباس صاحب۔ مدیرہ مدرسۃ البنات ۵/-/-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہماری گزارشیں

ایک اسلامی دکان :-

مسلمانوں کے افلاس و ناداری کے اسباب میں سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ وہ صدیوں سے اس بابرکت پیشہ کو ترک کر چکے ہیں جس کے دامن میں رسول اللہ ؐ کے ارشاد کے مطابق دنیا کے رزق کا ۹/۱۰ حصہ ہے جس کا ثبوت صدیوں سے ملتا چلا آرہا ہے۔ اور آج بھی یہ نظر آرہا ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی سلطنتیں بیوپار کے بل پر ہی چل رہی ہیں۔ یقیناً وہ قوم حد درجہ بدنصیب ہے جو رزق کمانے کے اس بہترین ذریعے کی اہمیت کو نہ سمجھے اور اسے اختیار کرنے سے نفرت کرے۔ خدائے تبارک و تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اسلامیانِ ہند جن پر مغلیہ سلطنت کے دورِ تنزل کی نحوستوں کے اثرات اب تک ذلت و افلاس کی صورت میں مسلط تھے اب وہ خدائی برکات کے حصول کے لئے اقدام کرنے کی سعی کر رہے ہیں اور انھوں نے تجارت کی طرف بھی قدم بڑھانے شروع کر دئے ہیں۔ اور اکثر مقامات پر اسلامی دکانیں نظر آرہی ہیں۔ کاش اہلِ ثروت مسلمان اٹھیں اور اپنا دستِ کسب تجارت کی طرف دراز کریں کہ خدا ان کی قوم کو دنیوی غلبے بھی بخشے اور وہ اپنی زندگیاں ملت کی خدمت میں بھی صرف کر سکیں۔

ہم اس سلسلے میں کمشنری جالندھر کے مسلمانوں کو بالخصوص اس امر کی اطلاع دینے کی مسرت حاصل کر رہے ہیں کہ فنٹن گنج یعنی غلہ منڈی جالندھر میں جہاں کسی مسلمان تاجر کو قدم جمانے کی نوبت نہیں آئی اور مسلمان کسانوں کی خون پسینے کی کمائی سے دوسرے اہلِ وطن ہی فائدہ اٹھاتے رہے ہیں۔ اب ایک آڑھت کی قابلِ اعتبار دکان پچھلے دسمبر سے کھل گئی ہے جس میں سر دست چینی، چاول، نمک، کھل، بنولے وغیرہ کا کافی ذخیرہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ غلہ کی خرید و فروخت کا اہتمام خاص طور سے کیا جاتا ہے۔ فرم کے مالکان نے معاملے کی صفائی اور ایمانداری سے بہت جلد اپنا قدم جمالیا ہے چونکہ فرم کے مالک مقامی آدمی ہیں۔ ہم ان کی مالی حیثیت نیز ان کے حسنِ معاملہ سے واقفیت کی بنا پر اہلِ تجارت سے پرزور سفارش کرتے ہیں کہ وہ اپنا لین دین اس دکان سے کریں۔ یقین ہے کہ وہ ان کے کاروباری اصولوں سے خوش ہونگے فصل نکل چکی ہے۔ جن زمینداروں کو غلہ فروخت کرنا ہو وہ غلہ منڈی متصل ریلوے سٹیشن میں میسرز عبدالغنی عبدالخالق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ مُسلِمہ جالندھر شہر

جلد ۴ | جون ۱۹۳۷ء - ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ | نمبر ۱۲

فہرست مضامین

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں:-

۱۔ "مسلم" ہر انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت ۳۰ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔ اس کے بعد شکایت رفع نہ ہو سکے گی۔

۳۔ منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر اپنا پتہ ضرور لکھئے گا۔

۴۔ کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو پانچ پیسے کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہئے

۵۔ خط کتابت میں خریداری نمبر ضرور دیا جائے ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہو سکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں:-

یہ رسالہ چونکہ عورتوں اور بچیوں سے متعلق ہے۔ اس لئے اسلامی شرافت و تہذیب کو مدنظر رکھا جائے۔

زبان صاف اور سلیس ہونی چاہئے۔

روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔

مضمون مختصر ہو۔

مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجئے گا۔

پورا پتہ لکھئے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکے گا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں:-

کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائے گا۔

کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔

اجرت بہر حال پیشگی۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر و پبلشر کے زیر اہتمام دار القرآن سے شائع ہوا۔

مسلمہ

مدیرہ: حمیرا

[illegible]

آئینہ ادب · چوک مینار · انارکلی · لاہور

[illegible]

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں :-

۱- رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

۲- رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت ۲۰ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔ اس کے بعد شکایت رفع نہ ہو سکے گی۔

۳- منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر اپنا پتہ ضرور لکھئے گا۔

۴- کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو پانچ پیسے کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہئے

۵- خط و کتابت میں خریداری نمبر ضرور دیا جائے ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہو سکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں :-

رسالہ چونکہ مسلمانوں کی دلچسپیوں سے متعلق ہے اس لئے اسلامی تمدن و تہذیب کو مد نظر رکھا جائے۔

زبان صاف اور سلیس ہونی چاہئے۔

روایات مستند و صحیح ہونی چاہئیں۔

مضمون مختصر ہو۔

مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجئے گا۔

پورا پتہ لکھئے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکے گا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں :-

کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائے گا

کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارہ کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔

اجرت بہر حال پیشگی۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خان ڈائریکٹر پبلشر کے زیر اہتمام دار القرآن سے شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ مُسلِمہ جالندھر

جلد ۵	مئی ۱۹۳۷ء ۔ ربیع الاول ۱۳۵۶ء	نمبر ۱۱

فہرست مضامین

۱	ہماری گذارشیں	ادارہ	۲
۲	مدرسۃ البنات	محترمہ آمنہ قائم مقام سرمعلمہ مدرسۃ البنات	۶
۳	مدینہ شاہِ دوعالم کا استقبال کرتا ہے ۔	جناب بمش شیرپوری	۷
۴	اسلام میں صنفِ نازک کی حیثیت	حضرت مولانا ابو یوسف شہید یزدانی	۸
۵	نماز	محترمہ سیدہ نسیم	۱۲
۶	تاثرات وحقائق	داعی الی الحق	۱۳
۷	مدرسۃ البنات میں لمحات	〃	۱۵
۸	نامۂ شوق کا جواب (اپنی بہن کے نام)	محترمہ وحیدہ خاتون صاحبہ رہتک	۱۸
۹	چار منزلیں	〃 شمس النساء بیگم صاحبہ پشاور	۱۹
۱۰	حجاب و بے حجابی کے متعلق چند حقائق	ایک مسلم	۲۰
۱۱	میری تمنا	محترمہ اہلیہ حکیم شیخ زین العابدین سہارنپوری	۲۱
۱۲	فرمانبرداری کا صلہ	جناب لطیف اسلم قادری جالندھری	۲۲
۱۳	برقع کی توہین	〃 〃 〃	۲۳
۱۴	حکمت کی باتیں	〃 رانا مقبول احمد دھامی	۲۴
۱۵	سگھڑ سہیلی	〃 مولوی محمد ظفر صاحب ایم ۔ اے ، ایل ۔ ایل ۔ بی	۲۵
۱۶	شکر پارے	〃 〃 〃	۲۷
۱۷	بزمِ مسلمہ	خریداران مسلمہ	۲۹
۱۸	کشیدہ کاری	مختلف	۳۰
۱۹	فہرست چندہ		۳۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہماری گزارشیں

مدرسۃ البنات جالندھر کا بارھواں سالانہ جلسہ :-

انجمن مدرسۃ البنات جالندھر کا بارھواں سالانہ جلسہ ۱۸ اور ۱۹ اپریل کو زیر صدارت عالیجناب خان بہادر نواب محمد مظفر خاں بالقابہ منعقد ہوا اور نہایت خوبی سے انجام پایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مندرجہ ذیل حضرات نے بھی کرسیٔ صدارت کو شرف بخشا۔ خان بہادر شیخ سراج دین ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر۔ عالیجناب شیخ سردار علی صاحب رئیس بستی شیخ۔ عالیجناب مولوی عبد الباری صاحب رئیس لائل پور۔

مندرجہ ذیل بزرگان ملت، ہادیان شریعت اور شعرائے کرام نے اپنے مواعظ عالیہ سے عوام وخواص کو فیضیاب فرمایا۔ علامہ عبد اللہ یوسف علی۔ مولانا یوسف سلیم چشتی بی۔ اے پرنسپل اشاعت اسلام کالج۔ لاہور۔ مولانا محمد حنیف ندوی۔ مولانا حسین میر کاشمیری۔ مولنا تجمل حسین۔ مولنا سید حبیب مالک اخبار سیاست، مولانا ظہور احمد بگوی امیر حزب الانصار بھیرہ۔ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرت سری۔ جناب افضل مرزا بی۔ اے۔ احسان دانش کاندھلوی۔

یہ جلسہ اپنی بعض خصوصیات کے اعتبار سے بہت امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ اول یہ کہ صاحب صدر کے استقبال کے لئے تمام شہر کے غیر مسلم شرفا بھی موجود تھے۔ دوم یہ کہ شہر کے اسلامیہ ہائی کے طلبہ اور نارمل سکول کے بوائے سکاؤٹوں نے نہ صرف استقبال میں حصہ لیا بلکہ صاحب صدر کے نہایت پُر رونق جلوس میں شامل ہو کر جلسہ گاہ تک رفاقت کی۔ سوم یہ کہ مدرسۃ البنات کی مالی مدد میں بعض غیر مسلم رؤسا نے بھی حصہ لے کر اپنی معارف پروری اور تعلیمی شوق کا ثبوت دیا۔ چنانچہ رائیزادہ ہنس راج صاحب ایم۔ ایل۔ اے نے مبلغ یک صد روپیہ عنایت فرمایا۔ اور میجر کنور جسجیت سنگھ صاحب نے مبلغ دس روپے ماہوار کی مستقل مالی امداد دینے کا وعدہ فرمایا۔ چہارم یہ کہ اس سال کے چندے کا اندازہ دس ہزار روپے ہے جو تمام گذشتہ سالانہ جلسوں سے زیادہ ہے اور جس کی اجمالی رپورٹ یہ ہے :-

وصول شدہ رقم بصورت نقد، چیک، زیورات وغیرہ قریباً بائیس سو روپے۔ وعدے قریباً آٹھ ہزار روپے ہوئے ہیں۔ وعدوں میں مندرجہ ذیل حضرات نے ایک ایک کمرہ بنوانے کے لئے کم وبیش گیارہ گیارہ سو روپیہ عطا فرمانے

کا ارشاد فرمایا ہے (۱) خان بہادر نواب محمد مظفر خاں ایم۔ایل۔اے۔ موصوف نے موعودہ رقم میں سے پانچسو روپیہ ادا بھی فرمادیا ہے۔ (۲) سردار سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب گورنمنٹ (بیادگار والدہ اش) (۳) قاضی بشیر حسین صاحب صدر بلدیہ جالندھر (بیادگار والدہ اش)۔ (۴) خان بہادر شیخ خورشید محمد صاحب ڈپٹی کمشنر۔ (۵) یکے از عزیزات نواب محمد مظفر خان ایم۔ایل۔اے۔ (۶) خان بہادر بخشی ولی محمد صاحب رئیس اعظم نابھہ نے مجوزہ مسجد بنوا دینے کا وعدہ فرمایا ہے جس کی لاگت کا تخمینہ ۲۶۸۲ روپے ہے۔ جناب موصوف نے ۱۵۰۰ روپے عطا فرما دئے ہیں۔

ملک عبدالشکور صاحب نے ۲۰ ہزار خشت مزید عنایت کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ الغرض یہ جلسہ تمام پہلے جلسوں سے زیادہ کامیاب رہا۔ الحمد للہ رب العلمین +

زنانہ جلسہ :-

زنانہ سالانہ جلسہ بالعموم مردانہ جلسہ کے دو تین ہفتے بعد منعقد ہوا کرتا ہے۔ لیکن مئی کے مہینے میں گرمی کا موسم اپنی شدت کے ساتھ آپہنچتا ہے۔ اس زنانہ تقریب پر صنف نازک کا بے پناہ ہجوم اپنے ننھے ننھے جگر پاروں سمیت اٹھ آتا ہے اس لئے ان کے پاس خاطر سے یہ طے پایا ہے کہ زنانہ جلسہ اکتوبر کی کسی تاریخ کو انعقاد پذیر ہو۔ تاریخ کا اعلان ستمبر کے مہینے میں ہوگا، انشاء اللہ +

بنیادی پتھر :-

مدرسۃ البنات کی زیر تجویز عمارت کا سنگِ بنیاد اس سال رکھ دیا جائے گا انشاء اللہ اور ہندی مسلمات کی یہ سب سے بڑی قومی عمارت خدا کو منظور رہا تو اکتوبر کے مہینے سے شروع ہو جائے گی۔ اس تقریب پر پنجاب اور ہندوستان بھر کے عمائد ملت کو دعوت شمولیت دی جائے گی۔ تاریخ کے اعلان کا انتظار فرمائیے گا +

ناصر خاں یوسفزئی :-

بہنوں نے کشیدہ کاری کے اکثر پھولوں اور بیلوں پر جناب ناصر خاں صاحب یوسفزئی کا اسم گرامی پڑھا ہوگا جناب اقبال آرٹسٹ اپنی ملازمت کی مصروفیتوں کی بنا پر اپنے اثرات سے صفحات مسلمہ کو ایک مدت ہوئی کہ محروم

کرچکے ہیں۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ جناب ناصر خاں صاحب یوسفزئی کی عنایات نے اس کمی کی تلافی کر رکھی ہے وہ تقریباً ہر اشاعت مسلمہ کے لئے کشیدہ کاری کے لئے نہایت خوبصورت نقوش بھیجتے ہیں اور خدا نے چاہا بھیجتے رہیں گے۔

پچھلے دنوں صاحب موصوف نے ایک اور عنایت انجمن پر یہ کی ہے کہ آپ نے ہر قسم کے ان پھولوں اور بیلوں کا مجموعہ جو تعداد میں ڈیڑھ سو ڈیزائنوں سے زیادہ تک پہنچتا ہے اس غرض سے ہمارے سپرد کر دیا ہے کہ ہم اسے شائع کرکے جو نفع ہو اُسے مدرسے کے مصرف میں لائیں۔ یعنی کاپی رائٹ ہمارے حق میں محفوظ کر دیا ہے۔

ہم خان صاحب موصوف کو اس اقدام خیر پر مبارکباد دیتے ہیں۔ خدا انھیں جزائے خیر دے اور ان کا یہ جذبۂ خدمتِ ملت برقرار رہے۔

ذیل میں ناصر خاں صاحب کے خط کا خلاصہ نقل ہے جس سے کتاب کے متعلق اجمالی کیفیت معلوم ہوسکیگی :۔

"حسب وعدہ جو پھول اس وقت تک تیار ہیں۔ سب کے سب آپ کو بھیج رہا ہوں۔ میں نے ان سب کی تقسیم ذیل کے پانچ حصوں میں کی ہے :۔

	تعداد
(۱)	۳۷
(۲)	۵۵
(۳)	۳۱
(۴)	۲۲
(۵)	۸
کل تعداد	۱۵۳

پہلا حصہ چھوٹے چھوٹے پھولوں کا ہے جو دستی رومال۔ قمیص کے گھیرے۔ دوپٹہ وغیرہ کے لئے موزوں ہیں چند عام ناموں کے انگریزی میں مونوگرام بھی ان میں موجود ہیں۔

دوسرا حصہ درمیان کے پھولوں کا ہے۔ جن میں سے پہلے ۴۲ تکیہ۔ ٹی پائی کلاتھ وغیرہ کے لئے ہیں۔ ۱۴۸ سے ۱۵۰ تک تین پھول چھوٹی میز کے لئے اور ۱۵۱ سے ۱۵۵ تک پانچ پھول پلنگ کی بڑی چادروں کے لئے ہیں۔

تیسرے حصے میں صرف کونے کے پھول ہیں۔ لیکن حسب ضرورت کاٹ چھانٹ کر دیگر موقع پر بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ پھول نمبر ۲۱۶ بچے کے فراک کے گریبان پر بھی کام آسکتا ہے۔ کونے کے بڑے پھول صرف تین ہیں۔ ۲۲۶۔ ۲۲۶ A اور ۲۳۰۔ ۲۱۹ بھی باقی سب کی نسبت بڑا ہے۔ نمبر ۲۳۰ پھول نمبر ۱۵۲ کے لئے مخصوص ہے۔ دونو کونہ اور

درمیان ایک وضع کے ہیں۔

چوتھے حصے میں صرف حاشیہ کی بیلیں ہیں۔ جن میں سے ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱، ۳۱۷، ۳۱۴ اور ۳۱۸ نمبر کی بیلیں ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷ اور ۳۵۸ نمبر کے گریبانوں کے لئے علی الترتیب مخصوص ہیں۔ باقی پلنگ کی چادروں۔ انگیٹھی کے کپڑوں وغیرہ کے لئے مناسب ہیں۔

پانچویں حصے میں صرف گریبان ہیں جو تعداد میں صرف آٹھ ہیں۔

یہ تقسیم میں نے اپنے فہم کے مطابق کی ہے آپ اس کو تغیر و تبدل کر سکتے ہیں۔ یہ بات میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ نہ تو میں آرٹسٹ ہوں اور نہ کسی آرٹ سکول میں ذرا بھی تعلیم پائی ہے۔ معمولی سکول کا پڑھا ہوں۔ ڈرائنگ کا البتہ مجھے شروع سے شوق تھا۔ سکول سے فارغ ہونے کے کافی عرصہ بعد ملازمت کے دوران میں مجھے بیل بوٹوں کا شوق ہوا۔ خاصکر جب سے میں مسلمہ کا خریدار رہا۔ شروع شروع میں جو پھول میں نے مسلمہ میں بھیجے تھے آپ نے دیکھا ہوگا بالکل ایسے ویسے ہی تھے۔ جیسے جون ۱۹۳۴ء کے مسلمہ میں پھول نمبر ۱۰ یا جنوری ۱۹۳۵ء کے مسلمہ میں نمبر ۲۷ وغیرہ وغیرہ اس وقت یہ بالکل خیال نہ تھا کہ آیا یہ پھول دھلنے سے نکلنے کے بعد کچھ بھلا بھی معلوم ہوگا یا نہیں۔ اور نہ یہ معلوم تھا کہ اس پر کڑھائی کی کتنی محنت ہوگی اور کتنا دھاگا صرف ہوگا۔ یہ اس وقت معلوم ہوا جب خود گھر میں نکلوانے کا شوق ہوا۔ چنانچہ اب جو پھول بناتا ہوں اس میں پھیلاؤ زیادہ اور کڑھائی کا کام نسبتاً کم ہوتا ہے"۔

مندرجہ ذیل مضامین نثر و نظم شائع نہ ہونگے:-

(۱) اطمینان قلب۔ اس مضمون پر قرآن پاک کی روشنی ڈالنی چاہئے کہ اس میں اطمینان قلب کا بہترین نسخہ موجود ہے (۲) اخلاق سب سے بڑی دولت ہے۔ نامکمل ہے۔ (۳) عورت کی تعلیم۔ نامکمل ہے (۳) صفائی۔ نامکمل ہے۔ (۴) جنگ احد۔ قریبًا تمامتر مضمون تاریخ اسلام سے بغیر حوالے کے نقل کیا گیا ہے۔ (۵) آمنے سامنے کی خرابیاں۔ بہت نامکمل ہے۔ (۶) غلطی۔ زیادہ خوبی سے بیان کی ضرورت ہے۔ (۷) در تہنیت شادی (نظم)۔ (۸) تین موتی (نظم) (۹) مرحومہ اقبال جہاں پر ایک نظم۔ (۱۰) آرزوئے مسلم (نظم) +

ایک تصحیح: گذشتہ اشاعت میں مدرسۃ البنات کی رپورٹ میں جناب والدہ نادر جہاں کی بجائے خالہ نادر جہاں لکھا گیا ہے۔ اطلاعًا درج ہے۔

ریویو:- موصولہ کتب و اشیا پر آئندہ مہینے میں تبصرہ ہوگا، انشاء اللہ + (ادارہ)

مدرسۃ البنات

مدرسۃ البنات اپریل کے مہینے میں موسم کی تبدیلی کے ساتھ ہی مدرسۃ البنات کے تعلیمی اوقات بھی بدل گئے اب مدرسہ بجائے نو بجے کے سات بجے کھلتا ہے۔

خدا کے فضل و کرم سے ہماری چھٹی کلاس کی سات طالبات نے امسال پنجاب یونیورسٹی کے مڈل کا امتحان دیا تھا جن میں اللہ کی مہربانی سے پانچ عزیزات سعیدہ بیگم بنت فاضل بیگ مرزا و حمیدہ بنت اسد اللہ و رشیدہ بنت مرزا روشن بیگ وصفیہ سلطانہ بنت محمد عبد اللہ و زبیدہ بیگم بنت محمد حسین کامیاب ہوئیں اور عزیزہ کنیز فاطمہ محمد امین اور وحیدہ اختر روشن بیگ کمپارٹمنٹ میں آئیں یعنی وہ اگلے سال وہ صرف حساب کا پرچہ کرینگی۔ انشاء اللہ کوئی لڑکی فیل نہیں ہوئی۔

دو مئی صبح سات بجے مدرسہ میں خاص رونق اور چہل پہل تھی۔ کیونکہ جماعت ہشتم امتحان مولوی میں شریک ہونے کی خاطر ہوشیارپور سدھار رہی تھی۔ بعد حمد باری تعالیٰ طالبات و معلمات نے خلوص دل سے دعائیں کیں کہ خداوند کریم ہماری بہنوں کو کامیاب و بخیریت واپس لائے۔

چنانچہ حضرت مولائی و استاذی جناب عبد الحق صاحب عباس اور بیگم صاحبہ حضرت عباس اور حضرت سر معلمہ صاحبہ کی معیت میں مدرسۃ البنات کا یہ مختصر قافلہ ہزاروں دعاؤں کے ساتھ عازم ہوشیارپور ہوا۔ مسلمہ بہنوں سے دعا ہے وہ اپنی بہنوں کے لئے خلوص دل سے دعا کریں کہ خداوند کریم ان کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

اکابر ملک و ملت کی آمد:- مدرسۃ البنات کے بارھویں سالانہ (مردانہ) جلسہ کے موقع پر چند اہل علم و فضل اصحاب نے جن میں حضرت یوسف سلیم صاحب چشتی پرنسپل اشاعت اسلام کالج لاہور و مولوی تجمل حسین صاحب و علامہ حسین میر کاشمیری و مولوی عبد الباری صاحب رئیس لائلپوری و میاں محمد ظفر اللہ صاحب چیف انسپکٹر پولیس افریقہ بھی شامل تھے۔ مدرسۃ البنات کا معائنہ کیا اور چھوٹی بچیوں کے کھیل گیتوں سے جو اسلامی رنگ اور جذبہ وطنی سے پر تھے۔ حد درجہ مسرور ہوئے۔ رسہ کا کھیل بھی انھیں بہت پسند آیا۔

بچیوں نے اردو، عربی، نظم، مکالمہ، تقریریں سنائیں۔ اور قرآن شریف و احادیث شریف کا امتحان بڑی جماعت کی طالبات کا پس پردہ لیا۔ اور جواب سنکر حوصلہ افزا الفاظ سے عزت افزائی فرمائی۔ اور اپنے مفید و کارآمد مشورات سے طالبات و معلمات کو مستفید فرمایا۔ ۲

آمنہ قائم مقام سر معلمہ مدرسۃ البنات

مدینہ شاہِ دو عالمؐ کا استقبال کرتا ہے

(از جناب عیش شیرپوری)

واہ قسمت! آج آمد ہے شہِ لولاک کی + اُس محمدؐ فخرِ دو عالم حبیبِ پاک کی
خاک کا ہر ذرہ جس کی یاد میں تھا بے قرار + راہ کی جانب لگی رہتی تھی چشمِ انتظار
خشک ہو کر رہ گئے تھے نونہالانِ چمن + تشنگی سے مضطرب تھیں سب خیابانِ چمن
ابرِ رحمت جوش کھا کر آیا سوئے گلستاں + آج آبِ زندگی کی بہ رہی ہیں ندیاں
دل کے غنچے کھِل گئے آنے سے تیرے اے کریمؐ! + ان کے حق میں تیری آمد ہو گئی مثلِ نسیم
اے مدینہ! کیا مبارک ہے تری یہ سرزمیں + آ رہے ہیں تیری جانب رحمۃ للعالمینؐ
اُٹھ مدینہ آج آنحضرتؐ کا استقبال کر + اور قدموں پر تو قرباں اپنی جان و مال کر
ذرہ ذرہ کہہ رہا ہے مرحبا، خوش آمدید + مرحبا خوش آمدید مرحبا خوش آمدید
آ رہی ہے بام و در سے بھی صدائے مرحبا + مرحبا! صلِ علیٰ پھر مرحبا صلِ علیٰ
مرحبا اے آمنہ کے لال! اے فخرِ رسلؐ! + مرحبا اے سرِ وحدت! مرحبا ختمِ رسلؐ!
الصلوٰۃ والسلام اے رحمۃ للعالمیں! + مرحبا اے نورِ یزداں مرحبا نورِ مبیں
باغِ ہستی میں ترے آنے سے رونق آ گئی + رحمتِ حق نور بن کر چار سو ہے چھا گئی
بن گیا یثرب، مدینہ، تیری آمد سے شہا! + خانۂ امراض یک دم ہو گیا دار الشفا
دشت و صحرا گونج اٹھے نعرہ تکبیر سے + ہو گئے ظلمت کدے روشن تری تنویر سے
کوئی کیا جانے اشاروں میں ترے کیا راز ہے + خاک کے ہر ذرہ کو قسمت پہ اپنی ناز ہے
ہے دلوں کے حق میں مقناطیس تیرا نقشِ پا + اور مری قسمت کی ہے تاسیس تیرا نقشِ پا

عیش بھی حاضر ہے یاں اک کمتریں تیرا غلام
اے شہنشاہِ دو عالمؐ! ہو قبول اس کا سلام

اسلام میں صنف نازک کی حیثیت

(از حضرت مولانا ابویوسف شہید یزدانی بانی مدرسۃ العالیہ عربیہ تفسیر القرآن نانڈیر)

(۱)

آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے دنیائے عالم پر جہالت و ضلالت کی گھٹا ٹوپ اندھیری چھائی ہوئی تھی۔ جور و عدوان کی ہوش افگن آندھیاں اپنی پوری قوت کے ساتھ چل رہی تھیں۔ ظلم و ستم کی کوندتی ہوئی بجلیاں بے کسوں کے خرمن حیات کو خاکستر بنا رہی تھیں، کفر و شرک کا اُمڈا ہوا سیلاب بھری دنیا کو حشرات الارض کی مانند بہائے جا رہا تھا۔ زمین کے ذرّے ذرّے سے باطل کے چشمے اُبل رہے تھے۔ پتے پتے پر سیاہ کاری کا پرچم لہرا رہا تھا۔ اوہام و خرافات نے دل و دماغ پر قبضہ جما لیا تھا۔ خدا پرستی کی بزم سنسان ہوگئی تھی۔ روحانیت کے میکدے ویران ہو چکے تھے، اخلاق و مکارم کا سبز و شاداب گلشن نذر خزاں ہو چکا تھا۔ عصمت و حیا کی شمع خموش ہو چکی تھی۔ امن اور شانتی کا پیغمبر انسان، خود تشدد و فساد کے کیچڑ میں لتھڑا ہوا تھا۔

غرض صلاح و امن کی جگہ جنگ و فساد نے اتفاق و اتحاد کی جگہ، افتراق و تشتت نے، میل ملاپ کی جگہ قتل و غارت گری نے، تہذیب و شائستگی کے مسکن پر بدتہذیبی اور ناشائستگی نے، لطف و کرم کی محفل میں سنگدلی اور تندخوئی نے، احسان اور حلم کی محفل میں ظلم و تعدی نے، محبت و مروت کے کوچہ میں سرد مہری اور بے دردی نے انسانیت اور آدمیت کی فرودگاہ میں درندگی اور بہیمیت نے اپنا بستر جما لیا تھا۔

یوں تو زیر دستوں کے سر پر تشدد و عذاب کے آرے چل ہی رہے تھے مگر سب سے زیادہ خدا کی بے یار و مددگار مخلوق "عورت" تھی (جو آج بھی باایں ہمہ ادعائے ترقی و تہذیب مردوں کے استبداد کی تختۂ مشق اور ان کے ظلم و جور کی شکوہ سنج ہے) گلشن ہستی کے اس "پھول" کو ناقدر شناس ظالم مردوں نے پاؤں سے مسل کر پھینک دیا تھا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ بعض ناخدا ترس تو بنفشہ کی کلی سے زیادہ نازک اور حسین بیٹی کا پیدا ہوتے ہی گلا گھونٹ دیتے یا ریت کے تودے تلے زندہ دفن کر دیتے۔

"مشت خاک" پر
"ظلم ہفت افلاک"

ان کی مظلومیت اور بے چارگی کی یہ سوگوار اور نوحہ کن کیفیت کسی خاص خطہ و دیار، یا مخصوص ممالک و امصار یا کسی محدود شہر و بلاد کے لئے نہ تھی بلکہ عالم نسوانیت کے لئے محیط اور ہمہ گیر تھی۔

(۲)

اس کا یہ سبب نہیں کہ اس زمانہ میں درخشندہ اور دل آویز تہاذیب موجود نہ تھیں۔ نہیں نہیں، ان دنوں بھی ایک طرف رومتہ الکبریٰ کے تمدن کا خورشید انور نصف النہار پر تھا تو دوسری طرف ایرانیوں کی تہذیب اوجِ کمال پر تھی، مگر بایں ہمہ ان کے نزدیک بھی اس ستم رسیدہ اور دکھیا جماعت کے لئے کوئی پناہ کی جگہ اور امن کی جا نہ تھی یہاں بھی عورتیں:

"لونڈی سے زیادہ بدتر حالت میں زندگی بسر کر رہی تھیں۔ شوہروں کو سخت سے سخت کام لینے حتیٰ کہ قتل کر دینے تک کی اجازت تھی"۔

یونانیوں نے علم و فلسفہ میں بہت بڑی ترقی اور بلند درجہ کا کمال پیدا کیا، لیکن انھوں نے بھی ان بے زبانوں کی:

"حق رسی نہ کی، عزت بھری نگاہوں سے نہیں دیکھا، علم و فن سے ہمیشہ محروم رکھا، یہاں تک کہ دوسروں کو عاریتاً دے دینے میں بھی کوئی قباحت محسوس نہیں کی"۔

اس پر بھی یہ ان کا عام مقولہ تھا:

"سانپ کے زہر کا علاج سہل اور آسان ہے مگر فسادِ عورت کا علاج غیر ممکن اور محال ہے"۔

صنفِ لطیف کے بارے میں یہ خیالات کچھ عوام کالانعام کے نہیں، بلکہ بڑے بڑے حکما اور مدبرین، فلاسفر اور مصلحین کے تھے، چنانچہ افلاطون مسئلہ تناسخ پر قیاس آرائی کرتے ہوئے کہتا ہے:

"جس قدر بھی ذلیل و ظالم مرد ہیں، دنیائے تناسخ میں سب کے سب عورت بن جاتے ہیں"۔

اسی طرح تمام چینی، اطالوی، یونانی فضلا بھی ان پر طرح طرح کے آوازے کستے اور انھیں معتوب قرار دیتے ہیں۔

(۳)

مسیحیت کے نام لیوا آج اپنے تمدن پر ناز کر رہے ہیں، پھر عدل و انصاف کا نقارہ اور یکسانی و مساوات کی دفلی بھی بجا رہے ہیں، مزید برآں اپنے آپ کو فرشتۂ امن اور دیوتائے عدل و مساوات منوانے کی کوشش میں بھی سرگرم عمل ہیں۔ مگر ان کے مذہب نے بھی صنف ضعیف (عورت) پر کوئی گھٹیا درجہ کا بھی احسان نہیں کیا؟ احسان؟ احسان تو ہر طرف ازدواجی زندگی کے لئے جو فضائلِ اخلاق درکار ہیں مسیحی بیاض تعلیم میں ان سطروں کی جگہ (   ) سادی ہے:-

"ترکہ وراثت تو درکنار ذاتی کمائی کا بھی انھیں حقدار نہیں بنایا۔ شوہر ظالم ہو، ناکارہ نااہل ہو، دائم المرض ہو، یا سزا یافتہ حبس دوام ہو، مگر بیوی کسی طرح بھی خاوند سے مذہباً علیحدہ نہیں ہو سکتی، کیونکہ مسیحی قوانین نے اس کے گلو خلاصی کی کوئی قرین عقل سبیل نہیں بنائی۔ اِلّا یہ کہ زنا جیسے گناہ عظیم کی راہ اختیار کرے
(متی باب ۵ ۳۱)

اس مذہب میں عورتوں کے عزت واحترام کے بارے میں کھوج لگانا تو "کوہ کندن وکاہ برآوردن" کے بھی مصداق نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بقول مسٹر پری کرمانٹس کتاب مقدس میں عورت کو

"موت سے زیادہ تلخ"

بتایا گیا ہے۔ انجیل کی تلاوت سے منع کیا گیا ہے۔ خود مسیح (بقول انجیل) اپنی ماں تک کو

"اے عورت" کہتے ہیں (یوحنا باب ۱۹-۲۶)

بائیبل کے نئے عہدنامے کو لیجئے جس میں کھلے طور پر یہ الفاظ موجود ہیں

"مرد عورت کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ عورت مرد کے لئے پیدا کی گئی ہے"

اسی تعلیم کا یہ نتیجہ ہے کہ مسیحی علمائے مشاہیر عورتوں کے متعلق غور وخوض کرتے کرتے تھک گئے اور بالآخر پکار اٹھے:

(۱) عورتیں پیدا ہی کیوں کی گئیں (سینٹ آگسٹائن)

(۲) عورت تمام برائیوں کی جڑ ہے (سینٹ جیروم)

(۳) باب الشیطٰن ہیں (ٹرٹولین)

(۴) عورتیں شیطان کی گذرگاہیں ہیں (نیلٹن)

(۵) اژدہا یا دیو خوفناک اور افعی مصر مکار ہیں مگر عورتیں دونوں کی خاصیتیں رکھتی ہیں

(تعلیم چرچ)

(۴)

ہندو دھرم نے بھی ان بے زبانوں کے ساتھ کوئی ایکا نہیں کیا، ایک طرف متوفی والدین کے ترکہ میں ان کا کوئی حق وحصہ تسلیم نہیں کیا، تو دوسری طرف دختر کشی کثیرالازدواجی عقد ثانی سے امتناعی احکامات کو مذہبی دفتر میں شامل کرلیا، سب سے انوکھی مگر پرتر تعلیم "رسم ستی" تھی جس کو دیکھ کر حماقت بھی شرمسار ہوتی ہوگی یعنی مرے ہوئے شوہر کے جلتی ہوئی چتا میں زندہ عورت جل کر بھسم ہو جائے، کیونکہ خاوند کے مرنے کے بعد اسے دنیا میں زندہ رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں، لطف یہ کہ ایسا یکطرفہ حکم صنف نازک ہی کے لئے مخصوص تھا کہ

"شوہر کے جلتے ہوئے چتے میں زندہ جل کر 'ستی' ہو جائے، نہ کہ شوہر بھی عورت کے مرنے کے بعد اسکے جلتے ہوئے چتے میں زندہ جل کر 'ستا' بن جائے۔"

اس دھرم کے مہارشیوں نے بھی ان پر زبان کے بادل برسائے، بس بھری بانیوں اور تلخ وسست باتوں سے ان کے قلب دو نیم کو غربال بنایا۔ منوجی مہاراج فرماتے ہیں:

"مشورہ کے وقت عورت کو اپنے پاس سے ہٹا دو، جھوٹ بولنا اس کی گھٹی میں ہے، ..... شہوت پرستی، برائی کی جانب میلان اذیت رسانی ...... ضد اور بے وفائی ان کا شعار ہے وغیرہ وغیرہ"

اس پر بھی ہندو سجنو کا یہ عام کہاوت ہے:

"گھوڑے کا چکر، اونٹ کا پکڑ، اور تریا (عورت کا مکر بھگوان کے سوا کوئی نہیں جانتا"۔

(۵)

طوالت کے خوف سے ناظرین و ناظرات کے سامنے چند ہی مذاہب کی تعلیم پیش کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے ورنہ دنیا کی تاریخ شاہد ہے کہ اسلام سے پہلے تمام اقوام و ممالک اور جمیع مذاہب وملل میں عورت کی یکساں مظلومانہ حالت تھی اور دنیا کے کسی مصلح اور رہادی نے ان کی مظلومیت کی چارہ گری نہیں کی۔ بلکہ اس "مور ناتواں" کے مقابلہ میں دنیا کی ساری طاقتیں یہ مشورہ کر کے عمل پیرا ہو چکی تھیں کہ اس کو کوئی عزت و وقعت حاصل ہونے نہ دیں گی اور ہمیشہ کے لئے ذلت کی زنجیروں میں جکڑ کر جہالت کی تاریکیوں میں گم رکھیں گی۔ .... اللہ! اللہ!! ؎

صیاد و باغباں کی بھی پڑتی نہیں نگاہ
بگڑی ہوئی یہ شکل مرے آشیاں کی ہے

کس کے سینہ میں ایسا دل تھا جو ان بے زبانوں کی حکایت ماتم کو سن کر تڑپ اٹھتا، کس کا قلب ایسا گداز تھا جو اس مجسمۂ بے کسی کو دیکھ کر بے قرار ہو جاتا۔ کس کی آنکھیں اشک عنابی کی سرمایہ دار تھیں جو ان کی داستانِ خونچکاں سن کر بے اختیار ڈبڈبا جاتیں۔ کون ان کا رفیق و غمگسار تھا جو ان کی سرگزشت سوگوار پر آنسو بہاتا، یا ان کے پاؤں سے ذلت کی بیڑیاں کٹواتا ؎

ہوا مخالف و شب تار و بحر طوفاں خیز
گسستہ لنگر کشتی و ناخدا خفت است

نالہ و شیون کرتی تھیں مگر بے سود، آہ و بکا کے دھوئیں بلند ہوتے تھے مگر ہوا میں مل کر فضا میں منتشر ہو جاتے تھے کرب غم کی بلکتی ہوئی صدائیں اٹھتی تھیں مگر کس مپرسی کی دیوار سے ٹکرا کر پلٹ آتی تھیں۔

نسیم رحمت کے جھونکے: یکایک رحمت الٰہی جوش میں آئی، اور آفتاب اسلام اپنی پوری تابانیوں کے ساتھ فاران کی گھاٹیوں سے طلعت ریزیاں کرتا ہوا طلوع ہوا۔ اس کی طلعت ضیا کرنیں ابن آدم کو خواب دوشیں سے ہوشیار کرنے لگیں اور مظلوموں کے آقا اور بے کسوں کے مولا، عالم کون کے آخری معراج امام الدنیا والدین نبی کریم، رؤف الرحیم (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) نے مجمع انسانی کو بہ بانگ بلند پکارا اور پکار کر فرمایا:

(۱) اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ۔ (لوگو! عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرو)۔

(۲) لَا تَضْرِبُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ۔ (اللہ کے بندو! عورتیں بھی) اللہ کی بندیاں ہیں انھیں ستاؤ نہیں)۔

(۳) عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (عورتوں کو دکھ درد نہ پہنچاؤ بلکہ) ان کے ساتھ اچھے طریقہ سے بود و باش رکھو)۔

(۴) لَيْسَ اُولٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ۔ (جو لوگ انھیں تکلیف و اذیت پہنچاتے ہیں وہ نیک اور بھلے مانس نہیں)

(۵) اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَ اَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ۔ (مومن کامل وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق بھی اچھے ہوں اور وہ اپنی بیویوں کو راضی بھی رکھتے ہوں۔

(۶) خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ بِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ بِاَهْلِيْ

(اے پیروانِ دعوتِ ایمانی) تم تمام میں اچھا وہ شخص ہے جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو۔ اور دیکھو میں تم سب سے بڑھکر اپنی بیویوں سے سلوک کرنے والا ہوں)

خدا سے ڈرنے کی یہ تاکید اور حسنِ سلوک کرنے کی یہ ترغیب اس مظلوم گروہ کے بارے میں کی جارہی ہے جسے اہل دنیا نے پائے استحقار سے ٹھکرا کر قعرِ مذلت میں گرا دیا تھا، جس کی زندگی شکست وریخیت کی ماتم سرا بن چکی تھی، جس پہ زمین اپنی پوری وسعت کے باوجود تنگ آ چکی تھی، جس کے لئے بھری دنیا میں کوئی امن کی جگہ موجود نہ تھی۔ مگر یہ قدرت کی کیسی بوالعجبی ہے کہ رنج ومحن کی "تھکی ماندی مخلوق" کو پناہ ملی تو کس آستانہ پر؟ امن نصیب ہوا تو کس چوکھٹ پر؟ اس آستانہ پر، جس کی گدائی ہفت کشور کشائی سے بڑھکر، جس کے در کی جاروب کشی تخت شاہی سے فزوں تر ہے

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
مرے جرم ہائے سیاہ کو ترے عفوِ بندہ نواز میں

(باقی پھر)

نماز

گوہرِ تاجِ شریعت ہے نماز + زیورِ اسلام وملت ہے نماز
ہادیٔ کوئے طریقت ہے نماز + رہبر سوئے حقیقت ہے نماز
قوتِ بازوئے ملت ہے نماز + ضامنِ اقبالِ امت ہے نماز
موجِ دریائے فضیلت ہے نماز + اخترِ اوجِ کرامت ہے نماز
درسِ احسان ومروت ہے نماز + قصۂ شوق ومحبت ہے نماز
شمعِ روشن محفلِ ملت کی ہے + مشعلِ راہِ ہدایت ہے نماز
گر حضورِ دل سے کی جائے ادا + گفتگو با ربِ عزت ہے نماز
صدقہ و حج و زکوٰۃ و صوم پر + ہر طرح رکھتی فضیلت ہے نماز
شرک وبدعت کی سیاہی ہو اگر + دل سے دھو دیتی بسرعت ہے نماز
کرکے روشن سب کے دل کا آئینہ + دور کر دیتی کدورت ہے نماز
بیبیو اس کو قضا ہونے نہ دو + فرضِ عین ورکنِ ملت ہے نماز
آتشِ دوزخ سے یہ ہوگی سپر + اور کلیدِ بابِ جنت ہے نماز

کیا بتائیں ہم کہ ہے کیا چیز یہ + الغرض اللہ کی رحمت ہے نماز
ہو چکا ثابت کلام اللہ سے
سب سے افضل تر عبادت ہے نماز

مرسلہ سیدہ نسیم

دعوتِ جنوں نمبرا

تاثّرات و حقائق

(از جناب "داعی الی الحق")

(۱)

بے حجابانہ درآ از درِ کاشانۂ ما
کہ کسے نیست بجز دردِ تو در خانۂ ما
فتنہ انگیز مشو کاکلِ مشکیں بکشا
تابِ زنجیر ندارد دلِ دیوانۂ ما

دینِ فطرت: مجھے یقین ہو چکا ہے کہ دنیا کے تمام پیغمبر ایک ہی پیغام لائے اور اس پیغام کا کامل۔ مکمل۔ ازلی۔ ابدی اور اٹل لفظی نمونہ بصورت قرآن محفوظ اور تا قیام قیامت ماسوی اللہ آمیزش سے پاک موجود ہے۔ یہی بین الاقوامی coom op olitain اور عالمگیر Universal قانون اور دینِ فطرت ہے اس کے عالمگیر اور باطل شکن نور کو بے حجاب پیش کر دینے والے "دیوانوں" کی یلغار کا وقت آ چکا ہے۔ "کارخانہ جہاں" اب لے چشمِ تحیر سے دیکھے کہ اب عشق کے پردہ شکن اضطراب حجاب آرائے حقیقی نے چلمن کی آڑ میں جھلک دکھلا دی ہے۔ محرمِ راز بن جاؤ اور اب اس راز کو برملا کہو! سولی پر چڑھ چڑھ کر اور رسوا ہو ہو کر خلقِ خدا کو آمادۂ عمل کرو!

حقیقت ناشناس اور جلوہ نا آشنا لوگوں کو غلط پیغامِ خدا سنانے سے روک دو، ان کی ہوا اکھاڑ دو! تنگ ظرفی کی جڑ اور نا بلند بینی کی ضد جس نے دنیا کو قصاب خانہ بنا رکھا ہے تمہارے ایمان اور "سچے علم کے سامنے اپنے ہی "غیظ و غضب" میں موت کی نیند سو جائیگی۔

ہاں شرط یہ ہے کہ تم "دینِ فطرت" کے اجیر اور پیٹ پجاری مبلغ نہ بنو۔ بلکہ تمہارا علم علم ہو، سمع و بصر کی شہادت ہو، واہی اعتقاد نہو، فرضی یقین نہ ہو، بلکہ وہ "یقین" ہو جسے کاشف غطا یقین۔ عینی شہادت اور براہِ راست تصدیق کہا جا سکے! اور وہ زبان کی اسی حرکت کو ذوقِ یقین، اور لطفِ اعتقاد سے عمل میں لا سکے جیسے عرب کے آخری امی اور نبیوں کے سردار نے یوں گرج کر انکار کیا تھا "اگر سورج میرے ایک ہاتھ پر رکھ دیا جائے اور چاند دوسرے ہاتھ پر تو بھی میں

اپنی بات سے باز نہ آؤں گا"

(۲)

تصنّع کی تہذیب اور نظم نہیں بلکہ جنون (کمال) کی بدتہذیبی اور بے ربطی

انبیا کی تبلیغ کا مقام بہت بلند ہے کامل

جوشش اور جنون سے کام کرنے والے معلموں کا کلام بھی ہمیشہ سطحی نظروں میں بے ربط معلوم ہوتا ہے۔ الفاظ کی بے انتہا کمی اور "جوشِ جنوں" میں مضمون کی بے انتہا کثرت "تہذیب اور نظم" کی ترتیب کا موقع ہی نہیں دیتی۔

جہاں منطق پر بلاغت اور عمق مطالب نے پردہ ڈال رکھا ہو، جہاں واقعات اور نتائج کو اس قدر اہمیت ہو کہ دلیل ایک ثانوی اور تابع شے بن جائے، جہاں "علم" کا پیدا کیا ہوا استغنا کو "جہل" کے منفقہ عجز و احتجاج کی پروا نہ کرتا ہو اور "سچائی" کے زور پر تسہیل و تشریح سے بے نیاز ہو چکا ہو، وہیں حقیقت کی پردہ نشین عروس جلوہ گر ہوتی ہے! وہیں سچا اور لازوال "حسن مستور" موجود رہتا ہے!

ان ہی بدنما چیتھڑوں اور مغلق دریچوں کی اوٹ میں "معنی کی شرمسار محبوبہ" حجاب آرا ہوتی ہے۔ "اصلی" اور بے مثال حُسن کو نمائش اور اعلان کی ضرورت نہیں ہوتی، اس کی آب و تاب اور محبوبیت الٰہی محجوبیت کے "بہروپیا پن" میں ہے۔

یہاں اس منزل میں "تشہیر نفس" اور "حضرت مولانا و فدائے ملت و سیدی" کا خفیہ ایما قطعاً نہیں ہوتا۔ یہ "مستور" رہنا ہی "نقاد نظروں کے لئے بلا کی دعوت ہے! بہترین تہیج ہے، پیام قرب ہے! نہیں بلکہ گالیوں اور فتووں، الزام اور انتقاد کی تاریں بھی حجاب بن بن کر اس کو چھپا لیتی ہیں اور ظاہر ہو جانے کی خفت کو برداشت نہیں کر سکتیں!

تہذیب اور عقل کی آنکھ سے دیکھنے والو! سنو!

کیا بیکن کی اکثر فلسفیانہ تصانیف اور مضامین میں وہ اغلاق نہیں، جہاں "ذہن" کو ناگوار تکلیف ہوتی ہے؟

کیا مرشد رومیؒ کی مثنوی کے اشعار میں معنوی لگاؤ کا معلوم کر لینا آسان بات ہے؟

کیا وہ سب کے سب موتیوں کی طرح لڑھکتے دکھائی نہیں دیتے وہ بھی اس حالت میں کہ بہت کم اشخاص مصنف کے صحیح عندیہ کی تشریح کر سکیں؟

کارلائل "قرآن" کو "پریشان خیالات" کہکر اعتراف نہیں کر لیتا کہ اسی پریشان خیالی کے مجموعے نے عرب کو تمدن میں فلک الافلاک تک پہنچا دیا تھا؟ کیا ارسطو کے اکثر اقوال مغلق نہیں؟

"نیوٹنی استدلال کے دو متصل مراحل میں کیا بتدی سخت دشواریاں محسوس نہیں کرتا؟

اگر یہ سب درست ہے تو آؤ ہماری "دعوتِ جنون" پر لبیک کہو اور "عقل" کی پریشان خیالیوں سے باز آؤ۔ ہاں اسکے لئے "لینے" کا سوال نہیں ہوگا بلکہ سب کچھ دینا ہی پڑے گا ؎

چہ نشستی دور چوں بیگانگاں
اندر آ در حلقۂ دیوانگاں
گر تو مخموری بخواہی مے درآ
ناں پرستی رد کہ اینجا نیست ناں (شمس تبریزؒ)

(باقی آتی)

دعوت جنون نمبر۲

مدرسۃ البنات میں چند لمحات

(ازجناب داعی الی الحق)

خاموش عمل کا نمونہ: ۱۸ر-۱۹ اپریل ۱۹۳۷ء مدرسۃ البنات کا بارھواں سالانہ جلسہ تھا - یہ "شجر ثمردار" اس بیج کے نمایاں خدوخال کا بالفعل نمونہ ہے جو آج سے دس سال قبل ایک بوڑھے جرنیل عباس کے دماغ میں جرثوم اولیہ کے طور پر ظہور پذیر ہوا - میں نے مدرسہ دیکھا - معائنہ کیا نہیں چھوٹی چھوٹی بچیوں سے وہ سبق پڑھا جو مجھے فلک بوس عمارات والے کالج نہ دے سکے - وہ "دعوتِ عمل" کی لے یثربی مضراب پرسنی جو راس کماری سے کشمیر اور کلکتہ سے بمبئی تک کی یونیورسٹیوں میں میری قوت شنوائی کو محوِ حیرت نہ کر سکی!

قرآن کا ترجمہ سنا - حدیث کے مطالب دریافت کئے - عربی بول چال کا نمونہ دیکھا - عربی اور ہندی نظموں میں مجھے وہ خاکہ نظر آیا جس کی تیاری میں میری جوانی کے بہترین سال "ذاتی آرام" کو قربان کرکے دربدر اور خاک بسر رہ کر صرف ہو رہے ہیں!

میں نے ہندوستان بھر کے زنانہ مدارس اور مردانہ درس گاہیں دیکھی ہیں - ہندو قوم کے فلسفۂ تعلیم میں اگر "راگ" آرٹ اور مذہب کے نام پر بچیوں میں نسوانیت کا موضوعی رنگ پیدا کر رہا ہے تو وہاں ان کو زبردست "قوتِ عمل" کے اساتذہ اور عامل ماحول کے اثرات حریت کے جذبات سے بھی سرشار کر رہے ہیں - مجھے پنجاب میں رام آشرم ہائی سکول امرتسر اور فیروزپور کے رام سکھداس کالج کے نصاب اور ڈسپلن نے یقین دلا دیا تھا کہ وہاں کی طالبات کے مقابلے میں "مسلم بچیوں" کے لئے کوئی جگہ نہیں کہ وہ علمی و اخلاقی تربیت میں ان کے ہم پلہ بن سکیں!

لیکن اس تازہ تجربے اور "مدرسہ کی چند سالہ ترقی" نے میرے خیالات کی دنیا بدل ڈالی اور جس طرح میں "ملاؤں" اور "پیشہ ور لیڈروں" کے یاس و قنوط سے لبریز مُردہ وعظوں میں ان کی موت اور قوم کی حیات سمجھتا ہوں - بلکہ اب میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ سوائے "مسلمان" کے ہندوستان میں کوئی دوسری قوم حاکم نہیں بن سکتی جس کا فیصلہ قضا و قدر کر چکے ہیں -

اسی طرح "مدرسہ کے معائنے" نے مجھے مزید سمجھنے میں رہنمائی کی ہے کہ نہ تو ٹیگور کا شانتی نکیتن اور نہ اینی بیسینٹ کے صوفیانہ وعظ وہ بہادر خواتین پیدا کر سکتی ہیں جن کے بھائی خالد اور بیٹے طارق بن سکیں، باپ عمر اور وہ خود "خولہ" اور مالک کی ماں بن سکیں - ہاں ان باطل سوز شعلوں کے لئے چنگاریاں اب "غیر مسلم" کے مسلم بنانے کے بعد نہیں بلکہ

خود مسلمانوں کے راکھ کے ڈھیر میں سے مل جائیں گی اور وہ افسردہ و حیرت زدہ عباسں کی دھونکنی کے قریب بصیرت کی آنکھیں رکھنے والوں کو نظر آجائیں گی !

ایک آواز :

اے مدرسۃ البنات کی بہادر بچیو!

سنو! مسلمان سپاہی تھا، اسلام سپاہیانہ زندگی ہے! مسلمان "مسلح" تھا ! مسلمان غالب اور فاتح تھا! مسلمان کی نظریں اونچی ہوا کرتی تھیں، مسلمان ایک لڑی میں پرویا ہوا تھا۔ مسلمان اپنے خدا کا مطیع تھا، اپنے سردار کا مطیع تھا، خاموش رہا کرتا تھا آج کل کے نابکار لیڈروں اور مولویوں کی طرح اس کے مختلف رستے نہ تھے، وہ ایک رسی کو پکڑے رکھتا تھا۔ ایک خدا، ایک رسول، ایک کتاب اور ایک مآل رکھتا تھا، خاموش سنتا اور خاموش کرتا تھا۔ مسلمانوں کے جلسوں میں آج کل کی طرح کووں کی کائیں کائیں نہ تھی۔ لیڈروں کا بھانڈوں کی طرح ناچنا اور کتوں کی طرح لڑنا نہ تھا۔ صرف ایک آواز اور اس آواز پر عمل تھا۔

مسلمان عورتوں کے خاوند، بھائی اور بیٹے سپاہی ہوا کرتے تھے۔ عورتیں ان کو میدانِ جنگ میں اکسا اکسا کر اور طعنے دے دے کر بھیجا کرتی تھیں۔ فتح حاصل کئے بغیر ان سے راضی نہ ہوتی تھیں۔ ان کے ہتھیاروں کو گھروں میں سجا سجا کر رکھا کرتی تھیں۔ گیت گا گا کر صاف کیا کرتی تھیں۔ ہاں! مسلمان عورتوں کی ٹھمریاں اور دوہرے اسی جنگ و عشق کے رنگ میں ہوا کرتے تھے۔

اپنے مردوں کے سپاہی ہونے پر ناز ہوا کرتا تھا، وہ اپنے خاوندوں کے زخموں کے نشانوں کو خلوت میں چوما کرتی تھیں !

"منگیتروں" کے سپاہی ہونے کی خبر ان کے گالوں کو لال کر دیتی تھی اور ان کی سہیلیوں کو سن سن کر رشک آتا تھا !

آج پھر تم نے ہاں صرف تم نے اپنی قرن اول کی پیش رو ماؤں کی یاد تازہ کرنی ہے ! پھر قرن اول کی جنگی آواز بلند ہونے والی ہے ! دیکھنا ! بھڑک نہ اٹھنا۔ تم اس آواز کو پھر سنو اور اپنا فرض پہچانو !

خود ہلال احمر کی سپاہی بنو اور بھائیوں اور باپوں تک یہ آواز پہنچا دو ! اور انھیں کہو کہ ابا جان! بھائی جان! مرد کو سپاہی بننا سجتا ہے ! آپ بھی وردی بنائیں پیٹی لگائیں، فوجی سلام کریں، چست و چالاک بن جائیں !

عزیز بہنو! کئی سو برس کے بعد آج پھر وقت آ گیا ہے کہ اسلام کا بول بالا ہو۔ جھوٹوں کا منہ کالا ہو۔ قرآن پاک تمھیں زبانِ حال سے درس دے رہا ہے کہ جہاں "انسان" کا وجود اور اس کی پرورش یکسر تمھاری وجہ سے ہے، جہاں اس کی زندگی اور زندگی کا آرام تمھاری ہی رحمت اور رافت سے ہے۔ جہاں تمھارے نرم نرم ہاتھوں کی تھپک تھکے ہوئے جسم کی راحت اور تمھاری مست کر دینے والی حرکتیں انسان کے سازِ زندگی پر پیہم مضراب ہیں، وہاں قوموں اور امتوں کی زندگی بھی تمھارے ہی اشاروں سے ہے !

تم اپنے ادنےٰ سے اصرار اور چھوٹی سی تکرار سے قوم کے مردوں میں وہ بے پناہ عزم، وہ عالمگیر اور آسمان رس حوصلے، وہ کوہ شکن ارادے پیدا کر سکتی ہو کہ ان کے سامنے

پہاڑ پانی ہوجائیں۔ دریا پھٹ جائیں اور چٹانیں خس وخاشاک بن جائیں!

تمہاری پسندیدگی انسان کے راہوارِ عمل کے لئے مہمیز کا کام دیتی ہے۔ تمہاری خوشی "معمولی مرد" کے راہ سعی میں سدِ سکندری کا حکم رکھتی ہے!

تم باعث ایجادِ انسان ہو! اس لئے امت میں صحیح معنوں میں "مرد" پیدا کرو۔ تمہارا بڑا فخر یہ ہے کہ تمہارے بیٹے، تمہارے خاوند، تمہارے بھائی مرد ہوں، وہ دنیا میں خون اور آگ سے کھیلا کریں! تلواروں اور نیزوں، بندوقوں اور توپوں سے لیس ہوں! کمزور کی حفاظت تمہاری شہ سے ہو، زور آور سے مقابلہ تمہارے اشارے پر ہو،

حمایت کے لئے اکسانا تمہاری فطرت میں داخل ہے "مرد" میں "شجاعت" پیدا کرنا تمہاری چتون کا ادنے کرشمہ ہے! لَسْتُمْ بَعُوْلَتِنَا اِنْ لَمْ تَمْنَعُوْنَا ——— "تم ہمارے خاوند نہیں اگر ہماری حفاظت نہیں کرتے" کا مقولہ تمہاری ہی زبان سے سجتا ہے۔ دنیا میں تمام جنگ وجدل کی بنا تمہاری حفاظت ہے۔ میدان جنگ میں زخم اور خون کے دریا تمہارے سے ہیں اور پھر دریا بہا کر ان زخموں پر مرہم رکھنے والے تمہارے ہی ہاتھ ہیں!

تم گھروں کی ملکہ ہو اور گھر وہ قلعے ہیں جن کی حفاظت اور درستی کے لئے دنیا میں تمام اتحاد و اتفاق، تمام سعی وعمل، تمام جہد وقتال کا سلسلہ قائم ہے۔

قوم تم ہی بنا سکتی ہو۔ "قوم" تم سے پیدا ہوئی ہے اور اس کو زندہ رکھنا یا زندگی دینا بھی تمہارا ہی کام ہے۔ تم اپنے بچوں۔ خاوندوں اور بھائیوں کو قرن اول کی اسلامی سپاہیانہ روش سکھا دو اور پھر دیکھو کیسی مجاہدانہ زندگی، بے خطر تقدم اور بے خطا سبقت، حکومت و بادشاہت کی بے گماں تیاری روحانیت اور طاقت کے بلا واسطہ وسیلوں کا ظہور عمل میں آتا ہے۔

روحانیت: قوم کو پھر "مقام محمود" تک پہنچانے کا واحد ذریعہ "روحانیت" ہے جو بے پناہ عمل اور عالمگیر عزم کا دوسرا نام ہے! روحانیت دشمن کے بڑے سے بڑے نظام کو جو اکثر کرلئے کا ہوا کرتا ہے۔ تھوڑی مدت میں پاش پاش کردے گی۔ اس گرجنے والی "روحانیت" کو دنیا کا کوئی قانون نہ پکڑ سکے گا کسی تعزیرات ہند، کسی آرڈیننس، کسی دفعہ کی زد میں وہ لوگ نہیں آسکتے، جو بے غرض اور بے نفس ہوں، جو صرف خدا کے ہوں، جو آپس میں محبت، رواداری اور خدمت کا جرم عظیم کر رہے ہوں، جن کا سپہ سالار خدائے عظیم ہو، جن کا جرنیل کوئی خدا کا بندہ ہو۔ جو خدا کی دی ہوئی جان کو خدا کا مال سمجھ کر اس امانت کو واپس کرنے پر تلے ہوئے ہوں۔ دشمن اس خطرناک گروہ کو بڑھتا دیکھ کر بے دست و پا ہو جائے گا۔ سر پیٹے گا اور اس کے توپ و طیارے دھرے رہ جائیں گے ــ

پس اے قوم کی مایۂ ناز بچیو! تمہارا آخری اور پہلا فرض یہ ہے کہ قوم کے ناکارہ حصے کو آمادۂ عمل کر دو یا کاٹ کے رکھ دو اور اس چند روزہ زندگی میں مادر درس گاہ "مدرستہ البنات" کے عملی رنگ کو چاردانگ عالم میں رائج کر دینے کا حوصلہ پیدا کرو!

"نامۂ شوق" کا جواب

اپنی بہن کے نام

(محترمہ وحیدہ خاتون رہتک)

اے مری پیاری بہن شاہ جہاں + حق رکھے تم کو ہمیشہ شادماں
ہو تمھیں معلوم یہ بعدِ سلام + خیریت سے ہیں بڑے چھوٹے تمام
دل تمھاری یاد میں سرشار ہے + اور تمھاری خیریت درکار ہے
خط تمھارا "مسلمہ" میں جب پڑھا + کیا کہوں کیسا مرا دل خوش ہوا
یاد آتی ہیں وہ باتیں جب کبھی + دل کی حالت ہوتی ہے کچھ اور ہی
اب لڑکپن کی وہ آزادی کہاں + بے تکلف کھیل اور خوش گپیاں
یاد آتا ہے وہ ملنا بیٹھنا + کھیلنا خوش ہونا ہنسنا روٹھنا
دل سے ہو نزدیک گو تم دور ہو + تم جہاں رہتی ہو خوش خرم رہو
دل میں ہر لحظہ تمھاری یاد ہے + اور تمھاری یاد سے دل شاد ہے
بھولتی تم کو میں دم بھر بھی نہیں + بن گئیں تم خانۂ دل کی مکیں
یاد خالہ آتی ہیں اور خالو جان + پیار الفت کی بزرگانہ وہ شان
یاد آتی ہے انیسہ بار بار + واسطے اس کے یہ دل ہے بے قرار
خوش رہیں بھائی قمر اور بھابی جان + اور بھائی فرحتِ فرحت نشان
تم کو خالق شاد اور خرم رکھے + آرزوئیں دل کی سب پوری کرے
تم جیو بنکر جہاں میں خوش نصیب + اور نہ آئے رنج و غم بالکل قریب
ہو ارادوں میں تم اپنے کامیاب + اور مرادیں دل کی بر آئیں شتاب
تندرستی اور خوشی حاصل رہے + فضل حق ہر حال میں شامل رہے
آرزو ہے اب کہیں جلدی خدا + خیریت کے ساتھ دے تم سے ملا

ہے بصد منت مرا تم کو پیام + سب بزرگوں کو مرا کہنا سلام
اور چھوٹوں کو مری پہنچے دعا + شاد و خرم سب رہیں یارب سدا
قبلہ گاہی اور جنابِ والدہ + تم کو اور بچوں کو کہتے ہیں دعا

بس مناسب اب نہیں طولِ کلام
ختم کرتی ہے وحیدہ - والسلام

چار منزلیں

(محترمہ شمس النسا بیگم صاحبہ - پشاور)

(۱) لڑکپن تھا - نیک و بد کی تمیز نہ تھی - جو جی میں آیا کر دیا - جو چاہا منوا لیا - نہ کسی کا خوف تھا نہ کسی سے خطر - نہ روٹی کا فکر نہ کپڑے کا غم - شہنشاہوں سے اونچا رتبہ تھا - بھولی بھالی صورت تھی اور سنگدلوں کو موم کر دینے والی سیرت تھی - خالص محبت تھی - بغض و کینہ رنج و حسد کا گزر نہ تھا - نہ فکرِ معیشت تھا نہ دولت کی طمع جو کچھ مانگتے تھے حاضر ہو جاتا تھا - جو حکم کرتے تھے پورا ہو جاتا تھا - دو خدمتگار رکھے تھے جو جاں نثار کرنے کو بھی تیار نہ سینے میں عداوت تھی نہ دل میں ارمان - نہ بچھونے کی خواہش تھی نہ بستر کی آرزو - جہاں جی آیا لیٹ گئے - جہاں مرضی ہوئی سو گئے - زمانہ تھا یا زندگی کا دلکش و خوشنما سرسبز و شاداب گلشن تھا -

(۲) جوانی میں زمین کا چاند بن گئے - طبیعت میں جوش تھا ولولے تھے - منصوبے تھے، امنگیں تھیں - نشے کے سا عالم تھا - بےخود و سرشار تھے - حرص و تمنا دامنگیر تھی - اپنے سر آپ آرے چلاتے تھے - عقل تھی مگر دور اندیشی غایب - آنکھیں تھیں مگر کور - مزاج میں غرور تھا نظر کسی پر جمتی نہ تھی - کسی کا جنوں تھا تو کسی سے تعصب - مرنے مرٹنے سے بے خوف تھے - متوالوں کی طرح مست، نتائج سے بے پروا -

(۳) بڑھاپے نے دنیا کا رُخ تبدیل کر دیا - لوگ ہنسی اڑانے لگے - عزیز و اقارب بیزار ہو گئے - اعضا نافرمانی کرنے لگے - طبیعت مردہ ہو گئی شباب رہ رہ کر یاد آنے لگا - پہلے ناز کرتے تھے - اب ناز اٹھانے پڑ گئے - جوانی کی شوخیاں غایب ہو گئیں - گناہوں پر اشک باری کرنے لگے - کبھی کبھی خدا بھی یاد آنے لگا - بر افسوس

ع　جو جا کے نہ آئے وہ جوانی دیکھی
جو آ کے نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا

(۴) اجل سے دنیا کی بے ثباتی کا پتہ چلا۔ سنسار کے جھوٹے پریم کا نتیجہ دیکھا۔ جسم ٹھنڈا ہو گیا جن زر و جواہر، یار و رفیق، مال و ملک، تاج و تخت، قصر و ایوان پر ناز تھا، وہ ذرہ بھر بھی کام نہ آئے۔ لوگ شکل دیکھنے سے بھی ڈرنے لگے ہمنوا گھر سے نکالنے پر تل گئے۔ بہن بھائی ماں باپ اکیلا چھوڑ کر چل دئے۔ جو پہروں آکر مجلس گرم کرتے تھے، انھوں نے کبھی آکر حال بھی نہ پوچھا۔

انجام: دنیا سرائے فانی ہے۔ چار دن کا تماشہ ہے۔ سب ساتھی اپنے مطلب کے آشنا ہیں۔ کوئی دوست کام نہیں آتا۔ اسلئے صرف اسکو ہی ساتھی بناؤ جس نے تمھیں اس دنیا میں بھیجا ہے اور جس کے پاس تم عنقریب واپس جانے والے ہو +

حجاب و بے حجابی کے متعلق چند حقائق

(۱) ہندوستان میں حرامکاری کے مجرم پر شرعی کا عائد کیا جانا قانون سے خارج ہے۔ اس لئے عوام کو کسی سزا کا خوف نہ ہونے یا کم ہونے سے یہاں بے حجابی یقیناً وہی نتیجہ پیدا کرے گی جو مدت دراز سے یورپ اور امریکہ میں ظاہر ہو رہا ہے۔

(۲) امہات المومنین کو فحش کاموں پر دگنا عذاب اور نیک کام کرنے پر دگنا ثواب دئے جانے کا وعدہ ہے۔ اسلئے جو خوف و رجا ان میں تھا وہ کسی اور عورت میں نہیں ہو سکتا لیکن ان کو بھی سخت پردہ کا حکم دیا گیا۔

(۳) قرآن سے بے پردگی کو پردہ پر فضیلت کسی صورت میں ثابت نہیں ہوتی۔ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ۔

(۴) عورت کی گھر کی نماز مسجد میں جاکر باجماعت نماز پڑھنے کی نسبت زیادہ ثواب پاتی ہے۔ اسلئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ پردہ اس کی اخروی بہبود و ترقی کا باعث ہے۔ قطع نظر اس سے کہ پردہ کی پابندی سے وہ گھر کی سلطنت میں ہوم منسٹری کے فرائض ٹھیک طرح سرانجام دے کر دنیوی ترقی بھی کماحقہٗ کر سکتی ہے۔

(۵) پردہ دار ماں کی نسبت بے پردہ ماں اپنے بچوں کی تربیت کافی غور و پرداخت سے نہیں کر سکتی۔ اسلئے ایک پردہ دار عورت بہت جلد اپنی اولاد کو بے پردہ بہن کی اولاد پر ہر لحاظ سے سبقت لے جاتے دیکھ سکتی ہے۔

(۶) امارت جو دنیا میں عزت اور وقار کا ذریعہ ہے جب کبھی کسی غریب قوم کے پاس آتی ہے تو بالعموم سب سے پہلے اس کی عورت پردہ کی عزت سے نوازی جاتی ہے پنجابی کی اس بھونڈی ضرب المثل "برقع بُرکی دا" کا بھی یہی مطلب ہے۔ یعنی جب لوگ ترقی کر کے کھاتے پیتے اور عزت دار ہو جاتے ہیں تو اپنی عورتوں کو "مستورات" بنا لیتے ہیں کہ اس کے بغیر کسی معزز کی عزت مکمل نہیں ہوتی۔

(۷) جب تک زنا کی شرعی تعزیر ملک کا قانون نہیں بن جاتی بے حجابی کا دعوٰی قبل از وقت غیر ضروری اور نقصان دہ ہے۔

(۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امہات المومنین کا ابن ام مکتوم سے (جو نابینا تھے) پردہ نہ کرنا ناگوار گزرا تھا۔ اس سے پردہ کی اہمیت صاف ظاہر ہے۔

(۹) ہماری ہمسایہ قوم جو نیم پردہ کی پابند ہے اغوا کے حادثات بکثرت پیش کرتی ہے۔ دیدۂ عبرت کے لئے کسی مزید تجربہ کی ضرورت نہ ہونی چاہیئے۔ کیونکہ آزمودہ را آزمودن جہل است۔

(۱۰) ہندوستان بھر میں جہالت کی تاریکی کا دور دورہ ہے۔ ہماری اپنی حکومت بھی نہیں۔ اس لئے اگر ہم اپنی مستورات کو غیر مستور ہونے کی اجازت نہ دیں تو کوئی ضرور نہیں کہ گردن زدنی ٹھہرائے جائیں۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔

(ایک مسلم)

میری تمنّا

(از محترمہ اہلیہ حکیم شیخ زین العابدین سہارنپوری)

آجکل جو اسلامی پرچے یا رسالے یا اخبار جاری ہیں ان میں عورتوں کی تعلیم، مخلوط تعلیم اور پردہ کے متعلق مخالف موافق بحث ضروری ہوتی ہے۔ یہ اختلاف رائے محض اسلئے ہے کہ ہمارے بعض بھائی اور بہنیں مغربیت کے دلدادہ ہو کر مغربی فیشن کو پسند فرماتے ہیں وہ ہرگز پردۂ نسواں کے حامی نہیں ہوسکتے۔ ایک پردہ کیا جو چاہے کریں اور کر رہے ہیں۔ زمانہ آزادی کا ہے۔ اگر آج یہ آزادی نہ ہوتی اور وہی مسلمان بادشاہتیں ہوتیں یا قانون اسلام جاری ہوتا تو کیا پھر بھی پردہ کے خلاف ایسے تاویلی دلائل سے مضامین لکھکر پردہ کو مسخ کرنے کی کوشش کی جاتی۔

حقیقت یہ ہے کہ عورت کے نام سے پردہ ظاہر ہوتا ہے کیونکہ عورت کے معنے لغت میں چھپانے کے ہیں۔ اور پردہ کی ضرورت ہے۔ خدا اور شریعت محمدی کا منشا بھی یہی ہے۔ پردہ نسواں ہماری ترقی میں کوئی رکاوٹ نہیں کرتا۔ برقعہ ہمیں معطل و مفلوج نہیں بناتا۔ جب ہمارے پیغمبر صلعم کی بیوی جیسی پاک ہستی بی بی عائشہ رضہ دشمنوں کی تہمتوں سے محفوظ نہ رہ سکیں تو ہماری زندگی ہی کیا ہے جو از سرتا پا نقائص سے بھری ہوئی ہے۔ جو چاہے ہمیں برا بنا سکتا ہے۔ ایسی رسوائیوں سے بچنے کا علاج پردہ ہے۔ ہیچ آفت نرسد گوشۂ تنہائی را۔ پھر اللہ تعالٰے کے کلام سے صاف ظاہر ہے کہ پردہ عورت کے لئے زیور عصمت ہے۔

خیر آئندہ انشاءاللہ ایک مفصل مضمون پردہ نسواں کے متعلق آیات قرآنی سے لکھکر بھیجوں گی کیونکہ اس وقت میرا مطلب رہا جاتا ہے اور مضمون کہیں سے کہیں چلا جا رہا ہے۔

مطلب یہ تھا کہ رسالہ مسلمہ جو مدرستہ البنات کی ترجمانی

کا حق ادا کر رہا ہے۔ اس سے اور اسکے مضامین سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے وہ پردہ کا حامی ہے اور منشاء شریعت محمدی کے ساتھ طالبات کی تعلیم کا طرفدار ہے یعنی طالبات کو سچی مذہبی تعلیم دے کر انکو سچا راستہ مذہب کا بتلا کر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس پر عمل کرایا جاتا ہے جیسا کہ پانچ چھ رسالہ مسلمہ کے نمبروں کے مطالعہ سے ظاہر ہوا۔ لہٰذا آج میری تمنا پوری ہوئی کہ ایسے مدرسۂ نسواں کی ضرورت مدت سے محسوس ہو رہی تھی۔ میں اپنے محسن بزرگ حافظ شیخ مقبول احمد صاحب گورنمنٹ پنشنر لدھیانوی کی ممنون احسان ہوں کہ انکی کریمانہ سے میری بچیوں کے لئے یہ رسالہ مسلمہ جاری فرمایا۔ مجھے اشتیاق ہو رہا ہے کہ ایسے مدرسہ کو خود دیکھوں اور اپنی بچیوں میں سے کسی کو وہاں داخل کر آؤں۔ فی الحال دو روپیہ ارسال خدمت ہیں۔ ایک روپیہ چندہ سالانہ مسلمہ کا درج رجسٹر فرمالیں اور ایک روپیہ یتیم بچیوں کے موسمی فروٹ کے لئے ہے منگوا کر انکو کھلا دیں جزاک اللہ خیر الجزا۔

فرمانبرداری کا صلہ

(جناب لطیف اسلم قادری۔ جالندھری)

حضرت عمرؓ فاروق تاریخ اسلام میں مشہور ترین خلیفہ گزرے ہیں۔ وہ جس قدر رحمدل تھے۔ اتنے ہی فرض شناس بھی تھے۔ انھیں رعایا کے غم سے غم اور خوشی سے خوشی حاصل ہوتی تھی۔ رعایا کے حالات دریافت کرنے کے لئے وہ رات کو گلی گلی پھرا کرتے تھے۔

ایک رات حسب معمول جب وہ اپنے غلام اسلم کے ساتھ شہر مکۂ معظمہ کے ایک کوچہ میں دبے پاؤں پھر رہے تھے تو ایک گھر سے دو عورتوں کے بولنے کی آواز سنائی دی۔ انھوں نے دروازہ پر جا کر غور سے سنا۔ معلوم ہوا کہ ماں اور بیٹی آپس میں باتیں کر رہی ہیں۔

ماں کہتی ہے: "بیٹی! دودھ میں پانی ملا دے"

بیٹی جواب دیتی ہے: "امی! یہ ناممکن ہے"

ماں: (گھبرا کر) "کیوں"؟

بیٹی: "خلیفۂ وقت کا حکم ہے کہ دودھ میں پانی ملا کر ہرگز فروخت نہ کیا جائے"

ماں: "بھلا اس وقت خلیفہ سن یا دیکھ تھوڑا ہی رہے ہیں"

بیٹی: "بیشک وہ اسوقت یہاں نہیں ہیں۔ لیکن ان کے احکام کو ماننا ہمارا سب سے پہلا فرض ہے۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ظاہر میں ان کے احکام کی تعمیل کی جائے اور چوری چھپے ان کے خلاف قدم اٹھایا جائے۔ اگر خلیفہ دیکھ یا سن نہیں رہے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ میں پانی ملا ہوا دودھ بیچنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتی"

بیٹی کی یہ باتیں سنکر ماں خاموش ہو گئی۔ حضرت عمرؓ نے اس دروازہ پر نشان لگا دیا۔ صبح کو اس لڑکی کے باپ کو بلا کر

پوچھا: کیا آپ میرے بیٹے عبدالرحمٰن کو اپنی دامادی میں قبول فرما سکتے ہیں؟"

اس نے جواب دیا: "بڑی خوشی سے۔"

چند ہی روز کے بعد عبدالرحمٰن کی شادی اس لڑکی سے ہو گئی۔

خلیفۂ وقت کے بیٹے کی شادی ایک ایسے گھر میں قرار پانا جو مفلس و قلاش ہے، تعجب انگیز ضرور ہے۔ لیکن یہ سب اسلام ہی کی برکتیں ہیں اور آقائے نامدار رسول عربی صلعم کے احسان ہیں۔ اسلام میں محمود و ایاز، امیر غریب سبھی ایک ہیں۔ دنیا کی تاریخ یقیناً ایسی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

بُرقع کی توہین

(از جناب لطیف اسلم قادری جالندھری)

دورِ حاضر میں جبکہ مغربی تہذیب کے زہریلے اثرات ہمارے بدقسمت مُلک پر پوری طرح تسلط جما چکے ہیں۔ دولِ مغرب کے رسم و رواج کی کورانہ تقلید نے ہمیں اندھا کر رکھا ہے۔ ہر چہار جانب آزادی کا چرچا ہے۔ آزاد ہونے کے لیے اپنی انتہائی کوششیں صرف کی جا رہی ہیں۔ "پردے" کے متعلق اظہارِ خیال کرنے سے ایک خوف محسوس ہوتا ہے۔ اگر ایک شخص پردے کا حامی ہے تو دوسرا اس کا سخت مخالف۔ کوئی بے پردہ عورتوں کو ننگِ قوم خیال کرتا ہے اور کوئی ببانگِ دہل کہہ رہا ہے: "آزادی کے اس دَور میں پردے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔" غرض ہر ایک آدمی کے خیالات جُدا جدا ہیں۔

"پردہ ہونا چاہئے یا اس کو اڑا دیا جائے" کے موضوع پر میں قلم اٹھانا نہیں چاہتا بلکہ میرا روئے سخن تو صرف ان مسلمان عورتوں کی طرف ہے جو گھر سے بُرقع اوڑھ کر نکلتی ہیں۔ لیکن دروازہ سے باہر قدم رکھتے ہی منہ ننگا کر لیتی ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ پردہ اغیار سے نہیں بلکہ گھر والوں سے ہے۔ یا تو برقعہ ایک سرے سے اوڑھا ہی نہ جائے اور اگر اوڑھا جائے تو پھر اسے اس طرح رسوا اور ذلیل نہ کیا جائے۔ برقعہ سر پر رکھ کر سٹرک، بازار یا منظرِ عام پر کھلے بندوں پھرنا پردے کی توہین و تذلیل نہیں تو اور کیا ہے۔ مسلم بہنوں کی اس بہت بڑی غلطی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے میں اپنی محترم بہنوں کی خدمت میں پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ مذکورہ بالا سطور پر غور فرمائیں اور سوچیں کہ کس طرح اس بری رسم کو دور کیا جا سکتا ہے۔

حکمت کی باتیں

۱۔ اللہ کے سوا تمام چیزیں باطل ہیں اور ہر نعمت زائل ہونے والی ہے۔

۲۔ اگر نفس کو رغبت دی جائے تو وہ راغب ہوجاتا ہے۔ اور اگر اسے تھوڑی چیز کی طرف پھیرا جائے تو قناعت پر راضی ہوجاتا ہے

۳۔ جو عیب خود تجھ میں ہے لوگوں کو اس سے منع نہ کر۔ اگر تو ایسا کریگا تو تیرے لئے سخت شرم کی بات ہوگی۔

۴۔ بلند مرتبے والے دل میں کینہ نہیں ہوتا۔ اور جس کی طبیعت میں غضب ہو وہ بلندیاں حاصل نہیں کرسکتا۔

۵۔ تلواروں کے زخم مندمل ہوسکتے ہیں۔ مگر زبان کے گھاؤ کا کوئی علاج نہیں۔

۶۔ اگر کوئی شخص مریض اور کڑدے منہ والا ہو تو وہ میٹھے پانی کو بھی کڑوا ہی سمجھتا ہے۔

۷۔ جمال کپڑوں سے حاصل نہیں ہوتا۔ جمال علم سے حاصل ہوتا ہے۔ یتیم وہ نہیں جس کا باپ مرگیا ہو۔ بلکہ یتیم وہ ہے جس کے پاس علم نہیں۔

کئی لکھنے والوں نے بہت کچھ لکھ ڈالا لکھنے والے تو مر گئے۔ مگر جو کچھ انھوں نے لکھا زمانے نے اس کو ہمیشہ زندہ رکھا۔ اس لئے تو اپنے ہاتھ سے کوئی ایسی بات نہ لکھ جس کے دیکھنے سے تو قیامت والے دن ناخوش نہ ہو۔

(عربی سے ترجمہ)　　رانا مقبول احمد دھامی

بقیہ بزم مسلم:-

(۱) بہاولپور سے ایک بہن نے چادر کی سات انچ چوڑی بیل کے لئے اپریل ۳۷ء کے مسلم میں لکھا تھا۔ چنانچہ سات انچ چوڑی بیل کے دو نمونے دفتر مسلم میں بھیج دئے گئے ہیں۔ سائز بڑا ہونے کی وجہ سے مسلم میں شائع نہیں ہوسکتے۔ اس لئے دفتر مسلم میں ڈاک خرچ کے لئے دو آنے کے ٹکٹ بھیج کر منگا لیجئے۔

(اور دو ایک بہنوں نے بھی ان کے لئے چوڑی بیلیں بھیجی ہیں وہ بھی ڈاک خرچ بھیجکر منگوا سکتی ہیں) ایڈیٹر

(۲) مجھے "مسلم" کے ذیل کے تین پرچے درکار ہیں۔ کوئی بہن یا بھائی بھیج دیں تو ازحد ممنون ہونگا۔ اگست وستمبر ۱۹۳۴ء اور ستمبر ۱۹۳۵ء۔ بہاولپور [illegible]

مسلم کے پچھلے پرچہ میں بہن رقیہ بائی نے دستکار بہنوں کے پتے مطلوب فرمائے ہیں۔ مہربانی فرماکے آپ میرا یہ خط مسلم میں شائع کرا کے ممنون فرمائیں۔ تاکہ بہن موصوفہ کو جو کچھ دستکاری کے متعلق معلوم کرنا ہے وہ مسلم میں شائع کروا کے مجھ سے دریافت کرسکتی ہیں۔

سیدن۔ ح خاتون بنت سید ارادت علی صاحب پنشنر

سگھڑ سہیلی

جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

کھسرہ کی احتیاط: جب کھسرہ کی شکایت عام ہو رہی ہو بچہ کو مدرسہ نہ بھیجا جائے۔ کیونکہ جماعت کے کمرہ میں یہ مرض آسانی سے ایک دوسرے کو لگ جاتا ہے۔ شروع میں اس کا بھانپ جانا مشکل ہے۔ ابتدائی علامات یہ ہیں زکام ناک بہنا اور آنکھیں سرخ ہو کے پُرآب ہو جانا۔ اس وقت یہ بیماری نہایت متعدی ہوتی ہے یعنی ایک سے دوسرے کو لگتی چلی جاتی ہے۔ چار دن بعد پتہ چل جاتا ہے کہ کھسرہ کی شکایت ہے۔ اس وقت اس کا بخار ۱۰۳ درجہ سے اوپر ہوتا ہے۔ پیشانی۔ رخسار۔ گردن اور بانہوں پر دانے نکل آتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ ایک کے بیمار ہونے سے سارے گھر والے اس مرض کا شکار ہی ہوں۔ بچاؤ کی صورت یہ ہے کہ بیمار کو سب سے الگ کر دیا جائے۔ اس کے کمرہ کے دروازہ میں ایک چادر جراثیم کش دوا میں بھگو کے لٹکا دینی چاہیئے۔ سونے کا کمرہ بھی باقاعدہ جراثیم کش دھونی سے صاف رکھا جائے۔ بیمار کے کمرہ میں جراثیم کش بھاپ دینے والی دوا دن رات جلاتے رہنا چاہیئے اس طریقہ سے گھر بھر بیماری سے بچ جائیگا۔ اس بیماری میں گرمی کا خاص خیال رکھا جائے۔ بیمار کے کمرہ میں ہوا آنی چاہیئے مگر کمرہ سرد نہ رہے جب تک اس کا بخار سو سے اوپر رہے۔ اسے دودھ دیا جائے۔ اور اگر مزاج کے موافق پڑے تو پانی میں سنگترہ کا عرق دیا جائے۔ گو ہندوستانی مزاج کے لئے ایسی حالت میں سنگترہ کے پانی سے زیادہ خطرہ پیدا ہو جانیکا ڈر ہے۔ بیمار اچھا ہو رہا ہو اگر ذرا بھی اسے ٹھنڈ لگ جائے تو نمونیہ ہو جاتا ہے۔

پالتو جانوروں کو چومنا: پرندوں کو چومنا عموماً خطرناک ہوتا ہے۔ ان کے سانس میں ایسے کیڑے ہوتے ہیں۔ جن سے سخت زکام ہو جاتا ہے۔ کتوں کو چومنا بڑا برا ہے۔ اس کے بالوں میں دانتوں کے خراب کرنے کے باریک کیڑے ہوتے ہیں۔ انہیں خواہ کتنا ہی نہلا دھلا کے صاف ستھرا رکھا جائے وہ کیڑے وہیں کے وہیں رہتے ہیں۔ جو بچے کتوں کو چومتے رہتے ہیں۔ مختلف بیماریوں کا شکار رہتے ہیں۔ بلی کو سب بے ضرر سمجھتے ہیں اور اسے گودوں میں لئے پھرتے اور چومتے رہتے ہیں۔ اس کے بالوں سے خناق یعنی گلے کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

دکھتے پاؤں: پاؤں دکھنے کی شکایت عام ہوتی جاتی ہے مگر اس کا علاج ہو سکتا ہے۔ دن میں زیادہ کھڑے رہ کے کام کرتے رہنے سے بھی پاؤں دکھنے لگا کرتے ہیں جوتیاں بالکل ٹھیک پاؤں میں آنی چاہئیں۔ نہ وہ بہت ڈھیلی ہوں اور نہ بہت تنگ تاکہ پاؤں اور انگلیوں کے پٹھے اچھی طرح کام کر سکیں جب بیٹھنے کا موقع ہو تو پاؤں کو اوپر اٹھا لینا چاہیئے۔ ہر روز صبح کو پنجوں کے بل اٹھنے اور بیٹھنے کی ورزشیں کر لیا کریں۔ بعد میں شیر گرم پانی میں سے پاؤں نکالیں اور آخر میں خوب مل ڈالیں۔

جسم کا توازن: آدمی کی صحت ٹھیک ہو اور اعضا پھرتی سے اپنا کام کرتے ہوں۔ اس کی چال ڈھال

ٹھیک رہتی ہے۔ اسی کو کہتے ہیں کہ فلاں کا جسمانی توازن درست ہے بدن کو سیدھا رکھ کے چلنے کو توازن نہیں کہتے۔ بدن کو اکڑا کے اور تان کے چلنا، یا ڈھیلا ڈھالا ملائم رکھنا یا بن کے یا بے پروائی یا بے جھک چلنا یا بھاری بھرکم سست زائد مشقت سے تکان یافتہ انداز وہ توازن نہیں جسے دیکھ کے دوسرے خوش ہوں یا اپنا جی خوش ہو یہ صحیح چال اور اچھی صحت سے میسر ہوتا ہے اور صحت صرف ایسی حالت میں زندگی بسر کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ جس سے تمام جسمانی کل اپنا کام اچھی طرح کرتی ہے۔ اس وقت طاقت ہوگی جس میں بھاری پن نہ ہوگا نزاکت اور پھرتی ہوگی۔ جس میں فاقہ زدہ کمزوری کا نشان نہ پایا جائیگا۔ مضبوط اور چست حالت میں بدن کا وزن ہموار ہوتا ہے۔ اور کمر کی ہڈی سیدھی ہوتی ہے۔ اس میں اکڑاؤ نہیں ہوتا۔ ناچنے والوں کے بدن میں یہ توازن پایا جاتا ہے۔ ان کی ہر حرکت موزوں ہوتی ہے اور ان کی صحت اچھی رہتی ہے۔ ہر شخص یہ ہمواری حاصل کر سکتا ہے اور اس کے لئے آئینہ کے سامنے ورزشیں کرنی پڑتی ہیں۔ وہ آئینہ اتنا بڑا ہونا چاہئے جس میں سارا بدن نظر آسکے۔ ہر حرکت سادگی و آسانی سے کی جائے۔ اس میں سختی یا اکھڑ پن نہ ہو۔ اس میں حرکات کی خوشنمائی کا مطالعہ کریں۔ بانہوں کو سر سے اونچا کر کے انگلیوں کو جھٹکاتے رہیں ایک ٹانگ ذرا باہر کو کر کے لیکن اسے بالکل سخت رکھ کے اور ایک یا دو اینچ کے فاصلے پر جلدی جلدی اس کو حرکت دے کے نچلے جسم کے سارے سروں کو کپکپی میں لے آئیں۔ پھر بالکل ڈھیلا چھوڑ دیں۔ اور بعد میں دوسری ٹانگ سے بھی مشق کریں۔

کولھوں کے پاس سے آگے کو جھکیں اور بانہوں کو ڈھیلی ڈھالی لٹکا دیں اور گہرے سانس کے ساتھ سینہ کو کثرت سے ابھارتے رہیں۔ ایک طرف سے دوسری طرف اور آگے سے پیچھے کو پہلے چھوٹی حرکتوں سے پھر آہستہ آہستہ بڑھا کے بڑی حرکتوں سے جسم کو کم و بیش ڈھیلا ڈھالا رکھتے ہوئے ہلائیں۔ ان دونوں ورزشوں سے جسم کے اہم ترین پٹھے حرکت میں آتے ہیں۔ ان کا فائدہ خاص یہ ہے کہ ریڑھ کی ہڈی مضبوط ہوتی ہے اور اس میں اکڑاؤ پیدا نہیں ہونے پاتا اور جوڑ ایسا کام کرنے لگتے ہیں گویا پرزوں کو تیل دیدیا گیا ہے اور ان میں زنگ کا نام و نشان بھی نہیں رہا۔ اگر یہ ورزشیں باقاعدگی اور مناسب طور سے جاری رکھی جائیں تو چال ڈھال میں خوبی آجائیگی عصبی بے چینی اور چڑچڑاہٹ پیدا نہ ہونے دیں اور دماغ کو سکون میں رکھیں۔ کیونکہ دماغ سکون سے نہ ہوگا تو جسمانی توازن سے بناوٹ جھلکنے لگے گی۔

چٹکلے: دو آونی تاگوں سے بنتے وقت دونوں تاگوں کے سرے پر ایک ایک پونچھ ڈال لیں۔ بنتے وقت تاگے آپس میں الجھنے نہ پائیں گے۔

نئی ریشمی جراب کی ایڑی اور پنجہ پر پیرافین موم اتنا رگڑیں کہ سفیدی آجائے۔ چلنے میں یہ سفیدی جاتی رہیگی۔ مگر جرابیں دیر تک چلیں گی۔

آنکھوں میں تھکن معلوم ہو تو ناک کی طرف سے آنکھ کے دوسرے گوشہ تک انگلیوں کے پوروں سے ہلکے ہلکے سہلائیں تازگی آجائیگی۔

بننے کی سلائی مڑ جائے گرم پانی میں ڈبو کے سیدھی کرلیں۔ اور پھر سخت ہونے کے لئے ٹھنڈے پانی میں ڈالدیں۔

کھانوں کے دونوں وقتوں کے بیچ میں اور سوتے وقت ٹھنڈے پانی کا گلاس پینے سے جلد پر دھبے نہیں پڑنے پاتے۔

دری پر چکنائی کا دھبہ پڑجائے تو فلالین کے ٹکڑے پر تھوڑا سا بائی کاربونیٹ آف سوڈا چھڑک کے دھبہ پر رگڑیں۔ اور پھر انگلیوں کے پوروں سے دری کے ریشوں میں رگڑ دیں۔ بعد میں برش کر ڈالیں۔

کسٹر آئل (Castor oil) ذرا سا ہر رات آنکھوں کے پپوٹوں پر ملیں۔ اس سے جلد پرورش پائیگی اور جھریاں نہ آنے پائیں گی

زرد جوتوں کو کالا کرنا ہو تو کچا آلو مل کے پھر سیاہ پالش لگائیں۔ وارنش لگا ہوا لکڑی کا سامان ٹھنڈے ہلکی چاء کے پانی سے نکھارا جا سکتا ہے

شکر پارے

جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی

وحشی آدمی: ہند چینی کے اصلی باشندے وحشی اور بڑے بے رحم ہیں۔ وہ شکار کھیلتے ہیں تو تیروں کو زہر میں بجھا لیتے ہیں۔ شکار فوراً مر جاتا ہے۔ مگر اس زہر سے گوشت خراب نہیں ہوتا۔ کسی عورت کے چال چلن پر شبہ ہو جاتا ہے تو خاوند خودکشی کر لیتا ہے۔ قوم شوہر کو دفن کرتے وقت اس کی بیوی کو زندہ ہی دفن کر دیتی ہے اور قبر میں سے ایک کھوکھا بانس باہر نکال دیتی ہیں تاکہ عورت سانس لے سکے اور دیر میں سسک سسک کے مرے۔ فرانسیسی اس علاقہ پر قابض ہیں۔ انھوں نے کوشش کر کے عورتوں کو نکالا وہ زندہ تو نکلیں مگر ان سب کا دماغ چل گیا تھا۔

ہند چینی کی عورتیں خوبصورت ہوتی ہیں۔ وہ اپنے کپڑے اپنے ہاتھ سے بنتی ہیں اور وہ بڑے اچھے بنے ہوتے ہیں۔ جب وہ نہاتی ہیں تو کپڑوں سمیت پانی میں گھس جاتی ہیں۔ کپڑے اوپر اٹھاتی چلی جاتی ہیں۔ جب گردن تک پانی آ جاتا ہے تو سارا لباس سر پر دھرا ہوتا ہے۔ اس طرح ان کا جسم کسی کو ننگا نظر نہیں آ سکتا پانی میں باہر آتے ہوئے لباس نیچے کرتی چلی آتی ہیں۔ لوگ شکار اور ناچ کھیل کود میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

بارہ ہمشکل بھائی: جرمنی کی ایک عدالت میں خانہ بدوش قوم کے دو بھائیوں پر زمینداروں کو دھوکہ دینے کا الزام تھا۔ ایک ۷۰ سال کا باپ اپنے بارہ بیٹوں کو لے کر عدالت میں حاضر ہوا۔ بارہ کے بارہ ایک ہی شکل کے تھے۔ عدالت سخت حیران تھی کہ کیا کرے۔ اس نے باپ سے پوچھا کہ تم ایک سے دوسرے کی تمیز کیسے کرتے ہو۔ اس نے کندھے سکیڑ کے کہا کہ میں تمیز نہیں کر سکتا۔ گواہوں نے بھی گواہی نہیں دی مبادا کوئی بے خطا دھرا جائے۔ چنانچہ عدالت نے مقدمہ خارج کر دیا۔

سوئی تاگہ: مکسیکو میں ایک درخت سوئی تاگہ مہیا رکھتا ہے۔ مسافر اس کے سایہ میں لیٹا ہو اور اسے کپڑا سینے کی ضرورت پیش آ جائے تو اس کے پتوں میں سینے کا سامان موجود ہے اس کے پتے کے سرے پر ایک کانٹا ہوتا ہے جو سوئی کی طرح تیز اور باریک ہوتا ہے۔ اس کو کھینچ لینے سے پتے میں سے صاف اور مضبوط ریشہ کافی لمبائی کا نکل آتا ہے جو تاگہ کا کام دیتا ہے پتے کا رنگ گہرا سبز ہوتا ہے۔ تاگہ پر بنی ہوئی سوئی موجود ہے سی لیجئے۔

مچھلی کا چراغ: برطانوی کولمبیا میں ایک مچھلی پائی جاتی ہے۔ جسے وہاں کے دیسی باشندے سایہ دار خشک جگہ میں رکھ کے سکھا لیتے ہیں۔ وہ رکھی رکھی سکڑ جاتی ہے۔ اور سارا کا سارا پانی اڑ جاتا ہے۔ وہ اس کے سر یا دم کی طرف سے اسے روشن کر لیتے ہیں۔ اس میں اس قدر تیل ہوتا ہے کہ گھنٹوں تک آہستہ

آہستہ چلے جاتی ہے اور ریت سنہری چمکدار اور قائم ہوتی ہے۔

رونے والا پہاڑ:- البروہ ڈوس ہوتی امریکہ کے ملک جبی کے پہاڑ اینڈیز میں ایسا پہاڑ ہے جو بعض موسموں میں رونے کی سی آوازیں نکالتا ہے۔ کسی زمانہ میں وہاں کے باشندے گھبرا گھبرا کے ان آوازوں کو سنتے تھے ایک یورپی بھی پہلے پہل اس کو سنتے ہی چونک اٹھا تھا۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے علاقہ نویڈا میں بھی ایک پہاڑ ہے جس میں سے گھنٹوں کے بجنے کی آواز آتی ہے تو بعد میں باجے کی سی آواز میں پھیل جاتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے ان دونوں پہاڑوں میں مٹی کچھ اس طرح قائم ہوگئی ہے کہ بعض موسموں کے اثر سے اس کے حصے ایک دوسرے سے رگڑ کھا کے آوازیں پیدا کردیتے ہیں۔

سکاٹ لینڈ کے ساحل پر ایک جزیرہ کی ریت سے گانے کی آواز نکلا کرتی ہے کیونکہ بعض اوقات ریت کے ذرے ایک دوسرے سے رگڑ کھا کے گانے کی سی آواز پیدا کردیتے ہیں۔ چین میں بھی ایسا ریت پایا گیا ہے۔

انگلستان میں ایک پہاڑ ایسا ہے جس میں غرانے کی سی آواز آیا کرتی ہے۔ پہلے زمانہ میں انگریز سمجھتے تھے کہ وہاں دیو رہتے ہیں۔ یہ پہاڑ ویسٹ مورلینڈ میں واقع ہے اور اس کا نام کراس فیل ہے ہوا کا جھونکا اس میں گذر کر چیخوں کی کیفیت پیدا کردیتا ہے۔ جو میلوں تک سنائی دیتی ہیں۔

زبان سیکھنے کا آلہ:- ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ایک بجلی کا آلہ تیار کیا گیا ہے جو زبانیں سکھاتا ہے۔ یونانی۔ لاطینی اور سنسکرت جیسی مردہ زبانیں بھی اس سے سیکھی جاسکتی ہیں۔ یہ آلہ پردہ پر انسانی آواز کے مختلف لہجوں کے نقوش ڈالدیتا ہے۔ اس طرح کسی زبان کا اس کی خاص آواز کے مطابق ایک ریکارڈ بن جاتا ہے۔

زبان کے سلسلہ میں امریکہ کے ایک محقق نے بیان کیا ہے کہ الف بے شامیوں نے ایجاد کی۔ یعنی عرب کے خطہ میں سب سے پہلے لکھنے پڑھنے کا سلسلہ جاری ہوا۔

بھورے اور کنکے:- ایک شارک مچھلی کے پیٹ میں سے گھوڑے کے دو نعل، ایک سپاہی کی پیٹی، ایک خچر کی پچھلی ٹانگ، بہت سے بٹن، دو نہانے کے وقت پہننے کے سوٹ، ایک لنگر کی بڑی فولادی زنجیر، صابن کے لکڑی کے بکس کا ایک سرا، دو چھوٹے لنگر اور پانچ سیر کیلیں، تانبے کی چیزیں اور لوہے کے ٹکڑے پائے گئے۔

ایک تار پر ایک وقت میں آٹھ پیغام بھیجے جاسکتے ہیں۔ دنیا

ایک مچھلی اپنے انڈے منہ میں رکھتی ہے جب تک وہ سے نہیں لیتی کچھ کھاتی پیتی نہیں۔

یہ عام خیال ہے کہ جس جگہ بجلی ایک دفعہ گر جائے پھر وہاں نہیں گرتی۔ سن مارکو کی عمارت کیپنال پر ۹۰ مرتبہ بجلی گری۔ یہ عمارت وینس میں ہے۔

سائبیریا کو ۱۵۷۹ء میں یرمک ایک کاسک نے صرف [illegible] آدمیوں کی مدد سے فتح کیا۔ اس کے ۱۰۰ آدمی مارے گئے۔ مقابلہ میں بہت دشمن تھے اور اسے بڑی تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں۔ وہ ایک اشتہاری مجرم تھا۔ اس نے یہ سارا ملک زار روس آئیون کو نذر دے کے اپنی خطا معاف کروالی۔ اسے زار نے ایک زرہ بکتر انعام میں دی۔ وہ ایک دریا میں سے گذر رہا تھا کہ اس زرہ کے بوجھ سے وہ ڈوب گیا جب سے ہی سائبیریا روس کے قبضہ میں چلا آتا ہے۔

اللہ کی مدد کرنے والے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں "مسلم" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہو گئے۔

جناب فیروز الدین صاحب سب پوسٹماسٹر ڈلہوزی چھاؤنی	۱
" منشی عبید اللہ خاں ملازم انجمن	۱
" بابو عنایت اللہ صاحب اسٹیشن ماسٹر سرساوہ ضلع سہارنپور	۱
محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ بنت شیخ شاہ محمد صاحب شیش محل ملتان	۱
" کلثوم بیگم معرفت ملک غلام حیدر خاں صاحب گڈس کلرک راولپنڈی	۱
جناب ایم الیاس صاحب چوہٹہ مفتی باقر لاہور	۲
محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ سابقہ متعلمہ مدرسۃ البنات	۱
جناب محمد ابراہیم صاحب وکیل و منتظم مدرسۃ العالیہ عربیہ تفسیر القرآن تانڈیر (دکن)	۱
" مولوی غلام رسول صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی۔بی مڈل سکول نوشہرہ غربی ضلع ڈیرہ غازی خاں	۱
معرفت مدرسۃ البنات	۱
جناب سید الطاف حسین صاحب نیلا گنبد لاہور	۱
" پروفیسر عبد الحمید صاحب "داعی الی الحق" خانیوال	۱
محترمہ وسیم فاطمہ صاحبہ بنت ڈاکٹر حکیم احمد صاحب سول سرجن جونپور	۱
محترمہ والدہ ممتاز حسین صاحب بی۔اے۔ بٹالہ	۱
جناب سید محمد حسن زماں نقوی محلہ اکبر شاہ فیروز پور	۱
محترمہ زبیدہ حافظہ متعلمہ مدرسۃ البنات	۳
جناب محمد احمد خاں صاحب درانی	۱
محترمہ زمرد بیگم صاحبہ مسز راجہ عبد اللہ خاں صاحب راولپنڈی	۲
جناب سراج الدین صاحب ہیڈ سگنیلر سٹی ڈاکخانہ "	۳
" میر اصغر علی صاحب میاں چنوں	۱
محترمہ امینہ بیگم صاحبہ متعلمہ درجہ خصوصیہ ثانیہ	۴
جناب بابو غلام محمد صاحب نظامی پنشنر شہر جالندھر	۱
" ماسٹر عبد الرزاق صاحب باماں بالا ضلع منٹگمری	۱
" میاں رحمت اللہ صاحب	۱
" چودھری عبد الغنی صاحب سٹوڈنٹ ایم۔ایف۔اے سیکنڈ ایئر جالندھر شہر	۱
والدہ محترمہ ثریا اختر متعلمہ مدرسۃ البنات از راولپنڈی	۱

اللہ کو قرض حسنہ

محترمہ حمیدہ بیگم بنت چودھری محمد بخش صاحب انکم ٹیکس آفیسر قرول باغ دہلی (بخوشی تولد برادر خود)	۲/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ عطیہ بیگم ارشد علی بورڈر (قیمت کھال قربانی)	۳/-/-
" بیگم صاحبہ میاں غلام خاں صاحب تمیم اسسٹنٹ ملٹری اکاؤنٹنٹ جنرل شملہ	۱/-/-

عطیات ماہ اپریل ۱۹۳۷ء

محترمہ زبیدہ خانم صاحبہ بنت ملک محمد دین صاحب فارسٹ منیجر ڈاکی نہ پیرا والا مدرسہ نہ یوال (قیمت کھال قربانی)	۱/-/-
" خورشید دختر چوہدری محمد دین صاحب منیجر زراعتی فارم جماعت پنجم مدرسۃ البنات (سہواً رسید تا آئی گئی)	۵/-/-
محترم میاں دلدار محمد صاحب مرحوم برادر ڈاکٹر غلام محمد صاحب کپتان (قیمت انگشتری مع نگ)	۱۷/-/-
محترمہ ناصرہ مرحومہ متعلمہ جماعت ہشتم مدرسہ البنات (بخوشی کامیابی خود در جماعت ہفتم)	۲/-/-
" صغریٰ خانم مولوی بنت میاں عبداللہ صاحب مرحوم محلہ عالی	۵/-/-
محترم بابو حسین بخش صاحب کلرک دفتر میونسپل کمیٹی منجانب خود جلسہ سالانہ	۲/-/-

بتقریب عید الضحیٰ

" چوہدری حمید علی صاحب محلہ سراج گنج شہر جالندھر (قیمت دو عدد کھال قربانی)	۳/۶/۶
" ایم اظہار الحسن " ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز " ۳ عدد "	۵/۱/۹
محترمہ حشمت بی بی چوہدری پیر بخش گرداور متعلمہ مدرسۃ البنات " یک "	۱/۱۱/۳
محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب اوورسیر میونسپل کمیٹی شہر جالندھر " " "	۱/۱۱/۳
محترمہ بلقیس غلام صاحبہ متعلمہ مدرسۃ البنات " " "	۱/۱۱/۳
محترم بھائی اقبال محمد صاحب جماعت چہارم " " "	۱/۱۱/۳
محترمہ آصف چودھری عبدالعزیز صاحب جماعت چہارم " " "	۱/۱۱/۳
محترم صاحبزادہ معراج الدین صاحب شامی سٹینوگرافر صاحب ڈپٹی کمشنر " " "	۱/۱۱/۳
" مولانا عبدالحق عباس صاحب مدیر مدرسۃ البنات " " "	۱/۱۱/۳
محترمہ اقبال متعلمہ جماعت چہارم " دو عدد "	۳/۶/۶
محترم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب فاروقی ریگ بازار " " "	۳/۶/۶

محترمہ جمیل اختر منشی محمد جان صاحب باغ اہلو والیہ بستی شیخ (۳ عدد کھال قربانی)	۵/۱/۹
" میاں قادر بخش صاحب ڈائریکٹر سکٹ فیکٹری چہنی گلی (۱ عدد ")	۱/۱۱/۳
" سکینہ بیگم بنت عزیز بخش صاحب جماعت دوم موضع گڑھا (" ")	۱/۱۱/۳
" مستری تاج محمد صاحب زراعتی فارم جالندھر شہر (" ")	۱/۱۱/۳
" میر حسن صاحب قریشی کھورلہ کنگرہ (" ")	۱/۱۱/۳
" نور نیاز صاحبہ مدرسۃ البنات (دو عدد ")	۳/۶/۶
انور زبیدہ بنت خان محمد علی خاں جماعت دوم (۱ عدد ")	۱/۱۱/۳
" عزیز احمد صاحب نزد ملکہ کروڑ سے شاہ شہر جالندھر (" ")	۱/۱۱/۳
" خانبہادر مولوی فتح الدین صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت (دو عدد ")	۳/۶/۶
" بابو محمد حسین صاحب ماہر فن عمارات و نقشہ جات محلہ سیداں (۱ عدد ")	۱/۱۱/۳
" صوبیدار غلام جیلانی خاں صاحب بستی دانشمنداں (۲ عدد ")	۳/۶/۶
" خان نیاز احمد خاں صاحب بستی باباخیل (" ")	۳/۶/۶
امتیاز بیگم متعلمہ جماعت چہارم مدرسۃ البنات (۱ عدد ")	۱/۱۱/۳
" اہلیہ مولوی محمد عبداللہ صاحب ہیڈ سگنیلر ریلوے سٹیشن شہر جالندھر (" ")	۱/۱۱/۳
" حفیظہ غلام نبی جماعت اول مدرسۃ البنات (" ")	۱/۱۱/۳
" ڈاکٹر غلام محمد صاحب کپتان پنشنر رستہ محلہ (دو عدد ")	۳/۷/-
" " علی شیر صاحب نئی آبادی چاہ لالے والا (۱ عدد ")	۱/۱۱/۳
" خانبہادر عبدالمجید خان صاحب بستی باباخیل (" ")	۱/۱۱/۳
" حبیب اللہ غلام رسول متعلم جماعت اول مدرسۃ البنات (" ")	۱/۱۱/۳
" حکیم الدین صاحب دوکاندار کھورلہ کنگرہ (" ")	۱/۱۱/۳
معرفت براہیم محلہ قرار خاں (دو عدد ")	۳/۶/۶
نامعلوم معرفت مدرسۃ البنات (۱ عدد ")	۱/۱۱/۳
" شیخ مرید احمد صاحب محلہ سراج گنج (" ")	۱/۱۱/۳
نامعلوم معرفت مدرسۃ البنات (" ")	۱/۱۱/۳

نامعلوم (۲ عدد کھال قربانی)	۴/-/-
محترم ڈاکٹر غلام محمد صاحب کپتان (۶ عدد میشہ)	۲/۸/-
" میاں عبدالکریم عبداللطیف صاحبان سوداگران چرم (۱ عدد کھال)	۱/۴/-
نامعلوم (" ")	-/۴/-
معرفت خورشید بیگم نیاز محمد جماعت ششم مدرسۃ البنات	
محترمہ بیگم صاحبہ مستری علی شیر صاحب شہر جالندھر	-/۴/-
" " میاں غلام حسین " پکا باغ "	-/۲/-
" " " محمد بخش " " "	-/۴/-
" " " نور حسین " " "	-/۴/-
" " " سردار محمد " بستی غذاں	-/۴/-
" " " پیر محمد " "	-/۲/-
" " " نتھا " "	-/۴/-
" " جناب اللہ بخش " شہر جالندھر	-/۶/-
" خورشید بیگم نیاز محمد جماعت ششم مدرسۃ البنات خود	۱/-/-
معرفت حافظ زبیدہ خاتون متعلمہ مدرسۃ البنات	
محترمہ ہاجرہ بی بی معرفت مولوی محمد اسماعیل صاحب چاہ شاہاں والہ گوجرانوالہ	۱/-/-
محترم مولوی ملک عبدالعزیز صاحب دروازہ اندرون آبادی گلی کھوجیاں "	-/-/د
محترمہ بیگم بابو کرم الٰہی صاحب متصل نیائیں "	۱/-/-
" " میاں محمد حیات "	۱/-/-
" دختر خانبہادر برکت علی معرفت ایم لے غنی صاحب بارایٹ لاء ۵۵ میکلوڈ روڈ۔ لاہور	۲/-/-
محترم جناب رحمت اللہ صاحب اوورسیر	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب محمد حسین صاحب گوجرانوالہ	۱/-/-
" " " محمد ابراہیم " "	۱/-/-

محترمہ مسز محمد اشرف صاحبہ گوجرانوالہ	۱/-/-
" اہلیہ عبدالغفار صاحب "	۱/-/-
" بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد عظیم "	۱/-/-
معرفت حافظ جلال الدین صاحب سوداگر چشمہ لاہور	
محترم شیخ محمد صدیق صاحب سکرٹری مسلم سکول سرہند ریاست پٹیالہ	۱/-/-
" چودھری غلام نبی حسن محمد بزازان سرہند منڈی "	-/۴/-
محترمہ مبارک بیگم صاحبہ ٹیچرس گورنمنٹ گرلز سکول لدھیانہ	۲/-/-
جناب فضل محمد صاحب ایس۔ پی۔ ڈبلیو۔ آئی ایلڈورچا کنبیا کا ونی افریقہ	۵/۱۵/-
حضرت مولنا غلام رسول صاحب بستی شاہ قلی بسلسلہ جلسہ سالانہ	۱/-/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ آئی۔ ایس۔ قادری صاحبہ لدھیانہ	۲/-/-
" بیگم صاحبہ صدیق حسن صاحب کنویس لائن زیریں ریلوے مالگدام شملہ مغربی	۲/-/-
محترم میاں محمد یعقوب صاحب کالا ہے مرچنٹ باماں بالا ضلع منٹگمری۔ بتوسط ماسٹر عبدالرزاق صاحب	۱/-/-
" چوہدری تیندو شیر و سوداگران چرم موضع دھنال بتوسط ملک محمد امین صاحب	۱/-/-
" جناب عبدالعزیز خاں صاحب ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ ملسیاں ضلع جالندھر برائے مٹھائی طالبات	۲/-/-
" " ڈاکٹر محمد علی صاحب آئی۔ ڈبلیو۔ پی۔ ایم ہسپتال ڈلہوزی کنٹ (قیمت کھال)	۲/-/-
معرفت منشی نذیر حسین صاحب محلہ قرار خاں	
محترم میاں دین محمد صاحب محلہ قرار خاں	۲/-/-
" " ولی محمد " "	۱/-/-
" حکیم برکت علی " آصف "	-/۸/-
" میاں غلام قادر " "	۱/۵/۳
	۱۶۲/۸/۳

چندہ بتقریب جلسہ سالانہ مردانہ انجمن مدرسۃ البنات منعقدہ ۱۸، ۱۹ اپریل ۳۷ء

عالیجناب خانبہادر نواب محمد مظفر خانصاحب ایم۔ ایل۔ اے۔ لاہور	۱۰/-/-	محترم میاں فضل الدین صاحب اڑمڑی متصل ہانڈہ پریش	۵/-/-
" مولوی فتح الدین صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت جالندھر	۱۰/-/-	" حاجی ماسٹر دوست محمد " ٹیچر اسلامیہ ہائی سکول جالندھر	۲/-/-
" شاہ زمان خانصاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس اعظم بستی نو	۱۰۰/-/-	معلوم الاسم صاحب جالندھر	۱۰/-/-
جناب چودھری محمد بخش صاحب پٹواری موضع سندیلے دائی تحصیل جڑانوالہ	۱۰/-/-	نامعلوم الاسم	۲/-/-
" منشی جلال الدین " کپورتھلہ	۱/-/-	محترمہ بنت جناب چودھری نیاز محمد صاحب گوہیر شیر قیپور ضلع جالندھر	۵/-/-
" سردار عبدالرحمن خانصاحب " سپرنٹنڈنٹ کمشنرز آفس جالندھر شہر	۱۰/-/-	جناب خان عبداللطیف خانصاحب دھوگڑی جالندھر شہر	۵/-/-
" شیخ سردار علی " رئیس بستی شیخ	۵۱/-/-	میاں عزیز بخش صاحب ۔ محمد اسماعیل صاحب ۔ نور حسین صاحب	۳/-/-
" چودھری عطا محمد " ایس۔ ڈی۔ او معرفت ڈاکٹر غلام محمد صاحب کپتان پنشنر مالسیان جالندھر	۲۵/-/-	جناب فیض محمد صاحب	۲/-/-
" " رحیم بخش " ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس رستہ محلہ جالندھر شہر	۲۰/-/-	محترمہ بیگم صاحبہ مرزا صفدر علی صاحب سٹینو گرافر	۲/-/-
" علامہ عبداللہ یوسف علی صاحب سابق پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور	۱۰/-/-	میاں عمر الدین صاحب ملازم جناب خانبہادر شیخ سراج الدین صاحب	۵/-/-
" مولوی عبدالباری " لائل پوری	۱۵/-/-	" امام الدین عرف بھائی میاں ۔ مولوی محمد یعقوب بازار صابو گراں نامعلوم الاسم	۲/۴/-
محترمہ عزیزہ محمودہ بنت مولوی فتح الدین صاحب جالندھر	۵/-/-	چودھری چراغدین صاحب سوداگر بازار بانسانوالہ جالندھر	۲/-/-
جناب میاں حمید علی صاحب محلہ سراج گنج جالندھر شہر	۱۵/-/-	محترم بابو محمد اسماعیل صاحب محلہ کھولا رائے جالندھر شہر	۲/-/-
" مولوی الطاف الرحمن صاحب حویلی مولویاں رستہ محلہ جالندھر	۲/-/-	" جناب عمر الدین "	۱/۸/-
محترمہ بیگم خورشید احمد صاحبہ	۲/-/-	" " چودھری ملک عبدالشکور صاحب جالندھر	۵/-/-
محترم جناب عبدالحمید صاحب	۲/-/-	" مولوی غلام رسول صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول نوشہرہ عربی ضلع ڈیرہ غازیخان	۵/-/-
نامعلوم الاسم ۔ ۱ + ۲ + ۸ + ۱۲ + ۱۴ + ۱	۷/۱۰/۶	" شیخ عزیز بخش صاحب محلہ بکا باغ جالندھر شہر	۲/-/-
" " مظہر علی صاحب ۔ نامعلوم بعین صاحبہ	۱/۴/-	" محمد علی صاحب	۱/۴/-
محترمہ حافظہ زبیدہ [illegible] صاحبہ مدرسۃ البنات	۱/-/-	" مولوی دوست علی صاحب	۲/-/-
جناب چودھری محمد علی صاحب ہیڈ اسسٹنٹ کمشنر آفس جالندھر	۵/-/-	" حافظ محمد اسحاق صاحبان " بستی شیخ	۵/-/-
" " غلام جیلانی " ناظر	[illegible]	متفرق	۱۶/-/-
معلوم الاسم صاحب جالندھر	۵/۴/-	" ڈاکٹر عبدالحمید صاحب فاروقی رینک بازار جالندھر شہر	۱/۸/-

محترمہ بیگم صاحبہ سید سلطان احمد شاہ صاحب	۲/-/-
" امتیاز سلطانہ صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات جالندھر	۵/-/-
" رشیدہ خانم " " برانچ محلہ قرار خاں	۱/-/-
" عمراں بی بی " متعلمہ " درجہ پنجم	-/۸/-
" عالم بی بی " معلمہ "	۱/-/-
" جیعت بی بی "	۲/-/-
ایک نامعلوم الاسم بچہ	۱/-/-
" محمودہ احسن صاحبہ متعلمہ مدرسۃ البنات درجہ چہارم	۲/-/-
" عطیہ ارشد صاحبہ " " " "	۲/-/-
" رشیدہ مہرالدین " " " "	۱/-/-
" حلیمہ عزیز " مری " " "	۱/-/-
" عظیمہ عزیز " " " " درجہ سوم	۱/-/-
" حسینہ عزیز " " " " " درجہ دوم	۱/-/-
" حفیظہ عزیز " " " " " درجہ ادنیٰ	۱/-/-
" صغیرہ بیگم " " " " اولیٰ	۳/-/-
" خدیجۃ الکبریٰ " " " " خصوصیہ ثانیہ	۱/-/-
" سلیمہ اختر صابرہ " " " " سوم	۲/-/-
" زبیدہ سلطانہ " " " " " "	۲/-/-
" منور اختر " " " " "	۲/-/-
" محمد بی بی " " " " "	۲/-/-
" امینہ خاتون " " " " خصوصیہ ثانیہ	۲/-/-
" رشیدہ بی بی " " " " پنجم	۲/-/-
" ریحانہ بی بی " بنت مولوی ابو محمد مصلح صاحب مدرسۃ البنات	۵/-/-
" مجیدہ چراغدین " متعلمہ درجہ خصوصیہ ثانیہ "	۵/-/-
محترمہ انور خورشید صاحبہ متعلمہ درجہ خصوصیہ ثانیہ مدرسۃ البنات	۲/-/-
" شمیم افزا " " " " "	۲/-/-
" رقیہ لطیف " " مولوی "	۲/-/-
" نسیم غریف " " ادنیٰ "	۳/-/-
" صغریٰ بی بی " " چہارم "	۲/-/-
" انور جہاں " " خصوصیہ اولیٰ "	۲/-/-
" عزت آرا " " سوم "	۱/-/-
" فضل بیگم " " اول "	۲/-/-
" اختر وکشور " " دوم "	۱/-/-
" زکیہ و آنسہ عنبر " متعلمات درجہ دوم "	۱/-/-
" رابعہ بصری " متعلمہ " "	۲/-/-
" خیر النساء " " چہارم "	۱۰/-/-
" حسن آرا " " دوم "	۵/-/-
" بلقیس فاطمہ " " خصوصیہ اولیٰ "	۲/-/-
" اختصار سلطانہ " معلمہ "	۲/-/-
" بشریٰ خانم " متعلمہ درجہ مولوی "	۲/-/-
" ادیبہ خانم " " "	۱/-/-
" افتخار سلطانہ " " درجہ ششم "	۱/-/-
" منشی حبیب اللہ خاں صاحب ہیڈ ماسٹر دوکوہا	۱/-/-
" حاجی ولی اللہ " کپورتھلہ	۵/-/-
" شیخ حبیب الٰہی " کلرک آف دی کورٹ سینئر سب جج جالندھر	۲/-/-
" میاں اظہار الحسن " ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس "	۱۰/-/-
نامعلوم الاسم صاحب ۔ ماسٹر ولی محمد صاحب	۲/-/-
معلوم الاسم صاحب ۔ ایک نیلی پوش ۔ نامعلوم الاسم ۔ نامعلوم الاسم	۲/۱/-

محترم مستری اللہ بخش صاحب بالمقابل جیل	۱/-/-
" چودھری دیوان علی صاحب سوداگر بانس و بان جالندھر	۵/-/-
متفرق بذریعہ رومال - ایک ڈبیہ	۸/۱۰/۶
مسلم ملازمان ٹنگ صاحب کپتان جمعیت سنگھ صاحب شہر جالندھر	۵/-/-
محترمات سلمیٰ و سلیمیٰ متعلمات مدرسۃ البنات	۲/-/-
عالیجناب خانبہادر شیخ سراج الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر محلہ سراج گنج	۱۰/-/-
میزان	۶۹۱/۱۰/۶

بصورت چیک

عالیجناب خانبہادر نواب مظفر خانصاحب ایم-ایل-اے (منجملہ -/-/۱۱۰۰ روپیہ برائے تعمیر کمرہ)	۵۰۰/-/-
" خانبہادر بخشی ولی محمد خانصاحب رئیس اعظم نابھہ منجملہ -/-/۲۶۸۲ روپے برائے تعمیر مسجد	۱۱۵۰/-/-
رائے زادہ لالہ ہنسراج صاحب سوندھی ایم-ایل-اے منجملہ -/۱۰۰ روپیہ اعلان کردہ	۵۰/-/-
میزان	۱۷۰۰/-/-

موعودہ

عالیجناب خانبہادر نواب مظفر خانصاحب ایم-ایل-اے بقیہ منجملہ -/-/۱۱۰۰ روپیہ برائے تعمیر کمرہ	۶۰۰/-/-
" خانبہادر بخشی ولی محمد خانصاحب رئیس اعظم نابھہ بقیہ منجملہ -/-/۲۶۸۲ روپے برائے تعمیر مسجد	۱۵۳۲/-/-
رائے زادہ لالہ ہنسراج صاحب ایم-ایل-اے بقیہ منجملہ -/-/۱۰۰ روپیہ اعلان کردہ	۵۰/-/-
عالیجناب خانبہادر میاں احمد یار خاں دولتانہ چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب	۳۰۰/-/-
" نواب محمد حیات قریشی سی آئی-ای صاحب ساہیوال ضلع شاہپور	۲۰۰/-/-
جناب منشی جلال الدین صاحب صدر بازار کپورتھلہ	۹۰/-/-

محترم جناب مولٰنا عبدالحق صاحب عباس صدر انجمن مدرسۃ البنات	۱۵/-/-
" " نور احمد صاحب ٹھیکیدار شہر جالندھر	۲۵/-/-
" " محمد منیر " سیکرٹری مسلم برادرس "	۵/-/-
" " میاں عبدالرحمٰن " پنشنر	۵/-/-
" " ماسٹر نذیر احمد " بٹ و مہر غلام محمد صاحبان مالکان فرنیچر ہاؤس	۱۰/-/-
عالیجناب نواب سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم گورنمنٹ پنجاب (ایک کمرہ بیادگار والدہ اش)	۱۱۰۰/-/-
" خانبہادر شیخ خورشید محمد صاحب ڈپٹی کمشنر (ایک کمرہ)	۱۱۰۰/-/-
اعلان کردہ نواب مظفر خاں صاحب یکے از عزیزات خود	۱۱۰۰/-/-
" قاضی بشیر حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ صدر بلدیہ جالندھر (ایک کمرہ بیادگار والدہ اش)	۱۱۰۰/-/-
میزان	۴۳۷۲/-/-

برائے مٹھائی طالبات بتقریب جلسہ

جناب مولوی عبدالباری صاحب لائل پوری	۵/-/-
" غلام رسول صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی مڈل سکول نوشہرہ غربی ڈیرہ غازیخاں	۲/-/-
" علامہ حسین میر کاشمیری امرتسری	۱/-/-
" ایم یوسف سلیم چشتی پرنسپل اشاعت اسلام کالج لاہور	۱/-/-
" مولانا عبدالحق صاحب عباس مدیر مدرسۃ البنات	۱/-/-
" پروفیسر تحمل حسین " خانیوال ضلع ملتان	۱/-/-
" حاجی علی احمد " انجنیئر نجیب آباد	۱/-/-
میزان	۱۲/-/-

تعمیر فنڈ ماہ اپریل ۱۹۳۷ء

محترم چوہدری محمد یوسف صاحب منہاس ٹیس قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ — ۱۰/-/-

محترمہ ذ۔ خ صاحبہ محترمہ بیگم مولانا اختر واصفی صاحب فنانشل کمشنرز آفس پنجاب لاہور — ۵/-/-

میزان — ۱۵/-/-

بمد زکوٰۃ و صدقات ماہ اپریل ۱۹۳۷ء

محترم عبدالرشید صاحب دھالیوال معرفت پوسٹ ماسٹر کوئٹہ بلوچستان — ۱/-/-

محترم مرزا نجم الدین بی۔ ایس۔ سی بی۔ ٹی سی۔ ٹی سیکنڈ ماسٹر ہنگو کوہاٹ برائے یتیم طالبات — ۱/-/-

محترم مستری حبیب اللہ خاں مکینیکل انجنیئر ٹکسٹی جیننگ فیکٹری کھنہ (بتوسط حافظ جلال الدین صاحب سوداگر چرم محلہ علاؤ الدین لاہور) — ۲/-/-

جناب عبدالغنی صاحب ہیڈ کلرک نوشکی ضلع چاغی (بلوچستان) — ۲۰/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ حکیم محمد زین العابدین صاحب طبیب اعلیٰ میونسپل کمشنر دربار سرکار تاہین — ۱/-/-

محترم شیخ محمد سعید صاحب بی اے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نیو سنٹرل جیل ملتان — ۵/-/-

سید اکبر شاہ صاحب سیالکوٹی — ۲/-/-

میاں عبدالکریم عبداللطیف صاحبان آڑھتیاں چرم ریلوے روڈ (قیمت ایک راس بکرا صدقہ) — ۴/۱۴/-

میزان — ۳۶/۱۴/-

وظائف فنڈ ماہ اپریل ۱۹۳۷ء

محترم چوہدری حق نواز خاں صاحب پروفیسر وٹرنری کالج لاہور (فاطمہ جان سکالرشپ) — ۵/-/-

---

محترمہ مس مریم یوسف علی صاحبہ ۴۸۴۲ عیدگاہ کسٹنشن میسور سٹی
حمیدہ بی بی سکالرشپ ۵/-/- ۔ زینب بی بی سکالرشپ ۵/-/- — ۱۰/-/-

میزان — ۱۵/-/-

زیور وصول شدہ

ایک بہن صاحبہ زنجیر طلائی یک عدد مالیتی اندازاً — ۵۰/-/-

محترمہ حمیدہ بیگم مولوی معلمہ مدرسۃ البنات یک کانٹا طلائی — ۴/-/-

مسعودہ بیگم صاحبہ یک چوڑی نقرئی
ایک بہن صاحبہ " "
نامعلوم الاسم دو چوڑی "
قیمت اندازاً — ۱/-/-

وعدے

چوہدری ملک عبدالشکور صاحب خشت ڈبل بیس ہزار ۲۰۰۰۰ قیمت اندازاً — ۱۶۰/-/-

وعدے ماہوار امداد

محترم خانبہادر مولوی فتح الدین صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت — ۱۰/-/-

جناب ٹکہ صاحب کپتان جیت سنگھ صاحب — ۱۰/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ جناب خورشید احمد " — ۲/-/-

" " مرزا صفدر علی صاحب سٹینوگرافر — ۱/-/-

محترم جناب چوہدری محمد علی صاحب ہیڈ اسسٹنٹ کمشنرز آفس — ۱/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ سید سلطان احمد شاہ صاحب — ۱/-/-

محترم جناب ماسٹر محمد حنیف صاحب ایس وی کلاس نارمل سکول — -/۸/-

میزان — ۲۵۴/۸/-

جملہ رقم وصول شدہ بصورت نقد۔ موعودہ بصورت نقد بصورت کمرے خشت و زیور

	روپے	آنے	پائی		روپے	آنے	پائی
وصولی نقد	۶۹۱	۱۰	۶	بقیہ موعودہ منجملہ یکصد روپیہ	۵۰	۰	۰
" بصورت چیک	۵۰	۰	۰	موعودہ متفرق	۷۹۰	۰	۰
" " از تخمینہ کمرہ	۵۰۰	۰	۰	" بصورت ۴ کمرے	۴۴۰۰	۰	۰
" " " مسجد	۱۱۵۰	۰	۰	اندازاً قیمت زیور	۵۵	۰	۰
بقیہ موعودہ " کمرہ	۶۰۰	۰	۰	قیمت خشت ۲۰ ہزار	۱۶۰	۰	۰
" " " مسجد	۱۵۳۲	۰	۰	میزان	۹۹۷۸	۱۰	۶

نوٹ: حضرت مولانا غلام رسول صاحب بستی نوشاہ قلی نے ۲۵ جلد کتاب میزان الصرف مدرسہ کے لئے مرحمت فرمائیں۔ علاوہ ازیں ایک روپیہ نقد دیا جو فہرست میں دوسری جگہ درج ہے

نور الدین بٹ جنرل سیکرٹری انجمن مدرسۃ البنات جالندھر شہر

ترجمان القرآن

[illegible]

کتب خانہ انجمن اشاعت اسلام [illegible] بمبئی

پیامِ اسلام

اگر آپ کے دل میں درد اسلام کا احساس موجود ہے۔ اگر آپ کو اس [illegible]
[illegible] کی حقیقی دعوت و تبلیغ سے تو آپ
پیام اسلام [illegible] نہیں فرماتے

پیام اسلام [illegible] کا ایک [illegible] ہے
پیام اسلام قرآن [illegible] کو سنت صحیحہ کی روشنی میں [illegible] ہے۔
پیام اسلام [illegible] کا [illegible] جواب [illegible]
پیام اسلام [illegible] کے [illegible] عدالت [illegible] نہیں ہوتی۔
پیام اسلام [illegible] کا صحیح ترجمان اخلاق و معاملات [illegible]
[illegible]
[illegible] آپ کا دینی فرض ہے
[illegible] مسلمان [illegible]

ملنے کا پتہ: منیجر پیام اسلام جالندھر شہر پنجاب

یہ صفحہ اشتہار کے لئے خالی ہے

رجسٹرڈ نمبر

عورتوں اور بچیوں کا مذہبی تعلیمی و اصلاحی

ماہنامہ

مسلمہ

مدیرہ: [illegible]

معاون [illegible] بیگم [illegible]

زیرِ اہتمام: انجمن اشاعتِ اسلام [illegible]

چندہ سالانہ: ایک روپیہ [illegible]

[illegible]

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں:-

۱۔ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

۲۔ رسالہ نہ پہنچنے کی اطلاع بیس تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہیے۔ اس کے بعد شکایت رفع نہ ہو سکے گی۔

۳۔ خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ ضرور لکھئے۔

۴۔ کسی امر کا جواب حاصل کرنا ہو تو پانچ پیسے کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہیے۔

۵۔ خط و کتابت میں خریداری نمبر ضرور دینا چاہیے ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہو سکے گا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں:-

۱۔ یہ رسالہ چونکہ عورتوں اور بچیوں سے متعلق ہے۔ اس لئے اسلامی شرافت وتہذیب کو مدنظر رکھا جائے۔

۲۔ زبان صاف اور سلیس ہونی چاہیے

۳۔ روایات ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں۔

۴۔ مضمون مختصر ہو۔

۵۔ مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجئے گا

۶۔ پورا پتہ لکھئے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکے گا

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں:-

۱۔ کوئی اشتہار جو تہذیب وحیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائیگا۔

۲۔ کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارے کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔

۳۔ اجرت بہر حال پیشگی ہوگی۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ مُسلِم جالندھر شہر

نمبر ۱۰	اپریل ۱۹۳۷ء۔ صفر ۱۳۵۶ھ	جلد ۵

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چند گزارشیں

سالانہ جلسے :-

انجمن مدرسۃ البنات نے پچھلے مہینے جلسوں کی جو تاریخیں مقرر کی تھیں وہ اگرچہ مسلم کی کاپیاں لکھ چکنے کے بعد مقرر ہوئی تھیں۔ لیکن ہم نے اس کا اعلان کسی نہ کسی طرح مسلم میں کر ہی دیا۔ لیکن بعد میں ہونے والے صدر صاحبان کی طرف سے ان تاریخوں کے التوا کا ارشاد ہو گیا۔ چنانچہ وہ پہلا اعلان پتھر پر سے کٹوانا پڑا۔

اب اعلان کیا جاتا ہے کہ انجمن کا مردانہ سالانہ جلسہ ۱۸ اور ۱۹ اپریل کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ جس میں ملک کے بڑے بڑے رہنما اور زبردست خطیب اور لیکچرار تشریف لائینگے۔ اور شعرائے کرام اپنی اسلامی نظموں سے فیضیاب فرمائیں گے۔ سردست مندرجہ ذیل بزرگان قوم نے صدارتوں کا حتمی وعدہ فرما لیا ہے :

(۱) عالیجناب خان بہادر نواب محمد مظفر خاں ایم۔ ایل۔ اے؛ (سابق ریونیو ممبر گورنمنٹ پنجاب)

(۲) عالیجناب خان بہادر نواب محمد حیات قریشی۔ سی۔ آئی۔ ای؛ رئیس اعظم ساہووال۔ ضلع شاہ پور۔

(۳) عالیجناب خان بہادر میاں احمد یار خاں دولتانہ۔ ایم۔ ایل۔ اے؛ رئیس لڈن۔ ضلع ملتان۔

زنانہ جلسہ مئی کے مہینے کی آخری تاریخوں میں ہوگا۔ تاریخ کا اعلان بعد میں ہوگا۔

میاں غلام محمد صاحب گوہیر: جناب میاں غلام محمد صاحب گوہیر جو آجکل ایران میں ملازم ہیں مدرسۃ البنات کی ہمیشہ امداد کرتے رہے ہیں اور ایران سے خلیفہ عبدالعزیز کی معیت میں دوسروں سے امداد دلاتے رہے ہیں۔ آپ گذشتہ مہینے تشریف لائے تو آپ نے یہ تجویز فرمائی کہ مدرسۃ البنات میں کھیلوں کے مقابلے ہونے چاہئیں تاکہ بچوں میں کھیل کی سرگرمی بھی رہے تاکہ بچیوں کو ورزش کا خیال اپنی صحت کے خیال سے قائم رہے۔ اور اس سلسلے میں مبلغ بیس روپے اپنی جیب سے عنایت بھی فرما دئے۔ چنانچہ کھیلوں کے دلچسپ مقابلے کی جو کیفیت پچھلے نمبر میں شائع ہوئی ہے۔ اس کے بانی گوہیر صاحب موصوف ہیں۔ افسوس ہے کہ ان کا شکریہ ادا کرنا بھول گئے۔ گوہیر صاحب شکریہ دلی قبول فرمائیں۔

جاپان سٹور پائندہ باد!

میسرز عبدالحق سیف الدین مالکان جاپان سٹور۔ بازار شیخاں جالندھر شہر نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ دکان کی آمدنی میں سے سات روپے آٹھ آنے کا ماہانہ وظیفہ مدرسۃ البنات کی اس طالبہ کے لئے عنایت کرتے رہیں گے جو ہر طرح سے امداد کی مستحق ہو۔ جزاہم اللہ خیر الجزا۔

یہ دکان جالندھر شہر میں اسلامی تجارت میں ایک شاندار اضافہ ہے۔ الحمدللہ۔ اس نہایت شاندار دکان میں چینی اور کانچ کا ہر قسم کا سامان ملتا ہے۔ مثلاً چائے کے سٹ۔ ڈنر سٹ۔ پلیٹیں۔ کانچ کے گلاس۔ لیمپ۔ بیمار کے کمرے کا تمام سامان اور بے شمار قسم کی چیزیں وہاں موجود ہیں۔

یہ دکان اگرچہ صرف ایک سال کے قریب ہوا کہ کھلی ہے۔ لیکن مالکوں کی خوش اخلاقی، معاملے کی صفائی اور کاروباری عقل کی وجہ سے خدا نے اسے بے حد ترقی دی ہے۔ الحمدللہ۔

جاپان سٹور نے نیکی کا یہ اقدام فرما کر اللہ تعالیٰ سے براہ راست تجارت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے سودا کرنے والا تو ہمیشہ کم سے کم دس گنا نفع کماتا ہے اور تجارت کا یہ بھید صرف اہل ایمان ہی کو معلوم ہے۔

خدا کرے یہ دکان دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرے اور مستحقوں کی قسمت کا زیادہ سے زیادہ حصہ اس میں سے نکلتا رہے۔ آمین۔

اس مہینے کے یہ مضمون شائع نہ ہونگے:۔

"خوبصورت دھوکا"۔ پلاٹ اچھا ہے لیکن الفاظ میں زیادہ متانت کی ضرورت ہے۔
"نامۂ شوق" ایک ایسی نظم کی غلط نقل ہے جو مسلم میں شائع ہو چکی ہے۔
"تحفۂ فردوسی" نظم۔ غلط اشعار ہیں۔
"شاہ دوجہاں" نظم۔ اشعار غلط ہیں۔

مدرسۃ البنات

۱۰ر مارچ کو جناب حضرت ابو محمد مصلح صاحب محرک عالمگیر تحریک قرآن مجید حیدر آباد دکن بمعہ اپنی رفیقۂ حیات اور دو کم سن بچیوں کے تشریف لائے اور تعلیم قرآن پر ایک مدلل بصیرت افروز تقریر فرمائی جو طالبات و معلمات نے بہت پسند کی۔ اور آپ نے اپنی بیگم صاحبہ اور صاحبزادی کبریٰ کو مدرسہ میں بغرض تعلیم داخل کر دیا ہے۔ چھوٹی بچی ابھی شیر خوار ہے۔

۱۳ر مارچ سے ۲۳ر مارچ تک امتحانات کا سلسلہ رہا۔ بعد ازاں تعطیلات محرم و ایسٹر کی وجہ سے مدرسہ چار روز تک بند رہا۔ اکثر بورڈر طالبات گھروں کو چلی گئیں اور بعض طالبات نے بورڈنگ ہی میں اپنی چھٹیاں شغل اور تفریح میں کاٹیں۔

نتیجۂ امتحان :-

یکم اپریل کو طالبات امید و بیم کی حالت میں آئیں کیونکہ اس روز نتیجۂ امتحان سنایا جانے والا تھا۔

حضرت آقائی و مولائی جناب بانی مدرسہ مدظلہ العالی نے طالبات اور معلمات کے مجمع میں ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ جس میں نتیجۂ امتحان کے متعلق چند ہدایات فرمائیں۔ اور فرمایا کہ امتحان دراصل محنتی طالبات کی حوصلہ افزائی اور غافل طالبات کے لئے تازیانۂ عبرت ہوا کرتا ہے۔ اس کے نہ ہونے سے محنتی اور کام چور انسان میں فرق نہیں ہو سکتا۔ فیل ہونے والے طالب علم اپنی کمزوری سے آگاہ ہو کر اس کو رفع کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر یہ آئینہ نہ ہو تو کمزوریاں اور خامیاں دور نہ ہو سکیں۔ وقت کو غنیمت جاننا چاہئے کہ پھر سال کی مہلت مل جاتی ہے۔ ورنہ ایک دن ایسا آئیگا کہ ہم مہلت طلب کرینگے اور وہ نہ مل سکے گی۔

بعد ازاں نوٹس بورڈ پر نتیجۂ امتحان چسپاں کر کے لگا دیا گیا۔ اور طالبات کا مجمع اپنا اپنا نام ڈھونڈنے کے شوق میں ایک دوسری پر گری جاتی تھیں۔ خدا کے فضل سے نتیجۂ امتحان بہت اچھا رہا اور مندرجہ ذیل عزیزات اپنی اپنی کلاسز میں اول، دوم، سوم رہیں :-

ہشتم (یعنی مولوی کلاس سال دوم) - بشریٰ خانم بنت فضل الٰہی خاں، اول - خورشید بیگم بنت شاہ دین، دوم ممتاز بیگم بنت ماسٹر میراں بخش، سوم -

ہشتم (یعنی مولوی سال اول) - جمیلہ بیگم بنت نور احمد، اول - بلقیس بیگم بنت وزیر محمد خاں، دوم - زبیدہ حافظ، سوم -

ششم: حمیدہ بیگم بنت اسد اللہ اول - کنیز فاطمہ بنت محمد امین دوم - رشیدہ بیگم بنت روشن بیگ، سوم -

پنجم: افتخار سلطانہ بنت محمد شفیع شاہ، اول - ممتاز خانم بنت امیر خاں، دوم - خورشید بیگم بنت محمد حسین، سوم -

چہارم: بلقیس بیگم بنت جمال اللہ، اول - صغریٰ خانم بنت محمد عبداللہ، دوم - بشیرہ بیگم بنت پیر بخش، سوم

سوم: منیر فاطمہ، اول - بلقیس بیگم بنت محمد صادق دوم - محمودہ بیگم بنت محمد احسن سوم -

دوم: سلیمہ بنت خلیل شاہ، اول - عزت آرا بنت سعد اللہ، دوم - اشرف بیگم اور مختار بیگم سوم -

اول اعلیٰ: ثریا بیگم بنت حبیب اللہ، اول - ریاض، دوم - ام کلثوم بنت محمد حسن، سوم -

ادنیٰ: حفیظہ، اول - نذیر بنت محمد حسین، دوم - آسیہ، سوم -

درجہ خصوصیہ: بلقیس جان بنت گل محمد خاں، اول - سرور سلطانہ بنت محبوب بخش، دوم - امیر سلطانہ بنت جلال الدین، سوم -

جناب شیخ محمد جان صاحب نے ایک درجن گملے پھول لگانے کے لئے مدرسہ کو عنایت فرمائے ہیں - اور جناب بیگم صاحبہ میاں حمید علی صاحب نے آٹھ عدد چاقو نہایت نفیس اور عمدہ، اپنی جماعت میں اول آنے والی طالبات کے لئے مرحمت فرمائے ہیں - جزاہما اللہ جزاءً خیراً +

(نائبہ سر معلمہ)

بدرگاہِ ایزدی

(جناب رشید بٹالوی منشی فاضل)

ہر نفس دل کو بے قراری ہے　　+　　ہم سے کیسی یہ پردہ داری ہے
مدعا اپنا ہم کہیں کس سے　　+　　کون ہے ماجرائے دل جو سُنے
وہ بھی دن تھے کہ حکمرانی تھی　　+　　جاہ و حشمت تھی کامرانی تھی
زورِ بازو پہ ناز کرتے تھے　　+　　گولیوں سے کبھی نہ ڈرتے تھے
حق و باطل سے آشنائی تھی　　+　　رمز ایسی سمجھ میں آئی تھی
کام کرتے تھے سربلندی کے　　+　　اور جو جھکتے تھے سو ترے آگے
تھی نہ قسمت میں ذلت و خواری　　+　　اہلِ دیں سے نہ کی تھی غدّاری
دَور دَورہ ہے اب فلاکت کا　　+　　ہے غلامی فقط شعار اپنا
غم رُبا تو ہے پاسباں تو ہے　　+　　ہم تو نادم ہیں مہرباں تو ہے
کفر و ایماں سے آشنا کر دے　　+　　بے وفاؤں کو باوفا کر دے

دل میں بھر دے تو جذبۂ الفت
تا کہ مٹ جائے دہر سے کلفت

طبقۂ اناث اور قرآن

(از حضرت مولانا ابو محمد مصلح حیدرآباد)

حضرت مولانا ابو محمد مصلح مدظلہ عالمگیر تحریک قرآنی کے بانی تقریباً ۳ سال سے اس بات کی دن رات کوشش فرما رہے ہیں کہ مسلمان پھر اسی کتاب الٰہی کو تھامیں جس کو پڑھنے اور عمل کرنے سے دنیا بھر کے عیب رکھنے والے عرب فرشتوں سے بھی زیادہ مرتبہ پا گئے تھے اور ایک دنیا ان کے حکم کے نیچے تھی۔ بیشک یہی ایک نسخہ ہے جو رہتی دنیا تک کیلئے تمام برائیوں کا علاج ہے۔ آپنے فرمایا ہے کہ وہ مسلمہ کیلئے عورت اور قرآن کے عنوان کے ماتحت مضامین بہت سادہ زبان میں لکھتے رہا کرینگے اور یہ انکی بہی عنایت ہے (ادارہ)

اللہ تعالیٰ کا حکم تو یہ ہے کہ مرد اپنے کو بھی دوزخ کی آگ سے بچائیں اور اپنے لوگوں کو بھی۔ اور سچ تو یہ ہے کہ یہی بات آسان بھی ہے اور کام کی بھی۔ مثال کے طور پر سمجھو کہ ایک مرد اپنے محلے کی مسجد میں درس قرآن میں شریک ہونے کو ضروری سمجھتا ہے اور جو کچھ وہاں معلوم کرتا ہے اس کو گھر پر آ کر سب کو سکھا دیتا ہے۔ تو اس طریقہ پر قرآن کا عام کرنا کتنا سہل ہو جاتا ہے اور اس گھر کے لوگ کس قدر آسانی سے اپنے مالک حقیقی کے حکموں سے واقف ہو جاتے ہیں۔ اور غور کرو تو اس سادہ طریق تعلیم سے کتنی دقتوں اور آفتوں سے عورتیں ہی نہیں بلکہ مرد بھی بچ جاتے ہیں۔ اول یہ کہ تھوڑے وقت میں بہت کام ہو گیا۔ دوسرے یہ کہ اپنے گھر کا آدمی جس دل سے اس کام کو پورا کرے گا دوسرا نہیں کر سکتا۔ تیسرے یہ کہ غیر ہر معنے کرکے غیر ہے۔ چوتھے یہ کہ مفت خدا کے واسطے تعلیم دینے والے ناپید ہیں اور ہر شخص اس لائق نہیں کہ اجرت دے کر تعلیم حاصل کر سکے۔ پانچویں یہ کہ مدرسے اور اسکول و کالج نہ تو اتنی زیادہ تعداد میں ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں کہ اتنے لوگوں کی تعلیم کا انتظام کر سکیں۔

قرآن کا جو حکم ہے، ہزاروں فائدے اس میں ہیں جیسا کہ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (تم اپنے کو بھی دوزخ کی آگ سے بچاؤ اور اپنے لوگوں کو بھی) کا اوپر تھوڑا سا بیان ہوا۔ لیکن اگر مرد ایسا نہ کریں تو عورتیں چھوٹ نہیں جاتیں، اپنا فرض ان کو آپ ادا کرنا ہو گا۔ اپنے آقائے حقیقی کے حکموں کو جاننے کی آپ فکر کرنی ہو گی اور دوزخ کی آگ سے اپنے کو بچانے کے لئے آپ آمادہ ہونا پڑے گا۔

ممکن ہے کہ یہاں ایک سوال یہ پیدا ہو کہ اگر مرد اس کام کو پورا نہیں کر سکتے ہیں تو بھلا عورتیں کس طرح پورا کر سکتی ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ بیسیوں کام ایسے ہیں جن کو صرف عورتیں ہی انجام دیتی ہیں اور پھر یہ کہ جب کسی کام کو ضروری سمجھ لیا جاتا ہے تو اس کے حاصل ہونے کی صورتیں خود بخود پیدا ہونے لگتی ہیں۔ اس لئے اس سلسلے میں سب سے پہلی بات لیکن سب سے

زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ عورتیں قرآن کی بامعنے تعلیم کو لازمی اور ضروری سمجھیں۔ اگر ایسا ہو گیا اور ضرور ہونا چاہئے تو پھر مقصد حاصل ہو گیا، منزل دور نہیں۔

یہ جو کچھ کہا گیا اب مجھے اس سے بھی زیادہ کہنا ہے یعنی اگر مرد اپنے فرض کو ادا نہیں کرتے اور قرآن کی تعلیم کے ذریعہ اپنے کو اور اپنے لوگوں کو دوزخ کی آگ سے نہیں بچاتے تو پھر یہی فرض خود عورتوں پر عائد ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے کو دوزخ کی آگ سے بچائیں اور اپنے دوسرے لوگوں کو بھی۔ گویا اس آیت کا مصداق عورتیں بن گئیں اور اب کسی عذر اور انکار کی گنجائش نہیں

جس دور سے ہم گذر رہے ہیں، قرآن کا علم و عمل عام نہ ہونے کی وجہ سے طرح طرح کی خرابیوں سے لبریز ہے۔ اسی میں سے ایک اہم چیز "عورتوں کے حقوق" کے نام سے یاد کی جاتی ہے لیکن ہمارے سامنے عورت کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ وہ اپنے مرد سے اس بات کا مطالبہ کرے کہ وہ اس کو دوزخ کی آگ سے بچائے۔ یعنی قرآنی تعلیمات سے مالامال کرے۔ اگر عورتوں کی طرف سے یہ مطالبہ شروع ہو جائے تو آج ہی مسلمانوں کی ساری بگڑی بنجاتی ہے۔ اور پھر جب انکو قرآن مل گیا تو وہ کونسا حق پردۂ دنیا پر ہے جس سے یہ محروم رہجائینگی کیونکہ اس کل میں سارے جز ہیں۔

میں نے جس طرح بچوں کے سامنے یہ طریقہ پیش کیا ہے کہ وہ قرآن کو جسقدر ہر روز سیکھیں اس کو سب سے پہلے اپنے گھر والوں کو جاکر سنائیں۔ اسی طرح بچیوں کے مدرسوں سے کہنا ہے کہ وہ بھی انکو اسی بات کی تاکید کریں کہ اپنا قرآنی سبق اپنے والدین کو ہر روز سنانا ضروری خیال کریں۔ کیا عجب ہے کہ اس قوم کی اصلاح عورتوں ہی کے ذریعہ سے ہو۔

جنت ماں کے پاؤں تلے ہے

(محترمہ آمنہ برکت علی صاحبہ از دہلی)

لاتعداد درود بھیجو اس عظیم الشان ہستی پر جس نے اس اندھیر نگری کو ایک باانتظام اور روشن دنیا بنا دینے کے قواعد ہم پر ظاہر فرمائے۔ آنحضرت رسول مقبول محمدؐ پر جو کلام الٰہی نازل ہوا اس کی ایک آیت یہ ہے: اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (اطاعت کرو خدا کے احکام کی اور اطاعت کرو رسول اللہؐ کے احکام کی۔ چنانچہ میں اس وقت آیہ مبارکہ کے حصہ اَطِیْعُوا الرَّسُوْل کے متعلق اپنے چند ناچیز خیالات کا اظہار کروں گی۔ امید ہے سب ناظرات خصوصاً میری کم عمر بہنیں، جن کی طرف خاص طور پر میرا روئے سخن ہے۔ ضرور توجہ فرمائینگی۔

خدا کے فرمان کے مطابق ہم پر لازم ہے کہ ہم اس کے رسول مقبولؐ کے ہر حکم کی تعمیل کریں۔ چنانچہ آپ کے احکام یہ

سے ایک حدیث یہ ہے الجنۃ تحت اقدام الامہات (یعنی جنت ماں کے قدموں تلے ہے ۔) بظاہر یہ حدیث حکم کے طریق پر ادا نہیں کی گئی ۔ لیکن اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ فی الحقیقت اس میں ایک زبردست حکم پوشیدہ ہے۔ وہ حکم یہ ہے کہ تم اس جنت کو تلاش کرو جو ماں کے قدموں تلے ہے ۔جب اتنی بڑی شخصیت کا یہ فرمان ہو اور آپ کے فرمان پر چلنا ہمارے لئے لازم، تو اول ہمیں اس بات پر پورا یقین کر لینا چاہیئے کہ جنت ماں کے پاؤں کی خاک میں پنہاں ہے ۔ اس کے بعد ہم اپنے دل سے سوال کر سکتے ہیں کہ اسے کس طرح حاصل کریں ۔ کیا جہاں جہاں ماں قدم رکھتی ہے اس خاک میں کوئی باغ ارم چھپا ہوا ہے ؟ نہیں وہ خاک میں نہیں ۔

پیاری بہنو! یہ مجازی معنی ہیں ۔ اور ہمیں ماں کے احترام کی حدود سمجھانے کے لئے ایک اشارہ ہے ۔ لفظ قدم سے یہاں مراد ہے ماں کے چھوٹے سے چھوٹے حکم کی تعمیل اور اس کی ادنےٰ سے ادنےٰ خدمت ۔ یہ بیان کرنا مشکل ہے کہ ماں کس قدر محترم ہستی ہے ۔ البتہ ماں کی عزت کرنے میں دیگر بزرگوں کی عزت کے تمام طریقوں کے علاوہ اور بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے ۔

قرآن مجید میں خدا تعالیٰ کا فرمان ہے کہ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ۔ اس میں ذرہ بھی شک نہیں کہ ہم والدین کے احسان کو یاد رکھیں ۔ اور اس بات کو ہرگز فراموش نہ کریں کہ ہم پر بھی اُن کے ساتھ ہمدردی لازمی ہے

ماں ہم پر جتنی عنایات اور شفقتیں روا رکھتی ہے وہ ہماری کسی خدمت کے بدلہ میں نہیں ۔ ہماری کسی خوبی کے لئے نہیں ۔ ہم سے کسی توقع پر نہیں بلکہ فطرت خداداد کے مطابق ہم سے صرف ہمارے لئے محبت کرتی ہے ۔ ہم پر ماں کے احسانات بے شمار ہیں ۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ہم ماں کے احسان کا بدلہ تو کجا ۔ الفاظ سے شکریہ بھی ادا نہیں کر سکتے ۔

دنیا میں ہماری سب سے پہلی شفیق، سب سے پہلی ہمدرد اور سب سے پہلی جاں نثار ماں ہی ہے ۔ اُن مصیبتوں کا جو، ماں بچے کے لئے اٹھاتی ہے، قرآن کریم نے بھی اعتراف کیا ہے وہ ہماری خاطر سے راتوں جاگتی ہے ۔ اپنا آرام اور تفریح اور اکثر اوقات اپنی جان تک ہم پر فدا کر دیتی ہے ۔ دنیا کی تاریخ میں ماں کی جانفشانی کی کئی مثالیں موجود ہیں ۔ میں اس بحث کو طول نہیں دونگی ۔

میں صرف اس قدر بیان کرنا چاہتی ہوں کہ جو شخص اس قدر ایثار اور ہمدردی اور جانفشانی سے کام لے، اس کا رتبہ کیا ہو جاتا ہے اور ہم پر اس کے کتنے حقوق عاید ہو جاتے ہیں ہمارے دل میں اس کا کتنا احترام ہونا چاہیئے اور ہم کو اسکا شکریہ کس طرح ادا کرنا چاہیئے ۔ احترام کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان کے ہر فرمان کی دل سے قدر کریں اس پر کاربند ہوں

پیاری بہنو! کوئی کام والدہ کی اجازت کے بغیر نہ کرو ۔ اور ان کے حکم سے باہر ہونے کو گناہ عظیم جانو ۔ طوعاً و کرہاً تعمیل ارشاد کرنا بھی اچھا نہیں ۔ تہِ دل سے فرمانبرداری کرو اور ان کی خوشنودی کو اپنی خوشی پر مقدم رکھو ۔ جو لباس وہ عنایت کریں ۔ اسے خوشی سے پہن لو ۔ جو کھلانے کو دیں اسے عین رغبت سے کھا لو ۔ اگر کبھی کچھ ناگوار گزرے تو ایسے

الفاظ استعمال کرو کہ ان کی دلشکنی نہ ہونے پائے۔ اگر والدہ پرانے خیالات کی ہیں تو تم بھی اپنی نئی تہذیب اور فیشن کے شوق کو بالائے طاق رکھ کر اپنی سعادت مندی کا ثبوت دیتے وہی طرز زندگی اختیار کرو جس میں والدہ مطمئن رہتی ہیں۔ اگرچہ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ایسا کرنے سے ہماری طبیعت رنجیدہ ہوگی کہ ہمیں اپنی ہجولیوں کی طرح یہ نہیں ملا، وہ نہیں ملا۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں تجربہ آپ کو بتا دے گا کہ واقعی آپ نے اس معہود جنت کو جس کا ذکر ہادیٔ برحق رسول مقبول ؐ نے فرمایا تھا پا لیا ہے۔ طبیعت میں چین اور دل میں سرور ہوگا۔ کسی قسم کی خلش نہ ہوگی۔ کوئی تلخ واقعہ پیش نہ آئے گا۔ اور یہی دنیاوی زندگی جنت معلوم ہوگی۔

والدہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اپنے خیالات درست رکھیں۔ جو لفظ منہ سے نکالیں، پاکیزہ ہو اور جو کام کریں وہ اچھا اور مفید ہو۔ اس طرح ماں کا دل خوش ہوگا اور ان کے دل سے ہمارے لئے دعا نکلے گی جو ہمیں جنت میں لے جانے والی کیفیت سے کم نہ ہوگی۔ اور یہ بات خاص طور پر قابل توجہ ہے کہ جو اثر ماں کی دعا میں ہے دنیا بھر میں کسی کی دعا میں نہیں۔

مجھے ایک بات اور عرض کرنا ہے۔ یہ ایک خواہرانہ مشورہ ہے۔ امید ہے کہ آپ ٹھنڈے دل سے غور کریں گی آج کل عام طور پر سننے میں آتا ہے کہ لڑکیاں جب کچھ تعلیم حاصل کر لیتی ہیں تو اپنی ماں کو جاہل یا کم عقل یا پرانے زمانہ کی سمجھ کر حقیر جاننے لگتی ہیں۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ہم ذرا سی معلومات حاصل کر کے اس قابل احترام ہستی کی عظمت کو چھوڑ دیں جس نے ہمیں بیٹھنے چلنے پھرنے اور پہننے اور کھانے تک کا شعور سکھایا اور اسی کی بدولت ہم نے سب لیاقت وغیرہ حاصل کی۔ اسی ماں کی باتوں پر ہنسیں اور اس کے احساسات کو ٹھکرا دیں۔ حیف ہے اس لڑکی پر جو اپنی ماں پر ہنسے۔ بلکہ ہمیں تو ہر دم ماں پر جان تک دینے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ ڈاکٹر اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

علم کی سنجیدہ گفتاری بڑھاپے کا شعور
دنیوی اعزاز کی شوکت، جوانی کا غرور
زندگی کی اوج گاہوں سے اتر آتے ہیں ہم
صحبتِ مادر میں طفلِ سادہ رہ جاتے ہیں ہم

دنیا بھر میں ماں اور صرف ماں ہی ہماری بہترین رازدان اور رہبر ہے۔ لہٰذا اپنے کسی قصور کو والدہ سے مت چھپاؤ کیونکہ ہمارے دل کے قریب ترین جو دل ہو سکتا ہے، وہ ماں کا دل ہے۔ اگر ماں کسی بات پر خفا ہوں تو تم ناراض مت ہو بلکہ ماں کی جھڑکیوں کو نسیم جنت کے روح پرور تھپیڑے تصور کرو اور ماں کی زندگی اور موجودگی کو غنیمت جانو۔ کیونکہ وہ جو کچھ ہمیں کہتی ہے۔ ہماری بھلائی کے لئے فطرت نے اسے کہنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ماں کی نصیحتوں کو ٹھنڈے دل سے سنو اور یاد رکھو کہ دنیا میں اس کے سوا کوئی دل کامل طور پر خالص نہیں۔ چونکہ وہ ہمارے ساتھ بے لوث انس رکھتی ہے اسی لئے وہ ہماری ہر حرکت کو سنوارنا اور ہمیں ہر وقت راست رَو اور قابل تعریف دیکھنا چاہتی ہے جب وہ ہمیں غلط راستے پر دیکھتی ہے تو اس کے دل میں ہماری اصلاح کے لئے ایک

تو آپ اٹھتی ہے اور وہ سچی محبت پر کاربند ہوتے ہوئے محض ہماری بھلائی کے لئے ہمیں ٹوکتی ہے۔

علاوہ ماں کی خدمت اور فرمانبرداری کے ایک اور بات ادائیگی حقوق کے متعلق یہ ہے کہ عربی میں مقولہ ہے "اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ" یعنی بیٹا اپنے باپ کا بھید ہے۔ اگرچہ یہ صرف باپ کو کہا ہے۔ لیکن میرے ناچیز خیال میں یہ قول ماں پر بھی صادق آتا ہے۔ کیونکہ حکما اور ماہرین نفسیات نے کہا ہے کہ بچہ کی خصلتیں اور عادات ماں کے خیالات اور میلانات کا آئینہ ہیں۔ چنانچہ یاد رکھیں اس بنا پر ہر شخص ہماری حرکات سے والدہ کے خیالات کا اندازہ لگائے گا۔ اکثر اوقات تو ہم سے قدرتی طور پر وہی افعال صادر ہوتے ہیں جو ہم نے والدین سے فطری طور پر حاصل کئے ہیں۔ لیکن بعض اوقات نیک والدین کی اولاد ایسی خامیوں کی مرتکب ہوتی ہے کہ والدین کو بھی بدنام کردیتی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ محض والدین اور والدہ کے پاس عزت کے لئے اپنے اطوار درست رکھیں۔ تاکہ ہم جو ان کے حقوق ادا کرنے سے قاصر ہیں کم از کم ان کے لئے باعث ندامت تو نہ بنیں اور میری ناقص رائے میں ماں سے محبت کرنے کا بہترین طریق اور اس کے حقوق کی بہترین ادائیگی یہی ہے کہ ہم ان کے لئے باعث عزو فخر بنیں۔ کیونکہ ایک حقیقی انسان کو دنیا میں حقیقی عزت اور آخرت میں سرخروئی سے زیادہ عزیز اور کوئی چیز نہیں اور ایسے کام کریں کہ دنیا کہہ اٹھے "کیوں نہ ہو اُس ماں کی بیٹی ہے"۔

عام طور پر سمجھدار ماؤں کے ننھے بچے جب فرط محبت سے انھیں کہتے ہیں کہ "اماں تم بہت اچھی ہو"۔ تو مائیں یہ جواب دیتی ہیں کہ بیٹا ہماری اچھائی تو تمھاری اچھائی سے ہے تم اچھے بنتا تو ہم بھی اچھے، ورنہ ہم سے برا کون؟ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ماں خود بھی جانتی ہے کہ اس کی خوبی اسی میں ہے کہ اس کی اولاد نیک اطوار ہو۔

پس میری پیاری بہنو! اگر واقعی تم اپنی ماں سے محبت کرتی ہو، اور سعادت کی خواستگار اور دنیا میں جنت حاصل کرنے کی خواہاں ہو تو اپنی عادات درست رکھو۔ اور نفس کشی کرکے اور طبیعت پر جبر کرکے اپنے آپ کو سدھارو۔

رسول اللہ کی اس حدیث کو جو دنیا میں جنت حاصل کرنے کا ایک گر ہے، شیخ سعدی رحمۃ نے فارسی شعر میں یوں ڈھالا ہے ؎

جنت کہ سرائے جاودان است
زیر کفِ پائے مادران است

مبارک ہیں وہ ہستیاں جو اپنی ماں کے سایۂ عاطفت میں زندگی بسر کر رہی ہیں۔ خداوند کریم سب کی ماؤں کو ان کے سر پر تا دیر سلامت رکھے۔ آمین ثم آمین +

خط کتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور لکھئے۔ "منیجر"

جنگِ بدر

(محترمہ حمیدہ بیگم بنت چوہدری محمد بخش صاحب قرول باغ دہلی)

(پچھلے مہینے کا باقی مضمون)

جب فوج کی تیاری ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حضور میں دعا کی "اے میرے پروردگار! تیرے بندے اور تیرے خلیل ابراہیم علیہ السلام نے تجھ سے شہر مکہ کے بارے میں برکت کی دعا کی تھی اور تو نے قبول فرمائی تھی۔ اسی طرح میں تیرا بندہ اور تیرا رسول تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو اس شہر مدینے کو برکت دے۔ اس کے باشندوں پر اپنا فضل کر۔ اس کو پرامن بنا اور اسے ہر بلا سے محفوظ رکھ۔ پھر اپنے لشکر اور سازوسامان کی طرف نظر کر کے دعا کی: اے میرے پروردگار یہ قلیل جماعت تیرے حکم سے جہاد کرنے جاتی ہے۔ اس کے پاس سواری کا سامان کافی نہیں۔ ان کو سواری دے۔ یہ بھوکے ہیں ان کو سیر کر۔ یہ محتاج ہیں ان کو غنی کر۔ اور ان کو دشمنوں پر غلبہ دے۔ اس کے بعد اللہ کا نام لے کر لشکر اسلام مدینے سے روانہ ہوا۔ اونٹ چونکہ تھوڑے تھے۔ اسلئے یہ تجویز ہوئی کہ کچھ آدمی سوار ہو جائیں اور باقی پیدل چلیں۔ اور کچھ دور جا کر سوار پیدل چلیں اور پیدل سوار ہو جائیں۔ اسی طرح باری باری سوار ہو کر منزلیں طے کرتے جائیں۔ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے صحابہؓ کے ساتھ باری باری سوار اور پیدل چلتے اور منزلیں طے کر کے چاہِ بدر پر رونق افروز ہوئے۔ اسی روز

کفار مکہ بھی وہاں پہنچ کر چاہِ بدر کے دوسری طرف اترے ایک کنوئیں پر فریقین کے پانی بھرنے والوں کا سامنا ہوا۔ اس پر فریقین نے ایک دوسرے کے مقابل ڈیرے لگا دیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لشکر کی صفیں باندھ کر انھیں دشمن کے مقابل کھڑا کیا۔ اسلامی لشکر کے علمبردار مُصعَب بن عُمیرؓ نامزد ہوئے۔ ادھر ابوجہل اور عتبہ بن ربیعہ نے بھی اپنے لشکر کی صفیں درست کیں۔ وہ اسلامی لشکر کی قلیل تعداد دیکھکر بہت ہی خوش تھے۔ اور اس امید میں تھے کہ لشکر اسلام پر آناً فاناً غلبہ حاصل کر لینگے۔ لشکر مشرکین کی طرف سے عتبہ بن ربیعہ اپنے بھائی شیبہ اور بیٹے ولید سمیت میدان میں نکلا۔ تینوں از سر تا پا آہن پوش تھے۔ ان کو دیکھکر لشکر اسلام میں سے تین جوان انصار یعنی اہل مدینہ نکلے۔ مگر عتبہ بڑے زور سے للکارا ہمارے مقابلے میں اہلِ قریش میں سے ہمارے رتبے کے جنگجو آئیں۔ ہم اپنے سے ادنےٰ آدمیوں سے مقابلہ نہیں کرینگے۔ یہ سن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو میدان سے واپس آنے کا حکم دیا۔ اور مہاجرین میں سے حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب۔ حضرت علیؓ ابن ابی طالب اور حضرت حمزہؓ بن حارث بن عبدالمطلب زرہ پہنے میدان میں نکلے۔ جب عتبہ کے

قریب پہنچے تو عتبہ نے حضرت حمزہؓ سے پوچھا: تم کون ہو۔ حضرت حمزہؓ نے جواب دیا۔ میں ہوں حمزہ بن عبدالمطلب۔ اس پر عتبہ نے کہا: واقعی تم میرے ہمسر اور ہم پلہ ہو۔ اچھا یہ تمھارے دائیں طرف کون ہے۔ حضرت حمزہؓ نے جواب دیا۔ یہ ہیں حیدر کرار علی ابن ابی طالب۔ عتبہ نے کہا: بے شک یہ بھی ہمارے برابر کے ہیں۔ اور یہ تمھارے بائیں طرف۔ حضرت حمزہؓ نے جواب دیا: یہ ہیں عبیدہؓ بن حارث بن عبدالمطلب۔ عتبہ نے کہا: بے شک یہ بھی حسب و نسب میں ہمارے ہم پلہ ہیں۔ اس پر حضرت حمزہ تو عتبہ کے بالمقابل ہوئے۔ اور حضرت علیؓ ولید کے روبرو اور حضرت عبیدہؓ شیبہ کے دوبدو لڑائی شروع ہوئی۔ گو عتبہ بڑا شہزور دلاور اور نامی جنگجو تھا مگر مقابل بھی شیر خدا اور شیر رسول حضرت حمزہؓ تھے۔ جن کی تلوار کا وار سنبھالنے والا عرب میں کوئی نہ تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں حضرت حمزہ کی تلوار عتبہ کو سر سے مع زرہ کاٹتی ہوئی کمر تک اتر گئی۔ حضرت علیؓ نے بھی لحظہ بھر میں ولید کا کام تمام کر دیا۔ مگر شیبہ نے چالاکی کر کے حضرت عبیدہؓ کی پنڈلی پر اس زور سے تلوار کا وار کیا کہ پنڈلی صاف کٹ گئی۔ فوراً حضرت حمزہؓ شیبہ کے مقابل ہوئے۔ اور آن واحد میں اس کا سر تن سے جدا کر دیا۔ ان تینوں کے مارے جانے سے لشکر مشرکین میں ایک تہلکہ پڑ گیا۔ اور ان پر سناٹے کا عالم چھا گیا۔ ادھر لشکر اسلام کو بڑی خوشی ہوئی اور سب اللہ تعالےٰ کا شکر بجا لائے۔ جب ابوجہل نے اپنے لشکر کو سہما ہوا دیکھا۔ تو اس سے ان کو سخت اشتعال دلایا کہ سب کے سب لشکر اسلام پر حملہ کر دیں۔ چنانچہ انھوں نے کئی بار سخت حملے کئے۔ مگر حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ اور دیگر صحابہ نے ان کو پسپا کر دیا۔ پھر بھی لڑائی بڑے زور سے ہوتی رہی۔ اور ابوجہل بار بار انھیں حملے کی تاکید کرتا رہا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کھڑے تھے کہ دو نوجوان لڑکے گلے میں تلوار لٹکائے آئے اور ان سے پوچھنے لگے: ابوجہل کہاں ہے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے پوچھا: تم اسے کیوں پوچھتے ہو۔ انھوں نے جواب دیا: ابوجہل خدا کے رسولؐ کا دشمن ہے اور ہم نے قسم کھائی ہے کہ ہم اس کو قتل کریں گے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے کہا: ابوجہل وہ کفار کے جھنڈے کے نیچے کھڑا ہے۔ لیکن وہ بڑا جنگجو آزمودہ کار ہے۔ اور تم ابھی بچے ہو۔ تم کیسے اس سے عہدہ برآ ہو سکو گے۔ مگر ان لڑکوں نے مطلق پروا نہ کی۔ اور لشکر میں گھس کر تلواریں کھینچے ہوئے ابوجہل تک جا ہی پہنچے اور بجلی کی طرح کوند کوند کر اس پر وار کرنے لگے۔ ابوجہل ان کے وار کو روکتا جاتا تھا اور داؤ پا پا کر انھیں زخمی بھی کئے جاتا تھا۔ مگر آفرین ان لڑکوں پر انھوں نے ابوجہل کا مقابلہ نہ چھوڑا۔ اور ایک آخری جست کر کے وہ وار کیا کہ ابوجہل کو گھائل کر کے زمین پر گرا دیا۔ اور ساتھ ہی آپ بھی شہید ہو گئے۔ سعدؓ بن خثیمہ بھی داد شجاعت دیتے ہوئے شہید ہو گئے۔ فی الفور حضرت علیؓ سعدؓ کے قاتل کے مقابل ہوئے اور ایک ہی وار میں اس کو گھائل کر کے میدان میں گرا دیا۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ نے اس دن ایسا شدید قتال کیا اور اتنے نامی سرداروں کو قتل کیا کہ اہل مکہ اپنے سرداروں کے مارے جانے سے سخت بے دل اور بے حوصلہ ہو گئے۔ اتنے میں بڑے زور کی آندھی آئی جس کا رخ مشرکین مکہ کی طرف تھا۔ مشرکین کچھ تو پہلے ہی دہشت زدہ ہو رہے تھے۔ اب اس الٰہی طوفان سے اور بھی عاجز آگئے

اور پریشان ہو کر میدان چھوڑ بھاگے۔ اہل اسلام نے ان کا تعاقب کیا اور ستر آدمی گرفتار کر لئے۔ اس لڑائی میں مشرکین کے انچاس آدمی قتل ہوئے۔ اور اہل اسلام کے چودہ شہید ہوئے۔ جن میں آٹھ انصار اور چھ مہاجرین تھے۔ مشرکین کا تمام مالی و اسباب مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ جو پیادہ آئے تھے انکے پاس دو دو تین تین اونٹ ہو گئے۔ جو ننگے اور بھوکے آئے تھے انکو لباس اور کھانا ملا اور جو تنگدست تھے۔ وہ آسودہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کی دعا قبول کر لی۔ مسلمانوں کی قلیل جماعت کو دشمنوں کو غلبہ دیا اور اسلام کی بنیاد ایک مضبوط چٹان پر رکھدی + (باقی انشاء اللہ آئندہ)

رسولؐ سے محبت کرنے والی ایک خاتون

(از جناب لطیف اسلم قادری جالندھری)

بی بی کبیشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا مدینہ منورہ کی ایک ضعیف العمر خاتون تھیں جنہیں حضور سرورِ کائنات محمد صلعم سے بدرجہ غایت انس تھا۔ والہانہ محبت تھی اور خلوص بھری عقیدت۔ وہ اسلام کی بھی پرستار تھیں۔

ان کے پوتے جن کا نام نامی عمر ابن معاذ تھا۔ جنگِ احد میں شریک ہوئے تھے۔ عمر ایک وجیہ، دلیر اور جانباز سپاہی تھے۔ اور دادی اماں کی طرح شمع اسلام کے پروانے تھے۔ جنگ کے دوران میں انھوں نے جس شجاعت و مردانگی کے ساتھ کفار کے بے پناہ لشکر کا مقابلہ کیا۔ وہ قابل صد تحسین و آفرین ہے۔ وہ جدھر جاتے صفیں کی صفیں تہ تیغ کر دیتے۔ ان کے جوشِ تہور سے کفار کے دل سہمے جاتے تھے۔ لیکن خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ کسی کافر نے جو تاک کر تیر مارا۔ چھاتی میں لگا اور خون کا فوارہ چھوٹ پڑا۔ وہ بیہوش ہو کر گر پڑے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد راہئے ملکِ بقا ہوئے۔

جب جنگ ختم ہو چکی۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم واپس مدینہ منورہ تشریف لائے۔ بی بی کبیشہؓ نے ڈگمگاتے قدموں سے چل کر شہر سے باہر آپ کا استقبال کیا۔ حضورؐ کا مبارک چہرہ دیکھکر باغ باغ ہو گئیں۔ ان کے زرد اور جھریاں پڑے ہوئے چہرے پر مسرت و طمانیت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ حضورؐ نے فرمایا: "بی بی کبیشہ! تیرا پوتا عمر تو جامِ شہادت پی چکا ہے۔"

انھوں نے جواب دیا: "یا رسول اللہ! میں تو آپکی سلامتی کی دعائیں مانگ رہی تھی مجھے عمر کے شہید ہونے کا ذرہ برابر بھی رنج نہیں ہے۔"

سبحان اللہ! رسول اللہ سے عشق ہو تو ایسا ہی ہو۔

معصوم عورت

(محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم - لاہور)

"مسلمہ" کی گذشتہ اشاعت میں "خواتین کے لئے طریقِ عمل" نظر سے گذرا۔ مشہور ضرب المثل "سانچی بات سعد اللہ کہے۔ سب کے من سے اترا رہے" یاد آگئی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ سچی بات سب کو ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ میرے مضمون "ہندوستان کی بزدل عورتیں" کو اگر بغور پڑھا جاتا تو معلوم ہوتا کہ ہر واقعہ کا ذمہ دار مرد کو ٹھہرایا گیا تھا۔ میں نے "کہوں بیٹی کو اور سمجھاؤں بہو کو" پر عمل کرتے ہوئے اپنی بہنوں کو مخاطب کیا۔ لیکن میرا مقصد محترم بزرگوں کو ان کے خود ساختہ اور ناقابلِ عمل پردہ کے مضحکہ آمیز اور رسوا کن نتائج سے آگاہ کرنا تھا۔ مذہب کی غلط آڑ لے کر ایک ناجائز پردہ کو جزوِ مذہب قرار دینا عورتوں کے حقوق کو غصب اور دینِ فطرت کو بدنام کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟ عام مسلم مذہبی تعلیم سے ایسے غافل ہیں کہ صنفِ نازک کو دینی اور اخلاقی تعلیم سے مزین کر کے پیکرِ حیا و مجسمۂ خودداری بنانے کی بجائے۔ چھپانے اور ڈھانپنے پر زور دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ ہر کس و ناکس پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ میری محترم بہن مقصدہ خاتون صاحبہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ لہجہ کی سختی اصل میں مردوں کے خلاف تھی جو میرے دلی رنج۔ قلق اور ہمدردی کا پُر زور مظاہرہ تھا۔ میری بہنو! مضمون زیرِ بحث ان تعلیم یافتہ۔ قدامت پسند۔ والدین اور شوہروں کی عبرت کے لئے لکھا گیا تھا جو خود تراشیدہ پردہ کی حمایت میں بے بس خواتین کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھ کر اپاہج۔ مفلوج اور عضوِ معطل ہی نہیں بنا دیتے بلکہ زندہ درگور کر دیتے ہیں۔ بھلا ایسے سخت پردہ کی ضرورت حامیانِ پردہ کو کیوں محسوس ہوئی؟ اس کا جواب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انھیں عورت پر اعتماد نہیں۔ ذرا سوچو عورت کی اس سے بڑھکر ذلت اور تحقیر کیا ہو سکتی ہے؟

پرانے اور نئے فیشن کا برقعہ چونکہ بذاتِ خود آلۂ زینت و زیبائش ہوتا ہے اور عورتیں ہاتھ۔ منہ ننگا کرنے پر بھی مجبور ہوتی ہیں۔ اس لئے اس "متحرک خیمہ" کی موجودہ ہیئت ناقابلِ عمل باعثِ تمسخر رسوائی ہے۔ مرد یاد رکھیں کہ ان ناچار اور محبوس ہستیوں سے ان افعال کا ارتکاب جن کا ذکر میں نے اپنے مضمون میں کیا تھا۔ صرف قرآنی تعلیم کے خلاف قید و بند میں رکھے جانے کا نتیجہ ہے۔ جس کی سزا اگر مرد سوچیں تو خوب بھگت رہے ہیں۔ فَاعْتَبِرُوْا یَآ اُولِی الْاَبْصَارِ (اے آنکھوں والو عبرت حاصل کرو)۔ آج سے تیرہ سو سال پہلے میرے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جس پردہ کا حکم دیا تھا۔ اس میں عورت کو لونڈی کا درجہ نہیں دیا۔ اس کو تازہ ہوا یا سیاسی معاملات سے الگ رہ کر ایک قیدی اور گنہگار کی حیثیت میں ایامِ زندگی گزارنے کے لئے ہرگز حکم نہ دیا بلکہ حضورؐ نے عورت کو میدانِ جنگ میں ساتھ رکھا۔ پولیٹیکل معاملات میں دخل اندازی کا

حق عطا فرمایا۔ الغرض آپؐ نے عورت کو دنیا کی ہر منزل میں مرد کے دوش بدوش کھڑا کر دیا ورنہ اسلام سے پہلے دوسرے مذاہب میں جو عورت کا درجہ تھا اس کی تاریخ گواہ ہے۔ ادارۂ "مسلمہ" نے میرے مضمون کے اختتام پر اسلامی پردے کے متعلق مضمون لکھنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ چار مہینے اسی انتظار میں گذر گئے۔ تاحال نظر سے نہیں گذرا۔ موعودہ مضمون کی اشاعت کے بعد اسی موضوع پر اگر مجھے اختلاف معلوم ہوا تو ایک مضمون انشاءاللہ احکام قرآنی کے مطابق سپرد قلم کر کے اپنی بہنوں کی خدمت کا فخر حاصل کرنے کی کوشش کروں گی +

"مسلمہ": پردے کے متعلق ہمارے پاس کئی ایک مضمون پہنچے ہوئے ہیں۔ انکے شائع ہو چکنے تک ہم اپنی رائے محفوظ رکھیں گے۔ ممکن ہے کہ کوئی خدا کا ذی علم اور ذی ہوش بندہ اس دوران میں پردے کے متعلق ایسی وضاحت سے بحث کر دے کہ ہمیں تکرار کی ضرورت نہ رہے +

اسلامی پردہ کے حق میں ایک قابل تقلید مثال

(جناب مرزا عزیز فیضانی)

اس میں شک نہیں کہ اسلامی احکام فطرت کے مطابق اور ہر زمانے کے موافق ہیں۔ مگر ان کا کتابوں میں پڑا رہنا تو کسی کام کا نہیں جبتک ان پر کوئی عمل پیرا نہ ہو۔ مسلماناں درگور مسلمانی در کتاب۔ احکام کی خوبی وعظمت مسلم سہی مگر "برائے نہادن چہ سنگ وچہ زر"۔ احکام پر عمل کرانا حکومت کا کام تھا۔ جو اپنے قوانین پر عمل کرا سکتی ہے۔ حکومت چونکہ رہی نہیں اسلئے لازمی طور پر یہ کام علما والدین اور خصوصاً مسلمان امرا وحکام کے کندھوں پر آپڑا ہے کہ اپنی اپنی وسعت کے مطابق کریں کرائیں۔ والدین میں سے بھی سب سے زیادہ اور سب سے پہلے جس کا اثر نسل پر پڑتا ہے وہ ماں ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہماری ماؤں کو مذہبی احکام سے واقف اور ان پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ امرا بھی ہند میں کیونکہ کئی لوگ اُن کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ اور چونکہ وہ مالدار ہوتے ہیں۔ اسلئے کوئی یہ سمجھتے ہوئے ان کی تلقین کو کم وقعت نہیں جانتا کہ وہ تبلیغ کو ذریعۂ معاش بنائینگے۔ مسلمان حکام قانون ومقتضیات منصبی کے اندر رہکر کافی مدد معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ایک جگہ ایک مسلمان افسر نماز کی طرف سے غافل تھے۔ ماتحتوں کو بہانہ مل گیا جو ایک آدھ نمازی تھے وہ اس الزام کا شکار ہو گئے کہ وہ وقت گذارنے کے لئے نماز کا بہانہ گھڑ لیتے ہیں۔ ورنہ اگر نماز اتنی اہم اور فرض ہوتی تو فلاں افسر جو بزرگ بھی ہے اور مذہبی احکام سے واقف بھی، کیوں نہ پڑھتا۔ عرصہ بعد ایک اور مسلمان افسر اس کی جگہ تبدیل ہو کر آیا جو نمازی تھا۔ نتیجہ چند ہی روز میں

یہ ہوا کہ سوائے ایک دو کے سب مسلمان عملہ نمازی ہو گیا خصوصاً پہلے نے نمازیوں کی مصیبت تو دور ہو گئی۔ اب ظاہر ہے کہ اتنے میں قانون کی خلاف ورزی تو کوئی ہوتی نہیں۔ اور آخر اللہ کو مسلمان نے کوئی وعظ بھی دفتر میں نہیں کہی۔ محض اس کا خود نمونہ بن جانے کا یہ اثر ہوا کہ مسلمان فرض ادا کرنے لگ گئے۔ پس کیوں نہ مسلمان حکام نمونہ بنیں تاکہ اسلامی فرائض ادا ہوتے رہیں۔

پرسوں اخبار زمیندار لاہور میں انجمن اتحاد الخواتین امرتسر کے ایک جلسے کی کارروائی پڑھکر مسرت ہوئی کہ حکام میں بھی خوش قسمتی سے ایک قابل تقلید مثال موجود ہی ہے۔ اس اجتماع میں نماز جمعہ محترمہ آنسہ خدیجہ فیروزالدین صاحبہ ایم۔اے، ایم۔او۔ایل نے پڑھائی۔ زاں بعد تقریر فرمائی۔ جس میں اسلامی پردے پر شرعی اور اخلاقی نقطۂ نظر سے روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ پردہ مسلمان عورت کا زیور ہے۔ جس کی بے حرمتی کوئی مسلمان عورت برداشت نہیں کر سکتی۔ آپ نے تعلیم جدید کے متعلق فرمایا کہ وہ بیشک حاصل کرنی چاہئے مگر پردہ جیسی بے بہا دولت جو مسلمان عورت کو ورثہ میں ملی ہے ہاتھ سے نہیں چھوڑنی چاہئے۔ آپ نے اس بات پر روشنی ڈالتے ہوئے اسلامی پردہ کسی صورت میں بھی مذہبی خدمت اور ترقی کے رستے میں رکاوٹ نہیں۔ پہلے زمانوں کی مسلمان بہادر عورتوں کے قابل فخر کارناموں کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے بتایا کہ وہ شرعی پردہ کے اندر رہتے ہوئے مردوں کے دوش بدوش ہر تحریک میں حصہ لیتی تھیں۔ مذہبی احکام سے واقفیت کے متعلق آپ نے اس بات پر زور دیا کہ مسلمان عورت کے لئے سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے مذہب سے پورے طور پر واقف ہو۔ اور عمل پیرا بھی ہو۔ کیونکہ آئندہ نسل کی بہتری و برتری اسی بات پر منحصر ہے کہ عورت ذات اسلامی رنگ میں رنگی ہوئی ہو۔ اس بارے میں آپ نے انگریزی تعلیم حاصل کرنے والی مسلمان لڑکیوں کو خصوصیت کے ساتھ متنبہ فرماتے ہوئے انھیں ان کے فرائض جتائے۔ اور کیا واضح الفاظ میں انھیں ایک مسلمان عورت کی زندگی کے مقصد اصلی سے آگاہ کرنے کے لئے فرمایا کہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ محض انگریزی کی چار کتابیں پڑھکر ڈگری حاصل کر لینا ہی منزل مقصود ہے۔ اگر مذہب کے معاملے میں ان کے دل کورے ہیں۔ تو ان کی تعلیم اور نمائش ترقی کسی کام کی نہیں۔ اس صورت میں وہ غریب بھٹیاری جو بالکل جاہل اور ان پڑھ ہے۔ مگر اپنے مذہب کے ارکان کی پابند ہے۔ ان پڑھی لکھی اور ڈپلومہ یافتہ عورتوں سے خدا تعالیٰ اور رسولؐ کے نزدیک زیادہ افضل ہے۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ اگر قوم منزل مقصود سے دور ہٹ گئی ہے تو یہ عورتوں کا قصور ہے۔ اگر عورتیں اپنے آپ کو درست کر لیں تو چند سال کے اندر اندر ہندوستان کی کایا پلٹ سکتی ہے

اگر آپ اس آخری فقرہ پر غور کرینگے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ تعلیم نسوانی مگر وہ جو اسلامی تعلیم کی روشنی میں ہو اور خصوصاً جس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ملحوظ رکھا جائے کہ مسلم اساتذہ اور والدین اسلامی احکام پر عمل کی ترغیب بھی حتی المقدور دیتے رہیں (کیونکہ بغیر عمل محض علم بیکار رہے) کس قدر ضروری و اہم ہے

مندرجہ بالا جذبات عالیہ اور خیالات پاکیزہ صاف صاف بتا رہے ہیں کہ خدا کے فضل و کرم سے محترمہ موصوفہ کی ذات میں ایک قابل تقلید مثال ان معزز خواتین کے لئے موجود ہے جو مسلمان کہلاتی ہیں، مگر اسلامی تعلیم اسلامی احکام اور خصوصاً

اسلامی غیرت و تمدن و تہذیب سے غافل ہیں۔ اور ہاں خصوصاً ان بہنوں کے لئے جو تہذیب مغرب سے متاثر ہو کر یہ سمجھ رہی ہیں کہ ترقی کی راہ میں اسلامی پردہ حائل ہے۔ انھیں چاہیئے کہ قرونِ اولیٰ کی مسلمان بیبیوں کے حالات پڑھیں اور اگر فرصت نہیں تو کم از کم معزز بہن محترمہ آنسہ خدیجہ فیروز الدین کی طرف دیکھ کر یقین کر لیں کہ اسلامی پردہ کے اندر رہ کر بھی ایک مسلمان عورت قابل رشک ترقی اور قابل فخر خدمت اسلامی کر سکتی ہے۔ وما علینا الا البلاغ +

تعلیم یافتہ ماؤں کا اثر اولاد پر

(محترمہ مقصدہ خاتون اعزاز دہلوی)

یہ اصول یقینی طور پر مانا جا چکا ہے کہ علم ہی وہ شے ہے جو انسان کو حیوان پر ترجیح دیتی ہے۔ زمین کے چکر کا معلوم کرنا ستاروں کی گردش کا پتہ لگانا یہ سب علم کے کرشمے ہیں۔ ارسطو۔ افلاطون کے نام صرف علم کی بدولت آجتک زندہ اور ستاروں کی مانند روشن ہیں۔

سمجھنے اور خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خانہ داری بھی ایک بڑا اور اہم مسئلہ ہے۔ گھر کی صفائی۔ روپیہ کا برمحل استعمال۔ بچوں کی نگہداشت سب اس میں داخل ہیں۔ صفائی کے اوپر صحت کا دارومدار ہے۔ اگر بسبب جہالت اس کا خیال نہ رکھے تو اولاد اور شوہر کی صحت پر اس کا برا اثر یقینی ہے۔ روپیہ کے استعمال میں اگر کفایت شعاری کو نظر انداز کر دے تو اس کی اولاد شروع میں فضول خرچ، بیوقوف، اسراف پسند بن جائے۔

جس طرح آسمان اور زمین میں کوئی نسبت نہیں اسی طرح جہالت کو علم سے کوئی واسطہ نہیں ؎

زجاہل گریزندہ چوں تیر باش

جاہل ماں کبھی اپنے بچوں کو اعلیٰ تربیت نہیں دے سکتی۔ اور یہ حقیقت ہے کہ علم بغیر تربیت کے بیکار ہے۔ بچوں کے دماغ میں بجائے اثر کرنے کے نقل کرنے کا مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ پس ان کے سامنے اچھا نمونہ پیش کرنا ان کی تربیت ہے۔ وہ گھر میں ہر قسم کی عمدہ باتوں کا چرچا سنکر شروع سے ان کی تقلید کریں گے۔ ایسے بچے دین اور دنیا میں بڑے ہو کر کامیاب اور بامراد ہوں گے۔ ماں کے تعلیمیافتہ ہونے پر قوموں کے بننے اور بگڑنے کا انحصار ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ شروع میں لڑکیوں کی تعلیم کسقدر ضروری ہے بچے کا پہلا اسکول ماں کی گود ہے۔ اس میں حاصل کیا ہوا علم عمر بھر کام آئے گا +

شذرپارے

(جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے - ایل ایل بی)

پٹی باندھ کے دیکھنا: مسٹر خدا بخش تیرہ برس کی عمر سے اس قسم کی مشقیں کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ اب وہ اس قابل ہیں کہ آنکھوں پر پٹی باندھ کے بھرے بازاروں میں موٹر چلائیں اور کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش نہ آئے۔ انھوں نے پچھلے سال انگلستان میں آگ پر چل کے بڑے بڑے عاقلوں کو حیران کر دیا تھا۔ اب انھوں نے دہلی میں ایک بڑے گروہ کے سامنے اپنی آنکھوں پر خمیری آٹے کے موٹے موٹے پیڑے رکھوا کے ان پر اون اور روئی رکھوائی اور پھر خوب کس کر پٹی بندھوا دی۔ سب نے اطمینان کر لیا کہ آنکھوں سے کسی طرح بھی دیکھ لینا ناممکن ہے۔ پھر انھوں نے ایک انگریزی اخبار کے فقرے پڑھ کر سنائے۔ ایک فقرہ جو لکھ کے سامنے رکھ دیا اسے پڑھ دیا اور ایک حرف کا جو نقطہ رہ گیا تھا اسے بتا کر خود نقطہ دیدیا۔ دوسری زبانوں کے فقرے لکھ کر دئے گئے۔ انھیں پڑھنے کے علاوہ خود لکھ دیا۔ حالانکہ انھیں خود بالکل نہ جانتے تھے ایک روپیہ کا سن بتا دیا۔ ایک سامان کے بھرے کمرے میں ایک طرف چھوڑ دیا۔ وہ کسی چیز سے ٹکر کھائے بغیر باہر نکل آئے۔

اب وہ اس کوشش میں ہیں کہ دیواروں میں دیکھ سکیں وہ پیٹھ پیچھے کی چیزیں بھی بتا دیتے ہیں۔ گو اس سے انکے دماغ پر بڑا بوجھ پڑتا ہے۔ وہ جنم کے اندھوں کو پڑھانے اور دیکھنے کے قابل بنانے کی فکر میں ہیں۔

مردہ زندہ کرنا: ماسکو روس میں ایک عالم مردہ میں جان ڈالنے کے تجربے کر رہا ہے اس نے اب تک جانوروں پر تجربے کئے ہیں اور کامیاب رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ انسان پر بھی ایسا ہی تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ اس عالم نے ایک کتے کا سر کاٹ کر اپنی کل میں لگا دیا اور اس میں خون بناوٹی طریقہ سے پہنچا کے چھ مہینے تک سر کو زندہ رکھا۔ اسے دکھ اور خوشی کا اثر ہوتا تھا۔

اس عالم کے پاس پانچ کتے ہیں۔ جنکو مار کے زندہ کیا گیا۔ کسی کو زہر دے کے کسی کا خون پمپ سے باہر نکال کے مارا گیا۔ ان میں سے ایک کتیا کے بچے ہونے والے ہیں۔

ابھی یہ معلوم کیا جا رہا ہے کہ مرنے کے بعد کس حالت میں زندگی واپس آسکتی ہے اور کس حالت میں نہیں۔ پہلے خیال تھا کہ پانچ منٹ کے اندر اندر جلایا جا سکتا ہے۔ لیکن اب تجربوں سے معلوم ہوا کہ اس سے کہیں زیادہ وقت کے بعد بھی جان واپس آگئی۔

ظالم ماں باپ: بورن ماؤتھ (انگلستان) میں ایک ماں کو دو ماہ قید سخت اور باپ کو تین ماہ سخت کی سزا ہوئی ہے۔ ان کے دو جوڑے بچے ہوئے تھے ان میں سے ایک زندہ ہے۔ وہ اسے کرسی سے باندھ کے گھنٹوں یونہی پڑا رہنے دیتے۔ مار مار کے اس کا بدن نیلا کر دیتے اور غذا اس کے حلق میں سے زبردستی اتارتے۔ اس وجہ سے کہ وہ جلد جلدی نہیں نگلتا۔ ماں نے کہا کہ کاش یہ بچہ مر جاتا۔ میں نے چار بچے گنے تھے

خوراک پر پالے۔ خود ہمارے پاس کھانے کو نہیں۔ عدالت نے انھیں اپنے بچے پر اسقدر ظلم کرنے کے جرم میں انھیں سزا دے دی۔

بلیوں کی کثرت:- استنبول میں بہت زیادہ بلیاں ہیں۔ کہیں تو کتے زیادہ ہوتے ہونگے۔ وہاں کے بازاروں میں بلیوں کی کثرت ہے۔ ایک کتے کے مقابلہ میں ۲۰ بلیاں ہیں ان کا کوئی مالک نہیں۔ بازاروں اور گلیوں میں یونہی پھرتی ہیں۔ ہر سال انھیں لاکھوں کی تعداد میں پکڑ پکڑ کر ہلاک کیا جاتا ہے۔ مگر وہ ہیں کہ کم ہی نہیں ہوتیں۔ اتنی ہی نظر آتی ہیں۔

چھپر پھاڑ کے دولت:- آسٹریلیا میں ایک لڑکی اپنے پڑوس میں ایک بڈھے ناکارہ آدمی کی خدمت کیا کرتی تھی۔ اس کی عمر ۱۵ سال کی تھی اور پانچ بہن بھائیوں میں سب سے بڑی تھی۔ صبح ہی اٹھتی بڈھے کے گھر جا کے اس کے مکان کو صاف کرتی اور اسے کپڑے پہناتی اور اس کے پاس بیٹھ کے اسے اخبار سناتی تھی۔ بظاہر وہ بڈھا غریب آدمی تھا۔ مرتے وقت اس نے لڑکی سے کہا کہ میں اپنا مکان اور دو ایکڑ زمین تیرے نام کئے جاتا ہوں۔ مرنے کے بعد جب وصیت پڑھی گئی تو معلوم ہوا کہ تقریباً ۴۵ ہزار روپیہ کی جائداد وہ لڑکی کے نام کر گیا ہے۔

کتے کیلئے فاقہ:- انگلستان میں ایک نوجوان عورت کو چند سال ہوئے ایک گلی میں حادثہ پیش آیا۔ جس کی وجہ سے وہ گھر سے باہر نکلنے کے ناقابل ہو گئی۔ اس کی مصیبتوں کا یہ اثر ہے کہ اس کے بال وقت سے پہلے سفید ہو گئے ہیں۔ اس کے ڈاکٹر نے ایک تین مہینے کا پلا اسے دیا جسے اس نے پالا۔ اب وہ کتا اس کا سارا کام کاج کرتا ہے۔ اسے ہفتہ میں تیرہ روپے ملتے ہیں جن میں سے وہ پونے چھ روپیہ ہفتہ وار کرایہ میں دیدیتی ہے۔ باقی سے اس کا گذارہ چلتا ہے۔ اس پر کتے کو بلا لائسنس رکھنے کے جرم میں مقدمہ چلایا گیا۔ عدالت میں یہ حال ظاہر ہوا کہ کتے کی خاطر وہ خود فاقے کرتی ہے۔ اسے جہاں تک ممکن ہوتا ہے اچھا کھانا دیتی ہے۔ خود ہڈیوں کی مالا بن گئی ہے۔ وہ اسطرح روپیہ بچا کے کئی سال سے اس کا لائسنس لے لیتی تھی۔ اس دفعہ وہ اتنا نہ بچا سکی کہ لائسنس لیتی البتہ جوڑ ضرور رہی تھی۔ آخر مجبور ہو کر کرایہ کے روپیہ سے اس نے لائسنس لے لیا۔ ایک وکیل نے اس کی طرف سے مفت پیروی کی۔ ایک انجمن نے جرمانہ دینے کیلئے خود آمادگی ظاہر کی۔ لیکن عدالت نے ترس کھا کے مقدمہ ہی خارج کر دیا اور سرکار سے عورت کو خرچہ دلوایا۔ ملک کے چاروں طرف سے عورت کے پاس پونے تین ہزار روپیہ کے قریب امداد آ چکی ہے اور سینکڑوں خط پہنچ رہے ہیں۔

یہ کتا اس عورت کے لئے بازار سے سودا لا دیتا ہے۔ وہ ایک تھیلیہ میں دام اور کاغذ پر سودا لکھ کے ڈال دیتی ہے اور کتا دکان پر جا کے سودا لے آتا ہے۔

بڈھے کو شادی کا شوق:- ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ایک ۹۰ برس کے بڈھے کا مقدمہ یہ ہے کہ آدمی سو برس تک تو شادی کر سکتا ہے بعد میں نہیں۔ چنانچہ اس نے تیسری مرتبہ شادی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا اور اخبار میں درج کرایا تو ۲۴ سے ۷۰ سال تک کی کنواریوں اور بیواؤں کی سینکڑوں درخواستیں اس کے پاس آ گئیں۔ اسے ان میں سے اپنے لائق بیوی چننا مشکل ہو گیا۔ اس کا خیال ہے کہ آدمی کو اس عمر میں اکیلا ہرگز نہ رہنا چاہئے۔

سگھڑ سہیلی

جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی

چلنے کا طریقہ:۔ چلنے پھرنے پر صحت کا دارومدار ہے اور صحت اچھی ہو تو آدمی تندرست رہ سکتا ہے۔ اسے کھانے پینے اور بات کرنے کا مزا بھی جبھی آتا ہے۔ گھر بڑے ہوں تو روزمرہ کے کام کاج میں گھر میں چلنے پھرنے سے اکھسانا نہیں چاہیئے۔ پردہ نے عورتوں کو بند ضرور کر رکھا ہے لیکن یہ گھر کے کام کاج اور چلنا پھرنا زبردست ورزش ہے اور گھر والی بیبیاں بے پردہ ٹینس وغیرہ کھیلنے والی عورتوں سے کم تندرست نہیں رہ سکتیں۔ چلنا پھرنا کہنے کو معمولی بات ہے اور کون ہے جو نہیں چلتا۔ لیکن زیادہ تعداد انہیں کی ہے جنھیں چلنا نہیں آتا۔ اچھی طرح بیٹھنا نہیں آتا۔ ہم چلتے ہیں کیونکہ ہمیں چلنا پڑتا ہے مگر یہ چیز ہے کہ اس کی بدولت آدمی تندرست رہنے کے علاوہ خوبصورت بھی ہو سکتا ہے۔ چلنے پھرنے سے پٹھے درست ہو کے جسم میں رعنائی پیدا ہو جاتی ہے اور چستی اور پھرتی سے جی بھی خوش رہتا ہے۔

ٹینس وغیرہ کھیلنے کے لئے وقت چاہیئے۔ بیفکری چاہیئے اور روپیہ پیسہ کی ضرورت ہے۔ مگر چلنے پھرنے میں کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ صرف عقل و ہوش کی ضرورت ہے۔ منہ اندھیرے یا دن چھپنے کے بعد کسی سڑک پر میل ڈیڑھ میل نکل جانا کوئی مشکل بات نہیں۔ بچے یا کوئی کتا ساتھ لے لینا چاہیئے۔ ان کی بھی ورزش ہوتی ہے اور خواہ مخواہ ایک بہانہ بھی ہو جاتا ہے۔ سیر کا فیصلہ پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ یہ نہ ہو کہ جتنی سیر کرنی ہے اتنی دور جا کے واپس آجانا ہے یا اپنے بدن کو تھکا ڈالنا ہے۔ باہر کی سیر نصیب نہ ہو تو برقعہ اوڑھ کے دوکانوں سے سودا ہی لے آنا چاہیئے۔ کسی کے گھر جانا ہو ڈولی یا تانگہ کی چھتابی کی بجائے قدموں کو ہلانا زیادہ اچھا ہے۔

چلتے وقت باہیں کھلی ہونی چاہئیں۔ وہ آزاد ہوں اور بخوبی ہلتی جلتی ہوں۔ دل اعضا کی حرکات کی طرف متوجہ ہو۔ قدموں کا فاصلہ اعتدال کے درجہ پر ہو۔ ایک قدم اسطرح اٹھایا جائے کہ سارے بدن کا بوجھ دوسرے پر پڑ جائے۔ اور اس قدم بازی میں رانوں کے پٹھے کام میں لائے جائیں۔ ایک قدم اٹھاتے وقت بوجھ دوسرے قدم پر آسانی اور نرمی سے آجانا چاہیئے۔ کوئی جلدی یا اکھڑپن کی ضرورت نہیں۔ پیٹ پھلایا نہ جائے۔ اندر کو سکیڑ کر رکھا جائے۔ اور کندھے پھیلے ہوئے ہوں۔ اسطرح چلنے سے خوش رفتاری کے علاوہ جسمانی خوبصورتی بھی حاصل ہو جائیگی۔

بیٹھتے وقت عام طور سے عورتیں اپنا سارا بوجھ پیچھے کو کُب سا نکال کے چوتڑوں کی پشت پر ڈال دیتی ہیں اور رانوں سے ذرا بھی کام نہیں لیتیں۔ مطلب یہ ہے کہ بوجھ رانوں پر بھی ہونا چاہیئے۔ اٹھنے اور کھڑے ہونے کا بھی ایک صحیح طریقہ ہے تاکہ جو پٹھے ان دونوں حرکتوں میں کام میں آنے کے لئے بنے ہیں کام میں آئیں۔

رنگوں کا اثر: سجاوٹ کے وقت رنگوں کو اگر پیش نظر رکھا جائے تو صحت پر بڑا اچھا اثر پڑیگا۔ اس زمانہ میں تو بہت کیا سفیدی میں سبز رنگ ملا دیا تاکہ نظر پر اچھا اثر پڑے اور

رنگوں کے معلوم ہوتا ہے۔ کسی کو معلومات ہی حاصل نہیں ہیں سفیدی پر ہی کیا منحصر ہے۔ کمرہ میں جو پردے استعمال کئے جائیں یا پلنگ پر چادریں ڈالی جائیں یا میز پوش ہوں ان سب میں رنگ کا خیال کیا جا سکتا ہے۔ پھر آپ دیکھیں کہ کمرہ میں بیٹھ کے دل و دماغ پر کیا اثر پڑتا ہے۔ پرانے زمانہ میں عورتوں کو رنگین کپڑے پہنائے جاتے رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے یہ بھی پرانے عقلمندوں کی ہوشیاری تھی تاکہ گھروں میں ٹھہر کے کام کرنے والی اچھے رنگوں سے خوش و خورم رہے اور گھر کے مرد اور بچے بھی اس اثر کو قبول کر کے تندرست رہیں۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ کوئی میلے کچیلے کپڑے پہنے آپ کے سامنے آجائے تو آپ کی طبیعت پر کتنا برا اثر پڑے گا۔ اگر کپڑے اجلے اور خوش رنگ ہوں تو پہننے والے پر تو ان کا اچھا اثر پڑے گا ہی دیکھنے والے بھی خوش ہو جائینگے۔

آسمانی رنگ کا دماغ کے مریضوں پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ عورتیں جلد چڑچڑی ہو جاتی ہیں۔ بچوں کے چیخنے چلانے سے جلد گھبرا اٹھتی ہیں۔ ذرا سی تکلیف سے پریشان ہو جاتی ہیں یہ سب دماغی مریض ہیں۔ یہ رنگ انکے لئے مفید ہوگا۔ بہت ہلکا نیلا شربتی رنگ کی طرح دماغ اور پٹھوں کے مریضوں کیلئے تکلیف دہ ہے۔ اس لئے نیلا رنگ ذرا ہوشیاری سے چنیں۔ کیونکہ اس کی مختلف قسمیں ہیں۔ زرد رنگ کے پردے پٹھوں پر اچھا اثر ڈالتے ہیں۔

سبز رنگ آنکھوں کے لئے مفید ہے۔ ذرا غور سے دیکھا جائے یہ ہر طرح تسکین دینے والا رنگ ہے۔ صبح سویرے جنگل میں نکل جائیے اور سبزہ زار سے لطف اٹھائیے۔ اسلئے گھاس کے رنگ کی سبزی اختیار کرنی چاہئے۔ گہرا سبز بھی برا معلوم ہونے لگتا ہے۔

سبز کے بالکل بالمقابل لال رنگ ہے اسلئے وہ تکلیف دہ ہے۔ سبز کا جوڑ سفید ہے چنانچہ آپ سبزہ کے زمانہ میں ذرا تاج محل کا لطف اٹھائیں۔ اس کی رونق بڑھ جاتی ہے اور آنکھیں اس منظر سے خوش ہوتی ہیں اور اعضا پر بھی ایک کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ لال رنگ برا ہے تو گلابی تسکین بخش ہے۔ بیماری کے بعد بیمار پر اس کا خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ ارغوانی اور اس کے لگ بھگ رنگ عصبی مزاجوں کو بیمار ڈال دیتے ہیں۔

فاختئی اور انار دانہ کا رنگ نازک مزاجوں کے لئے اچھا ہے عورتیں اس سے آرام پائینگی۔ اس رنگ کے پردے اور پلنگ پوش اچھے رہیں گے۔ نارنجی رنگ برانگیختگی پیدا کرتا ہے۔

سانس زکام کی دوا:- یہ عجیب سرخی ہے لیکن درست ہے۔ اگر لڑکیاں سانس کی ورزش کر لیا کریں تو زکام کبھی پاس نہ پھٹکے۔ جوان اور بڈھے سب ہی اس مرض کا شکار رہیں لیکن وہ سب سانس کے ذریعہ اس موذی سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ جنگل میں تازہ ہوا ملتی ہے۔ سیر کو جاتے ہوئے یہ ورزش کی جا سکتی ہے۔ لیکن گھروں میں کھلی کھڑکی کے سامنے یہ ورزش بے تکلف ہو سکتی ہے۔ ہوا کا زور روکنے کے لئے کھڑکی کے کواڑ اس طرح کر لئے جائیں کہ پھیپھڑوں پر اس کا برا اثر نہ پڑے۔ بہتر یہ ہے کہ ہوا سے بچنے کے لئے کھلی جگہ میں کھڑی ہو جائیں۔ کسے ہوئے کپڑے ڈھیلے کر دیں۔ سانس آہستہ آہستہ اندر کو ناک کے ذریعہ لیا جائے حتیٰ کہ سینہ ابھر جائے اور پھیپھڑے معلوم ہوں کہ ہوا سے بھر گئے ہیں۔ اتنا زور نہ پڑے کہ پھٹتے ہوئے معلوم ہوں۔ دو سیکنڈ تک اب سانس روک لیا جائے۔ پھر زور سے منہ کے ذریعہ اسے نکال دیا جائے۔ جب پھیپھڑے ہوا سے بالکل خالی ہو جائیں تو چند سیکنڈ توقف کریں اور پھر اس عمل کو دہرائیں۔ نازک مزاج کی لڑکیاں شروع میں اس سے تھکن محسوس

کرینگی۔ اس لئے وہ لیٹ کے یہ ورزش کریں۔ بہت کمزور لڑکیاں چھوٹے چھوٹے سانس لیں اور طاقت آنے پر ان سانسوں کو لمبے کرتی جائیں۔ اس ورزش سے چند روز میں ہی فرق معلوم ہونے لگے گا۔ صبح کے وقت دس منٹ تک یہ ورزش بلاناغہ کریں۔ اور ایکمرتبہ دن میں کچھ دیر کریں جن کو خون کی کمی کی شکایت ہے انھیں اس ورزش سے بڑا فائدہ ہوگا۔

بزم مسلمہ

مارچ کے رسالہ مسلمہ میں بشریٰ سلطانہ صاحبہ نے طلسمی کنگھے کی بابت لکھا ہے۔ ایسی اشتہاری دوائیں اکثر ناکارہ اور نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں۔ اس طلسمی کنگھے سے گھنگھریالے بال بجلی کے زور سے بنتے ہیں جو بالوں کے لئے سخت مضر ہے۔ لہذا بہن صاحبہ ترکیب ملنے پر بھی اسکا استعمال نہ کریں۔ اب میں ایک آلہ بتاتی ہوں جو میرا تو آزمودہ ہے نہیں لیکن اشتہار کے علاوہ اور دوسروں کی زبانی اس کی تعریف سنی ہے یعنی گھونگروالے بال بنانے کا آلہ نمبر اول قیمت ۱۲ار۔ نمبر دوم قیمت ۸ ترکیب استعمال کا پرچہ ہمراہ آتا ہے اور آپ جس وقت منگائیں یہ لکھ دیں کہ ترکیب کا پرچہ ضرور ہمراہ بھیجیں۔ اور اگر بہن صاحبہ اس کے ساتھ سندری سہاگ تیل کا استعمال کریں تو بہت بہتر ہوگا۔ فی شیشی عہ۔ دونو دوائیں ملنے کا پتہ ایک ہے۔ ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی کمپنی۔ کوٹھی نمبر ۲۴ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ۔

مبشرہ بنت اعزاز حسین دہلی

نہایت عاجزانہ التماس کرتی ہوں کہ مسلمہ بہنیں دعا فرمائیں کہ خداوند کریم عزیزم کی عمر دراز کرے۔ آمین۔ اور میری خالہ جان کا دل ہرا ہو آمین ثم آمین۔ دو روپے کی حقیر رقم بھیجتی ہوں۔ کسی یتیم بچی پر خرچ کریں۔ جس کی زبان سے عزیزم کی درازیٔ عمر کی دعا نکلے۔

(حمیدہ بیگم بنت چوہدری محمد بخش صاحب انکم ٹیکس انسپکٹر قرول باغ دہلی)

ناظرین و ناظرات مسلمہ یہ سنکر بہت خوش ہونگے کہ میرے ماموں جان میاں فتح محمد صاحب شیفتہ بی اے (آنرز) آئی۔ ایس۔ ایس ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا کے مستقل طور پر سپرنٹنڈنٹ مقرر ہو گئے ہیں الحمدللہ۔ ان کے تقرر پر آرمی سیکرٹری نے انھیں کم از کم ان سے دس سینئر حضرات پر ترجیح دی جو یقیناً ماموں جان قبلہ کی ان تھک کوششوں اور کاوشوں کا نتیجہ ہے۔

اختری خانم از جالندھر

میں نہایت مسرت اور خوشی کی حالت میں لکھ رہی ہوں کہ میری پیاری خالہ جان مسز ملک محمود خانصاحب سیالکوٹ کو خداوند کریم نے ہفتہ کے دن ۶ مارچ کو فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے۔ میں

مجھے کسی کام کے لئے دستکار بہنوں کے پتے مطلوب ہیں۔ مہربانی فرما کر آپ اس خط کو مسلمہ میں شائع کروا کے ممنون فرمائیں۔ امید ہے کہ تمام دستکار بہنیں مجھکو اپنے ایڈریس سے

مطلع فرما کے ممنون ہونے کا موقع دیں گی۔ اور صنف نازک میں دستکاری شوق پیدا کرنے کے لئے کوشش فرمائیں گی۔ فقط۔

رقیہ بائی اسماعیل ناخدا۔ "ناخدا ہاؤس" نمبر ۸ والکیشور روڈ بمبئی

میں نہایت افسوس کے ساتھ اس خبر کو شائع کرتا ہوں۔ کہ میری ہمشیرہ جو مسلمہ کی ایک عرصہ سے خریدار تھیں بتاریخ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر ۱۳ سال تھی اور ۶ بھائیوں میں صرف ایک ہی بہن تھی۔ خیر خداوند کریم کی مرضی کے آگے کوئی چارہ نہیں۔ بہنوں کی خدمت میں التماس ہے کہ کوئی قطعہ یا نظم مرحومہ کی یاد میں لکھ کر شائع کی جائے یا ہم کو بھیج دی جائے جس کا میں تہ دل سے مشکور ہوں گا۔ مرحومہ کا نام اقبال جہاں بنت خانصاحب محمد حنیف تھا۔ مرحومہ نہایت شرم والی اور نیک تھیں اور خاص طور پر رسالہ مسلمہ کا بہت شوق سے مطالعہ کرتی تھیں۔ امید ہے کہ مدیرہ صاحبہ اس تکلیف کو ضرور گوارہ فرمائینگی

عبدالواحد۔ شملہ

مسلمہ ماہ فروری ۱۹۳۷ء میں بزم مسلمہ میں کسی بہن نے ریحی بواسیر کا نسخہ طلب فرمایا تھا۔ نسخہ ذیل میں درج ہے۔ اس نسخہ سے ۹ برس کی پرانی ریحی بواسیر جاتی رہی ہے۔

(۱) پائیلو پلز (گولیاں) (Pillo Pills)

(۲) پائیلو آئینمنٹ (مرہم) (Pillo Ointment)

ڈاکٹر سٹینی سٹریٹ کی بنائی ہوئی (By. Dr. Stanistreet) ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

ترکیب استعمال ہمراہ ہوگی۔ یہ نسخہ استعمال کرنے سے انشاء اللہ بالکل فائدہ ہو جائے گا۔

خاکسار عبدالواحد۔ شملہ

مجھے چادر کی ایک سات انچ چوڑی بیل جس میں کسی جانور یا پرندے کی تصویر نہ ہو درکار ہے۔ کوئی بہن یا بھائی توجہ فرما کر بیل مسلمہ میں بھیج دے ممنون ہونگی۔

زبیدہ بیگم۔ بہاولپور

السلام علیکم۔ بزم مسلمہ میں کسی بہن صاحبہ نے تل دور کرنے کی دوائی دریافت کی ہے وہ میں تحریر کرتی ہوں آپ براہ مہربانی بزم مسلمہ میں چھاپ دیں۔

فروری کے پرچہ مسلمہ میں کسی بہن صاحبہ نے جو کپورتھلہ کی رہنے والی ہیں تل دور کرنے کی دوائی دریافت کی ہے لہذا جواباً عرض ہے کہ وہ اس نسخہ پر عمل کریں جو میں ذیل میں درج کرتی ہوں۔ چند تازہ حنظل لے کر ان میں سوراخ کریں اور پیئرز سوپ (Pears Soap) کی ٹکیہ کوٹ کر ان میں بھر دیں۔ اب ان حنظلوں کو پوٹلی میں باندھ کر لٹکا دیں۔ یہاں تک کہ وہ ۱۲ دن تک لٹکے رہیں۔ بعدہٗ صابن کو حنظل سے نکال کر ہر صبح پانچ منٹ تک اس کا لیپ کریں۔ اور پھر گرم پانی سے منہ دھو ڈالیں۔ یہ میرا اپنا آزمودہ

نسخہ ہے۔

آنسہ ع۔ ی

بہن تہذیب فاطمہ کی ہمشیر کے واسطے ادویات ذیل نہایت مفید ہیں۔ ہر ایک ہومیوپیتھک دوا کی دوکان سے ملینگی۔ نکسوامیکا نمبر ۳۰۔ سلفر نمبر ۲۰۰۔ صبح کو ۲ قطرہ سلفر نمبر ۲۰۰ کے ایک گھونٹ پانی میں پی لیں رات کو سوتے وقت نکسوامیکا کے دو قطرہ ایک گھونٹ پانی میں پی لیں۔ دونوں دوائیں ایک ڈرام خرید لیں ۳ سے ۴ ڈرام تک قیمت ہوگی۔ گڑ۔ تیل۔ کھٹائی تو وہ خود استعمال نہیں کرتی ہونگی۔

کریم خاتون نسیم صاحبہ کے برادر زادہ کا نام میں نے صغیر احمد تجویز کیا ہے اگر ان کو پسند ہو۔ صغیر احمد ۱۳۵۴ھ احمد ۱۳۵۴ھ

خاکسار ایم۔ الف بیگم خریدار نمبر ۲۰۲۴ ریاست الور

بقیہ بزم مسلمہ

نسخہ جات نہایت ہی تجربہ شدہ بغرض رفاہ عام اور اپنی پیاری بہنوں کی بہبودی وخوشنودی کے لئے خدمت عالیہ میں ارسال ہیں شائع فرماکر مشرف بخشیں انشاء اللہ تعالے خادمہ یہ خدمات ہمیشہ کیلئے سرانجام دیتی رہیگی۔

۱۔ سفوف چٹکی ۔ ایک حکمی نسخہ ہے اور بچوں کے امراض کا ایک خاص زود اثر اور فوری علاج ہے اس کا ہر گھر میں تیار رہنا ضروری ہے میری پیاری بہنیں اس کے فوائد سے از حد خوش ہونگی۔ بچوں کی تمام بیماریوں کی بہت موثر دوا ہے۔ مثلاً ام الصبیان۔ کھانسی۔ ڈبہ۔ اسہال پیچش۔ دردشکم۔ قبض وغیرہ کا واحد علاج ہے۔ نسخہ یہ ہے:۔ الائچی خورد۔ الائچی کلاں۔ پودینہ خشک ہر ایک تولہ تولہ۔ صندل سفید۔ صندل سرخ طباشیر۔ چاکسو۔ مرچ سیاہ۔ نرکچور۔ تکیہ کچور۔ نمک لاہوری۔ نمک سیاہ نمک سانبھر۔ نمک سداب ہر ایک تین تین ماشہ۔ بادیان۔ زیرہ سفید ہر ایک ۹ ماشہ۔ سب کو سفوف بنالیں۔ خوراک ۱۔ ۲ رتی ہمراہ بدرقہ مناسبہ حسب عمر کم وبیش کرلیویں۔ اور قدرت خدا کا تماشا دیکھیں۔ بفضل خدا تعالےٰ اس کی موجودگی میں دوسری دوا کی ضرورت نہ رہیگی۔

۲۔ حب سرفہ ۔ بچوں کی ہر قسم کی کھانسی کیلئے مفید ترین ہے۔ نسخہ یہ ہے: سہاگہ نیم بریاں۔ فلفل سیاہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ مغز گھیکوار بوٹی کے ہمراہ کھرل کرکے بقدر نخود گولیاں بنادیں۔ خوراک ½ گولی ہمراہ شیر مادر میں گھس کر دیں۔

۳۔ حب مدد ایام ۔ یہ گولیاں ایام کی بندش اور اسکی متعلقہ خرابیوں کی لاثانی دوا ہے۔ اور ورم طحال۔ ضعف جگر کمی خون وغیرہ کیلئے مفید ہے۔ نسخہ یہ ہے: ہیرزرد۔ شورہ قلمی۔ ہیراکسیس۔ زعفران مرمکی گل میسو ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کو ہمراہ شہد خالص کے حبوب نخودی تیار فرماویں۔ خوراک ۱۔ ۲ حب ہمراہ عرق سونف ۱۲ تولہ۔ شربت بزوری معتدل۔ صبح وشام کھلاویں۔ قدرت خدا کا تماشہ دیکھیں۔

۴۔ اکسیر سیلان ۔ یہ مرض سیلان الرحم عورتوں کے لئے نہایت ہی خطرناک بیماری ہے۔ بیچاری عورتیں گھل گھل کر ہڈیوں کا ساتچہ رہ جاتی ہیں اور اس موذی مرض کی بدولت ہزارہا جانیں تلف ہو جاتی ہیں۔ نسخہ یہ ہے:۔ ست باچو ۱ رتی ہمراہ معجون آرد خرما بوقت صبح وشام استعمال فرمائیں اور شاہ ایزدی کا کرشمہ دیکھیں۔

۵۔ نسخہ برائے تہذیب فاطمہ بیگم صاحبہ صفحہ ۲۹ ۔ ۱۲۵ مئی

عصارہ ریوند چینی۔ ست گلرو نمہ بوٹی ہر ایک تولہ۔ مصطگی رومی ۶ ماشہ تمام ادویہ کو دو آب برگ کوکر چھدی بوٹی میں ۲۴ گھنٹہ کھرل کرکے حب نخودی بنادیں۔ خوراک ۱۔ ۲ حب بوقت صبح و شب ہمراہ عرق بادیاں ۱۲ تولہ کھلادیں اور بعد یک ہفتہ کے اطلاع دیویں۔ بفضل خدا صحت کلی ہوگی۔

۶۔ نسخہ سوال صفحہ ۲۹ ضعف دماغ اسم نامعلوم

یہ تمام نتیجہ کرتوت والدین کا ہے۔ مزید کیا لکھوں اگر ضرورت ہو تو دوا خانہ جڑی بوٹی انبالہ شہر سے دریافت فرمالیویں۔ فی الحال یہ نسخہ کھلانا شروع کردیں۔ نسخہ یہ ہے:* شربت فولاد تولہ۔ شربت بادام ۲ تولہ شامل کرکے پلادیں۔ ہفتہ عشرہ کے بعد اطلاع دیویں۔ بفضل خدا صحت کلی ہوگی۔

نوٹ:۔ بغرض امداد مفت رسالہ ہذا ایک سال کیلئے میں اپنی خدمات کو فی سبیل اللہ سپرد کرتی ہوں۔ یعنی جو آمدنی یا دیگر ادویات قیمتاً آنجناب اپنی معرفت روانہ فرمائیں گی وہ دیدی جایا کریگی۔ اس کام کے لئے یہ نوٹ اس میں وضاحت کے ساتھ درج فرمائیں

بغرض امداد۔ غربا اور مایوس العلاج بہنوں کی جملہ نئی یا پرانی بیماریوں کی تشخیص اور باقاعدہ علاج کی تجویز وغیرہ بالکل مفت معرفت دواخانہ۔ جڑی بوٹی انبالہ شہر میں کی جاتی ہے بوقت خط و کتابت حوالہ رسالہ ہذا کا دیویں۔ یا معرفت ایڈیٹر صاحبہ طلب فرمائیں۔

خادمہ ممتاز احمدی جہاں آرا بیگم۔ زاد عفتہٗ۔ بنت حکیم ڈاکٹر صوفی شیخ نور محمد صاحب نقشبندی مجددی الملوحکی انچارج زنانہ کمپارٹمنٹ انبالہ شہر

حیرت انگیز تبدیلی

از محترمہ کنیز فاطمہ بیگم حبیب اللہ خانصاحب سپرنٹنڈنٹ ایم۔ای۔ایس ورکشاپ راولپنڈی

یہ مضمون پہلے مضمون بعنوان "آپ بیتی" کی دوسری قسط ہے

اس میں صرف عزیزی ثریا اختر کے مدرسۃ البنات جالندھر شہر میں داخل کئے جانے اور اس سلسلہ میں مفصل بحث و تمحیص کا ذکر کیا گیا تھا جو میرے اور عزیزی ثریا اختر کے والد ماجد کے درمیان وقتاً فوقتاً ہوتی رہی یا ضمناً نصاب تعلیم کا تھوڑا ساذکر کیا گیا تھا۔ اب جبکہ ثریا اختر پہلی مرتبہ عید الاضحی کی تقریب پر کامل ۲ ماہ کے بعد راولپنڈی واپس آئیں تو جو کچھ جالندھر جاکر دیکھا تھا۔ وہ اب مجسم عملی نمونہ پیش نظر تھا۔ اللہ اللہ ثریا اختر از سرتا پا بدل چکی تھی۔ یوں کہئے کہ اس کا باوا آدم ہی بدلا ہوا تھا۔ جالندھر کی تعلیم و تربیت نے سونے پر سہاگے کا کام کیا۔ اس کے اخلاق اور مزاج میں حیرت انگیز تبدیلی واقعہ ہوچکی تھی۔ والدین تو درکنار اپنے نوکروں۔ ہمسایوں اپنے سے بڑوں اور چھوٹوں سب کا علیٰ قدر مراتب احترام ملحوظ تھا۔ اس کے ہفتہ عشرہ قیام راولپنڈی نے چھوٹوں اور بڑوں سب کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ وہ سب کی جاذب توجہ بنی رہی۔

وہ سنجیدہ اور سمجھدار لڑکیوں کی طرح ہر وقت مؤدب بنے رہتی ہنگام گفتگو میں بزرگوں کے سامنے نگاہیں نیچے کرکے اوڑھنی کو سنبھالے

ہوئے جواب دینا یا بات پوچھنا ایک غایت درجہ دل خوش کن منظر ہوتا اور پھر حمد باری کے ترانے جو اس نے ازبر کر رکھے تھے انھیں بھولی بھالی اداؤں کے ساتھ اور خوش الحانی کے ساتھ ادا کرنا کچھ اسی کا کام تھا۔ محلہ کی کتنی ہی قابل احترام بیبیوں نے ثریا اختر کو بلوا بلوا کر یہ ترانے سنے اور محظوظ ہوئیں۔ جب وہ خوش آوازی کے ساتھ ایسے ترانوں کو پڑھتی تو واقعی اخلاص اور سنجیدگی کے چھوٹے سے پیکر کو دیکھ کر دل پر عجیب سی کیفیت طاری ہوتی

عزیزی ثریا اختر پانچوں وقت بالالتزام نماز ادا کرتی اور چھوٹے بہن بھائیوں کو نماز سکھلاتی اور ساتھ پڑھاتی۔ وہ علی الصبح اٹھ کر نماز پڑھنے سے پیشتر ہمیں گھر بھر کو نماز کیلئے بیدار کرتی اور کہتی اماں جان رضیا اختر اور ظفر اقبال اگر نماز ادا نہ کریں تو انھیں کھانا ہرگز نہ دیا جائے کیونکہ مجھے خود جالندھر میں جب کبھی مجھ سے بوجہ غفلت نماز ادا نہ ہو سکی تو کھانا نہ ملا کرتا تھا۔

عزیزی ثریا اختر جتنے روز یہاں رہی ہر روز اپنے اور چھوٹے بہن بھائیوں کے کپڑے خود دھوتی رہی۔ انھیں نہلانا دھلانا تیل لگانا کھلانا وغیرہ سب اس نے بخوشی خود اپنے ہاتھ میں لے رکھا تھا۔ اور گھر کے کام کاج میں خوب ہاتھ بٹاتی رہی وہ ہر وقت اپنے مدرسہ کے ذکر خیر میں رطب اللسان رہتی۔

نماز کی ادائیگی کا یہاں تک اہتمام کرتی کہ خود اذان دیکر محلہ کی لڑکیوں کو اکٹھا کرکے باجماعت نماز ادا کرتی۔ بتلائیے بچی اسلام کی بیٹی کہلانے کیلئے اس سے زیادہ کیا درکار ہے۔

عزیزی ثریا اختر کا سلوک نوکروں اور بھائی بہنوں سب سے مساویانہ تھا وہ کہتی اماں جی یہ نوکر لوگ بھی سب ایک ہی اللہ کے بندے ہیں۔ انھیں نوکر کے بھرے الفاظ سے مخاطب کرکے یا ان سے سختی کرکے ان کی دل شکنی نہ کرنا چاہئے۔ چنانچہ وہ نوکروں کو حلیمی سے جواب دیتی۔ جی ہاں اور دیگر تعظیمی کلمات کے بغیر کچھ بھی منہ سے نہ نکالتی۔ اور یہ سب اسلامی تعلیم و تربیت کے طفیل ہی سے تھا جو اسے دی جا رہی ہے۔ وہ طفلانہ متانت کے ساتھ وہ وہ کچھ سناتی جو ہمارے خیال کے اندر اکثر سنجیدہ اور سمجھدار حضرات کو بھی معلوم نہ ہوگا۔ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اس کا دائرہ معلومات بہت وسیع ہے اسے جو کچھ یہاں عید اضحیٰ کی تقریب پر اور اس سے پہلے بطور جیب خرچ کے دیا گیا۔ اس نے جمع کرکے اسلامی کتب کے خریدنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ حالانکہ بچوں کو چیزیں لینے کی بری عادت ہوتی ہے اور انھیں جو کچھ ملتا ہے اسی عادت کے نذر کر دیتے ہیں۔ عزیزی ثریا اختر کی تعلیمی حالت یہ ہے کہ پہلی جماعت میں ہونے کے باوجود چھوٹے چھوٹے رسالے پڑھ سکتی ہے اور خط بخوبی لکھ سکتی ہے اور خوشخطی بھی قابل تعریف ہے۔ واقفیت کا وہ عالم جو پہلے اور اب بھی بہ تفصیل درج ہو چکا ہے۔

ثریا اختر واپس جالندھر چلی گئی ہے۔ اسکی سہیلیاں اور محلہ کی بیبیاں اور ہم خود اس کی یاد میں اس کے قیام راولپنڈی کو یاد کرکے چٹخارے بھرتے ہیں۔ واللہ ہر بات معصوم بچی کی جچی اور تلی ہوئی گویا قند کے پارے اور نبات کے ریزے تھے جن کی شیرینی ہمیں کبھی بھول نہیں سکتی۔ اس کے دل میں والدین کا ادب و احترام چھوٹوں سے محبت بڑوں سے مروت اور سہیلیوں سے حسن سلوک اس درجہ جاگزیں ہو چکا ہے کہ وہ ان کو کسی مرحلہ پر بھی فراموش نہیں کرتی۔ یہ سب اس اعلیٰ تعلیم و تربیت کا صدقہ ہے جو اسے محنت پژوہی اور جانکاہی کے ساتھ دی جا رہی ہے۔

جتنی دفعہ وہ سب کو مل کر خود ہنستی اور سہیلیوں کو روتی چھوڑ

کرگئی ہے۔ اپنے چھوٹے بہن بھائیوں سے تاکید کرگئی ہے کہ انھیں بھی اپنے ساتھ داخل مدرسہ ہونے کی کوشش کرنا چاہئے۔ وہ یہاں سے درمیان تڑواکر بھاگ جانا چاہتی تھی۔ مگر بوجہ خاص اسے رکنا پڑا۔ وہ کہتی اماں جان میری ہم جماعت لڑکیاں مجھ سے اسباق میں آگے نکل جائینگی اور یہ کمی پورا کرنے میں تکلیف ہوگی۔ مجھے جلدی واپس بھیجئے۔ میرا اب اصلی گھر وہی ہے اور اسی کی ہر روز رٹ لگائی اور آخر اسے بہ عزت تمام واپس بھیجتے ہی بن پڑی حالانکہ واقعات کے ماتحت اسے چندے اور ٹھہرانا پڑتا تھا۔ ہمارے دل کا کنول کھلا ہوا ہے۔ ہمیں آٹھوں پہر خوشی ہے۔ ہماری بچی سچی اسلام کی بیٹی سگھڑ اور سلیقہ مند بنکر آئیگی انشاءاللہ اس کی اسلامی زندگی کا معراج اس کے فائز المرام اور فارغ التحصیل ہوکر مراجعت کرنے میں ہے۔ وہ مستقل مزاج اور پکی دیندار بیٹی ہے۔ اس کے خیالات شستہ عادات پسندیدہ اور تعلیم و تربیت فاضلانہ ہے اور اس کے عوض میں اگر نقد جان بھی طلب کی جائے تو کم ہے۔

دعا ہے کہ عزیزی ثریا اختر اور اس کے مدرسہ کی بچیاں پروان چڑھ کر نسوانی دنیا میں نام کریں۔ اور کہ اس کی سہیلیوں اور ہم جولیوں کو بھی ایسی ہی تعلیم و تربیت کے حاصل کرنے کی توفیق نصیب ہوتا ان کی اور آئندہ نسلوں کی اسلام پسندی اور اسلام نوازی کی یادگار ہمیشہ کے لئے باقی رہے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

مسلم وومینز کانفرنس لدھیانہ برانچ کا پہلا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۳۷ء بروز پیر صبح دس بجے مسلم وومینز کانفرنس لدھیانہ برانچ کا پہلا سالانہ جلسہ اسلامیہ ہائی سکول لدھیانہ کے ہال میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی ابتدا تلاوت کلام مجید سے ہوئی۔ اور مندرجہ ذیل عنوانوں پر مقررات نے نہایت دلچسپ اور سبق آموز تقریریں فرمائیں "ہماری کمزوریاں" "مشرقی عورت کا نصب العین" "کانفرنس کا مدعا" اور "خیر امت" اسی دوران میں آنریری سیکرٹری کانفرنس ہذا نے سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے ممبران سے استدعا کی کہ وہ اپنا سالانہ چندہ بہت جلد ادا کرکے کانفرنس متذکرہ بالا کو ممنون ہونے کا موقعہ دیں۔

سکولوں کی طالبات نے نعتوں اور نظموں سے حاضرات کو خوب محظوظ کیا گو سینکڑوں کی تعداد میں تھیں پھر بھی جلسہ نہایت خاموشی نہایت کامیابی اور بخیر و خوبی قریب ڈیڑھ بجے اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ خداوند کریم آئندہ بھی اس کانفرنس کو ایسی ہی نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین!!

جلسہ کی صدر بیگم صاحبہ خان ذکاؤالدین خاں صاحب سشن جج (مرحوم) تھیں۔

خاکسارہ صفیہ بیگم آنریری سیکرٹری کانفرنس ہذا
دختر مفتی محمد رمضان پلیڈر لدھیانہ

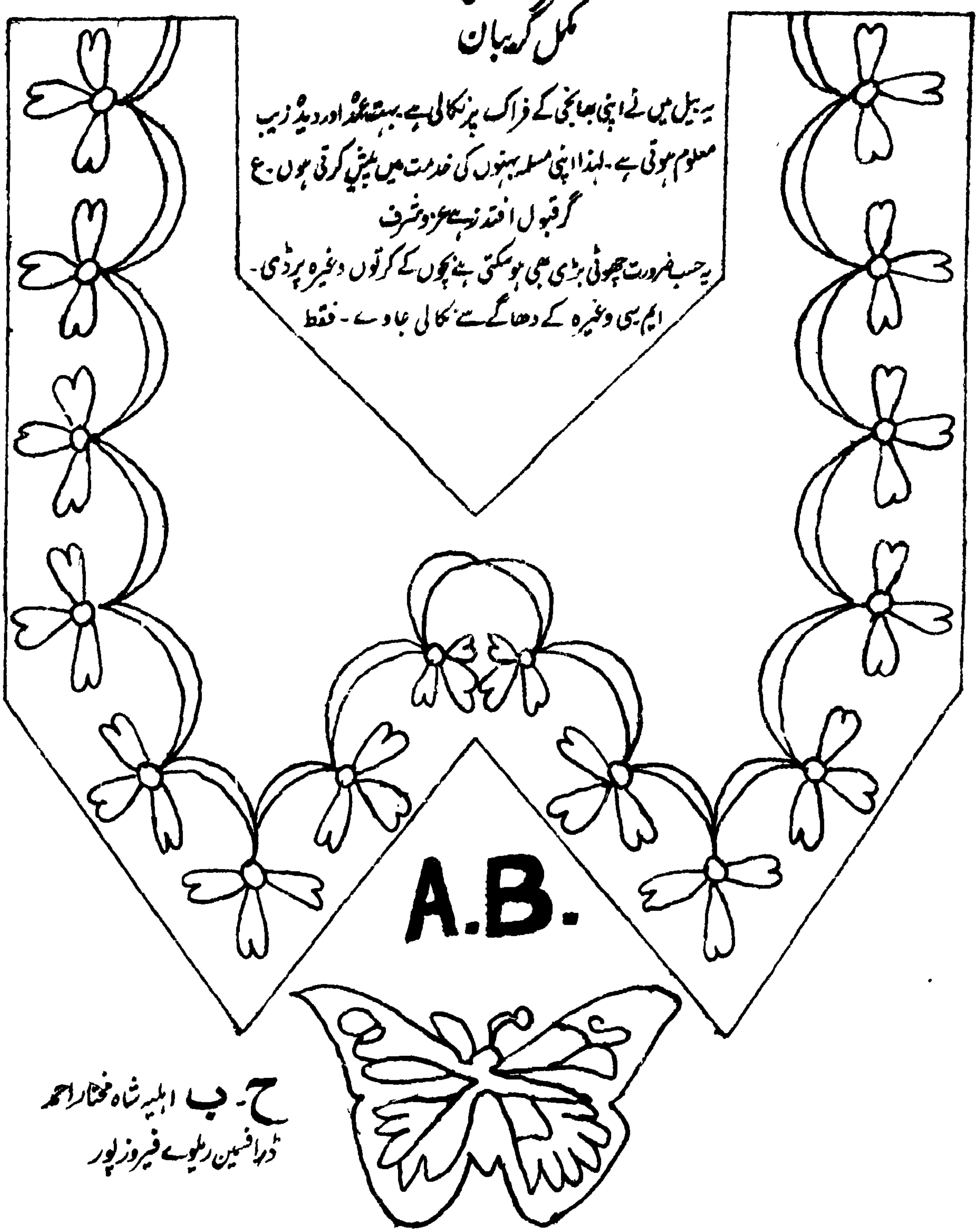
کشیدہ کاری

مکمل گریبان

یہ بیل میں نے اپنی بھانجی کے فراک پر نکالی ہے۔ بہت عمدہ اور دیدہ زیب معلوم ہوتی ہے۔ لہذا اپنی مسلمہ بہنوں کی خدمت میں پیش کرتی ہوں ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

یہ حسب ضرورت چھوٹی بڑی بھی ہو سکتی ہے بچوں کے کرتوں وغیرہ پر ڈی۔ ایم سی وغیرہ کے دھاگے سے نکالی جاوے۔ فقط



ح۔ ب اہلیہ شاہ مختار احمد
ڈرافسمین ریلوے فیروزپور



برائے تکیہ

ایم۔ رشید۔ این۔ ڈبلیو۔ ریلوے
لاہور

ناصر خاں یوسفزئی۔ برج آفس
مغلپورہ۔ لاہور

۳۱

کونے کا پھول (جملہ حقوق محفوظ)



آفسر

نفیس پھول :- یہ پھول کڑھائی اور کشائی دونو طریقوں سے بن سکتا ہے حسب پسند رنگوں سے بنائیں۔ تیس نمبر ڈی۔ایم۔سی کی گچھیوں کے ۲ دو تار کے دھاگے سے نہایت نفیس بنے گا۔

ناصر خاں یوسفزئی برج
مغلپورہ لاہور

ایس۔پیرزادہ۔لڈا



ز - ب - مس سید اسحاق علی صاحب اجمیری

اللہ کی مدد کرنے والے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں "مسلمہ" کے خریدار مہیا فرماکر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہو گئے۔

جناب مولٰنا خیر اللہ صاحب رام نگری ۱
" محترمہ ناثرہ بیگم صاحبہ تاتاری آگرہ ۱
" محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ ہیڈ معلمہ مدرسہ نسواں عارفیہ راندیر ۱
" غلام حسین صاحب راتھر لاہور ۱
" شیخ بشیر احمد صاحب " ۱
محترمہ بنت جناب خواجہ غلام محی الدین صاحب وکیل امرتسر ۱
" عائشہ بی بی صاحبہ نوشہرہ غربی ضلع ڈیرہ غازیخاں ۲
جناب احمد الدین صاحب کلرک پوسٹ آفس کمالیہ ضلع لائلپور ۱
" عبدالرحمان کمال الدین صاحبان پریار قلایہ ۱

جناب ایم اکبر علی صاحب نائب مدرس جنڈ نجار ضلع راولپنڈی ۱
محترمہ برجیس صاحبہ پٹی ضلع لاہور ۱
جناب حسیب اللہ خاں صاحب سالاری بھٹنڈہ ۱
" محمد بشیر صاحب ٹال والا باغبانپورہ ۱
محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ بنت شیخ حشمت علی صاحب نئی دہلی ۱
جناب غفران احمد صاحب ایچ۔ وی۔ سی۔ ڈپٹی کمشنر حصار ۱
محترمہ بنت چودھری محمد عبداللہ صاحب ڈپٹی کلکٹر امرتسر ۱
" زہرہ خاتون صاحبہ حسین پورہ امرتسر ۱
جناب بابو غلام محمد صاحب نظامی جالندھر ۱

اللہ کو قرض حسنہ

وَاَقْرِضُوا اللہَ قَرْضاً حَسَناً۔ "اللہ کو قرض حسنہ دو" اس حکم خداوندی کی تعمیل میں مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے اسے قرض حسنہ دیا اور اس کی خوشنودی حاصل کی۔

نام معطی معہ پورا پتہ	رقم	نام معطی معہ پورا پتہ	رقم
عطیات ماہ مارچ ۱۹۳۷ء		محترم میاں سندھی اینڈ شیر محلہ نیلے محل (قیمت کھال قربانی)	۱/-/-
		" " بھنڈو خانصاحب کوٹ بہاڑ خاں	۱۲/-/-
محترم مولٰنا الحاج مولوی برکت علی صاحب ریٹائرڈ جج محلہ قراخاں قیمت کھال قربانی	۱/۷/-	" " فضل الدین صاحب نیلے محل	۱/۱/-

نام معطی معہ پتہ	رقم
محترمہ زینب بی بی دختر ٹھیکیدار صاحب غلام محمد محلہ قرار خاں	۱/۴/-
محترم محمد اسماعیل صاحب وکیسی نیٹر میونسپلٹی جالندھر شہر	۱/-/-
محترمہ مس راجہ حشمت علی صاحبہ ساہیوال ضلع سرگودھا (قیمت کھال قربانی)	۳/۸/-
" بیگم صاحبہ جناب ماسٹر میراں بخش صاحب محلہ اسلام آباد شہر سیالکوٹ	۱۰/-/-
محترم منشی سردار محمد صاحب کاتب دروازہ سیداں	۲/۸/-
" جناب چودھری سلطان علی خاں صاحب انسپکٹر ٹیلیگراف کراچی۔ (قیمت کھال قربانی)	۴/۸/-
محترمہ ام کلثوم صاحبہ میانی افغاناں ضلع ہوشیارپور	۲/-/-
محترم میاں عبداللہ صاحب پرچیاں کلاں تحصیل نکودر ضلع جالندھر (قیمت کھال قربانی)	۱/۸/-
" بابو حسین بخش صاحب کلرک میونسپل کمیٹی جالندھر شہر (موعودہ جلسہ)	۲/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ راجہ محمد عبداللہ خاں صاحب محلہ میاں قطب الدین راولپنڈی	۱/۴/-
" بیگم صاحبہ " " "	۱/-/-
محترم راجہ محمد عبداللہ خانصاحب " "	۲/۸/-
" ایس صاحب ۔۲۴ کے درگاہ اسٹریٹ مہیم بمبئی (قیمت کھال قربانی)	۳/۸/-
" جناب فضل الدین مرزا صاحب میٹرولوجیکل آفس نمبر ۱۵ وکٹوریہ روڈ۔ صدر کراچی	۲/-/-
" " نبی بخش صاحب منیجر ایس آر فارم پوسٹ ثازیکا آباد براستہ میرپور (سندھ)	۵/-/-

نام معطی معہ پتہ	رقم
محترمہ رقیہ عبدالمجید جماعت چہارم مدرسۃ البنات	۱/-/-
" زبیدہ غلام محمد جماعت "	۱/-/-
محترم عبدالشکور خانصاحب کلرک کوچنگ ایل پی ایس سیکشن۔ ٹریفک اکاؤنٹس آفس لاہور (برائے مٹھائی طلبات)	۱/-/-
" شیخ نصیر احمد صاحب منیجر انسٹیٹیوٹ امپیریل ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ مکتسر کماؤں یوپی (قیمت کھال قربانی)	۲/-/-
" الف ایم شفیقہ صاحب بخوشی صحت یابی برادرزادی خود نصرت بیگم صاحبہ	۵/-/-
اہلیہ محترمہ ماسٹر رحمت علی صاحب معلمہ زنانہ سکول نکودر	۱/-/-
محترم محمد اسماعیل صاحب مبارک واچ کمپنی بمبئی بلڈنگ بمبئی (بتوسط محترمہ بشریٰ خانم صاحبہ متعلمہ درجہ مولوی)	۹/-/-
" جناب حبیب الرحمٰن صاحب جعفر خدو ڈسپنسری کھارادر۔ کراچی	۱۰/-/-
" خواجہ عزیز احمد صاحب اوورسیر بنگلہ بنوں ڈاکخانہ چک نمبر ۴۹ جھنگ برانچ ضلع لائلپور (قیمت کھال قربانی)	۲/-/-
" ایم آر عبدالکریم صاحب پی ڈبلیو انسپکٹر پی او سملوگوری ضلع سبساگر آسام	۲/۸/-
محترمہ مس اے عزیز صاحبہ محمد جاہ لالیوالا جالندھر شہر	۱/-/-
" محمودہ محمد امین متعلمہ جماعت پنجم مدرسۃ البنات (قیمت کھال)	۲/-/-
" دختر حاجی علی محمد صاحب لفٹیننٹ۔ ذیلدار چک نمبر ۱۹ ڈاکخانہ شاہ کرم۔ براستہ عارف والا	۱/۴/-
عالیجناب سردار کپٹن محمد نواز خاں صاحب ایم ایل اے کوٹ فتح خاں (بصورت چیک)	۱۰/-/-

نام معطی معہ پتہ	رقم
محترمہ امیر بیگم صاحبہ ہیڈ معلمہ گرلز سکول چک نمبر ۳۴۴ گ-ب	۱/۸/-
" فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ جناب اسماعیل صاحب چک نمبر ۳۴۴	۱/-/-
متفرق معرفت محترمہ امیر بیگم صاحبہ ہیڈ معلمہ صاحبہ "	-/مر/-
محترم جناب محمد حسین صاحب راستہ محلہ معرفت استانی رشیدہ خانم صاحبہ پرائمری محلہ قاریاں (قیمت کھال)	۲/-/-
" میاں غلام مصطفیٰ صاحب محلہ احمد غوث صاحب (قیمت کھال)	۳/مر/-
" چودھری نور محمد صاحب ضلعدار نہر لصیر پور بتوسط چودھری نواب الدین صاحب چک نمبر ۲۵/۷ 5.L تقریب شادی دختر خود	۳/-/-
محترمہ رشیدہ اختر صاحبہ بنت مرزا صفدر علی صاحب متعلمہ جماعت اول مدرسۃ البنات	۲/-/-
" بیگم صاحبہ جناب محمد حسن صاحب نائب تحصیلدار بھونگہ	۲/-/-
محترم جناب نعمت اللہ صاحب انچارج وکٹوریہ پیک ریزو واٹر ہانگ کانگ	۹/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خانصاحب ولی محمد خانصاحب سب انسپکٹر پولیس لاہور	۱۰/-/-
محترم چودھری محمد علی صاحب ہیڈ اسسٹنٹ کمشنرز آفس جالندھر شہر	۱/مر/-
" چودھری محمد فیروز خانصاحب نائب تحصیلدار بندوبست ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۹/-/-
محترمہ شمیم اختر صاحبہ شمیم جالندھری فراہم کردہ ازاں	۱۲۶/-/-
	۳۲۲/۱۲/۶

بمد تعمیر فنڈ ماہ مارچ ۱۹۳۷ء

معرفت جناب ماسٹر عبدالرزاق صاحب II ماسٹر مڈل سکول بامہ بالا

نام معطی معہ پتہ	رقم
محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ محمد سعید صاحب بامہ بالا	-/مر/-
محترم محمد صدیق ولد میاں مستقیم زرگر بامہ بالا تحصیل بلدہ کاٹھ ضلع منٹگمری	-/-/۱۲
" مولاداد خاں ولد محمد خاں قوم لساڑی " " " "	-/-/۵
محترمہ تاج بی بی صاحبہ " " " " "	۱/-/-
محترم امداد علی خاں ولد مولا داد خاں " " " "	۱/-/-
محترمہ نور بھری صاحبہ " " " " "	۱/-/-
" ام جعفر زوجہ محمد امیر خاں صاحب " " " "	۱/-/-
محترم مولوی فقیر محمد صاحب " " " "	۱/مر/-
اہلیہ محترمہ مولوی فقیر محمد " " " " "	۲/مر/-
محترم مولوی محمد صدیق صاحب انگلش ماسٹر " " "	۱/-/-
" لالہ حکم چند صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول " " "	۲/-/-
" سید گلزار شاہ صاحب مدرس " " "	۱/-/-
" مولوی محمد شریف " " " " "	۱/-/-
" محمد عبداللہ " فاضل والا ضلع منٹگمری	۱/-/-
" خان سردار خاں قوم لساڑی بامہ بالا "	۱/مر/-
" منشی سلطان علی صاحب سیکنڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول کوہلہ "	۱/مر/-
" ملک غلام محمد خاں صاحب اول مدرس مدرسہ بامہ زیریں "	۱/-/-
" مولوی غلام حیدر صاحب " چوچک "	۱/-/-
" " اللہ رکھا " مدرس "	۱/-/-
" لالہ جگن ناتھ " " کوہلہ "	۱/-/-

نام معطی معہ پتہ	رقم
محترم سردار خاں اسلم بلوچ باماں بالا تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری	-/-/۱
" مولوی قائم الدین صاحب ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول میانکو "	-/-/۱
محترمہ اقلیماں دختر ملک نذر محمد خانصاحب بلوچ باماں بالا "	۸/-/۱
محترم منشی نشان علی صاحب دوکاندار " "	-/-/۱
محترمہ نور صالح دختر نذر محمد خاں بلوچ " "	-/-/۱
" جنت بی بی والدہ محمد اجمل خان " " "	-/-/۱
محترم ملک نذر محمد خانصاحب " " "	-/-/۱
" " عباس علی ولد میر سرداد خانصاحب " " "	-/-/۲
محترمہ امتہ الرحمٰن اہلیہ عباس علی " " " "	-/-/۱
محترم مولوی فتح الدین صاحب ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول کوہلہ "	-/-/۱
" سردار لال سنگھ صاحب مدرس مدرسہ لویا کہ "	-/-/۱
" مولوی مہر الدین ولی محمد صاحبان مدرسہ ۹ بی ڈی "	-/-/۱
" مسٹر محمد مصطفےٰ خاں بلوچ باماں بالا "	-/-/۱
" چودھری علی محمد صاحب مدرس لوئر مڈل سکول کوہلہ "	-/-/۱
" " محمد رمضان " " " باماں بالا "	-/-/۱
" غلام رسول صاحب جنجوعہ چک ۱۹/۱-۱ ع ل مٹوا ڈاکخانہ رینالہ خورد "	-/-/۱
" چوہدری خیر محمد " سب انسپکٹر بنکس باماں بالا "	-/-/۱
عملہ سکول ۴ بی ڈی غلام رسول والا "	-/-/۲
محترم غلام رسول جنجوعہ چک ۱۹/۱-۱ ع ل مٹور ڈاکخانہ رینالہ خورد "	-/-/۱
" مونڈا ڈاک ہرکارہ موضع کوہلہ "	-/-/۱
" دوست محمد سیال ساکن موضع کوہلہ "	-/-/۱
" اللہ داد طالبعلم جماعت ہفتم مڈل سکول باماں بالا "	-/-/۱
" عبد الرزاق سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول " "	-/-/۱

نام معطی معہ پتہ	رقم
محترم جناب محمد عبد الرحیم صاحب بی اے ۔ ایس اے وی گورنمنٹ ہائی سکول جہلم بمد زکوٰۃ	-/-/۲۰
	۷/۱/-

وظائف فنڈ ماہ مارچ ۱۹۳۷ء

نام معطی معہ پتہ	رقم
محترم چوہدری حق نواز خاں صاحب پروفیسر وٹرنری کالج لاہور (فاطمہ جان سکالرشپ)	-/-/۵
محترمہ مس مریم یوسف علی صاحبہ ۴۸۴۶ عید گاہ اکسٹنشن میسور سٹی (حمیدہ بی بی سکالرشپ ۔ زینب بی بی سکالرشپ) -/-/۵ -/-/۵	-/-/۱۰
محترم چودھری غلام باری سکالرشپ	-/-/۵
	-/-/۲۰

بمد زکوٰۃ وصدقات ماہ مارچ ۱۹۳۷ء

نام معطی معہ پتہ	رقم
محترم جناب عبد الغنی خاں صاحب ہیڈ کلرک دفتر اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ چاغی ۔ نوشکی	-/-/۱۰
محترمہ مسز ایس اے شیخ سٹیڈ انچارج این ۔ ڈبلیو ۔ آر ۔ وزیر آباد	-/-/۵
" بنت محمد یعقوب خاں صاحب خزانچی ریاست ممدوٹ جلال آباد	-/۲/۳
" ہمشیرہ صاحبہ منشی سردار محمد صاحب کاتب کھرلہ کنگرہ (صدقہ)	-/-/۳
" " " " (ایک اس بکرا) صدقہ	-/-/۹
محترم چوہدری سلطان علی خانصاحب انسپکٹر ٹیلیگراف کراچی (بمد زکوٰۃ ۔ صدقہ -/-/۷ -/-/۳)	-/-/۱۰
	-/۲/۴۰

صندوقچی ماہ مارچ ۱۹۳۷ء

از کارنگیراں بابو شیخ حاجی مہر علی احمد علی صاحبان جنرل مرچنٹس انارکلی بازار جالندھر شہر ۹/۴/۳

حسابات آمد و خرچ انجمن مدرستہ البنات جالندھر بابت ماہ جنوری فروری مارچ ۱۹۳۷ء

نام معطی معہ پتہ	جنوری	فروری	مارچ
محترم ڈاکٹر مرزا حمید اللہ بیگ صاحب جالندھر چھاؤنی	۲/-/-	-	-
" شیخ حبیب الٰہی صاحب کلرک آف دی کورٹ سینئر سب جج	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" مرزا فیض اللہ بیگ صاحب ریڈر سشن کورٹ جالندھر شہر	[illegible]	۱/-/-	۱/-/-
" شیخ عبد اللطیف صاحب ریکارڈ کیپر " "	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
" چودھری شاہ ولی " بی اے انگلش کلرک " "	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" خانصاحب شیخ غلام محی الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" منشی نذیر حسین صاحب کچہری منصفی	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" حکیم عبد الرحیم " بازار پنج پیر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" بابو غلام محی الدین " شملوی کلرک سنٹرل بنک	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" منشی نذیر حسین " محلہ قرار خاں	دو ماہ ۲/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" چودھری محمد بشیر " کلرک ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" خان نیاز محمد خانصاحب اکونٹنٹ دفتر ڈپٹی ڈائرکٹر محکمہ زراعت جالندھر شہر	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" منیجر جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر	۱/-/-	-	۱/-/-
" ڈاکٹر غلام محمد صاحب کیپٹن پنشنر رستہ محلہ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" " چودھری رحیم بخش صاحب لدھیانہ	۱/-/-	۱/-/-	-

نام معطی معہ پتہ	جنوری	فروری	مارچ
محترم بابو محمد اسماعیل صاحب محلہ کھو لارائے	-/۸/-	-/۸/-	-
" ماسٹر میراں بخش صاحب ہیڈ ٹیچر ایم بی سکول ریلوے روڈ	-/۲/-	-/۴/-	-/۴/-
" چودھری غلام احمد صاحب شیر فروش رستہ محلہ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" میاں عبد الکریم عبد اللطیف صاحبان سوداگران چرم ریلوے روڈ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" شیخ رحیم بخش صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس رستہ محلہ	-/۴/-	-	-
" میاں محمد طالب حسین صاحب سوداگر چوب عمارتی ریلوے روڈ	-/۵/-	-/۵/-	-/۵/-
" چودھری عبد الکریم صاحب مٹھائی فروش چوک سوداں	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
" شیخ سردار محمد غلام جیلانی صاحبان کیپ مرچنٹس بازار شیخاں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" ماسٹر غلام نبی صاحب غازی بی اے آنرز بی ٹی گورنمنٹ ہائی سکول	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
محترمہ مس قریشی صاحبہ انسپکٹرس آف سکولز	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
محترم میاں ولی بہادر صاحب سوداگر چرم ریلوے روڈ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" بابو شہاب الدین صاحب ریکارڈ کیپر میونسپل کمیٹی جالندھر شہر	دو ماہ ۱/-/-	-/۸/-	-
" صاحبزادہ معراج الدین صاحب شامی سٹینو گرافر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر	۱/-/-	-	۱/-/-

نام معطی معہ پتہ	جنوری	فروری	مارچ
محترم میاں غلام مصطفیٰ اکبر دین صاحبان صراف محلہ قرارخاں جالندھر شہر	دو ماہ ۲/-/-	۱/-/-	-
محترمہ بیگم صاحبہ خان بہادر خان عبدالمجید خان صاحب بستی باباخیل	۵/-/-	۱/-/-	۱/-/-
محترم حافظ عبدالرزاق صاحب دفتر ریلوے بورڈ نئی دہلی	۳/-/-	۳/-/-	۳/-/-
" محمد خلیل صاحب " " "	۱/-/-	۱/۸/-	۱/۸/-
" منشی کریم بخش " ڈیپارٹمنٹ آف انڈسٹریز اینڈ لیبر نئی دہلی	۲/-/-	۲/-/-	۲/-/-
" بابو نیاز علی صاحب محلہ قرارخاں بتوسط مولوی برکت علی صاحب میونسپل کمشنر	دو ماہ ۲/-/-	دو ماہ ۲/-/-	۱/-/-
" بابو نظام الدین صاحب ٹرین کلرک ریلوے سٹیشن جالندھر	-/۴/-	-/۴/-	-
" مستری محمد حسین " محلہ باغ شیخ کرم بخش	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
" مولوی محمد یعقوب محمد ابراہیم صاحبان بازار صابو گراں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" شیخ نذر محمد صاحب دوکاندار رینک بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" ڈاکٹر عباس علی صاحب قریشی محلہ سیداں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" بابو محمد حسین صاحب ماہر فن عمارات و نقشہ جات محلہ سیداں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" " ضیاء الحق احمد صاحب محلہ پکا باغ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" مولوی محمد عبداللہ " ہیڈ سگنیلر ریلوے سٹیشن جالندھر شہر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" بابو زین العابدین صاحب " " "	-/۴/-	-/۴/-	-
" بابو عبدالرحیم " پارسل کلرک " "	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" مولوی محمد خلیل " دوکاندار اٹاری بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" خان محمد اسحاق خاں " بستی شیخ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" ملک محمد امین " چوک امام ناصرالدین صاحب	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-

نام معطی معہ پتہ	جنوری	فروری	مارچ
محترم ملک عبدالغفور عبدالشکور صاحبان چوک امام ناصرالدین صاحب	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" مہر نور محمد صاحب کوٹ فضل کریم خاں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" چودھری احمد علی " ہیڈ کانسٹیبل کوتوالی	-/۴/-	-	-
" بابو حاجی مہر علی احمد علی صاحبان جنرل مرچنٹس اٹاری بازار	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" منشی برکت علی صاحب مہر دارالاتقا مدرسۃ البنات	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" بابو عبدالحق " پوسٹل کلرک چھاؤنی جالندھر	دو ماہ -/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
" خواجہ محمد اسماعیل صاحب سوداگر چرم بستی نو	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
" جناب الحاج محمد یوسف خان صاحب اسمبلی رپورٹر ۱۰ ایبی روڈ نئی دہلی	۵/-/-	۵/-/-	۵/-/-
عالیجناب نواب فخر یار جنگ خان فخر الدین احمد خان صاحب فائننس ممبر حیدرآباد دکن	سہ ماہ ۱۵/-/-	-	-
محترم چودہری امام الدین صاحب کلاتھ مرچنٹ اٹاری بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" سید انور علی شاہ " بی اے آنرز بی ٹی اے ڈی آئی آف سکولز زیرہ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" ڈاکٹر عطا محمد صاحب انڈیا فارمیسی ہاؤس محلہ پکا باغ روڈ جالندھر شہر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
" میاں محمد بشیر صاحب محلہ قرارخاں	۱/-/-	-	۱/-/-
" " عظیم بخش " "	سہ ماہ -/۱۲/-	-	-
" مستری طفیل محمد "	-/-/-	-	-
" بابو فیروز الدین "	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
" مستری محمد اسحاق " انجن شیڈ	-/۴/-	-	دو ماہ -/۸/-
" " الہ بخش " "	دو ماہ -/۸/-	-	-/۴/-

محترم مستری محمد یوسف صاحب انجمن شیڈ	[illegible]	-	[illegible]
؍؍ ؍؍ محمد الدین ؍؍ ؍؍ لیمپ مستری ؍؍	[illegible]	-	[illegible]
؍؍ ؍؍ قطب الدین ؍؍ انجن شیڈ	[illegible]	-	-
؍؍ ؍؍ عابد الرحیم ؍؍ ؍؍	[illegible]	-	[illegible]
والدہ محترمہ محمد لسیں ؍؍ چندہ چار ماہ	[illegible]	-	-
محترمہ بابو غلام محمد ؍؍ پنشنر محلہ پنج پیر	[illegible]	[illegible]	-
؍؍ مولوی انتظام الرحمٰن ؍؍ رستہ محلہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چودھری رحیم بخش ؍؍ میوہ فروش بازار امام ناصر الدین	[illegible]	-	-
؍؍ منشی سردار محمد ؍؍ کاتب دروازہ سیداں	[illegible]	[illegible]	[illegible]
والدہ محترمہ میاں عبد المجید ؍؍ رئیس اعظم جالندھر شہر	-	[illegible] (دو ماہ)	[illegible]
محترم میر غلام رسول صاحب نزد اسلامیہ ہائی سکول اچھرہ ۔ لاہور (دو ماہ)	-	[illegible]	-
؍؍ محمد ابراہیم صاحب ۔ لکھنؤ شرک نکودر	-	[illegible]	-

محترم چودھری بابو محمد حسین صاحب منیجر زراعتی فارم	-	[illegible]	[illegible]
؍؍ خان غلام جیلانی خان صاحب دفتر کمشنری	-	[illegible] (دو ماہ)	-
؍؍ ماسٹر علی محمد صاحب ٹیلر نیلے محل	-	[illegible] (دو ماہ)	-
؍؍ ڈاکٹر چودھری بدر الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن	-	[illegible] (دو ماہ)	[illegible]
؍؍ بابو غلام مصطفیٰ صاحب محلہ قرار خاں	-	[illegible] (دو ماہ)	[illegible]
؍؍ چودھری غلام جیلانی ؍؍ ناظر کمشنری آفس	-	-	[illegible] (دو ماہ)
؍؍ بابو بشیر احمد صاحب سٹینوگرافر دفتر انسپکٹر آف سکولز	-	-	[illegible] (ست ماہ)
؍؍ منشی عبد الحق ؍؍ جنرل برقی پریس ریلوے روڈ	-	-	[illegible]
؍؍ شیخ عبد الرحمٰن ؍؍ عاقل پوسٹ ماسٹر چھاؤنی جالندھر	-	-	[illegible]
؍؍ بابو برکت علی صاحب محلہ قرار خاں	-	-	[illegible]
محترمہ مکرمہ بیگم صاحبہ مہر بانو بیگم صاحبہ مزنگ عـا ۔ لاہور (چندہ سالانہ)	-	-	[illegible]
	[illegible]	[illegible]	[illegible]

گوشوارہ آمدنی انجمن مدرسۃ البنات جالندھر شہر بابت ماہ جنوری فروری مارچ ۱۹۳۷ء

نام ماہ	عطیات	صندوقچی	چندہ ماہوار	زکوٰۃ	تعمیر فنڈ	وظائف فنڈ	رسالہ پیام اسلام	رسالہ مسلمہ	فروخت کتب	دار الاقامہ	رقم پائی	رقم آنے	رقم روپے
جنوری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	-	[illegible]	۶	۱	۱۱۲۶
فروری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	-	[illegible]	۹	۱۰	۸۹۵
مارچ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	-	[illegible]	۳	۱۳	۹۲۴
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	-	[illegible]	۶	۹	۲۹۴۶

نقشہ اخراجات انجمن مدرستہ البنات جالندھر شہر بابت ماہ جنوری فروری مارچ ۱۹۳۷ء

نام ماہ	لائبریری	تنخواہ ملازمین مدرسہ	متفرق خرچ انجمن	کرایہ بلڈنگ مدرسہ	کرایہ بلڈنگ دارالاقامہ معہ دیگر متفرق	وظائف فنڈ مدرسہ	زکوٰۃ و صدقات	کلہ دفتر انجمن	متفرق خرچ انجمن	رسالہ پیام اسلام	رسالہ مسلمہ	تعمیر و مرمت	رقم پائی	رقم آنے	رقم روپے
جنوری	۱/۱/۰	۲۴۴/۸/۰	۲/۸/۹	۴۲/۸/۰	۲۴۵/۸/۰	۲۴/۰/۰	۲۲/۰/۰	۸/۸/۰	۱۲/۴/۶	۵۴/۸/۰	۲۶۴/۱۰/۹	۱۲۵/۰/۳	۳	۱	۲۴۸۲
فروری	۲۴/۳/۶	۳۴۶/۵/۶	۲/۰/۰	۴۲/۸/۰	۱۶۲/۱۰/۹	۲۳/۰/۰	۲۲/۰/۰	۸/۰/۰	۴۲/۱۲/۰	۵۴/۴/۰	۲۲۸/۹/۰	-	۹	۸	۹۵۲
مارچ	۱/۱/۰	۳۲۴/۵/۹	۰/۱۰/۹	۵/۲/۰	۱۱/۱۱/۰	۲۲/۰/۰	۲۲/۰/۰	۱۰/۰/۰	۶/۵/۹	۵۵/۵/۹	۲۵۴/۲/۰	۰/۲/۰	۰	۹	۹۳۷
میزان	۱۲/۵/۶	۹۱۵/۳/۳	۹/۳/۶	۱۳۶/۸/۰	۴۲۰/۳/۹	۹۹/۰/۰	۶۶/۰/۰	۲۵/۸/۰	۱۲۶/۴/۳	۱۶۴/۳/۹	۷۵۴/۷/۹	۱۲۵/۳/۳	۰	۳	۴۳۷۲

گوشوارہ آمد و خرچ انجمن مدرستہ البنات جالندھر شہر بابت ماہ جنوری فروری مارچ ۱۹۳۷ء

آمدنی

	پائی	آنے	روپے
آمدنی سہ ماہی چہارم	۶	۹	۲۹۶۶
بقایا سہ ماہی سوم معہ امانات	۳	۱۴	۳۳۴۷
میزان کل	۹	۷	۶۳۱۴

خرچ

	پائی	آنے	روپے
خرچ سہ ماہی چہارم	۰	۳	۴۳۷۲
واپسی امانت	۰	۲	۱۸۷
"	۹	۱۴	۰
"	۴½	۵	۵۵
سابقہ بنام انجمن	۲	۱۰	۴۰۹
بقایا حال معہ امانات	۳½	۲	۱۳۸۹
میزان کل	۹	۷	۶۳۱۴

نورالدین بٹ جنرل سیکرٹری انجمن مدرستہ البنات

لڑکیوں اور عورتوں کو کپڑوں کی سلائی کا طریقہ سکھلانے والی بہترین کتاب

استاد درزیاں

یہ وہ کتاب ہے کہ جس کو موجودہ زمانے کے ہر فیشن کا کپڑا سینے اور کاٹنے والے ایک نہایت ہی مشہور اور کاریگر درزی نے مرتب کیا ہے۔ اس کتاب میں ہر قسم کے مردانہ اور زنانہ اور بچوں کے کپڑوں کے نام لینے اور کپڑے کی کاٹ اور کپڑے کی بناوٹ اور سینے کے طریقے نقشے دے کر اور انچوں کے نشان لگا کر ایسے آسان طریقے سے بتائے ہیں کہ معمولی لکھی پڑھی بیبیاں اور لڑکیاں اس سے بآسانی ہر قسم کا کپڑا تیار کر سکتی ہیں۔ ہر کپڑے کی تیاری کے طریقے بتلا کر تصویر دیکھ پہنا کر دکھایا گیا ہے۔ سائز کلاں قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصولڈاک۔

فہرست کتب وجنتری ۱۹۳۷ء مفت۔

منیجر قریشی بک ایجنسی فاروق گنج ۔ لاہور

ضرورت رشتہ

ایک بیوہ قوم پٹھان بعمر ۲۴ یا ۲۵ سال خاندانی، تعلیم یافتہ، باسلیقہ کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ خواستگار کی عمر تیس بتیس سال کی ہو اور برسر روزگار ہو۔ ذات خواہ سید، مغل، پٹھان یا شیخ ہو خط وکتابت صیغہ راز میں رکھی جائے گی۔

منیجر "رسالہ مسلمہ" جالندھر شہر

شرح نامہ اشتہارات "مسلمہ"

۱۔ ٹائٹل پیج کا بیرونی حصہ ۔ سالم صفحہ	سالانہ	۱۵۰	
" " "	ماہوار	۱۵	
" " نصف صفحہ	سالانہ	۸۰	
" " "	ماہوار	۸	
" " چوتھائی صفحہ	سالانہ	۴۵	
" " "	ماہوار	۴	۸
۲۔ اندرونی حصہ ۔ سالم صفحہ	سالانہ	۱۰۰	
" " "	ماہوار	۱۰	
" " نصف صفحہ	سالانہ	۵۵	
" " "	ماہوار	۶	
" " چوتھائی صفحہ	سالانہ	۳۰	
" " "	ماہوار	۳	۸
۳۔ اندرونی صفحات ۔ سالم صفحہ	سالانہ	۸۰	
" " "	ماہوار	۸	
" " نصف صفحہ	سالانہ	۴۵	
" " "	ماہوار	۴	۸
" " چوتھائی صفحہ	سالانہ	۳۰	
" " "	ماہوار	۳	
" " چوتھائی صفحہ سے کم اشتہار کی اجرت	سالانہ کم از کم	۲۰	
" " "	ماہوار	۲	

اشتہار برائے شادی کم از کم چار روپے فی اشاعت

آپکے پڑھنے کی کتابیں

پانصد در نادر یا بزرگونکی باتیں ۔ ۹۰ مشہور و معروف اولیاء وعلمارکرام کے (۵۰۰) اقوال واکرام زمانہ کے لحاظ سے منتخب کئے گئے ہیں سیرت واخلاق کے اعلیٰ اصول دنیا وعقبےٰ کی ترقیات کے طریقے ظاہری وباطنی کامیابیوں کے طریقے اور صحیح ووسیع علم وعمل کے نمونے مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کے لئے فائدہ مند ہیں۔ قیمت علاوہ محصولڈاک وغیرہ ۸؍ ۔

افغان بادشاہ ۔ امان اللہ خاں کی زندگی کا روشن پہلو جس کی بدولت اسے مغربی سلطنتوں نے سر پر اٹھایا۔ معراج ترقی کی ایک مثال ہے قیمت رعایتی علاوہ محصولڈاک ۱۲؍ ۔

انقلاب افغانستان ۔ امان اللہ خاں کی زندگی کا تاریک پہلو۔ جس نے اسے تاج وتخت سے محروم کرکے عیسائیوں کی پناہ میں جا چھپایا۔ عبرت کی ایک دردناک مثال ہے۔ بچہ سقہ کی حکومت کے دردناک حالات بھی ہیں ساتھ ہی نادرخاں بادشاہ مرحوم کی خوبیوں پر خوب روشنی ڈالی گئی ہے اور یہی کتاب کا جزو عظیم ہے۔ افغان بادشاہ اور یہ کتاب دونو فاضل مصنف کے افغانستان میں ۲۱ سالہ تجربے اور چشم دید حالات کا آئینہ ہیں۔ قیمت اعلیٰ تین روپے اوسط دو روپے۔

نادر اردو قاعدہ ۔ یورپ وامریکہ کے صوتی طبیعی قواعد کا جامع چند مہینوں میں صحیح لکھنے پڑھنے کے قاعدے معلوم ہو جاتے ہیں۔ قیمت قواعد ۶؍ ۔ قاعدہ مسلم ۲؍ ۔

یہ سب کتابیں جناب خان محمد حسین خان صاحب نصا سابق ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن افغانستان کی تصانیف ہیں

مینیجر کتب خانہ انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر

لنڈن سے مس مارگیری کلارک

فیسرین رجسٹرڈ

کے متعلق تحریر فرماتی ہیں۔ جناب من میں نے فیسرین کے استعمال سے اپنے کیلوں کو دور کیا ہے جو ویکسین کے علاج سے بھی دور نہ ہو سکے تھے" (ترجمہ انگریزی چٹھی) دیکھیے اہل مغرب بھی "فیسرین" کی تعریف کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ واقعی کیلوں، چھائیوں، دھبوں، بدصورتی، پھنسیوں، چہرے اور جلد کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

نوٹ:۔ اہل پشاور ایم اے حکیم ڈرگسٹس اینڈ جنرل مرچنٹس سے خرید فرمائیں۔

(۲) **فیسرین سنو**: سنو سے بڑھ کر کوئی سنو نہیں۔ یہ جلد کو ملائم کرتی ہے دن کے سنگار اور محافظت حسن کیلئے خوشبودار فیسرین خوبصورتی کو بڑھاتی ہے جلن کو دور کرتی ہے۔ فیسرین رجسٹرڈ کے ساتھ اس کا استعمال از حد مفید ہے۔ قیمت ۸؍ محصولڈاک بذمہ خریدار

(۳) **فیسرین آٹو**: یہ روح پرور اور جانفزا فرحت بخش عطر ہماری تازہ ایجاد ہے۔ قیمت چھوٹا سائز ۸؍ بڑا سائز ایک روپیہ۔ اگر فیسرین وغیرہ کے ساتھ منگوایا جائیگا تو محصولڈاک نہ لگیگا۔

(۴) **عورتوں کی تندرستی کی محافظ**

یوٹرون رجسٹرڈ

(۱) طبقہ نسواں کی خاص بیماریوں کا خاص علاج ہے (۲) بیقاعدگی اور اسکی خرابیوں کو دور کرتی ہے (۳) تمام زنانہ پوشیدہ اور پرانی امراض کا یقینی علاج ہے۔ (۴) زرد اور لاغر عورتوں کے لئے مقوی ہے (۵) دردسر۔ کمر۔ پیڑو کے درد کو پہلی ہی خوراک سے آرام ہو جاتا ہے۔ خوراک قلیل ذائقہ شیریں۔ قیمت دو روپیہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

فیسرین فارمیسی مکتسر فیروزپور ۔ پنجاب

[illegible]

[illegible]

ترجمان القرآن

قرآن مجید کی عربی عبارت کو سمجھنے کیلئے اور اس کے ایک ایک لفظ کا مطلب یاد کرنے کیلئے یہ ترجمہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے بچے بچیاں اس کے ذریعے قرآن فہمی کی استعداد پیدا ہو گئی ہے۔ ترتیب اس ترجمہ کی حسب ذیل ہے۔

سطر اول میں کلام الٰہی کی آیت۔ دوسری میں آیت کے الفاظ کو الگ الگ کر کے لکھا گیا ہے۔ تیسری سطر میں ہر لفظ کے جدا جدا معنے۔ چوتھی سطر میں بامحاورہ ترجمہ ہے۔ زیادہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کی خوبیاں مزید نظر کرنے سے خود عیاں ہو جائیں گی۔

فی الحال اس کے پہلے تین پارے شائع ہو چکے ہیں۔ آپ اپنا نام درج رجسٹر کرا دیجئے تاکہ باقی پارے طبع ہوتے ہی پہلے آپ کی خدمت میں بھیجے جائیں۔ ہدیہ فی پارہ ۸ر۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ چوتھا پارہ زیر طبع ہے۔ جلد چھپ جائیگا۔ انشاءاللہ۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

وَ اِذْ	قُلْنَا	لِ	اَلْ	مَلٰئِکَۃِ	اُسْجُدُوْا	لِ اٰدَمَ
اور جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے			سجدہ کرو	آدم کو

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اَبٰی

فَ	سَجَدُوْا	اِلَّا	اِبْلِیْسَ	اَبٰی	وَ
تو ان سب نے سجدہ کر دیا		چھوڑ کر	ابلیس کو	اس نے نہ مانا	اور

تو ان سب نے سجدہ کر دیا بجز ابلیس کے اس نے منہ پھیر دیا

وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ

اِسْتَکْبَرَ	وَ	کَانَ	مِنَ	اَلْکٰفِرِیْنَ	۳۴
اپنی بڑائی چاہی	اور	ہو گیا	میں سے	کافروں	۳۴

اپنی بڑائی چاہی اور کافروں میں سے ہو گیا (۳۴)

وَقُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَ

وَ	قُلْنَا	یَا اٰدَمُ	اُسْکُنْ	اَنْتَ	وَ
اور	ہم نے کہا	اے آدم	بس	تو	اور

اور ہم نے کہا اے آدم تو اور تیری جورو

زَوْجُکَ الْجَنَّۃَ وَکُلَا مِنْهَا

زَوْجُ	کَ	اَلْجَنَّۃَ	وَ	کُلَا	مِنْ هَا
جورو	تیری	اس باغ میں	اور	کھاؤ	اس میں سے

(دونوں) اس باغ میں رہا کرو اور اس میں سے کھاؤ

پیام اسلام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پیام اسلام [illegible]

پیام اسلام [illegible]

پیام اسلام [illegible]

پیام اسلام [illegible]

پیام اسلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] پنجاب

سلسلہ نمبر [illegible]

[illegible]

عورتوں اور بچیوں کا تبلیغی و تعلیمی رسالہ

ماہنامہ

مسلمہ

مدیرہ : [illegible]

[illegible]

ناشر : انجمن اشاعت اسلام [illegible]

[illegible]

چند گزارشات

خریداروں کی خدمت میں:-

۱- مسلمہ ہر انگریزی مہینے کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

۲- رسالہ نہ پہنچنے کی شکایت ۲۰ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئے۔ اس کے بعد شکایت رفع نہ ہو سکے گی۔

۳- منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر پتہ ضرور لکھیے گا۔

۴- کسی امر کا جواب طلب کرنا ہو تو پانچ پیسے کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجنا چاہئے۔

۵- خط و کتابت میں خریداری نمبر ضرور دیا جائے ورنہ شکایت کا ازالہ نہ ہو سکنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

مضمون نگاروں کی خدمت میں:-

یہ رسالہ چونکہ عورتوں و بچیوں سے متعلق ہے۔ اس لئے ہر امر میں شرافت و تہذیب کو مدنظر رکھا جائے۔

۲- زبان صاف اور سلیس ہونی چاہئے۔

۳- روایت ہمیشہ صحیح ہونی چاہئیں

۴- مضمون مختصر ہو۔

۵- مضمون واپس منگانا ہو تو ٹکٹ بھیجیے گا۔

۶- پورا پتہ لکھیے گا ورنہ مضمون درج نہ ہو سکے گا۔

اشتہار دینے والوں کی خدمت میں:-

۱- کوئی اشتہار جو تہذیب و حیا کے خلاف ہوگا نہ لیا جائیگا

۲- کسی چیز کا اشتہار دینے سے پہلے ادارے کو اس چیز کے مفید ہونے کا یقین دلانا ضروری ہے۔

۳- اجرت بہر حال پیشگی۔

جنرل برقی پریس ریلوے روڈ جالندھر شہر میں چھپ کر محمد احمد خاں ذاکر پرنٹر پبلشر کے اہتمام سے دار القرآن سے شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مُسلِمہ جالندھر شہر

جلد ۵ فروری ۱۹۳۷ء - محرم الحرام ۱۳۵۶ھ نمبر ۹

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوٹ: انجمن مدرسۃ البنات کے سالانہ جلسوں کی تاریخ و دلائل کے متعلق دیکھو آخر صفحہ ۱۸

مدرسۃ البنات

مدرسۃ البنات میں کھیلوں کے مقابلے

بیس فروری کا دن کیسا اچھا اور کتنا سہانا وقت تھا۔ یہ تاریخ مکتب میں کھیلوں کے مقابلے کیلئے مقرر تھی۔ طالبات بیچوں کی خوشی اور جشن کے شوق میں نو بجے صبح ہی حاضر ہوگئیں۔ ان کے ہشاش بشاش چہروں پر امید و رجا کی ملی جلی کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

ساڑھے نو بجے بعض طالبات کی والدات محترمات اور دیگر معزز خواتین تشریف فرما ہوئیں۔ حمد باری تعالیٰ اور حاضری کے بعد کھیل شروع ہوئے۔

سب سے پہلے "بازسے چڑیا کا بچ کے نکلنا" کا کھیل جماعت اول (ادنیٰ) کی معصوم اور بھولی بھالی طالبات نے دکھایا۔ عزیزی رفیق احمد پیر بخش اول انعام کا مستحق ہوا۔ دوسرا درجہ پر عزیزہ نور فضل محمد آئی اور سوم عزیزہ کوثر بانو۔

اس کے بعد اعلیٰ جماعت نے دوڑتے ہوئے سلیٹوں پر نام لکھکر اپنی اپنی جگہ پر پہنچنے کا دلچسپ کھیل دکھایا۔ عزیزہ سکینہ نبی بخش اول آئی۔ عزیزہ ثریا اقبال حبیب احمد (بورڈر) دوم آئی۔ عزیزہ خدیجہ ولایت شاہ سوم۔

جماعت دوم کی طالبات نے ایک دلکش و دلچسپ نظم (عربی) کے ساتھ رسی پھاندی۔ عزیزہ خالدہ خانم حبیب احمد بورڈر نے اول انعام عزیزہ خورشید بیگم نور محمد نے دوسرا انعام جیتا اور سوم آنے والی دو طالبات تھیں۔ عزیزہ منصور فضل حق (بورڈر) اور عزیزہ سلیمہ خلیل شاد (بورڈر)۔

جماعت سوم کی طالبات نے گھنٹی کی آواز پر دوڑتے ہوئے اپنی کرسی پر بیٹھنے کا بہت ہی دلچسپ کھیل دکھایا۔ اور مفصلہ ذیل نتیجہ رہا۔ اول عزیزہ اکبری خانم حمید علی۔ دوم عزیزہ بشیرہ یوسف اور سوم عزیزہ خیر النساء قاضی اکبر خاں (بورڈر)۔

جماعت چہارم نے دوڑتے ہوئے سوئی میں دھاگا پرو دیا۔ عزیزہ اقبال عبد المجید اول آیا۔ عزیزہ حمیدہ علی بخش دوم آئی۔ عزیزہ مجیدہ روشن بیگ سوم آئی۔

جماعت ہشتم تا پنجم کی مختلف طالبات مندرجہ ذیل کھیلوں میں شامل ہوئیں۔ باسکٹ بال ٹیم۔ بیڈمنٹن ٹیم اور مشکلات سے گذرنا۔

سب سے پہلے باسکٹ بال ٹیم نے اپنا کھیل دکھایا اور سرخ ٹیم کی مندرجہ ذیل طالبات نے دو گول پر مخالف ٹیم کو جیت کر چاندی کا کپ انعام میں حاصل کیا۔

عزیزہ سلطانہ خانم شاہ محمد خاں۔ عزیزہ بشریٰ خانم فضل الٰہی خاں عزیزہ رقیہ بیگم محمد لطیف (بورڈر) عزیزہ نسیمہ بیگم شیر محمد۔ رشیدہ بیگم روشن بیگ وحیدہ سلطانہ روشن بیگ۔ افتخار سلطانہ محمد شفیع

اس کے بعد بیڈمنٹن ٹیم کا کھیل ہوا اور عزیزہ خورشید انور محمد شریف

اور عزیزہ مجیدہ بیگم چراغ الدین بورڈر زاور عزیزہ بلقیس جان گل محمد خان اور سرور محبوب بخش نے ایک گیم پر جیت کر چاندی کا کپ انعام پایا۔

بعد ازاں "مشکلات سے گذرنا" کا دلچسپ کھیل ہوا اور مندرجہ ذیل طالبات نے اول دوم سوم انعام حاصل کئے۔

اول عزیزہ ذکیہ تاج الدین۔ دوم عزیزہ حمیدہ اسد اللہ۔ سوم آنے والی عزیزہ ممتاز خانم امین الدین خان اور عزیزہ جمیلہ انور احمد (بورڈر)۔ تقریباً تین بجے یہ پر کیف جان پرور تقریب ختم ہوئی۔ اسکے بعد اس سے زیادہ شاندار نظارہ تقسیم انعامات کے اوقات کا تھا۔ یہ جلسہ بصدارت جناب بیگم صاحبہ شیخ عبد الحمید اقبال بی اے ایل ایل بی وکیل شروع ہوا۔

محترمہ موصوفہ مدرسہ کی محسنات میں سے ہیں آپ نے دست خاص سے سب بچیوں کو انعام دئے۔ حاضرات محترمات انعام حاصل کرنے والی بچیوں کو جس ذوق وشوق اور محبت سے دیکھتی تھیں اس کا صفحۂ قرطاس پر لانا ممکن نہیں۔ افتتاح جلسہ پر بیگم صاحبہ موصوفہ نے اپنی جیب سے پانچ روپیہ بچیوں کی مٹھائی کیلئے مرحمت فرمائے محترم جناب غلام محمد صاحب گوہیر (مقیم ایران) م:

دارالاقامہ میں عیدالاضحیٰ: اس موقعہ پر مدرسہ میں تقریباً ایک ہفتہ کی تعطیلات تھیں مگر سالانہ امتحان قریب ہونے کی وجہ سے تمام کی تمام بورڈر طالبات دارالاقامہ میں قیام پذیر رہیں اور انھوں نے عید کا روز بہت اہتمام اور نہایت مسرت و شادمانی سے بسر کیا اور اپنی سہیلیوں کے ساتھ چہل پہل میں شامل ہو کر والدین اور عزیزوں کی یاد بھی دلوں سے محو کر بیٹھیں۔

دارالاقامہ میں نمازِ عید: نمازِ عید محترمہ زبیدہ حافظ صاحبہ نے باجماعت پڑھائی اور بعد نماز ایک مختصر لیکچر دیا۔ مدرسہ بند ہونے سے ایک روز پیشتر تمام طالبات ومعلمات کے مجمع میں عالیجناب بانی مدرسۃ البنات نے ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی جس میں قربانی کی تاریخ اسکے مقاصد اور فوائد پر روشنی ڈالی اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی مبارک زندگی سے طالبات مدرسۃ البنات کو والدین کی اطاعت کا سبق سکھایا اور ان سے اقرار لیا کہ وہ ہمیشہ اپنے والدین ومعلمات کی فرمانبردار اور اطاعت گذار رہیں گے۔

نظام سلور جوبلی: ۲۶ر فروری کو سلطان العلوم ہز اگزالٹڈ ہائینس میر عثمان علیخاں نظام حیدرآباد کی سلور جوبلی کی خوشی میں مدرسہ میں تعطیل رہی

حضرت نظام خلد اللہ ملکہ نے علاوہ اپنی مملکت حیدرآباد دکن میں علم وفن کی اشاعت کے ہند وبیرون ہند میں جس قدر خدمت ملک وملت کی ہے اس نے آج ایک جہان کو اپنے بازوئے احسان سے مسخر کر رکھا ہے۔ مدرسۃ البنات بھی ممدوح کی سلور جوبلی پر سب اہل عالم کیساتھ دست بدعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس آفتاب فیوض کو قیامت کے آفتاب کے طلوع تک زندہ رکھے۔

امتحان: مدرسۃ البنات میں سالانہ امتحان مورخہ ۱۳ر مارچ سے شروع ہو جائیگا۔ اور اسی ماہ میں نتائج وغیرہ مرتب ہوکر یکم اپریل سے نئی جماعت بندی ہو جائیگی۔

مندرجہ ذیل مضامین اور نظمیں شائع نہونگی

(۱) "میکش" (۲) گلہائے عقیدت (۳) مفید باتیں جالندھر (۴) پیارے چچا کا خط بھتیجی کے نام (۵) عورت کے قلم سے عورت کی توہین (۶) پہیلیاں (۷) دعا جالندھر

م:- نے اس مد میں بیس روپے عطا فرما کر اس تقریب کی بنیاد ڈالی۔ جزاھما اللہ جزاءً جزیلا

اسلام اور اس کے معنی

(از جناب حبیب اللہ خاں سالاری پانی پتی بھٹنڈہ)

اسلام: اسلام کے معنی امن اور اطاعت ہیں۔ اسلام وہ مذہب ہے جس نے دنیا کو صلح و آشتی امن چین کی زندگی بسر کرنے کا پیام اور واحد خدا کی اطاعت کا سبق دیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ قیام امن کی کیا صورت ہے؟ امن و آرام اسی وقت نصیب ہو سکتا ہے جسوقت کہ ہم خالق کی طاعت میں سرگرم عمل ہوں اور اس کی مخلوق سے ہمدردی و رواداری محبت اور پیار کا برتاؤ کریں۔ اس طرح سے ہمارا دین بھی سدھر سکتا ہے اور دنیا بھی بہتر بن سکتی ہے جو صحیح تعلق باللہ سے احکام خداوندی بجالاتا ہے وہ اس کا محبوب بن جاتا ہے اور محبوب کے لئے آرام ہی آرام ہوا کرتا ہے۔ پس اسلام پیام امن اور باعثِ رحمت ہے۔ صرف اسلام ہی وہ مذہب ہے جو ہماری فلاح و بہبود۔ دوستی و محبت۔ امن چین۔ دنیاوی و دینی آرام کا ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ اسلام کو دیکھئے محبت ہوگی۔

محمد: آپ پیغمبر اسلام ہیں۔ آپکے پیرو دوسرے پیغمبروں کی طرح آپ کی انتہائی عزت کرتے ہیں مگر پرستش نہیں۔

صرف خدا: پرستش صرف خدا کے لئے ہے۔ مسلمان واحد مولیٰ کا پجاری اور اسکی وحدانیت کا قائل ہے۔ اسی کو معبود اور مسجود سمجھتا ہے۔ اسی کو سب چیز کا خالق و مالک جانتا ہے۔

قرآن: یہ صحیفۂ اسلام ہے۔ جو خدا کے حبیب محمدؐ پر ۲۳ سال تک عربی زبان میں نازل ہوتا رہا۔ آپ کے پیرو آپ کو اپنا رفیق کشتی کا کھیون ہار۔ دوست اور یار سمجھتے ہیں مگر اکثر مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ

"زبان یار ترکی و من ترکی نمے دانم"

صحیح نام: اسلام کے سچے پرستاروں کا صحیح نام مسلمان ہے۔ مسلم کو محمڈن (محمدی) کہنا سخت غلطی ہے کیونکہ مسلمان اسلام کا پجاری ہے محمدؐ کا پجاری نہیں۔

اسلام کی عمارت: خدا کی وحدانیت کو ماننے اور حضرت محمدؐ کو آخری پیغمبر جاننے پر قائم ہے۔

رشتۂ اسلام: اسلام میں سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ خواہ ایرانی ہو یا تورانی۔ عربی ہو یا ترکی۔ مصری ہو یا ہندی، غرضکہ کسی ملک کے ہوں سب ایک ہی سلک میں منسلک ہیں۔ اس عالمگیر رشتۂ اخوت کی مثال اسلام اور صرف اسلام پیش کر سکتا ہے۔ یہاں شاہ و گدا میں تمیز نہیں

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

مسلمان ایک برتن میں کھانا کھا سکتا ہے۔ کندھے سے کندھا ملا کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ لین دین کر سکتا ہے۔ تاریخ ایسی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ایک عرب کی تکلیف ایک ہندی محسوس کرتا ہے۔ یہ کیا ہے؟ رشتۂ اسلام اور جس کا درس ہے

بنی آدم اعضائے یک دیگرند + کہ در آفرینش زیک جوہر اند
چو عضوے بدرد آورد روزگار + دگر عضوہا را نماند قرار

عبادت گاہ: تمام روئے زمین مسلمان کی عبادت گاہ ہے مسلمان ہر جگہ نماز پڑھ سکتا ہے مسلمان کعبہ کی طرف اس لئے منہ کرتا ہے تاکہ دیکھنے والوں کو معلوم ہو جائے کہ اسلام میں یگانگی و یکسانی ہے۔ اسلام کا خدا ایک اسلام کا نبی ایک، تو اسلامی عبادت گاہ کا رخ بھی ایک ہی ہونا تھا اور مسلمان کی جبینِ نیاز بھی ایک ہی رخ جھکنی چاہیئے تھی۔ الحمد للہ کہ اسلام میں یہ سب باتیں موجود ہیں۔

اسلام کے پانچ اصول:-

(۱) خدا کی وحدانیت پر ایمان رکھنا اور حضرت محمدؐ کو آخری اور برحق پیغمبر جاننا۔

(۲) یومیہ پانچ نمازیں پڑھنا۔

(۳) ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

(۴) صاحب مال ہونے کی حالت میں حج کعبہ کے لئے جانا۔

(۵) خدا۔ اسکے رسولؐ۔ اسکے فرشتوں۔ اسکی بھیجی ہوئی کتابوں۔ مرنے اور مرنے کے بعد جی اٹھنے پر ایمان رکھنا۔

میری بہنو! سر دست میں نے اجمالاً اسلام پر روشنی ڈالی ہے۔ انشاء اللہ پھر کسی فرصت میں مفصل عرض کیا جائے گا۔ واللہ اسلام محاسن سے پُر ہے۔ اگر اسلام کا بغور مطالعہ کیا جائے تو اسلام سے خود بخود محبت ہو جائیگی اور بیساختہ زبان سے یہی نکلیگا کہ فوز و نجات۔ فلاح و بہبود۔ امن و صلح کا اگر کوئی ذریعہ ہے تو وہ اسلام ہی ہے۔

جنگ بدر

(محترمہ حمیدہ بیگم بنت چوہدری محمد بخش صاحب دہلی)

جب مشرکین مکہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حد سے زیادہ اذیت پہنچائی۔ ان کی جان لینے اور اسلام کا نام مٹانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ اہل اسلام مشرکین کے ہاتھوں تنگ آگئے اور ان پر حجت تمام کرنے کا حق پوری طرح ادا کر چکے تو اپنے بچاؤ اور اپنے پیارے بلکہ جان سے بھی زیادہ عزیز اسلام کو زندہ رکھنے کے لئے ہجرت کے دوسرے سال ماہ رمضان المبارک میں پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک قلیل جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مشرکین عرب کے مقابلے کو مدینہ منورہ سے نکلے۔ یہ قلیل جماعت اس ارادے اور عزم سے مدینہ منورہ سے نکلی تھی کہ کفار عرب کی اس فوج کا مقابلہ

کرے جو مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کو مکہ معظمہ سے روانہ ہوکر مدینے کی طرف بڑھتی چلی آ رہی تھی ۔ سبب یہ تھا کہ اہلِ مکہ کا ایک قافلہ ابوسفیان کی سرکردگی میں تجارت کی غرض سے شام کو گیا تھا ۔ مکہ معظمہ کے ہر زن و مرد نے اس تجارت میں اپنا تمام اثاثہ لگا دیا ۔ قافلے کو حسب توقع بہت نفع ہوا ۔ چونکہ شام سے مکے جاتے ہوئے مدینہ راستہ میں پڑتا تھا ۔ اس لئے ابوسفیان کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اہل مدینہ اپنی ان اذیتوں کا انتقام لینے کے لئے جو ہمارے ہاتھوں انھیں آئے دن پہنچتی رہتی تھیں واپسی میں کہیں ہم پر حملہ نہ کر دیں ۔ چنانچہ اس نے مکہ معظمہ پیغام بھیجا کہ کاروانِ تجارت خطرے میں ہے ۔ جب وہ پیغامبر مکے پہنچا تو تمام شہر میں گھبراہٹ پھیل گئی کیونکہ اس قافلے کے سلامت واپس آنے سے سبھی مفاد وابستہ تھا ۔ اس پر مشرکین مکہ نے مسلمانوں کی بیخ کنی کا تہیہ کر لیا ۔ اور عتبہ بن ربیع ، ابوجہل اور دیگر سرداران مکہ ایک ہزار آدمیوں کی جمعیت سے جن میں بڑے بڑے نامی گرامی اور جنگجو اور زرہ پوش تھے مکے سے مدینے پر حملہ کرنے کو روانہ ہوئے ۔ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کی اطلاع ہوئی تو آپ نے اپنے صحابہ کرام سے مشورہ طلب کیا ۔ سب نے یک زبان ہو کر کہا : "یا رسول اللہ ! گو دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور سامانِ حرب بھی انکے پاس بہت زیادہ ہے مگر ہم سب کی جانیں حضور پر تصدق اور فدا ہیں ۔ ہمیں آپ جو حکم دیں گے بسر و چشم بجا لائینگے ۔ ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح نہیں جنھوں نے اپنے نبی سے کہدیا تھا ، تمھارا خدا اور تم دونوں جاؤ اور دشمنوں سے لڑو ۔ ہم تو اللہ کی راہ میں جانیں فدا کئے ہوئے ہیں اور شہادت کے مشتاق ہیں ۔ اللہ ہمیں نصیب کرے ۔ اس کے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بڑے خوش ہوئے ۔ اور مشرکین مکہ سے مقابلہ کرنے کا اعلان فرما دیا ۔ روانگی سے پیشتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کا اچھی طرح جائزہ لیا ۔ اور صرف انھیں اصحاب کو ہمراہ لیا جو آپ کی نگاہ میں مقابلے اور مقاتلے کے قابل تھے ۔

اگرچہ مدینہ منورہ کے تمام نوجوان اور بوڑھے جو مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے ۔ اس جہاد میں شریک ہونے کی خواہش رکھتے تھے مگر چونکہ مدینہ منورہ کی حفاظت بھی ضروری تھی ۔ اسلئے بعض کو جہاد میں شامل ہونے کی اجازت ملی اور بعض کے ذمے مدینہ منورہ کی حفاظت مقرر ہوئی ۔ اب باپ بیٹے اور بھائی بھائی میں بحث ہونے لگی ہر ایک کو جہاد کا شوق تھا ۔ ایک دوسرے سے کہتا بھائی تم مدینے میں رہو اور مجھے جہاد میں جانے دو ۔ بیٹا باپ سے عرض کرتا آپ سال خوردہ ہیں گھر میں رہئے اور مجھے اجازت دیجئے ۔ باپ کہتا نہیں بیٹا ! میں دنیا کا سب کچھ دیکھ چکا ہوں ۔ تم ابھی نوجوان ہو مجھے شہادت کا رتبہ حاصل کر لینے دو ۔ تم کو تو پھر کسی جہاد میں شریک ہونے کا موقعہ مل ہی جائیگا ۔ شاید میری زندگی دوسرے موقعہ تک وفا نہ کرے ۔ میرے ہاتھ سے یہ موقع نہ جانے دو ۔ مجھے شہیدوں میں شامل ہو جانے دو ۔ مجھ سے جنت نہ چھینو ۔ مجھے اپنے پیارے نبی پر تصدق ہو جانے دو ۔ مجھے خدا اور رسول کی راہ میں جان دینے دو ۔ مگر مانتا کون ۔ سب کے سب اس شمع ہدیٰ پر پروانہ وار قربان ہونے کو بیتاب تھے ۔ کس سے پیچھے رہا جاتا ۔ آخر قرعہ اندازیاں ہونے لگیں ۔ سعدؓ اور ان کے والد خثیمہؓ میں بھی بحث چھڑ گئی ۔ خثیمہؓ کہتے تھے کہ بیٹا تم عورتوں اور بچوں کی حفاظت کرو ۔ اور مجھے اس جہاد میں شریک ہونے دو ۔ سعدؓ عرض کرتے تھے " نہیں ابا جان ! آپ یہاں ٹھہرئے اور مجھے اجازت دیجئے میں شہادت کے لئے

مرنا ہو۔ خدا مجھے نصیب کرے۔ دیکھئے آپ میرے پیارے باپ ہیں۔ میری عرض قبول کیجئے۔ مگر خثیمہ کہتے: نہیں بیٹا! میں برداشت نہیں کر سکتا کہ رسول مقبولؐ تو دشمنوں کے مقابلے میں تشریف لے جائیں اور میں یہاں عورتوں میں بیٹھا رہوں۔

سعدؓ نے عرض کیا: اچھا ابا جان! آپ کو اس قدر اصرار ہے تو آئیے ہم قرعہ اندازی کر لیں۔ جس کے نام قرعہ نکلے وہ جہاد میں جائے چنانچہ قرعہ اندازی کی گئی اور قرعہ سعدؓ کے نام نکلا۔ وہ بہت خوش ہوئے اور خثیمہؓ بھی اب چپ ہو رہے۔ ایک اور نوخیز لڑکے عمیر بن ابی وقاص جنکی عمر بمشکل سولہ سال ہوگی لشکر میں چھپے چھپے پھرتے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آنے سے ڈرتے کہ کہیں آپ صغر سن دیکھ کر انھیں جہاد میں جانے سے نہ روک دیں۔ مگر اس قلیل لشکر میں وہ کب تک چھپے رہ سکتے تھے۔ آخر ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جائزے میں آنا ہی پڑا۔ اور واقعی ان کی خورد سالی کی وجہ سے ان کو اجازت نہ ملی۔ اس پر وہ زار زار رونے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل انکی گریہ وزاری دیکھکر آپ نے اجازت دے دی اور ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

اسی طرح چند اور نوخیز لڑکوں نے بھی رو رو کر اور سخت منت سماجت سے جہاد میں شریک ہونے کی اجازت حاصل کر لی۔ جب اس سارے لشکر کی مردم شماری کی گئی تو کل تعداد تین سو تیرہ تھی۔ اور بار برداری میں صرف ستر اونٹ اور دو گھوڑے تھے۔ اس ساز و سامان اور اس قلیل تعداد کے ساتھ اسلامی جماعت مشرکین کے مقابلے کو تیار ہو گئی۔ بیشک یہ جماعت نہایت قلیل تھی۔ مگر خدا ان کے ساتھ تھا۔ اور ان کا خدا اور رسول پر کامل ایمان اور بھروسہ تھا۔ بلاشبہ ان کے پاس ساز و سامان نہ تھا مگر اتفاق، ایثار، صداقت، ہمت، شجاعت، صبر اور قناعت کے ایمانی سامان سے مالامال تھے۔ ان کے لغت میں موت کے معنے حیات، رزم کے معنے بزم، فاقے کے معنے روزہ، زندہ کے معنے غازی اور مقتول کے معنے شہید تھے۔ وہ دنیا کو فانی اور عقبے کو باقی سمجھتے اور اللہ کی راہ میں جان دینے کو نجات ابدی خیال کرتے + (چونکہ مضمون طویل تھا پر شاید درج نہ ہو سکے اسلئے اب ختم کرتا ہوں) (باقی آئندہ)

ایک عبرتناک غلطی (سچا واقعہ)

(از جناب ایم۔ ایوب جاوید راولپنڈی)

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس وقت میرے سب سے چھوٹے بھائی کی عمر ٹھیک برس پر کچھ دن کی تھی۔ اس کا سڈول جسم۔ وہ پیشانی گھنگھریالے بال۔ موٹی اور ابھری آنکھیں۔ دیکھنے والے کے دل میں خواہ مخواہ گھر کر لیتی تھیں۔ اور غالباً یہی وجہ تھی کہ اماں ہم سب سے بڑھ کر اسے چاہتی تھیں۔ وہ اکثر اکیلا جھولے میں لیٹے ہوئے کھلونوں سے کھیلا کرتا اور اماں گھر کے دھندوں میں لگی

رہتیں۔جب فراغت ملتی۔اسے آغوش میں اٹھا لیتیں، چومتیں اور دودھ دیکر تھپکا کر سلا دیتیں اور پھر انھی دھندوں میں لگ جاتیں۔سردیوں کے دن تھے۔شدت کی سردی تھی۔آسمان کالی کالی گھنگور گھٹاؤں سے گھرا ہوا تھا۔ٹھنڈی ہوا تندی کے ساتھ چل رہی تھی۔تاریک بادلوں کی یورش سے ظاہر ہوتا تھا کہ بارش زور شور سے ہوگی مگر ابھی ہلکی ہلکی پھوار پڑ رہی تھی۔

ایسے دنوں میں تو بچوں کے لئے خاص احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔اور یہی وجہ تھی کہ اماں پل بھر کے لئے زیتون کے پاس سے علیحدہ نہ ہونے پاتیں۔گھر کا تمام دھندہ ماما کو سونپ دیا۔مگر باوجود اتنی غور و پرداخت کے زیتون کو کھانسی اور زکام نے آلیا۔گھریلو ٹوٹکوں سے کھانسی بڑھ گئی اور ساتھ ہی حرارت بھی رہنے لگی۔بس پھر کیا تھا۔اماں گھبرا گئیں۔جو خود سمجھ میں آیا وہ کیا۔جو پڑوس میں کسی نے بتایا وہ بھی دیا۔مگر افاقہ کہاں۔ ۔۔۔۔حرارت بڑھ گئی۔اور نمونیہ کے وسوسے نے یقین کی شکل اختیار کی۔اور مجبور ہو کر ڈاکٹر صاحب کو پاس کے محلے سے بلایا گیا۔

ڈاکٹر صاحب نے نبض دیکھی اور تسلی دی کہ یونہی سردی سی ہوگئی ہے۔فکر کرنے کی کوئی بات نہیں۔بچے کو ذرا اور گرم کپڑوں میں رکھئے اور نوکر کو میرے ساتھ کر دیجئے۔اسکے ہاتھ دوائی بھیج دونگا۔تین خوراکیں ہونگی۔ہر دو گھنٹے بعد ایک خوراک پلا دیں اور خیال رہے کہ گرم دودھ کے بغیر بچے کو اور کچھ نہ دیا جائے۔

مجھے ان دنوں تلی کی شکایت تھی۔اماں نے ابا سے کئی بار مجھے ڈاکٹر کے پاس لے جانے کو کہا۔مگر انھوں نے اس بات کو کوئی خاص اہمیت نہ دی۔اُس وقت جبکہ ڈاکٹر آیا ہوا تھا۔ اماں کو یاد آگیا۔اور انھوں نے ماما کے ہاتھوں کہلوا بھیجا اور مجھے ڈاکٹر صاحب کے سامنے پیش کیا گیا۔انھوں نے مجھے بھی دیکھا بھالا۔اور مسکراتے ہوئے فیس جیب میں ڈال ہسپتال کو چل دئے۔

جب اماں نے یہ سنا کہ ڈاکٹر صاحب نے یہ کہا ہے کہ بچے کو سردی لگ گئی ہے تو پھر کیا تھا۔زیتون کو دیکھتے ہی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔اور لپک کر کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اسے اٹھا کر سینے سے لگا لیا۔

کچھ زیادہ دیر نہ گذری تھی کہ نوکر نے دروازے پر دستک دی اور ماما کو کچھ ہدایات دے دو شیشیاں اسکے حوالے کر دیں۔ اماں نے دور سے ماما کو دیکھتے ہی کہا کہ آتے ہوئے ذرا باورچی خانے سے پیالی اٹھاتی لانا۔اماں نے زیتون کو پلنگ پر لٹا دیا اور خود اٹھ کر ماما سے شیشیاں لیتے ہوئے کہا: "یہ کس کس کی دوائی ہے؟"

شیشیوں پر انگریزی میں کچھ لکھا ہوا تھا۔اماں خود انگریزی تو پڑھی تھیں نہیں۔والد صاحب دفتر گئے ہوئے تھے۔سو جو کچھ ماما نے بتایا، اماں نے وہی کیا۔اور جلدی سے پہلی خوراک تو زیتون کو دی۔اور پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر مجھے بلوا بھیجا۔اور اپنے سامنے دوسری شیشی میں سے ایک خوراک مجھے پلا دی۔

اتنے میں زیتون بستر پر سے گھبرا کر اُٹھ بیٹھا۔اور زور سے رونا شروع کر دیا۔وہ ماہئ بے آب کی طرح اماں کی آغوش میں تڑپنے لگا۔اس کا چھوٹا سا معصوم دل سینے کی چار دیواری میں گھرا ہوا زور زور سے دھڑک رہا تھا۔وہ ننھے ننھے ہاتھ اور پاؤں کی طاقت سے ماں کی محبت بھری گرفت سے نکلنے کی بے سود کوشش کرنے لگا۔جسم کانپنے لگا۔فلک شگاف چیخوں کی جگہ

ایک ہچکی سی بندھ گئی۔ بازو ڈھیلے پڑ گئے۔ شگفتہ چہرے پر حسرت سی چھا گئی۔ اس نے بڑی دقت سے آنکھیں کھولیں۔ اور پھر آہستہ سے بند کر لیں۔ دل نے بڑی مشکل سے آخری دھڑکن ختم کی اور ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا۔ معصوم روح اس خاکی جسم سے آزاد ہو کر پاک روحوں میں شامل ہو گئی۔ ایک لاش اماں کی آغوش میں رہ گئی جسکو ماماتے آنسو گر گر کر تر کر رہے تھے۔ کچھ دیر بعد پتہ چلا کہ میری تلخ ترین دوا ننھے زیتون کو غلطی سے دے دی گئی اور اس کی دوا مجھ کو............ اماں بہتیرا روئیں۔ چیخیں۔ اپنے آپ کو لعنت ملامت کی لیکن......... وقت گزر چکا تھا اور اب سوائے کفِ افسوس ملنے کے اور کوئی چارۂ کار نہ تھا...

... اماں کا دل ایک رسنے والا ناسور بن کر رہ گیا اور وہ صاحبِ فراش ہو گئیں۔ بہت مدت تک بستر پر سے نہ اٹھ سکیں اور جو اٹھیں... تو ہمیں چھوڑ...... ہمیشہ کے لئے دنیا سے اٹھ گئیں۔

"یہ تھا ایک معمولی غلطی کا بھیانک نتیجہ"۔

غریب کو بہ نظرِ حقارت نہ دیکھو

(از محترمہ آنسہ فرخندہ اختر۔ گوجرانوالہ)

اس ترقی کے زمانہ میں بھی جبکہ علم کی روشنی ہر چہار سو پھیل رہی ہے۔ یہ دیکھکر کس قدر افسوس ہوتا ہے کہ ہماری اہل ثروت بہنیں دولت کے نشہ میں کچھ اس طرح سرشار ہیں کہ غریبوں کو بنظر تحقیر دیکھتی ہیں۔ ان کے نکتہ نگاہ میں یہ ذلیل بے عزت اور حقیر ہیں۔ وہ اپنے تئیں "نیولائٹ" کی ممبر سمجھتے ہوئے غربا سے ملنا معیوب خیال کرتی ہیں۔ حتےٰ کہ اپنے عزیز و اقربا سے جو اس دنیائے دنی کی فانی دولت سے محروم ہیں گریز کیا جاتا ہے۔ اور ان کے حق میں یہ ارشاد ہوتا ہے کہ ان لوگوں سے ہمیں دور کا واسطہ بھی نہیں۔ بہت سی ایسی خواتین بھی دیکھنے میں آئی ہیں جنھوں نے غریبوں کا گھر میں داخلہ بھی ممنوع قرار دے رکھا ہے۔

یہی عورتیں امیر بہنوں سے نہایت گرمجوشی۔ خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے پیش آتی ہیں۔ لیکن آہ! وہ اس حقیقت سے ناآشنا ہوتی ہیں کہ امیر عموماً ظاہر دار اور زر و حسن پرست۔ اور غریب خیرخواہ۔ بامروت، محبت کے متمنی ہوتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ وہ دنیا دی دولت سے محروم ہیں۔ لیکن آپ کو کیا معلوم کہ افلاس زدہ کا رتبہ اس مالک قدوس کے نزدیک بلند ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا عزیز بندہ ہے۔

ہمارے برگزیدہ نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو مجموعہ حسنات تھے کبھی بھی کسی کو بہ نظر حقارت نہ دیکھتے۔ بلکہ وہ غریب کی زیادہ دلجوئی کرتے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے اسم گرامی سے کون واقف نہیں۔ فخر انبیاؐ کی زوجہ محترمہ ہونے کے باوجود انکساری و عاجزی کا پیکر مقدس تھیں۔ خود فاقہ کرتیں لیکن حاجتمند کا سوال رد نہ کرتیں۔ آج ہمارا یہ حال ہے کہ غریب بھوکا مر جائے، اس کے تن پر کپڑا بھی نہ ہو۔ تو بھی اسکے سوال کو پائے استحقار

سے ٹھکرا کر دیا جاتا ہے۔ مانا کہ بعض مخیر ہستیاں بھی ہیں لیکن ان کی تعداد قلیل ہے۔

افسوس مسلم بہنیں مذہب اسلام کے زریں اصولوں سے بیگانہ ہو کر زر پرستی۔ آزادی اور فیشن پرستی کے سیل بے پناہ میں آنکھیں بند کرکے بہی جا رہی ہیں۔

اے مسلمہ! غرور نہ کر۔ ہر کمالے را زوالے۔

یہ فلک بوس محلات۔ مخملی گدے۔ سونے چاندی کے برتن سب ہی نہی سامانِ عشرت ہیں۔ کیونکہ تو فانی ہے۔ ایک دن تجھے اس احکم الحاکمین کے روبرو جواب دہی کے لئے حاضر ہونا ہے تاریخ اور آئے دن کے واقعات سے سبق سیکھ۔ کہ بعض ذی شان و بلند اقبال ہستیاں ناگہاں گردشِ ایام کی زد میں آ کر روٹی کے ٹکڑوں کی بھی محتاج ہو گئیں۔ پھر اس فانی دولت پر اس قدر کبر و ناز بے فائدہ ہے۔

دراصل یہ سب نقائص ہم میں مذہبی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے ہیں۔ ہمارا مذہب ہر طرف سے نیکی کی تلقین کرتا ہے۔ پس اگر ہم آج ہی سے اپنے مذہب کے اصولوں پر صدق دل سے کاربند ہو جائیں۔ تو یقیناً ان تمام عیوب سے پاک ہو جائیں۔

آخر میں میری تمام بہنوں کی خدمت میں یہی استدعا ہے کہ غریب کو کبھی حقیر نہ سمجھیں۔ بلکہ حتی الوسع اس کی جانب دستِ اعانت دراز کریں۔ کیونکہ خوشنودی خدا اسی میں ہے +

بہترین یادگار

(محترمہ ارشاد فاطمہ جہانگیلوی دختر خان خضر محمد خاں صاحب لاہور)

اگر آپ کو شاہی مسجد لاہور، شاہ جہانگیر اور ملکہ نور جہاں مرحومہ کے مقبروں واقعہ شاہدرہ یا دوسرے آثار قدیمہ کے دیکھنے کا اتفاق ہو تو وہاں پر بہت سے اصحاب کے نام اور پتے کندہ پائینگے۔ قطب صاحب کی لاٹھ واقعہ دہلی میں اگرچہ لکھنے کے لئے بہت کم گنجائش ہے مگر باوجود اس کے اکثر اصحاب نے کوشش کی ہے کہ اس تاریخی عمارت کے ساتھ بھی ان کے نام بطور یادگار دنیا میں باقی رہیں۔

صاحب ثروت اصحاب اور بادشاہوں نے اپنی امارت اور ذرائع کی مدد سے اپنے بقائے نام کے شوق کو کئی طریقوں سے پورا کیا ہے۔ کسی نے مسجد، کسی نے مندر، کسی نے سرائے، کسی نے سڑک، کسی نے سکول اور یتیم خانے بنائے۔ میرا خیال ہے کہ یہ شوق کم سے کم ہر انسان میں موجود ہے۔ میں سوال کرتی ہوں کہ اگر یہ واقعہ ہے تو متوسط الحال لوگ جو نہ اتنی دولت رکھتے ہیں کہ وسیع عمارت بنوا سکیں اور نہ لاہور میونسپل کمیٹی کے ممبر ہیں کہ لاہور کی سڑک گلی یا محلہ کا نام اپنے نام پر رکھوا سکیں اور نہ اتنی لیاقت رکھتے ہیں کہ قابل تعریف تصنیف چھوڑ سکیں جس سے ان کا نام دنیا میں باقی رہ جائے۔ کیا کریں۔ اس کا جواب خود ہی عرض کرتی ہوں۔ میرے خیال میں والدین کا بہترین سرمایہ اولاد ہے

اگر اولاد کی تربیت اور تعلیم ٹھیک طور پر کی جائے تو یہی اولاد یادگار کا کام دے سکتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مرنے بعد انسان کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں۔ مگر علم نافع ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور نیک اولاد کے۔ یعنی ان کا ثواب مرنے کے بعد بھی انسان کو پہنچتا رہتا ہے۔

عام اصحاب کا حال یہ ہے کہ وہ اپنا وقت ادھر اُدھر صرف کر دینگے۔ اولاد کی طرف توجہ نہ دینگے۔ بعض اصحاب شطرنج تاش وغیرہ میں اور بعض سنیما تھئیٹر وغیرہ میں اور بعض اصحاب گپ بازی میں وقت ضائع کر دینگے مگر یہ تکلیف گوارا نہ کرینگے کہ کچھ وقت اولاد کو دے کر انکی تربیت اور تعلیم کا خیال کریں۔

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ ماں ہی اولاد کی تربیت کی ذمہ دار ہے اور سکول بچوں کی تعلیم کا واحد اور مکمل ذریعہ ہیں۔ جب بچہ سکول پھر آیا تو اس کی تعلیمی تگ و دو ختم ہو گئی۔

بعض اصحاب سمجھتے ہیں کہ اولاد کی بڑی سے بڑی خدمت یہی ہے کہ ان کے لئے بہت سامال و دولت جمع کر دیا جائے۔ عالیشان عمارتیں بنوا دی جائیں۔ یہ نہیں معلوم کہ اگر اولاد نا تربیت یافتہ ہو تو والدین کی گاڑھے پسینے کی کمائی سالوں نہیں مہینوں بلکہ دنوں میں صرف کر دیگی۔

نشہ دولت کا بد اطوار کو جس آن چڑھا
سر پہ شیطان کے اک اور ہی شیطان چڑھا

لائق اور تربیت یافتہ اولاد بے حساب دولت اپنی لیاقت اور استعداد سے پیدا کر سکتی ہے۔ برخلاف اس کے نالائق اولاد کو دولت شاذ و نادر ہی کبھی مفید ہوئی ہوگی۔ چونکہ میرے والد صاحب عام طور پر ہر گھر کی خرابی کی مکمل اور واضح تشریح کیا کرتے ہیں جس کی بنا پر میں وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ بہت گھر والدین کی نالائقی کی وجہ سے تباہ اور برباد ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً ماں کا اثر اولاد پر بہت ہی زیادہ ہوتا ہے۔ اگر ماں نالائق ہے تو اولاد کے لائق اور سمجھدار ہونے کا بہت کم امکان ہے۔

میری ناقص رائے میں عمارتیں وغیرہ بنوا کر یادگار چھوڑنے کے مقابلے میں اولاد کو بہت کم سعی اور خرچ سے چمکنے والی یادگار بنایا جا سکتا ہے۔ اس میں خود والدین کے لئے دونوں جہانوں کی بہبود اور قوم کی بڑی سے بڑی خدمت ہے۔ مضمون تربیت پر میں اور زیادہ عرض کرنے کے قابل نہیں کیونکہ میں خود زیر تربیت ہوں۔ ایک چیز عام نظر آ رہی ہے۔ فی الحال اس طرف محترم ناظرات کی توجہ منعطف کرانا چاہتی ہوں۔ وہ یہ کہ بہترین ثبوت بہناپے اور سہیلین کا یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایک دوسرے کے بچے کو پکڑ کر کھلایا پلایا جائے۔ میری ناقص رائے میں یہ طریقہ ایک اچھے جوہر غیرت کو بڑی حد تک بچے میں سے اڑا دیتا ہے۔ عورت اور مرد اپنے اصولوں پر صرف ایسی صورت میں قائم رہ سکتے ہیں جب تک وہ کسی کے دسترخوان کی طرف نظر پھیر کر نہ دیکھیں اور جلدی سے دولت کو کسی صحیح مصرف بغیر ہاتھ نہ لگائیں۔ مگر ہمارے ہندوستانی والدین یہ کہہ کر "بچہ ہے کوئی حرج نہیں" بچے کے اخلاق کے خرچ پر اس کے والدین کو راضی کرتے ہیں۔ والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے بچے کو یہ تعلیم دیں کہ صرف ان کے ہاتھوں سے چیز لے اور کھائے اور دوسرے بچے کو اگر وہ چیز دینا چاہیں تو صرف اس کے والدین کے ذریعہ دیں تاکہ بچہ کی یہ حالت نہ ہو جائے کہ جو جہاں دیکھے بسم اللہ کرے۔

یہ مضمون بڑا ضروری اور بڑا وسیع ہے۔ میں امید کرتی ہوں کہ بچوں والی بہنیں اپنے تجربات سے دوسری بہنوں کو مستفید فرماتی رہا کرینگی۔

شادی کا اصلی وقت

(از محترمہ بنت چوہدری محمد عبد اللہ صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر)

ہمارے ہندوستانی گھروں میں جو آئے دن جھگڑے فساد رہتے ہیں تجربہ شاہد ہے کہ اس کا ایک سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ والدین بے وقت یعنی دوران تعلیم میں لڑکے کی شادی کر دیتے ہیں۔ پہلے ہزاروں منتوں اور مرادوں سے اولاد کی نگہداشت کرتے ہیں۔ اور جونہی لڑکا عالم طفولیت سے نکل کر عالم جوانی کی پہلی منزل پر قدم رکھتا ہے۔ ماں باپ کو بچے کے بیاہ کرنے کی بہت خواہش ہوتی ہے۔ اب انھیں بہت جلدی ہوتی ہے اور وہ اپنی فرصت کے اولین لمحہ میں بہو کو گھر میں لے آنا چاہتے ہیں۔

بھلا جس امید کے سہارے پال پوس کر اتنا بڑا کیا۔ اُس پر اب بھی نظر رکھئے اور اتنا انتظار کیجئے کہ لڑکا اپنے پیروں پر خود کھڑا ہو جائے۔ اپنا ذریعہ معاش پیدا کرلے۔ اپنا پیٹ بھرے اور دوسروں کی بھی کفالت کر سکے۔ شادی کر لینا یا بہو کو گھر میں لے آنا تو آسان ہے۔ مگر بیوی کی تمام ضروریات کو پورا کرنا مشکل ہے جب تک کہ آپ میں خود کوئی طاقت نہیں۔ جب بیوی کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو اس کا اظہار نہ خسر کے سامنے کرتی ہے نہ خوشدامن کے سامنے۔ بلکہ وہ صرف شوہر سے کہتی ہے۔ اب میاں خود دوسروں کے محتاج ہیں۔ والدین ذمہ دار ہیں۔ ادھر ضروریات زندگی مشکل سے پوری کی جا رہی ہیں۔ تو پھر بیوی کی فرمائش کس طرح پوری کی جائے

نتیجہ اس کا ظاہر ہے۔ ساس بہو کے جھگڑے اور شوہر سے اختلافات ایسی صورت میں جلد پیدا ہو جاتے ہیں۔ میاں بیوی کی ناچاقی، ساس بہو اور نند بھاوج کی نااتفاقی کے سلسلے اب اتنے عام ہو چکے ہیں کہ گھروں سے نکل کر ان کے چرچے اخبارات اور رسائل میں ہونے لگے ہیں۔ اگر اس کاغذی دنیا سے ہٹ کر واقعی طور پر گھروں کا جائزہ لیا جائے۔ تو ایسے بہت سے واقعات سامنے آئینگے کہ کوئی میاں کو قصوروار قرار دیگا، کوئی بیوی کو، کوئی ساس کو مجرم سمجھے گا، کوئی بہو کو، کسی کی نظر میں نند ملزم۔ کسی کی نظر میں بھاوج غرضیکہ اس کشمکش کے اسباب یہی ہیں کہ انسان جس چیز پر بلا شرکت غیرے قابض ہو۔ اس پر وہ کسی دوسرے کا قبضہ ہونا گوارا نہیں کر سکتا۔

ایسے موقع پر شوہر کی پوزیشن عجیب گومگو کی ہوتی ہے۔ اگر بیوی کی دلدہی کرتا ہے تو ماں بہن سے بگاڑ ہوتا ہے اور دنیا زن مرید کا لقب دیتی ہے۔ اگر ماں کی طرفداری کرکے بیوی سے کچھ کہتا ہے تو گھر کی تمام خوشیاں خاک میں ملتی ہیں۔ شریک حیات وبال جان اور گھر جو فردوس کا نمونہ ہونا چاہئے۔ دوزخ سے بدتر ہوتا ہے۔

اس لئے والدین کو چاہئے کہ جہاں تک ہوسکے پڑھائی کے دوران میں لڑکے کی شادی ہرگز نہ کی جائے۔ جب لڑکا پڑھکر برسر

روزگار ہو جائے تو پھر اختیار ہے۔

ایسی صورت میں نا اتفاقی کا موقع نہ آئے گا۔ اور ہمیشہ راحت و اطمینان سے دونوں جانب کی زندگی کے دن گذریں گے۔ بہو سے آپ خوش اور بہو آپ سے۔ اسی سلسلے میں حضرت اکبر الہ آبادی پر زور لفظوں میں نصیحت فرما گئے ہیں کہ

شادی کر نہ اپنی قبل تحصیل علوم
بت ہو کہ وہ ہو میم یا کوئی پری

ہماری ایک افسوسناک روش

(از محترمہ ایس۔ بی غلام حیدر۔ شیخوپورہ)

چھوٹا منہ بڑی بات۔ گو میں اس قابل نہیں کہ کسی قابل اصلاح بات پر قلم فرسائی کروں۔ یا کسی قسم کا کسی پر اعتراض کروں مگر میرے پہلو میں بھی ایک درد بھرا دل ہے اور میں اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں آجکل کی بعض نام نہاد تعلیمیافتہ، روشن خیال اور مہذب خواتین کی تہذیب کا ہلکا سا عکس دکھانے پر مجبور ہو رہی ہوں۔ گو میری بعض عزیز بہنوں کو میری یہ صاف گوئی شاق گزرے گی۔ لیکن ؎

غالب اس تلخ نوائی پہ مجھے رکھنا معاف
آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے

مجھے نہایت افسوس ہے کہ ہمارے وہ اوصاف حمیدہ جن کی بدولت ہم کبھی مجسمۂ اخلاق و مروت مشہور تھیں۔ یورپ کی اندھا دھند تقلید میں کھو بیٹھیں۔ اور آج ہم فیشن، تصنع، غرور تحقیر اور بیباکی میں اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ مجھے جب کبھی کسی ضیافت وغیرہ میں شریک ہونے کا موقع ملتا ہے اور میں آجکل کی تعلیم یافتہ فیشن ایبل خواتین کو دیکھتی ہوں۔ تو میرے دل کو ایک گونہ اذیت پہنچتی ہے۔ اگر مجلس میں کوئی قدامت پسند بی بی بیٹھی ہوں گی۔ تو وہ پھبتیاں اڑیں گی کہ خدا کی پناہ۔ کبھی ان بیچاری کے لباس پر اعتراض ہوگا اور کبھی اسکی باتوں پر۔ مجھے کئی دفعہ یہ بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے کہ ایک فیشن ایبل بی بی نے کسی فیشن ایبل بی بی کی پر تکلف ضیافت کا اہتمام کیا۔ اور دل لگی کے لئے چند سادہ بیبیوں کو بھی مدعو کر لیا۔ اب ستم ظریفی دیکھئے۔ کہ کھانا چھری کانٹے سے شروع کر دیں گی۔ اب آپ خود ان بیچاریوں کی حالت کا اندازہ کر سکتی ہیں جنھوں نے اس سے پیشتر چھری کانٹا سے کھانا تو کجا شاید نام بھی نہ سنا ہو گا۔ قصہ مختصر ان سادہ لوح بیبیوں کو مسرت و شادمانی کی بجائے شرمندگی کا بار گراں اٹھانا پڑتا ہے اور ان کے چلے جانے کے بعد تو وہ مذاق اڑیں گے کہ شیطان بھی پناہ مانگے۔ ایک فرمائیں گی۔ "بہن آپ نے فلاں افسر کی بیوی دیکھی ہو گی۔ شوہر تو اعلیٰ درجہ کا افسر ہے اور بیوی کی حالت ابھی تک وحشیوں سے بھی بدتر ہے"۔ دوسری فرمائیں گی "دوئی! آپ نے اس عورت کو بھی دیکھا تھا؟ باتیں کر رہی تھی تو منہ پر

ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔" غرضیکہ ایسی ہی لغو گفتگو میں اپنے وقت کا بیشتر حصہ ضائع کر دیں گی۔ اور غیبت سے جو گناہ ہوا سو الگ یہی وقت اگر ہم اچھے کاموں پر صرف کریں تو لاتعداد فوائد حاصل ہوں اب میں اس مختصر سے مضمون کو اس شعر پر ختم کرتی ہوں ؎

عطا ہو اس جفا پرور کو توفیق کرم یا رب
نہیں تو پھر مجھی کو بے نیاز مدعا کر دے

خواتین کے لئے طریق عمل

(از محترمہ مقصودہ خاتون قرنی۔ از دہلی)

ہندوستانی عورت کی تعلیم اور تہذیب جدید کے موافق اس کی ترقی کا مسئلہ بہت حد تک آجتک حل طلب ہے بہت سی تعلیمیافتہ خواتین اس مسئلہ کے حل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ مگر معاملہ ہنوز روز اول کی طرح پیچیدہ ہے۔ خیال تھا کہ روشن خیال خواتین کی رائیں اس معاملہ میں ہماری معاون ثابت ہونگی، اور ہم آیندہ نسل کے لئے کوئی بہترین حل پیش کر سکیں گے۔ مگر سخت تعجب کا مقام ہے کہ بعض خواتین اس سخت لہجہ سے معصوم عورت کو مخاطب فرماتی ہیں جس سے بجائے اصلاح کے اور خرابی کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔ "مسلم" کی کسی گذشتہ اشاعت میں ایک فاضل بہن نے "ہندوستان کی بز دل عورتیں" کے عنوان سے ایک دلچسپ مضمون لکھا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ محترمہ نے جو کچھ بیان فرمایا ہے وہ حقائق اور واقعات سے لبریز ہے۔ ہندوستان کا موجودہ پردہ عورت کی ترقی میں جس قدر حائل رہا ہے اور اب تک ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ مگر محترمہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ موجودہ پردے کی ذمہ داری عورت پر نہیں بلکہ مرد پر عائد ہوتی ہے۔ اور باہر جھانکنا گو اصولی غلطی عورت کی ہے مگر اصل میں ایک حد تک وہ غریب مجبور ہے۔ پابند انسان سوائے ایسا طریقہ اختیار کرنے کے اور کیا کر سکتا ہے ایسے سخت لہجہ میں معصوم ہستی کو مخاطب کرنا اس پر ظلم ہے۔ مسلم خواتین کی بہادری تہذیب قدیم میں تاریخ کا خود ساختہ افسانہ نہیں بلکہ موجودہ صدی میں عورت کی یہ حالت مرد کی خود پیدا کردہ ہے۔

اس پردہ کی صورت پر جو سے دے عورت پر کی جاتی ہے۔ میری ناقص عقل یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ آخر اس میں عورت کا کیا قصور ہے ؟ کونسا دنیا کا ایسا پہلو ہے جس میں عورت کو کام کی اجازت دی گئی ہو اور وہ ناکام ثابت ہوئی ہو۔ بیرسٹر بن کر کیا اپنے مقدمات کی پیروی نہیں کی۔ ڈاکٹری پڑھکر مریضوں کا علاج نہیں کیا۔ ایڈیٹر ہو کر اخباری دنیا میں کام نہیں کیا۔ مصنف ہو کر کتابیں تصنیف نہیں کیں۔ ملکی معاملات میں حصہ لے کر جیل نہیں گئیں کانگریس کا کام نہیں کیا۔ کس وقت کس موقعہ اور کونسے دنیاوی مرحلے میں صنف نازک نے مرد کا ساتھ نہیں دیا۔ زمانہ موجودہ میں ان حقائق کی موجودگی میں تاریخ کے واقعات کو خود ساختہ کہنا حقیقت نہیں ہے عورت کی اشک شوئی اب تعلیم یافتہ عورتوں کے رویہ پر منحصر ہے۔

ان کو چاہئے کہ ان کے حقوق دلانے کی مردانہ وار کوشش کریں اور ان کی کمزوریاں ایسے نرم اور شیریں لہجہ میں گوش گذار کریں کہ بار خاطر نہو۔ اور وہ اپنی اصلاح کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ کریں۔ میں امید کرتی ہوں کہ بہن صاحبہ میری اس جسارت کو نظر انداز کرتے ہوئے اس طریق کار سے اتفاق فرمائیں گی۔

لہجہ کی سختی کی وجہ سے مجھکو ان کے مضمون کا ذکر کرنا پڑا ورنہ یہ لائق بہن مستحق ستائش ہیں کہ انھوں نے پردے کی موجودہ صورت کو ناپسند فرما کر مظلوم عورتوں کی مدد کا اقدام فرمایا۔ خدا اجر خیر دے!

غریبوں کی مدد

(محترمہ رشیدہ اختر از لاہور)

جو حاصل ہوئی ترکِ ایماں سے دولت + حقیقت میں سوچو تو ہے ایک لعنت
ہے ایمان و اسلام کا جو تقاضا + جہاں میں بلند اس سے ہوتا ہے رتبہ
غریبوں کو جو مار کر نان کھائیں + خدا کا ہے فرماں کہ دوزخ میں جائیں
ہمیشہ خدا کا بجا لاؤ فرماں + ہو اس کی اطاعت میں دن رات کوشاں
ٹھکانا کہاں ہے سوائے خدا کے + کہاں جائیں گے کس طرف جب مرینگے
گناہوں سے دل کو نہ آلودہ کرنا + سراسر خدا کی عقوبت سے بچنا
کرو اجتناب اس سلئے کار بد سے + کہ بچ جاؤ گے تم سزاؤں کی زد سے
خدا کی سزاؤں سے آتی ہے عبرت + بڑی پرخطر ہے گناہوں کی شامت
جو دولت کماتے ہیں ایماں سے گر کر + مصائب سے آخر کو ہوتے ہیں خوگر
کرو جمع دولت جہاں میں بہت تم + بھلائی غریبوں سے لیکن نہ ہو گم

غریبوں پہ بھی خرچ گر روپیہ ہو
امیروں سے کیونکر نہ راضی خدا ہو

نامۂ شوق

(اپنی بہن کے نام)

لو سلام شوق لے پیاری بہن + گلشن عالم میں تم ہو خندہ زن
منتظر ہے رحمت و لطف و کرم + اے میری پیاری بہن عالی شیم
تم رہو دنیا میں ہر دم با مراد + خانۂ دل ہو تمھارا شاد شاد
یاد ہیں رہتک کے وہ ایام بھی + ہر گھڑی ہر لمحہ صبح و شام بھی
بیٹھنا اٹھنا تمھارے ساتھ تھا + دل کا بہلانا تمھارے ہاتھ تھا
وہ زمانہ اب کہاں سے آئے گا + ساتھ رہنا اب کہاں سے آئیگا
اب وہ پہلی سی ملاقاتیں کہاں + وہ بڑے دن وہ بڑی راتیں کہاں
وہ کہانی وہ فسانہ بھی گیا + پاس رہنے کا زمانہ بھی گیا
تم سے کہتی ہوں یہی اب دیرخ + خط نہ کرنا بند اپنی ش سے
خیریت اپنی لکھا کرنا سدا + یاد تم نہ شش کی دینا بھلا
اب جہاں پر بھی رہو خرم رہو + عیش سے آرام سے ہر دم رہو
زندگانی کی سعادت لوٹ لو + اس جہانِ باغ میں پھولو پھلو
پھولتا پھلتا تمھیں دیکھوں سدا + روز و شب حق سے یہ کرتی ہوں دعا
تو قیامت تک بہت پھولے پھلے + شش رب کی التجا یہ حق سے ہے
اے وحیدہ لکھتی ہوں یہ بار بار + خط کا کچھ کرنا پڑے نہ انتظار
یاد آتے ہیں ہمایوں ساجدہ + پیار ان کو، سب عزیزاں کو دعا
پھوپا پھوپی کو میرا آداب ہو + ہے دعا کہ مسلمہ شاداب ہو

ختم کرتی ہے محبت سے بیاں
دور افتادہ تمھاری شاہ جہاں

عجائبات علمیہ

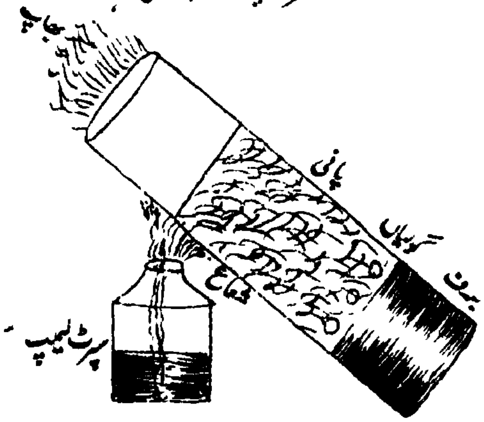
(۱) سائنس

کیا پانی جس میں برف کی ڈلی موجود ہو اُبالا جاسکتا ہے کہ برف نہ پگھلے؟ اگر یہ سوال کیا جائے تو عام طور پر ہر شخص یہی جواب دے گا کہ ناممکن ہے۔ مگر موجودہ سائنس نے بہت سی ایسی باتوں کو جنھیں ناممکن سمجھا جاتا تھا۔ ممکن کر دکھایا ہے کہ عقل انسانی حیران ہے۔ مندرجہ ذیل سامان مہیا کرکے ہر شخص بآسانی یہ تجربہ کرسکتا ہے۔

سامان:- ایک عدد ٹسٹ ٹیوب (Test Tube) (جس میں ادویات گرم کی جاتی ہیں) ۸" انچ لمبی اور قریباً ۱" محیط کی۔

ایک عدد سپرٹ لیمپ۔ ۱" لمبا برف کا ٹکڑا جو نلکی میں آجائے۔ دو سیسہ کی گولیاں۔ ایک نلکی کو پکڑکر تھامنے کی چمٹی اُو تھوڑا سا پانی

پہلے ٹیوب میں برف کا ٹکڑہ ڈال دیجئے۔ اس کے اوپر گولیاں چھوڑ دیجئے۔ تاکہ پانی ڈالنے سے برف اوپر نہ آسکے۔ پھر ٹیوب کو ۷" انچ کے نشان تک ٹھنڈے یخ پانی سے بھر دیجئے اور چمٹی میں تھام کر لیمپ کی سطح پر ٹیڑھا کر اسس طرح رکھئے کہ شعلہ پانی کی بالائی سطح سے انچ بھر سے زیادہ نیچے نہ ہو۔ تلی میں آنچ نہ لگنے دیجئے۔ تھوڑی دیر میں آپ دیکھیں گے کہ اوپر کا پانی جوش کھا رہا ہے اور نیچے کا برف ٹس سے مس نہیں ہوا بلا تکلف کسی چوڑے برتن میں انڈیل دیجئے۔ اور دیکھنے والوں کو دکھلا دیجئے کہ برف نہیں پگھلی حالانکہ پانی چاء کی طرح کھول رہا ہے۔ نقشہ میں اسس کی صورت اس طرح بیان کی جاسکتی ہے۔



اس کی وجہ یہ ہے کہ بہ خلاف ٹھوس اشیاء کے کہ ان میں گرمی بذریعہ سرایت دوڑتی ہے۔ مائع اشیاء میں گرمی گردش کے ذریعہ اثر کرتی ہے یعنی نیچے کا حصہ گرم ہوکر اوپر آتا ہے اور اوپر کا حصہ گرم ہوکر نیچے جاتا ہے اس تجربہ کی حالت میں چونکہ حرارت اوپر کے حصہ کو ہی پہنچ رہی ہے اسس لئے گردش کا عمل نہیں ہوسکتا اور نچلا حصہ ٹھنڈا رہتا ہے۔ گردش کی کیفیت کسی کیتلی میں کھولتے ہوئے پانی میں کارک کے دو تین ٹکڑے ڈال کر دکھائی جاسکتی ہے

(۲) ریاضی

حساب میں جس قدر عجیب ہندسہ ۹ کا ہے شاید ہی کوئی

دوسرا ہندسہ ہو۔ اس ہندسہ میں اتنی خصوصیات ہیں کہ سب کے بیان کے لئے کافی گنجائش کی ضرورت ہے۔ لیکن ان سب کو نظرانداز کرکے صرف ایک دو نہایت دلچسپ خصوصیات درج کی جاتی ہیں۔ امید ہے یہ اہل ذوق کے لئے دلچسپی کا باعث ہوں گی۔

(۱) یہ تو سب کو معلوم ہے کہ اگر ۹۸۷۶۵۴۳۲۱ کو ۱۲۳۴۵۶۷۸۹ میں سے منفی کیا جائے تو حاصل تفریق میں ہندسہ ۹ ہوگا اور ایک سے نو تک تمام ہندسے ہوں گے یعنی (۸۶۴۱۹۷۵۳۲) مگر ذیل کا ایک جز بہت کم حضرات کو معلوم ہوگا یعنی اگر $\frac{۱۸۵۳۴}{۹۲۶۷}$ کو $\frac{۱۷۴۶۹}{۵۸۲۳}$ سے ضرب دیا جائے تو حاصل ضرب $\frac{۳۴۱۸۲}{۵۶۹۷}$ ہوگا۔ ان ہر دو کسور میں اوپر نیچے مل کر ایک سے ۹ تک ہندسے آتے ہیں اور کوئی ہندسہ کسی کسر میں دو مرتبہ وارد نہیں۔

(۲) مندرجہ ذیل حاصل ضرب بہت دلچسپ اور قابل غور ہیں۔

(الف)
۱۱ = ۲ + ۹ × ۱
۱۱۱ = ۳ + ۹ × ۱۲
۱۱۱۱ = ۴ + ۹ × ۱۲۳
۱۱۱۱۱ = ۵ + ۹ × ۱۲۳۴
۱۱۱۱۱۱ = ۶ + ۹ × ۱۲۳۴۵ علیٰ ہذا القیاس

(ب)
۱۱۱۱۱۱۱۱۱ = ۹ × ۱۲۳۴۵۶۷۸۹
۲۲۲۲۲۲۲۲۲ = ۱۸ × ۱۲۳۴۵۶۷۸۹
۳۳۳۳۳۳۳۳۳ = ۲۷ × ۱۲۳۴۵۶۷۸۹

علیٰ ہذا القیاس۔

(۳) کوئی رقم لیجئے اور اسکے ہندسوں کو الٹ پلٹ کر ایک اور رقم بنا لیجئے۔ اب دونوں رقموں کا حاصل تفریق نکالکر اس میں سے کوئی ہندسہ غائب کر دیجئے تو فوراً بتایا جا سکتا ہے کہ وہ کونسا ہندسہ ہے۔ اسکی ترکیب یہ ہے کہ حاصل تفریق (جس میں سے ایک ہندسہ مٹا دیا گیا ہو) کے باقی ہندسوں کو جمع کرکے ۹ پر تقسیم کیجئے۔ جو باقی بچے اس کو ۹ میں سے کم کر دیجئے۔ ہندسہ معلوم ہو جائے گا۔

مثلاً رقم ۱۷۸۹۳ ہے۔ اس کی ترکیب بدل کر ایک رقم ۸۳۹۷۱ حاصل ہو سکتی ہے۔ ان کا حاصل تفریق ۸۳۹۷۱ − ۱۷۸۹۳ = ۶۶۰۷۸ ہے۔

اب اگر کوئی ہندسہ مثلاً ۷ غائب کرکے رقم یوں دکھائی جائے ۶۶۰×۸ تو چرخی کی جگہ ہندسہ اس طرح بتایا جا سکتا ہے
صفر + ۸ + ۶ + ۶ = ۲۰ اور ۲۰ ÷ ۹ کا باقی ۲ ہے۔ ۲ کو ۹ میں سے تفریق کرکے ۷ ہوا اور یہی مطلوبہ ہندسہ ہے۔
۹ کے ہندسہ کی یہ خاصیت بہت دلچسپ ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس قسم کا حاصل تفریق ہمیشہ ۹ پر پورا تقسیم ہوتا ہے۔

حامد علی مقبول۔ لودیانہ

(بقیہ از صفحہ ۲) انجمن مدرسۃ البنات جالندھر کے سالانہ جلسوں کی تاریخوں کا اعلان آئندہ اشاعت میں درج ہوگا

میری امت کا اختلاف رحمت ہے

از محترمہ زہرہ خانم صاحبہ مزنگ لاہور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا "اختلاف امتی رحمۃ" مگر اس کے دقیق معانی ہماری سمجھ میں نہیں آتے تھے کہ اختلاف کس طرح باعث رحمت ہو سکتا ہے۔ لیکن اس موجودہ زمانہ میں جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی زندہ قومیں جب کسی مسئلہ کو اٹھاتی ہیں تو اس پر پارلیمنٹوں میں کونسلوں میں مجلسوں میں بڑے بڑے زبردست اختلافات ہوتے ہیں۔ مگر آخرکار موافق اور مخالف پہلوؤں پر غور کرکے تمام قوم ایک نتیجہ پر آجاتی ہے اور سب کے سب اسی پر عملدرآمد کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ چنانچہ یہی حالت خیر القرون میں مسلمانوں کی رہی کہ جب کسی مسئلہ پر اختلاف واقع ہوا اسکو بہت جلد جمہور کے سامنے پیش کرکے موافق اور مخالف پہلوؤں پر نظر ڈال کے فیصلہ کر لیا اور پھر کسی کو چون وچرا کی گنجائش نہ رہی۔ لیکن آج یہ ہماری سخت بدنصیبی ہے کہ ہم کسی نتیجہ پر نہیں پہنچے۔ اور جو اختلاف ہمارے درمیان میں پیدا ہو جاتا ہے وہ صدیوں تک باقی رہتا ہے۔ ایک خدا ایک رسول ایک قرآن مگر ہزاروں فرقے۔ نہیں یعنی ہزاروں تفرقے پیدا ہو گئے جو تیرہ سو برس سے آج تک چلے آئے ہیں اور چلے جائیں گے۔ رسالت ختم ہو چکی ورنہ یہ امید کی جا سکتی تھی کہ کوئی پیغمبر آئیگا اور ہماری اصلاح کر دیگا جس سے یہ تمام اختلافات مٹ جائینگے۔ مذہبی اختلافات کو چھوڑیئے یہاں ہزاروں مسائل معاشرتی اور سیاسی ایسے ہیں کہ جن کا قوم آج تک فیصلہ نہ کر سکی اور نہ شاید مستقبل قریب میں کر سکے گی۔ اگرچہ زمانہ خود سب باتیں منوا لیتا ہے۔ اور عمل کروا لیتا ہے۔ مگر یہ تو جب گھسٹتے گھسٹتے چلیں گے تو دوسری قومیں منزلِ مقصود پر پہنچ جائینگی۔ ہندوستان میں جس طرف نظر اٹھا کر دیکھو مسلمان ہر جگہ پستی کی حالت میں دکھائی دینگے۔ جن صوبوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہاں بھی تو وہ ہم کو اچھی حالت میں نہیں نظر آتے۔ چاہیئے تھا کہ جس صوبہ میں ان کی تعداد زیادہ ہے وہاں تو کم سے کم ترقی کرتے۔ لیکن ادھر سے لیکر ادھر تک سب پستی میں گرے ہوئے ہیں کوئی شخص بتا دے کہ فلاں صوبہ کے مسلمان علم میں، دولت میں، تجارت میں ہمسایہ اقوام سے بازی لے گئے ہیں۔ اگر مذہبی اختلافات کو یہ دور نہیں کر سکتے تھے معاشرتی اور سیاسی مسائل پر تو متفق ہو کر ایک شاہراہ بنا لیتے۔ جس پر تمام مسلمان گامزن ہوتے۔ لیکن انھوں نے معاشرت اور سیاسیات کو بھی ایسا داخلِ مذہب کیا ہے کہ وہ بھی ان جھگڑوں سے پاک نہیں اور ان الجھنوں سے نکلنا ناممکن ہے۔ میرا پھر وہی قول ہے کہ یہ ایک دن ضرور راہ راست پر آجائینگے۔ زمانہ انکو کوٹ پیٹ کر ٹھیک کر دیگا۔ مگر بعد از خرابی بسیار سے کوئی عمدہ نتیجہ مرتب نہ ہوگا۔ یہ میری خوش اعتقادی ہے کہ میں مسلمانوں کو پھر ترقی کی امید دلا رہی ہوں۔ ورنہ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ اسپین سے یہ بیک بینی و دوگوش نکال دئے گئے تھے اور ان کا وہاں اب نام و نشان تک بھی نہیں۔ وہ کون مصیبت ہے جو یہ

دعویٰ کرتا ہے کہ باوجود اس حالت کے جو اس وقت ہندوستان
میں مسلمانوں کی ہے یہ یہاں زندہ رہ جائینگے۔ موجودہ حالت
کو دیکھ کر ہمیں سخت مایوسی ہے کہ کوئی ان بیماریوں کا علاج کرنے
والا نظر نہیں آتا۔ جس کو دیکھئے وہ ذاتی اغراض و منافع کو پیش
نظر رکھ کر کھڑا ہوتا ہے اور تمام قوم کو لوٹ کھسوٹ کر ایک گوشہ
میں آرام سے جا بیٹھتا ہے۔ جو لوگ اس وقت خوشحالی اور
فارغ البالی سے بسر کر رہے ہیں اور قوم کی شکستہ حالی پر نظر
نہیں کرتے۔ وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہمیں کیا، قوم ڈوبتی ہے ڈوبے۔
جائے جہنم میں۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اسی ڈوبنے والی قوم
کے افراد وہ خود بھی ہیں۔ اگر زمانہ نے کسی اتفاقیہ موقع سے ان
کو بڑے مرتبہ پر پہنچا دیا ہے تو یہ حالت ان کی ہمیشہ نہیں رہیگی زمانہ
جلد رنگ بدلتا ہے۔ خود ان کو اپنی زندگی میں ہزاروں رنگ
دیکھنے پڑتے ہیں ورنہ ان کے بعد ان کی اولاد اور پسماندوں
کو ان کی غفلت اور بے پروائی کا خمیازہ اٹھانا پڑے گا۔
آج قوم کو دھوکا دے دو۔ آج بڑے بڑے عہدے اور خطابات
حاصل کر لو۔ آج دنیا میں شہرت اور نام و نمود پیدا کر لو۔ لیکن کل
تمھاری ہی اولاد ہوگی جو زمانہ کے ہاتھوں خوار و ذلیل ہو
جائے گی۔ وہ ہم کو بتائیں کہ انھوں نے اپنی آل اولاد کے لئے
کونسی تدابیر اختیار کی ہیں۔ اور کیا تحفظ کیا ہے۔ میں کسی خاص
فرد یا گروہ پر اعتراض نہیں کرتی۔ اور یہ نہیں کہ علماء نے یا
انگریزی دانوں نے یا رئیسوں نے یا حکومت پرستوں نے ہم
کو خراب کر رکھا ہے اور ہم کو ترقی نہیں کرنے دیتے۔ میری غرض
تو یہ ہے کہ جتنے ذی اثر، خوشحال، سرآوردہ اور بڑے
بڑے افراد قوم میں ہیں۔ ان کو چاہئے کہ وہ اپنے گرے ہوئے
بھائیوں کی جلد خبر لیں۔ ورنہ ان کا رسوخ، ان کی خوشحالی،
بزرگی اور بلند پایگی بھی خطرہ سے خالی نہیں۔ قوم افراد کے
مجموعہ کا نام ہے۔ جب افراد پستی میں ہونگے تو کل قوم پستی میں
گر جائیگی۔ میں پوچھتی ہوں کہ یہی ہمارے ترقی یافتہ افراد اگر
کسی ترقی یافتہ قوم کے افراد ہوتے تو ان کی کیا پوزیشن ہوتی
اس بات پر انھوں نے کبھی غور نہیں کیا اور وہ اپنی موجودہ
خوشحالی کو ہی معراج کمال سمجھتے ہیں۔ ان میں بلند ہمتی عالی
حوصلگی کہاں سے آئے۔ صدیوں کی بدحالی نے اس قدر ہمتیں
پست کر دی ہیں کہ کبھی اوپر کی طرف نظر جاتی ہی نہیں اور وہ
گھڑے کے مینڈک کی طرح اپنے اسی ماحول کو محیط اعظم سمجھتے ہیں
شاید وہ اپنی ترقی اسی کو سمجھتے ہوں کہ جس وقت موٹر میں بیٹھیں
تو ان کا شوفر ان کا چچا یا خالہ زاد بھائی ہو اور جس وقت کھانے
کے کمرہ میں جائیں تو ان کے بیرے اور خانسامے ان کے ماموں
نانے ہوں۔ اور اگر ماموں نانے بھی نہ ہوئے تو اس قوم کے
افراد ہوں جس کے لئے وہ کہتے ہیں کلُّ مومنون اخوۃ"۔ ایک وہ
زندہ قوم ہے جن کے افراد پچیس پچیس ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ
پاتے ہیں۔ لیکن وہ یہ کبھی گوارا نہیں کر سکتے کہ بیرے اور خانسامے
ان کے ہم قوم اور ہم مذہب ہوں۔ کیا وہ یہ نہیں کر سکتے کہ ایک
اپنے ہم قوم کو پانسو روپیہ دے کر کھانا پکانے پر نوکر رکھ لیں۔
مگر نہیں وہ یہ گوارا نہیں کرتے اور انھوں نے اپنی قوم کے ادنیٰ افراد
کے لئے بھی وہ عیش مہیا کیا ہے۔ جو ہمارے امرا کو نصیب نہیں۔
میری غرض اس تفصیل سے یہ ہے کہ ہماری قوم کے بزرگوں پر کیوں
کاہلی اور غفلت چھائی ہوئی ہے اور وہ کیوں ایسا نہیں کرتے کہ
ایسے مسائل کو جو مذہب سے تعلق نہیں رکھتے ایک جگہ بیٹھ کر طے

کرلیں۔ اور تمام قوم کو اسی راہ پر چلائیں۔ دنیا کی تمام قومیں آج اپنے پروگرام بناتی ہیں اور کامیاب ہوجاتی ہیں۔ مگر یہاں ایسے پیچ اور پھندے پڑے ہیں کہ تیرہ سو سال گذر گئے اور سلجھ نہیں سکتے۔ لطف یہ ہے کہ جب کوئی ایک راستہ اختیار کرتا ہے تو اس پر اس قدر لعن طعن کرتے ہیں کہ زندگی دشوار ہوجاتی ہے۔ فرض کیجئے کہ ایک شخص انگریزی فیشن اختیار کرتا ہے تو آپ کو اس سے کیا تکلیف پہنچتی ہے۔ کیا اس کا لباس آپ کے بدن میں سوئیاں چبھوتا ہے۔ اگر آپ کی آنکھوں میں وہ چبھتا ہے تو اس کی طرف نہ دیکھئے۔ ایک شخص سے جب آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی تو آپ کو اس کی ذات پر حملہ کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اگر اس کی ذات سے آپ کو ہمدردی ہے تو اس کو صحیح مسئلہ بتایئے مگر نفرت اور دشمنی نہ کیجئے۔ اول تو آپ کو خود اپنی رائے کی صحت و غلطی نہیں معلوم۔ کون کہہ سکتا ہے کہ آپ ہی غلط ہوں۔ خصوصاً ایسے امور کہ جن پر آدھی قوم عمل کررہی ہو اور آدھی قوم اس کے خلاف ہو۔ وہ اس قابل نہیں کہ آپ ان پر کفر کے فتوے دینے لگیں اور اپنی ہمدردی اور محبت کو دشمنی اور نفرت سے بدل دیں۔ سب سے زیادہ افسوس کی یہ بات ہے کہ مسلمانوں میں ہر جاہل سے جاہل بھی اپنے آپ کو نہایت عقلمند اور ہوشیار جانتا ہے۔ اور اپنے گھر بیٹھے تمام قوموں اور سلطنتوں کے مسائل طے کردیتا ہے پھر جب ان سے پوچھئے کہ آپ ایسے عقلمند اور ہوشیار ہوکر ایسی حالت میں کیوں ہیں۔ اور آپ کی قوم ترقی کیوں نہیں کرتی تو اس وقت تقدیر پر الزام دھرتے ہیں اور خدا کی مرضی کی آڑ لیتے ہیں۔ شاید ہی کوئی مسلمان ہندوستان میں ایسا نظر آئے جو اپنی رائے کے متعلق یہ کہدے کہ "میری رائے یہ ہے ممکن ہے کہ یہ صحیح نہ ہو" ہر عالم ہر لیڈر ہر فرد جب کسی بات کو پیش کرتا ہے تو یہ چاہتا ہے کہ وہ جو کچھ کہتا ہے وہ آیت اور حدیث ہے۔ اور "لاریب فیہ" کی مصداق ہے۔

میں نے اپنے اس تمام مضمون میں کسی خاص طبقہ یا فرقہ یا کسی خاص فرد پر اعتراض نہیں کیا اور نہ میں اپنی کسی رائے کو جبریہ منوایا چاہتی ہوں۔ میری صرف غرض یہ ہے کہ ہر طبقہ اور ہر گروہ کے مسلمان جمع ہوکر اور اپنے ذاتی اغراض کو دور کرکے ایک ایسی انجمن قائم کریں کہ جس میں صرف وہ امور طے کئے جائیں وہ آئندہ قوم کی فلاح و بہبود کا باعث ہوں۔ اگر مسلمان ایسا نہیں کرسکتے تو یاد رکھیں کہ وہ بہت جلد صفحہ ہستی سے نہیں تو صفحہ ہند سے ضرور مٹ جائیں گے۔ کیا ذاتی جھگڑوں نے ذاتی غرضوں اور ذاتی مفاد کے لئے دنیا ماری گئی ہے۔ کیا وہ ایک ایسی انجمن نہیں بنا سکتے جہاں قوم کے لئے ایک پروگرام بنادیا جایا کرے اور چند سال بعد دیکھا جائے کہ آیا اس پروگرام پر عمل کرنے سے قوم نے ترقی کی یا نہیں۔ مگر میں جانتی ہوں کہ یہ کیسی ہی کیسی خالص مجلس بنانا چاہیں اس میں ضرور خود غرضی کو مدنظر رکھیں گے اور اگر ہم چند ایسے مخلص افراد کو جمع بھی کریں تو یہ ہم کو چین نہ لینے دینگے۔ فوراً مخالفت شروع ہوجائے گی۔ ارے بھائی ہم کو دنیا میں زندہ رہنے دوگے یا نہیں۔ نہ خود کچھ کرتے ہو نہ ہم کو کرنے دیتے ہو۔ اگر تم یہ کہو کہ کسی بدعت یا جدت کی ہم کو ضرورت نہیں تو ہم کو یہ بتادو کہ یہ بدحالی کیوں ہے۔ اگر تمھاری موجودہ روش صحیح ہوتی تو تم دنیا میں ذلیل و خوار نہ ہوتے۔ یہ مسلم ہے کہ ہم کو اصلاح

کی ضرورت ہے خواہ وہ گذشتہ تیرہ سو سال کی روش ہو خواہ آئندہ تیرہ سو سال کی ہم کو ضرور ایک راہ پر چلنا پڑے گا میں جدت اور قدامت میں سے کسی بات پر زور نہ دوں گی۔ میں تو صرف یہ کہتی ہوں کہ اپنی روش بدلو۔ ورنہ زمانہ پیس ڈالے گا۔ اور اگر تم کو اپنی بدحالی نظر نہیں آتی تو تمھاری بدقسمتی ہے کہ تم دوزخ کو جنت سمجھ رہے ہو۔ شاید یہ ایک امر محال سمجھا جائے کہ تمام دنیا پر حکومت کرو اور اسلام کا پرچم مشرق سے مغرب تک اڑا دو۔ وہ ماں کے لعل تو قبروں میں جا سوئے۔ اور وہ مائیں اب فردوس بریں میں آرام کرتی ہیں جنھوں نے ایسے سپوت پیدا کئے تھے۔ تم وہ خلوص وہ ایثار وہ ہمت وہ حوصلہ کہاں سے لاؤ گے۔ تم میں وہ جرأت، وہ غیرت، وہ شجاعت پیدا نہیں ہو سکتی۔ وہ کسی اور ہی مٹی کے بنے ہوئے تھے۔ وہ مٹی بہت دنوں میں خمیر ہو کر تیار کی جاتی ہے۔ قدرت دم لے کر اپنے تماشے دکھایا کرتی ہے مگر میں تم کو صرف یہ طعنہ دیتی ہوں کہ تم کم سے کم اپنی ہمسایہ اقوام کے تو برابر آ جاؤ۔ اگر آج میں تم میں اہلیت اور صلاحیت پاتی تو وہ طعنہ دیتی جو اکثر عرب کی عورتیں اپنے جنگ سے بھاگے ہوئے عزیزوں کو دیا کرتی تھیں۔ یعنی یہ کہ اگر تم میدان جنگ میں نہیں لڑ سکتے ہو تو چوڑیاں پہن کر گھروں میں بیٹھ جاؤ۔ اور ہم بہادروں کی طرح میدان عمل میں کام کریں گی۔

مسلمانانِ ہند کی بدحالی کو ڈیڑھ سو سال گذر گئے اور آج تک یہ کسی متفقہ فیصلہ پر نہ پہنچ سکے۔ میں ان مردوں سے امید منقطع کر کے اپنی بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ ان میں جو تجربہ کار دانا اور فہیم ہیں وہ ایک ایسا پروگرام بنائیں جس پر آئندہ کاربند ہوا جائے۔ میں فی الحال اپنے نقطۂ نظر کو پیش کرنا نہیں چاہتی کیونکہ میں اپنی رائے میں ایسی مستبد نہیں کہ تمام دنیا کو خواہ مخواہ مجبور کروں کہ اس کو ضرور مانو۔ اگر اور بہنیں یا کوئی بھائی چاہے تو میری مذکورہ بالا خیالات کی خوشی سے تائید یا تردید کرے۔ میں جس بات پر سب کا اجتماع ہو گا عمل پیرا ہونے کے لئے سب سے پہلے تیار ہوں۔

شہ پارے

از جناب مولوی محمد ظفر ایم' اے - ایل' ایل' بی - گوڑگانوہ

آدمی غائب: اطالیہ میں ایک شخص نے ایک کل ایسی بنائی ہے جسمیں سے شعاعیں نکلتی ہیں جو خود تو نظر نہیں آتیں لیکن جتنے حلقہ میں پڑیگی اس میں سے آدمی کو نظروں سے غائب کر دینگی۔ نظر نہ آنے والے آدمی پر ان شعاعوں کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ نہ انھیں کسی قسم کی سنسنی معلوم ہوتی ہے۔ اور نہ نقصان پہنچتا ہے۔ ان شعاعوں سے وہ چیزیں جیسے کرسی وغیرہ جن پر آدمی بیٹھا ہو غائب نہیں ہوتیں کیونکہ خود ان سے شعاعوں کا عکس واپس ہو کر دیکھنے والوں کی آنکھوں کی پتلیوں پر پڑتا ہے یہ کل کم جگہ گھیرتی ہے اور تھوڑے ہی زمانہ میں بازار میں بکنے آجائیگی

خانہ داری کا مدرسہ: ایک جاپانی ملکی کام کرنے والے کی بیوی نے جاپان میں ایک مدرسہ ایسا قائم کیا ہے جہاں لڑکیوں کو گھر بار چلانے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ فیس آٹھ روپیہ ماہوار ہے۔ اس میں سکھایا جاتا ہے کہ چالیس روپیہ ماہوار میں گھر کس طرح کامیابی سے چلایا جا سکتا ہے، آج کل ہر جگہ نیا نیا آدمی اسی قدر روپیہ کی نوکری حاصل کر سکتا ہے یا کسی اور کام میں اس سے زیادہ نہیں کما سکتا۔ عملی تعلیم اسطرح دی جاتی ہے کہ ایک وقت میں پانچ لڑکیاں مدرسہ کا ایک کمرہ کرایہ پر لے کے چالیس روپیہ ماہوار میں رہ کر دکھائینگی۔ مدرسہ کی تعلیم میں بڑی گنجائش ہے۔ اس میں موجودہ سنہری زندگی کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ یعنی جسطرح آج کل لوگ آدھا تیتر اور آدھا بٹیر طریقہ پر رہتے ہیں۔ یعنی آدھا دیسی اور آدھا مغربی۔ اس میں پھولوں کا اگانا۔ سجانا۔ لکھنا۔ بچوں کا مزاج جاننا اور انھیں پالنا پوسنا۔ ورزش کر کے جسم بنانا۔ کھانا پکانا اور سینا پرونا شامل ہے۔ اس میں ۳۶ لڑکیاں شروع میں داخل ہوئی تھیں ان میں سے بہت سی کی شادی ہو چکی ہے اور جن کی نہیں ہوئی۔ مدرسہ ان کے لئے موزوں شوہر تلاش کریگا۔

کھبچو: جو لوگ بائیں ہاتھ سے کام کرتے ہیں انھیں کھبچو کہتے ہیں لوگ اسے غیر معمولی سمجھ کر ایک عیب سمجھتے ہیں اور بچپن میں ہی اس کی روک تھام شروع کر دیتے ہیں مگر تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ روک تھام بڑی غلطی ہے۔ ایسے بچہ میں یہ انوکھی بات نہیں۔ ایسے لوگ دنیا میں کم رکھے گئے ہیں مگر جو ہیں وہ محض اپنی دماغی بناوٹ کے اثر سے الٹا ہاتھ استعمال کرتے ہیں۔ بچہ کو اس سے روکنا گویا قدرت سے لڑنا اور بچہ کی زندگی خراب کرنا ہے۔ ہر دایاں ہاتھ استعمال کرنے والا آدمی بائیں دماغ کا آدمی ہوتا ہے۔ کیونکہ دماغ کا بایاں حصہ دائیں حصہ سے زیادہ ترقی یافتہ اور عمدہ ہوتا ہے، اسی طرح ہر بایاں ہاتھ استعمال کرنے والا دائیں دماغ کا آدمی ہوتا ہے۔ اسکے دماغ کا دایاں حصہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کھبچو اپنی بناوٹ کے لحاظ سے کام کرتا ہے۔ اگر اسے روکو گے تو اسکے دماغ پر برا اثر پڑیگا۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ ایسے روکے جانے سے بچے ہکلانے لگتے ہیں اور ان کے پٹھے ڈھیلے ہو جاتے ہیں

اور ان کی طبیعت میں گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ آئندہ زندگی میں ذرا ذرا سی بات میں گھبرا جایا کرتے ہیں۔ کھبچو کی پرورش میں بڑے احتیاط کی ضرورت ہے۔ ایسا بچہ شروع ہی میں پہچانا جا سکتا ہے۔ وہ بایاں انگوٹھا چوستا ہے یا کسی چیز کو پکڑنا چاہتا ہے تو الٹے ہاتھ سے پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس سے اس بچہ کا میلان کھبے پن کیطرف پایا جاتا ہے۔ بعض خود ہی اس عادت کو چھوڑ دیتے ہیں اور بعض مرتے دم تک اس پر قائم رہتے ہیں۔ جو والدین یا استاد ایسے بچوں کو سیدھا ہاتھ استعمال کرنے پر مجبور کرتے ہیں وہ ان پر ناواجب سختی کر کے ان پر برداشت سے زیادہ دباؤ ڈالتے ہیں۔ جن کا نتیجہ دماغی لحاظ سے بڑا خراب ہوتا ہے۔ ایسے بچوں کو اپنا کھبا ہاتھ استعمال کرنے کی پوری آزادی دینی چاہیئے۔ سیدھے ہاتھ کا اسی طرح استعمال انھیں سکھایا جا سکتا ہے جسطرح سیدھا ہاتھ استعمال کرنے والے الٹے ہاتھ سے کام لیتے ہیں۔ یہ خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ کھبا پن کوئی عیب یا انوکھی بات نہیں ہے۔ کیونکہ ایسے بچے عموماً بڑے دماغ کے آدمی ہوتے ہیں۔ اور بڑا نام پیدا کرتے ہیں۔ ہاتھ کے ذریعہ ہی دماغ بڑھتا ہے۔ کیونکہ آدمی ہر کام ہاتھ سے کرتا ہے بچہ جب پہلے پہل بات کرتا ہے تو ہاتھ ہلا ہلا کر اپنی بات سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لیے ہاتھ کے استعمال میں رکاوٹ نہیں ڈالنی چاہیئے۔

عورت کا مرد بننا: انگلستان میں ایک مشہور کھلاڑن مس میری ایڈتھ ویسٹن تھی۔ جو تیس سال کی عمر تک بالکل عورت رہی اور عورتوں کی کھیلوں میں شریک ہو کر نام پیدا کرتی رہی۔ اس نے ہر رنگ میں دنیا بھر کے کھیل کودوں کے مقابلہ میں نیزہ پھینکنے اور نشانہ پر مارنے کی بازی جیت لی تھی۔ اسے کچھ عرصہ سے اپنے بدن میں کچھ تبدیلی معلوم ہونے لگی اور عورتوں کے کھیلوں میں اسکی دلچسپی کم ہونے لگی۔ مگر اسے ڈاکٹر کے پاس جانے کی ہمت نہ پڑی۔ جب اس کی طبیعت خراب ہونے لگی تو مجبوراً اسے جانا اور علاج کرانا پڑا۔ ڈاکٹر کو دو دفعہ عمل جراحی کرنا پڑا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے اسے سند لکھ کر دی کہ اب وہ مرد ہے۔ چنانچہ اب وہ مسٹر ویسٹن کے نام سے مشہور ہے۔ وہ چند ہفتہ شفاخانہ میں رہ کر مرد کی صورت میں گھر آ گیا۔

بھورے اور کتے: جانور عقل حیوانی سے خود ہی اپنا علاج کر لیتے ہیں۔ ایک زخمی بندر اپنے زخم پر گھاس اور پتے ڈال کر خون بند کر دیتا ہے۔ ایک کتے کی ناک پر سانپ نے کاٹ لیا۔ اس نے اپنی ناک ایک بہتے چشمہ میں کئی روز ڈالے رکھی حتیٰ کہ وہ اچھا ہو گیا۔ ایک کتے کی آنکھ میں چوٹ لگی حالانکہ وہ روشنی اور چولھے کی گرمی میں بیٹھنا پسند کرتا تھا۔ وہ ایک دکان کے چبوترے سے تھڑے کے نیچے بیٹھنے لگا۔ جہاں اندھیرا اور ٹھنڈک تھی اور پنجہ چاٹ کر آنکھ پر بار بار پھیرتا۔ آخر کار وہ اچھا ہو گیا۔ بلی۔ بھیڑ خاص گھاس ڈھونڈ کر کھا جاتی ہیں اور اپنا علاج کر لیتی ہیں۔

بحیرہ مردار میں اس کے پانی کے وزن کا چوتھا حصہ نمک ہے۔ یعنی سمندر کے پانی کے مقابلہ میں سات گنا زیادہ نمک ہے۔ یردن سے اگر اسمیں تازہ پانی آکر نہ ملتا رہے تو یہ جلد ہی نمک کا تودہ بن جائے۔ د

ڈنمارک میں مکھن بہت پیدا کیا جاتا ہے گایوں کی اوسط یہ ہے کہ ہر دو باشندوں کے پاس ایک گائے ہے۔

میری لینڈ (ریاستہائے متحدہ امریکہ) میں خون چوسنے والی

مکھیوں کی وبا پھیلی تو کسانوں کو مجبور ہو کر اپنی گایوں کو کپڑے پہنانے پڑے جنکی شکل پاجامہ سے ملتی تھی جو نیچے کے حصوں اور ٹانگوں کو ڈھک لیتا تھا۔

شملہ کے نزدیک ہمالیہ کے دامن میں ایسی بکری دیکھی گئی ہے۔ جس کے کان پندرہ انچ لمبے ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ سندھ میں بھی ایسی بکریاں ملتی ہیں۔

سلیسیا (پولینڈ) میں ایک عورت ۱۸۲۷ء میں پیدا ہوئی تھی۔ اب اس کی عمر ۱۱۰ سال کی ہے۔ اس کے ۵۰ پوتی پوتے ۶۰ پڑپوتی پڑپوتے اور ۳۰ پوتوں پوتیوں کے پوتی پوتے ہیں۔ وہ کہتی ہے دل زندہ رہنا چاہیئے۔ بڑھاپے کی پروا نہیں۔ وہ ہر دعوت اور جلسے میں شریک ہوتی ہے اور اب تک ناچتی ہے۔

سگھڑ سہیلی

(از جناب مولوی محمد ظفر صاحب۔ ایم۔ اے ایل۔ ایل بی)

کھانا پینا: آدمی ۲۴ گھنٹے میں دو مرتبہ کھانا ضروری سمجھتا ہے اور یہ عادت سمجھی جاتی ہے اس لئے اسکی طرف کچھ زیادہ دھیان نہیں دیا جاتا۔ جو سامنے آیا کھا لیا۔ اور جس طرح بنا پیٹ میں پہنچا لیا۔ یہ عادت اگر اسی طرح قائم رہے تو صحت کو بڑا نقصان پہنچاتی ہے۔ آدمی کی صحت ورزش اور خوراک پر ہے۔ جسکی صحت خراب بھی ہو وہ ورزش کر کے اسے درست کر سکتا ہے۔ بعض کے جسم پیدائشی طور سے ایسے ہوتے ہیں کہ بغیر ورزش کے بھی وہ اچھے خاصے رہتے ہیں۔ لیکن ان کے لئے بھی خراب غذا نقصان دینے والی ہے۔

گھروں کی عورتیں غذا کی طرف کافی توجہ نہیں کرتیں۔ جب انھیں خود اپنا خیال نہیں۔ اولاد کا کیا خاک خیال ہو سکتا ہے۔ چھوٹے بچوں کو اناپ شناپ کھانے کی عادت ہو جاتی ہے۔ اچھی بری چیز کی انھیں تمیز نہیں ہوتی۔ کھانے کا ڈھنگ بھی انھیں نہیں آتا۔ کھانے کے وقت اکثر لڑتے اور بے چبائے نوالے نگلتے جاتے ہیں کہ دوسرا بچہ ٹوٹے میں رہے۔

کھانا ہمیشہ آہستہ آہستہ خوب چبا کر کھانا چاہیئے۔ باریک ہوتے ہوئے اسمیں منہ کا لعاب شامل ہو کر ہاضمہ میں بڑی مدد دیگا۔ قدرت نے آدمی کا منہ میں جو لعاب پیدا کیا ہے انسان کے لئے آب حیات کا کام دیتا ہے۔ کھاتے وقت کسی قسم کی جلدی یا رنج و غم نہ ہونا چاہیئے۔ فکر کو پاس نہ پھٹکنے دیا جائے۔ غذا سادہ اور جلد ہضم ہو جانے والی ہو۔ زیادہ روغن دار نہ ہو۔ مختلف قسم کی نہ ہو۔ طرح طرح کی غذائیں ایک وقت میں کھا کر آدمی کسی سے سیر نہیں ہوتا۔ اسی لئے مزے مزے میں زیادہ کھا جاتا ہے۔ ایک قسم کا سادہ کھانا ہو تو آدمی اتنا ہی کھاتا ہے جتنا اسے ضروری معلوم ہوتا ہے اور اس سے جی بھی بھر جاتا ہے۔ غذا خوب چبانے سے دانت بھی مضبوط ہوتے ہیں۔ غذا مسوڑوں سے رگڑ کھا کر جب ادھر سے ادھر ہوتی ہے تو اس رگڑ سے مسوڑوں کو بڑا فائدہ پہنچتا ہے۔ باریک غذا معدہ میں پہنچ کر جلد ہضم ہو جاتی ہے۔ کھاتے وقت

کوئی کتاب نہیں پڑھنی چاہئے۔ باتیں کرنے سے بھی توجہ نوالے چبانے کی طرف سے ہٹ جاتی ہے اور غذا ٹھنڈی بھی ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے لوگ کھانے کھانے کے وقت بات چیت کرنے کو بدتمیزی سمجھا کرتے تھے۔ نظر کھانے پر ہی رہنی چاہئے۔ اس سے معدہ خوش ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ کوئی مکھی یا تنکا وغیرہ پڑا ہو اسے نکال کر آدمی تکلیفوں سے بچ جاتا ہے۔ کھانا کھاتے وقت زیادہ پانی نہ پیا جائے۔ اس سے غذا پتلی پڑ جاتی ہے اور اسکی طاقت سلب ہو جاتی ہے۔ کھانے کھانے کے بعد ورزش یا غسل نہیں کرنا چاہئے ہضم ہو جانے کے بعد مضائقہ نہیں۔

رنگ کی صفائی

آدمی تندرست ہو تو معلوم ہوتا ہے۔ اس کا رنگ روپ بھی آنکھوں میں کھبنے لگتا ہے۔ اگر چہرہ اداس ہے۔ رنگ پھیکا ہے۔ بال روکھے ہیں۔ آنکھیں بے رونق ہیں سمجھ لو کہ وہ شخص تندرست نہیں۔ اسے سب سے پہلے اپنی غذا کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ کھانا اگر جلد ہضم ہونے لگے اور صاف خون پیدا ہونا شروع ہو جائے چہرہ پر رونق بھی آجائیگی۔ بالوں میں خاص چمک ہوگی۔ دل بھی ہر کام میں لگنے لگیگا

گال زیادہ زرد ہو گئے ہوں تو پالک کا ساگ شلغم کی گنٹھی اور گاجروں کا سالن کھائیں۔ اور انگور کشمش بھی کھاتے رہیں۔ چمچہ بھر کشمش رات بھر ٹھنڈے پانی میں بھیگی رہنے دیں یا اس سے زیادہ اچھا نتیجہ حاصل کرنا ہو تو سنگترہ کے عرق میں بھگوئیں اور صبح کو سب سے پہلی چیز یہی کھائیں۔ گال کتنے ہی پیلے پڑ گئے ہوں ان میں سرخی دمکنے لگیگی۔

بال بھی غذا ہی کے ذریعے سنوارے جاسکتے ہیں۔ کچے انڈے اور تازہ دودھ بالوں کیلئے بہترین چیزیں ہیں۔ انگور کشمش سیب اور فولاد پیدا کرنے والی سبزیاں (جنکا ذکر اوپر آ چکا ہے یعنی گاجر شلغم پالک وغیرہ) وہ لوگ ضرور کھائیں جن کے بالوں کا رنگ پھیکا پڑ گیا ہو۔ عموماً یہی غذائیں وقت سے پہلے سفید ہو جانے والے بالوں کو اصلی رنگ پر واپس لے آتی ہیں۔

بالوں میں خشکی پیدا ہو جائے جو عموماً بال گرنے کا باعث ہو جایا کرتی ہے۔ روزانہ ایک چمچہ مچھلی کے تیل کا پینے سے جاتی رہتی ہے۔ بہت سے لوگوں کا اعتقاد ہے کہ کچی گاجریں کھانے سے بال چمکدار اور صاف شفاف ہو جاتے ہیں۔ ایک پرانا نسخہ جو اب تک عام طور سے رائج ہے روکھے سوکھے بالوں کو سنوارنے کا یہ ہے کہ زیتون کا تیل لے کے اس میں کدو کش میں کسی ہوئی گاجریں ڈالیں اور پھینٹ کر سخت گدی بنالیں اور کھدنے کے بعد لگا یا کریں۔

لیموں کے ٹوٹکے

ایک لیمو کا عرق نچوڑ کر چھان لیں۔ اور اسمیں ایک انڈے کی سفیدی ملا کر اسقدر پھینٹیں کہ ملائی بن جائے۔ چہرہ خوب دھو کر یہ مرکب اسپر پھیلائیں اور آدھ گھنٹہ یا اگر ممکن ہو زیادہ دیر تک لگا رہنے دیں۔ پہلے گرم پانی سے اور پھر ٹھنڈے پانی سے اسے خوب دھو ڈالیں اور جب جلد بالکل خشک ہو جائے تو کوئی کولڈ کریم ملیں۔ مہینہ میں ایک دفعہ ایسا کرنے سے جلد میں تازگی آجاتی ہے۔

صبح چائے کی بجائے گرم پانی میں ایک لیموں کا عرق پی لیں اندرونی صفائی کرنے کے علاوہ یہ چہرہ کا رنگ نکھارتا ہے اور جسم کا فضول گوشت بھی چھانٹ دیتا ہے۔

لیموں کا عرق گلاب کے ہم وزن پانی میں ملائیں اور اسے ہاتھ دھونے کے بعد ان پر خوب ملیں یہ انھیں ملائم اور سفید کر دیگا اور ان کی بناوٹ میں خوشنمائی پیدا کرے گا۔ ناخنوں پر خالی لیموں کا عرق

لگانے سے دھبے دور ہوجاتے ہیں اور ان میں سفیدی آجاتی ہے۔

گلے میں سوزش اور تکلیف ہو تو لیموں کے عرق کا ایک بڑا چمچہ گرم پانی کے آدھے گلاس میں ملائیں اور غرغرہ کریں۔ اس سے جراثیم مرنے کے علاوہ سانس بھی خوشبودار ہوجاتا ہے۔

لیموں کے چھلکے سکھا کر انھیں باریک پیس لیں اور شیشی میں بند کردیں۔ کیکوں اور کھیروں میں ڈالنے سے ذائقہ اچھا ہوجاتا ہے۔

گرمیوں میں کوئی کیڑا کاٹ لے تو لیموں کے عرق کے چند قطرے کاٹنے کی جگہ لگائیں فوراً آرام آجائیگا۔

ڈیڑھ پاؤ پانی میں دو چمچے لیموں کا عرق ڈالیں۔ اور سر دھونے کے بعد آخری پانی اس کا ڈالیں۔ بال صاف اور چمکدار ہوجائینگے۔ گوری عورتوں کے لئے یہ ترکیب موزوں ہے۔

چھ مہینے کی تحقیق کے بعد

از جناب محترم عبدالعزیز صاحب سب ڈویژنل آفیسر برما (حال رخصتی مقیم جالندھر)

ناظرین نیاز مند بچپن سے ملک برما میں مقیم ہے اور وہیں بود و باش اختیار کرلی ہے۔ بلکہ اہل وعیال بھی وہیں کے ہیں۔ باوجود تمام عمر پردیس میں بسنے۔ غیر مسلم ماحول میں زندگی گذارنے اور کفرپرور سرزمین میں بود و باش اختیار کرنے کے میری یہ زبردست خواہش تھی کہ میں اپنی اولاد کو حقیقی اسلامی تعلیم دلاؤں اور انھیں علم القرآن کے احکام امر و نواہی سے واقف کراؤں۔ لیکن کفرستان برما کی رہائش۔ سلسلۂ ملازمت کی مجبوری۔ شہر اور قصبات سے دوری' ناموافق اور ناسازگار حالات اور سب سے بڑھ کر وطن میں کسی ایسے عزیز کا نہ ہونا جو میرے پردیسی بچوں کی دیکھ بھال کرسکے۔ ان سب دشواریوں نے مجھے ایک مدت تک اپنے ارادہ میں کامیاب نہ ہونے دیا۔ لیکن باوجود ان تمام ناموافق حالات کے میں اسی تلاش اور جستجو میں رہا۔ کہ کسی ایسی زنانہ اسلامی درسگاہ کا پتہ لگاؤں جہاں میں اپنی بچیوں کو تعلیم اور تربیت کے لئے بھیج سکوں۔ چونیدہ یابندہ بڑی کوشش اور تحقیق کے بعد مدرسۃ البنات جالندھر شہر کا پتہ ملا۔ اور کچھ دریافت طلب امور کے بعد میں نے اپنی بچیوں کو یہاں روانہ کردیا۔ اور انھیں اردو زبان کچھ شد بد تھی۔ ایک سال کے بعد مجھے خیال آیا کہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ اپنی اہلیہ کو جالندھر بھیجا۔ تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے یہاں کے حالات دیکھے اور تسلی کرے۔ مگر پھر یہ سوچ کر کہ جن باتوں اور جن امور کا میری نظر غائر مطالعہ کرسکتی ہے ایک عورت کی نظر نہیں کرسکتی چنانچہ میں خود برما سے آیا ہوں اور جالندھر شہر میں مقیم ہوں۔

میری بڑی لڑکی اور اہلیہ اکثر مدرسہ میں آیا جایا کرتی ہیں اور جس طرح کی تعلیم و تربیت یہاں ہوتی ہے۔ اس سے اچھی طرح واقف ہوگئی ہیں۔ اور میں بھی اپنی جگہ پر یہاں کے بیرونی اور اندرونی حالات دریافت کرتا رہتا ہوں۔ چھ ماہ کی لگاتار جستجو اور تحقیق کے بعد ہم لوگ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہندوستان کی سرزمین میں ایسی مکمل علمی عملی اور اسلامی زنانہ درسگاہ اور کوئی نہیں۔ جہاں پردہ کیسانھ اصول (ڈی سپلن)۔ اسلامی سپرٹ (جذبات)۔ نماز روزہ کی پابندی کفایت شعاری۔ وقت کی قدر۔ ماں باپ اور استادوں کی فرمانبرداری موجودہ عالم اسلام سے واقفیت۔ سینا۔ پرونا۔ کھانا پکانا۔ حفظان صحت کے طریقے۔ ورزش اور عمل۔ حساب۔ اردو۔ فارسی۔ انگریزی اور سب سے بڑھ کر اور سب سے زیادہ عربی زبان اور قرآن شریف اور حدیث شریف کی تعلیم علمی طور سے دیجاتی ہو۔ غرضیکہ قوم کی بچیوں کو اصلی اسلام سے آشنا کرنا اور دین و دنیا کے رازوں سے واقف کرنا اس درسگاہ کا اصل مقصد وحید ہے۔

اس وقت قریب چارصد طالبات اس عجیب و غریب مدرسہ میں تعلیم پا رہی ہیں جن میں سے ایک صد کے قریب بورڈر ہیں اور دارالاقامہ میں رہتی ہیں۔ میں دعوے سے کہ سکتا ہوں کہ اپنے گھروں سے بڑھ کر خوش و خرم ہیں۔ جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ میں اور میری اہلیہ ہزاروں روپیہ خرچ کرکے برما سے یہاں آئے ہیں اور ایک کشادہ مکان کرایہ پر لیکر رہتے ہیں اور ہر طرح کی آسودگی اور آسائش میسر ہے لیکن ہماری لڑکیاں بورڈنگ میں ہی رہنا پسند کرتی ہیں۔

حضرت مولانا عبدالحق عباسؔ بانی مدرسہ۔ ان کی بیگم صاحبہ صاحبزادیاں اور دوسری استانیاں جس محنت۔ محبت۔ دلچسپی۔ دردمندی اور پابندی اوقات کے ساتھ اپنا اپنا فرض ادا کررہے ہیں۔ اسے دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہونہار پودا ایک دن ضرور نہایت پاکیزہ اور جان پرور ثمر دیگا۔ انشاء اللہ

ہر روز نئی طالبات کے داخلے کے لئے عرضیاں آرہی ہیں۔ لیکن مکان کی تنگی۔ سرمایہ کی کمی۔ اور بے مائگی بانی مدرسہ اور کارکنوں کے حوصلہ پست کررہی ہے۔

مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسلمان قوم جو ہزاروں روپیہ بیاہ شادیوں۔ ڈھول ڈھمکوں۔ اچھے لباس اور اعلیٰ خوراک۔ غیر اسلامی رسم ورواج اور دوسری جائز و ناجائز ضرورتوں پر خرچ کررہی ہے وہ بچوں کی تعلیم اور خاصکر لڑکیوں کی تعلیم کے بارے میں اتنی بے پروا۔ پست ہمت۔ ممسک اور کنجوس واقع ہوئی ہے کہ اس مد میں روپیہ خرچ کرنا انکے نزدیک فضول خرچی میں داخل ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ سوائے چند دردمند اصحاب کے چندوں کے اس مدرسہ کی باقاعدہ آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں اور یہی سبب ہے کہ یہ ہونہار پودا عالمِ طفولیت میں ہی مرجھا سا رہا ہے

دوستو! یہ زمانہ دولت کا زمانہ ہے۔ دین اور دنیا کا کوئی کام بغیر دولت کے نہیں ہوسکتا یہانتک کہ موت تک مفت نہیں ملتی۔ چہ جائیکہ علم جیسی نعمت عظمےٰ بغیر دولت اور روپیہ کے مل سکے۔ لیکن مسلمان قوم کی ذہنیت کا یہ عالم ہے کہ وہ باوجود غریب ہونے کے خوراک لباس۔ شادی بیاہ۔ مرنے جینے اور دوسرے اچھے اور برے کاموں پر تو دل کھول کر کرتے ہیں۔ لیکن بچیوں کی تعلیم اور تربیت پر ایک پیسہ نہیں دینا چاہتے جو آنے والی نسلوں کی مائیں بننے والی ہیں۔

پس میں تمام ہی خواہان قوم اور دردمند حضرات اور خاصکر ان لوگوں سے جو اپنی بچیوں کو قومی۔ مذہبی۔ اخلاقی۔ دینی اور دنیاوی تعلیم دلوانا چاہتے ہیں اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی بچیوں کو زیادہ تعداد میں مدرسۃ البنات میں بھیجیں۔ اور مندرجہ طریقوں سے اس بے مثل درسگاہ کی مالی امداد کریں جو نہایت ہی آسان ہے۔

۱۔ روسا اور دولتمند لوگ عطیات اور چندہ دیں۔

۲۔ متوسط درجہ اور ملازم پیشہ بزرگ ماہوار چندہ دیں لیکن باقاعدہ

۳۔ عصہ ماہوار کے حساب سے لوگ ہمدردان مدرسۃ البنات کی فہرست میں نام لکھوائیں اور اسے باقاعدہ ادا کریں۔

۴۔ کم آمدنی والے اصحاب ۸ ماہوار اور ۴ ماہوار چندہ دیں۔

۵۔ تمام بورڈر لڑکیوں کے والدین ماہوار خرچ کے ساتھ عصہ ماہوار زائد بطور چندہ کے دیں۔ جس کے عوض لڑکیوں کو طبی امداد۔ بورڈنگ ہاؤس کی ضروریات اور ملازموں کی خدمات مفت مل رہی ہیں۔

۶۔ شہر جالندھر کی طالبات کے آسودہ حال والدین سے بھی اگر فیس نہیں لی جاتی۔ لیکن وہ ماہوار چندہ تو ضرور دیں۔

۷۔ غریب اور نادار لوگ اس سے مستثنےٰ ہیں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر وہ بھی دینا چاہیں تو ایک قلیل رقم بطور چندہ کے دے سکتے ہیں۔

اسی طرح اگر لوگ ذرا دلچسپی سے کام لیں اور مستقل ماہوار آمدنی اس درسگاہ کے لئے پیدا کردیں تو انشاء اللہ یہ مدرسہ ایک دن زنانہ کالج اور یونیورسٹی بن سکتا ہے۔

بڑے افسوس اور غیرت کا مقام ہے اسی شہر جالندھر میں ہندو قوم کا تو ایک زنانہ ڈگری کالج ہو اور مسلمانوں کا ایک ابتدائی مدرسہ۔ اور وہ بھی کمی سرمایہ اور بے مائگی کے سبب زندگی اور موت کی کش مکش میں مبتلا رہے۔ دوستو یہ موازنہ اور مقابلہ جو اوپر بیان کیا گیا ہے کہ دونوں مدرسوں اور درسگاہوں کا مقابلہ اور موازنہ نہیں بلکہ یہ قوموں کے جوش

ملی۔ جذبۂ ایثار۔ شوق تعلیم۔ دور اندیشی اور جد و جہد کی عکسی تصویر ہے جو صاف صاف نظر آرہی ہے۔ پس ہمت کرو۔ اور دست کرم دراز کرو ایسا نہ ہو کہ مدرستہ البنات ایسی مفید درسگاہ ہماری غفلت۔ بے پروائی اور بے حسی کی شکار ہو جائے۔

دوستو! زمانہ نہایت سرعت رفتاری سے آگے بڑھ رہا ہے اور خدائی قانون زبردست طاقت کے ساتھ دنیا سے اپنا لوہا منوا رہا ہے۔ جو قومیں اپنی آنے والی نسلوں کو زیور تعلیم سے مزین نہیں کریں گی۔ اور انھیں دنیا کے نشیب و فراز اور ضروریات زندگی سے ناآشنا رکھینگی وہ دوسری قوموں کے مقابلہ میں ذلیل و خوار۔ اور کمزور ہو جائینگی۔ مولانا حالی مرحوم نے آج سے پچاس سال پہلے ہماری قومی بے حسی کو دیکھ کر فرمایا تھا جو آج بھی حرف بحرف صحیح ثابت ہو رہا ہے ؎

جو اپنے ضعف کا کچھ کرتی نہیں تدارک
قومیں وہ چند روزہ دنیا میں میہماں ہیں
گھڑیال اور مگرمچھ ان کو ہیں نگلے جاتے
دریا میں مچھلیاں جو کمزور و ناتواں ہیں
سنبھلو وگرنہ رہنا یاں اسطرح پڑیگا
جیسے اور گونڈ جیسے گمنام و بے نشاں ہیں
یہ غفلتیں مبادا اب روز بد دکھائیں
ڈر ہے کہ مٹ نہ جائے دھندلے سے کچھ نشاں ہیں

بزم مسلمہ

میری ایک عزیزہ بہن منظور بیگم کو مرض ریحی بواسیر عرصہ تین سال سے ہو گیا ہے بہت کچھ علاج ہو چکے ہیں مگر ابھی تک کوئی آرام کی صورت نہیں کسی مسلمہ بہن یا بھائی کو کوئی نسخہ یاد ہو تو براہ کرم مطلع کریں۔ تازیست احسان رہوں گی۔

کیفیت مرض:۔ اکثر چہرہ پر ورم ہو جاتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد نفخ شکم ہو جاتا ہے۔ دردسر کی شکایت ہر وقت رہتی ہے۔ ریح رات معدہ ہر وقت دماغ پر طوفان کی طرح چڑھ کر دماغ کو پریشان کرتے ہیں۔ پھر وہاں سے اتر کر کل بدن میں درد پیدا کرتے ہیں۔

تہذیب فاطمہ قصبہ سنبھل ضلع مرادآباد

روزنامہ زمیندار میں اکثر ایک اشتہار بہ عنوان "طلسمی کنگھا" دیکھا کرتی تھی جسکی خصوصیت یہ بتائی گئی تھی کہ اس کے ایک ہفتہ کے استعمال سے بال گھنگریالے ہو جاتے ہیں۔ مجھے بھی شوق ہوا لیکن منگانے پہ فائدہ مند ثابت نہیں ہوا کیونکہ اس کے ساتھ ترکیب استعمال کا کوئی کاغذ نہیں۔ کل چیزیں ایک لوہے کی کنگھی، بیٹری کا سا مصالح اور ایک چھوٹا بلب ہے۔ بلب کے لگانے کا پتہ نہیں لگتا۔ مہربانی سے اگر کوئی مسلمہ بہن اس کی ترکیب سے واقف ہوں تو بذریعہ مسلمہ مطلع فرمائیں ممنون ہونگی۔

بشریٰ سلطانہ جڑانوالہ

میرے حقیقی برادر خرد مولوی افتخار احمد صاحب منشی فاضل کے ہاں اللہ تعالےٰ نے بروز چہارشنبہ ۳۔ فروری ۱۹۳۷ء کو بوقت صبح صادق ایک فرزند عطا فرمایا ہے۔ کوئی بہن اس کا تاریخی نام سوچ کر تحریر فرمائیں ازحد شکریہ ادا کرونگی۔

کریمہ خاتون تسنیم ہیڈ معلمہ بسم اللہ پور لائلپور

میرے لڑکے کی عمر ۵ سال کی ہے اس کو دماغ کی بہت کمزوری ہے دماغ کیلئے طاقت کی بہت سی دوائیاں کھلائی ہیں۔ مگر فائدہ کچھ نہیں ہوا

باپ کا بہت پیارا بیٹا ہے۔ باپ نے ہر طرح کی آزادی بھی دی ہوئی ہے پڑھائی بھی چھڑادی ہے۔ سارا دن کھیل کود میں گذارتا ہے۔ مہینے میں دو تین دفعہ سنیما دیکھنے بھی جاتا ہے۔ کھانے کو دودھ، مکھن فروٹ وغیرہ بہت اچھی خوراک کھاتا ہے۔ اور سوتا بھی پورے بارہ گھنٹے ہے۔ یعنی اگر رات کو بارہ بجے سوئے تو صبح کے بارہ بجے اٹھیگا ویسے عموماً رات کو ایک بجے سوتا ہے۔ اگر کبھی جلدی جگا دیا جائے تو یہ کہکر پھر سو جائیگا کہ میری نیند پوری نہیں ہوئی۔ ڈرپوک بھی بہت ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا لڑکے کو اتنی سستی کیوں ہے۔ کوئی بات اس کو کہیں جھٹ بھول جاتا ہے۔ یادداشت بہت خراب ہے۔ یہ حالت باپ دیکھکر بہت پریشان رہتا ہے۔ کوئی حکیم بھائی یا بہن اس کا مفید علاج جو تجربہ میں آیا ہوا مسلمہ میں تحریر فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ نہایت ہی ممنون ہونگی۔

رنج کا خوگر ہوا انسان تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہوگئیں

ہائے! کس دل اور کونسے قلم سے لکھوں کہ میری پیاری بھانجی عزیزہ عبیدہ خاتون دختر نیک اختر محمد احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر علیگڈھ نے تیرہ سال کی عمر میں پچیس روز بعارضہ نمونیہ بیمار رہ کر ۱۷ فروری کی صبح کو پونے آٹھ بجے اپنے شفیق باپ کو تڑپتا چھوڑ کر داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ میری پیاری بہن اس مرحومہ کو پونے دو سال کی چھوڑ کر گیارہ سال ہوئے دنیا سے منہ موڑ چکی ہے۔

مقصودہ خاتون دہلی۔

ایک افسوسناک موت

چند روز ہوئے کہ شہر گوجرانوالہ میں ایک مسلمان شیر فروش کو کسی جگہ جانے کی ضرورت ہوئی وہ اپنی دودھ دہی کی دوکان اپنے بیٹے کے سپرد کر گیا جسکی عمر گیارہ سال کی تھی۔ وہ لڑکا عمر کے لحاظ سے بہت عقلمند تھا۔ جب شام ہوئی تو وہ دوکان پر بیٹھ کر بیچنے لگا۔ اور جب فرصت ہوئی تو ماں سے کہنے لگا کہ میں دوکان ہی میں سو رہتا ہوں۔ ماں نے کہا نہیں بیٹا تم چھوٹے ہو جاؤ گے تم گھر چلکر سو رہو مگر اس نے نہ مانا۔ وہ دوکان ہی میں سو گیا۔ جو لکڑیاں جل رہی تھیں۔ ان کو بجھا کر دوکان کے اندر ایک لکڑی کی الماری کے نیچے رکھدیں اور دوکان کو اندر سے تالا لگا کر چابی اپنے پاس رکھکر سو رہا۔ جب رات کے بارہ بجے تو وہ لکڑی جلنے لگی اور اسکے ساتھ الماری کو بھی آگ لگ گئی اور رفتہ رفتہ اس کی چارپائی کے بالکل نزدیک آگئی اور باہر سے دھواں نکلنے لگا تو ایک دو آدمیوں نے دروازہ کھٹکھٹایا لڑکے نے سمجھا کہ چور ہیں۔ اس نے ڈر کے مارے دروازہ نہ کھولا اور گھبرا کر چابی بھی بھول گیا کہ کہاں رکھی تھی اور اس کی چارپائی کو آگ لگ گئی۔ وہ لڑکا جل کر کوئلہ ہو گیا۔ جب دروازہ جلا تو لوگ اندر آگئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ لڑکے کا ایک پاؤں و سر ابھی جا۔ یہ دو چیزیں ملیں اس لئے لڑکے ہڈیاں اور راکھ کو سپرد خاک کر دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ خدا ایسی موت کسی دشمن کو بھی نہ دے۔

مسعودہ اختر بنت ملک غلام محی الدین گوجرانوالہ۔

اللہ کی مدد کرنے والے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوب نے گذشتہ مہینہ میں "مسلمہ" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہوگئے۔

محترمہ بنت انصار احمد صاحب بلند شہر	۱
جناب ایم فتح محمد احمد صاحب شملہ	۱
" شیخ ظہور الدین صاحب اوورسیر فیروزپور	۱
" خان عبید اللہ خانصاحب طازم انجمن	۲
محترمہ حسن آرا بیگم صاحبہ انبالہ چھاؤنی	۱
جناب عبد العزیز صاحب ایس ڈی۔ او۔ رخصتی جالندھر	۳
" چوہدری غلام نبی صاحب سب انسپکٹر لاہور شہر	۱
" بابو محمد تاج الدین و چوہدری بدر الدین صاحبان فیروزپور	۱
محترمہ قیس خاتون صاحبہ امرتسر	۱
" اکبری صاحبہ بنت چوہدری محمد علی صاحب	۱
" حمیدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد بخش صاحب دہلی	۱
" عائشہ بی بی صاحبہ ہیڈ معلمہ مدرسہ نسواں عارفیہ راندیر	۱

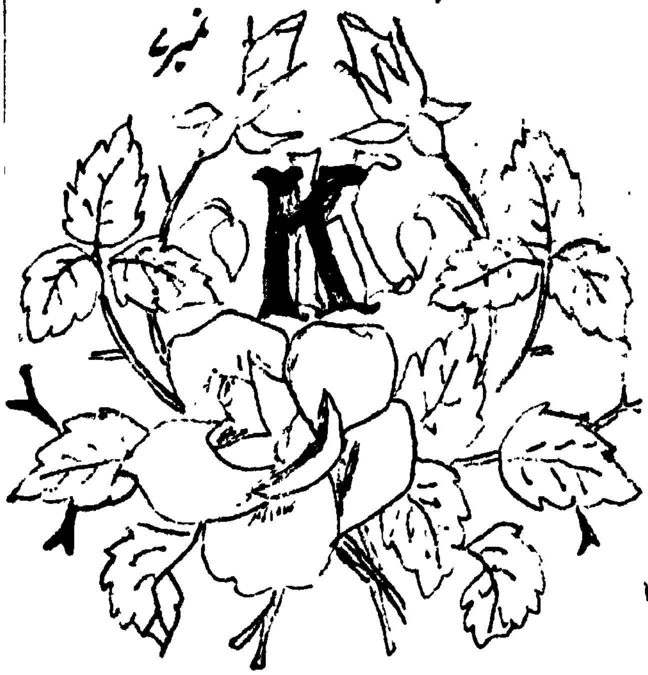
جناب شیخ نیاز احمد دینڈ سنز کوئین رائل رمنٹ ۱ خان عبید الحق خانصاحب لکھنؤ ۲ محترمہ بیگم صاحبہ راجہ عبد اللہ خانصاحب راولپنڈی ۱

کشیدہ کاری

نمبر۶ غایت ۱۲

غلاف یا تکیہ چھوٹے رومالوں کے لئے پھول۔ درمیان میں اپنے نام کے انگریزی حروف لکھیں

نمبر۷



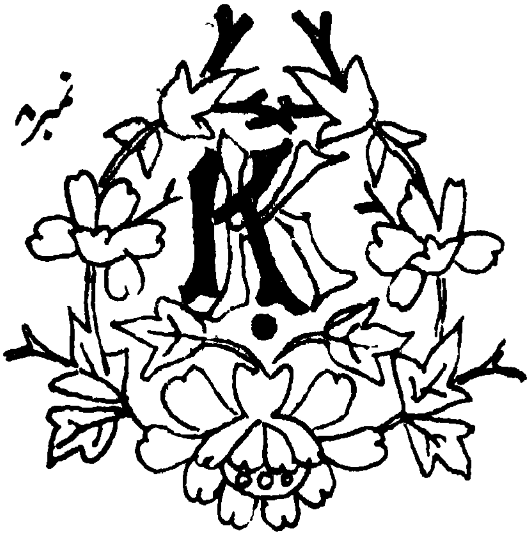


نمبر۹



ز۔ ب۔ آنسہ سید اسحاق علی صاحب
اجمیری

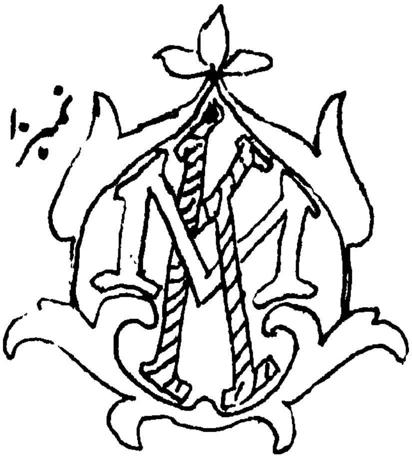
نمبر۹



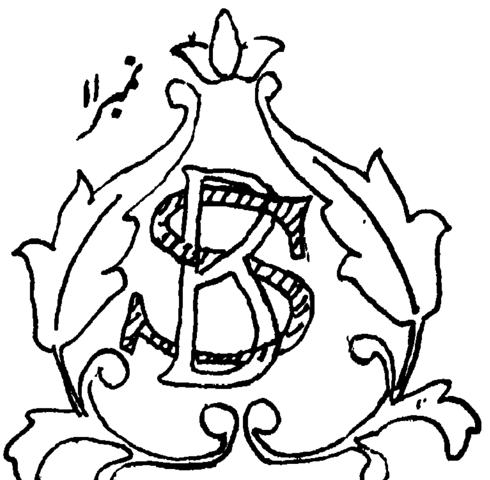
نمبر۸



نمبر۱۰



نمبر۱۱



نمبر۱۲



ناصر خاں یوسفزئی مغلپورہ لاہور

اللہ کو قرض حسنہ

عطیات ماہ فروری ۱۹۳۷ء

محترم بابو حسین بخش صاحب کلرک دفتر میونسپل کمیٹی جالندھر شہر منجملہ موعودہ طلبہ زنانہ برائے مدرسۃ البنات ۔/-/۲

محترم اے رحمٰن صاحب عاقل پوسٹ ماسٹر جالندھر چھاؤنی ۔/-/۱

" بابو برکت علی صاحب پوسٹ آفس " " ۔/۸/-

" بابو بشیر محمد صاحب " " " " ۔/۴/-

" ایس ایم رمضان صاحب " " ۔/-/۱

" میاں رحمت اللہ صاحب محلہ نیلے محل جالندھر شہر ۔/۴/-

" میاں محمد اسمٰعیل صاحب عرف اتو محلہ نیلے محل " " ۔/۳/-

" میاں نور محمد صاحب ۔/۱/-

" چودھری عبدالرحمٰن صاحب ہیڈ مالی قیصر باغ جالندھر شہر ۔/۸/-

محترمہ دیوان زادی نادر جہاں بیگم طاہرہ صاحبہ دیوان محل سیونی ۔/-/۱۰

" بیگم صاحبہ جناب فضل الرحمٰن صاحب سیونی ۔/-/۱

" مسز محمد حیات صاحبہ معرفت شیخ محمد حیات صاحب ڈسٹرکٹ انجنیئر شیخوپورہ برائے شیرینی طالبات ۔/-/۵

محترم مولوی محمد امین صاحب سوداگر چرم کلکتہ موعودہ برائے امداد مدرسہ ۔/-/۱۰۰

ایضاً برائے شیرینی طالبات ۔/-/۲۵

" ملک محمد امین صاحب چوک امام ناصر الدین صاحبؒ (قیمت دو کھال عقیقہ) ۔/۴/۳

" میاں اظہار الحسن صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز جالندھر ۔/-/۲

" میاں محمد حسین صاحب محلہ درار خاں ۔/۱/-

" " فضل محمد صاحب " " ۔/۴/-

" " فضل محمد صاحب " ۔/۲/-

" ذوالفقار علی احمد خاں نواسہ ننھے خانصاحب ۔/۱/-

" چودھری احمد دین صاحب وپل ہیڈ شاپ فرسٹ پمپ شائر رجمنٹ راولپنڈی ۔ بتوسط بابو عبدالعزیز صاحب انسپکٹر دولادری حال رخصتی ۔/-/۱

" جناب عبدالعزیز صاحب انسپکٹر زراعتی فارم دسوہہ سابق جالندھر شہر

بقیہ منجملہ یکصد روپیہ موعودہ سالانہ ۔/-/۱۰

محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ قلعہ شیخوپورہ بغرض ایصال ثواب روح مرحوم و مغفور پسر خود منظور احمد ۔/-/۲

محترمہ جان بی بی صاحبہ بستی غذاں ۔/-/۱

دی جالندھر الیکٹرک سپلائی کمپنی لمیٹڈ فاضل بابت کنکشن ۳۲۹ دفتر انجمن ۔/۶/۳

بتقریب عید اضحیٰ فراہم کردہ از عیدگاہ ۔/-/۱۲

محترمہ والدہ صاحبہ ام الکلثوم متعلمہ جماعت اول مدرسۃ البنات ۔/-/۲

" نزہت جان متعلمہ جماعت چہارم " " ۔/۸/-

" رقیہ بیگم " " " " ۔/۶/-

محترم ڈاکٹر فیروزالدین صاحب شفائی برلستہ ملکا متصل پھلور رڑکا کلاں ۔/-/۱

محترمہ وزیر بیگم بنت جناب نذیر احمد صاحب کلرک پوسٹ آفس ۔/-/۱

متعلمہ مدرسۃ البنات

معرفت عطیہ بیگم ارشد بورڈر مدرسۃ البنات

محترم ڈاکٹر محمد علی صاحب کپورتھلہ ۔/-/۲

" " مسعود علی صاحب ۔/-/۲

" جناب عبدالباقی صاحب " ۔/-/۲

محترم جناب حکیم عظمت علی خانصاحب محلہ جدید نمبر لدھیانہ (قیمت کھال قربانی) ۔/۱۴/۱

" بابو مبارک علی صاحب اثم نظامی محلہ جدید نمبر لدھیانہ (" " ") ۔/-/۱

" ملک ظہیر الدین صاحب محلہ ملکاں جالندھر شہر (" " ") ۔/۸/۳

محترمہ بیگم صاحبہ خان علی احمد خانصاحب بی اے ایل ایل بی دھوگڑی ضلع جالندھر ۔/-/۲

محترم جناب عبدالمالک صاحب ڈائرکٹر فزیکل ٹریننگ اسلامیہ کالج لاہور (قیمت کھال قربانی) ۔/۲/۲

محترمہ حلیمہ بی بی متعلمہ جماعت سوم مدرسۃ البنات (قیمت کھال قربانی) ۔/-/۲

محترمہ نسیم اختر " " " " ۔/۴/۱

محترمہ منیر فاطمہ " " " " ۔/۴/۱

محترمہ رحمت بی بی متعلمہ جماعت سوم مدرسۃ البنات (قیمت کھال قربانی) ۱/۹/-

" استانی حمیدہ بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات ۱/-/-

" نسیم فضل کریم صاحبہ معلمہ " ۱/-/-

" استانی اسلام صاحبہ معلمہ مدرسۃ القرآن بستی شیخ -/۲/-

" والدہ ضیاء اللہ صاحب -/۵/-

" شریفہ بی بی غلام نبی متعلمہ جماعت اول (قیمت کھال قربانی) ۱/-/-

میزان ۲۲۰/۸/-

تعمیر فنڈ ماہ فروری ۱۹۳۷ء

محترم مسٹر محمد عبداللہ خان صاحب بی۔ او بکس نمبر ۱۳۱ اشانتی۔ ایس روڈیشیا افریقہ (بصورت لنڈن ورکرفٹ ۲۶ پونڈ) ۳۴۳/۱۱/-

محترمہ حبیبہ النساء قاضی کوئٹہ متعلمہ مدرسۃ البنات از خرچ عید ۱/-/-

محترم جناب عبدالرشید صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی بی اے وی مڈل سکول بھون ضلع جہلم بخوشی صحت یابی پسر خود ۱/-/-

محترم جناب عبدالرشید صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی بی اے وی مڈل سکول بھون ضلع جہلم (قیمت کھال قربانی) -/۸/-

میزان ۳۴۶/۳/-

زکوٰۃ فنڈ ماہ فروری ۱۹۳۷ء

محترم جناب شیخ محمد صادق خالق صاحب ریٹائرڈ اوورسیر کوچہ دروازہ بٹالہ ۴/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ خان شاہ زمان صاحب براستہ اسسٹنٹ پیٹ ۵/-/-

محترم خان جلال الدین خان صاحب سیکرٹری مسلم ایسوسی ایشن پی۔ او بکس نمبر ۳۴۴ Heber Calif U. S. A صدقہ عید الفطر برائے امداد یتیم طالبات ۲۶/-/-

میزان ۳۵/-/-

وظائف فنڈ ماہ فروری ۱۹۳۷ء

محترم چودھری حق نواز خاں صاحب پروفیسر ڈسٹرکٹ کالج لاہور (فاطمہ جان سکالرشپ) ۵/-/-

محترمہ مس مریم یوسف علی صاحبہ ۸۴۶ عیدگاہ اسسٹنٹ میڈیکل (حمیدہ بی بی سکالرشپ ۵/-/- زینب بی بی سکالرشپ ۵/-/-) ۱۰/-/-

محترم ایم اسلم صاحب بارود خانہ لاہور (صغریٰ سکالرشپ ۵ ماہ) ۱۵/-/-

محترم چودھری غلام باری صاحب انسپکٹر آف ورکس ننگری ضلع ملتان (غلام باری سکالرشپ ۲ ماہ) ۱۰/-/-

میزان ۴۰/-/-

فنڈ فیچی ماہ فروری ۱۹۳۷ء

کاریگران بابو شیخ حاجی مہر علی احمد علی صاحبان جنرل مرچنٹس انارکلی بازار ۲/۶/۶

نوٹ

(۱) جن حضرات کرام نے بتقریب عید الضحیٰ اپنے احساس ملی اور قومی ہمدردی کے پیش نظر قربانی کی کھالوں سے انجمن کی اعانت فرمائی انکی خدمات عالیات میں ہدیہ تشکر پیش کرنے کے بعد التماس ضروری ہے کہ فہرست ماہ اپریل کے سلسلہ میں شائع ہوگی۔

(۲) محترم جناب عبدالرزاق صاحب سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول باماں بالا تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری کی وساطت سے مبلغ ۵۰/- روپے بابت رسیدی نوٹ بک نمبر ۱ و ۲ اور ۱۰/- روپیہ برائے رسید ۳۹۹۹ بد تعمیر مدرسہ موصول ہوئے ہیں۔ انجمن اس معاونت بالبر کیلیے صاحب موصوف کی شکرگزار ہے اور بخدمات عالیات معطی صاحبان انکی وساطت سے ہدیہ تشکر پیش کرتی ہے۔ فہرست معطی صاحبان ماہ اپریل کے سلسلہ میں شائع ہوگی۔

نور الدین بٹ جنرل سیکرٹری انجمن مدرسۃ البنات جالندھر شہر (پنجاب)

جناب ڈاکٹر حکیم ولی محمد صاحب معالج امراض چشم
سند یافتہ طبیب حاذق مالک دی پنجاب ہاؤس کا تیار کردہ

سُرمہ اکسیر وَلی

سنہ ۱۹۰۰ء سے خلق خدا کو مستفیض کر رہا ہے۔ جو آنکھوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے سرمہ اکسیر ولی جملہ امراض چشم کا واحد علاج ہے اور اس کو روزانہ استعمال کرنے والوں کی آنکھیں مادہ متعفن سے پاک رہتی ہیں اور آنکھوں کے حسن و صحت اور خوبصورتی میں شب و روز ترقی ہوتی رہتی ہے اور تمام آنے والی مرضوں سے آنکھیں بالکل محفوظ رہتی ہیں۔

سرمہ اکسیر ولی بچوں بوڑھوں مردوں عورتوں کیلئے نہایت مفید ہے طالب علموں اور دستکاروں باریک بینی کا کام کرنے والوں کے لئے نعمت عظمےٰ ہے۔ جب آنکھیں کثرت کام کی وجہ سے تھک گئی ہوں تو سرمہ اکسیر ولی کی ایک سلائی آنکھوں میں لگاؤ فوراً خفقان جاتی رہے گی اور طبیعت شاد و بشاش ہو جائے گی۔ سرمہ اکسیر ولی کی ایک شیشی ہر گھر میں ہر وقت موجود رہنی چاہیئے اسی لئے قیمت برائے نام رکھی گئی ہے تاکہ ہر ایک ہاتھ میں پہنچ سکے یعنی قیمت فی شیشی صرف چار آنے محصولڈاک بذمہ خریدار۔ ایک شیشی سے ۶ شیشی تک ۲ آنے ایک درجن شیشی یکمشت خریدنے والوں کو محصولڈاک معاف۔

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے خود بھی فائدہ اٹھائیں اوروں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔ کمشن معقول دیا جاتا ہے۔ جواب طلب امور کیلئے جوابی خط یا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔ پتہ صاف لفظوں میں ہو

المشتہر

اکسیر وَلی دی پنجاب ہاؤس جالندھر شہر

لنڈن سے مس مارگیری کلارک

فیسرین رجسٹرڈ

کے متعلق تحریر فرماتی ہیں: جناب من میں نے فیسرین کے استعمال سے ایسے "کیلوں" کو دور کیا ہے جو ویکسین کے علاج سے بھی دور نہ ہو سکے تھے"۔ (ترجمہ انگریزی چٹھی) دیکھئے اہل مغرب بھی "فیسرین" کی تعریف کرتے ہیں کیونکہ یہ واقعی کیلوں، چھائیوں، دھبوں، بدصورتی، پھنسیوں، چہرے اور جلد کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

نوٹ: اہل پشاور ایم اے حکیم ڈرگسٹس اینڈ جنرل مرچنٹس سے خرید فرمائیں

(۲) **فیسرین سنو** دن کے سنگار اور محافظت حسن کیلئے خوشبودار فیسرین سنو سے بڑھکر کوئی سنو نہیں یہ جلد کو ملائم کرتی ہے خوبصورتی کو بڑھاتی ہے جلن کو دور کرتی ہے فیسرین رجسٹرڈ کے ساتھ اس کا استعمال ازحد مفید ہے۔ قیمت ۸ر۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

(۳) **فیسرین آٹو** یہ روح پرور اور جانفزا فرحت بخش عطر ہماری نازنہ ایجاد ہے قیمت چھوٹا سائز ۸ر بڑا سائز ایک روپیہ۔ اگر فیسرین کے ساتھ منگوایا جائیگا تو محصولڈاک نہ لگے گا۔

(۴) **عورتوں کی تندرستی کی محافظ**
میوٹرون رجسٹرڈ

(۱) طبقہ نسواں کی خاص بیماریوں کا خاص علاج ہے (۲) سیلان کی اور اسکی خرابیوں کو دور کرتی ہے (۳) تمام زنانہ پوشیدہ اور پرانی امراض کا یقینی علاج ہے (۴) زرد اور لاغر عورتوں کیلئے مقوی ہے (۵) درد سر، کمر، پیڑو کے درد کو پہلی ہی خوراک سے آرام ہو جاتا ہے خداک فیس ڈالکہ شیریں۔ قیمت دو روپیہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

فیسرین فارمیسی مکتسر۔ فیروزپور۔ پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ مسلمہ جالندھر شہر

جلد ۵	فروری ۱۹۳۷ء - ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ	نمبر ۸

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چند گزارشیں

اہل ایمان کو عید مبارک!

اللہ نے چاہا کہ اپنے نہایت محبوب اور اپنے عزیز پیغمبر ابراہیم (علیہ السلام) کو ایک انتہائی سخت امتحان میں ڈالے انھیں خواب میں اشارہ کیا کہ وہ خدا کی راہ میں دنیا کی سب سے پیاری اور سب سے قیمتی چیز یعنی اپنے بیٹے اسمٰعیل کو قربان کر دیں۔ اُف کتنی مشکل آزمائش تھی اور کس قدر شدید ابتلا۔ اس کے لئے کتنے دل گردے کی ضرورت ہے اور کیسا حوصلہ درکار ہے؟ اولاد والے اپنے دلوں پر ہاتھ رکھکر اس کا ذرا اندازہ تو کریں۔ مگر جو اللہ کا ہو رہے وہ اپنا سب کچھ اللہ کو سونپ دیتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ میرا تو کچھ بھی نہیں یہاں تک کہ جان عزیز بھی خدا ہی کی ہے۔ غرض کہ سب کچھ بندے کے پاس اللہ کی امانت ہے۔ اللہ اپنی ہر اک امانت جب اور جتنی چاہے لے لے۔ ادھر اللہ کا حکم ہوا، ادھر بیٹے کی نازک گردن پر چھری رکھ دی اور اللہ کی رضا طلب کی۔ لیکن یہاں تو صرف آزمائش مقصود تھی۔ چھری کند ہو کر رہ گئی اور خدا کی بارگاہ میں بجائے بیٹے کے دنبے کی قربانی قبول کی گئی۔ اور اللہ نے اپنی محبت کے اس ابراہیمی طریقے کو رہتی دنیا تک کے لئے جاری کر دیا کہ اس سے خدا کی راہ میں ہر طرح کے ایثار اور قربانی کا ولولہ ہر برس ایمان والوں کے دل میں پیدا ہوتا رہے۔

مبارک ہیں وہ لوگ جن کے دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس سنت سے گرمائے جائیں اور وہ یہ نکتہ سمجھ لیں کہ ہمارا سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہے اور اپنی ہر چیز ہم سے جب بھی طلب کرے ہم خوشی خوشی سب کچھ اس کے حوالے کر دیں خواہ وہ مال ہو، خواہ جان اور خواہ جان سے عزیز اولاد۔

دل کے کان کھولئے اور سنئے کہ زمانہ اللہ کا منادی بن کر آپ سے کیا طلب کر رہا ہے؟ باطن کی آنکھ سے دیکھئے کہ وقت کی کیا ضرورت ہے؟ ضرورت ہے کہ ایمان پھر سے تازہ ہوں۔ اللہ کا کلام جو اب تک کاغذی صورت میں طاقوں کی زینت ہے پھر سے پڑھا اور سمجھا جائے۔ رسول اللہ کی سنت پھر سے رواج پائے۔ ورنہ حالت آج سے بھی بدتر ہو جائیگی حتے کہ ہندی مسلمان یا تو اسلامیان سپین کی طرح تباہ و برباد ہو جائینگے یا ان کی نافرمانیاں انھیں کافروں کی صف میں کھڑا کر دیں گی۔ نعوذ باللہ من ذٰلک۔

مسلم عورت کی جہالت اور بے دینی پر یورپ کی خوشنما آیندہ زہر ملی ہوا ہمارے جسد ایمان کو ایک مہلک دبا ہے کہ جس طرح

تباہ کر رہی ہے، اس کے بھیانک نتیجے ہمارے سامنے آرہے ہیں۔ اگر آج مسلمانوں کو ہوش نہ آیا اور وہ اپنی بیٹیوں کی اسلامی تعلیم و تہذیب سے غافل رہے تو وہ کلیسا کی سسٹریں بن کر رہینگی اور وہ خود دوزخ کا ایندھن بنینگے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا ۔ "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔"

اب یہ حقیقت شرق سے غرب تک ہر طبقہ خیال میں مانی جاچکی ہے کہ مدرسۃ البنات کی سی تعلیم و تربیت ہی اسلام کی بیٹیوں کے ایمان کی محافظ ہوسکتی ہے جہاں دین کی تعلیم کے علاوہ انھیں اسلامی تربیت سے سنوارنے کی کوشش کی جاتی ہے اور سردست ملک بھر میں یہ ایک ہی درس گاہ ہے۔ لیکن مسلمانوں کی غفلت پر افسوس کہ آجتک اس کی اپنی عمارت تک کھڑی نہ ہوسکی۔ اور زمین کے چند قطعات خرید کر بھی انجمن مدرسۃ البنات دو ہزار کی مقروض ہے چہ جائیکہ اور اراضی خریدی جائے اور عمارت شروع ہو۔

کیا ملت ابراہیمی کے پیروؤں اور سنت محمدی کے عاملوں کو وقت کی اس سب سے بڑی ضرورت کا احساس ابھی تک نہیں ہوا؟

کیا اہل ایمان اس وقت بیدار ہوں گے جب یہ امت بالکل موت کی نیند سو جائیگی؟ اور دنیا کی محبت اور دین سے بے پروائی ان کی رہی سہی متاع ایمان بھی برباد کرچکے گی؟ مدرستہ البنات کا وجود اس بیمار امت کے حق میں ایک سنبھالا ہے ع

لیکن یہ سنبھالے سے سنبھل جائے تو اچھا

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ +　　　(ادارہ)

نوٹ: آقا بابل اشاعت صفحات کی کمی کی وجہ سے آئندہ ماہ میں شائع ہوگی۔

مدرسۃ البنات

پنجاب کے عام مدارس کی طرح مدرستہ البنات کا تعلیمی سال مارچ میں ختم ہوتا ہے اور یکم اپریل کو نئی جماعت بندی ہو جاتی ہے۔ اگرچہ مدرسہ کی تمام جماعتوں کا داخلہ سال بھر ہی جاری رہتا ہے مگر شروع سال میں داخل ہونے والی طالبات کو بہت سہولت رہتی ہے۔ خصوصاً درجہ خصوصیہ میں داخل ہونے والی طالبات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ مئی کے بعد وہ کسی صورت سے بھی جماعت کے ساتھ نہیں چل سکیں گی۔ اس لئے ان سب بہنوں کو جو اس سال درجہ خصوصیہ میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتی ہوں یکم اپریل کو ہی مدرسہ میں پہنچ جانا چاہیے۔

عطیات: محترمہ بیگم صاحبہ خان بہادر عبدالمجید خان صاحب رئیس اعظم بستی بابا خیل نے اپنی عزیز بچی ماریہ خانم کی پیدائش پر دس روپے مدرسۃ البنات کو اور پانچ روپے طالبات کی مٹھائی کے لئے عطا فرمائے۔ خداوند کریم اس بچی کو والدین کے زیر سایہ پروان چڑھائے اور دینی و دنیوی علوم سے مزین فرمائے آمین۔

محترمہ مکرمہ دیوان زادی نادر جہاں بیگم صاحبہ سیوتی اپنی ہمشیرگان اور اپنی محترم خالہ صاحبہ کی معیت میں اپنی خالہ زاد بہن عزیزہ حسن آرا بیگم کو دارالاقامہ میں داخل کرنے کے لئے مدرسۃ البنات میں تشریف لائیں۔ مدرسہ اور بورڈنگ ہوس کا معائنہ فرمانے کے بعد بہت بہت خوشنودی کا اظہار فرمایا اور مبلغ دس روپے مدرسہ کی امداد کے لئے عطا فرمائے۔

محترمہ بیگم صاحبہ محمد حیات صاحب انجنیئر شیخوپورہ مدرسہ میں تشریف لائیں۔ مدرسہ کی انتظامی اور تعلیمی حالت پر بہت ہی مسرت کا اظہار فرمایا اور پانچ روپے بچیوں کی مٹھائی کے لئے عطا فرمائے اور ان کی بھاوج محترمہ نے بھی ایک روپیہ مدرسہ کی امداد کے لئے عطا فرمایا۔

دعوت: ۳۱ جنوری محترمہ بیگم صاحبہ میاں عبدالحمید صاحب نے دارالاقامہ کی تمام طالبات اور معلمات کو مرغ پلاؤ اور زردہ دعوت کے طور پر بورڈنگ ہوس میں بھیجا۔ میں تمام بچیوں کی طرف سے محترمہ موصوفہ کا دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔

حمیرا

اللہ کی مدد کرنے والے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں "مسلمہ" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہو گئے:۔

محترمہ امینہ خاتون صاحبہ متعلمہ مدرسۃ البنات	۱	جناب عبید اللہ خاں صاحب ملازم انجمن	۸
محترمہ مسز نذیر احمد صاحبہ شیر گڈھ	۱	" محمد مراد علی خاں صاحب چک ۳۳۲ گ ب ضلع لائلپور	۱
جناب حاجی محمد صاحب جالندھر	۱	" خان محمد اسمٰعیل خاں صاحب بی۔اے، دہلی	۳
" شیخ مقبول احمد صاحب گورنمنٹ پنشنر لدھیانہ	۴	" ایس جے قریشی صاحب بمبئی۔	۳
" عبدالرحمٰن کمال الدین ہرزک پریار کلابہ	۲	محترمہ زکیہ بیگم صاحبہ بنت محمد رفیق صاحب۔	۱
" غلام محی الدین صاحب۔ لاہور	۱	" عائشہ بی بی صاحبہ نوشہرہ غربی	۴
" محمد اکرم خان صاحب	۱	جناب منشی طفیل محمد صاحب نئی دہلی۔	۱

جناب ناصر خاں یوسفزئی۔ مغلپورہ	۱
محترمہ فہمیدہ خاتون صاحبہ تا بجھاڑی	۱
" مسز ایم اصغر فاروقی۔ سکھر	۱
" " حکیم محمد سلیمان خان صاحب۔ کالکا	۲
جناب محمد یوسف صاحب۔ جالندھر	۱
محترمہ بیگم بلقیس صفدر مرزا۔ بیکانیر	۵
جناب اصغر حسین صاحب قریشی۔ پانی پت	۱
محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ۔ ہیڈ معلمہ۔ روپڑ۔ ضلع انبالہ	۲
" رضیہ بیگم صاحبہ۔ بنت شیخ عبدالرحیم صاحب افسر مال ہوشیارپور	۱
جناب نیاز محمد صاحب گوہر شہر قپوری	۲
محترمہ امۃ الزہرہ بیگم صاحبہ معلمہ گرلز سکول دہلی۔	۱
جناب آر۔ امیر احمد صاحب گکھڑ۔ امرتسر	۱

اللہ کو قرض حسنہ

عطیات ماہ جنوری ۱۹۳۷ء

معلوم الاسم صاحب جالندھر برائے امداد یتیم طالبات	۱۲/۱۰/۹
محترمہ سعیدہ فاضل صاحبہ متعلمہ مدرسۃ البنات صدقہ عید الفطر	-/۱۲/-
" عظمت بی بی صاحبہ " " " "	۱/-/-
" افتخار صاحبہ " " " "	-/۱۲/۹
" مائی جیونی صاحبہ باورچن دارالاقامہ " "	-/۴/-
" نسیمہ " " " " " "	-/۴/-
" صغریٰ بی بی صاحبہ متعلمہ " " "	-/۱۰/-
" راضیہ خانم صاحبہ " " "	-/۸/-
" مظہر " " " "	۱/-/-
" جمیلہ صبیحہ بابو محمد حسین " "	۱/-/-
" محمد بی بی صاحبہ " "	-/۳/-
" مجیدہ بیگم صاحبہ " "	-/۴/-
" حشمت بی بی " " "	-/۶/-
محترمہ بشیرہ صاحبہ متعلمہ مدرسۃ البنات صدقہ عید الفطر	-/۸/-
جناب بابو حسین بخش صاحب کلرک میونسپل کمیٹی جالندھر منجملہ موعودہ ۲۵/-/-	۲/-/-
جناب خان بہادر خان عبدالمجید خاں صاحب رئیس اعظم بستی باباخیل (قیمت کھال)	۱/۷/۶
جناب ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خاں صاحب ریٹائرڈ سول سرجن آگرہ	۱۰/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ خان بہادر عبدالمجید خاں صاحب رئیس اعظم بستی باباخیل (برائے شیرینی طالبات)	۵/-/-
محترمہ حشمت بی بی صاحبہ متعلمہ درجہ چہارم مدرسۃ البنات	۵/-/-
معرفت منشی سید سلطان احمد شاہ صاحب جالندھری	
جناب میاں فضل دین محمد صدیق صاحبان۔ گوجرانوالہ	۱/-/-
" " محمد اسمٰعیل عنایت اللہ " "	۱/-/-
" آغا عبدالکریم خانصاحب منیجر ڈاک بنگلہ چھاؤنی جہلم	-/۶/-
جناب عبدالغنی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ویٹرنری ڈیپارٹمنٹ آئی۔ زٹ نگر	۵/-/-

معرفت منشی حسین بخش صاحب

معلوم الاسم صاحب محلہ نیلے محل - جالندھر شہر　۱/-/-
جناب منشی نذیر حسین صاحب محلہ قرار خاں　〃　۱/-/-
جناب ڈاکٹر نذیر حسین صاحب　〃　〃　۱/-/-
〃 حکیم نثار احمد　〃　〃　〃　-/۲/-
〃 〃 برکت علی　〃　〃　〃　-/۲/-
〃 ولی محمد خاں　〃 کوٹ پہاڑ خاں　〃　-/۱/-
〃 خان اللہ رکھا　〃 محلہ قرار خاں　〃　-/۲/-
محترمہ سرور ی بیگم صاحبہ مسز بابو معراج الدین صاحب حال وارد نکودر (مقیم یوگنڈا - افریقہ)　۲/-/-
محترمہ شریف اختر صاحبہ - معرفت بابو محمد حسین صاحب پی - ڈبلیو - ڈی گوڑ کانوہ - لاہور　۱/-/-
محترمہ والدہ جناب عبداللہ خاں صاحب - محلہ میاں قطب الدین راولپنڈی　-/۸/-
محترمہ عائشہ خانم صاحبہ بستی باباخیل　۵/-/-
جناب مرزا عطاء اللہ بیگ صاحب "چشمۂ علی" ایران (بتوسط محترمہ الیس - اے شمیم صاحبہ جالندھری)　۱۵/-/-
جناب محمد یعقوب صاحب بازار نواب دولھا - کانپور　۲۰/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب چوہدری جان محمد صاحب ٹھیکیدار ترچناپلی -　۵/-/-

بمد زکوٰۃ ماہ جنوری ۱۹۳۷ء

معلوم الاسم صاحب　۲۹۶/۱۲/-
جناب عبد الرحیم صاحب سب انسپکٹر زمیندارہ بنکس

چیچہ وطنی - ضلع منٹگمری　۲/-/-
جناب ایم غلام محمد صاحب بی - او بکس ۲۴۴ ولیمز کیلف یو - الیس - اے صدقہ فطر فراہم کردہ　۶۸/۱۰/۳
محترمہ بیگم صاحبہ خان عبداللہ خاں قلعدار میانی افغاناں　۵/-/-
〃 〃 〃 غلام سرور خاں میر منشی کابل　〃　〃　۲/-/-
〃 〃 〃 کرار محمد خاں رئیس　〃　〃　〃　۳/-/-
〃 〃 〃 یعقوب محمد　〃　〃　〃　〃　۲/-/-
جناب شیخ احمد الدین صاحب بلیماراں دہلی (بتوسط ایم حفیظ اللہ صاحب بٹ)　۱۵/-/-
جناب مولوی علی محمد خاں صاحب　خانپور - ہوشیارپور (بتوسط جناب خان محمد احمد خان صاحب درانی)　۱۰/-/-

تعمیر فنڈ جنوری ۱۹۳۷ء

محترمہ بیگم صاحبہ جناب سعید الدین حیدر صاحب گوالیار (بتوسط مسز رشید احمد صاحبہ)　۲۰/-/-
محترمہ مسز رشید احمد صاحبہ　گوالیار　۵/-/-
جناب ایم - ایچ حسن صاحب مبلیغ انسپکٹر مسجد سلیمان ایران - (بتوسط محمد عبد الوحید صاحب لدھیانہ)　۱۷/-/-
جناب چودھری رحمت علی صاحب ضلعدار - قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ (بتوسط چودھری محمد بشیر صاحب)　۱۰/-/-
جناب ایم - عبد المجید صاحب بلیسیر ملز ڈیرہ دون　۱/-/-
جناب نیاز محمد صاحب گوہیر شر قپوری اسسٹنٹ انجنیئر بریتھ ویٹ کمپنی کلکتہ (برائے اراضی مدرسہ)　۲۵/-/-
جناب عمر الدین صاحب کپور تھلوی - سارنگ بریتھ

ویٹ کمپنی کلکتہ (برائے اراضی مدرسہ) -/-/۱۰　　لاہور - (فاطمہ جان سکالرشپ) -/-/۵

وظائف فنڈ ماہ جنوری ۱۹۳۷ء

محترمہ آنسہ مریم یوسف علی صاحبہ میسور سٹی

جناب چودھری حق نواز خاں صاحب پروفیسر ویٹرنری کالج

حمیدہ بی بی سکالرشپ -/-/۵
زینب بی بی " -/-/۵
} -/-/۱۰

مسلمہ سے خطاب : محترمہ آنسہ نجمہ اختر ضیا - بھوپال -

مسلمہ ظلمت گہِ آفاق کو تابندہ کر + نیرِ علم و ہنر سے دہر کو رخشندہ کر
مہرِ خاور بن کے تو بزمِ خواتیں میں چمک + تابشِ ایمان سے جہّال کو شرمندہ کر
درس دے تہذیب کا ان لوگرفتاروں کو پھر + اور فیضِ نور سے عالم کو پھر تابندہ کر
انجم و اختر ہیں ساری طالباتِ علم دیں + نورِ عرفاں سے تو ان کے قلب کو رخشندہ کر
دور کر ان سے نشاناتِ جہالت اے خدا + عالمِ نسواں کو علم و فضل کا جوئندہ کر
اب چکھا دے ان کو تو مہر و مروّت کا مزہ + جذبۂ انسانیت اقوام تو میں زندہ کر
جس سے اک عالم قتیلِ نکہتِ جنت ہوا + اس شمیمِ جانفزا کو تا ابد پائندہ کر
اے ضیا حق و صداقت کی ہو پھر جلوہ گری + پھر دبستانِ جہاں کو نور سے تابندہ کر

اشعارِ حمیدہ : محترمہ آنسہ سیدہ انور جہاں بیگم مستور بھوپال

ہے بے نقاب وہ روئے نگار کیا کہنا + کلیم اسی کے تھے امیدوار کیا کہنا
گناہ اور مآلِ گناہ اے توبہ + لرز رہا ہے دلِ شرمسار کیا کہنا
میانِ حشر ہم ایسے گناہگاروں پر + ہوئے ہیں فیض و کرم آشکار کیا کہنا
جو مدعا تھا اسے ایک بار عرض کیا + کسی سے بات کوئی بار بار کیا کہنا

کمالِ شوق کا معراج دیکھنا مستور
ہے بے نقاب رخ پردہ دار کیا کہنا

نعت :- جناب حافظ محوی انبالوی

غبارِ کوئے رسالت مآب ہو جاؤں + بہارِ گلشنِ حسن ثواب ہو جاؤں
بہانہ بخششِ عصیاں کا ہے پشیمانی + پگھل کے شمع صفت آب آب ہو جاؤں
مُشبّہ کے اشارے سے جو دو نیم ہوا + خدا کرے میں وہی ماہتاب ہو جاؤں
نبیؐ کے نام ہیں نامِ خدا رؤف و رحیم + کرم کریں تو ابھی کامیاب ہو جاؤں
کہیں وہ لطف و عنایت کا شکر کرنے کو + کمالِ عجز سے میں لاجواب ہو جاؤں
غلامِ رحمتِ عالمؐ کی آرزو ہے یہی + گیاہِ خشک کے حق میں سحاب ہو جاؤں
مٹا کے دل سے من و تو کے غائبانہ نقوش + رموزِ وحدتِ حق کی کتاب ہو جاؤں
یہ مدعا۔ یہ تمنا۔ یہ دل کی خواہش ہے + جگر میں آگ لگے اور کباب ہو جاؤں
طفیل معنیٔ اسمِ محمدؐ و احمدؐ + جہاں کی خوبیوں کا انتخاب ہو جاؤں
یہ ہے مطالبہ فقیرِ محوی درویش + عدم کی منزلوں میں باریاب ہو جاؤں

گلدستۂ رنگیں :- جناب ادیب فیروزی۔ انبالوی

مژدۂ رحمتِ اسلام سنانے کے لئے + آپؐ مبعوث ہوئے سارے زمانے کیلئے
تجھ کو میخانۂ وحدت کا بنا کر ساقی + حق نے بھیجا مئے عرفان پلانے کیلئے
لیلۃ القدر سے رتبہ میں سوا ہے مجھکو + آئیں جس رات کو وہ جلوا دکھانے کیلئے
دے گئے سب کو مساوات و اخوت کا سبق + ہے یہ احسانِ گرانبار زمانے کیلئے
گلشنِ دین سے گل لے گئے گلچیں چن کر + اپنے گلدستۂ رنگیں کو سجانے کیلئے
دشت و کوہسار و بیابان کو ویرانے کو + آپؐ آئے گل و گلزار بنانے کیلئے

دستِ قدرت سے عنایت ہوئے ہیں مجھکو ادیب
جان و دل آپؐ کے قدموں میں لٹانے کیلئے

رسول اللہؐ کے اخلاق

(ازجناب حامد علی مقبول صاحب لدھیانہ)

خاتم الانبیاء صلعم کی ذات بابرکات کیا بلحاظ خلقت اور کیا بلحاظ اخلاق، بنی نوع انسان سے اشرف اور اعلیٰ تھی جس قدر فضائل اور کمالات انسان میں ممکن ہیں، ان سب کا مجموعہ حضور اکرمؐ کی ذات بابرکات میں موجود تھا۔

یوں تو تمام انبیاء سابقین دیگر بنی نوع انسان سے اپنی باطنی اور ظاہری صفات میں نمایاں طور پر ممتاز تھے مگر آنحضرت صلعم انبیاء کرام میں بھی سب سے زیادہ ممتاز تھے۔

آپ میں اگر حضرت موسیٰؑ کی شان جلالی تھی تو حضرت عیسیٰؑ کی شانِ جمالی بھی تھی۔ حضرت داؤدؑ کی بہادری اور سطوت اور حضرت سلیمان کی عقل و حکمت دونوں آپ میں مجتمع تھیں۔ حجتِ ابراہیمی۔ حسنِ یوسفؑ۔ صبر ایوبؑ۔ استقلال نوحؑ۔ غرض انبیاء سلف کے تمام اوصاف موجود تھے۔ اس لئے آپ کے اوصاف کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ ہاں! زندگی میں جو واقعات ظہور پذیر ہوئے ان سے جہاں تک سمجھا جا سکتا ہے لکھا گیا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

حسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

میری محترم بہنو! صبر بڑی چیز ہے۔ حدیث شریف میں اس کو نصف ایمان کہا گیا ہے۔ اس لئے حضور پاک صلعم کے اخلاق کا بیان میں اسی سے شروع کرتا ہوں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ع

جن کے رتبے ہیں سوا ان کی سوا مشکل ہے

ہمارے سرور کائنات جس طرح دنیا میں سب سے بڑے نبی ہو کر آئے تھے اور تمام مذاہب سے بہتر اور مکمل مذہب کی اشاعت کیلئے خدا تعالےٰ نے آپ کو بھیجا تھا۔ اسی طرح مخالفت کرنے والے بھی دنیا میں ایسے ملے کہ کسی نبی کو ایسے مخالفوں سے سابقہ نہیں پڑا تھا۔ یعنی کفار مکہ جنھوں نے ایذا رسانی کا کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔ قرابت اور رشتہ سب کو بالائے طاق رکھ کر ہر طرح تکلیف دینی شروع کی، یہاں تک کہ جان لینے کی فکر میں پڑ گئے لیکن انکی تمام تکالیف کو حضورؐ نے نہایت تحمل سے برداشت فرمایا۔ اور کبھی اُن کے حق میں کوئی برا کلمہ زبان مبارک سے نہیں نکالا۔

جنگ احد میں جب دندان مبارک شہید ہوئے، اور رخسار میں خود کے حلقے دھنس گئے اور خون بہنے لگا تو آپ اسے پونچھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر کوئی قطرہ میرے خون کا زمین پر گرا تو اللہ تعالےٰ ان پر (یعنی کافروں) پر عذاب نازل فرما دے گا۔ صحابہؓ کو یہ امر شاق گذرا۔ انھوں نے کہا: "یا رسول اللہ! یہ موقع ہے ان کے حق میں بد دعا فرمائیے"۔ آپ نے فرمایا: "میں بد دعا کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا۔ بلکہ میں رحمت ہوں اور اسلام کی طرف بلانے کے لئے آیا ہوں۔ پھر نہایت تحمل سے دعا فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۞ (اے میرے پروردگار

میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ وہ لاعلم ہے۔

سبحان اللہ! غور کرنے کا مقام ہے کہ چہرہ مبارک لہو سے تر ہے۔ قوم تلواریں لئے مارنے کے لئے اُمڈی چلی آرہی ہے اور وہ رحمتِ دوعالم ان کے حق میں دعائے خیر فرما رہے ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے: "اگرچہ آرہ صندل کو چیر دیتا ہے مگر صندل آرے کو اپنی خوشبو سے محروم نہیں رکھتا۔

حقیقت میں یہ ہے پاک روایت نہ تعلیم حضرت عیسیٰ کی کہ "اگر کوئی دائیں گال پر طمانچہ مارے تو بایاں بھی سامنے کر دو۔ چادر چھینے تو کرتہ بھی اتار کر دے دو" ہمارے آقائے نامدار کی زندگی اس قسم کے نمونوں سے بھری پڑی ہے۔ آپ نے ہمیشہ اپنی ذات کے متعلق برائی کا بدلہ بھلائی سے دیا ہے۔

ایک مرتبہ ایک بدو نے جب آپ کسی فتح کے بعد گھوڑے پر سوار فوج کے آگے چلے آتے تھے۔ ردا (چادر) مبارک اس زور سے پکڑ کر کھینچی کہ وہ پھٹ گئی اور جھٹکے سے گردن مبارک سرخ ہوگئی۔ آپ نے پھر کر اس کی طرف دیکھا کہ کیا چاہتا ہے اس نے کہا: "مرے دونوں اونٹ مال غنیمت سے جو آپ کے ہمراہ ہے لدوا دیجئے۔ آپ نے لدوا دئے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ نے زندگی بھر کسی کو گالی نہ دی۔ نہ برا کہا نہ صریحاً کسی کا نام لے کر اس پر لعنت کی نہ بجز جہاد کے کسی کو اپنے دست مبارک سے مارا۔ نہ تازیست کسی کا سوال رد فرمایا۔ نہ کبھی اپنی ذات کے متعلق کسی سے بدلہ لیا۔ ہاں البتہ کسی کو دین کی ہتک کرتے ہوئے دیکھتے تھے تو مناسب سزا دیتے تھے۔ نبی کریم صلعم کو کفار مکہ جو تکالیف دیا کرتے تھے اس سخت امتحان کا ہجرت کے بعد بھی خاتمہ نہ ہوا بلکہ مدینہ منورہ میں آکر بھی ایک نئی مصیبت کا سامنا ہوا۔ وہ کیا تھی؟ منافقوں کی مصیبت۔

واقعہ یہ تھا کہ حضور اکرم کی ہجرت سے قبل مدینہ کے لوگ ایک شخص عبداللہ نامی کو اپنا سردار بنانا چاہتے تھے اور عنقریب اس کے سر پر تاج رکھا جانے والا تھا۔ اسی دوران میں حضورؐ وہاں تشریف لے گئے۔ مدینہ کے سب لوگ مسلمان ہوگئے۔ ناچار عبداللہؓ بھی مسلمان ہوگیا۔ لیکن حقیقتاً یہ مسلمانوں کا سخت دشمن تھا۔ اس کی جماعت میں تین چار سو آدمی تھے جو سب منافق کہلاتے تھے۔ ان کا وتیرہ یہ تھا کہ مسلمانوں کے سامنے تو ان کی خوشامد کرتے۔ مگر درپردہ بدگوئی اور اذیت دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے۔ آنحضرت صلعم کو بہت سخت تکالیف ان لوگوں نے پہنچائیں۔ لیکن کبھی آپ کی پیشانی مبارک پر بل نہ پڑتا تھا اور ہمیشہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے۔ اسی عبداللہ کا ذکر ہے کہ حضور اکرمؐ کسی جنگ میں تشریف لے گئے تھے۔ یہ بھی ہمراہ تھا۔ وہاں اتفاق سے کسی مہاجر کا اس کی جماعت کے آدمی سے کچھ جھگڑا ہوگیا۔ عبداللہ کے دل میں کفر تو بھرا ہی ہوا تھا اس نے جو سنا تو کہا کہ ان ذلیل لوگوں کو ہم معزز لوگ مدینہ پہنچ کر نکال دیں گے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں بھی یہ قصہ موجود ہے۔ سرور دوعالمؐ کے کان میں بھی یہ بات پہنچی۔ خاموش ہو رہے۔ کچھ نہ فرمایا۔ لشکر کو کوچ کا حکم دیا۔ اس جگہ یہ بات آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ عبداللہ کے حقیقی فرزند جو سچے مسلمان تھے اور دل سے مسلمان ہوئے تھے۔ ان کو اپنے باپ کی یہ حرکت نہایت ناگوار گذری۔ مدینہ میں وہ ایک روز حضور اکرم کی خدمت میں تنہا حاضر ہوئے اور کہا: "یا رسول اللہ میرے والد کی حرکت

* ابن ابی

قابلِ قتل ہے۔ مجھے حکم دیا جائے اور اس سعادت سے محروم نہ رکھا جائے کہ میں ہی اس کو قتل کردوں ؎

بندۂ عشق شدی ترکِ نسب کن جامی
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

آپ نے فرمایا: "نہیں ہرگز نہیں تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور ان کے حقوق ادا کرو۔"

ایک فرانسیسی پروفیسر رقمطراز ہے کہ مسلمانوں کے پیغمبر آخر الزمان سے زیادہ رحیم، کریم، فیاض، شریف اور عادل فاتح سرزمین عرب پیدا نہیں کرسکتی۔

حضورِ اکرمؐ کی رحمت اور شفقت کا یہ حال تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں: بلی جب پانی پینے لگتی تو آپ بجائے اس کو ڈرا کر بھگا دینے کے برتن کو اور جھکا دیتے تاکہ وہ سیر ہو کر پانی پی لے۔

حقیقتِ حال یہ ہے کہ آپ کی رحمت اور شفقت بنی نوع انسان تک ہی محدود نہ تھی بلکہ سب پر عام تھی۔ اسی لئے خداوند کریم نے کلام مجید میں فرمایا ہے: وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (یعنی ہم نے تم کو سب جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

تواضع اور حسنِ سلوک: امیروں، سرداروں اور بڑے آدمیوں کی سب سے بڑی صفت تواضع ہے۔ شاعر کہتا ہے ؎

تواضع زگردن فرازاں نکوست
گدا اگر تواضع کند خوئے اوست

سرورِ دوعالم کے جہاں اور تمام اوصاف بے نظیر ہیں۔ وہاں آپ کی تواضع کا وصف بھی بے نظیر ہے۔ باوجود اس کے کہ یتیمی کے درجہ سے ترقی دے کر خداوند تعالیٰ نے آپ کو نبوت اور بادشاہی کے درجہ تک پہنچا دیا۔ لیکن جب یہ اختیار دیا گیا کہ آپ مثل حضرت داؤد علیہ السلام کے نبی اور بادشاہ ہونا پسند کرتے ہیں۔ یا مثل انبیاء سابقین نبی اور بندہ ہونا تو آپ نے بندگی کو ترجیح دی۔ اور کبھی تکیہ سے ٹیک لگا کر کھانا پسند نہ فرمایا۔ آپ فرماتے تھے میں اسی طرح بیٹھوں گا جس طرح بندہ بیٹھتا ہے اور اسی طرح کھاؤں گا جس طرح بندہ کھاتا ہے۔ نہ کہ مثل بادشاہوں کے۔

حضرت عامرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک مقام پر میں حضورؐ کے ہمراہ تھا کہ ایک عورت آئی اور آپ اس کی تعظیم کے لئے اٹھے۔ اور آپ نے فوراً اپنی چادر بچھا کر اسے بٹھایا میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون عورت ہے؟ تو معلوم ہوا کہ آپکی رضاعی ماں (دودھ پلائی ماں) ہیں۔

غربا اور مساکین آپ کا ہاتھ پکڑ لیتے تھے اور جہاں چاہتے اپنے کام کے لئے لے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ آنحضرتؐ گھر میں تشریف فرما تھے۔ بہت عورتیں جمع تھیں اور باتیں کر رہی تھیں اسی اثنا میں حضرت عمرؓ نے اندر داخل ہونے کی اجازت چاہی عورتیں خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر ہٹ گئیں۔ جب حضرت عمرؓ اندر تشریف لائے تو آنحضرتؐ مسکرا رہے تھے۔ انھوں نے کہا "یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے۔ اس مسکراہٹ کا سبب کیا ہے"؟ آپؐ نے فرمایا کہ یہ عورتیں میرے سامنے بیٹھی بے تکلف باتیں کر رہی تھیں۔ تمھاری آواز سنتے ہی ادھر بھاگ گئیں۔ حضرت عمرؓ نے پکار کر کہا: "اے خدا کی دشمنو! تم

رسول اللہؐ سے نہیں ڈرتیں۔ مجھ سے بھاگتی ہو"۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: "تم سخت گیر جو ہو"۔

حضرت ام ایمن جو ایک حبشی لونڈی تھیں اور آپ کو اپنے والد کے ترکہ سے ملی تھیں اور جن کو آپ بہت محترم رکھتے تھے ایک مرتبہ حضورؐ سے سواری مانگی۔ آپ نے کہا: "اچھا میں تم کو اونٹ کا بچہ دوں گا"۔ انھوں نے گھبرا کر کہا: "یا حضرت! اونٹ کے بچے پر میں کس طرح چڑھ سکتی ہوں؟" آپ نے مسکرا کر فرمایا: "جتنے اونٹ ہیں وہ سب اونٹ کے ہی بچے تو ہوتے ہیں"۔ تب وہ سمجھیں۔

اسی طرح جو لطیفہ ہوتا تھا وہ سچا اور ذاتی محبت اور دلکشی کی غرض سے ہوتا تھا ورنہ ایسا مزاح اور تمسخر جس سے انسان کی طبیعت میں فرق آئے اور منافرت پیدا ہو اسلام نے جائز نہیں رکھا ہے۔ اپنے اصحاب کی خبرگیری کا یہ حال تھا کہ ان کی طرف سے ایک لمحہ بھی غافل نہ رہتے تھے ان میں سے ہر ایک یہی سمجھتا تھا کہ جو خصوصی محبت میرے ساتھ حضورؐ کرتے وہ دوسرے کے ساتھ نہیں ہے۔

[illegible] ہر کسے [illegible] دیگر — ہر گدا را بر در [illegible] دیگر

تواضع و خاکساری کا یہ درجہ تھا کہ باوجود صاحب مرتبہ عظیم ہونے کے نہ حشم و خدم ساتھ رکھتے تھے نہ دروازہ پر دربان رہتا تھا۔ امیر غریب، چھوٹے بڑے سب بے کھٹکے آتے تھے اور ملتے تھے۔

ہر کہ خواہی گو بیا و ہر کہ خواہی گو برو
گیر و دار و حاجب و دربان درین درگاہ نیست

پاس پڑوس کے بچے آپ کے پاس آتے۔ نوزائیدہ بچے آپ کے پاس برکت کے لئے لائے جاتے۔ آپ ان کو گود میں لیتے اور برکت دیتے۔ کبھی کبھی یہ بچے جامۂ اطہر پر پیشاب بھی کر دیتے لیکن آپ خندہ پیشانی کے ساتھ اسکو دھو لیتے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ شہنشاہ تھے درویشوں کی شان میں اور درویش تھے شہنشاہوں کی شان میں۔

ایک مرتبہ ایک شخص ابن رکانہ آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ پہاڑ پر چڑھے۔ وہاں آپ کی بکریوں کا ایک گلہ وادی میں چر رہا تھا۔ ابن رکانہ نے اسے پسند کیا۔ آپ نے فرمایا لے جاؤ میں نے تم کو دیا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب تک آپ دنیا میں رہے کسی کے سوال کو رد نہ فرمایا۔ سرور کائنات کی بخشش اور کرم کا یہ حال تھا اور خود اپنی گزران کی یہ صورت تھی کہ مہینے گزر جاتے اور گھر میں آگ نہ جلتی تھی۔ کبھی کھجور کبھی جو ستو پر بسر اوقات کر لیتے تھے۔ گھر میں تشریف لاتے تو دریافت فرماتے کہ کھانے کو کچھ ہے؟ اگر ہوتا تو نوش فرما لیتے ورنہ روزہ رکھ لیتے۔ بعض دفعہ بھوک کی تکلیف سے شکم مبارک پر پتھر باندھ لیتے تھے۔

جب آپ نے وفات پائی تو زرہ ایک یہودی کے یہاں گرو تھی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ نے نہ تو کوئی دینار چھوڑا نہ درہم۔ نہ بکری نہ اونٹ۔ صرف چند اسلحہ بچے تھے اور خچر اور زمین تھی جو صدقہ کر دی تھی۔ فرش آپ کا چٹائی کا ہوتا تھا۔ بارہا آل نبی متواتر کئی راتوں کو بھوکے سو رہتے تھے مگر شکوہ تھا نہ شکایت۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ آپ کو دنیا کے

کے روزہ اور رات کے فاقہ سے کوئی نہیں روک سکتا تھا یہاں تک کہ مجھے ترس معلوم ہوتا تو میں روتی۔ آپ فرماتے کہ اے عائشہ میرے اولوالعزم بھائیوں نے بڑی بڑی تکالیف برداشت کر کے خداوند کریم کے دربار سے بڑے بڑے مرتبے حاصل کئے ہیں۔ آج اگر میں آرام کرنے میں مصروف ہوں تو کل کی ملامت کون برداشت کریگا۔

تعمیر حیات کے تین دن

(محترمہ بنت المحمود صاحبہ جالندھری منشی فاضل)

ذی الحجہ کا ماہ مبارک اپنے سایۂ عاطفت میں مسلمانان عالم کیلئے جو ارتقائے شاندار، نظیر اور مقدس روایات رکھتا ہے اگر ان کی حقیقت پر نظر عمیق سے غور کیا جائے تو ہم پھر اپنی روحوں کو صبر و ایثار اور اپنے دلوں کو فداکاری و اطاعت گذاری کے جذبات سے لبریز کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہی وہ مدارج عالیہ ہیں جو دین و دنیا کی سرخروئی کا باعث ہیں اور یہی وہ راز ہے جس نے قلیل مدت میں کثیر تعداد کو اہل اسلام کا تابع کر دیا تھا۔ آج ہم اپنی ملت کی مہتم بالشان روایات اور درخور آفریں قربانیوں کو بھول چکے ہیں۔ اپنی قوم کے دانش افروز سبق کو گذشتہ طاق نسیان قوم بنا دیا ہے اور یہی سبب ہے کہ دنیا کی ایک نہایت ہی انحطاط پذیر کہلاتے ہیں۔ جب تک ہم سچے مسلمان نہ بنیں گے اور جب تک ایثار و قربانی کا صحیح جذبہ پیدا نہ ہو گا ساری ترقی محال ہے۔ ہمارے لئے اس ذبح عظیم میں بہت سا سامان بصیرت موجود ہے۔ لیکن ہم میں سے کتنے ایسے مسلمان ہیں جو عید الاضحیٰ کی ان خصوصیات پر غور کرتے ہیں جو اس میں مضمر ہیں۔ وہ خلیل اللہ و ذبیح اللہ علیہم السلام کے صبر و توکل، ایثار و استقامت، اور رضائے حق کی روح اپنے اندر پیدا کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ جس کی عملی تعلیم انہوں نے اپنے اسوۂ حسنہ سے ملت ابراہیمی کو دی مگر افسوس کی بات ہے کہ اب ہم قربانی کے اصلی مقصد سے دور جا پڑے ہیں اور نقل میں اصل کی روح کو فراموش کر چکے ہیں

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر قربانی کا مقصد عظیم کیا ہے؟ صرف دس سے بارہ ذی الحجہ تک ملک کے طول و عرض میں ہر ذی استطاعت کے جانوروں کو ذبح کر کے گوشت آپس میں تقسیم کرنے سے تو کوئی مقصد حاصل نہیں ہوتا اور نہ اس خونریزی سے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی عظیم الشان سنت پوری ہوتی ہے کیونکہ یہ کوئی انسان کا ذبح کرنا تو ہے نہیں کہ جرأت و بہادری پائی جائے۔ اور نہ کسی حلال جانور کا ذبح کر دینا کوئی اصل مقصود ہے۔ اور نہ یہ کوئی دولتمندی وعزت کی علامت ہے جس سے انسان کے جذبات ترقی میں تحریک پیدا ہو۔ آیئے اب انسانی فہم و ادراک کے عجز کا اعتراف کرتے ہوئے بارگاہ صمدیت سے استمداد کر کے دیکھیں

کہ اس کے نزدیک قربانی کیا ہے چنانچہ ارشاد باری ہے :
لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ ۔ یعنی خدا کے پاس تمھاری قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تمھاری پرہیزگاری یعنی وہ نیت پہنچتی ہے جو ہر قربانی کرنے والے کے دل میں ہوتی ہے۔ جس کی توقع ہر مومن سے ہوتی ہے کہ رضائے حق کے لئے جسمانی و روحانی خواہشات اور مادی تعلقات کے گلے پر چھری پھیرنے سے دریغ نہیں کریگا اور راہِ خدا میں اپنا سب کچھ نثار کرنے کو تیار رہیگا ۔

دین فطرت کے اس اعلان عام نے اپنا نقطۂ نظر بتا دیا کہ قربانی کی غرض کیا ہے اور کس قسم کی قربانی مفید ہوسکتی ہے۔ محض جانور ذبح کرکے زمین رنگیں بنانے سے قربانی کا فرض پورا نہیں ہوتا بلکہ سنت ابراہیمی کو زندہ کرنے کے لئے جہاں ہم کسی حیوان کو ذبح کررہے ہوں وہاں چاہیئے کہ اپنے نفس سرکشی پر بھی چھری پھیر رہے ہوں۔ اور اگر یہ چیز نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو یقین جانئے کہ خدا کو سوائے تقویٰ و پرہیزگاری کے نہ ہمارے خون کے دریا بہانے کی ضرورت ہے اور نہ وہ ہمارے گوشت کا محتاج ہے ۔

اگر جسمانی قربانی سے پہلے روح کی قربانی نہیں کی گئی اور خواہشات بدنی کے گلے پر چھری نہیں پھیری گئی تو ہم سے بڑھ کر بدبخت کون ہوگا کہ ایک جاندار کی جان بھی ضائع کی مال بھی برباد کیا مگر دامن مراد میں محرومی و نامرادی کے سوا کچھ نہ بھرا۔

قربانی کیوں فرض کی گئی ہے ؟ قربانی انسانی زندگی میں ایک اہم تبدیلی پیدا کردیتی ہے اور اس اہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ اسلام نے قربانی کی ایک سالانہ یادگار قائم فرمائی ہے۔ جس کا حقیقی منشا یہ ہے کہ اسلام نے جو ایثار و قربانی سکھائی ہے وہ فراموش نہ ہونے پائے۔ دس ذی الحجہ کا مبارک دن اس سالانہ یادگار کا دن ہے۔ آج کے دن سیدنا حضرت ابراہیم پر جو کیفیت طاری ہوئی تھی اس سے دو فداکاران حق کا امتحان مقصود تھا کہ صبر و ایثار خلوص و محبت الٰہی میں کہاں تک ثابت قدم رہے ہیں اور یہ قاعدہ ہے کہ انسان کے محبت و خلوص کا امتحان ہمیشہ اسی وقت ہوتا ہے۔ جب اس سے خلوص و محبت کا واسطہ دلاکر کوئی عزیز ترین چیز طلب کی جائے۔ مادی تعلقات میں بیٹے سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم خدا کے فرمان پر اپنے پیارے بیٹے کے گلے پر چھری پھیرنے کے لئے تیار ہوگئے بلکہ اپنی دانست میں پھیر بھی دی اور اس طرح دنیا کو ایک ایسی تعلیم سے روشناس کروادیا جس کی واضح و روشن مثال دنیا کا کوئی مذہب اپنے ہاں نہیں دیسکتا۔ اور اسطرح خدا کے ان محبوب بندوں نے ثابت کردیا کہ خدا کی خوشنودی کے لئے بغیر چون و چرا کئے جان تک حاضر ہے۔ اگرچہ خدا کا منشا اس حکم سے یہ نہیں تھا کہ حضرت ابراہیم واقعی اپنے بیٹے کو ذبح کردیں اور دنیا میں اس وحشیانہ رسم کی زبردست بنیاد ڈالی جائے ۔ لیکن صرف حضرت ابراہیم کے ایمان کی آزمائش مراد تھی اور دنیا کو یہ دکھانا مقصود تھا کہ جبتک اپنے آپ کو کسی کام کے حصول کے لئے اسطرح منہمک نہ کرلیا جائے کہ سوائے اس کے اور تمام تعلقات فنا ہوجائیں اور جب تک سب سے روگرداں نہ ہو کامیابی محال ہے۔ دنیا

میں اس سے زیادہ نفس کشی و ایثار اور اس سے زیادہ والہانہ کیفیت و مشغولیت کی نظیر محال ہے اور آج کے دن قربانی کو فرض کرنے سے صرف یہ غرض ہے کہ اسوۂ ابراہیمی کی یاد دلوں میں تازہ رہے اور سب وہی حالت و کیفیت اپنے اوپر طاری کریں جو حضرت ابراہیم پر ہوئی تھی۔ عید الاضحیٰ عمدہ لباس کا نام نہیں ہے زیورات اور اچھی خوراک کا نام نہیں ہے۔ اس کو لہو و لعب سیر و تفریح سے کوئی غرض نہیں ہے۔ بلکہ قربانی قلب کی اس تبدیلی کا نام ہے جو بندے کو احکام عبودیت بجا لانے پر راغب کرتی ہے۔ اور قربانی حضرت ابراہیم کے قدم بقدم چلنے کی کوشش کرنا ہے۔ لیکن وہ بیکار ہے اگر ہم ایمان کی پختگی سے اپنے دلوں کو خالی پاتے ہیں اور وہ بالکل لغو ہے اگر واقعی اپنے اندر ایثار و نفس کشی کے جذبات موجزن نہیں ہوتے۔

اسلام کے تمام احکام میں دیدۂ جنبش کے لئے عبرتوں و حکمتوں کا سامان موجود ہے۔ جن کی حقیقی شناخت انسان کو دین و دنیا کی بھلائی کے قابل بنا دیتی ہے۔ مگر افسوس ہے اب ہر حکم کو رسمی طور پر منایا جاتا ہے۔ ہماری قربانیاں بالکل نقالوں کی نقلیں معلوم ہوتی ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ چونکہ ہمارے باپ دادا ہمیشہ کرتے رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی کرنی چاہئے۔ کچھ لوگ اسے شان و شوکت کا اظہار سمجھتے ہیں۔ اور بعض اس خیال سے کرتے ہیں کہ اس سے ہمارے گناہوں کی تلافی ہوگی اور اپنی خوش اعتقادی سے ہر سال خدا کے پاس ثواب کا ذخیرہ جمع ہونے کا یقین کرکے کرتے ہیں جو آئندہ انھیں حصول نجاح میں سرگرمی سے روکتا اور معصیت پر دلیر کرنے کا باعث ہوتا ہے حالانکہ یہ سب خیال بالکل غلط ہیں۔ ہاں یہ تو ممکن ہے کہ شان و شوکت کی نمائش ہو لیکن گناہوں کی معافی تو اسی صورت میں ہوگی۔ جب بکرے کے گلے پر چھری پھیرتے وقت یہ جذبہ موجود ہو کہ اگر اس طرح مجھے کسی وقت اعلاء کلمۃ الحق کے لئے اپنی جان و اولاد، مال و دولت نثار کرنا پڑے تو کوئی عذر نہ ہوگا۔ اور اسی عہد کی ہر سال تجدید کی جائے اور نہ صرف عہد کیا جائے بلکہ عمل کی کوشش بھی ہو تو بیشک ایسی قربانی قابل قبول ہے اور یہی وہ قربانی ہے جس کی تفصیل احادیث و کتب میں مذکور ہے۔ ورنہ خدا کا کام کوئی بچوں کا کھیل نہیں ہے کہ تمام سال چاہے جتنے گناہ کریں اور پھر ایک جانور ذبح کرکے معصوم بن جائیں۔ ہاں اگر آئندہ کیلئے عہد کر لیا جائے اور قربانی کے ساتھ کسی گناہ کی بات کو چھوڑنے اور نیکی کرنے کا عہد کیا جائے اور عہد کریں کہ خدا کے ساتھ خلوص و صداقت برتینگے تو بیشک وہ قربانی کفارۂ معاصی ہوگی اور پہلے تمام گناہوں کو نابود کر دیگی

پسر خلیل کی سیکھ ادا جو ہے ذبح ہونیکی آرزو
کہ چھری رکے تو رکے مگر نہ سرکنے پائے تیرا گلا

ناظرات! ہماری قوم اسوقت اس دور ابتلا میں گذر رہی ہے کہ اس "مرد بیمار" کے لئے لمبے چوڑے نسخے تجویز کرکے چھوڑ دینے اور بڑی بڑی قراردادیں پاس کرکے بھلا دینے کا وقت نہیں ہے۔ بلکہ فی الفور عمل کی ضرورت ہے۔ آیئے! ہم سب ملکر اگر اپنی ٹوٹی ہوئی کشتی کو ساحل پر نہ لا سکیں تو کم از کم بھنور میں پڑنے سے تو بچالیں اور اس عظیم الشان بزرگی والے دن سے نئے سرے سے دورِ حیات کو مرتب کریں۔ ہر مومن و مومنہ خواہ وہ جن پر قربانی فرض ہو، خواہ وہ جن پر فرض نہ ہو۔ قربانی کرنے والے بھی اور نہ کرنے والے بھی، عید الاضحیٰ کے دن قربانی

سے پہلے مرد نماز کے بعد عیدگاہ میں اور عورتیں گھروں میں دوگانہ ادا کر کے سچے دل سے خدا کے ساتھ عہد کریں کہ آج سے ہم احکام الہٰی کی اطاعت کے لئے سرگرم رہیں گے، حق اور اسلام کے راستہ میں جان و مال کی قربانی سے دریغ نہ کرینگے۔ جھوٹ، چغلی، فحش گوئی، ایذا رسانی، غیبت سے اجتناب کریں گے، ایثار توکل، صبر، قناعت، شجاعت وغیرہ اوصاف پیدا کرنے کی کوشش کرینگے۔ حقیقی اسلام کو سیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کرینگے۔ ایک دوسرے کی مدد کو اپنا فرض جانیں گے۔ ریا، نمود، آرام طلبی، نفس پروری، خودغرضی، طمع سے بچینگے۔ سستی و کاہلی کو چھوڑ دینگے۔ اپنے پیروں پر کھڑا ہونا اور اپنی عزت آپ کرنا سیکھیں گے دیانتداری، خوف الہٰی پیدا کرینگے۔ قرض نہ لینگے اور اگر لیں تو ادائیگی میں سستی نہ کرینگے۔ ہمسایوں سے نیکی، رشتہ داروں سے محبت، یتیم پر رحم کرینگے۔ جو وعدہ کرینگے پورا کرینگے وغیرہ وغیرہ۔

انسان کی سرشت میں نسبتاً خیر سے شر زیادہ ہے۔ بیک وقت تمام فضائل کو حاصل کرنا اگرچہ ناممکن نہیں لیکن محال ضرور ہے۔ لہٰذا چاہئے کہ پہلے کسی ایک گناہ کی بات چھوڑنے یا کسی نیکی کرنے کا عہد کیا جائے اور پھر جب نفس مغلوب ہونے لگے تو بتدریج فضائل کی تعداد کو بڑھاتے جائیں جن کا سلسلہ قیامت تک نہیں تھم سکتا۔ یہ میں جانتی ہوں کہ بہت سے بندگانِ خدا میں میرے تحریر کردہ تمام فضائل ہونگے۔ لیکن جہاں فضائل ہونگے وہاں یقیناً رذائل بھی ہونگے۔ کیونکہ انبیا کے بعد کوئی شخص خود کو اکمل نہیں کہہ سکتا مگر اکمل بننے کی خواہش و کوشش ہر شخص کو کرنی چاہئے اور اپنی طبیعت کے نقائص و میلان کو دیکھتے ہوئے ہر سال اصلاح کے لئے تجدید عہد کرنا چاہئے اور خدا سے عمل کی توفیق مانگنی چاہئے۔

ناظرات مجھے کوئی حق نہیں ہے کہ بغیر عمل کئے میں آپکو اپنی گذارش ماننے پر مجبور کروں۔ میں تو خود سب سے زیادہ اپنی ذات میں کوتاہیاں پاتی ہوں اور سب سے پہلے اور ہزار ہا قابل اصلاح باتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے ایک سب سے بڑی فروگذاشت پر عمل کرنے کا عہد کرتی ہوں کہ آج سے نماز کے سے آسان و ضروری فریضہ کو حتے الوسع اور ان شاء اللہ کما حقہٗ ادا کرنے کی کوشش کرونگی۔ خدا توفیق رفیق کرے اور نفس سرکش کی قربانی کرنا سکھائے۔

اگر میری مسلمان بہنوں نے عید قربان کے فلسفہ کو سمجھ لیا اور رسم قربانی کو صرف بزرگوں کی تقلید نہ سمجھا تو امید قوی ہے کہ ہماری قوم کو اس مسرت خیز و مبارک موقعہ پر شاندار فوائد حاصل ہونگے۔ یہ بات اچھی طرح ذہن میں بٹھا لینی چاہئے کہ ذبیحہ و گوشت خوری تو اس درس جلیل کا صرف ظاہری رخ ہے۔ اصلی غرض و غایت تو یہ اور صرف یہ ہے کہ خدا کی راہ میں ہر طرح کی پسندیدہ چیز قربان کرنے اور جسمانی جہاد کرنے میں حقیقی مسرت و تسکین حاصل کریں خلوص و صداقت سے احکام الہٰیہ کی تعمیل کریں۔ جانوروں کی قربانی ان تمام کمالات کے حصول کا صرف ظاہری نشان ہے۔ گویا اسلام میں قربانی مقصد نہیں بلکہ باطنی کمالات کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ اگر ہماری قربانیوں میں روح ابراہیمی اور جلوۂ اسمٰعیلی کا ایک ہلکا سا پرتو بھی پڑگیا تو سمجھئے کہ بیڑا پار ہے۔

مبارک باد کے مستحق ہیں وہ لوگ جو اس دن کی عظمت

کو سمجھ کر ایثار و قربانی کے جذبات کو اپنا شعار بنائیں۔

نوٹ:۔ جالندھر کی مسلمہ بہنوں کو قربانی کا فلسفہ سمجھانے کے لئے انجمن جمعیت المسلمات اگر خارج میں اس کا کوئی وجود ہو تو اسے عید الاضحٰی کے موقعہ پر کسی جگہ نماز عید کا انتظام کرے۔ اور پھر خطبہ میں ہر مسئلہ پر روشنی ڈال کر نہ صرف ہر ممبر تجدید عہد کرے۔ بلکہ حاضرات سے بھی کرا دے۔ خطبہ وغیرہ کے متعلق میری ناچیز خدمات حاضر ہیں۔

محبتِ الٰہی

(از محترمہ شمس النساء بیگم صاحبہ اہلیہ احمد یار خان پشاور)

دیگر وجوہات کے علاوہ تلوار بھی اسلام کے پھیلنے کا ذریعہ بتائی جاتی ہے۔ لیکن جب ہم یہ پڑھتے ہیں کہ لڑائیوں میں دبلے پتلے نہتے مسلمانوں نے کفار کے قوی ہیکل مسلح پہلوانوں کو پچھاڑ دیا تھا تو معلوم ہوتا ہے کہ ان تمام وجوہات کے علاوہ مسلمانوں کے پاس کوئی اور چیز بھی تھی۔ مسلمان لعل و جواہر کے لئے نہ لڑتے تھے۔ مال و ملک کیلئے جانیں قربان نہ کرتے تھے۔ بلکہ ان کا مقصدِ واحد اپنے مالک حقیقی کے نام پر کٹ مرنا تھا۔ انہوں نے اپنا عیش و آرام۔ جان و مال غرض سب کچھ اپنے مالک حقیقی کے حوالے کر رکھا تھا اور خود ان تمام چیزوں سے بے پرواہ ہو کر اللہ تعالےٰ کی رضا تلاش کرنے میں مست تھے۔ ان پر تکلیفات کے پہاڑ گرے۔ مگر انھوں نے دِل کو برابر اللہ تعالےٰ ہی کی یاد میں لگائے رکھا۔ رسولؐ کو کفار اینٹیں مارتے آپ پر خاک پھینکتے۔ خون کے آنسو رلانے والی تکلیفات پہنچاتے۔ مگر آپ ہمیشہ ان کے لئے دعائے ہدایت فرماتے بلالؓ بن رباح کا مالک انھیں دوپہر کے وقت خوب گرم ریت پر ننگے لٹاتا اور آپ کے سینہ پر بڑا سا پتھر رکھ کر کہتا کہ جب تک محمدؐ کی نبوت سے انکار نہ کرو گے اور بتوں کو نہ پوجو گے تب تک نہ چھوڑوں گا مگر آپ احد احد ہی فرماتے۔ خبابؓ بن ارث کا مالک اسے جلتے انگاروں پر ننگے لٹاتا اور ان کے سینے پر ایک آدمی کھڑا کر دیتا۔ یہاں تک کہ پیٹھ کے خون سے انگارے بجھ جاتے مگر خباب اللہ ہو میں ہی مست رہتے۔ ابو فکیہؓ کا مالک آپ کے پاؤں میں رسی باندھ کر گرم ریت پر گھسیٹتا اور بڑی سختی سے گلا گھونٹتا اور کہتا کہ بول یہ گبریلا خدا ہے مگر آپ کا وردِ زبان احد احد ہی ہوتا تھا۔ عمارؓ اور آپکے والدین کو گرم ریت پر لٹایا جاتا تھا۔ آپ کے والد اسی عذاب میں فوت ہو گئے۔ آپ کی والدہ کو اسلام کی پہلی شہید عورت ہیں انھیں ابوجہل نے خنجر مار کر شہید کر دیا تھا آپ کے سینہ پر آگ میں سرخ کئے ہوئے پتھر رکھے جاتے۔ پانی میں غوطے دئے جاتے مگر آپ اللہ تعالےٰ کے سچے عشق میں مست رہتے اور ان تکلیفات کی ذرہ بھر بھی پروا نہ کرتے تھے۔ یہی حقیقی جذبہ محبت ہی تھا۔

جس نے ہر جگہ مسلمانوں کے سر فتح مندی کا سہرہ باندھا اور انھی جانثاروں کی چھوٹی سی جماعت نے اسلام کو بر و بحر میں اس طرح پھیلایا کہ قیامت تک دنیا کی کوئی ہستی اسلام کو نہ مٹا سکیگی وہ خود بھوکے رہتے لیکن بھوکوں کو کھانا کھلاتے۔ خود پھٹے پرانے چیتھڑے پہنتے۔ لیکن بے کس ننگوں کو پوشاکیں پہناتے یہ تھی حالت پہلے مسلمانوں کی۔ مگر آج ہماری یہ حالت ہے کہ اپنے دسترخوان پر پلاؤ اور قورمہ اور دروازے پر بھوکا فقیر ایک سوکھے ٹکڑے کے لئے دعائیں دے دیکر التماس کرتا ہوا خشک جاتا ہے لیکن ہم اسے خیرات کے عوض دو چار دھکے اور تین چار گالیاں بخشیش کرتے ہیں۔ ہم اپنی ایک ایک پوشاک پر سینکڑوں روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ اور سردی میں تڑپتے ہوئے ننگے ہمسایوں کا ذرہ خیال نہیں کرتے۔ نماز روزہ ترک کر دیا ہے اور اگر خدانخواستہ نماز پڑھنے گئے بھی سہی تو جسم ہمارے خانہ خدا میں ہوتے ہیں اور دل عیش و نشاط کی محفلوں میں یہی وجہ ہے کہ آج خدا بھی وہی ہے اور ہم بندے بھی وہی۔ لیکن ہماری تمام فریادیں بے اثر ثابت ہوتی ہیں۔ ہم نے خدا کو چھوڑ دیا ہے اور خدا نے ہمیں چھوڑ دیا ہے اور ہماری حالت تمام اقوام سے زیادہ نازک ہوگئی ہے۔

آئندہ ہماری کمبختیوں کا واحد علاج یہی ہے کہ اب خواب خرگوش سے جاگ کر ہم پہلی طرح اپنے سچے خدا کے سچے بندے جائیں اسکی سچی کتاب کو سچے دل سے پڑھیں۔ اپنے مالک حقیقی کو ہر وقت دل اور آنکھوں میں سمائے رکھیں اور ہر کام میں اسکی رضا مندی چاہیں اور اب بھی اگر رسوماتِ بد کو چھوڑ کر رسولِ اکرمؐ اور خاتونِ جنت کی سادگی کا نمونہ بن جائیں تو یقیناً پہلی طرح پھر اسلام کا بول بالا کرنے میں معاون ہونگی۔

سلطان محمد تغلق

(از محترمہ ز۔ب۔ لائلپوری)

سلطان محمد تغلق خاندان تغلق کا دوسرا تاجدار تھا۔ اس کے اصلی حالات پر ظلمت کا پردہ چھایا ہوا ہے اور اسکے متعلق کئی غلط اور جھوٹی روایتیں مشہور ہیں۔ مورخین نے اپنی کوتاہ اندیشی اور تنگ نظری سے اس کے اوصافِ حمیدہ اور صفاتِ کاملہ سے روگردانی کرتے ہوئے کئی اتہامات اس پر لگائے ہیں۔ اس وقت کا معتبر ترین مورخ البیرونی تھا وہ کسی وجہ سے سلطانِ ممدوح کا دشمن ہوگیا تھا۔ اس نے اس کی شہرت پر خاک ڈالنے کی غرض سے کئی نامنصفانہ الزام تراشے۔ پہلا الزام یہ ہے کہ اس نے دوآب بنارس و گنگا و سندھ کا لگان بڑھا دیا۔ جب قحط پڑا تو زمیندار زمین چھوڑ کر جنگلوں کو چلے گئے۔ جہاں انھیں جانوروں کیطرح شکار کیا گیا۔ اب ہمیں وہ مورخ اور ان کے ہم خیال بتائیں کہ خالی خزانوں کو پُر کرنے کے لئے

گنگا اور سندھ کے میدان چھوڑ کر ریگستانوں کا مالیہ زیادہ کرتے؟ اور یوں بھی مالیہ اراضی ناقابل ادائیگی تو نہیں تھا قحط تو خدا کی طرف سے نازل ہوا۔ اس کیلئے ہم اسے کبھی مجرم نہیں گردان سکتے کیونکہ اس نے قحط زدگان کی مدد کیلئے اس فیاضی سے روپیہ بہایا کہ دشمن بھی معترف ہیں۔ ان ایام میں اس نے چھ ماہ تک ہر امیر و غریب کو شاہی خرچ پر ملکف کھانے مہیا کئے۔ اس نے قحط کا علیحدہ محکمہ کھول رکھا تھا۔ یہ تو مفسدہ پرداز لوگوں کو ایک حیلہ ہاتھ آگیا تھا۔ انھوں نے فساد کی آگ بھڑکانا شروع کی اور جب ناکامی ہوئی تو جنگلوں کو بھاگ کھڑے ہوئے۔ وہاں باغیوں کو شاہی تعزیرات کے مطابق سزائیں دیں تو کوئی ظلم تو نہیں کیا۔

دوسرا الزام یہ ہے کہ اس نے دہلی کی بجائے دولت آباد (دیوگری) کو دارالخلافہ بنانے کا حکم دیا۔ پھر وہاں سے واپسی کا حکم دیدیا۔ اس آمد و رفت میں ہزاروں آدمی مارے گئے۔ محمد تغلق کے عہد میں دکن کی فتح ہوئی۔ اس کے انتظام اور دیکھ بھال کیلئے دیوگری سے زیادہ موزوں اور کوئی جگہ نہ تھی یہ ایک سیاسی چال تھی جو اگر کامیاب ہو جاتی تو بہت فائدہ ہوتا۔ مگر دہلی کے لوگوں کو اسکی آب و ہوا راس نہ آئی۔ لہذا مجبوراً واپس آنا پڑا۔ یہ اسکا ضرور قصور تھا کہ جانے سے پیشتر آب و ہوا کا خیال نہ کیا۔ راستے میں اس نے لوگوں کو ہر ممکن سہولت بہم پہنچائی۔ یوں بھی دارالخلافہ تبدیل کرنا کوئی گناہ تو نہیں۔ ہماری سرکار انگلشیہ نے بھی دہلی کو کلکتہ کی بجائے دارالخلافہ بنایا۔

تیسرا الزام یہ ہے کہ اس نے تانبے [illegible] کے سکوں کا اجرا کیا جس نے [illegible] بگڑ گیا۔ اسقدر دربار [illegible] روپیہ صرف کرنے سے خزانہ کا خالی ہونا لازمی امر تھا۔ اب وہ کوئی کیمیا گر تو تھوڑا ہی تھا جو سونا پیدا کرتا رہتا۔ مگر آج گورنمنٹ انگلشیہ کاغذ کے سکے چلاتی ہے تو اسے عقلمند تصور کیا جاتا ہے اور اسی قصور پر محمد تغلق کو بیوقوف کہا جاتا ہے سبحان اللہ کیا ہی اعلیٰ ذہنیت ہے۔

محمد تغلق ایک نہایت عالم اور علم دوست شخص تھا۔ اعلیٰ درجہ کا خوشنویس ہونیکے علاوہ عربی فارسی کا شاعر بھی تھا۔ شعرا اس کے دربار میں آتے اور انعام پاتے۔ الغرض وہ بہت عقلمند اور عالی دماغ بادشاہ تھا۔ اس کا کوئی قصور تھا تو یہی کہ اپنے وقت سے بہت پہلے عالم ہستی پر گامزن ہوا۔ اسے آج پیدا ہونا چاہئے تھا۔

شکر پارے

(از جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم۔اے، ایل ایل بی گوڑگانوہ)

ہاتھی کی یاد: کینیا (افریقہ) میں ہاتھی کا ایسا واقعہ پیش آیا جس سے پتہ چلتا ہے کہ ہاتھی بات نہیں بھولتا۔ ایک شکاری نے بہت سے ہاتھی مارے اور ان کے دانت قلیوں پر لاد کے ایک جگہ سے دوسری جگہ جارہا تھا کہ ایک مقام پر اسے ہتھنیوں اور ان کے بچوں کا ایک گلا ملا۔ قلی ڈر کے مارے اپنے سروں کے لاد چھوڑ چھوڑ کے بھاگ کھڑے ہوئے۔ شکاری اور وہ درختوں پر چڑھ گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک ہتھنی جھکی اور ایک لاد میں سے ایک ۲۰ سیر کا ہاتھی دانت سونڈ میں اٹھا لیا اور گلہ کے ساتھ چل دی۔ اس گلہ کے نقش قدم پر وہ بھی روانہ ہوئے۔ جہاں اسے بھوک لگتی وہ اس دانت کو رکھ دیتی اور کھا پی کے اسے اٹھا کے پھر چل دیتی۔ آخر وہ گلہ ایک مقام پر اندھیرے جنگل میں غائب ہوگیا۔ خیال یہ کیا جاتا ہے کہ اس نے اپنے ہاتھی کا دانت سونگھ کے پہچان لیا اور جہاں اسے دفن کیا گیا تھا وہ اس دانت کو حاصل کرکے اسے بھی وہیں دفن کرنے جارہی تھی۔ ہاتھیوں کی یہ خاصیت مشہور ہے کہ وہ زخمی یا بیمار ہاتھی کی مدد کرتے ہیں اور جب کوئی ہاتھی مرجاتا ہے تو اس کے گرد حلقہ باندھ کے خاموش کھڑے ہوجاتے ہیں گویا سوگ کررہے ہیں۔

شاہی اخلاق: ہندوستان کی سب سے پہلی انگریز ملکہ وکٹوریہ کے مزاج میں کس قدر اخلاق اور تحمل تھا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوسکتا ہے۔ انھوں نے ایک مرتبہ اپنی ایک دوست بی بی کو اس کی بچی سمیت دعوت دی۔ بچی دعوت کے دوران میں چپ چاپ رہی اور اپنے اخلاق کا اچھا ثبوت دیتی رہی۔ حتیٰ کہ ملکہ نے رکابی میں سے مرغی کے چوزہ کی ہڈی انگلی اور انگوٹھے کے بیچ میں پکڑ کے نوچنا اور چوسنا شروع کردی۔ لڑکی ضبط نہ کرسکی اور اس کے منہ سے ناپسندیدگی کی آواز "ایں" نکلی۔ ماں شرم کے مارے گویا زمین میں گڑ گئی۔ ملکہ نے کہا: "میری بچی! تم راستی پر ہو۔ بات یہ ہے کہ میری ایسی اچھی تربیت نہیں ہوئی جیسی تمھاری معلوم ہوتی ہے۔"

پانچ سال کی نیند: جنوری ۱۹۳۲ء میں ایک رات کو پٹریسیہ جس کی عمر ۲۶ سال تھی اور ایک دفتر میں ٹائپ کرنے پر نوکر تھی ریل میں گھر واپس جارہی تھی کہ اسے نیند آگئی۔ وہ جو سوئی ہے اب پانچ سال بعد اس میں جاگنے کے کچھ نشان پائے جانے لگے ہیں۔ اب اس کی عمر ۳۱ سال ہوگئی ہے۔ اس سونے کے دوران میں نہ تو وہ اپنی جگہ سے ہلی نہ بات کی۔ البتہ بعض دفعہ ایسا معلوم ہوا کہ اس نے آنکھ کھول کے آدمیوں کو پہچانا۔ اب اس کی ماں کہتی ہے کہ اس کی حالت پہلے سے بہتر معلوم ہوتی ہے کیونکہ وہ ہوشیار ہے اور اسے اپنے آس پاس کی باتوں کا کچھ پتہ ہونے لگا ہے۔ ماں نے اسے کہا کہ بیٹی ذرا ہاتھ اٹھانا۔ اس نے ہاتھ اٹھا دیا۔ پھر اس نے کہا ذرا پلک جھپکانا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر اس

جمائی لی اور سو گئی۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ ہوش کے ان وقتوں سے پتہ چلتا ہے کہ نیند کی اس بیماری نے اس کے دماغ میں کچھ نقصان نہیں پہنچایا ہے۔ اس لئے اس کے صحت پانے کی امید ہے۔ اسکی صحت بے حد اچھی ہے۔ گال لال ہیں۔ بالوں میں رونق ہے۔ ماں اسکے سنگھار کا باقاعدہ خیال رکھتی ہے۔ اس کے پٹھوں کی باقاعدہ مالش کی جاتی رہی ہے تاکہ وہ اکڑ نہ جائیں۔

انوکھے لباس: امریکہ میں کانچ کے تاگے کات کے کپڑا بنا گیا ہے۔ اگر یہ کپڑے عام ہوگئے تو یہ فائدہ ضرور ہوگا کہ گرم نائٹرک ایسڈ میں گھر بیٹھے ہی آسانی سے دھل جایا کرینگے۔

پچھلے دنوں اطالیہ میں دودھ سے اون بنائی گئی تھی۔ اب جرمنی میں گوشت سے تاگہ نکال کے کپڑا بنا گیا ہے۔ زخموں کے سینے یا باندھنے میں یہ گوشت کا تاگہ بہت کام دیگا۔

۱۲۰ سال کی بڑھیا: ۱۲ جنوری کو ایک بڑھیا ایک عدالت میں گواہ کے طور پر پیش ہوئی۔ اسنے اپنی عمر ۱۲۰ سال کی بتائی۔ چونکہ اچھی طرح کھڑی نہ ہوسکتی تھی۔ اسلئے اسے کرسی پر بٹھایا گیا۔ عدالت میں آنے کا پہلا موقعہ ہونے کی وجہ سے وہ کانپ رہی تھی۔ اسکی چار پشتیں زندہ ہیں۔ چوتھی پشت کے سب سے چھوٹے شخص کی عمر ۱۲ سال ہے۔ اس نے پوچھنے پر بتایا کہ میں چلنے پھرنے کو بہت پسند کرتی ہوں اس عمر میں بھی میں دو تین میل پیدل چل سکتی ہوں۔ اسکی بینائی اب تک اچھی ہے۔ البتہ کچھ اونچا سنتی ہے۔ یہ اپنی چیزیں خود بازار سے خریدتی ہے اور تازہ ترکاریاں بہت پسند کرتی ہے۔ بکری کا دودھ اور ٹماٹر اس کا من بھاتا کھاجا ہیں۔ اس نے بتایا کہ میری خوراک بہت سادہ ہے اور گرم پانی سے نہاتی ہوں۔ اگر لوگ جس قدر ممکن ہو پیدل چلا کریں۔ میری عمر تک پہنچ سکتے ہیں۔

شیشہ کا مدرسہ: القدر (آئی اووا۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ) میں شیشہ کا ایک مدرسہ بنایا جارہا ہے۔ فرش سے چھت تک دیواریں آٹھ انچ مربع اور چار انچ موٹی شیشہ کی سلیوں کی ہونگی۔ شیشہ صاف ہے۔ لیکن ان کو سپاٹ نہیں رکھا گیا۔ سطح بے قاعدہ رکھی گئی ہے تاکہ سورج کی روشنی خوب آئے اور آنکھوں میں چکاچوند نہ پیدا کرے۔ روشنی اتنی تیز نہ ہوگی جتنی معمولی شیشہ میں سے نکلتی ہے اور نہ شیشہ زیادہ گرم ہوگا۔ جنوبی اور مغربی پہلوؤں میں ۷۵ فیصدی روشنی اور بنانے کے معمولی سے فرق سے شمال اور مشرق میں ۸۵ فیصدی روشنی آیا کریگی۔ روشنی کا نی پھیلنے اور سورج کا عکس کم پڑنے کی وجہ سے روشندانوں پر سائبان نہیں لگائے گئے۔ صرف چار کھڑکیاں مغرب کی طرف رکھی گئی ہیں جہاں جلسہ کا کمرہ ہے۔

گھڑی باورچن: ایک جگانے والی گھڑی ایسی بنائی گئی ہے کہ اگر صبح کے چھ بجے اٹھنا ہے تو سونے سے پہلے اس وقت جگانے کی چابی دے دی جاتی ہے اور اس میں ایک طرف برتن میں پانی چا، اور مٹر اور دوسرے میں نمک گھی وغیرہ رکھ دئے جاتے ہیں۔ وقت مقررہ سے بیس منٹ پہلے گھڑی چا بنانے اور مٹر تلنے میں مصروف ہو جاتی ہے۔ ادھر آٹھ بجے ادھر یہ سب ناشتہ کی چیزیں تیار ہوگئیں اور اس نے گھنٹی بجانی شروع کردی اور آپ کی آنکھ کھل گئی۔ اس گھڑی نے آپ کے سوتے میں سب ناشتہ تیار کردیا۔

درخت کی صحت:

نخوں کا ایک درخت انگلستان میں سوکھتا جا رہا تھا۔ اُسنے میوہ دینا چھوڑ دیا تھا اور اسکے پتے پیلے ہو گئے تھے اور ہر طرح کا کہیں نشان نظر نہ آتا تھا۔ فکر یہ تھی کہ کس طرح درخت کو زندہ رکھا جائے۔ پتوں میں ایک ایک کر کے تانبے جست اور منگانیز دھاتوں کے عرق پچکاری سے چڑھائے گئے کچھ اثر نہ ہو۔ آخر فولاد کا عرق پہنچایا گیا پانچ دن بعد ان پتوں کی زردی چلی گئی اور ہرے ہو گئے۔ یہ دیکھ کے سارے درخت میں فولاد کی پچکاریاں لگائی گئیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دس دن بعد سارا درخت تندرست ہو کے ہرا بھرا ہو گیا ✤

سُگھڑ سہیلی

بچوں کے بال:

بچپن ہی سے بچوں کے بالوں کی اسی طرح حفاظت کرنی چاہئے جس طرح دانتوں کی حفاظت ضروری ہے ورنہ اس عمر کی خرابی ہمیشہ تکلیف دیگی۔ بچہ کے پہلے سال میں ہر روز اس کا سر دھونا چاہئے۔ تارکول کا صابن اس مطلب کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔ بعد میں صاف نیم گرم پانی سے سر دھلا دینا چاہئے تا کہ صابن کا ذرا سا ذرہ بھی بالوں میں نہ رہنا پائے۔ کیونکہ صابن کے ذرے سر میں رہ کے کھپرے اور خشکی لے آتے ہیں۔ سر دھلانے کے بعد گرم تولیہ سے اچھی طرح رگڑ کے خشک کر دینا چاہئے۔ اس سے سر تمتما اٹھیگا اور خون گھومنے لگیگا۔ صابن کے ذروں کے رہ جانے سے بچنے کا اچھا علاج یہ ہے کہ بہت ذرا سی گلیسرین سر سکھانے کے بعد سر میں لگائیں۔ اس سے خشکی اور کھپرے پیدا نہ ہونے پائینگے۔ اس کا یہ بھی فائدہ ہوگا کہ بالوں کو طاقت پہنچیگی اور گھونگریالے ہو جائینگے۔

جب بچہ ذرا بڑا ہو اور بال کسی قدر موٹے ہو جائیں تو روزانہ کسی ملائم برش سے بال صاف کرنے چاہئے۔ اس سے جڑیں مضبوط ہو جائینگی۔ اب بال ہفتہ میں تین مرتبہ دھونے کافی ہونگے کیونکہ برش کھوپری کو صاف رکھیگا۔ یہ سلسلہ دو سال کی عمر تک جاری رکھا جائے۔ اس عمر میں عموماً سر کی جلد پر کھپرے نمودار ہو جایا کرتے ہیں اور لاکھ جتن کرو پیدا ہو ہی جاتے ہیں۔ تھوڑی سی سفید ویسلین رات کے وقت ان کھپروں میں لگا دی جائے اور کوئی مانع پیرافین روئی سے نرم موٹے موٹے کھپروں میں لگائیں۔ کنگھی کسی حالت میں نہ کریں۔ چونکہ کھال بہت ملائم ہوتی ہے اسکے دندانوں سے جلد کو نقصان ہی پہنچیگا۔

دبلے پن کی غذا:

آج کل آرام زیادہ ملنے سے لوگوں کے بدن موٹاپے کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ بعضوں کا موٹاپا عیب کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ عورتوں کے لئے موٹاپا بہت تھوڑا [illegible] اچھا [illegible] ہے۔ اسکے بعد ان کے لئے یہ ایک نقص بن جاتا ہے [illegible]
وہ [illegible] دیکھا [illegible]
بڑا خراب ہوتا ہے۔ [illegible]
ہیں۔ بعد [illegible]

موزوں رکھنے کے لئے ٹماٹر اور بھیڑ کے بچہ کے پٹ سے نصف درجن سنگترے روزانہ استعمال کرتی ہیں اور اس غذا کا بڑا زور ہے لیکن اب حکیموں نے تجویز کیا ہے کہ ادنٰی سی ترکیب سے موٹاپا دور ہو سکتا ہے۔ نسخہ بہت سستا ہے اور ہر کے بس کی بات ہے۔ اس میں کچی پکی خوراکوں کے اندازوں کی زحمت کی ضرورت نہیں۔ کیلا اور دودھ عام چیزیں ہیں۔ یہ دونو چیزیں موٹاپے کے دور کرنے کے لئے ہی مفید نہیں بلکہ اور خاص خاص بیماریوں میں بھی فائدہ مند ہیں۔ موٹاپے کے دور کرنے کے لئے جہاں ادنٰی ہلکی غذائیں استعمال کی جاتی ہیں ان میں ایک بڑا نقص یہ ہے کہ آدمی غیر مطمئن رہ جاتا ہے۔ کیونکہ موٹے آدمی ہمیشہ نشاستہ والی چیزوں سے خوش ہوتے ہیں۔ مٹھائی اور چربی ان کی جان ہوتی ہے اور یہی ان میں غائب ہوتی ہے۔ اس خالی پن کی حس کو دور کرنے کے لئے ایسی غذا تلاش کرنی ضروری ہے جس میں بوجھ ہو۔ لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ محض بوجھ اطمینان نہیں دے سکتا۔ کیلے میں چربیت بہت کم ہے لیکن اسے کھا کے آدمی کا جی بھرا بھرا سا ہو جاتا ہے۔ اس میں دیر تک معدہ میں رہنے اور آخر ہضم ہو جانے کی خوبی ہے اور یہ بھی جسم چھانٹنے میں کارآمد چیز ہے لیکن روز روز دودھ پینے سے بھی آدمی کا دل بھر جاتا ہے لیکن ان دونوں کو ملا دینے سے ایک سادہ اور لذیذ غذا ہاتھ آ جاتی ہے۔ اسکے روزانہ استعمال سے آدمی اکتاتا نہیں۔ کیلا چھیل کے اس پر مکھن نکلا کچا دودھ ڈال دیں۔ خواہ ایک وقت یہ غذا کھائیں اور دوسرے وقت اور قسم کی ہلکی خوراک۔ اگر دونوں وقت دودھ اور کیلے پر کفایت کی جائے تو دس دن کافی ہونگے۔ اس کے بعد دس دن پرہیزی ہلکی غذا کھائی جائے۔ روزانہ مقدار یہ ہے:

کیلے چھ اور دودھ چار گلاس۔ اگر ایک وقت یہ غذا رکھی جائے اور دوسرے وقت معمولی تو ایک یا دو کیلے اور دودھ کا ایک گلاس ناشتہ صبح اور تیسرے پہر کے ناشتہ میں لیا جائے۔ شام کے کھانے میں سادہ شوربہ پتلا گوشت سبزی اور تازہ میوے اور ایک چپاتی اور ذرا سا مکھن۔

آرام: گھر میں بیبیوں کے لئے کام کاج نہ ہوتا تو غضب ہو جاتا اب تو پردہ اس وجہ سے نبھ رہا ہے کہ عورتوں کو گھر کا کام کاج کرنا پڑتا ہے جس سے اُن کی ورزش ہو جانے سے صحت قائم رہتی ہے۔ بعض لوگوں کے گھر بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ اگر ان کے ہاں مامائیں ہوں تو ان کی نگرانی کے لئے باورچی خانے اور دیگر کمروں کے چکر لگانے پڑتے ہیں ان سے جسمانی ورزش ہو جاتی ہے۔ ہاتھ سے کام کرنے والیوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ لگاتار کام صحت بگاڑ دیتا ہے۔ کام اتنا مت کرو کہ گر ہی پڑو۔ آرام لے لے کے کام اچھا ہوتا ہے اور صحت بھی قائم رہتی ہے۔ دن میں کم سے کم دس پندرہ منٹ کے لئے ایک کمرہ میں ہر قسم کے فکر سے دماغ کو خالی کر کے لیٹ جانا چاہیئے لیٹنے کا بھی ایک طریقہ ہوتا ہے۔ کمر بالکل بستر سے لگ جائے اور بدن کا پٹھہ پٹھہ ڈھیلا چھوڑ دیا جائے۔ آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کی جائے۔ اگر نیند کی عادت نہ ہو تو صرف لیٹا رہنا ہی کافی ہوگا۔ رات کے وقت آٹھ گھنٹے کی نیند ضروری ہے اگر کوئی بی بی اپنی جوانی کی تازگی اور صحت کی خوبی قائم رکھنا چاہتی ہے تو وہ آٹھ گھنٹے رات کو سونا عادت بنا لے۔ سوتے وقت بھی دماغ اور دل خیالات سے بالکل صاف کر لینے چاہیئے۔ ہمیشہ اس اصول کو یاد رکھا جائے۔ کبھی فکر نہ کریں۔ ہر بات کے روشن پہلو

پر ہمیشہ نظر ڈالیں۔ خوش و خرم رہنا سیکھیں کیونکہ گھبراہٹ، پریشانی اور فکر مندی جوانی اور خوبصورتی دونوں کی دشمن ہیں۔

چٹکلے: شیشہ صاف کرتے وقت کسی کپڑے کو ذرا نم دار کر کے اس پر سفیدی لگائیں اور شیشہ پر ملیں۔ نمی بہت ہی کم ہو ورنہ سفیدی شیشہ پر بیٹھ جانے کا ڈر ہے۔ اگر روغنی دھبے شیشہ سے دور کرنے ہوں تو گرم سرکہ لگائیں دھبے دور ہو جائینگے۔

دری پر دھوئیں کا کاجل گر جائے تو نمک چھڑک کے جھاڑ دیں۔ دری صاف ہو جائیگی اور بو بھی نہ رہیگی۔

کیچڑ میں سنے ہوئے جوتے فوراً دھو کے ویسلین لگائیں چکنائی سے چمڑہ کا روغن واپس آجائیگا۔ انھیں آگ کے پاس ہرگز نہ سکھائیں۔

ٹرنک میں کپڑے رکھنے سے پہلے کورے کاغذوں کے مقابلہ میں چھپے ہوئے کاغذ بچھانے زیادہ مفید ہیں انکی سیاہی کیڑے وغیرہ نہیں پھٹکنے دیتی۔

اگر سوئیوں کو ایسے فلالین کے ٹکڑے میں رکھا جائے جسے پریفین میں ڈبو کے سکھا لیا جائے انھیں زنگ نہ لگیگا۔ خواہ ہوا مرطوب آب و ہوا میں ایسے صندوق میں رکھی جائیں جس کا ڈھکنا ڈھیلا ڈھالا ہو۔

آپ بیتی

(از محترمہ بیگم صاحبہ حبیب اللہ خان صاحب سپرنٹنڈنٹ ایم ای ایس ورکشاپ راولپنڈی)

میری لخت جگر اور نور بصر عزیزی ثریا اختر نے چھ سات سال کی عمر میں قرآن کریم ختم کیا۔ چند سورتیں قرآن شریف کی بھی حفظ کرلیں اور نماز بھی سیکھ لی مگر پڑھنا شروع نہ کیا تھا۔ ثریا اختر اپنے بچپنے ہی سے غیر معمولی طور پر ذہین اور سمجھدار تھی۔ دوسرے ان کے ابا کا یہ اصول تھا کہ فجر کی نماز پڑھ لینے کے بعد بال بچوں کو اور مجھے بھی پاس بٹھا کر قرآن کریم بامعنی پڑھتے یا دیگر دینی کتب، اخبارات مذہبی رسالے اور اخلاقی لٹریچر فرصت کے وقت میں سنایا کرتے اور بچے بھولے پن سے عجیب منطقیانہ سوال کر کے اشتیاق دریافت پورا کیا کرتے۔ اسی وجہ سے تھا کہ بچوں میں سب سے بڑی ہونے کے سبب عزیزی ثریا کی ذہانت قدرے زیادہ تھی اور وہ دینی مسائل اور تاریخی واقعات کو زیادہ اچھی طرح یاد رکھ سکتی تھی۔ میں نے کئی بار مشاہدہ کیا وہ بجائے جھوٹے فسانے اور فرضی داستانیں سننے یا سنانے کے جیسا کہ بچوں کا خاصہ ہے اپنی ہمجولیوں کو تاریخی واقعات اور سچی روایات سنایا کرتی اور اُن سے بھی ایسی ہی توقع رکھتی۔ کھیل میں ذرا سی لغزش پر وہ انھیں کہتی کہ "اللہ میاں ناراض ہو جائیں گے ایسا نہ کرنا چاہئے جھوٹ نہ بولنا چاہئے۔ کیوں بہن یہ چھوٹا ہے ناں اسے نہ مارنا چاہئے۔ اس سے چیز چھیننا نہ چاہئے" وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ وہ خاص ایک مولون تھی جو یوں ان کو پند و نصائح کے باب سنایا کرتی۔ باقی چھوٹے بچے بھی اپنے ابا کی دیکھا دیکھی جھٹ سے ہاتھ منہ دھو مصلّے پر آحاضر ہوتے اور رکوع و سجود میں شامل ہو جاتے۔ ان کی بھولی ادائیں نہایت پسندیدہ اور مسحور کن ہوتیں۔

حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو بچوں کو دینی تعلیم کی بھی ایسے بلکہ اس سے بڑھکر ضرورت ہے حالانکہ بعض حضرات بچوں کو بالخصوص عام تعلیم دلوانا بھی گناہ خیال کرتے ہیں اور پھر کس قدر حیف کا مقام ہے کہ ان سے تاریخ جغرافیہ کے سوالات کئے جائیں تو وہ چٹر پٹر جواب دیں۔ اور اگر اپنے عام مذہبی مسائل دریافت کئے جائیں تو بغلیں جھانکنے لگیں۔

اس میں مطلقاً شک و کلام نہیں کہ بچہ کی تربیت گاہ اس کا

دیتا ہے۔ اور اسی لئے بچوں کو ماں باپ کا بھید کہا جاتا ہے۔ وہ جو کچھ گھر میں ہوتا دیکھتے ہیں ویسا ہی کرنے لگتے ہیں۔ ان میں نقالی کا مادہ بہت ہوتا ہے۔ اسی لئے بچوں کی تربیت کے ذمہ دار اور جواب دہ والدین ہی قرار دئے جا سکتے ہیں۔ آمدم برسر مطلب۔

ثریا اختر کے ابا بالعموم اپنے ہم جلیسوں اور احباب سے ثریا اختر کا ذکر بالخصوص کیا کرتے اور اسے قرآن کریم کی سورتیں پڑھنے کے لئے کہا جاتا۔ دیگر مسائل پوچھے جاتے اور اس کی ننھی سی عمر اور اس پر واقفیت عامہ کی اچھی حالت کو مشاہدہ کر کے سبھی احباب انگشت بدنداں رہ جاتے مگر وہ کمی جو ثریا اختر کی زندگی میں باقی رہ گئی تھی اسے پورا کئے جانے کا مشورہ کسی کی طرف سے نہ مل سکا۔ آخر انسانی لباس کے اندر ایک قدسی صفات بزرگوار تشریف لائے جنھیں فرشتۂ رحمت کہنا بجا ہوگا۔ کہ انھوں نے آتے کے ساتھ ہی پہلی تجویز اسی خلا کے پورا کئے جانے کی پیش کی جو عزیزی ثریا اختر کی زندگی میں باقی رہ گئی تھی اور ثریا اختر کے والد کو اس طرف متوجہ کرنا شروع کر دیا۔ آپ کی زندگی بجائے خود ایک انسانی تمثیل کا نمونہ تھی۔ اُٹھتے بیٹھتے قوم کے سود و بہبود کی فکر ان کی پستی کا رونا اور ہر وقت آہیں بھرنا۔ اسلامی مسائل بیان کرنا اور دیگر امور کی تبلیغ اور تلقین کرنا ان کا شب و روز کا دستور ہے

چنانچہ جناب موصوف نے بچوں کو دیکھا اور عزیزی ثریا اختر کی ذہانت اور طباعی پر کر ان کے والد کو مدرسۃ البنات جالندھر شہر میں داخل کرنے کا مشورہ دیا اور فوراً رسالہ مسلم جاری کرا دیا جس سے مزید معلومات اسی مدرسہ کے متعلق حاصل ہوئیں۔ جب موصوف یہاں تشریف لے گئے تو شاد صاحب ہر وقت اسی مدرسہ کے ذکر خیر میں رطب اللسان رہتے۔ ثریا اختر کے ابا اسے داخل مدرسہ کرنے پر تل گئے۔ چنانچہ انہوں نے بانئ مدرسہ صاحب سے اس بارہ میں خط و کتابت بھی کی۔ مگر جب میں نے یہ خبر سنی تو آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا۔ پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ زمین آسمان چکر کھاتے نظر آنے لگے میں اپنی دنیا کو اپنے سے جدا ہوتے دیکھ رہی تھی۔ جہاں تک میرا خیال ہوتا تھا مجھے تعلیم سے یا مدرسہ کی افضلیت سے انکار نہ تھا اور نہ اس حقیقت سے انکار ہو سکتا تھا کہ بچی وہاں رہکر صحیح معنوں میں اسلام کی بیٹی بن جائے گی۔ کیونکہ جب سے میں نے اپنی بچی کے وہاں داخل کئے جانے کا ذکر ان کے ابا سے سنا تھا میں اسی ٹوہ میں رہنے لگی تھی۔ دوسرے میں ان کے ابا کی طبیعت سے بھی واقف تھی کہ وہ قول دیکر ہارنے والے نہیں۔ چنانچہ ہر جانب سے اس امر کی تصدیق ہوئی کہ فی الحقیقت مدرسہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے پہلا ہے مگر مجھے رونا تھا تو اس کا کہ یہ میری ننھی چہیتی بیٹی ثریا اسی عمر میں پردیس بھیجی گئی تو اس پر اور مجھ پر کیا کیفیت گزرے گی میں کہتی کہ وہ صبح اٹھ کر اپنے بہن بھائیوں میں بیٹھکر چائے پیتی ہے منہ دھلانے کے لئے ماما ئیں حاضر ہیں۔ ناز برداری کے لئے ماں باپ موجود۔ دل بہلانے کے لئے ہجولیاں ہیں وہ کبھی ایک قدم بھی تو نہیں چلی۔ موٹر اور تانگہ پر اس کا آنا جانا رہتا ہے اور کونسی وہ آسائش اور آرام ہے جو میری پیاری بیٹی کو میسر نہیں مگر وہاں اس کا منہ کون دھلائیگا اور اس کی خبر گیری کون کرے گا۔ یہ چھوٹے چھوٹے اور بڑے بڑے کام جو انسان سے متعلق ہیں کون سرانجام دیگا کیا ثریا اختر خود بخود یہ سب کچھ کر سکے گی۔ ہائے ردیگی تو کون پہنچے گا۔ اور کون اس کی اشک شوئی کرے گا۔ غرضیکہ انہی خیالات میں غلطاں و پیچاں رہنے کی وجہ سے راتوں کو مجھے نیند بھی نہ آتی اور کھانا پینا بھی اچھا نہ لگتا

میں کہتی ثریا کے ابا آپ بجائے ثریا کو بغرض تعلیم دختر اس قدر دور بھیجنے کے یہیں ان کی دینی تعلیم کا انتظام کرا دیجئے جب لڑکی سیانی ہو جائے گی تب اسے بھیج دیجئے۔ اپنی نگرانی میں رکھکر اسے تعلیم دلوانا اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ اسے باہر دوسروں کی نگرانی میں تعلیم دلوائی جائے۔ بچی بُرے حالوں پہنچ جائے گی۔ آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل۔ ہم یہاں بیٹھے اس کی تکلیفات کا کیونکر اندازہ لگا سکیں گے۔ آپ برائے خدا ننھی جان کو اس خلجان میں نہ ڈالئے۔ میں خدا کا واسطہ دیتی ہوں۔ مگر ثریا کے ابا شہید وطن کے پکے اور قول کے دھنی۔ میری ایک نہ مانتے اور مجھے ایسے ایسے مسکت جواب دیتے کہ میں چپ ہو رہتی۔ وہ کہتے لڑکی کی عمر یہی ہے جبکہ وہ نیک اور اچھی تربیت اور تعلیم حاصل کر سکتی ہے اور ہر بات کے لئے وقت اور موسم اور تعلیم کا سوال ہے۔ بڑی ہو کر لڑکی کو باہر بھیجنا معیوب اور قابل اعتراض ہو سکتا ہے۔ لڑکی

پارس بن کر آئے گی پارس!! اس کا مستقبل سنور جائے گا زندگی کارآمد ہو جائے گی۔ عورت کا زیور تعلیم اور تربیت ہے اگر وہ اس سے بے بہرہ رہ گئی تو کسی مصرف کی نہیں۔ اسے اسی عمر میں اچھی تعلیم اور اپنے پاؤں کھڑا ہونا سکھایا جا رہا ہے۔ وہاں کا انتظام قیام اور نگرانی بہترین ہیں۔ آپ بہت مشفق بلکہ ہم سے بڑھ کر ثریا کے نگراں وہاں موجود ہیں تم اسکے کامیاب ہو کر واپس آنے پر یقیناً خوش ہوگی۔ اگر تمہاری ماتا بچی ہے تو اسے نہ روکو تمہاری مخالفت اسکے حق میں دشمنی اور بھاری دشمنی ہے گویا تم چاہتی ہو کہ تمہاری بیٹی اچھی تعلیم و تربیت کی اہل نہ ہو۔ یہی نا سمجھداری ہی۔ حالانکہ والدین کا اولین فرض بچوں کو اعلیٰ تعلیم و تربیت دلوانا ہے اور جہاں بھی ایسے سامان موجود ہوں انھیں ان سے مستفید کرنا چاہیئے۔ صبر کرنے سے یہ صدمہ بھاری نہ رہے گا اور رفتہ رفتہ جسے آج تم کوہ گراں سمجھ رہی ہو۔ یہی فرقت مسرت میں تبدیل ہو جائیگی ہاں دل کڑا کرنا چاہیئے جیسی میری ویسے ہی تمہاری بھی بیٹی ہے میں اسکا دشمن نہیں مجھے بھی وہی احساسات ہیں جو تم رکھتی ہو مگر باپ کا منصب ماں سے زیادہ ہے میرا فرض ہے کہ اگر تم بوجہ اپنی نسوانی کمزوریوں کے نہ سمجھ سکو میں تمہیں سمجھا دوں میری طرح تم بھی صبر کا پتھر چھاتی پر رکھ لو۔ دیکھنا چند روز میں دل بہل جائے گا آخر اور بچے بھی تو موجود ہیں۔ اور اگر خدانخواستہ آج یہ مسرت کا سرمایہ ہم سے چھین لیا جائے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ رو دھو کر آخر چپ ہو رہیں گے۔ مگر اب ہم اسے بخوشی خود بھیج رہے ہیں اور جب مناسب سمجھیں واپس منگا سکتے ہیں۔ پھر اس میں گھبراہٹ ہی کیا ہے۔ مگر میرے اندر والا کچھ مائل نہ ہوتا تھا۔ ہر روز خفیف سی اشک ریزی کے بعد یہ ڈرامہ ختم ہو جاتا اور ثریا کے ابا کی جیت اور میری ہار ہوتی۔ مگر میرا خیال ہے کہ عورت ذات بہ نسبت مردوں کے زیادہ رقیق القلب ہے اور اسی وجہ سے معذور ہے میں اپنی طبیعت کی کمزوری کی وجہ سے جو نسوانی خاصہ ہے مجبور تھی۔

آخر لاچار میں اور ثریا اختر کی نانی اماں ہمراہ ثریا اختر کے جالندھر گئیں۔ ہماری واپسی پر ثریا اختر کے منجھلے ماموں اور ابا وہاں تشریف لے گئے۔ ہم سب کا دل مدرستہ البنات اس کی تعلیم اس کے ساف اور اسکے نظام کو دیکھ کر بیحد خوش ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ جو تعلیم اور تربیت وہاں بچوں کو دی جاتی ہے اور جو اہتمامات اس سلسلہ میں کئے گئے ہیں وہ ایسے تسلی بخش اور قابل تعریف ہیں کہ بچیاں کندن بن کر وہاں سے نکلتی ہیں۔ اور یہ تعلیم و تربیت آگے چل کر ان کی گھریلو زندگی کے لئے بیحد کارآمد اور ضروری ثابت ہوتی ہے اور پھر سب سے بڑھکر یہ کہ وہاں کا معیار تعلیم مروجہ تعلیم سے کہیں بڑھکر ہے اور نہ صرف بچیاں وہاں سے رائج الوقت تعلیم حاصل کر کے فارغ ہوتی ہیں بلکہ انھیں جس اہتمام سے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے اس سے وہ بیک وقت دو خوبیوں سے مزین ہو کر باہر آتی ہیں۔ عام درسگاہوں میں تصویر کا صرف ایک ہی رخ پیش کیا جاتا ہے مگر یہاں دونوں رخ دکھائے جاتے ہیں دینی اور دنیوی اور انھیں وجوہات کے پیش نظر عزیزی ثریا اختر کو اس مدرسہ کی ابتدائی جماعت میں داخل کرا دیا گیا۔ عزیزی ثریا اختر کے حوصلہ افزا خطوط ملتے رہتے ہیں اس کا دل وہاں لگ گیا ہے۔ وہ گھر سے بڑھکر وہاں خوش معلوم ہوتی ہے۔ تحریر کرتی ہے کہ وہاں پانچوں وقت با جماعت نماز ادا کرتی ہے۔ عربی ساتھ ساتھ پڑھ رہی ہے اور ہر طرح آرام میں ہے۔

واقعی ثریا اختر کے ابا مجھ سے زیادہ دانا تھے۔ میرا ارادہ اب ثریا اختر کے بعد رضیہ اختر کو بھی داخل مدرسہ کرنے کا ہے۔ مگر ابھی اسکی عمر پانچ سال کے لگ بھگ ہے اور اسکی بالشت داخل مدرسہ ہونیکے قابل نہیں اسکے علاوہ میں محلہ کی لڑکیوں اور ماموں نانا اور چچا زاد بہنوں سے بھی یہی کہتی رہتی ہوں کہ وہ اپنی بچیوں کو مدرستہ البنات جالندھر شہر میں داخل کر کے انھیں عمدہ اور اعلیٰ تعلیم و تربیت دلوائیں میں اب اچھی تعلیم اور تربیت کے مقابلہ میں بھاری سے بھاری صعوبت اپنی بچی کی خاطر برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ہماری بچیاں واقعی ان کی بہت حد تک محتاج ہیں اور اگر ہم اُن پر احسان کر سکتے ہیں اور ہمارا فرض ہے تو بجائے اسکے کہ انھیں وہ جہیز دیا جو نہ ہو کر جہیز قیمتی اور بیش بہا دیا جائے اس کی نسبت چاہے کہ وہ کما حقہ تعلیم و تربیت سے مزین ہوں خواہ جہیز ایسا قیمتی اور بیش بہا نہ بھی ہو۔

عمر بھر کام آنے والی چیز اچھی تعلیم و تربیت ہی ہے۔ اور جہیز وغیرہ یہ سب دکھاوے کی اور عارضی چیزیں ہیں میری بہنوں سے

مخلصانہ عرضداشت ہے کہ وہ بالخصوص اپنی بچیوں کا خیال رکھتے ہوئے انھیں اعلیٰ اور عمدہ تعلیم دلوائیں اور اس سلسلے میں کسی امکانی سعی سے ان کے لئے دریغ نہ کریں۔ اب مجھے اپنی اس غلطی کا پورا پورا احساس ہوا ہے اور میں بارگہ جلال و جبروت میں سربسجود ہو کر گڑگڑاتی ہوں کہ حق تعالےٰ نے اپنے کرم و لطف خاص سے یہ مرحلہ بخیر و خوبی طے کرنے کی توفیق ارزانی فرمائی اور کہ ثریا اختر کے ابا میری طرح بوڑھے دل کے مالک تھے ورنہ ثریا اختر کی آیندہ زندگی ایسی شاندار اور قابل رشک نہ بن سکتی۔ میرا دل مطمئن ہے کہ میری بچی بہترین ہاتھوں میں اور بہترین نگرانی میں تعلیم و تربیت پا رہی ہے۔ میں رنج و غم کرنا اور اس کے لئے کڑھنا بھول چکی ہوں۔ یہ خیالات اب مجھے پریشان نہیں کر سکتے اس کا دل خوش کن مستقبل عین میری آنکھوں کے سامنے ہے اُسکے خطوط عالمانہ اور پُر بصیرت ہوتے ہیں جن سے میرا حوصلہ بڑھتا ہے میں دیکھتی ہوں کہ اسکی علمی استعداد روز افزوں ہے اور جو معلومات محدود تھیں وسیع تر ہو رہی ہیں اور وہ ضرور فارغ التحصیل ہو کر پارس بنے گی۔ میری دعا ہے کہ دوسری بہنوں کو بھی اس اقدام کی توفیق نصیب ہو۔

(کنیز فاطمہ)

بزم مُسلمہ

ہم نے کسی وقت یہ تحریک کی تھی کہ بعض سخت امراض ایسے ہیں جن کا علاج آسانی سے نہیں ہوتا اور مصیبت کے مارے مریض اشتہاری دواؤں پر روپیہ صرف کر کے بہت تکلیف اور مالی نقصان اٹھاتے ہیں چونکہ بچوں کے علاج کے چند کوڑیوں یا چند پیسوں سے تیار ہو جانے والے نہایت آسان اور بے ضرر نسخے اکثر بڑی بوڑھیوں کو معلوم ہوتے ہیں اسلئے اگر وہ اپنی دوسری بہنوں کے بچوں کیلئے وہ نسخے مسلمہ میں شائع کرا دیں تو یہ ان کے لئے بیحد ثواب کا باعث ہوگا اسی طرح بعض اور موذی بیماریوں کے مجرب نسخے اگر عوام الناس کے فائدے کیلئے شائع ہو جائیں تو یہ خدا کو خوش کرنے کا کام ہے۔ ہم نے اس بارے میں مسلمہ کے پڑھنے والی بہنوں اور بھائیوں سے گذارش کی تھی کہ وہ ایسے مجرب نسخوں کو مسلمہ میں شائع کرا کر ایک بہت نیک عمل کا اقدام کریں۔ خدا جانے پڑھنے والوں نے اس طرف توجہ کیوں نہیں کی۔

بعض بہنوں نے اللہ کا شکر ہے کہ بعض نسخے جو ان کے ذاتی تجربے میں بارہا آ چکے ہیں اشاعت کے لئے ہمیں بھیجے ہیں۔ ہم انھیں درج ذیل کرتے ہیں۔ جو مریض ہوں وہ ان سے فائدہ اٹھا کر نسخہ بتانے والی بہنوں کے حق میں دعائے خیر کریں۔ اور بہنوں سے پھر التماس ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے خاص مجربات بھیجکر اللہ سے اجر حاصل کریں۔

لاہور سور یا مغلئی پھوڑ کا بے مثل علاج

میری پیاری بیٹی سیدہ فاطمہ کے ناک اور ٹھکے پر لاہور سور ہوا۔ جس کا علاج ڈاکٹر انصاری (مرحوم) کا رہا۔ لاہور کی مشہور دوا بھی کئی ماہ تک لگائی۔ شملہ پر بھی انجکشن (ٹیکے) ہوئے لیکن فائدہ نہ ہوا۔ ایک نسخہ میرے ایک عزیز نے دیا جو کسی فقیر کا بتایا ہوا ہے۔ اس سے بہت ہی جلدی آرام ہو گیا اور نشان تک باقی نہ رہا۔

ملتانی	نیلا تھوتھا	ببولے کی گری
۴ تولہ	۲ ماشہ	۲ تولہ

ان دواؤں کو بالکل باریک پیس کر کپڑ چھان کر کے اس کو شیشی میں رکھ لیں۔ اس میں سے جسقدر لگانے کی ضرورت ہو اس کو بھگو کر پانی میں ہاتھ سے خوب ملا لیا جائے کہ وہ ایک جان ہو جائے اور گاڑھا اتنا ہے کہ لیپ ہو جائے۔ اس طرح دن میں تین مرتبہ یہ دوا لگائی جائے کہ لیپ تیار کر جب نیا لیپ لگانا ہو تو روئی یا کپڑا بھگو کر پہلے لگی ہوئی دوا کو

صاف کرلینا چاہئے۔ پھر دوسری دفعہ نیا لیپ لگایا جائے۔ اکرم جہاں از شملہ)

ایام کا زیادہ ہونا۔ ڈاکٹری میں اس مرض کا علاج اپریشن

ہے لیکن بہت سی دیسی دوائیں ایسی ہیں کہ ان سے مریض شفا پا رہے ہیں لہذا جہاں تک ممکن ہو بجائے اپریشن کے ادویات سے علاج کرنا بہتر ہے میرے کنبے میں اس مرض میں بہت لوگ مبتلا ہوئے اور یونانی نسخوں سے آرام ہوا ہے مجھ کو جو نسخہ موافق آیا ہے وہ حسب ذیل ہے۔ قندھاری انار کی ٹوپی اتار دی جائے اور اسکو لوہے کے ہاون دستہ میں کوٹ کر عرق نکال لیا جائے

قندھاری انار کا عرق۔ عرق سونف۔ عرق گلاب۔
ایک چھٹانک آدھی چھٹانک آدھی چھٹانک

مصری کوزے کی حسب ذائقہ ڈال کر پئیں۔ یہ وزن دو خوراکوں کے لئے ہے یعنی ایک دفعہ صبح ایک دفعہ شام لیکن اگر ایسے موسم میں استعمال کرنے کی ضرورت ہو جبکہ قندھاری انار نہ مل سکے تو قندھاری انار کا رُبّ استعمال میں لایا جا سکتا ہے لیکن بازاری رُبّ سے بہتر یہ ہے کہ کوزے کی مصری ڈالکر خود گھر میں رُبّ بنایا جائے تاکہ قندھاری انار نہ مل سکنے کی صورت میں رُبّ استعمال کیا جا سکے۔ نہایت گاڑھے شربت کو رُبّ کہا جاتا ہے اور اگر کسی کا معدہ زیادہ کمزور ہو تو تولے تولے آدھی خوراک صبح اور آدھی شام کو پلا سکتے ہیں تیل کھٹائی اور بادی چیزوں سے پرہیز چاہئے۔ یہ دوا نہایت مجرب ہے۔ اس زیادتی کو آرام ہونے کے بعد اگر پانی کی شکایت ہو تو اسکے لئے بھی یہی نسخہ جاری رکھیں۔ خدا نے چاہا فائدہ ہوگا۔ جب تک مرض جاری رہے نسخہ جاری رکھیں۔ معدہ کی خرابی کو یہ دوا فائدہ کرتی ہے ہر طرح یہ نسخہ مفید ہے۔

(ایک ہمدرد بہن)۔

میں مسلم بہنوں کی خدمت میں نہایت افسوس سے تحریر کرتی ہوں کہ میری بڑی بہن کا لڑکا جس کی عمر ڈھائی مہینہ کی تھی اسنے بدھ کے دن ۲۳ ستمبر ۲ رجب ۲ بجے دن کے انتقال کیا۔ بچہ کی والدہ کو بیحد قلق ہے مسلم بہنوں سے عرض ہے کہ وفات کا قطعہ مسلم میں شائع کریں۔ بچہ کا نام سلیم تھا۔ مجھے امید ہے کہ ضرور کوئی بہن قطعہ لکھکر مسلم میں شائع کریں گی از رقیہ بیگم حفیظ شروانی۔

جنوری کے پرچہ میں کسی بہن نے چھائیوں کیلئے دوا دریافت فرمائی ہے لہذا میں اپنا ۲ آزمودہ نسخہ تحریر کرتی ہوں۔ غلیسرین چھائیوں دور کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔ برابر ایک مہینہ استعمال کی جائے۔ صبح و شام آلو صابن سے منہ دھویا کرے۔ دوران استعمال میں ہر ایک کریم سے پرہیز کی جائے۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو نیکو صابن بھی ۴۷۱۱ فائدہ مند ہے ایک مہینہ کے استعمال سے کافی فائدہ ہو جائے گا لیکن انکے دوران استعمال میں بھی دوسرا کریم استعمال نہ کریں۔ یہ بھی میری آزمودہ ہے۔ بی بی گل از کوئٹہ بلوچستان۔

جنوری کے پرچہ مسلم میں بہن رشیدہ خاتون صاحبہ نے چہرے کی چھائیوں کے لئے کوئی آزمودہ دوا دریافت فرمائی ہے لہذا جواباً عرض ہے کہ آپ اپنی عزیزہ کو گلگونہ گلاب استعمال کرائیں اسکے استعمال سے انشاء اللہ بہت جلد چہرہ نرم اور رنگت نکھر کر گلابی ہو جائیگا۔ میرا آزمودہ ہے۔ اگر سانولے رنگت والی خواتین مستقل طور پر استعمال کریں تو رنگت گلابی ہو جائے گی کیل مہاسوں اور جلدی امراض کیلئے بہترین دوا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ ایک روپیہ آٹھ آنے۔ ملنے کا پتہ:۔ منتظمہ زنانہ اسٹور جہانگیرآباد بھوپال فقط خریداری نمبر ۴۵۴۲۴۔

ڈاکٹر صدر الدین ڈنٹل سرجن دھرم سالہ کے ہاں دختر نیک اختر تولد ہوئی ہے مسلم کی خریدار بہنوں سے گزارش ہے کہ دعا کریں کہ خداوند تعالیٰ مولودہ کو دختر نیک اختر بنائے اور عمر دراز بخشے۔ بچی کا نام نعیمہ اشرف رکھا گیا ہے والسلام۔ رضیہ خاتون از دھرم سالہ۔

میرے منہ پر تھوڑے عرصہ سے تل نکلنے شروع ہو گئے ہیں۔ روز افزوں زیادہ ہی ہوتے جاتے ہیں۔ مسلم بہنوں سے ملتجی ہوں کہ کوئی مجرب نسخہ بذریعہ رسالہ عنایت کریں تا زیست احسان مند رہوں گی۔ خریداری نمبر ۳۴۹ کپورتھلہ۔

کوئی بہن یا بھائی سردھونے کی دوائی سنیکا کائی کی دوکان کا پتہ دیں جو کہ شاید بنگال یا کلکتہ میں کہیں ہو اور ایک میسور کے کسی کارخانہ کا پتہ دیں جہاں صندل کی لکڑی کی چیزیں اور صندل کا اصلی تیل ملتا ہے۔ ممنون ہونگی۔ فقط آپ کی بہن مشتری از گجرات۔

مولی کے کباب۔

مولی عمدہ سیر بھر لیکر اسے خوب (چھیل کر اور قتلے کرکے) ابال کر نچوڑ لیں حتے کہ وہ میدہ کی طرح ہو جائے۔ سل پر باریک پیس لیں۔ نمک۔ مرچ۔ گرم مسالہ۔ سفید زیرہ چند دانے لہسن کے گھی میں سرخ کرکے وہ بھی ملا لیں۔ جب یہ سب چیزیں مل جائیں تو پھر تھوڑا سا بیسن ڈال کر انھیں خوب پیٹ لیں تو بہت سخت کر دیں اور نہ اتنی نرم ہے کہ اسکے کباب نہ بن سکیں۔ اگر آپکی پسند ہو تو ادرک دھنیہ بھی باریک ڈال سکتی ہیں پیس کر ڈالیں پھر فرائی پین میں گھی گرم کرکے کباب ڈالتی جائیں۔ انشاءاللہ نہایت لذیذ ہونگے بغیر دیکھے کوئی شناخت نہیں کر سکتا کہ یہ مولی کے کباب ہیں۔ مگر آنچ زیادہ تیز نہ ہو اور گھی بھی خوب ہو۔ کھاتے وقت مجھے مت بھولیں۔

شلغم کے کوفتے۔

شلغم نرم نرم دو سیر لیکر انھیں چکھ لیں کہ کھاری نہ ہوں اور جال دار بھی نہ ہوں ان کے موٹے موٹے چھلکے اتار کر باقی کے پتلے پتلے قتلے کرکے ابال لیں جب وہ بالکل گل جائیں تو انھیں پھر مولی کی طرح ہی اچھی طرح سے نچوڑ لیں اور نمک مرچ مصالحہ سب چیزیں ڈالدیں اور سل پر اسے بھی پیس لیں۔ مگر یہ یاد رہے کہ ابال کر نچوڑنے کے بعد تھوڑا سا گھی فرائی پین میں ڈالکر اسے تھوڑا سا بھون لیں تاکہ اچھی طرح اسکی جاتی رہے پھر ٹھنڈا کرکے سب مصالحہ جیسا کہ اپنی خواہش ہو ڈالکر بیسن ڈال دیں مگر نمک مرچ مصالحہ گرم خوب ہو۔ سفید زیرے سے خوشبو ہو جاتی ہے اور اسکے کوفتے بنالیں۔ پھر کڑھائی میں خوب گھی ڈالکر کوفتوں کو تل کر سُرخ کر لیں۔ جب سُرخ ہو جائیں تو گھی سے نکال لیں ایسے سرخ ہوں جیسے گوشت کی رنگت۔ جلائیں بھی نہیں اور سُرخ بھی ہلکی آنچ پر کریں اب دیگچی میں مصالحہ پیاز وغیرہ ڈال کر بعد میں جیسا کہ کوفتوں کیلئے مصالحہ بھونا جاتا ہے۔ جب مصالحہ بھن جائے تو اس میں ذرا ذرا تھوڑا سا پانی ڈالدیں۔ جب پانی پکنے لگے وہ کوفتے چھوڑ دیں۔ دھیمی دھیمی آنچ پر پکنے دیں نہایت عمدہ انشاءاللہ ہونگے۔ یہ آزمودہ ترکیبیں ہیں۔ یہ نہایت فائدہ مند کوفتے ہیں۔ اگر مسلم بہنوں کو یہ پسند آئے تو پھر اور ترکیبیں انشاءاللہ پیش کرونگی۔ راقمہ مسز ایم۔ احمد فاروقی گوجرانوالی سکھر سندھ۔

گلاب جامن۔

کھویا	میدہ	گلاب
ایک سیر	ڈیڑھ پاؤ	آدھ پاؤ

پہلے کھویا اور میدہ خوب ملائیں۔ اس کے بعد گھی بقدر ایک چھٹانک شامل کرکے گلاب بھی شامل کر دیں۔ اور سخت گوندھ کر چھوٹے چھوٹے پیڑے بنالیں۔ دوسری طرف شکر کا شیرہ طیار رکھیں پھر ان پیڑوں کو گھی میں بریاں کرکے شیرہ میں ڈالدیں۔ از اختری ناظم بشیر منزل نکودر جالندھر۔

جمیعت المُسلمات

اس انجمن کو قائم ہوئے تقریباً ڈیڑھ سال گزر چکا ہے۔ اس عرصہ میں تقریباً دس بارہ اجلاس ہو چکے ہیں جو کہ بہنوں کی عدم توجہی کی وجہ سے کامیاب نہیں کہلائے جاسکتے۔ آخری جلسہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو ہوا۔ باوجود منادی کرانے کے شہری خواتین نے ہماری توقع کے خلاف شرکت میں بہت کم حصہ لیا ہے۔ جالندھر کی مسلم خواتین سے پُر زور استدعا کرتی ہوں کہ آپ کے شہر میں یہ پہلی انجمن ہے آپ اسکے جلسوں میں شامل ہوکر علمی و ادبی معاشرتی فوائد سے بہرہ حاصل کیجئے اور انجمن کی ممبری قبول کرکے ممنون فرمایئے۔ انجمن کے اغراض و مقاصد تو مسلم کی سی پچھلی اشاعت میں آپ کی نظر سے گذر چکے ہیں۔ انجمن کے حسابات ذیل میں درج ہیں:۔

چندہ ممبری جو انجمن کو وصول ہو چکا ہے

محترمہ اقبال بیگم صاحبہ۔	۰ — ۸ — ۱ چھ ماہ
" رحمت افروز صاحبہ۔	— ۴ — ۴ سترہ ماہ
" استانی امتیاز سلطانہ صاحبہ۔	۰ — ۸ — ۱ چھ ماہ
" " اقتدار سلطانہ صاحبہ۔	۰ — ۸ — ۱ چھ ماہ

معظم الطاف بیگم صاحبہ	۰ — ۸ — ۱ چھ ماہ
محترمہ استانی جاگیر بانو صاحبہ	— ۸ — ۱ "
" حمیرا خانم صاحبہ	۰ — ۸ — ۱ "
" زینت خانم صاحبہ	۰ — ۸ — ۱ "
" استانی نعمتی بیگم صاحبہ	۰ — ۸ — ۱ "
" استانی آمنہ خاتون صاحبہ......	۰ — ۸ — ۱ "
" محمودہ بیگم صاحبہ۔	۰ — ۴ — ۱ پانچ ماہ
" استانی بشیر بیگم صاحبہ	۰ — ۰ — ۳ بارہ ماہ
" جاگیر بانو صاحبہ بستی۔	— ۸ — ۰ دو ماہ
" فہمیدہ بیگم صاحبہ صدر انجمن	۰ — ۸ — ۴ نو ماہ
" کلثوم خانم سیکرٹری "	۰ — ۴ — ۲ "
" عالم بیگم صاحبہ محلہ	۰ — ۴ — ۱ پانچ ماہ
" بیگم عبدالرحمٰن بچا باغ	۰ — ۱۲ — ۲ گیارہ ماہ
" مسز عبدالمجید صاحبہ بستی	۰ — ۴ — ۰ ایک ماہ
" حشمت بیگم صاحبہ عالی	۰ — ۸ — ۰ ایک ماہ
" ش. الف شمیم	۰ — ۸ — ۰ چھ ماہ
" سین بانو صاحبہ	۰ — ۴ — ۱ پانچ ماہ
" بیگم سید محمد شفیع صاحب انسپکٹر	۰ — ۴ — ۱ "
" حمیدہ بانو صاحبہ رستہ محلہ	— ۴ — ۰ ایک ماہ
" جمیلہ بیگم صاحبہ	۰ — ۴ — ۰ "
" سرور سلطانہ صاحبہ	۰ — ۴ — ۰ "
" عائشہ خانم صاحبہ۔	— ۴ — ۱ پانچ ماہ
" فہمیدہ سلطان صاحبہ بنت میر عبدالرحمٰن صاحب	— ۴ — ۰ ایک ماہ
" استانی انوری بیگم صاحبہ	— ۴ — ۰ "
محترمہ انور بیگم صاحبہ والدہ ملقیس بورڈر	۰ — ۸ — ۰ دو ماہ
" بیگم اکبرالدین صاحبہ	— ۸ — ۰ "
" بیگم فتح محمد صاحبہ	۰ — ۸ — ۰ ۰
" مکرم جہاں بنت محمود علی صاحب پروفیسر	۰ — ۴ — ۰ ایک ماہ
" استانی رشیدہ خانم صاحبہ	— ۴ — "
میزان کل	۰ — ۸ — ۱۴

تفصیل اخراجات جمعیت المسلمات جالندھر

پیڈ برائے دعوتی رقعات ولفافہ جات	۰ — ۱۴ — ۰
کرایہ تانگہ چھاؤنی	۰ — ۸ — ۱
کاپی برائے حساب چندہ	۰ — ۳ — ۰
لفافہ برائے فہمیدہ خانم سکرٹری	۶ — ۶ — ۰
کاغذ " " "	۰ — ۶ — ۰
کاپی ایک عدد " "	۰ — ۱ — ۰
ادائیگی بل اجرت کتابت اغراض و مقاصد رسالات	۰ — ۰ — ۲
اجرت کتابت دعوتی کارڈ	— ۲ — ۰
کاغذ سفید ۸ پونڈ برائے اغراض و مقاصد	۰ — ۱۲ — ۳
کارڈ پیپر	۰ — ۱۴ — ۰
چھپائی	۰ — ۱۴ — ۳
منادی برائے جلسہ	۰ — ۸ — ۰
کرایہ سائبان و دری وغیرہ	۰ — ۱۴ — ۱
میزان	۶ — ۶ — ۱۶
باقی جمع	۶ — ۱ — ۲۶

کلثوم خانم سیکرٹری جمیعت المسلمات جالندھر

شرح نامہ اشتہارات عصمت

۱۔ ٹائیٹل پیج۔ بیرونی حصہ	سالم صفحہ	سالانہ	۱۵۰	روپے
″	″	ماہوار	۱۵	″
″	نصف صفحہ	سالانہ	۸۰	″
″	″	ماہوار	۸	″
″	چوتھائی صفحہ	سالانہ	۴۵	″
″	″	ماہوار	۴/۸/-	″
۲۔ ″ اندرونی حصہ	سالم صفحہ	سالانہ	۱۰۰	″
″	″	ماہوار	۱۰	″
″	نصف صفحہ	سالانہ	۵۵	″
″	″	ماہوار	۶	″
″	چوتھائی صفحہ	سالانہ	۳۰	″
″	″	ماہوار	۳/۸	″
۳۔ اندرونی صفحات	سالم صفحہ	سالانہ	۸۰	″
″	″	ماہوار	۸	″
″	نصف صفحہ	سالانہ	۴۵	″
″	″	ماہوار	۴/۸	″
″	چوتھائی صفحہ	سالانہ	۳۰	″
″	″	ماہوار	۳	″
″	چوتھائی صفحہ سے کم اشتہار کی اجرت سالانہ کم از کم		۲۰	″
	″	ماہوار	۲	

اشتہار برائے شادی کم از کم چار روپے فی اشاعت

آپ کے پڑھنے کی کتابیں

تمام کتابوں کا محصول ڈاک بذمہ خریدار

تصانیف حضرت مولنا عبد الحق صاحب عباس

القبا اردو:- نہایت دلچسپ اور آسان۔ بچہ اس کو ختم کرکے اردو عبارت بآسانی پڑھ سکتا ہے۔ مدرسہ کے نصاب میں داخل ہے۔ قیمت ا/ر

مقتول بے گناہی۔ ایک دل ہلا دینے والا واقعہ کوئی جنٹلمین اسے پڑھنے کے بعد پردہ کے خلاف زبان نہیں ہلا سکتا۔ قیمت ا/ر

مسٹر دلبراں۔ مندرجہ ذیل مضامین کا مجموعہ ہے (۱) ایک فرانسیسی وکیل البرٹ اور اسکی خاتون کا مشرف باسلام ہونا اور ان کا اشاعت کرنا (۲) شیخ الاسلام عبد اللہ کوئیلیم انگلستان کے پہلے نومسلم کے حالات اپنی زبانی (۳) ابو محجن ثقفی کا ایک بینظیر کارنامہ (۴) تیغ زبان اور زبان تیغ کے جوہر۔ قیمت ۳/ر

حسن وفا۔ کس طرح آنحضرت نے اپنے حلیفوں سے عہد نبائے اور کس خوبی سے نباہے۔ انداز بیان دلکش کاغذ چھپائی عمدہ قیمت ۶/ر

تصانیف حضرت مولنا ابو تراب محمد نور الحق صاحب علوی پروفیسر السنہ مشرقیہ لاہور

نور الحق فی تفسیر سورۃ العلق معہ ضمیمہ قیمت ۳/ر

النبأ و المقتبل فی تفسیر سورۃ المزمل قیمت ۴/ر

فتح المقتدر فی تفسیر سورۃ المدثر قیمت ا/ر

تصانیف حضرت مولنا سید محمود علی صاحب پروفیسر رندھیر کالج کپورتھلہ

دین و آئین۔ موجودہ سائنس اور نئی تعلیم کی موشگافیوں نے جو شبہات اسلام کی فطری تعلیم پر ظاہر کئے ہیں "دین آئین" نے ان سب کو قرآن و حدیث کی روشنی میں مسلمات سائنس ہی سے صاف کر دیا ہے۔ مولنا صاحب کا تبحر علمی محتاج تعارف نہیں اس پر آپ کے اٹھارہ برس کے کامل غور و فکر نے نفس مضمون اور دلائے مطالب میں وہ رعنائی پیدا کر دی ہے جو صرف دیکھنے سے متعلق ہے۔ طباعت میں خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ قیمت قسم خاص للعہ۔ اول ۳/ر۔ دوم ۲/ر۔

اصل اصول۔ منکران حدیث کے شبہات کا شافی جواب۔ قیمت ۳/ر

نظام تجارت۔ تجارت میں بنکوں کے ساتھ معاملہ اور بنک کے سلسلہ میں سود کا سوال ناگزیر ہے نظام تجارت اس کا بہترین حل ہے۔

منیجر کتب خانہ انجمن اشاعت اسلام جالندھر شہر پنجاب۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ مُسلِمہ جالندھر شہر

جلد ۵ | جنوری ۱۹۳۷ء - ذیقعد ۱۳۵۵ھ | نمبر ۱

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چند گزارشیں

مدرسۃ البنات کی عمارت :-

مدرسۃ البنات کی عمارت کا نقشہ اور اخراجات کا اندازہ کچھ عرصہ ہوا کہ مسلمہ میں پیش کیا جا چکا ہے۔ لیکن زمین کے کچھ قطعات ابھی قابلِ خرید تھے کہ اراضی کا رقبہ اور وسیع ہو جائے اور عمارت شروع کی جا سکے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس حد تک اراضی خرید لی گئی ہے جو عمارت کا نقشہ مکمل کرنے کو کافی ہے۔ یعنی قریباً سات گھماؤں کا رقبہ نو ہزار تین سو چورانوے (۹۳۹۴) روپے دو آنے چھ پائی میں حاصل ہو چکا ہے جس میں سے دو ہزار روپے کی رقم قرض سے کرا دی گئی ہے اور قابلِ ادا ہے۔

آرزو یہ ہے کہ یہ رقم جلد سے جلد ادا ہو جائے اور عمارت کا بنیادی پتھر اسی سال رکھ دیا جائے۔ و باللہ التوفیق۔

وہ اہلِ ثروت جو اہلِ دل ہیں اور ان کا مال اللہ کی راہ میں ہر ضرورتِ قومی کے موقع پر صرف ہوتا ہے۔ ان کی خدمت میں یہ اسلامی، یہ تعلیمی، اور وقت کی یہ اہم حاجت پیش کی جاتی ہے۔ اللہ کا منادِ صلائے عام دے رہا ہے۔ دستِ خیر دراز ہوں اور اسلامیانِ ہند کی قومی تاریخ میں مدرسۃ البنات کی عمارت بنوانے والے نیک نفسوں کی فہرست جلد سے جلد شائع ہو جائے۔ خدا کرے اس میں عورتوں کی تعداد زیادہ دکھائی دے۔

بی اماں کا لال مدرسۃ البنات میں :-

چند روز ہوئے حضرت مولانا شوکت علی صاحب نے مدرسۃ البنات کا معائنہ فرمایا۔ اگرچہ انتہائی قلتِ وقت کے سبب سے وہ زیادہ دیر قیام کرنے سے معذور تھے، تاہم موصوف مدرسۃ البنات کی اسلامی فضا، مذہبی ماحول، لباس کی انتہائی سادگی و یکرنگی کو ملاحظہ فرما کر بے حد مسرور ہوئے۔ آپ نے جاتے ہوئے فرمایا: "یہ میری بڑی بدقسمتی تھی کہ میں جالندھر آ کر مدرسہ دیکھے بغیر یہاں سے چلا جاتا"۔ آپ نے بانی مدرسہ حضرت عبدالحق عباس کی بہت تعریف فرمائی اور کہا: "بہت سی گمنام ہستیاں ہیں جو دنیا میں بڑے بڑے کام کر جاتی ہیں جو مشہور عظیم الشان شخصیتوں کے حصے میں نہیں آتا۔"

مسئلۂ تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے کہا: "قوم کے لئے مسلمان لڑکوں کی مذہبی تعلیم سے بے بہرگی سے زیادہ نقصان دہ بات مسلمان لڑکیوں کی جہالت ہے۔"

آخر میں کہا: "میں اب مدرسہ کی خدمت کرنے میں حصہ لوں گا اور ہمیشہ اس کا خیال رکھوں گا اور کسی آیندہ فرصت میں پورے طور پر مدرسہ کو دیکھوں گا۔"

آپ کا سب سے آخری جملہ یہ تھا: "ہم حیران تھے کہ اپنی لڑکیاں تعلیم کے لئے کہاں بھیجیں!"

یہ مضامین شائع نہ ہونگے:-

نثر: انسان کی ہستی دنیا میں بیکار بھی ہے باکار بھی ہے۔ (از بھنڈہ)- خیالات پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

درس عبرت - خریداری ۳۱۷۲

ہندوستان کا موجودہ پردہ: (از خریداری ۲۵۷۵) - یہ بحث اس وقت ہو سکے گی جب مسلمہ خود اپنے خیالات عنقریب ہی پیش کرے گا۔

نظم:

نامہ سروش (از حیدرآباد دکن) نقل کرنے میں بے حد غلطیاں کر کے اشعار کو ساقط الوزن اور مہمل کر دیا گیا ہے۔

اشعار عید- (خریداری ۳۱۷۲) غلط اشعار ہیں-

نظم عید (〃 ۵۹۱۰۳) بہت غلط ہے

عید کا انتظار (ماڈل ٹاؤن) سراسر غلط ہے۔

نعت شریف (از لاہور) نظم کے درجے سے ساقط ہے۔

مبارکباد بھانجے کی ولادت پر (از خریداری ۱۲۳۴) بہت طویل ہے۔

مدرسۃ البنات

رمضان المبارک کی برکات:-

رمضان کے مہینے میں ایک شام محترمہ بیگم صاحبہ میاں عبدالمجید صاحب نے تمام طالبات کی افطاری کے لئے پھل اور پکوان بھیجا۔

ایک دفعہ بیگم صاحبہ خان بہادر عبدالمجید خان صاحب بستی باباخیل نے دودھ کی بنی ہوئی چیز افطاری کے لئے ارسال فرمائی۔ اور محترمہ سردار سلطانہ صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات نے پھلوں کے ساتھ تمام بورڈر طالبات کی افطاری کرائی۔

عزیزہ صغریٰ سلطانہ متعلمہ جماعت سوئم نے طالبات کی افطاری کے لئے ایک روپیہ مرحمت فرمایا۔ خداوند تعالیٰ ان تمام بیبیوں کو اجرِ جزیل عطا فرمائے۔ آمین۔

امتحانات: امتحان نہ ماہی ۵ ر دسمبر ۱۹۳۶ء کو شروع ہوئے اور ۱۴ ر کو ختم ہو کر عید کی تعطیلات کے سلسلہ میں اسکول چار روز کیلئے بند ہو گیا۔

عیدِ سعید: اس مبارک تہوار کی تعطیلات کم ہونے کی وجہ سے بورڈر طالبات کی بہت بڑی تعداد بورڈنگ ہوس ہی میں رہی اور انھوں نے نہایت خوشی اور شان و شوکت کے ساتھ عید منائی۔ محترمہ بیگم صاحبہ سید سلطان احمد صاحب اور محترمہ والدہ صاحبہ عظیمہ و حلیمہ و حسینہ آف برما نے بچیوں کی ضیافت کر کے عید کی مسرت میں مزید اضافہ کیا۔ خدا ان محترمات کو خوش رکھے آمین۔

نادار و یتیم طالبات کی امداد و عطیات:-

اس سلسلہ میں محترمہ بیگم صاحبہ ماسٹر نور محمد صاحب بستی شیخ نے ہمیشہ کی طرح اس عید پر بھی اپنی مرحوم بچی خورشید بیگم کے ایصال ثواب کی غرض سے نادار بچیوں کے لئے ایک جوڑہ پارچات مع جدید وضع کے برقع اور دیگر لوازمات عطر، تیل، صابن، چوڑیاں وغیرہ کے ارسال فرمائے۔

محترم و مکرم جناب روشن الدین صاحب نائب انسپکٹر ریلوے نواں شہر دوآبہ نے تین جوڑے کپڑوں کے یتیم لڑکیوں کے لئے ارسال فرمائے جو عید کے موقعہ پر ان کو پہنا دئے گئے۔

محترمہ حسینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مسٹر محمد یعقوب صاحب حال مقام ٹھکہ مہرانی نے مندرجہ ذیل پارچات اور دیگر اشیاء ارسال فرمائیں:-

(۱) گرم چادر	۱ عدد
(۲) دولائی	۱ عدد
(۳) غرارا	۱ عدد
(۴) گرم شلوار	۴ عدد
(۵) قمیص	۸ عدد
(۶) بوٹ	ایک جوڑی
(۷) غلاف قرآن شریف	۱ عدد
(۸) دیسی جوتا	ایک جوڑی

عالیجناب شیخ سردار علی صاحب بستی شیخ درویش کی معیت میں آپ کے ایک معزز دوست مدرسۃ البنات میں تشریف لائے اور مبلغ دس روپے عطا فرمائے۔ اور جناب شیخ صاحب محترم نے پانچ روپے طالبات دارالاقامہ کی افطاری کے لئے مرحمت فرمائے۔

خداوند تعالےٰ ان سب محسنوں کو اپنی گوناگوں نعمتوں سے مالامال فرمائے۔ آمین۔

قومی وملی خدمات کا مقدس جذبہ:۔

عزیزہ حمیدہ بیگم صاحبہ مولوی نے (جو مدرسۃ البنات کی فارغ التحصیل طالبہ ہیں) ماہ نومبر سے اپنا سارا وقت مدرسہ کی تعلیمی خدمات کے لئے بغیر کسی ادنےٰ معاوضہ کے وقف کر دیا ہے ہم عزیزہ کے اس نیک اقدام پر اس کو اور اس کے والد محترم کو مبارکباد دیتے ہیں۔ خداوند تعالےٰ ان کے ارادوں میں برکت دے اور توفیق مزید عطا فرمائے۔ آمین۔

افادۂ جزیلہ: جب کسی معہد (انسٹی ٹیوشن) پر رب اکرم کی نگاہ کرم ہو تو اس کے نیک بندوں کی توجہات بھی ادھر مبذول ہو جایا کرتی ہیں۔ کرسمس کی تعطیلات میں مدرسۃ البنات کھلا تھا۔ جناب پیر سید انور علی صاحب بی۔اے، بی۔ٹی، ایل۔ٹی۔آئی، ان تعطیلات میں پہلی جماعت فریق ادنٰے کو مرکبات سے بسائط کی طرف لانے کے طریق پر اردو پڑھائی کے اسباق، اور دوسری جماعت کی طالبات کو کھیل کے طور پر حساب کے اسباق متواتر ایک ہفتہ تک تعلیم فرماتے رہے۔ اسباق اس قدر دلچسپ ہوتے تھے کہ بچیوں کے لئے یہ درس و تدریس کی ساعتیں عید کی مسرتوں میں گذرتی تھیں اور وہ ان خوشگوار درسوں میں ایک عجیب حلاوت محسوس کرتی تھیں اور بڑے ذوق وشوق کے ساتھ ان کے فوائد سے بہرہ ور ہوتی تھیں۔ اور یہ سب کچھ نتیجہ تھا اس کاوش، تفکر کا، ذہانت و علمیت کا اور اس ذوقِ تعلیمی کا جس نے ان تمام شاقہ محنتوں کو سہل کر دیا تھا۔ جو اسباق کی طیاری کے لئے مختلف چارٹوں کے منقش و مرتب کرنے اور طرح طرح کے سامان کی فراہمی اور بر ساختگی میں صرف ہوتی رہیں، ان درسوں نے معلمات کی تدریسی استعداد میں (بلکہ سامانِ تعلیم میں بھی) قابل قدر اضافہ کر دیا ہے جس سے مدرسہ میں تازہ ترین اسلوب تعلیم کا نیا دروازہ کھل گیا ہے۔ آخر میں جناب سید صاحب موصوف نے اپنی جماعتوں کی طالبات کو ۲ روپے نقد عطا فرمائے۔ خدائے پاک ترقی و اقبال روزی کرے، آمین۔

مدرسۃ البنات میں شیر اسلام حضرت مولنا شوکت علی کا ورود مسعود

مورخہ ۳ جنوری بروز اتوار مولنا موصوف حضرت مولانا احمد سعید .... اور دیگر عمائدین شہر کی معیت میں مدرسۃ البنات میں تشریف لائے۔ طالبات مدرسہ نے تلاوت قرآن کریم کے نہایت پرسوز آواز میں آپکا منظوم خیر مقدم پڑھکر سنایا۔ ازاں بعد ایک دو قومی و وطنی عربی اردو نظمیں سنائیں مولنا مرحوم نے مدرسہ و دارالاقامہ کو دیکھکر انتہائی مسرت کا اظہار فرمایا اور مدرسہ میں دوبارہ تشریف لانے کا وعدہ فرمایا۔

حمیرا

رسولِ ہاشمیؐ!

(از جناب خواجہ فیض لودھیانوی)

اے رسولِ ہاشمی! اے نازشِ اسلامیاں!! + تیری عظمت کی گواہی دے رہا ہے کُل جہاں
کیا عیاں ہو شان تیری وائے عاجز ہے قلم + کیا بیاں ہو آن تیری ہائے قاصر ہے زباں
پاک دامن، نیک سیرت، خوش ادا، صادق، امیں + رحمدل، ہمدرد، مخلص، عدل پرور، مہرباں
قوم کی اصلاح سے تجھ کو ہمیشہ کام تھا + یہ حقیقت آشکارا ہے نہیں اس میں گماں
دیکھتے ہی دیکھتے باطل کی ظلمت مٹ گئی + آفتابِ حق نے کیں آفاق میں ضو پاشیاں
فصلِ گل آئی عنادل نغمہ پیرا ہو گئے + گلشنِ ہستی سے رخصت ہو گیا دورِ خزاں
تو نے آکر اُن کو بیداری کی طاقت بخش دی + جو پڑے تھے بسترِ غفلت پہ بے تاب و تواں
جس بلندی پر مکیں ہیں ان دنوں اہلِ زمیں + اس کی پستی میں نظر آتے ہیں ساتوں آسماں

تشنہ کامانِ صداقت کو صلائے عام ہے
اب بھی دنیا میں ہے فیضِ عام کا دریا رواں

عظمتِ نماز

(محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ)

زندگی کی ترتیب نماز، حیات کی تکمیل نماز، انفرادیت کا جلال اور اجتماعیت کی انتہا نماز، انسانیت کا ظاہری و معنوی جمال نماز غرض نماز انسانی کمالات کا ایک نہایت جمیل و حسین مجموعہ ہے، دنیائے تصور کی کوئی ایسی نیکی و خوبی نہیں جو نماز میں موجود نہ ہو۔

خشوع و خضوع: خدا تعالےٰ کے سامنے آداب عجز و نیاز بجالانے کا بہترین ضابطہ نماز ہے۔ قرآن حکیم نے اس بات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝

یعنی ان مسلمانوں کے حصہ میں فلاح آئی ہے جو اپنی نماز میں کامل خشوع کرتے ہیں۔ یہاں فلاح کی وجہ متعلق بیان نہ فرمائی بلکہ اس خشوع کو اسبابِ فلاح و رستگاری میں شمار کیا جو نماز کی عظمت کا ضامن ہے۔

غفلت و سستی کا خاتمہ: نماز حقیقت میں روح اور جسم کی بیداری کا پیغام ہے

اس لئے قرآن حکیم نے ان لوگوں کا نماز کے معاملے میں غافل و کاہل ہونا بیان کیا ہے جو سرے سے ایمان کی نعمتِ جاودانی سے محروم ہیں، فرمایا: اِذَا قَامُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی منافق جب نماز کے لئے آتے ہیں تو سستی کو ساتھ لاتے ہیں۔ پس نتیجہ بالکل واضح ہے کہ مسلمان کی نماز سستی اور کاہلی کا ابدی طور پر خاتمہ ہے۔ اور پھر نماز کی پابندی کا مسلسل اثر اس بیداری کے جوہر کو چمکاتا ہے۔ اس طرح انسان سے غفلتیں بھاگ جاتی ہیں۔ اور اس کی تمام قوتیں اور فطری طاقتیں نہایت اعتدال کے ساتھ مصروفِ عمل ہو جاتی ہیں اور انسان ترقی کی اعلیٰ منزل تک جا پہنچتا ہے۔

اقتصادی حل: نماز پڑھنے سے انسان خدا کی معرفت حاصل کرتا ہے۔ اور خدا کا قرب اس کو حقائق شناس بنا دیتا ہے۔ اس کو قدرتی طور پر غربا کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ اور ان کے افلاس کو دور کرنے کے لئے اس کے دل میں ایک تڑپ پیدا ہو جاتی ہے: اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ میں یہی رمز نہاں ہے کہ خدا تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق بھی ہیں جن کا ادا کرنا لازمی اور ضروری امر ہے۔ انسانی حقوق کی کامل ادائیگی کے لئے قوتِ نماز کی ضرورت ہے۔ جب تک کسی انسان کا دل روحانی وجاہت سے محروم ہے وہ بنی نوع انسان کی خدمت خلوص کے ساتھ نہیں کر سکتا۔ قرآن نے ان لوگوں کو جو نماز حقیقتاً ادا نہیں کرتے بلکہ اس کی بزرگی کے خلاف ایک جنگ کرتے ہیں۔ سخت وعید کا مستحق قرار دیا ہے اور ان کی ایک صفت یہ بھی بیان کی ہے کہ وہ عام برتنے کی چیزوں کو بھی روک رکھتے ہیں وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ۔

نماز کی عظمت: جب مسلمان بحیثیت مجموعی نماز کی حقیقی عظمت کو سمجھتے تھے تو ان کی عظمت کی دھاک سارے جہان پر بیٹھ گئی تھی۔ اب جب نماز کی طرف سے عام غفلت ہے تو اس کا نتیجہ بالکل عیاں ہے کہاں ثریا کی بلندی اور کہاں ثریٰ کی ہلاکت نما پستی۔ خدا کے دربار میں جس کو جھکنے کی توفیق نصیب نہیں ہوتی وہ روحانی بلندی کہاں سے حاصل کرے گا؟ اسلام کی اکثر و بیشتر فتوحات کا رازِ عظمتِ نماز میں مضمر ہے۔ آج بھی اگر وہی نماز کا نظامِ روحانیت قائم ہو جائے تو شوکتِ ماضی واپس آسکتی ہے۔ میرے نزدیک عظمتِ نماز کی پہلی اور آخری درس گاہ ماں کی گود ہے۔ اگر دخترانِ اسلام اس اہم فریضہ کی ذمہ داری کو محسوس کریں تو نونہالانِ ملت نماز کی عظمت میں ڈھل جاتیں اور امتِ مرحوم کے سر پر سے مصیبت اور غلامی کے بادل چھٹ جاتے۔

غزل صوفیانہ

(محترمہ آنسہ سیدہ انور جہاں بیگم مستور بھوپال)

تیرے عشق کا یہ صلہ پا رہی ہوں + فنا پا رہی ہوں بقا پا رہی ہوں
میں سنتی ہوں باطن میں آواز تیری + تو ظاہر میں جلوہ نما پا رہی ہوں
بسا ہے نگاہوں میں تیرا ہی جلوہ + تجھی کو میں اب جا بجا پا رہی ہوں
دکھا کر جھلک صاف چھپ جانے والے + میں کیا چاہتی اور کیا پا رہی ہوں

ہوں مستور سو جان سے اس پہ صدقے
جسے خاتم الانبیاء پا رہی ہوں

توبہ

(جناب محمد ابراہیم جاوید۔ گلبرگہ۔ دکن)

توبہ کے معنے ہیں متوجہ ہونا۔ بندہ کی توبہ یہ ہے کہ خدا کی طرف متوجہ اور اس کی رحمت طلب کرے۔ خدا کی توبہ یہ ہے کہ وہ بندہ کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھے اور اپنی طرف لگائے رکھے۔ توبہ توحید کی جڑ ہے اور تمام ایمانی کمالات کی اصل ہے۔ اصل ہے۔ اس کی انتہا رضا پر ختم ہوتی ہے اور توبہ کو اپنا وظیفہ بنالو۔ توبہ کفر کا سچا کفارہ ہے، سر چشمۂ رحمت ہے، زنگ خوردہ دل کو صاف کرنے کا ذریعہ ہے۔ ایمان و اسلام کا دروازہ ہے۔ حضرت محمد صلعم فرماتے ہیں :۔

"جب کوئی گناہ کرتا ہے، اسی وقت اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے اور پھر وہ توبہ کر لے تو اس کے دل کی سیاہی جدا ہو جاتی ہے اور فرمایا کہ "جس شخص نے قیامت سے پہلے توبہ کر لی، اللہ تعالے قبول فرما لیتا ہے"۔ (بوجہ کشادگی مضمون عربی آیات درج نہیں کی گئیں۔ صرف ترجمہ لکھ دیا گیا ہے۔) اور پھر فرمایا :

"اے لوگو! شاہراہِ عام پر جہاں آدمی گذرتے ہیں نکھرے ہوا کرو۔ ممکن ہے کہ شیخی کا اثر ہو جائے اور کوئی آنے جانے والوں سے مذاق کرتا ہے، اس پر دوزخ واجب ہو جاتی ہے لیکن وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے"۔ حضرت

کا ارشاد ہے کہ "میں دن میں ستر بار توبہ فرماتا ہوں۔" دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جو گنہگار نہ ہو۔ لیکن وہ گنہگار سب سے بہتر ہے جو توبہ کر لیتے ہیں۔ سرور عالم فرماتے ہیں: "خالق اکرم نزع کے وقت تک ہر شخص کی توبہ قبول فرماتا ہے۔"

نہ مانگیں ہم یہ ہمارا قصور ہے ورنہ
تری جناب سے بندوں کو کیا نہیں ملتا

توبہ کے مختلف مقامات ہیں اور مختلف مقاصد کے لئے ہے اور ہر شخص کے لئے ضروری ہے۔ ہر انسان میں دو جسم ہوتے ہیں، ایک ظاہری، دوسرا باطنی۔ ظاہری جسم جب بیمار ہو جاتا ہے تو طبیب دواؤں سے علاج کر کے صحت کی امید دلاتے ہیں۔ لیکن باطنی جسم کی بیماریوں کا علاج سوائے توبہ کے اور کچھ نہیں۔ اللہ تعالے فرماتا ہے: "جو برا کام کرے یا ظلم کرے اپنی جان پر اور پھر اللہ سے بخشش مانگے تو اللہ کو بخشش والا مہربان پائے گا۔"

توبہ کا اثر: مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے مصر کے بازار میں ایک جنازہ دیکھا جس کے ساتھ صرف تین آدمی تھے۔ آپ نے لوگوں سے کہا کہ کیوں بھائیو! یہ میت تو کسی غریب پردیسی کی معلوم ہوتی ہے جس کے آخر وقت پہنچانے کے لئے دس بیس آدمی بھی ساتھ نہ ہوئے۔" ایک شخص نے کہا: "نہیں حضرت! مرنے والا ہے تو اسی شہر کا رہنے والا مگر بدچلن آدمی تھا۔ لوگ بدنامی کے ڈر سے جنازہ کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ اس حال کو سنکر کانپ اٹھے اور روتے ہوئے جنازہ کے ساتھ ہوئے۔ قبرستان میں پہنچکر آپ نے نماز پڑھائی۔ اور جب اسکے وارث دفن کر کے چلے گئے تو آپ اس کی قبر کے سرھانے آنکھیں بند کئے بیٹھ گئے اور قرآن پڑھنے لگے۔ اللہ والے تھے۔ آپ نے دیکھا کہ آسمان سے دو فرشتے آئے اور قبر میں داخل ہوئے۔ ایک مردہ کے سرھانے اور ایک پائنتی بیٹھ گیا۔ پائنتی والے نے کہا کہ اب میں دوزخ کی کھڑکی کھول دیتا ہوں کیونکہ میں اس کے ہاتھ پاؤں کان، ناک، ہونٹ، پیشانی، ایک ایک عضو دیکھا مگر اللہ کی عبادت کی کوئی علامت نہیں دیکھی آگ میں جلانے کے قابل ہے۔ سرھانے کے فرشتے نے کہا: "اے عزیز! تیری نظر اوپر کے اعضا دیکھنے کیلئے بنائی گئی ہے۔ مگر میں بحکم الٰہی اعضا کے اندر کی طرف دیکھ بھال کرتا ہوں۔ ابھی دوزخ کی کھڑکی نہ کھول۔ اسنے مردہ کے دل کا پردہ اٹھایا اور اپنے رفیق سے ہنسکر کہا: "اے مقدس فرشتے جھانک کر دیکھ اس کے باطن میں توبہ اور خوف و رجائے الٰہی بھرے ہیں۔ ایسے بندوں کے لئے جنت الفردوس ہے۔

معزز بہنیں اب سے ہمیشہ گناہ سے باز رہنے کی کوشش کریں اور اگر اتفاقاً ہو بھی جائے تو فوراً توبہ استغفار کریں۔ آؤ ہم تم ملکر اللہ کی جناب میں توبہ کریں۔ اے اللہ ہمارے تمام گناہ معاف فرما۔ اے خدا ہم سب کو صراط مستقیم پر چلا اور ہمارے سینۂ غم آلود پر رحمت فرما۔ اے باری تعالیٰ ہمارے دل جو ہمیشہ برے کاموں کی طرف جاتے ہیں۔ ان کو پاک کر دے اے مولا! ہمارے قلب جو شیطانی خیالات کے اثر سے صاف نہیں ہیں، صاف فرما۔ اے خالق اکرم ہماری خطا پوشی فرما ہم عاصی و گنہگار ہیں۔ ہم تیرے ناچیز بندے ہیں۔ مولا! ہماری سن اور ہم سب کی توبہ قبول فرما۔

"خاتونِ مشرق"

(جناب محمد اسحاق مائل انصاری خیرآبادی)

تو زینتِ مکاں ہے + کیف و سرورِ جاں ہے
فطرت کی راز داں ہے + اک سرِّ کن فکاں ہے
اے آفتابِ مشرق
اے ماہتابِ مشرق

حاصل سرور تجھ سے + دل میں ہے نور تجھ سے
شرمندہ حور تجھ سے + ہے یاد طور تجھ سے
اے آفتابِ مشرق
اے ماہتابِ مشرق

اے رشکِ حورِ جنّت + اے شاہکارِ فطرت
یہ حسن یہ صباحت + نازاں ہے تجھ پہ قدرت
اے آفتابِ مشرق
اے ماہتابِ مشرق

بلور سی وہ باہیں + پریاں جنھیں سراہیں
جادو بھری نگاہیں + دل بھر رہا ہے آہیں
اے آفتابِ مشرق
اے ماہتابِ مشرق

جانِ جہانِ غیرت + اے بے پناہ طاقت
چھائی ہے ہم پہ عظمت + کہنے کو ہے تو عورت
اے آفتابِ مشرق
اے ماہتابِ مشرق

غیرت کا خوں رواں ہے + عصمت بھی نوحہ خواں ہے
دل سخت بد گماں ہے + ہاں! وقتِ امتحاں ہے

اے آفتابِ مشرق
اے ماہتاب مشرق

ہے سامنے جو گلشن + تہذیب سوز ہے بن
بیٹھی ہے اس میں ناگن + دامن سمیٹ، دامن!

اے آفتابِ مشرق
اے ماہتابِ مشرق

آغازِ حیات

(از محترمہ کنیز فاطمہ ثریّا)

وقتِ پیدائش سے دمِ مرگ تک کے وقفہ کا نام زندگی اور اس مختصر سے لمحہ میں جن نشیب و فراز سے انسان گذرتے ہوئے کوشش کرتا ہے، ان کو اعمالِ حیات اور ان لمحات میں جو واقعات کسی کی ذات سے تعلق رکھتے ہیں گذرتے ہیں ان سب کو اکٹھا کر کے کسی کے سوانح حیات کا نام رکھ دیتے ہیں

شاہِ اکبر پسرِ ہمایوں بادشاہ ہند نے صرف یہ عقدہ حل کرنے کے لئے کہ آغازِ حیات کس بلا کا نام ہے اور انسان کو سوسائٹی کے انتخاب کی تمیز کس طرح آجاتی ہے اور وہ کونسے ابتدائی شعبہ ہائے حیات ہیں جو اِن لمحات میں سے مجسّمہ تاثرات بن کر گذر جاتے ہیں۔ تو اس تخیل کی بنا پر ایک تجربہ کیا۔ یعنی شیر خوار بچوں کو ان کے والدین سے علیحدہ کر کے ایک مکان میں رکھا جو آج تک گنگ محل کے نام سے مشہور ہے اور اس میں ان کی پرورش وغیرہ کا انتظام کیا گیا۔ نیز ملازمان کو حکم دیا گیا کہ ان بچوں سے کبھی بھی کوئی گفتگو نہ کی جائے بلکہ صرف اشاروں سے کام لیا جائے۔ اس طرح ایک عرصہ گذر گیا۔ جب وہ بچے جوان ہوئے تو گونگوں کی طرح سوائے آ۔ با۔ تا کے کچھ نہیں جانتے تھے۔ اس تجربہ نے مستقل فیصلہ کر دیا کہ فی الحقیقت انسان بذاتِ خود طرزِ بود و باش وغیرہ سے آشنا نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ آغازِ حیات نہ سکھائی جائے

اب پرکھنا یہ ہے کہ وہ کونسی بہترین گود ہے جو آغازِ حیات کی درسگاہ بن کر انسان کی زندگی کو ایک مکمل زندگی بنا دے۔ تو میری پیاری بہنو! وہ انوکھی گود۔ میووں سے لدی ہوئی شاخ

ماں کی گود ہے۔ جو اصول، جو باتیں، جو قوانین و قواعد، جو سلیقے اور طریقے اس درس گاہ سے حاصل ہوتے رہیں گے وہ ہر دل و دماغ پر اپنے گہرے نقش پیدا کرتے رہیں گے حتیٰ کہ یہ ہلکی ہلکی لکیریں آہستہ آہستہ وسیع راستہ بن جائیں گی۔ جو شارع حیات کا کام دیں گی۔ وائے افسوس کہ میں اس چمنستان ناپائیدار میں ایک ایسی کلی ہوں جس کو ہوا کی مستانہ لغزشوں سے جھومتی ہوئی شاخ پر ناز سے کھلنا نصیب نہ ہوا۔ جس کو دستِ قضا نے ایک بے رحمی کا جھٹکا دے کر ہمیشہ کے لئے علیحدہ کر لیا۔ مجھے اس پاکیزہ درس گاہ کی محبت بھری تعلیم نصیب نہ ہوئی۔ خوش نصیب ہیں وہ بہنیں جو اس معطر فضا میں کھلائے بہار کی بھینی بھینی بو سے نورانی کلیوں کی طرح مسکرا رہی ہیں اللہ انہیں نصیب کرے۔

ہماری مائیں بھی ایک وقت ہم جیسی بچیاں تھیں لہٰذا ہمیں بھی ان کی سٹیج پر آنا لازمی ہے۔ (یہاں سے مضمون کا بقیہ حصہ کاتب صاحب کی غلطی سے رہ گیا ہے۔ ادارہ)

فیشن پرست مسلمہ سے؟

(از محترمہ امینہ بیگم سیالکوٹ)

اُٹھ ذرا خاتونِ مسلم، ہوش کر، غفلت کو چھوڑ + نفس و شیطانِ لعیں کی بندگی سے منہ کو موڑ
خاک میں تو نے ملا دی آبروِ اجداد کی + کی تبہ عزت بڑوں کی آبرو برباد کی
دورِ حاضر نے کیا دامن حیا کا چاک چاک + ہو گئی یک رنگ تیرے واسطے نیکی بدی
ہوش کر آخر رہے گی کب تلک سوئی ہوئی + مل نہیں سکتی تجھے واپس گھڑی کھوئی ہوئی
ہو چکیں تیرے سلف میں سب خواتیں سرخرو + رات دن فیشن کی خوابیں دیکھتی رہتی ہے تُو
یاد کر غیرت دلاتی تھی کبھی تو جنگ میں + اب یہی دُھن ہے ملے ہر طرح تو افرنگ میں
زلفِ پیچاں کی بناوٹ اور سج دھج سے ہے کام + میز پر فیشن کی مے اور ہاتھ میں فیشن کا جام
شعر، ناول اور سینما ہیں جگہ قرآن کی + لٹیا ڈوب جانے کو ہے اہا توں ترے ایمان کی
کفر کی راہوں میں چلنا چھوڑ دے ناداں سنبھل + سیرتِ صدیقہؓ و زہراؓ سے لے اپنا عمل
کر تقابل اپنا اور خاتونِ عربستان کا + بج رہا تھا ڈنکا جس دم سیدۂ ذیشان کا
مضطرب اس کی جبیں تھی خاکساری کے لئے + تو لونڈر میں ہے بستی مُشک باری کے لئے

انکساری تھی خدا کے سامنے اسکا سرور + فخر تیرا ہے فقط تہذیبِ نو، او بے شعور
باعثِ صد ننگ ہے تیرے لئے کچھ کام کاج + ہوش کر اس طرح رہ سکتی نہیں آبا کی لاج
اس کو "نابینا" سے پردہ تجھکو پردہ سے حجاب + باعثِ لعنت ترا سنما میں جانا بے نقاب
اس کو عریانی تن میں طاعتِ ظاہر کی دھن + کھاتے پیتے جاگتے سوتے میں سودائے حسن
بارہو آنچل کا سر پر تجھ کو یہ بھاتا نہیں + زلفِ پُرخم کی نمائش بن رہا جاتا نہیں
شیوۂ فرعونیت کو چھوڑ اب ہشیار رہو + ملتِ بیضا کی کچھ تعظیم کر بیدار ہو
تارکِ صوم و صلوٰۃ اور منکرِ تقویٰ ہوئی + کچھ جو بو اسلام کی باقی تھی سب جاتی رہی
حُبِّ احمدؐ سے تہی خالق سے تو واصل نہیں + مسلمہ کہلائے تو، تجھ کو یہ حق حاصل نہیں

تو فقط گفتار ہے کردار بن بہرِ خدا
مجھ امینہ کی نصیحت پر تفکر کر ذرا

رسول اللہؐ کی تعلیمِ حکمت

(محترمہ ممتاز بیگم جالندھری متعلمہ مدرستہ البنات)

۱۔ اوپر کا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے۔
۲۔ برائی کا چھوڑنا خود ایک نیکی ہے۔
۳۔ تم زمین والوں پر رحم کرو۔ آسمان والا تم پر رحم کریگا۔
۴۔ نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔
۵۔ ہر نیکی صدقہ ہے۔
۶۔ کسی چیز سے محبت کرنا اندھا اور بہرا بنا دیتا ہے۔
۷۔ مصیبت گفتگو سے پیدا ہوتی ہے۔
۸۔ لڑائی ایک طرح کا دھوکا ہے۔
۹۔ اللہ کا خوف بھلائی کا سر ہے۔ سرِ دانش خوفِ خدا۔
۱۰۔ ان سے شروع کر جن کا تو سرپرست ہے۔ پہلے اپنے عیال کا خیال کر۔
۱۱۔ علم کی بزرگی عبادت کی بزرگی سے بہتر ہے۔
۱۲۔ عمل کا مدار نیتوں پر ہے۔
۱۳۔ تونگری دل کے تونگر ہونے کا نام ہے۔
۱۴۔ حیا کُل کی کُل بہتر ہے۔

جیسے سونے چاندی کی کانیں ہیں، ایسی ہی انسانوں کی بھی کانیں ہیں۔

اس شخص کی صحبت میں کچھ بھلائی نہیں جو تیرے لئے وہ چیز پسند نہیں کرتا جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

بہتر کام وہ ہے جس میں اعتدال ہو۔

تھوڑی چیز جو کفایت کرے اس زیادہ چیز سے بہتر ہے جو خدا کو بھلا دے۔

اپنی دنیا کے لئے اس طرح کام کرو گویا کہ یہیں ہمیشہ رہو گے اور آخرت کے لئے اس طرح گویا کل ہی مر جاؤ گے۔

راستی شعار تاجر کبھی دیوالیہ نہیں ہوتا۔

ناداری کفر کے نزدیک پہنچا دیتی ہے۔

نکاحِ بیوگان

(از مولنا ضیاء الحسن صاحب لدھیانوی رفیق ادارہ قاسم العلوم و ارالبیات۔ دیوبند)

اسلامیان ہند نے ولادت سے موت تک کی رسومات ہی میں ابنائے وطن کا اتباع نہیں کیا۔ بلکہ موت کے بعد تک کی تمام رسومات اخذ کر کے انھیں مذہب و سوسائٹی کا جزوِ لازم قرار دے لیا ہے۔ جنھوں نے مسلمانوں کو مذہب و دین سے اتنا بعید و دور افتادہ کر دیا ہے کہ انھیں شریعت محمدیہ سے کسی قسم کا تعلق و ارتباط نہیں رہا۔ نام کے تو مسلمان لیکن حیات و ممات اور دیگر مسائل میں مشرکین سے بھی پیش پیش۔ علمائے امت کی اصلاحی و تبلیغی مساعی کے باوجود کوئی کمی نظر نہیں آتی۔ البتہ اگر کہیں تخفیف ہے بھی، تو یہ علت و سبب نہیں کہ علمائے کرام کی سعی بارآور ہوئی یا خدا کا خوف ان کے قلوب میں سما گیا۔ بلکہ اس کا اولین سبب غربت و افلاس ہے۔ جو اس منزل پر پہنچ چکا ہے کہ وہ اقتصادی طور پر ان فواحش سے عہدہ برآ ہونے پر مجبور ہو چکے ہیں۔

مسلمانوں کے ورود سے قبل ہندوستان میں برہمن اور راجپوتوں کے ہاں عورت کا نکاح ثانی ان کی خانہ ساز شرافت و خود ساختہ تہذیب کے خلاف تصور کیا جاتا تھا خواہ وہ عورت ایام طفولیت ہی میں بیوگی سے دوچار ہو جائے۔ وہاں ایک لعنت یہ بھی مسلط تھی کہ بچپن کی شادی جزوِ مذہب قرار دی جاتی تھی۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ بہت سی عورتیں منزل شباب پر جلوہ فرما ہونے سے قبل ہی داغِ بیوگی اٹھا کر دنیا سے ناکام و نامراد جاتیں۔

شوہر کی وفات سے اسی امر پر اکتفا نہ کیا جاتا کہ عورت کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ بلکہ یہ جبر و ستم ڈھایا جاتا کہ تمام کنبہ اسے ستی ہونے یعنی آگ میں جل مرجانے پر مجبور کرتا اگر وہ قسمت کی ماری اس سے اعراض کرتی۔ تو زبردستی آگ میں ڈال دی جاتی۔ جہاں یہ مذموم رسم مروج نہ تھی۔ وہاں یہ دستور

تھا کہ لڑکی ما بقی تمام عمر ذلت و خواری سے بسر کرتی لیکن دوسرا نکاح ہرگز نہ کرسکتی۔

مسلمان جب ہندوستان میں آکر آباد ہوگئے تو یہاں کی قدیم اقوام سے میل جول شروع ہوا۔ اس باہمی ارتباط سے طبائع پر ایک دوسرے کا تمدن اور طرز معاشرت اثر پذیر ہونے لگا۔ یا جو لوگ ہند کی ممتاز اقوام سے دائرۂ اسلام میں شریک ہوئے، وہ بھی بیک آن ان شرافتوں سے دست کش نہ ہوسکے۔ چنانچہ اس ربط و تعلق نے مسلمانوں کو بھی مشرکانہ سبق دیا کہ وہ بھی عورت کا نکاح ثانی ذلت و عار خیال کرنے لگے۔ طبیعتوں کے رجحان و میلان کی وجہ سے اتنی بڑی جہالت اختیار کرتے ہوئے کوئی بار محسوس نہ ہوا۔ اسی طرح ابنائے وطن اسلامی تعلیمات سے بہرہ اندوز ہوکر شاہراہ ترقی پر گامزن ہوئے اور مسلمانوں کے انحراف نے ذلت کی پاتال میں لا ڈالا۔

یہ تخیل بتدریج ترقی کرتا گیا اور آخرالامر اس منزل پر پہنچ گیا کہ اب مسلمانوں کے ہاں بھی عورت کا نکاح ثانی تہذیب و تمدن ہی نہیں بلکہ مذہب و دین کے منافی ہے۔ حالانکہ ان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندہ و روشن مثال موجود ہے کہ آپ کا پہلا نکاح ایسی بیوہ سے ہوا جو دو مرتبہ داغ بیوگی اٹھانے کے علاوہ زندگی کی چالیس بہاریں بھی دیکھ چکی تھی۔

کیا وہ لوگ مسلمان کہلانے کے مستحق ہیں؟ جو رسول خدا کے اسوۂ حسنہ کو مشعل ہدایت قرار نہ دیں۔ اور اسے نفرت و حقارت کی نگاہوں سے دیکھیں۔ جب پہلا نکاح ذلت و عار کا سبب نہیں تو دوسرے ہی کو موجب ذلت خیال کرنا کہاں کی دانشمندی ہے؟

اگر پہلا نکاح مختلف حالات میں سنت واجب یا فرض ہے۔ تو دوسرا نکاح بھی ان احوال سے خالی نہیں۔ کیونکہ اس کا فرض و وجوب ضرورت پر مبنی ہے۔ اور یہ ضرورت نوجوان مرد عورتوں کے لئے پہلے نکاح کے بعد زیادہ اہم ہو جاتی ہے۔ اگر ہر شادی شدہ مرد یا عورت اپنی فطرت کا مطالعہ کرے اور اسی پر اپنی بہنوں لڑکیوں کو قیاس کرے تو میرے خیال میں نکاح ثانی کے اندر کسی قیل و قال کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو۔

بعض ضرورت سے زیادہ دانشمند لوگ اس طرح بیجا تاویل پہناتے ہیں کہ ہمارا کیا اختیار ہے وہ تو کسی طرح نکاح پر رضامندی نہیں۔ حالانکہ اسے مطلقاً اشارہ تک نہیں کیا جاتا۔ اگر کہیں مظلوم زبان ہلا بیٹھے تو تمام خاندان میں کہرام مچ جاتا ہے اور اسے مدت العمر بے شرمی و بے حیائی کے طعنوں سے ذلیل و خوار کیا جاتا ہے۔ آخر خود دیکھے تو کیسے؟

یہ امر بھی کسی قدر قابل التفات ہے کہ اگر اس نے پہلے نکاح کی درخواست کی ہو تو دوسرے نکاح کی معروض پیش کرتی ہوئی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ جب عالم شباب میں ہونے کے باوجود پہلے نکاح کیلئے ملتجی نہیں ہوئی تو کب گوارا کرسکتی ہے کہ نکاح ثانی کے لئے عرض گذار ہو۔

جاگ! جاگ! مسلم خدارا

(از جناب شیدا رامنگری)

جاگی دنیا کی ہر عورت + تج کر سارے عیش و عشرت
جا پہنچی تا بامِ رفعت + لیکن تو ہے محوِ غفلت

جاگ جاگ مسلم خدارا

دل میں تو نے کیا ہے ٹھانی + آخر یہ کیسی نادانی؟
سر سے جب گذرے گا پانی + پھر کیا ہوگا اے دیوانی؟

جاگ جاگ مسلم خدارا

پردے سے غفلت کے نکل کر + ہوش میں آکر خوب سنبھل کر
خود کو یوں مصروفِ عمل کر + ندی بہے جس طرح ابل کر

جاگ جاگ مسلم خدارا

حاصل کر تو علم و دولت + حاصل کر تو شان و شوکت
حاصل کر تو عزّ و رفعت + قائم رکھ عفت اور عصمت

جاگ جاگ مسلم خدارا

اسلامی تعلیم

عزیزہ ممتاز بیگم صاحبہ بنت جناب محمد اصغر صاحب سپرنٹنڈنٹ کمشنرز آفس انبالہ ابھی ابتدائی تعلیم حاصل کر رہی ہیں لیکن دل میں اسلام کا انتہائی درد رکھتی ہیں۔ آپ نے مسجد شہید گنج کے حادثہ سے متاثر ہو کر یہ سطور لکھی ہیں جو ہم بخوشی درج کرتے ہیں۔ (ادارہ)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے عرب پر جہالت کی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں۔ بھائی بھائی کے خون کا پیاسا تھا۔ مگر اسلام کی تعلیم ایک ایسی تعلیم تھی کہ جو بھی اس پر عامل ہوتا۔ اس پر رحمت کی گھٹائیں چھا جاتیں۔ یہی وجہ تھی کہ عرب کے باشندے قرآنی تعلیم پر عامل ہو کر ایک مہذب شائستہ اور متحد جماعت بن گئے۔ مگر ہندوستان میں آکر ہندوؤں کی دیکھا دیکھی، قرآن شریف کی تعلیم جو کہ ایک گری ہوئی قوم کو اٹھا کر معراج ترقی پر پہنچا دیتی ہے، چھوڑ دی اور مشرکانہ رسومات پکڑ لیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان باوجود اپنے پاس قرآن شریف رکھتے ہوئے ترقی نہیں کرتے اور روز بروز ذلت کے گڑھے میں گرتے جاتے ہیں۔ میں دعوے سے کہتی ہوں کہ اگر مسلمان آج قرآن شریف کی تعلیم پر عامل ہوں۔ اور ایک متحد جماعت بن جائیں تو دنیا کی کوئی طاقت بھی انہیں زیر نہیں کر سکتی۔ اور قرآن شریف کو سمجھتے ہوئے فرقے اور جماعتیں بنانی چھوڑ دیں، تو سکھوں یا ہندوؤں کی کیا مجال ہے کہ مسجدوں کو منہدم کریں۔ یہ فرقے اور جماعتیں بنانے کا کرشمہ ہے کہ سکھ تو ایک مسجد کو منہدم کر رہے ہیں اور مسلمانوں کی کوئی جماعت روپے کے لالچ سے ان کی مدد کر رہی ہے۔ کیسی شرم کی بات ہے کہ خانۂ خدا گر تا ہو اور مسلمان گرانے میں مدد کریں۔ میں اس مضمون کو جتنا چاہوں طول دے سکتی ہوں مگر چونکہ مسلمہ میں طویل مضامین شائع نہیں ہوتے اس لئے اسی پر اکتفا کرتی ہوں +

وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے

(محترمہ ایچ۔ بی سلیمی۔ جماعت دہم شیخوپورہ)

خدا پرستوں کے نزدیک تو یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے۔ اور ہر زمانے میں خدا کے ماننے والوں کا یہی عقیدہ رہا

ہے کہ ہر کام خدا کے حکم سے اور اس کی منظوری ہی سے ہوتا ہے۔ دہریہ (خدا کو نہ ماننے والے) اور سائنس دان لوگ ایک حد تک تو انکار کئے جاتے ہیں۔ اور اپنی کامیابیا کو اپنی لیاقت، تدبر اور عقل کے زور کا نتیجہ خیال کرتے ہیں لیکن جب کسی کام میں ان کے مجوزہ اصولوں کی پابندی کے باوجود اور ان کی دانش و حکمت کے مقرر کردہ طریقوں پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بھی وہ کام ان کی منشاء کے مطابق نہیں ہوتا تو ایک دفعہ ان کی عقل چکر میں آجاتی ہے۔ اور ان کو لامحالہ ماننا پڑتا ہے کہ کوئی ایسی بڑی طاقت ضرور موجود ہے جس کا قبضہ اور اختیار انسان کی خود ساختہ حکمتوں پر حاوی ہے اور اگر وہ طبیعت میں ضد اور ہٹ نہ رکھیں تو مجبوراً انھیں کہنا پڑتا ہے کہ ؎

دہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

سکول کا ایک طالب علم سارا سال محنت کرتا ہے اور لبسا اوقات وہ امتحان میں کامیاب نہیں ہوتا۔ اس کے مقابلہ میں دوسرا طالب علم نسبتاً کم محنت کرتا ہے اور وہ کامیاب ہوجاتا ہے۔ یہ روزمرہ کی بات ہے۔ ایک کسان اپنے کھیت کو نہایت محنت سے تیار کرتا ہے۔ بیج بوتا ہے۔ وقت پر پانی دیتا ہے۔ فصل کی حفاظت کرتا ہے۔ جب فصل پک کر تیار ہوجاتی ہے۔ تو اتفاق سے بارش شروع ہوجاتی ہے تیز آندھی آجاتی ہے۔ اولے برسنے لگتے ہیں۔ اور پکی ہوئی فصل کو برباد کر دیتے ہیں۔ دوسری طرف ایک مناسب موقعہ پر ایک بارش ہوجاتی ہے۔ اور کسان بیج بو دیتا ہے۔ اس کے بعد خشک سالی قبضہ آکرتی ہے۔ اور کئی مہینے فصل کو پانی نہیں ملتا۔ اتفاق ایسا ہوتا ہے کہ عین اس حالت میں ایک نہایت اچھی اور موزوں بارش ہوجاتی ہے۔ جس سے وہ پژمردہ فصل پرورش پاکر پختہ ہوجاتی ہے اور کسان مالا مال ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی بیسیوں مثالیں ہیں جس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ہماری عقل و کاریگری قابلِ اعتماد چیزیں نہیں۔ اگر خدا کا فضل شاملِ حال ہو تو بگڑے ہوئے کام بھی درست ہوجاتے ہیں۔ اور بغیر خدا کی امداد کے کوئی کام درست نہیں ہوتا۔

بعض اوقات دیکھنے میں آیا ہے، کہ انسان مختلف قسم کی مصیبتوں میں گرفتار ہوجاتا ہے۔ کاروبار میں تنگی آجاتی ہے۔ بال بچہ بیمار ہوجاتا ہے۔ اپنی صحت بگڑ جاتی ہے۔ کسی پیچیدہ مقدمے یا جھگڑے میں پھنس جاتا ہے۔ اس قسم کی بہت سی ابتلائیں ایکدم اسکو آگھیرتی ہیں اور اسے کچھ نہیں سوجھتا۔ بظاہر اسکی مدد کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا۔ دوست رشتہ دار سب بیگانے بن جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں جب وہ انسان ہر طرف سے مایوس ہوکر خدا کی جناب میں عاجزی کرتا ہے۔ تو وہ مولائے کریم اس پر رحم کرتا ہے۔ اور اسکی تمام تکالیف کے ازالہ کیلئے ایک ایسی نئی بات پیدا کر دیتا ہے جو کہ ظاہری اسباب سے بالکل علحدہ ہوتی ہے۔ اسوقت ہر انسان یہ کہنے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ ؎

وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے
بگڑی بن جاتی ہے جب فضلِ الٰہ ہوتا ہے

یتیم کے آنسو

(جناب محمد ایوب صاحب گل - راولپنڈی)

یتیم نے کانپتے ہوئے، آنسوؤں سے بھری آنکھیں آسمان کی طرف اٹھائیں۔ منہ سے کچھ مہمل الفاظ بولے۔ جن کو دنیا والے نہ سمجھ سکے۔

ایک آنسو دیدۂ پرنم سے پھسل کر، رخسار پر سے لڑھکتا ہوا، زمین پر آ گرا۔

زمین تھرا اٹھی۔ اس نے اسے جذب کرنا چاہا۔ مگر نہ کر سکی۔ اس کی اس کمزوری پر سورج پوری آب و تاب سے، آگے بڑھا۔ اپنی حرارت سے، اس آنسو کو بھاپ کی شکل میں اڑانا چاہا۔ مگر وہ بھی ناکامیاب رہا۔

آنسو کب گرا؟ کیوں گرا؟ یہ کوئی بھی نہیں جانتا۔ اتنے میں، بجلی کی سی سرعت کے ساتھ، فرشتہ اس آنسو پر جھپٹا۔ نہایت احترام سے، اُسے اپنی ہتھیلی پر اٹھایا۔ اور آسمان کی طرف لے اُڑا۔ بادل ہر طرف سے گھر آئے۔ تاکہ فرشتے کو آسمان پر نہ جانے دیں۔ ہر طرف تاریکی ہی تاریکی پھیل گئی۔ تاکہ وہ اس تاریکی میں رستہ بھول جائے۔

ہوا تندی کے ساتھ چلی تاکہ ہتھیلی پر پڑے ہوئے آنسو کو نیچے گرا دے۔

بادل گرجے۔ بجلی کڑکی۔ مگر فرشتہ اس تاریکی کو پھاڑتا ہوا بہت اونچا چلا گیا۔ بہت اونچا اس دنیا سے بہت دور۔

آسمان ایک کونے سے پھٹا۔ اور فرشتہ تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔

جب خداوندِ دوجہان کے دربار میں پہنچا۔ تو آنسو کو نہایت عزت سے، طشتری پر رکھکر، پیش کیا۔ اور خود ایک طرف کھڑا ہو گیا۔

آنسو، ماہیٔ بے آب کی طرح طشتری پر تڑپا۔ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا۔ مگر کہہ نہ سکا۔

اس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ لاکھوں آنسو، اس کی طرح انصاف کے منتظر ہیں۔ یہ منظر دیکھکر، آنسو، سکڑا اور خاموشی سے اپنی جگہ پر ایک کونے میں کھڑا ہو گیا۔

بہار اور خزاں

(از محترمہ نزہت سلطانہ صاحبہ)

(۱)

میری حسین بچی! آ اور جلد میرے سینے سے لگ جا! اس لئے کہ زیادہ خوبصورت چیزیں عموماً جلد فنا ہو جاتی ہیں۔ آ کہ میں تیرے سنہری بالوں کو خوب پیار کر لوں۔ نہ معلوم کب فنا کا سرد ہاتھ مجھے ان سے محروم کر دے۔ اے حسن اور معصومیت کے شاہکار! میری نظروں سے اوجھل نہ ہو تا کہ میں تجھے دل بھر کر دیکھ لوں۔ نہ معلوم کب خزاں کی بے رحمیاں تجھ کو مجھ سے جدا کر دیں بہار کے دن تیز رفتاری سے گذرے جا رہے ہیں۔ محبت اور مسرت کے فنا کرنے کو خزاں کا موسم بہت تیزی سے آ رہا ہے۔ نہ معلوم کب وہ ہماری خوشیوں اور بے فکریوں پر مسلط ہو جائے اور یہ مسرت آمیز گھڑیاں کہیں ہمارا ساتھ چھوڑ کر بیباک نہ جائیں۔ میری پیاری بچی جلد آ اور مجھ سے لپٹ جا۔ تا کہ میں تجھے دل بھر کر دیکھ لوں۔ نہ معلوم کب فنا کا بے رحم جھونکا تجھے مجھ سے جدا کر دے۔

(۲)

بہار جا چکی۔ خزاں کا سخت اور زرد موسم گلستان کی رنگینیاں تباہ کر چکا۔ بلبل اب اداس اور ماتمی راگ کسی مرجھائی ہوئی زرد ٹہنی پر بیٹھ کر الاپتی ہے۔ اس کی پرسوز آواز سے میرا غمگین دل پھٹا جا رہا ہے۔ شدتِ غم سے میرے آنسو خشک ہو چکے میری حسین بچی ایک بید مجنوں کے نیچے محو خواب ہے۔ موسم خزاں کا زرد چاند اپنی ارغوانی شعاعیں اس پر پھیلا دیتا ہے شبنم کے سرد آنسو رات بھر اس کی آرامگاہ پر نثار ہوتے ہیں جب مولسری کی خزاں رسیدہ کلیاں اس کی چھوٹی خوابگاہ پر بکھر جاتی ہیں، سورج کا تمتمایا ہوا چہرہ افق مشرق سے اپنی سنہری اور گلابی روشنیاں پھینکتا ہوا نکل آتا ہے تو بلبلیں ہم آہنگ ہو کر ایک ماتمی گیت پُر درد لہجے میں گاتی ہیں۔ انکی پرسوز راگنی سے میرا دل پھٹا جاتا ہے لیکن شدتِ غم سے میرے آنسو خشک ہو چکے ہیں ـــ زندگی میں روح کے اجزا پریشاں کر دئے۔ میں نے اپنے دل کے ٹکڑے نذرِ دوراں کر دئے

البانیہ کی جدید مسلم خاتون

یورپ کے ایک گوشہ میں ایک چھوٹی سی اسلامی ریاست واقع ہے جس کو البانیہ کہتے ہیں۔ احمد زوغو ایک جواں ہمت مسلم

سریر آرائے حکومت ہے۔ اور باوجود ان مشکلات کے جو اطالیہ کی للچائی ہوئی نگاہیں پیدا کر رہی ہے۔ ریاست مذکور اچھی ترقی کر رہی ہے۔

ترانا (پایۂ تخت البانیہ) کے قدیم شہر کے قریب اسفالٹ کی تیار کی ہوئی ایک وسیع تفریح گاہ ہے۔ جس کے ایک طرف ہوائی آلات کا سٹیشن اور سینکڑوں جدید عمارتیں اور سرکاری دفاتر واقع ہیں۔ ان جدید عمارتوں میں کہیں کہیں عہد قدیم کی مسجدوں کے مینار دکھائی دیتے ہیں۔ جو زبانِ حال سے اعلان کر رہے ہیں کہ البانیہ کا سرکاری مذہب اسلام ہے۔

دارالسلطنت کا سب سے بڑا ہوٹل "کانٹی نینٹل" کے نام سے موسوم ہے۔ آپ اس کے برآمدے میں کھڑے ہو جائیں تو امریکن موٹروں کے ہجوم ہیں۔ البانیہ کے مسلمان کاشتکاروں کی خوش و خرم ٹولیاں گرم رفتار نظر آئیں گی۔ ان کاشتکاروں کا سیاہ اور سفید قومی لباس ان کے حُسنِ مذاق کو ظاہر کرتا ہے۔ ان کے کاندھوں پر سامانِ تجارت ہے اور سامنے گدھوں پر غلہ کی بوریاں لدی ہیں۔ موٹل کے عین سامنے شاہی فوج کے افسروں کا کلب ہے۔ اور اس کلب کے پہلو میں ایک نو تعمیر مسجد ہے جو جرمن طرز تعمیر کا بہترین نمونہ ہے پاس ہی ایک قدیم وضع کی کوٹھی ہے جس کے پائین باغ میں صدہا قسم کے گلاب کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ جس کی دیواریں سرسبز و شاداب بیلوں سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ اسی باغ میں شاہ بلوط کے بلند و بالا درخت اس عہد کی یاد دلاتے ہیں جب اس پر ترکی پرچم لہراتا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ترکی امرا کی خواتین گھروں سے باہر قدم رکھنا کسرِ شان سمجھتی تھیں جب تک کہ وہ اپنے جسم کو سر سے پاؤں تک سیاہ لباس سے نہ ڈھانک لیں۔

جدید حالات کا ظہور

اب یہ کیفیت بدل گئی ہے۔ اور اس عمارت سے ایک خوشرو ۱۹ سالہ مسلمان لڑکی روز صبح شاہی زنانہ کالج میں پڑھنے جاتی ہے۔ صورت شکل اور لباس سے یہ لڑکی بالکل یورپین معلوم ہوتی ہے۔ لیکن وہ دل سے مسلمان ہے اور اپنے مسلمان ہونے پر نازاں ہے۔

البانیہ کی آبادی کا دو تہائی حصہ پیروانِ اسلام پر مشتمل ہے جن کی اپنی خاص زبان ہے۔ لیکن یہ لڑکی انگریزی زبان میں بے تکلف گفتگو کرتی ہے۔ اپنے مستقبل کے متعلق اس نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ دو سال کے اندر اندر تعلیم سے فارغ ہو جاؤنگی۔ میں اپنے درجہ میں سب سے زیادہ کامیاب اور لائق لڑکی ہوں کھیل کے میدان میں مجھے امتیاز حاصل ہے اور استانیاں مجھ سے بہت خوش ہیں۔ کالج سے فارغ ہوتے ہی میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے روم، یا وینس یا پیرس چلی جاؤنگی۔ اور پھر اپنے ملک میں آ کر زنانہ درسگاہوں میں اپنی قوم کی لڑکیوں کو تعلیم دونگی"

یہ لڑکی خالص یورپین طرز کی زندگی بسر کرنے کے باوجود پانچوں وقت خدائے پاک کے روبرو سربسجود ہوتی ہے۔ اور قرآن کریم کی تلاوت ذوق و شوق سے کرتی ہے۔

عورتوں کی بیداری اور اسلام

اس عالیشان عمارت کے سامنے سڑک پر ایک مسلمان خاتون سیاہ لبادہ پہنے جا رہی ہے۔ دو نوجوان لڑکیاں اس کے ہمراہ ہیں۔ اور دونوں جدید ترین لباس زیب تن کئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک لڑکی نے فخریہ کہا "ہماری موجودہ نسل اس

کمی کی تلافی کریگی جو ہمارے ماں باپ سے پوری نہ ہوسکی۔ اور اسلام نے جو حقوق ہم کو دئے ہیں۔ اُن سے ہم پورا پورا فائدہ اٹھائیں گی۔"

ایک سوال کے جواب میں لڑکی نے اس پر یہ بھی اضافہ کیا کہ اگر گذشتہ صدیوں میں مسلمان عورتوں کی حالت اچھی نہیں رہی۔ تو یہ اسلام کا قصور نہیں۔ بلکہ اسکی وجہ یہ ہے کہ ہمارے مردوں نے اسلام کو غلط سمجھا۔ یا اگر صحیح سمجھا۔ تو احکام اسلام کی پابندی نہیں کی۔"

یہ حالات ایک انگریز سیاح کی ڈائری سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اور ان سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ ہماری دور افتادہ افغانی بہنوں میں آج کیا روح کام کر رہی ہے۔

رفیعہ ادیب۔ منہاس امرتسر

تعلیم القرآن ھدًی و موعظۃ للمتقین

(از جناب ملک غلام محی الدین ریٹائرڈ چیف کلرک گوجرانوالہ)

خاکسار کا ایک مضمون موقر رسالہ مسلمہ بابت ماہ جمادی الاول اگست ۱۹۳۶ء میں قارئین کرام کی نظر سے گذرا ہوگا۔ جس میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ قبلہ مولانا عبدالحق عباس صاحب اور آپ کی محترمہ رفیقہ حیات کی مساعی جمیلہ سے شہر جالندھر میں ایک ایسے مدرسہ کی بنیاد پڑ گئی ہے جس کی زمانہ حاضرہ میں بے حد ضرورت تھی جس مدرسہ میں مسلمانوں کی بچیاں اس عظیم الشان کتاب کی تعلیم حاصل کرتی ہیں جو کسی انسانی دماغ نے تصنیف یا تالیف نہیں کی یا دنیا کے فلاسفروں اور عقلمندوں یا پیغمبروں اور رشیوں کی جماعت نے ملکر نہیں بنایا یا اختراع کیا ہے۔ بلکہ خالق ارض وسما وما فیہا نے انسان کی ہدایت و راہنمائی کے لئے اپنے اس محبوب اشرف الانبیاء سرور کائنات خاتم النبین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کر کے فیصلہ کر دیا کہ تا قیام قیامت نسل انسان کی راہنمائی و ہدایت اور دنیا میں زندگی بسر کرنے کا دستور العمل اس سے بہتر کبھی نہ ہوگا۔ جو لوگ اس قانون ازلی و ابدی کو پڑھیں گے اور اسی پر عمل پیرا ہوں گے بروز قیامت آنے والی ابدالاباد کی زندگی میں ان کی نجات و فلاح و کامیابی ہوگی اور جو لوگ اس سے منحرف اور روگردان رہینگے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فی نارِ جہنم ہونگے۔ جہاں ان کے نہ موت ہوگی اور نہ واپسی۔ انسانوں کے اپنے بنائے ہوئے قانون خواہ موجودہ گمراہی کے زمانہ کے ہوں (جس کو لوگ غلط فہمی سے ترقی کا زمانہ کہتے ہیں) یا آئندہ زمانہ کے خواہ اس میں ہر گھر میں ہوائی جہاز موجود ہوں اور ہر کس کی سواری کے لئے موٹر کار ہو اور لوگ دولت و زر سے ایسے مالا مال ہو جائیں کہ ان کے مکان چاندی و سونے کے ہوں۔ اور ان کے بازاروں اور کوچوں میں ربڑ بچھا ہوا ہو ہیچ اور مجموعہ خرافات ہوں گے۔ کیونکہ یہ قوانین سب عارضی ہوتے ہیں۔ گذشتہ تیرہ سو پچاس سالوں میں دنیا میں کئی قومیں پیدا ہوئیں اور زمین کو خالی کر کے چلتی ہوئیں۔ نہ ان کا تمدن رہا نہ ان کی نسلیں نہ ان کی حکومت نہ زبان نہ قوانین۔ وہ سارے کے سارے پیوند زمین

ہوگئے اور آئندہ بھی یہی سلسلہ جاری رہیگا۔ اور نہ مٹے گا۔ مگر یہ قرآن مجید و فرقان حمید جس کے متعلق اس کلام قدیم کے بھیجنے والے نے اس کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ترجمہ۔ تحقیق ہم نے اتارا ہے ذکر یعنی قرآن اور ہم ہی اس کے محافظ اور نگہبان ہیں۔ سورۃ الحجر ۱۔ رکوع ۱۔ یہ شرف حفاظت خاص قرآن شریف کو ملا۔ توریت اور انجیل کو بھی عنایت نہیں ہوا۔ ان کتابوں میں یہودی اور عیسائی پادریوں نے بہت کچھ کمی بیشی کی تحریف کر ڈالی۔ مگر قرآن شریف ایسا محفوظ ہے کہ سبحان اللہ۔ قرآن مجید ایک زندہ معجزہ ہے۔ پھر دوسری جگہ اللہ تعالےٰ نے اس کی عظمت اور بزرگی اور اس کے بے مثل ہونے کے متعلق فرمایا: وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۔ ترجمہ:۔ اور اگر تم کو شک ہے اس کلام (قرآن) میں جو ہم نے اتارا ہے اپنے بندے پر تو ایک ہی سورۃ اس کے جوڑ کی بنا لاؤ اور جو حمایتی تمہارے اللہ تعالےٰ کے سوا ہوں ان کو بھی بلا لو۔ اور ان سے بھی اس سورت کے بنانے میں مدد لو۔ اگر تم سچے ہو۔ اگر ایسا نہیں کرتے اور البتہ نہ کر سکو گے تو اس آگ سے بچو جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (بجائے لکڑیوں کے) اس میں جلینگے۔ وہ منکروں کے لئے تیار ہے۔ حالانکہ جس وقت قرآن اترا اس وقت عرب میں فصاحت اور بلاغت اور شعر و شاعری کا بہت چرچا تھا۔ تو ایک امی (ان پڑھ) پیغمبر کا پکار پکار کر کہنا کہ قرآن کی ایک ہی سورۃ بنا لاؤ اور ان سب کا عاجز رہنا بہت بڑی دلیل ہے۔ قرآن کے حق اور منزل من اللہ ہونے کی۔ ان بڑے بڑے شعرا میں سے کسی سے کہو کہ ایک چھوٹی سے چھوٹی سورت قرآن کی بنا لاؤ۔ سورت قرآن کے ایک حصہ کو کہتے ہیں۔ بڑی سے بڑی سورہ بقرہ ہے اور چھوٹی سے چھوٹی سورہ کوثر جس میں تین آیتیں ہیں۔ اور یہ جو فرمایا البتہ نہ کر سکو گے قرآن کا بڑا معجزہ ہے کہ باوجود اس کے کہ صدہا برس گذر گئے اور عرب اور دوسرے ملکوں میں بڑے بڑے منشی اور شاعر اور ادیب گذرے لیکن قرآن کا مقابلہ کوئی نہ کر سکا اور اسکے جوڑ کی ایک چھوٹی سی سورۃ بھی نہ بنا سکا حالانکہ قرآن میں صرف اسی مقام میں نہیں بلکہ سورہ قصص اور سورہ بنی اسرائیل اور سورہ ہود اور سورہ یونس میں بھی یہی کہا گیا کہ ایک ہی سورۃ بنا لاؤ۔ پھر قرآن کا ذکر ایک سو تیس بار خود قرآن مجید میں فرمایا اور اس کی تعریف کی تو مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے تو اس کو پڑھنے والے اسکو حفظ کرنے والے اور اس پر عمل کرنے والے بھی دنیا کے ملکوں میں پیدا ہوتے رہینگے۔ وہ رنگ کے کالے ہوں یا گورے۔ غلام ہوں یا آزاد ہوں۔ ان ہی غلاموں اور اچھوتوں نے کالوں اور گوروں نے اسلام کی غلامی اختیار کی تو اسلام نے انکو تخت سلطنت پر بٹھا دیا اور تاج شاہی ان کے سر پر رکھا۔ اسی ہندوستان میں بڑے بڑے مغرور و متکبر مہاراج چندر بنسی و سورج بنسی خاندان اور بڑے بڑے پاک پوتر پنڈت سب ان غلام یا اچھوت بادشاہوں کے آگے جھک کر سلام کرنے کو فخر سمجھتے تھے۔ ہندوستان کے کائستھ قوم کے لوگوں کو برہمنوں نے ادنےٰ سمجھ رکھا تھا۔ لیکن شاہان اسلام کے درباروں میں یہ لوگ پڑھ لکھ کر اعلےٰ عہدوں پر ممتاز رہے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے عالموں کا مرتبہ بنی اسرائیل کے پیغمبروں کا سا ہے کیونکہ وہ قرآن مجید کی تعلیم میں کوشاں ہے۔ حضرت امام اعظمؒ فرماتے ہیں اگر علما خدا تعالےٰ کے ولی تسلیم نہ کئے جائیں تو روئے زمین پر خدا کا کوئی ولی اور دوست نہیں

ہو سکتا۔ کیونکہ یہ قرآن کے احکام کی اشاعت کرتے ہیں۔ تمام صحابہ اور علما کا اتفاق ہے کہ فرائض کے بعد قرآن حکیم کی تلاوت تمام ورد و وظائف سے بہتر ہے۔ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے سامنے گنہگار ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم کے ساتھ فارسی عربی تاریخ جغرافیہ حساب جیومیٹری انگریزی زبان وغیرہ بھی رکھی ہے۔ گویا مدرسۃ البنات جالندھر میں تعلیم حاصل کر کے پچیاس سرکاری مدارس کی تعلیم یافتہ لڑکیوں سے ہزار درجہ بہتر مہذب شریف دیندار و انتظام خانہ داری میں پوری قابلیت بہم پہنچائینگی۔ ہندوستان کے طول و عرض میں یہی ایک مدرسہ ہے جس میں مسلم لڑکیوں کو اعلےٰ درجہ کی تعلیم ملتی ہے

اگر مسلمان متمول حضرات اس مدرسہ کی امداد کی طرف توجہ فرمائینگے۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ یہی مدرسہ ایک روز یونیورسٹی کے درجہ پر فائز ہوگا اور یہاں کی لڑکیاں نہ صرف اپنے ہی گھروں میں علم کی روشنی پھیلائینگی بلکہ وہ تعلیم اسلام کی مبلغ بھی ہونگی۔ اور ملک میں ان کی زبان سے جس وقت لوگ اسلام کی خوبیاں سنیں گے تو وہ ضرور باطل کو چھوڑ کر حق کو اختیار کرینگے۔ ہم کو امید ہے کہ جو لڑکیاں اس مدرسہ کی تعلیم سے بہرہ ور ہو کر اور سند قابلیت لیکر اپنے گھروں کو واپس جائیں تو اس مدرسہ کی شاخیں اپنے دہات و قصبات میں قائم کریں اور مدرسۃ البنات جالندھر کا نام آسمان تک بلند کریں۔

بقیہ بزم مسلمہ

سوپارہ اردو گرلز سکول کی چوتھی سالگرہ

سوپارہ مورخہ ۲۲ نومبر بروز یکشنبہ سوپارہ اردو گرلز سکول کا شاندار جلسہ زیر صدارت ماضی مسلمہ صغرا بی صدیقی ایلولی منعقد ہوا۔ جس میں خواتین کا اجتماع کثرت سے تھا۔ تحریک تائید کے بعد طالبات نے قومی نظمیں اور تعلیمی۔ اخلاقی۔ ظرافتی مکالے بلا جھجک ڈرامے کی صورت میں سنائے۔ بعد چند خواتین کی تعلیمی تقریروں کے صدر صاحبہ نے اپنا معرکتہ آرا خطبہ پڑھا۔ جس میں مدرسے کی افتتاح سے لے کر چار سالہ زندگی پر تبصرہ کرنے کے بعد "جہالت ہی قوم کی اصلی دشمن ہے" اس پر کافی روشنی ڈالی۔ آخر میں محترمہ فیض مآب زلیخا بیگم حارث صاحبہ کی مخلصانہ اعانتوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا گیا۔ طالبات کی جانب سے صدر صاحبہ کو ایک دوپٹہ اور مسز سکینہ بی صدیقی صاحبہ کو ایک نفیس ساڑھی پہنائی گئی۔ بعد محترمہ زلیخا بیگم حارث صاحبہ کے دست شفقت سے صدر صاحبہ کو پھولوں کا ہار ڈالا گیا۔ شیرنی۔ پان۔ پھول کی تقسیم کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ یہ جلسہ خواتین سوپارہ کی تعلیم سے دلچسپی کا نمونہ اور بچیوں کے حصول شوق کا قابل تعریف ثبوت تھا۔

محمودہ بیگم صاحبہ محمد عباس حارث۔ سوپارہ۔ ضلع تھانیسر۔

گھر سہیلی

(جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے ایل ایل بی)

صابن بنانا: صابن بنانے میں کاسٹک سوڈا کام آتا ہے اسے ہاتھ نہ لگانا ورنہ انگلیاں جل جائیں گی۔ پاؤ بھر کاسٹک سوڈا تین پاؤ پانی اور سوا سیر کھوپرے کا تیل لو۔ کسی چینی کے برتن میں پانی ڈال کر اس میں کاسٹک سوڈا ڈالو اور اس برتن کو ٹھنڈے پانی کے ٹب میں اس طرح رکھدو کہ ٹب کا پانی چینی کے برتن میں نہ جائے۔ پانی میں پڑتے ہی سوڈا بہت گرم ہو جائے گا۔ اسے کسی چیز سے ہلاتے جاؤ حتیٰ کہ وہ گھل جائے۔ جب ٹھنڈا ہو جائے تو مٹی کے تیل کے کھلے منہ کے کنستر میں کھوپرے کا تیل ڈالو۔ اور ایک آدمی ایک طرف اور دوسرا دوسری طرف بیٹھ جائے اور ایک اس گھلے ہوئے سوڈے کی تیلی سی دھار اس تیل کے کنستر میں ڈالتا جائے اور دوسرا لکڑی سے ہلاتا جائے۔ پھر کنستر پر کاغذ ڈھک کر کوئی پرانا کپڑا دھر دو۔ ۲۴ گھنٹے کے بعد کھولو اور ٹکیاں کاٹ لو۔

بخار میں خوراک: تیز بخار بدن کے پٹھوں کو ایک طرح جلا دیتا ہے۔ اسی وجہ سے بیمار کا وزن گھٹ جاتا ہے پسینہ کے ذریعہ بدن کا پانی بہت سا نکل جاتا ہے اسلئے پیشاب کا رنگ بدل جاتا ہے اور کم بھی ہو جاتا ہے۔ دل جلدی جلدی دھڑکنے لگتا ہے چونکہ ہاضمہ بیکار ہو جاتا ہے اسلئے کوئی ٹھوس غذا بیمار کو نہ دی جائے۔ دودھ بھی ٹھوس چیز ہے گو دیکھنے میں بہنے والی چیز ہے لیکن حلق سے نیچے اترتے ہی جم کر اسکے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور معدہ میں جاکر پہلے ہی کی طرح یہ ٹھوس بن گئی۔ اس لئے دودھ بھی نہ دیا جائے۔ بخار اتر جانے کے بعد معمولی مقوی چیزیں دینے سے طاقت واپس آنے لگتی ہے بخار کے دنوں میں بدن پینے کی چیزیں مانگے جاتا ہے اسلئے وہ خوب دی جائیں یعنی ایک گھنٹہ میں پورا بڑا سا گلاس۔ سادہ پانی لیموں کا پانی چونے کا پانی سنگترہ کا پانی یا جو کا پانی دیا جا سکتا ہے لیکن ان کا مزہ بدلتے رہنے سے بیمار کا جی اکتانے نہیں پاتا۔ چونکہ دل زیادہ دھڑکتا رہتا ہے اسلئے اسے خوراک کی ضرورت ہے اس غرض سے گلوکوس glucose ۲ پاؤ پینے کی چیز کے مقابلہ میں نصف چھٹانک کے حساب سے ملا کر پلایا جائے۔ گلوکوس بہت جلد جزو بدن بن جاتا ہے اور اسکے ہضم کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ مریضوں کو پینے کی چیزوں اور گلوکوس کے سوا اور کچھ نہ دیا جائے۔ بہت دنوں کے بخار کے مریضوں کی ضرورت دوسری ہے وہ حکیم بتائے گا۔

کامیابی کے گر: راک فیلر دنیا کا ایک بہت بڑا امیر آدمی ہے۔ پہلے بیحد غریب تھا۔ ایسے آدمیوں کی زندگیوں پر نظر ڈالنے سے دوسروں کو اپنے لئے بڑے بڑے سبق ملتے ہیں۔ راک فیلر نے اپنی کامیابی کے تین گر بتائے ہیں

(۱) مجھے بچپن سے محنت کا شوق تھا۔ جو کام مجھے دیا جاتا اُسی روز محنت سے پورا کر دیتا۔ مجھے مزدوری کم ملتی تھی مگر اس کا خیال کئے بغیر میں آدھی آدھی رات تک۔ اپنا کام کرتا رہتا اور اسے پورا کر کے اُٹھتا۔ میرے جاننے والوں کو میری محنت کی وجہ سے مجھ پر ترس بھی

آتا مگر مجھے ذرا رنج نہ ہوتا بلکہ مجھے اپنا کام پورا کر لینے پر بڑی خوشی ہوا کرتی۔ (۲) میں نے کام ہمیشہ وقت پر کیا۔ ہر کام کیلئے ایک وقت مقرر کر دیا تھا۔ ایک وقت کا کام دوسرے وقت پر کبھی ملتوی نہ کرتا مجال کیا ہے کہ ایک وقت کے کام میں ایک دو منٹ کی بھی دیر ہو جاتی ہو۔ ایسا بہت ہی کم مجھے پیش آیا کہ میں کسی بے حد مجبوری یا بیماری کیوجہ سے اپنا کام وقت پر انجام نہ دے سکا ہوں اصل یہ ہے کہ جو لوگ وقت کی قدر نہیں کرتے وقت ان کی قدر نہیں کرتا اور جنھیں وقت ٹھکرا دیتا ہے تمام دنیا ہی انھیں ٹھکرا دیتی ہے۔ (۳) میں نے ہمیشہ دیانت داری سے کام لیا۔ میرا معاملہ ہر ایک سے صاف تھا۔ جب میں دوسروں کا نوکر تھا میرے ہاتھ میں بڑی بڑی رقمیں بھی آجاتی تھیں۔ میں بہت غریب تھا۔ اپنی ضرورتوں کیلئے روپیہ ادھر سے اُدھر کر بھی دیتا تو کسی کو پتہ بھی نہ چلتا مگر میں نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میری دیانتداری کی دھاک بیٹھ گئی اور جب میں نے اپنا کام شروع کیا تو ہر ایک میرا اعتبار کرتا تھا۔ جس سے چاہتا مال یا روپیہ ادھار لے لیتا۔ گاہک دن بدن بڑھتے چلے گئے۔

شوق کی ضرورت

ہر آدمی کو کچھ نہ کچھ شوق ہوتا ہے اور اس سے اسکی طبیعت کا پتہ چل جاتا ہے۔ اُسے وہی شوق ہوتا ہے جسے اس کا دل چاہتا ہے دنیا میں ایسا عموماً ہوتا آیا ہے کہ ایک شخص جس کا مذاق نفیس اور قدرتی خوبصورتی کا وہ قدردان ہو اُسے پیٹ بھرنے کیلئے نوکری کیا ملتی ہے کسی دفتر میں کلرکی جس کا کام حساب کتاب ہوتا ہے ایک شخص جسے تعمیرات کا شوق ہو اُسے ایسی جگہ ملتی ہے جہاں اُسے کاغذات پلٹنے اور دستخط کرنے پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی صحت اسی طرح قائم رہ سکتی ہے کہ انھیں کوئی شوق ہو جس سے وہ گھر آکر لطف اٹھا سکیں۔ ایسے شوقوں سے شرمانا نہیں چاہیئے یہ شوق زندگی کیلئے نہایت ضروری ہیں۔ اُن سے زندگی کا اچاٹ پن دور ہو جاتا ہے۔ دل میں جو گھٹن ہوتی ہے اسکے نکل جانے کا راستہ پیدا ہو جاتا ہے۔ بہت صورتیں ایسی ہیں کہ ان شوقوں سے کافی آمدنی ہونے لگتی ہے۔ اُن عورتوں کو ہی دیکھو جنھیں بیل بوٹے کاڑھنے کا شوق ہوتا ہے۔ اگر سلیقہ سے کام کیا جائے تو ہفتہ وار یا ماہوار چیزوں کو بازار میں دکانداروں کے ہاتھ فروخت کیا جاسکتا ہے۔ گھر کا تکلیف دہ دھندہ کرنیکے بعد عورتیں اگر کسی نہ کسی دلی شوق میں وقت کاٹ لیا کریں تو ان کی صحت بگڑنے نہ پائے۔ نہ انھیں چیخ پکار اور بچوں کو کوسنے کاٹنے کا مرض ہو کیونکہ یہ بیماری چڑچڑے پن اور دلی و دماغی بوجھ کی علامت ہے۔ پیٹ پالنے کیلئے مجبوراً جو پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں اس سے فرصت پاکر جب آدمی ایسے شوقوں میں معروف ہو جاتا ہے اُسے دلی سکون اور دماغی آرام حاصل ہوتا ہے کیونکہ یہ وہ کام ہوتا ہے جسے اس کا دل پسند کرتا ہے۔ اسلئے ضرورت ہے کہ ہر شخص اپنے دل کا رجحان دیکھ کر دلی شوق قائم کرے اور اس میں روزانہ یا وقتاً فوقتاً مصروف ہو جایا کرے۔ صحت و عافیت کیلئے یہ نہایت ضروری چیز ہے۔

چٹکلے

جس جگہ آلو رکھے جائیں وہاں پسا ہوا کوئلہ بکھیر دیا جائے۔ اس سے آلو درست حالت میں رہیں گے اور جلد پھوٹنے نہ پائیں گے۔ ان کا مزا بھی درست رہے گا۔

اگر دھونے کے پانی میں اُبالتے وقت لیموں کی دو تین قاشیں ڈال دی جائیں تو ایسے پانی سے کپڑے دھونے سے

وہ بکھر جائیں گے۔ دو تین بڑے بڑے پتھر کوئلوں میں رکھدیں ان کی وجہ سے آگ کی آنچ خوب تیز ہو جائے گی اور ایندھن کی بچت رہے گی۔ پتھر بار بار استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

شکر پارے

(جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے ایل ایل بی)

پہاڑ پر نشان

کوہ ہمالیہ پر چڑھنے کا یورپ والوں کو بڑا شوق ہے ایک انگریز شپٹن نامی انہی دنوں میں اس چڑھائی میں مصروف تھا اب را نی کھیت میں واپس آکر اس نے کہا کہ ۱۶ ہزار فٹ کی بلندی پر برف میں عجیب غریب پاؤں کے سے نشان دیکھے گئے۔ اس علاقہ کے جو قلی ساتھ تھے وہ تو انھیں دیکھ کر اس قدر ڈر گئے کہ کانپنے اور کہنے لگے کہ یہ نشان تو برفانی آدمی کے ہیں۔ اگر وہ کہیں مل گیا تو ان کی خیر نہیں کیونکہ انھوں نے اپنے ان دوستوں کی جنھیں وہ انہی مقامات میں مل گیا چبائی ہوئی ہڈیاں دیکھی ہیں۔ انگریز حیران ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ نشان تو گول اور بڑے بڑے ہیں اور آدمی کی بجائے ہاتھی کے معلوم ہوتے ہیں۔ ہر نشان کے بیچ میں کافی فاصلہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو پاؤں والے جانور کا ہے میں نے پہلے کبھی ایسے نشان نہیں دیکھے۔

ایورسٹ چوٹی پر جو پہلی مہم گئی تھی اس کے سرگروہ نے بھی بیس ہزار فٹ کی بلندی پر ننگے پاؤں کے نشان دیکھے تھے اور ان کا کچھ پتہ نہ چل سکا تھا کہ وہ کس کے تھے۔

کتے کی ہوشیاری

انگلستان میں ایک شخص کے پاس ایک کتیا ہے جو عجیب و غریب کام کرتی ہے۔ وہ شخص شراب بیچتا ہے وہ جس قسم کی بوتل چاہے اس کتیا سے منگوا کر گاہک کو دے دیتا ہے۔ وہ ہر ایک بوتل کو پہچانتی ہے اگر کسی گاہک کے کپڑوں پر شراب گر جائے تو مالک کتیا سے کہتا ہے دیکھو ان کے کوٹ پر کچھ شراب بکھر گئی ہے وہ چلی جاتی ہے اور کپڑا لاکر گاہک کو دے دیتی ہے۔ کہ وہ پونچھ کر کوٹ خشک کرلے۔ اگر میز گیلی ہو جائے تو اسی طرح وہ کتیا کو مخاطب کرتا ہے۔ وہ صافی لا دیتی ہے اگر کوئی گاہک آپے سے باہر ہو کر ناچنے اور شور کرنے لگے تو وہ چپکے سے اسکے ٹخنہ کو یونہی دانتوں سے پکڑ لیتی ہے جس کی وجہ سے وہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی سکہ زمین پر گر جائے تو وہ اٹھا کر منہ دھچی میں ڈالدیتی ہے۔ جب وہ یہ تماشے کر چکتی ہے تو اس کا بسکٹوں کا ڈھکا ہوا برتن اسکے سامنے رکھدیا جاتا ہے۔ وہ ڈھکنا ہٹا کر ایک بسکٹ نکالتی اور کھا لیتی ہے اور پھر ڈھکنا ڈھک دیتی ہے۔ وہ پیانو باجہ بھی بجا لیتی ہے۔ اسکے منہ میں ٹوکری اور پٹہ میں پیسوں کا بٹوہ باندھ دیا جاتا ہے وہ بازار سے سودا لے آتی ہے۔ ان خوبیوں کی وجہ سے اس کے مالک

اس کا ۳۰ ہزار روپیہ کا بیمہ کر رکھا ہے۔ کتیا دو بولتی تصویروں میں تماشہ کر چکی ہے چنانچہ اسکے مالک کو بولتی تصویر والوں سے اچھے ٹکے ملنے لگے ہیں۔ اس کا مالک جب جیب سے گھڑی نکال کر اسے دکھاتا ہے تو وہ دوڑی ہوئی جاتی ہے اور رسی کھینچکر گھنٹی بجا دیتی ہے تاکہ گاہک سمجھ جائیں کہ دکان بند کرنے کا وقت آگیا ہے اب وہ چلے جائیں۔

پانی سے آگ:-

بظاہر کسی کو یقین نہ آئے گا کہ پانی سے آگ پیدا کی جا سکتی ہے۔ بچوں میں یہ شوق ہوا کرتا ہے کہ دیکھو ہم پانی میں آگ لگا سکتے ہیں۔ کافور کی چھوٹی سی ڈبی پانی میں چھوڑ کر ذرا اندھیرا سا کر دیتے ہیں اور دیا سلائی جلا کر اس ڈبی کو روشن کر دیتے ہیں جن بچوں کو اس چالاکی کا علم نہیں ہوتا وہ پانی میں آگ دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔ لیکن یہ واقعات ہیں کہ پانی میں بھی آگ لگ جاتی ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے دارالکیمیا میں اس کی شہادت موجود ہے۔ لکڑی کا برادہ گرمیوں کی موسلا دھار بارش میں خوب بھیگ گیا تھا لیکن اس میں جو آگ لگی تو زمین تک سارا کا سارا برادہ جل گیا۔ ایک اور موقع پر ایک چھکڑے میں مویشیوں کا ملا جلا چارہ لے جایا جا رہا تھا اور وہ گیلا تھا لیکن وہ جل اٹھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کیمیائی ترکیب میں پانی کے ملنے سے حرارت پیدا ہو جانے سے آگ پیدا ہو جاتی ہے۔ تم نہیں دیکھا کہ کہیں آگ لگ گئی ہو پانی ڈالنے سے آگ اور بھڑک اٹھتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پانی میں جو خس و خاشاک کے ذرے ہوتے ہیں وہ ہوا میں پھیل جانے سے آسانی سے آگ پکڑ لیتے ہیں۔ اور وہ اس طرح آگ زیادہ بھڑک اٹھتی ہے۔

شور کا نقصان:-

شور سے آدمی کے جسم کو بڑا نقصان پہنچتا ہے۔ پتہ چلتا ہے کہ ہوائی جہاز۔ موٹر اور انجن وغیرہ چلانے والوں میں بہروں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اور یہ تعداد دن بدن بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ جن کے کانوں میں شور و غوغا یا دھات پیٹنے کا دھماکہ زیادہ ہوتا ہے وہاں کے مستری اور مزدور بہرے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ اچانک پٹاخہ چھوٹے یا کوئی بچہ لفافہ پھلا کر جوتے سے پٹاخہ کی سی آواز پیدا کرے آدمی اس کی آواز سے ایک دم چونک اٹھتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ دماغ پر دباؤ زیادہ پڑ جاتا ہے جس کی وجہ سے خون کی گردش میں تیزی آجاتی ہے اور اس کی بدولت دل کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ تھکن بڑھ جاتی ہے اور اس کی وجہ سے طاقت اور خوبی میں فرق آجاتا ہے۔ اس سے حادثوں کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے اور آدمی کے سکون و آرام اور خوشی میں خلل پڑ جاتا ہے۔

شور و غل سے آدمی کی تکلیف بڑھتی ہے۔ اس لئے سکون و خاموشی بڑی اچھی چیز ہے۔ اس زمانہ میں بڑے بڑے شہروں میں تو شور بہت ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں والوں کی صحت دن بدن خراب ہوتی جاتی ہے۔ اور ان کو دل کی بیماریاں زیادہ ہوتی ہیں۔

مسلمہ کی اشاعت بڑھانا آپ کا قومی فرض اور جنسی مشن ہے۔

بزمِ مُسلمہ

میں نہایت خوشی اور مسرت سے یہ خبر سپردِ قلم کرتی ہوں۔ کہ میرے محترم بھائی جان صاحب منظور حسین بی اے کی شادی خانہ آبادی جناب حکیم مولوی فیروز الدین صاحب لاہور کی دختر نیک اختر سے بخوبی سرانجام ہوئی۔ مسلمہ بہنیں دعا فرمائیں کہ خداوند تعالےٰ اس جوڑے کو اپنے فضل وکرم سے تاقیامت شاد و آباد رکھے۔ آمین۔
غلام زہرہ بنت مولوی کرم الٰہی صاحب۔

محترمہ بنت محمد عبد اللہ ڈپٹی کلکٹر امرتسر کا صحیح ایڈریس مطلوب ہے۔ کوئی بہن یا خود خواہر محترمہ بذریعہ مسلمہ یا مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں۔ ممنون ہونگی۔ پتہ:- بنت راجہ سکندر خانصاحب تحصیلدار چیف آف پھولگراں۔ آمنہ بشیرہ اختر پھولگراں راولپنڈی۔

سلام مسنون۔ ایک عرصہ سے میرے چھوٹے بھائی جان کی طبیعت کچھ ناساز رہتی ہے۔ تمام مسلمہ بہنوں سے عرض ہے۔ کہ انکی صحت کی دعا فرمائیں۔ (دو روپے کی حقیر رقم کسی یتیم بچی کے کارِ خیر میں خرچ فرمائیں)۔ حمیدہ بیگم ٹوبہ ٹیک سنگھ چک ۲۹۶ ضلع لائل پور۔

میں نہایت افسوس کیساتھ لکھتی ہوں کہ میری ایک عزیز سہیلی عقیلہ بیگم کی بہن شمیم بیگم پانچ ماہ بیمار رہ کر ۲۲ اگست بروز ہفتہ پانچ بجے شام اس عالم ناپیدار سے رخصت ہوگئی۔ مرحومہ کی والدہ ماجدہ نے انکی تیمارداری پر دن رات ایک کر دیا تھا جن کو اب انکی جدائی کا بیحد قلق ہے مسلمہ بہنوں سے عرض ہے کہ خدا سے دعا کریں کہ مرحومہ کو مغفرت کرے اور اس کی والدہ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔
حمیدہ بیگم بنت چوہدری محمد بخش صاحب پروفیسر قرولباغ سلطان منزل دہلی

جب سے خبرِ وحشتناک اپنی ایک سہیلی کی زبانی سنی ہے جو ابھی آبادان لاہور سے آئی ہے کہ میری دادی صاحبہ زیب النساء بیگم اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ کو اس بدنصیب سے کمال محبت تھی جس کو نہ ان کی خدمت کرنی نصیب ہوئی اور نہ ان کی آخری زیارت سے مشرف ہو سکی ہائے محروم رہی میرے والدین نے بھی مجھے آج تک اپنے خط میں مصلحتاً یہ خبر تحریر نہیں فرمائی لیکن یہ حادثۂ غم جو میرے سر پر برچھی لئے کھڑا تھا اُن کے چھپانے روکنے کب رک سکتا تھا۔ آخر کچھ دن بعد میں اسکا شکار ہوئی اچھا رب العالمین میری دادی اماں کو مغفرت بخشے۔ اور جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ سب مسلمہ بہنوں سے بھی استدعا ہے کہ میری بڑی اماں کیلئے مغفرت اور میرے صبر و سکون کے واسطے دعا فرمائیں۔ غمزدہ اہلیہ محمد اللہ ہیڈ کلرک پولیس نمبر خریدار رسالہ مسلمہ ۳۳۳ آبادان ملک ایران

مکرم بندہ مبلغ -/۲ روپے نادار بچیوں کیلئے ارسال خدمت ہیں چونکہ میری لاڈلی بیٹی شکیلہ بیگم نے ۹ اکتوبر مطابق ۲۲ رجب ۱۳۵۵ھ کو سال بہ ماہ ۔ بروز اس دنیائے فانی میں رہکر ہم لوگوں کو داغِ مفارقت دیکر داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ بچی ذہین تھی۔ ۷ سال کی عمر میں قرآن شریف ختم کیا۔ دیگر فارسی کی پہلی کتاب ختم کر چکی تھی اردو تو خوب اچھی طرح پڑھتی لکھتی تھی۔ اسکی جدائی نے صدمۂ عظیم دیا ہے دعا کیجئے گا اللہ صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ دیگر اسکے پختہ مزار پر تاریخی قطعہ سنگِ مرمر لکھا کر لگانا چاہتی ہوں۔

کوئی بہن یا بھائی ضرور مجھ غمزدہ پر رحم فرما کر پیاری بیٹی شکیلہ بیگم کی تاریخ وفات کا قطعہ مسلمہ میں شائع کریں۔ غمزدہ والدہ شکیلہ بیگم مرحومہ۔

گذشتہ چار پانچ سال سے ایسٹ افریقہ میں میں بیمار ہو جایا کرتی تھی۔ اللہ پاک کی خاص رحمت سے اب مجھے یہاں پر کلی طور سے صحت ہوئی ہے الحمد للہ۔ لہٰذا میں جنوری ۱۹۳۷ء کے جہاز میں ایسٹ افریقہ جا رہی ہوں۔ مسلمہ بہنیں مہربانی فرما کر دعا کریں کہ میں بخیریت تمام وہاں پہنچ جاؤں اور ہمیشہ اللہ کے فضل سے تندرست رہوں۔ آمین۔ علاوہ ازیں اس سفر کے اختتام پر ہمارا ارادہ جدہ سے ہوتے ہوئے یعنی حج کریں واپس ہندوستان آنے کا ارادہ ہے

نیں، ما فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں نیک ارادوں میں کامیابی بخشیں نیز دین و دنیا کی نعمتیں نصیب فرمائیں آمین ثم آمین۔ اس خوشی میں مبلغ چار روپیہ کی حقیر رقم ارسال خدمت کر رہی ہوں۔ اسکو براہ مہربانی مدرسۃ البنات کی یتیم طالبات کے اخراجات میں صرف کریں۔

والسلام۔ مسز گلزار احمد لودیانہ۔

میری ایک عزیز بہن کے منہ پر تھوڑے عرصہ سے چھائیاں ہوگئی ہیں۔ بہت علاج کر چکی ہیں لیکن کچھ آرام نہیں ہوا۔ مسلمہ بہنوں سے ملتجی ہوں۔ بذریعہ مسلمہ کوئی مجرب دوا اطلاع کریں۔ نہایت احسان مند ہوں گی۔ راقمہ رشیدہ خاتون بنت حاجی احمد حسین محلہ ڈاکٹر صادق علی صاحب کپورتھلہ۔

کسی گذشتہ پرچہ مسلمہ میں کسی بہن صاحبہ نے موٹاپا دور کرنیکی دوا دریافت فرمائی تھی۔ ذیل کی دوا میری چند عزیز خواتین کی آزمودہ ہے۔ ایک خاتون ۲۵ سال کی عمر سے چالیس سال کی عمر تک موٹاپے میں مبتلا رہیں۔ بیچاری کو چلنا پھرنا بھی دشوار تھا۔ لیکن اس دوا سے ایک ماہ میں جسم حسب دلخواہ ہوگیا۔" اس دوا سے کسی قسم کے نقصانات کا اندیشہ نہیں اور نہ کسی قسم کی کمزوری کا احساس ہوتا۔" دو ہفتے کی دوا صرف پانچ روپیہ ملے گی۔ ایک ہفتے میں نمایاں فرق ہوجائے گا۔ ملنے کا پتہ منتظمہ زنانہ زلفی اسٹور جہانگیرآباد بھوپال۔ راقمہ انور جہاں مستور۔ محترمہ ہمشیرہ سید شاد زماں احمد نے گذشتہ کسی پرچہ میں اپنی بچی کے متعلق تحریر فرمایا تھا کہ پیشاب خارج ہوجاتا ہے۔ اگر خدانخواستہ ابھی کسی دوا سے فائدہ نہ ہوا ہو تو تل کے لڈو یا پنیڈی ذیل کے طریقہ سے تیار کرکے ایک عدد صبح اور ایک عدد شام کو کھلا دیا کریں انشاءاللہ ایک ماہ کے استعمال سے عمر بھر کیلئے یہ مرض قطعی جاتا رہے گا۔ "اشیاء ایک سیر تل سیاہ۔ ایک سیر گڑ سفید۔ تل بھونکر مہین پسوالیں اور گڑ میں شامل کرکے گرم کرلیں۔" بعدہٗ اندازے سے نصف نصف پاؤ کے لڈو یا پینڈیاں تیار کرلیں۔ بچی کو کھلائیں بہت مفید چیز ہے۔ میری بوڑھی ملازمہ کو آٹھ سال سے یہ مرض تھا لیکن اس دوا سے اب وہ بالکل اچھی ہے۔" آنسہ نور جہاں مستور بنت سید الفت علی صاحب

تاجر عجائبات

میں نہایت خوشی سے تحریر کرتی ہوں کہ فروری ۱۹۳۶ء میں میری حالت نہایت خراب تھی۔ دل کی تکلیف تھی شہر علی گڑھ کے کل ڈاکٹروں کے زیر علاج رہی۔ لیکن ناکامیابی حاصل ہوئی بلکہ ان لوگوں نے جواب دے دیا۔ مگر ڈاکٹر قدوائی ایم آر سی ایس از ہر علی صاحب کے علاج سے خلاف امید فائدہ ہوا۔ بہت مسرت ہے کوئی بہن اگر مشورہ لیں تو ضرور کامیابی ہوگی۔ جواب ضرور دیجئے۔ بیگم عبدالوحید خلیل حبیب گنج علی گڑھ۔

مسلم ویمنز کانفرنس لودیانہ برانچ کا ایک عام جلسہ

بتاریخ ۱۲ دسمبر ۱۹۳۶ء مطابق ۲۶ ماہ رمضان المبارک مفتی منزل لودیانہ میں مسلم مستورات کا ایک عام اجتماع زیر صدارت محترمہ مسز ذکاءالدین خانصاحب ہوا۔ اور حسب ذیل کارروائی عمل میں آئی۔ (۱) تلاوت کلام مجید۔ محترمہ استانی امام بی بی صاحبہ حاجن۔ (۲) نعت شریف محترمہ رشیدالنساء بیگم صاحبہ ادیب۔ (۳) نعت شریف۔ بی بی گل حفیظ طالبات (۴) زکوٰۃ اور صدقہ فطر کے متعلق ایک بسیط لیکچر از ام کلثوم مفتی دختر مفتی محمد رمضان صاحب پلیڈر لودیانہ (۵) نعت شریف۔ بی بی جان طالب۔ (۶) فضائل و برکات رمضان المبارک از محترمہ صدر صاحبہ (۷) نعت شریف از محترمہ استانی امام بی بی صاحبہ حاجن۔ (۸) ایک ریزولیوشن زکوٰۃ فنڈ کھولے جانے کے متعلق محترمہ ام کلثوم مفتی کی تحریک سے پیش ہوا۔ اور باتفاق رائے پاس ہونے کے بعد مبلغ ۱۸ روپے چندہ جمع ہوا جس میں سے ۸ روپے برائے زکوٰۃ فنڈ تھے اور باقی دری اور دیگر ضروریات کیلئے تھے۔ بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ خاکسار استانی سردار بیگم نائب سیکرٹری انجمن ہذا۔

اللہ کی مدد کرنے والے

مندرجہ ذیل اللہ کے محبوں نے گذشتہ مہینہ میں "مسلم" کے خریدار مہیا فرما کر اللہ کی مدد کی اور اللہ کی مدد کے مستحق ہوگئے۔

محترم جناب عبدالعزیز صاحب شرقی جالندھر	۱	محترمہ بنت سید حیدر علی صاحب تھانیسر	۱
محترمہ امینہ صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات جالندھر	۲	جناب فضل کریم صاحب بی۔ایس۔سی۔نئی دہلی	۱
" ساجدہ فاطمہ صاحبہ میرٹھ	۲	" چودھری محمد موسیٰ خاں صاحب	۱
" فاطمہ خانم صاحبہ عدن کیمپ	۱	" ڈاکٹر غلام محمد صاحب پنشنر جالندھر	۱
محترم جناب قادر بخش صاحب بٹالہ ضلع گورداسپور	۱	" نواب سلطان صاحب عزیز آباد	۱
" " گل محمد صاحب بہاولپور	۱	" محمد اکرم حسین " پانی پت	۱
" خلیفہ صبیح الدین " ڈیرہ غازیخاں	۱	محترمہ [illegible] بیگم صاحبہ دختر [illegible] محمد اسحاق صاحب [illegible] (پٹنہ)	۱
محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ معلمہ مدرسۃ البنات جالندھر	۱	جناب محمد مراد علی خانصاحب چک نمبر ۳۳۲ گ۔ب	۱
محترم مسٹر چراغ الدین مرزا کراچی سندھ	۳	" ڈاکٹر محمد جان صاحب امرتسر	۱
" جناب عبدالقادر صاحب علیپورہ لاہور	۱	محترمہ رضا جہاں بیگم صاحبہ بلب گڑھ	

اللہ کو قرض حسنہ

عطیات ماہ دسمبر ۱۹۳۶ء

محترم شیخ سردار علی صاحب رئیس اعظم بستی شیخ برائے مٹھائی طالبات	[illegible]
" مرحوم حاجی سلیمان جمعہ نور کھتری ٹرسٹ معرفت محترم جناب احمد حاجی صدیق کھتری ہلال منزل ۲۵ عبدالرحمن سٹریٹ بمبئی	۱۵/-/-
" چوہدری قادر بخش صاحب ڈیپارٹمنٹ انڈسٹریز اینڈ لیبرز نئی دہلی بتقریب سعید تولد فرزند بخانہ خود	۲/-/-
محترم [illegible] الدین خانصاحب ([illegible]) [illegible]	۱/۹/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب ڈاکٹر فیروز الدین صاحب رڑکی گاں	[illegible]
" " شیخ بختیار صاحب وکیل ہوشیارپور	۴/-/-
" " محمد شفیع "	۲/-/-
محترم بابو حسین بخش صاحب کلرک میونسپل کمیٹی جالندھر شہر (منجملہ [illegible] موعود [illegible] سالانہ [illegible] قرار خاں)	۲/-/-
محترمہ [illegible] صاحبہ چوہدری خوشی محمد صاحب کمانڈر پولیس لائن فیروزپور [illegible] دکھ [illegible]	[illegible]

محترمہ حمیدہ و عزیزہ دختران میر عبدالرحمٰن صاحب گرینڈ ٹرنک روڈ جالندھر شہر بتقریب عید تولد فرزند برادر خود میر عزیز الرحمٰن صاحب	۲/-/-
محترم میاں عبدالعزیز صاحب انسپکٹر زراعت دسوہہ ضلع ہوشیارپور منجملہ موعودہ جلسہ سالانہ	۱۰/-/-
" خواجہ محمد بخش صاحب آسٹریلیا بلڈنگ لاہور منجملہ ۱۰/- بعد وضع خرچ کرایہ آمد و رفت لاہور بغرض معائنہ مدرسہ (در کس)	-/۴/۷
" جناب محمد ظفر صاحب دفتر آب و ہوا پونا بخوشی صحت یابی اہلیہ خود	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب محمد روح اللہ خانصاحب سروئیر جی آئی پی ریلوے جبلپور بغرض ایصال ثواب بروح مرحومہ شکیلہ بیگم دختر خود	۲/-/-
" حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد فقیر صاحب سول ہسپتال ٹرورو یوگنڈا۔ برٹش ایسٹ افریقہ	۱۰/-/-
" بیگم صاحبہ جناب گلزار احمد صاحب کے۔ یو۔ جی ریلوے بکس نمبر ۲۶ الدورٹ۔ کینیا۔ افریقہ	۲/۱۰/-
محترم مسٹر علی محمد صاحب الدورٹ کینیا۔ " بغرض ایصال ثواب بروح والدہ صاحبہ و دادی صاحبہ خود	۲/۵/-
محترمہ بیگم صاحبہ سید عبدالکریم صاحب ہیڈ کانسٹیبل تھانہ شہر بھوپال برائے پارچہ جات نادار طالبات مدرسہ	۵/-/-
" محترمہ والدہ صاحبہ رقیہ بیگم جماعت چہارم مدرسۃ البنات	۱/-/-
" " سلیمہ بی بی " ادنیٰ	۱/۸/-
" بنت حیدر علی صاحب خریدار مسلمہ (۳۳۱۹) معرفت بابو محمد شریف صاحب تھانیسر برائے مٹھائی طالبات	۱/-/-
محترم حاجی عبدالستار " معرفت میسرز ایس ایم رفیع اینڈ سنز سوداگران گھڑی چاندنی چوک دہلی	۱۰/-/-
" مسٹر محمد حیات خاں صاحب ایکسائز انسپکٹر میرپور خاص۔ سندھ	۲۵/-/-

محترم نور ماہی فضل دین صاحبان ڈبوناہی برائے مٹھائی طالبات مدرسہ بصورت چک	۱۰/-/-
بتقریب عید الفطر از عیدگاہ	۳۲/۶/۶
محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (خریدار ۲۹۱۸) چک نمبر ۲۹۶ گ ب ٹواریاں والا تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب خان بہادر خان عبدالمجید خانصاحب رئیس اعظم بستی بابا خیل صدقہ عید الفطر	۵/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ جناب میاں عبدالمجید صاحب جالندھر شہر	-/۸/-
والدہ محترمہ جناب الطاف حسین صاحب	-/۶/-
محترم جناب محمد اسماعیل، جناب صوفی محمد سلیمان، جناب سید بشیر احمد صمدانی، جناب بشیر احمد و جناب رفیق احمد زیری صاحبان (صدقہ فطر)۔ کلپور	[illegible]
" جناب عبدالرحمٰن بیگ صاحب سٹینو گرافر ... ہیڈ کوارٹر این۔ ڈبلیو۔ آر لاہور	۱/-/-
" میاں محمد حسن صاحب نمبردار ... ڈاکخانہ فقیر والی بہاولپور (صدقہ فطر) برائے امداد یتیم طالبات	۴/۱۵/۹
" " محمد امیر صاحب ... ڈاکخانہ فقیر والی صدقہ فطر بتوسط میاں محمد حسن صاحب نمبردار	۳/۱۱/-
" جناب ڈاکٹر پیر محمد خاں صاحب نیازی بگیریاں ضلع ہوشیارپور	۱/-/-
محترمہ والدہ صاحبہ منشی غلام محمد خانصاحب نیازی محلہ چار باغ جالندھر شہر	۱/-/-
محترم جناب مولوی عبدالعزیز صاحب شرقی محلہ نیلے محل جالندھر شہر (صدقہ فطر)	۱/۲/-
" " عبدالسعید خاں "	-/۲/۳
محترمہ منور سلطانہ صاحبہ برائے مٹھائی طالبات	۱/-/-
" غلام فاطمہ " " امداد مدرسہ	۱/-/-
" قریشہ خانم " بستی شیخ جالندھر	۱/-/-
میزان	۲۰۰/۱۴/۶

تعمیر فنڈ ماہ دسمبر ۱۹۳۶ء

۸- رقوم محترمہ آمنہ خاتون متعلمہ درجہ خصوصیہ اولیٰ مدرسۃ البنات

محترمہ بیگم صاحبہ جناب ڈاکٹر سید خان صاحب غوری ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول فیروزپور	۲/-/-
محترم جناب ڈاکٹر امتنان الٰہی صاحب لاہور	۲/-/-
محترمہ آمنہ خاتون متعلمہ درجہ خصوصیہ اولیٰ خود	۱/-/-
محترم جناب ڈاکٹر سید علی حسن صاحب کٹڑہ مہاں سنگھ امرتسر	۲/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ میاں حفیظ اللہ صاحب ۹۷ و ۹۵ ماڈل ٹاؤن لاہور	۲/-/-
" " جناب عبدالرؤف صاحب بیرسٹرایٹ لاء امرتسر	۱/-/-
" " ابوعبدالحق " کوچہ رحیم شاہ "	۲/-/-
" " جناب مبارک علی " "	۱/-/-
" " میاں غلام جیلانی " سوداگر چشمہ "	۱/-/-
" " " محمد شفیع " "	۱/-/-
" والدہ شیخ محمد شفیع " کشمیر ہاؤس کٹڑہ جیمل سنگھ "	۵/-/-
" بیگم صاحبہ خواجہ عنایت اللہ " "	۱/-/-
" " میاں قمرالدین " "	۱/-/-
" بنت شیخ غلام حیدر " "	۱/-/-
" بیگم صاحبہ میاں غلام محمد " نوائیں "	۱/-/-
" سعیدہ بنت مولوی فاروق " قریشی "	۱/-/-
" بیگم صاحبہ ام رحمت اللہ " "	۱/-/-
" " خواجہ نیاز احمد " "	۱/-/-
" " محمد یسین " سوداگر پشمینہ "	۱/-/-
" " حکیم ظہیر الدین " ظہیر صدیقی "	۱/-/-
" " مولوی غلام احمد " اختر مرحوم "	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ منشی سراج الدین صاحب امرتسر	۱/-/-
" " حافظ غلام حسن " "	۱/-/-
" " جناب غلام حسن " وکیل "	۱/-/-
" " منشی برکت علی "	۱/-/-
رفعت خاتون صاحبہ خواجہ محمد حسین " "	۲/-/-
محترم جناب محمد اشرف صاحب وکیل "	-/۸/-
میاں محمد اسماعیل " "	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ میاں نذیر احمد صاحب حوالدار لاہور	۱/-/-
" " خواجہ محمد ذکریا " کچلو وکیل امرتسر	۲/-/-
" زبیدہ کچلو صاحبہ - ۱۲ ٹمپل روڈ لاہور	۲/-/-
" بیگم صاحبہ خواجہ غلام صادق صاحب امرتسر	۵/-/-
" " میاں محمد الدین " "	۲/-/-
" " " سراج الدین " "	۲/-/-
" " ملک غلام حسن " "	۱/-/-
" " میاں قمر الدین " "	۱/-/-
" " ملک محمد شفیع " بی اے "	۱/-/-
" اقبال بیگم صاحبہ "	۱/-/-
" بیگم صاحبہ محمد قاسم صاحب سوداگر "	۱/-/-
" " ڈپٹی حافظ عبدالرحمٰن " "	۱/-/-
" " میاں محمد عظیم خاں " "	۲/-/-
" " " فیروزالدین " "	۱/-/-

محترم خانصاحب سلیمان خاں - اوریا ضلع بیاوہ	۵/-/-
محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ بیگم جناب چوہدری محمد بخش صاحب انکم ٹیکس آفیسر قرول باغ دہلی	۱۰/-/-

محترمہ بیگم ... چوہدری محمد بخش صاحب ... قرول باغ دہلی	[illegible]
" " ... بیگم " " "	۱۰/-/-
" سکینہ بیگم " " "	[illegible]

معرفت خورشیدہ بانو معتمد جماعت چہارم مدرسۃ البنات

والدہ محترمہ ... محمد صاحب ... صاحب مرحوم	[illegible]
" " ... صادق "	[illegible]
محترمہ بیگم صاحبہ ... صاحب "	[illegible]
محترمہ ... ارشیخ صاحب مرحوم	[illegible]
محترمہ بیگم صاحبہ ... عزیز ... "	[illegible]
والدہ محترمہ ... صوفی محمد شریف "	۸/-
" " ... عبدالغفور "	۴/-
محترمہ بیگم صاحبہ ... بیگم ... "	۴/-
والدہ محترمہ جناب ... معراج الدین "	۴/-
محترمہ بیگم صاحبہ صوفی عبدالرحیم "	۸/-
محترمہ جناب شیخ صادق حسن صاحب ... شیخ ... صاحب "	[illegible]
محترمہ بیگم صاحبہ " " "	[illegible]
محترمہ جناب شیخ محمد صادق " "	[illegible]
" " احمد صادق " "	۱/-/-
محترمہ بیگم صاحبہ " " "	[illegible]
" جناب شیخ محمد شاہ " وکیل "	[illegible]
" " ... محمد خاں "	[illegible]
محترم جناب ملک عبدالحمید " "	[illegible]
والدہ محترمہ جناب غلام محی الدین " بازار شیخ محمد صاحب	[illegible]
محترم جناب خواجہ غلام صادق " وکیل "	۱/-/-
میزان	۱۲۰/۱۲/-

بمد زکوٰۃ و صدقات ماہ دسمبر ۱۹۳۶ء

... جالندھر برائے ... یتیم طالبات	-/۴/۱
محترم چوہدری علی ... صاحب مالک و منیجر اے شیر اینڈ کمپنی ... جالندھر شہر	۲/۸/-
محترمہ بیگم صاحبہ ... صاحب ... نمبر ۲۲۲ ... اسٹیشن	۳۰/-/-
محترم شیخ ... اللہ صاحب ... معرفت حافظ جان محمد صاحب	۲/-/-
" حکیم عظمت ... لدھیانہ	[illegible]
" سید اختر ... بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر ... ہائی ...	[illegible]
سکول ... برائے پارچہ جات یتیم طالبات	۵/-
" ڈاکٹر ... صاحب ... اسسٹنٹ سرجن ...	۱/-
" جناب ... علی صاحب ... شاہ آباد ضلع کرنال	[illegible]
" حافظ ... محمد صاحب ... ایم اے ...	[illegible]
" بابو ... دھام پور ضلع بجنور	[illegible]
محترمہ ... دین صاحبہ ... روڈ لاہور	[illegible]
محترم ... محمد خاں صاحب ...	[illegible]
... کریم صاحب ...	[illegible]
انسٹیٹیوٹ ... دہلی	[illegible]
" مولوی غلام قادر صاحب ...	[illegible]
" چوہدری عبدالرحمان ... پسر چوہدری عبدالحق صاحب	[illegible]
نمبردار ... ضلع ملتان	[illegible]
محترمہ بیگم صاحبہ ... شیخ ... محمد صاحب ...	[illegible]

محترم جناب احمد شاہ صاحب ثبت کالج ٹوٹی کنڈی شملہ	[illegible]
مولوی عبد الغفور صاحب چشمہ علی مسجد سنیما ہنگو ایرانیا آل انڈیا	[illegible]
بیان برائے امداد یتیم طالبات بیوہ سعادت زبان نے شمیم صاحبہ جالندھر	[illegible]
ملک فقیر محمد صاحب ثبت حاجی امام الدین صاحب سول ہسپتال دہلی	[illegible]
حینت بی بی معلمہ پرائمری سکول	[illegible]
میزان	[illegible]

محترم چوہدری غلام باری صاحب سیکرٹری آف ورکس	[illegible]			
نائب تحصیلدار پور (غلام باری سکالرشپ)	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
محترم مس رحیم یوسف علی صاحبہ ۱۹۳۶ء عید گاہ				
ستنتن د وستی زینب بی بی سکالرشپ				
سیدہ بی بی سکالرشپ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عالیجناب نواب صدر یار جنگ مولانا حالی				
محمد حبیب الرحمن خان صاحب شروانی				
حبیب گنج علی گڑھ وظیفہ فصل خریف				
(محمود سکالرشپ)	-	-	-	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

وظائف فنڈ بابت ماہ اکتوبر نومبر و دسمبر ۱۹۳۶ء

محترم جناب چوہدری حق نواز خان صاحب پروفیسر ریڈرزی	
کالج ... (... سکالرشپ)	[illegible]

حسابات انجمن مدرسۃ البنات جالندھر شہر بابت اکتوبر نومبر و دسمبر ۱۹۳۶ء

محترم ... عبد الرزاق صاحب دفتر ریلوے بورڈ شملہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
... ہیڈ ماسٹر بورڈ جالندھر شہر	[illegible]	-	[illegible]
شیخ ... ہیڈ کلرک آف ... کورٹ سیشن جج	[illegible]	[illegible]	[illegible]
... کلرک ... بینک	[illegible]	[illegible]	[illegible]
... کلرک ...	[illegible]	[illegible]	[illegible]
شیخ عبد اللطیف ... ڈکیسپر	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوہدری ... نذیر ... دفتر انسپکٹر سکولز	[illegible]	[illegible]	[illegible]
شیخ ... سٹینوگرافر	سہ ماہ [illegible]	-	دو ماہ [illegible]
مسماۃ حنیفاں ... اندرخی محلہ شملہ	دو ماہ [illegible]	-	-
... غلام ... اسلامیہ مڈل سکول اچھرہ لاہور	اکتوبر نومبر [illegible]	-	دسمبر جزوی [illegible]
محترمہ بیگم صاحبہ خانبہادر خان عبد المجید خان صاحب			
اعظم بستی باباخیل	[illegible]	[illegible]	[illegible]

محترم منشی ...	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
... دفتر				
ڈپٹی ڈائرکٹر ... شہر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ماسٹر غلام ... صاحب ... بی اے آنرز				
لو ... ہائی سکول ... شہر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
خانصاحب ... صاحب ڈپٹی انسپکٹر				
مدارس ...	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بابو محمد بشیر صاحب ماہر فن عمارت و نقشہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
خان عبید الحق ... مکتبہ ... جالندھر شہر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
منشی برکت علی ... دار الاقامہ مدرسۃ البنات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بابو شہاب الدین ... ریکارڈکیپر میونسپل کمیٹی جالندھر شہر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	-
منشی عبد الحق صاحب جنرل ...	[illegible]	-	-	-

محترم مستری محمد حسین صاحب محلہ باغ شیخ کرم بخش	۱/-/-	-/۶/-	-/۸/-	-/۸/-
حکیم عبد الرحیم صاحب پنج پیر	۱/۱/۶	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
محترم بابو عبد الحق ،، پوسٹل کلرک چھاؤنی جالندھر	-/۶/-	-/۸/-	-/۸/-	-
،، مولوی محمد یعقوب محمد ابراہیم صاحبان بازار صابو گراں	-/۱/-	-/۱/-	-/۲/-	-/۴/-
،، شیخ سردار محمد غلام جیلانی صاحبان پیپ چنفش بانی	-/۱/-	-/۱/-	-/۴/-	-/۴/-
،، میاں عبد الکریم عبد اللطیف ،، سوداگران چرم ریلوے روڈ	-/۱/-	-/۱/-	-/۱/-	-/۱/-
،، ڈاکٹر غلام محمد صاحب کپتان کمانڈنگ پنشنر پنج پیر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
،، شیخ نذیر محمد صاحب دوکاندار رینک بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
،، ،، رحیم بخش ،، ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس رستہ محلہ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
،، چوہدری عبد الکریم ،، مٹھائی فروش چوک سوداں	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
،، بابو زین العابدین ،، سگنیلر ریلوے سٹیشن جالندھر شہر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
،، مولوی محمد خیر شاہ ،، ہیڈ ،، ،،	-/۲/-	-/۲/-	-/۲/-	-/۲/-
،، بابو حمید احمد ،، منیجر مسلم بنک جالندھر شہر	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-	-
،، ملک محمد امین ،، چوک امام ناصر الدین صاحب	-/۱/-	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
،، ملک عبد الغفور عبد الشکور صاحبان ،،	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
،، مہر نور محمد صاحب کوٹ فضل کریم	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
،، خان محمد اسحاق ،، بستی شیخ	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
،، پیر عبد الرشید ،، پوسٹل کلرک چھاؤنی جالندھر	-/۲/-	-/۲/-	-/۲/-	-
،، خواجہ محمد اسماعیل ،، سوداگر چرم بستی نو	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-	-/۸/-
،، مولوی محمد خلیل ،، اٹاری بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
،، چوہدری امام الدین ،، ٹھیکیدار مرچنٹ اٹاری بازار	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
،، ،، احمد علی ،، ہیڈ کانسٹیبل کوتوالی	-/۴/-	-/۲/-	-/۲/-	-/۲/-
،، شیخ حاجی بابو مہر علی احمد علی صاحبان جنرل مرچنٹس اٹاری بازار	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
،، ڈاکٹر چوہدری بدر الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن پاکپٹن	۳/-/-	۳/-/-	۳/-/-	۳/-/-
،، مرزا محمد سرور صاحب اسسٹنٹ سکرٹری کنٹونمنٹ بورڈ چھاؤنی جالندھر	۱/-/-	-	-	-

محترم خان غلام جیلانی خالصا کمشنری آفس	دو ماہ -/۴/-	دو ماہ -/۴/-	دو ماہ -/۴/-	دو ماہ -/۴/-
محترمہ مس قریشی صاحبہ انسپکٹرس آف سکولز	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
محترم ڈاکٹر عباس علی صاحب قریشی محلہ سیداں	-/۴/-	-/۲/-	-/۲/-	-/۲/-
،، چوہدری بابو محمد امین ریلوے گارڈ محلہ کھولائے	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-	-
،، محمد طالب حسین ،، سوداگر چوب عمارتی پنج پیر	-/۵/-	-/۵/-	-/۵/-	-/۵/-
عالیجناب نواب فخر یار جنگ بہادر خان فخر الدین احمد خان صاحب فنانس سکرٹری حیدر آباد دکن۔ چندہ اگست ستمبر و اکتوبر	۱۵/-/-	-	-	-
محترم مستری نور الدین صاحب انجن شیڈ جالندھر شہر	-/۴/-	-/۴/-	-	-
،، بابو عبد الرحیم ،، پارسل کلرک سٹیشن ،،	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
،، چوہدری رحیم بخش ،، میوہ فروش بازار امام ناصر الدین	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
،، ،، حبیب احمد ،، منہاس بازار شیخاں	سہ ماہ ۳/-/-	-	-	-
محترمہ والدہ صاحبہ عبد المجید صاحب رئیس اعظم جالندھر شہر	۲/-/-	۲/-/-	-	-
محترم ڈاکٹر عطا محمد صاحب انڈیا فارمیسی ہاؤس محلہ پکا باغ	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-	[illegible]
،، سید امین اللہ شاہ ،، محلہ سیداں	۱/-/-	-	-	-
،، مولوی الطاف الرحمٰن ،، پنشنر حویلی مولویاں	دو ماہ ۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
،، خانصاحب بابو عبد العزیز ،، ریلوے گارڈ محلہ [illegible]	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-	-
،، ڈاکٹر امام الدین ،، پنشنر موضع نالیوال	۱/-/-	۱/-/-	-	-
،، بابو غلام محمد ،، نظامی پنج پیر	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-	[illegible]
،، ڈاکٹر مرزا حمید اللہ بیگ ،، جالندھر چھاؤنی	۱/-/-	۱/-/-	۳/-/-	-
،، منشی سردار محمد ،، کاتب دروازہ سیداں	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-	-/۴/-
،، سید انور علی شاہ ،، بی اے آنرز۔ بی۔ ٹی اے۔ ڈی آئی آف سکولز زیرہ ضلع فیروزپور	سہ ماہ ۳/-/-	۱/-/-	۱/-/-	۱/-/-
عالیجناب خان بہادر شیخ سراج الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر	۵/-/-	۵/-/-	-	دو ماہ ۱۰/-/-

محمود مستری محمد اسحاق صاحب اپرنٹنڈنٹ جالندھر شہر	۲/-/-	-/۴/-	-/۲/-	محترم جناب ایم یوسف خاں صاحب اسمبلی رپورٹر				
" " اللہ بخش " " "	"	۲/-/-	-/۲/-	اسمبلی ڈیپارٹمنٹ نئی دہلی	-	-	دوماہ ۱۰/-/-	۵/-/-
" " عبدالرحیم " " "		۲/-/-	-/۲/-	" میاں دلی بہادر صاحب سوداگر چرم ریلوے روڈ	-	-	۱/-/-	۱/-/-
" " محمد یوسف " " "	"	۲/-/-	-/۲/-	" چوہدری غلام جیلانی صاحب ناظر کمشنری آفس	-	-	دوماہ ۸/-/-	-
" سید سلامت علی صاحب " محلہ قرار خاں	-	-/-/-	۱/-/-	" بابو محمد حسین صاحب منیجر زراعتی فارم	-	-	۱/-/-	۱/-/-
" مستری عظیم بخش " " چارماہ	-	-/-/-	۴/-/-	" ماسٹر میراں بخش " ہیڈ ماسٹر ایم بی پرائمری سکول ریلوے روڈ	-	-	۲/-/-	۴/-/-
چوہدری محمد عبدالحبیب " "	-	-/-/-	۱/-/-	" بابو ضیاء الحق احمد صاحب پکا باغ	-	-	دوماہ ۸/-/-	۴/-/-
" میاں سندھی بزاز " اٹاری بازار پانچ ماہ	-	-/-/-	۵/-/-	" حافظ جان محمد صاحب ٹیچر اسلامیہ ہائی سکول بازار بانساں نوالہ	-	-	دوماہ ۸/-/-	۴/-/-
" بابو محمد بشیر صاحب محلہ نئے تل دوماہ	-	-/-/-	۲/-/-	" منشی کریم بخش " محکمہ انڈسٹریز اینڈ لیبر نئی دہلی	-	-	۲/-/-	۲/-/-
" منشی نذیر حسین " " قرار خاں چارماہ	-	-/-/-	۴/-/-	" صاحبزادہ معراج الدین صاحب شامی	-			
" مولوی برکت علی " میونسپل کمشنر " سہ ماہ	-	-/-/-	۳/-/-	سٹینوگرافر صاحب ڈپٹی کمشنر	-	-	۱/-/-	-
ماسٹر رحمت علی " "	-	-/-/-	۱/-/-	" خواجہ محمد یعقوب صاحب سوداگر چرم بستی نو دوماہ	-	-	۱/-/-	-
" بابو رحیم بخش " نیلے محل	-	-/-/-	-/۸/-	" چوہدری عبدالحمید " فاضل منزل محلہ خان	-	-	۱/-/-	-
" " نیاز علی " محلہ قرار خاں چارماہ	-	-/-/-	۴/-/-	" بابو نظام الدین " ٹرین کلرک سٹیشن جالندھر شہر	-	-	۴/-/-	۱/-/-
" میاں غلام مصطفیٰ صراف " " سہ ماہ	-	-/-/-	۳/-/-	" ماسٹر محمد ابراہیم " ہیڈ ماسٹر اسلامیہ پرائمری سکول بازار بانساں نوالہ	-	-		
" چوہدری عبدالحبیب " نیلے محل "	-	-/-/-	۳/-/-		-	-	۱/-/-	-
" سائیں بلھے شاہ " "	-	-/-/-	۱/-/-	" شیخ احمد صاحب ماک بھیجہ منصور آباد پورہ	-	-	۱/-/-	-
" بابو افضل حسین " سپرنٹنڈنٹ میونسپل ٹیکس جالندھر شہر	-	-/-/-	۱/-/-	" ماسٹر فضل محمد " ٹیچر اسلامیہ ہائی سکول بازار بانساں نوالہ	-	-	دوماہ ۴/-/-	۴/-/-
" " فیروز الدین " محلہ قرار خاں دوماہ	-	-/-/-	۲/-/-	" مستری قطب الدین صاحب اپرنٹنڈنٹ جالندھر شہر	-	-	۴/-/-	-
" مستری رحمت علی " نیلے محل	-	-/-/-	-/۴/-	منیجران کمپنی پرائیس ریلوے روڈ "	-	-	۱/-/-	۱/-/-
" میاں محمد یوسف " "	"	-/-/-	-/۸/-	محترم حکیم برکت علی صاحب آصف محلہ قرار خاں	-	-	۱/-/-	-
" مولوی محمد یعقوب " دوکاندار بازار صابون گراں	-	۱/-/-	-	" خان اللہ خاں " بستی نو	-	-	-	۲/-/-
" محمد اسماعیل " محلہ کھوسالی دوماہ	-	-/-/-	۱/-/-	" سید احمد شاہ " کلرک دفتر انسپکٹر آف سکولز	۱/-/-	-	-	۱/-/- ۴ سکہ
" ڈاکٹر چوہدری رحیم بخش صاحب لدھیانہ	-	-/-/-	۱/-/-	" مستری رحیم بخش صاحب ولد صدر الدین کرایہ دار	۱/-/-			
" چوہدری غلام احمد " شیر فروش رستہ محلہ	-	سہ ماہ ۱۲/-/-	-/۴/-	مکان موقعہ زیریں منزل محلہ گگے زیاں لاہور	ابتدا ماہ	لغایت دسمبر		۲۰/-/-

محترمہ بیگم صاحبہ جناب شیخ عبدالحمید صاحب سینئر سب جج امرتسر چندہ ماہوار از مئی تا دسمبر ۱۹۳۶ء	-	-	۴۰/۰/۰
میزان			

گوشوارہ آمدنی انجمن مدرسۃ البنات جالندھر شہر بابت ماہ اکتوبر۔ نومبر و دسمبر ۱۹۳۶ء

نام ماہ	عطیات	چندہ یکمشت	چندہ ماہوار	زکوٰۃ	تعمیر فنڈ	وظائف فنڈ	رسالہ پیام اسلام	رسالہ مسلمہ	فروخت کتب	دارالاقامہ	رقم پائی	رقم آنے	رقم روپے
اکتوبر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	-	-	۹	۲	۱۲۲۳
نومبر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	-	[illegible]	۲	۱۲	۱۳۰۶
دسمبر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	-	-	۲	۱۳	۸۹۵
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	-	[illegible]	۳	۱۲	۳۴۲۵

نقشہ اخراجات انجمن مدرسۃ البنات بابت ماہ اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر ۱۹۳۶ء

نام ماہ	لائبریری	تنخواہ ملازمین مدرسہ	متفرق خرچ سکول	کرایہ بلڈنگ مدرسہ	کرایہ بلڈنگ دارالاقامہ و دیگر متفرق	وظائف فنڈ مدرسہ	زکوٰۃ	عملہ دفتر انجمن	متفرق خرچ انجمن	رسالہ پیام اسلام	رسالہ مسلمہ	تعمیر و مرمت	رقم پائی	رقم آنے	رقم روپے
اکتوبر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	-	۹	-	۱۳۴۸
نومبر	-	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	-	۹	۴	۱۱۰۶
دسمبر	-	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۹	۳	۸۰۷
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۰	۹	۳۳۳۰

گوشوارہ آمد و خرچ انجمن مدرسۃ البنات جالندھر شہر بابت ماہ اکتوبر نومبر دسمبر ۱۹۳۶ء

آمدنی

آمدنی سہ ماہی اول	۳	۲	۳۴۲۵
بقایا سہ ماہی دوم معہ امانات	۳	۵	۴۲۱۳
مزید امانات	۹	۵	۳۹
میزان کل	۳	—	۷۶۷۶

خرچ

خرچ سہ ماہی سوم	۰	۵	۳۳۳۰
واپسی امانت مرتبین منجملہ ۳۰۰۰	۰	۰	۱۰۰۰
بقایا حال معہ امانات	۳	۱۴	۳۳۴۷
میزان کل	۳	—	۷۶۷۸

نورالدین جنرل سکرٹری انجمن مدرسۃ البنات جالندھر شہر (پنجاب)

شرحنامہ اشتہارات "مسلمہ"

تفصیل	آنے	روپے
۱۔ ٹائٹل پیج کا بیرونی حصہ۔ سالم صفحہ سالانہ	۔	۵۰
〃 〃 〃 ماہوار	۔	۵
〃 〃 نصف صفحہ سالانہ	۔	۸۰
〃 〃 〃 ماہوار	۔	۸
〃 〃 چوتھائی صفحہ سالانہ	۔	۴۵
〃 〃 〃 ماہوار	۸	۴
۲۔ 〃 اندرونی حصہ۔ سالم صفحہ سالانہ	〃	۱۰۰
〃 〃 〃 ماہوار	۔	۱۰
〃 〃 نصف صفحہ سالانہ	۔	۵۵
〃 〃 〃 ماہوار	۔	۶
〃 〃 چوتھائی صفحہ سالانہ	۔	۳۰
〃 〃 〃 ماہوار	۸	۳
۳۔ اندرونی صفحات۔ سالم صفحہ سالانہ	۔	۸۰
〃 〃 〃 ماہوار	۔	۸
〃 〃 نصف صفحہ سالانہ	۔	۴۵
〃 〃 〃 ماہوار	۸	۴
〃 〃 چوتھائی صفحہ سالانہ	۔	۳۰
〃 〃 〃 ماہوار	۔	۳
〃 〃 چوتھائی صفحہ سے کم اشتہار کی اجرت سالانہ کم از کم	۔	۲۰
〃 〃 〃 〃 ماہوار	۔	۲

اشتہار برائے شادی کم از کم چار روپے فی اشاعت

کیا آپ کا گھر ان کتابوں سے خالی ہے

روحوں کے کرشمے: مرنے کے بعد روحیں کیا کام کرتی ہیں۔ اس کتاب سے معلوم ہوگا مرنے والے ہم سے جدا نہیں ہوتے وہ آس پاس ہی ہیں۔ لیکن ہم میں ان سے بات چیت کرنے کی لیاقت نہیں۔ لیکن غمزدوں کو یہ معلوم کرنے سے ضرور تسکین ہوگی کہ روحیں بوقت ضرورت خود ہم سے ملنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس کتاب میں روحوں کے سچے حالات بیان کئے گئے ہیں جو اسقدر دلچسپ اور سنسنی خیز ہیں کہ جب تک کتاب ختم نہ ہو جائے ہاتھ سے رکھی نہیں جاتی۔ لیکن رات کے وقت تنہائی میں نہ پڑھیں۔ قیمت سوا روپیہ عہ۔

روح القرآن: یہ سچ مچ کلام مجید کی کلید ہے۔ دنیا کی کسی زبان میں ایسی جامع کلید موجود نہیں۔ بیرون ہند کے سکالر بھی اسے منگا منگا کر حرز جان بنا رہے ہیں۔ کلام مجید کے سمجھنے اور یاد رکھنے کے لئے یہ بہترین ذریعہ ہے۔ پہلے حصہ میں قرآن پاک کے مضامین کی درجہ بہت موجودہ زمانے کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر دی گئی ہے۔ دوسرے حصہ میں مشکل الفاظ کے مخرج اور معنے۔ تیسرے میں صورتوں کے علیحدہ علیحدہ اور ان کے مضامین کے خلاصے اور شان نزول دے گئے ہیں اور بھی خوبیاں ہیں۔ ہر چیز پارہ سورۃ اور آیت کی ترتیب سے دی گئی ہے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئے۔ قیمت دو روپے عالہ۔

ماں بچہ کی نگہداشت: گھر گھر بچوں کی بے وقت موت اور ماؤں کی خرابی صحت کا کہرام مچا ہوا ہے ان کی خانگی تکالیف نے ہماری زندگی واقعی اجیرن کر دی ہے۔ یہ کتاب زخمی دلوں کے لئے مرہم اور غمزدوں کے لئے سچ مچ کا تعویز ہے۔ ان خانگی تکالیف و مصائب سے بچنے کے لئے اس کتاب کو پڑھیں۔ اور ملکی و قومی خدمت کرنی ہو تو منگا منگا کر غریبوں میں مفت بانٹیں۔ تیسرا ایڈیشن پہلوں سے کہیں ضخیم اور مفید ہے۔ قیمت صرف ۶ر۔ ٹکٹ بھیجنے میں کفایت رہتی ہے۔

رفیق زمیندار: بلکہ سب کا بہترین رہبر ہے۔ تعلیمی و اصلاحی کتاب ہے۔ تیسرا ایڈیشن ہے۔ سب پہلوں سے جداگانہ چیز ہے۔ کئی کتب خانوں کے لئے منگائی جا چکی ہے۔ دیہاتی زندگی کو بہتر بنانے کی تدابیر پہلے حصہ میں ہیں۔ باقی حصوں میں تعلیم، حفظان صحت، سرمایہ اندوزی، مویشیوں کی پرورش اور ان کی دیکھ بھال، زراعت پر نہایت مفید مضامین دئے گئے ہیں شہری اور دیہاتی باشندوں کو یکساں مفید ہے۔ قیمت دو روپیہ عالہ۔

سنگھار خانہ: خوبصورت اور تندرست رہنے کی بہترین ہدایات۔ ہندوستانی معاشرت اور ایشیائی شرم و حیا کو ملحوظ رکھتے ہوئے درج کی گئی ہیں۔ تصویریں بھی ہیں۔ اور سرورق عمدہ ہے۔ بیویوں کے لئے بہترین تحفہ ہے۔ اور گھر میں اس کا رکھنا مسرت بخش خانہ داری کا ضامن ہے۔ قیمت دو روپیہ۔

یہ سب کتابیں مسلمہ کے خاص نامہ نگار مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے ایل۔ ایل۔ بی کی تصنیف و تالیف ہیں۔ ہر کتاب کی لکھائی چھپائی وغیرہ عمدہ اور سب کا محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ بوقت فرمائش رسالہ یا اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

مولوی محمد قمر پبلشر سلسلہ سرمایہ اطفال گڑگانوہ پنجاب